مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) "جو کچھ تم کو دیں اُس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ"

سُنن ابو داؤد شریف

مُترجم اُردو مع مختصر شرح

جلد سوم

تالیف: امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی (رفیق دار الافتاء دار العلوم دیوبند)

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سنن ابوداؤد شریف مترجم

جلد سوم

تالیف: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب .... سنن ابوداؤد شریف جلد سوئم

تالیف:........... امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی :........... حافظ محبوب احمد خان

طابع .... خالد مقبول

مطبع ....

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان ☎ 7211788

پارہ: ۲۲

كتاب القضاء

کتاب العلم

کتاب الاشربة

کتاب الاطعمة

کتاب الطبّ

کتاب الکہانۃ والتطیر

پارہ ۲۵

کتاب العتق

كتاب الحروف والقراءت

كتاب الحمام

كتاب اللباس

پارہ ۲۶

کتاب الترجل

کتاب الخاتم

کتاب الفتن

پارہ (۲۷)

کتاب المهدی

کتاب الملاحم

کتاب الحدود

پارہ (۲۸)

كتاب الديات

پارہ (۲۹)

کتاب السنۃ

پارہ (۳۰)

کتاب الادب

ابواب النوم

پارہ (۳۲)

ابواب السلام

پارہ ۲۲

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ

١: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللَّهِ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِنَانٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ

باب: ممانعت مزارعت

۱: عبدالملک بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا' عقیل' ابن شہاب' سالم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اراضی کو بٹائی پر دیتے تھے یہاں تک کہ ان کو اس بات کی اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے تو عبداللہ بن عمرؓ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا: اے ابن خدیج! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کا کرایہ دینے سے متعلق کیا حدیث بیان کرتے ہو؟ رافع نے بیان کیا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے جو کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے سنا ہے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرتؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے علم ہے کہ دورِ نبوی میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ کو خیال ہوا کہ ہوسکتا ہے آنحضرتؐ نے اس سلسلہ میں کوئی جدید حکم جاری فرمایا ہو کہ جس کی اطلاع انہیں نہ ہوئی ہو تو انہوں نے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ایوب' عبیداللہ بن کثیر بن فرقد اور مالک نے نافع سے رافع آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے اور اوزاعی نے حفص بن عنان کے واسطہ سے نافع' رافع سے روایت بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اسی طرح حضرت زید بن ابی بردہ نے حکم کے واسطہ سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے اور انہوں نے حضرت رافع کے پاس آ کر معلوم کیا کہ آپ نے آنحضرتؐ سے سنا

وَكَذَا قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا جی ہاں۔ اسی طرح عکرمہ بن عمار نے ابونجاشی کے واسطہ سے روایت کیا انہوں نے رافع سے روایت کیا ہے اور اوزاعی نے ابوالنجاشی کے واسطہ سے انہوں نے رافع بن خدیج سے اور انکے چچا ظہیر بن رافع نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زمین بٹائی کے جواز کی بحث:

مذکورہ حدیث کی تشریح میں بعض حضرات نے فرمایا ہے آپ نے جس مزارعت سے منع فرمایا تھا وہ وہ مزارعت تھی کہ جس میں کوئی فاسد شرط لگائی گئی ہو جیسے کوئی شخص یہ شرط لگائے کہ میں کسی خاص جگہ کی پیداوار لوں گا وغیرہ وغیرہ بہر حال آدھے' تہائی پیداوار سے لینے پر بٹائی کا معاملہ کرنا درست ہے۔ ہدایہ آخیرین کتاب البیوع میں اس مسئلہ کی مفصل بحث مذکور ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا وَأَنْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى۔

۲: عبید اللہ بن عمر' خالد بن حارث' سعید' یعلی بن حکیم' سلیمان بن یسار' رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں ہم لوگ مزارعت کرتے تھے تو ایک مرتبہ میرا ایک چچا آیا اور انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ سے منع فرما دیا ہے کہ جس میں ہم لوگوں کا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرنا ہم لوگوں کیلئے بہت زیادہ فائدہ بخش ہے ہم لوگوں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس زمین موجود ہو تو وہ شخص خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کیلئے دے دے اور اس زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر نہ دے اور نہ متعین غلہ پر دے۔

ممنوع صورت:

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص' ایک کوئنٹل' دو کوئنٹل پر زمین نہ دے کیونکہ اس کا کسی کو علم نہیں کہ کس قدر غلہ پیدا ہوگا اور پیدا بھی ہو گا یا نہیں؟

۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَدِيثِهِ۔

۳: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' یعلی بن حکیم' سلیمان بن یسار سے سابقہ حدیث جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ

۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' عمرو بن ذر' مجاہد' رافع' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ابورافع' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَائَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ۔

پاس آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا جو ہمارے لیے آسان تھا لیکن ہم لوگوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنا زیادہ آسان ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں منع فرمادیا ہے کہ ہم میں سے کوئی کسی کی زمین کاشت نہ کرے الّا یہ کہ وہ خود اس کا مالک ہو یا کوئی دوسرا آدمی اسے ہدیہ دے دے۔

عاریتاً زمین دینا:

مطلب یہ ہے کہ اپنی زمین بطور عاریت غلہ پیدا کرنے کے لئے دے دے البتہ زمین کی پیداوار میں سے اپنے لئے کوئی حصہ مقرر نہ کرے۔

۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ قَالَ جَائَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ أُسَيْدٌ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ۔

۵: محمد بن کثیر، سفیان، منصور، مجاہد، اُسید بن ظہیر سے مروی ہے کہ رافع بن خدیج ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ آنحضرتؐ تم لوگوں کو اس کام سے منع فرماتے ہیں جس میں تم لوگوں کا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری تم لوگوں کو زیادہ فائدہ بخشے گی۔ بلاشبہ آنحضرتؐ تم لوگوں کو حقل سے یعنی مزارعت سے منع فرمایا اور آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو اپنی زمین کی کاشت کی ضرورت نہ ہو تو وہ شخص یا تو وہ زمین کو (بلا قیمت) اپنے بھائی کو دے دے یا یوں ہی چھوڑ دے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح شعبہ نے بیان کیا ہے اور مفضل بن مہلھل نے منصور سے روایت کیا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اُسید بن ظہیر رافع بن خدیج کے بھتیجے ہیں۔

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَمِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ قَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ

۶: محمد بن بشار، یحییٰ، حضرت ابوجعفر خطمی سے مروی ہے کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو حضرت سعید بن المسیّب کی خدمت میں بھیجا۔ ہم نے یہ معلوم کیا کہ آپ کی طرف سے مزارعت کے سلسلے میں ایک روایت پہنچی ہے۔ حضرت سعید بن مسیب نے بیان فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزارعت میں کسی قسم کا حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ ان کو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث کا علم ہوا تو وہ رافع بن خدیج کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا۔ رافع نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ظہیر کی زمین میں کھیت دیکھا اور فرمایا ظہیر کا کیا ہی عمدہ

قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ۔

کھیت ہے! لوگوں نے بتایا کہ یہ ظہیر کا کھیت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ زمین ظہیر کی نہیں ہے؟ لوگوں نے بیان کیا کہ جی ہاں زمین تو ظہیر کی ہے البتہ کھیت دوسرے شخص کا ہے آپ نے فرمایا تم اپنا کھیت واپس لے لو اور محنت کرنے والے شخص کو اس کی اُجرت ادا کردو۔ رافع نے کہا کہ ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور محنت کرنے والے کو اس کی اُجرت ادا کردی۔ سعید نے کہا یا تو اپنے بھائی کی ناداری دور کردو (یعنی کرایہ کے بغیر عاریتاً زمین اس کو دے دوتا کہ وہ اس سے نفع حاصل کرے) یا دراہم کے عوض زمین کرایہ پر دے دو۔

۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أَخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

۷: مسدد' ابوالاحوص' طارق' سعید بن مسیب' رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اور فرمایا کہ زراعت کی تین صورتیں ہوتی ہیں: ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہے جس کی اپنی زمین ہو۔ دوسرے وہ شخص کہ جس نے مانگی ہوئی زمین لی ہو اور وہ اسی میں زراعت کرتا ہے۔ تیسرے وہ شخص کہ جس نے چاندی یا سونے کے عوض زمین کرایہ پر لی ہو۔ ابوداؤد نے بیان فرمایا کہ میں نے سعید بن یعقوب طالقانی کو پڑھ کر سنایا کہ آپ سے عبداللہ بن مبارک نے حدیث کو بیان کیا' انہوں نے سعید بن ابی شجاع سے انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے یہ حدیث بیان کی عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج نے کہ میں یتیم تھا رافع بن خدیج کی گود میں پرورش پا رہا تھا اور میں نے انکے ساتھ حج ادا کیا تو ان کے پاس میرے بھائی عمران بن سہیل آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے فلاں خاتون کو اپنی زمین دوسو درہم کے عوض کرائے پر دے دی ہے۔ رافع نے ان سے کہا کہ تم اس معاملہ کو چھوڑ دو کیونکہ نبیؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

محاقلہ' مزابنہ کی تعریف:

مذکورہ حدیث میں محاقلہ' مزابنہ کا تذکرہ ہے محاقلہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص گیہوں کے کھیت کو سوکھے ہوئے گیہوں کے عوض فروخت کرے اور مزابنہ اس کو کہا جاتا ہے کہ درختوں پر پھل' کھجور' انگور' آم وغیرہ کا تخمینہ لگا کر اس کو سوکھی ہوئی کھجور وغیرہ کے عوض فروخت کیا جاتا ہے ہدایہ آخیرین کتاب البیوع میں مذکورہ اقسام کی مفصل بحث مذکور ہے۔

۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ

۸: ہارون بن عبداللہ' فضل بن دکین' بکیر' حضرت ابن ابی نعیم فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ایک زمین کاشت کی۔ اس زمین پر نبیؐ کا گزر ہوا جبکہ رافع اپنے کھیت میں پانی دے

بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ فَقَالَ أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّ الْأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ۔

رہے تھے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کھیت کس شخص کا ہے اور یہ زمین کس شخص کی ہے؟ رافع نے عرض کیا کہ یہ کھیت میرا ہے اور بیج بھی میرا ہے اور محنت بھی میری ہے اس شرط پر کہ مجھے آدھی پیداوار ملے اور (زمین کا جو مالک) فلاں شخص ہے اسکو آدھی پیداوار ملے۔ آپ نے فرمایا تم نے سود کا معاملہ کیا۔ تم زمین کو لوٹا دو اور اپنے اخراجات وصول کرلو۔

بَاب فِي زَرْعِ الْأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا

باب: مالک زمین کی اجازت کے بغیر کھیتی کرنے کا بیان

۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ۔

۹: قتیبہ بن سعید' شریک' ابو اسحٰق' عطاء' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی قوم کی زمین اس کی اجازت کے بغیر کاشت کی تو اس کاشت میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں البتہ اس کی لاگت کو وصول کرنا اس کا حق ہے۔

بَاب فِي الْمُخَابَرَةِ

باب: مخابرہ کا بیان

۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادًا وَعَبْدَ الْوَارِثِ حَدَّثَاهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ و قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْعُ السِّنِينَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۱۰: احمد بن حنبل' اسماعیل (دوسری سند) مسدد' حماد' عبد الوارث' ایوب' حضرت ابو زبیر' حماد اور سعید بن میناء تینوں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی لگے ہوئے کھیت کو فروخت کرنے اور درخت پر پھل کو فروخت کرنے سے اور مخابرہ سے اور معاومہ سے اور استثناء کرنے سے البتہ آپ نے عرایا کی اجازت دی۔

معاومہ!:

چند سالوں تک کے لئے پھل فروخت کرنے کے معاومہ کہا جاتا ہے یعنی آئندہ آنے والی فصلوں کو فروخت کرنا' معاومہ کہا جاتا ہے یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ پیداوار ہی نامعلوم ہے۔ یہی بات استثناء میں بھی ہے کہ مثلاً سارا باغ فروخت کردیا جائے اور اس کا نامعلوم حصہ فروخت سے بچالیا جائے' یہ صورت بھی ناجائز ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ کتنا حصہ مستثنیٰ ہوا ہے۔

۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ

۱۱: عمرو بن یزید' عباد بن عوام' سفیان' یونس' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر پھل کو

يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ۔

فروخت کرنے سے اور لگے ہوئے کھیت کو فروخت کرنے سے اور استثناء کرنے سے مگر جب اس کی مقدار کا علم ہو۔

کھیت فروخت کرنے کی ایک صورت:

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس طریقہ سے کہے کہ میں نے اس باغ کے پھلوں، انگوروں، کھجوروں وغیرہ کو فروخت کیا لیکن میں نے ایک حصہ فروخت نہیں کیا تو یہ درست نہیں ہے لیکن اگر جس حصہ کو مستثنیٰ کیا ہے وہ معلوم ہو جیسے تہائی، آدھا وغیرہ تو جائز ہے۔

۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

۱۲: یحییٰ بن معین، ابن رجاء، ابن خثیم، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے مخابرہ کو نہیں چھوڑا تو وہ شخص (مطلع رہے) کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کر رہا ہے۔

بٹائی کا معاملہ:

اِس حدیث کے بارے میں بعض حضرات کی رائے ہے کہ مذکورہ حدیث خیبر کے واقعہ کی حدیث سے منسوخ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کھیتی کو بٹائی پر دینے پر فیصلہ فرمایا۔

۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ أَوْ رُبْعٍ۔

۱۳: ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر بن ایوب، جعفر بن برقان، ثابت بن حجاج، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا میں نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم آدھی، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے بدلے میں زمین لے کر کاشت کرو۔

بَابٌ فِي الْمُسَاقَاةِ

باب: مساقاۃ کا بیان

۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

۱۴: احمد بن حنبل، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر سے کھیتی اور پھلوں کی کل پیداوار کے آدھے حصے پر معاملہ فرمایا۔

۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ

۱۵: قتیبہ بن سعید لیث، محمد بن عبدالرحمٰن، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کو خیبر کی زمین اور کھجور کے درخت اس شرط پر واپس کیے کہ وہ اس زمین کو

خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا۔

آباد کریں گے اور اس زمین کی کل پیداوار میں سے آدھی پیداوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔

۱۶: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ أَنَّ لَهُ الْأَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ قَالَ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ مِنْكُمْ فَأَعْطِنَاهَا عَلَى أَنَّ لَكُمْ نِصْفَ الثَّمَرَةِ وَلَنَا نِصْفٌ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِي ذِهْ كَذَا وَكَذَا قَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَأَنَا أَلِي حَزْرَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ قَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ قَدْ رَضِينَا أَنْ نَأْخُذَهُ بِالَّذِي قُلْتَ۔

۱۶: ایوب بن محمد' عمر بن ایوب' جعفر بن برقان' میمون' مقسم' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے خیبر کو فتح فرمایا اور آپ نے یہ شرط مقرر فرمائی کہ زمین' سونا اور چاندی سب ہمارا ہوگا اہلِ خیبر نے عرض کیا یارسول اللہ آپ لوگوں کی بہ نسبت زمین کے متعلق ہم لوگ زیادہ واقف ہیں۔ تو آپ یہ زمین اس شرط پر ہمارے حوالے فرمادیں کہ آدھی پیداوار آپ کی خدمت میں پیش کریں گے اور آدھی پیداوار ہم رکھیں گے راوی کا خیال ہے کہ آپ نے اس شرط پر وہ زمین ان لوگوں کو عنایت فرمادی۔ جس وقت کھجور کے کٹنے کا وقت آتا تو آپ عبداللہ بن رواحہ کو بھیج دیتے وہ جا کر کھجوروں کا اندازہ کر لیتے اور اسی تخمینہ لگانے کو اہلِ مدینہ الخرص کہتے ہیں اور فرماتے کہ اس باغ میں اس قدر کھجوریں نکلیں گی۔ اہلِ خیبر بیان کرتے اے عبداللہ بن رواحہ کہ تم نے بہت زیادہ اندازہ لگایا۔ عبداللہ بن رواحہ فرماتے کہ میں اوّلاً کھجوروں کے توڑنے کا انتظار کروں گا اور میں نے جو اندازہ لگایا ہے' اس کا آدھا حصہ تم لوگوں کو دے دوں گا۔ اہلِ خیبر یہ بات سن کر کہتے کہ بلاشبہ اسی کو حق کہتے ہیں اور اسی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ ہم لوگ تمہارے تخمینہ کے مطابق پھل لینے کے لئے تیار ہیں۔

۱۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَهُ۔

۱۷: حضرت علی بن سہل الرملی' زید' جعفر بن برقان سے سابقہ حدیث کی طرح روایت ہے اور اس حدیث میں لفظ فَحَزَرَ ہے اور کُلُّ صَفْرَاءْ وَبَيْضَاءْ کی تشریح چاندی' سونے سے بیان کی گئی ہے۔

یہود سے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا عمل:

ایک مرتبہ یہودیوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر زیورات بطور رشوت پیش کئے اس سے مقصد ان لوگوں کا یہ تھا کہ وہ یہودیوں سے پیداوار کی وصولیابی میں اعانت کریں لیکن حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے صاف انکار فرما دیا۔

۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ عَنْ مِقْسَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۱۸: محمد بن سلیمان' کثیر' جعفر بن برقان' حضرت میمون' مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح فرمایا پھر اُوپر کی حدیث کی طرح روایت کیا اور اس میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَقَالَ فَأَنَا أَلِي جُذَاذَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ۔

رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا تخمینہ لگایا اور فرمایا کہ میں کھجور کے اُترنے تک انتظار کروں گا اور میں نے جو تخمینہ لگایا ہے اس کا آدھا تم لوگوں کو دے دوں گا۔

بَاب فِي الْخَرْصِ

باب: پھلوں کا درختوں پر تخمینہ لگانا

۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهُ بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ۔

۱۹: یحییٰ بن معین' حجاج' ابن جریج' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر میں بھیجتے وہ کھجوروں کا تخمینہ لگاتے جب کھجوریں پکنے لگتیں اس سے پہلے کہ وہ کھانے کے لائق ہوں پھر آپ یہودیوں کو اختیار دیتے کہ تم لوگ اس تخمینہ کا نصف قبول کر کے اپنے تحویل میں رکھ لو یا اسی انداز کے مطابق وہ مسلمانوں کو دے دیں تا کہ زکوٰۃ کا حساب ہو اس سے پہلے کہ لوگ پھلوں کو کھائیں اور علیحدہ ہو جائیں۔

۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

۲۰: ابن ابی خلف' محمد بن سابق' ابن طہمان' ابو زبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول کو خیبر عنایت فرمایا تو آپ نے وہاں کے لوگوں کو اس پر برقرار رکھا اور کھیتی میں شریک ہو گئے پھر آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا انہوں نے وہاں پہنچ کر پھلوں کا تخمینہ کیا۔

۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا الثَّمَرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ۔

۲۱: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' محمد بن بکر' ابن جریج' ابو زبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھجوروں کا تخمینہ چالیس ہزار وسق لگایا۔ راوی کا خیال ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ یہود کو اختیار دیا تو ان لوگوں نے پھل اپنی تحویل میں رکھے اور بیس ہزار وسق ادا کرنا منظور کر لیا۔

أَبْوَابُ الْإِجَارَةِ

فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ

باب: تعلیم دینے والے کو تعلیم کی اُجرت لینا

۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۲۲: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' حمید' مغیرہ بن زیاد' عبادہ بن نسی' اسود' حضرت

وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ حضرات کو قرآنِ کریم پڑھایا اور قرآنِ کریم کے لکھنے کی تعلیم دی تو میرے تلامذہ میں سے ایک نے مجھے ایک کمان تحفتاً دی۔ میں نے سوچا کہ یہ کوئی مالیت کی چیز نہیں ہے اور میں اللہ کے راستہ میں اس سے تیر چلاؤں گا لیکن میں خدمت نبوی میں حاضر ہوں گا اور آپ سے دریافت کروں گا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا ایک شخص نے کہ جس کو میں نے قرآن کریم کی تعلیم دی اور اس کو قرآن پڑھنا سکھایا اس نے مجھے ایک کمان تحفتاً پیش کی اور میں اس سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم آگ کا ایک طوق پہننا چاہو تو تم یہ کمان رکھ لو۔

تعلیم قرآن پر اُجرت:

مذکورہ حدیث سے حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم قرآن پر معاوضہ لینے کے ناجائز ہونے پر استدلال فرمایا ہے لیکن بعد کے زمانہ میں اسلامی بیت المال ختم ہو گئے اس لئے بوجہ ضرورت' متاخرین حنفیہ نے تعلیم قرآن امامت وغیرہ پر اُجرت لینے کو درست فرمایا ہے شرح عقود رسم المفتی میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۲۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرٌو و حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ فَقُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا أَوْ تَعَلَّقْتَهَا۔

۲۳: عمرو بن عثمان' کثیر بن عبید' بقیہ' بشر' عبادہ بن نسی' اسود' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن گزشتہ روایت بہت مکمل ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا ایک انگارہ ہے جس کو تم نے اپنے مونڈھوں کے درمیان لٹکا لیا ہے (مراد یہ ہے کہ یہ کمان آگ ہے اور اس کا شدید عذاب ہے)

خلاصۃ الباب: ''کمان کوئی مال نہیں ہے'' سے حضرت عبادہ کی یہ مراد تھی کہ کمان ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے مال یا اجرت شمار کیا جائے بلکہ یہ تو لڑائی کا ایک سامان ہے جسے میں خدا کی راہ میں استعمال کروں گا بایں طور کہ جہاد میں اس کے ذریعے تیر اندازی کروں گا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں متنبہ فرمایا کہ یہ کمان اگرچہ تمہیں کلام اللہ کی اجرت کے طور پر نہیں ملی ہے اور نہ یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے اجرت شمار کیا جا سکے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ تمہارے اس اخلاص کو ختم کر دے گی۔ جو تمہاری خدمت تعلیم کا محور تھا جس سے سرشار ہو کر تم نے ان لوگوں کو قرآن و دین کی تعلیم دی تھی' لہٰذا تمہارے لئے مناسب یہی ہے کہ تم اسے قبول نہ کرو۔ جو علماء قرآن و دین کی تعلیم دینے کی اجرت لینے کو حرام کہتے ہیں وہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے استدلال کرتے ہیں۔ لیکن متاخرین احناف کا مسلک ہم نے اوپر بیان کر دیا۔ (عبدالرشید)

بَابٌ فِي كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ

۲۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَشْفِي صَاحِبَنَا يَعْنِي رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفِلُ حَتَّى بَرِءَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

باب: اطباء کو اُجرت لینا کیسا ہے؟

۲۴: مسدد ٗ ابوعوانہ ٗ ابوالبشر ٗ ابوالمتوکل ٗ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سفر میں گئی اور وہ لوگ عرب کے کسی قبیلہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا لیکن ان لوگوں نے مہمانی قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھونے) ڈس لیا اور ان لوگوں نے ہر طرح سے اس کا علاج کیا لیکن کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوا۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس چلو جو کہ یہاں پر ٹھہرے ہیں ٗ ہوسکتا ہے ان لوگوں کے پاس کوئی دوا ہو کہ جس سے تمہارے دوست کو کچھ نفع ہو۔ پھر ان لوگوں میں سے کچھ لوگ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے سردار کو (سانپ یا بچھونے) ڈس لیا ہے تو تم لوگوں کے پاس کوئی تعویذ ہے؟ ایک شخص نے کہا ہاں میرے پاس تعویذ اور دَم ہے۔ لیکن ہم لوگوں نے تم سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا مگر تم نے انکار کر دیا میں اب دَم نہیں کروں گا جب تک تم معاوضہ نہ ادا کرو۔ ان لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینا مقرر کیا پھر وہ شخص آیا اور اس نے الحمد شریف پڑھ کر تھوکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شخص چنگا بھلا ہو گیا گویا کہ وہ شخص رہا ہو گیا تھا۔ پھر ان لوگوں نے جو معاوضہ متعین کیا تھا وہ ادا کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا لاؤ اس کو تقسیم کرلیں مگر جس شخص نے دَم کیا تھا اس نے کہا نہیں تم لوگ ٹھہر جاؤ جب تک کہ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کرلیں۔ پھر صبح کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی کہ سورۂ فاتحہ عمل (دم) ہے خیر چلو تم نے اچھا کیا میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ مقرر کرلو۔

تعویذ کرنا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عمل یا وظیفہ کرنا درست ہے اور اس پر معاوضہ لینا درست ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ تعویذ کرنے والا اس فن سے واقف ہو اور جائز اُجرت لے اور مذکورہ حدیث کا جملہ ''رسیوں میں جکڑا ہوا تھا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بے

حس وحرکت تھا سورۂ فاتحہ کی برکت سے اچھا ہوگیا۔

۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۲۵: حسن بن علی' یزید' ہشام' محمد بن سیرین' معبد بن سیرین' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

۲۶: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' عبداللہ' شعبی ' خارجہ بن ابی صلت سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا کہ ان کا ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا تو اس قوم کے لوگ انکے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ تم اس آدمی (نبیؐ) کے پاس سے خیر و برکت لائے ہو تو تم ہمارے اس آدمی پر عمل پڑھو پھر وہ لوگ ایسے شخص کو لائے جو کہ مجنون تھا' رسیوں میں بندھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے تین دن تک اس شخص پر صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھی۔ جب وہ سورۂ فاتحہ (کا عمل) ختم کرتے تو منہ میں تھوک اکٹھا کر کے اس پر تھوک دیتے۔ پھر وہ شخص ایسا ہوگیا کہ گویا وہ قید سے رہا ہوگیا یعنی تندرست ہوگیا۔ ان لوگوں نے ان کو (یعنی میرے چچا کو) کچھ پیش کیا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں سے کھالو میری عمر کی قسم لوگ تو جھوٹے عمل (منتر) کر کے کھا لیتے ہیں تم نے تو سچا دم کیا ہے (یعنی سورۂ فاتحہ ہر قسم کی بیماری کے لئے بہترین عمل ہے)

خلاصۃ الباب: ''باطل منتر'' ایسی جھاڑ پھونک کو کہتے ہیں جس میں ستاروں اور ارواح خبیثہ' جنات اور اللہ کے علاوہ دوسری چیزوں کا ذکر ہو اور ان میں سے مدد مانگی جاتی ہو چنانچہ ایسے عملیات جو غیر اللہ کے ذکر یا غیر اللہ سے مدد مانگنے کی وجہ سے غیر شرعی ہوں جس طرح ان کو اختیار کرنا ناجائز ہے اسی طرح ان کی اجرت کھانا بھی حرام ہے۔

''حق منتر'' ایسی جھاڑ پھونک اور عملیات کو کہتے ہیں جن میں ذکر اللہ اور قرآن کریم کی آیتیں ہوں خواہ ان کا تعلق پڑھ کر دم کرنے سے ہو یا تعویذ وغیرہ لکھ کر دینے سے ہو۔

حدیث کے الفاظ: فَلَعَمْرِیْ (پس قسم ہے اپنی زندگی کی) سے یہ اشکال واقع ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری چیزوں کی قسم کھانا منع ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کی قسم کس طرح کھائی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ ''فَلَعَمْرِیْ'' سے قسم مراد نہیں ہے بلکہ دراصل یہ اہل عرب کے کلام کا ایک خاص لفظ ہے جو اکثر و بیشتر دوران گفتگو ان کی زبان پر جاری ہوتا ہے یا پھر یہ کہا جائے گا کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔

اور علامہ طیبیؒ یہ کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کی قسمیں کھانے کی اجازت حاصل ہو لہٰذا اس کا تعلق ان چیزوں سے ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو جائز تھیں دوسروں کے لئے جائز نہیں ہیں۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب: سینگی لگانے کی اُجرت

۲۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ قَارِظٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ۔

۲۷: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابراہیم' سائب بن یزید' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سینگی لگا کر اُجرت لینے کا پیشہ اختیار کرنا بُرا ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے اور بدکار عورت کی اُجرت ناپاک ہے۔

۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنْ أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ۔

۲۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' ابن محیصہ' ان کے والد' حضرت محیصہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگا کر اُجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اس سے منع فرما دیا۔ پھر وہ ہمیشہ آپ سے اس کی اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے اپنے اُونٹ کو گھاس (وغیرہ) کھلا دو یا غلام کو دے دو۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ۔

۲۹: مسدد' یزید' خالد' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ نے سینگی لگوانے والے شخص کو اس کی اُجرت عنایت فرمائی۔ آپ اگر اس کو برا خیال فرماتے تو اُجرت نہ عنایت فرماتے۔

حجام یعنی سینگی لگانے والے کی اُجرت:

حجامت سے مراد سینگی لگانا ہے سینگی لگانے کو پیشہ بنا لینا مکروہ ہے اور اس کی اُجرت میں کراہت ہے۔ آپ سے اس کی ممانعت اور سینگی پر اُجرت دینا دونوں ثابت ہے۔ بہر حال سینگی لگانے کی اُجرت حرام نہیں ہے اور لفظ خبیث سے مراد کراہت ہے: و کسب الحجام خبیث مع انہ لیس بحرام اتفاقًا فقولہ خبیث ای لیس بطیب فھو مکروہ۔ (بذل المجھود ص ۲٦٥' ج٤)

۳۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

۳۰: قعنبی' مالک' حمید' انس بن مالک' ابوطیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگوائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجور کا ایک صاع عنایت فرمانے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں کو حکم فرمایا کہ اس کے خراج میں کچھ تخفیف کر دیں۔

خراج سے مُراد:

خراج سے مراد یہ ہے کہ باندی کی آمدنی میں سے جو لیا جاتا ہے اس میں سے کسی قدر تخفیف کر دی جائے۔

بَاب فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ

باب: باندیوں کی آمدنی لینے کا بیان

۳۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

۳۱: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' محمد بن جحادہ' ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیوں کی آمدنی (لینے سے) منع فرمایا۔

باندیوں کی آمدنی:

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کمائی سے مراد زنا ہے بہرحال حاصل حدیث یہ ہے کہ باندیوں کی کمائی ناجائز ہے جب تک کہ ان کی آمدنی کا ذریعہ معلوم نہ ہو۔ عرب میں ان پر لوگ ٹیکس' محصول مقرر کرتے وہ اس کو پورا کرنے کے لئے جائز ناجائز ذریعہ سے آمدنی کرتیں' یہاں تک کہ زنا کرا کر بھی لاکر دیتی اس لئے ان کی آمدنی سے منع فرمایا گیا۔

۳۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَى عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هَكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ۔

۳۲: ہارون بن عبداللہ' ہاشم' طارق بن عبدالرحمٰن قرشی سے مروی ہے کہ رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس میں آئے اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آج کچھ اشیاء سے منع فرمایا پھر انہوں نے ان چیزوں کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ آپ نے ہمیں منع فرمایا باندی کی آمدنی (لینے سے) مگر جو آمدنی وہ محنت کر کے حاصل کرے پھر انہوں نے اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا جیسے روٹی پکانا' چرخہ کاتنا اور نقش ونگار وغیرہ۔

۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتَّى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ۔

۳۳: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' عبیداللہ' ان کے والد' ان کے دادا رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں باندی کی آمدنی لینے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کے حال کا علم نہ ہو (کہ کہاں سے آمدنی ہوئی' اگر جائز طریقہ پر آمدنی حاصل کی تو لینا درست ہے)

بَاب فِي عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: مؤنث پر مذکر کو چڑھانے یعنی جفتی کرانے کی اُجرت

۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۳۴: مسدد بن مسرہد' اسماعیل' علی بن حکم' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکر جانور کو مؤنث جانور پر چڑھانے کی مزدوری لینے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: نر جانور خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا اور خواہ کوئی اور جانور اس کو مادہ پر چھوڑنے کے لئے کسی کو دینا اور اس کی اجرت وصول کرنا منع ہے کیونکہ اس میں ایک ایسے کام کی اجرت وصول کرنا لازم آتا ہے جس کا وقوع پذیر ہونا متیقن نہیں ہوتا۔

بایں طور کہ نر جانور کبھی تو جست کر جاتا ہے اور کبھی جست نہیں کرتا اسی طرح مادہ کبھی تو بار آور ہوتی ہے اور کبھی نہیں' اسی لئے اکثر صحابہؓ اور فقہاءؒ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ ہاں نر جانور کو مادہ پر جست کرنے کے لئے عاریتاً دینا مستحب ہے۔ البتہ عاریتہً دینے کے بعد اگر مادہ کا مالک اپنی طرف سے اسے کچھ بطریق انعام دے تو اس کو قبول کر لینا درست ہے۔

بَاب فِي الصَّائِغِ

باب: سنار کے متعلق فرمان نبوی

۳۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ ادْعُوا لِي حَجَّامًا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا۔

۳۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' علاء بن عبدالرحمٰن' ابو ماجدہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی لڑکے کا کان کاٹ دیا یا میرا کان کسی شخص نے کاٹ دیا (راوی کو وہم ہے حدیث کے راوی ابو ماجدہ نے کیا جملہ بیان کیا) پھر ابو بکرؓ ہمارے پاس حج کیلئے تشریف لائے۔ ہم تمام لوگ انکی خدمت میں اکٹھا ہوئے۔ انہوں نے عمرؓ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس میں قصاص واجب ہو سکتا ہے۔ تم لوگ کسی حجام کو بلا لاؤ تا کہ وہ قصاص میں اس شخص کا کان کاٹ دے جب حجام آیا تو عمرؓ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں نے اپنی خالہ کی خدمت میں ایک غلام بطور ہبہ پیش کیا مجھ کو توقع ہے کہ اس غلام میں انکو خیر و برکت حاصل ہوگی میں نے ان سے کہا کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے حوالے نہ کرنا۔

۳۶: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَقِيِّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۳۶: فضل بن یعقوب' عبدالاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' علاء بن عبدالرحمٰن' بنو سہم کے ایک شخص ابو ماجدہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی طرح روایت بیان فرمائی۔

۳۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَقِيُّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۳۷: یوسف بن موسیٰ' سلمہ بن فضل' ابن اسحٰق' علاء بن عبدالرحمٰن' ابو ماجدہ سہمی' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَاب فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ

باب: اگر ایک غلام فروخت کیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو مال کا کون حقدار ہے؟

۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۳۸: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' سالم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے غلام فروخت کیا اور غلام کے پاس مال موجود ہو تو غلام کا مال فروخت کرنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے (کہ مال سمیت خریدونگا) جس شخص نے پیوند شدہ کھجور فروخت کیا اس کا پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والا شخص فروخت کرنے والے سے شرط مقرر کرے (کہ مال یا پھل میں لوں گا اور فروخت کرنے والا شخص اس کو قبول کر لے تو خریدنے والا ہی لے گا)۔

۳۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ النَّخْلِ۔

۳۹: قعنبی' مالک' نافع' ابن عمر' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف غلام کا واقعہ اور نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف کھجور کا واقعہ بیان کیا ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۴۰: مسدد' یحییٰ' سفیان' حضرت سلمہ بن کھیل فرماتے ہیں کہ ایک شخص جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے غلام فروخت کیا اور غلام کے پاس مال موجود ہو تو اس غلام کے مال کا حقدار فروخت کرنے والا شخص ہے مگر یہ کہ خریدار شرط لگا دے (کہ مال سمیت غلام خریدوں گا)

بَاب فِي التَّلَقِّي

باب: سوداگروں سے بازار میں آنے سے قبل ملاقات کرنا

۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ۔

۴۱: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص کی فروخت پر اپنا سامان فروخت نہ کرے (یعنی دوسرے کا خریدار اس دوران دخل اندازی نہ کرے اور سودا طے ہونے دے) جب تک تاجر بازار میں اپنا مال نہ اُتار دے تو اس کے مال کا آگے سے جا کر سودا نہ کرے۔

۴۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَإِنْ تَلَقَّاهُ مُتَلَقٍّ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَتِ السُّوقَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ

۴۲: ربیع بن نافع' عبیداللہ' ایوب' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر مال خریدنے سے منع فرمایا اور جس شخص نے آگے جا کر مال خرید لیا (یعنی کم قیمت میں مال خرید لیا) تو غلہ کے مالک کو سامان کے بازار میں آنے کے بعد اختیار ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودا

يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ عِنْدِي خَيْرًا مِنْهُ بِعَشَرَةٍ۔

فروخت نہ کرے یعنی یہ نہ کہے کہ میرے پاس اس سے بہتر چیز دس روپے میں ہے۔

بستی سے باہر جا کر مال خریدنا:

آگے جا کر مال خریدنے کا مفہوم یہ ہے کہ بازار میں آنے سے قبل ہی بستی وغیرہ سے باہر جا کر مال خریدے۔ اس سے شریعت نے منع کیا کیونکہ اس میں دوسرے لوگوں کا نقصان ہے اور کاروباری معاملات میں یہ چیزیں باعث نزاع بنتی ہیں۔ ہدایہ وغیرہ کتاب البیوع میں یہ مسائل موجود ہیں۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

باب: نجش کی ممانعت

۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَنَاجَشُوا۔

۴۳: احمد بن عمرو سفیان' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نجش نہ کیا کرو۔

نجش کیا ہے؟

نجش کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کا کوئی چیز خود خریدنا مقصد نہ ہو صرف دوسرے خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے نرخ بڑھایا جائے۔ شریعت نے اس سے منع کیا۔

بَابُ فِي النَّهْيِ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب: شہر والے شخص کا دیہاتی شخص کو سامان (گراں کرنے کے لئے) فروخت کرنے کی ممانعت

۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقُلْتُ مَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

۴۴: محمد بن عبید' ابوثور' معمر' ابن طاوس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر والے شخص کو دیہات کے شخص کی شے فروخت کرنے سے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ شہر والا دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی دلالی نہ کرے۔

۴۵: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ أَبَا هَمَّامٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَيْرٌ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ

۴۵: زہیر بن حرب' محمد بن زبرقان' ہمام' زہیر' یونس' حسن' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہر کا رہنے والا شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے اگرچہ وہ اس کا بھائی یا والد ہی کیوں نہ ہو۔ (بلکہ اس دیہاتی کو اپنی چیز خود فروخت کرنے دے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حفص بن عمر کے واسطہ سے

يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيعُ لَهُ شَيْئًا وَلَا يَبْتَاعُ لَهُ شَيْئًا۔

حضرت بلال' محمد' انس بن مالک سے مروی ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک جامع کلام ہے یعنی دیہاتی کے لئے نہ کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ ہی خرید ے۔

۴۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَالِمِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدِمَ بِحَلُوبَةٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنِ اذْهَبْ إِلَى السُّوقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ فَشَاوِرْنِي حَتَّى آمُرَكَ أَوْ أَنْهَاكَ۔

۴۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' سالم مکی سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے ان سے بیان کیا کہ میں نبیؐ کے دور میں دودھ دینے والی اُونٹنی یا اس نے کہا کہ سامانِ تجارت لایا تو میں طلحہ بن عبیداللہ کے پاس ٹھہرا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری شخص کو دیہاتی کے لئے سامان فروخت کرنے سے منع فرمایا تم خود بازار میں جاؤ اور دیکھو کہ کون شخص تمہارے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ کرتا ہے۔ پھر تم مجھ سے مشورہ لے لینا پھر میں تمہیں کہہ دوں گا کہ بیچ دو یا منع کر دوں گا (مگر یہ نہیں ہوگا کہ میں تمہارے ہمراہ چلوں اور تمہارا دلال بنوں)۔

حلوبہ کا مفہوم:

حلوبہ عربی زبان میں دودھ دینے والی اُونٹنی کو کہا جاتا ہے اور جلوبہ اس مال کو کہتے ہیں جو کہ فروخت کرنے کیلئے لایا جاتا ہے۔

۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۴۷: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابوالزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہر والا دیہاتی شخص کی چیز فروخت نہ کرے اور لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ رزق پہنچائے۔

بَاب مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا

باب: کوئی شخص ایسی بکری خرید لے کہ جس کے تھن میں کئی روز کا جمع کیا ہوا دودھ ہو پھر اسے ناپسند ہو تو کیا کرے؟

۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا

۴۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا آگے بڑھ کر قافلہ سے نہ ملو (ستا مال خرید کے مہنگا فروخت کرنے کے لئے) کوئی شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور اُونٹنیوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ جمع نہ کرو جو شخص اس قسم کی بکری یا اُونٹنی خریدے گا تو اس شخص کو دودھ نکالنے کے بعد اس کے رکھنے اور واپس کرنے میں اختیار ہے اگر پسند ہو تو رکھ لے اور پسند

وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

نہ ہوتو کھجور کا ایک صاع دے کر واپس کر دے۔

دوسرے کے خریدار کو بلانا اور تصریہ کی وضاحت:

مذکورہ حدیث میں دوسرے کی خرید وفروخت کو اپنی چیز فروخت نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی کے خریدار کو دوسرا شخص نہ بلائے اور تصریہ نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک روز یا دو روز کا دودھ ان کے تھنوں میں اکٹھا کر کے فروخت نہ کرو کیونکہ یہ دھوکہ کی ایک صورت ہے۔

۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

۴۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' ہشام' حبیب' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدی تو وہ شخص تین روز تک اس بکری کو واپس کرنے کا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے تو وہ بکری واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع غلہ دے نہ کہ گیہوں۔ یعنی کھانے پینے کی کسی بھی چیز کا ایک صاع دے دے' ضروری نہیں کہ گیہوں ہی ہو۔

۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً احْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

۵۰: عبداللہ بن مخلد' مکی بن ابراہیم' ابن جریج' زیاد' ثابت' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے تصریہ کی ہوئی بکری کی خریداری کر کے اس کا دودھ نکالا تو اگر اس کو پسند ہو تو بکری رکھ لے اور پسند نہ ہو تو اس کے دودھ کے عوض کھجور کا ایک صاع ادا کر دے اور بکری (جس سے خریدی ہو) اسے واپس کر دے۔

۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا۔

۵۱: ابوکامل' عبدالواحد' صدقہ بن سعید' جمیع بن عمیر' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تھن میں دودھ سے بھری ہوئی بکری خریدے تو تین روز تک اس شخص کو اختیار ہے اگر اس بکری کو لوٹا دے تو اس کے ساتھ جس قدر دودھ نکالا ہے اسی قدر یا اس سے دوگنے گیہوں ادا کر دے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ

باب: ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۵۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۵۲: وہب بن بقیہ' خالد' معمر' محمد بن عمرو بن عطاء' سعید بن مسیب' معمر بن ابی معمر سے جو کہ عدی بن کعبؓ کی اولاد میں سے ہیں مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا گنہگار شخص کے علاوہ کوئی شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔ (یہ بات سن کر) محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب

ﷺ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ۔

سے عرض کیا کہ آپ تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ ذخیرہ اندوزی کیا ہے؟ انہوں نے کہا جس چیز پر لوگوں کی زندگی کا مدار ہو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی نے بیان کیا مُحتکر وہ شخص ہے جو غلہ بازار میں آنے سے روکے۔

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبِزْرَ و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ فَقَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ۔

۵۳: محمد بن یحیٰی ' ان کے والد (دوسری سند) ابن مثنیٰ ' یحیٰی ' ہمام ' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کھجور میں احتکار نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ اسے حسن سے مروی بتاتے ہیں۔ محمد بن یحیٰی کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا کہ یوں مت کہو کہ یہ حسن بصری سے مروی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ روایت ہمارے نزدیک باطل ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیّب گٹھلیوں اور تیل نکالنے والے بیجوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن یونس سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارہ کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ سلف تو اس کو بھی اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ میں نے یہی بات ابوبکر بن العیاش سے پوچھی تو انہوں نے جواب دیا روک سکتے ہو (یعنی اسکی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں)

بَابٌ فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ

باب: سکّہ توڑنے کے بیان میں

۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ۔

۵۴: احمد بن حنبل ' معتمر ' محمد بن فضاء ' ان کے والد ' حضرت علقمہ بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں رائج سکّہ کو توڑنے سے منع فرمایا اِلّا یہ کہ کوئی ضرورت ہو۔

فائدہ: چونکہ سکّہ خرید و فروخت کے سلسلہ میں بنیادی اور اہم چیز ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو توڑنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں مال کی بے قدری ہے۔

نوٹ: اِس کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمان ممالک اپنی کرنسی علیحدہ علیحدہ نہ اپنائیں بلکہ اپنی کرنسی ایک کرلیں اور تمام مسلمان ممالک میں وہ رائج ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ثمرات بے بہا سے اغیار جو فوائد اُٹھا رہے ہیں وہ آج یورپ کی مشترکہ کرنسی (Euro) کی مقبولیت دیکھ کر تمام دُنیا کے سامنے عیاں ہیں۔ (حافظ)

بَاب فِي التَّسْعِيرِ

باب: نرخ مقرر کرنے کا بیان

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلِ اللَّهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلَمَةٌ۔

۵۵: محمد بن عثمان' سلیمان بن بلال' علاء بن عبدالرحمٰن' انکے والد' ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں آ کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! نرخ مقرر کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) البتہ میں دُعا کرونگا پھر ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! (چیزوں کے) نرخ مقرر کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نرخ گھٹاتے اور بڑھاتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ میرے ذمہ کسی شخص پر کی گئی کوئی زیادتی نہ ہو (اگر میں نرخ مقرر کر دوں اور کسی فروخت کنندہ یا خرید کنندہ کو اس کی وجہ سے نقصان ہو جائے تو یہ ایک قسم کی زیادتی ہوگی اور میں کسی پر زیادتی کر کے اللہ سے کیسے ملوں؟)

۵۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُطَالِبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ۔

۵۶: عثمان ابن ابی شیبہ' عفان' حماد' ثابت' انس' قتادہ اور حمید' انسؓ سے مروی ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! (اشیاء کا) بھاؤ مہنگا ہوا ہے۔ آپ ہمارے لئے بھاؤ مقرر فرما دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ وہ ہے جو کہ بھاؤ مقرر فرماتا ہے' تنگی کرتا ہے' وسعت پیدا فرماتا ہے' رزق دیتا ہے مجھے اُمید ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں کہ خون یا مال کے سلسلہ میں کوئی بھی شخص اپنے اُوپر کی گئی کسی زیادتی کا مطالبہ لے کر نہ آئے (لہٰذا میں چیزوں کے نرخ مقرر نہیں کرونگا)۔

خلاصۃ الباب: اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے کا مطلب یہ ہے کہ گرانی اور ارزانی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ نرخ جس کا ظاہری سبب بنتا ہے' چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کبھی تو نرخوں میں کمی اور ارزانی کے ذریعہ لوگوں کے رزق میں وسعت و فراخی پیدا کر دیتا ہے اسی کو بعض لوگ ''نرخ آسمانی'' سے تعبیر کرتے ہیں لہٰذا جب گراں بازاری کا دور ہو اور نرخوں میں اضافے ہو جائیں تو اللہ کی طرف رجوع کیا جائے اور اس سے مدد مانگی جائے' اپنے عقائد اور اعمال میں درستی اور اصلاح کر کے خدا کی رضا و خوشنودی کا سامان کیا جائے تاکہ وہ اپنے بندوں سے خوش ہو اور ان پر ارزانی وسعت رزق کی رحمت نازل فرمائے۔

حدیث کے آخری جز میں اس بات کا امیدوار اور خواہشمند ہوں سے دراصل اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ سرکار و حکومت کی طرف سے نرخ مقرر کیا جانا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح لوگوں کے معاملات میں بے جا دخل اندازی ہوتی ہے اور ان کے مال میں ان کی اجازت و مرضی کے بغیر تصرف کرنا لازم آتا ہے جو ظلم کی ایک صورت ہے' پھر نرخ مقرر کرنے کا ایک برا نتیجہ یہ بھی برآمد ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بسا اوقات لوگ کاروبار بند کر دیتے ہیں اور تجارتی زندگی میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے اور جس کی وجہ سے قحط وقت تک کی نوبت آ جاتی ہے انجام کار جو چیز مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے اختیار کی جاتی ہے وہی ان کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا

ذریعہ بن جاتی ہے۔

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ نرخ مقرر کر کے لوگوں کو تکلیف و پریشانی میں مبتلا نہ کیا جائے اور تاجروں پر کوئی نرخ لازم نہ کیا جائے بلکہ اس کی بجائے تاجروں کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و انصاف اور خیر خواہی کا معاملہ کریں اور ان کے ضمیر و احساس کو اس طرح بیدار کیا جائے کہ دراز جو نرخوں میں کمی کر کے لوگوں کی پریشانی و مصیبت دور کریں۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

باب: ملاوٹ کی ممانعت

۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔

۵۷: احمد بن حنبل' سفیان' علاء' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کس طرح فروخت کر رہے ہو؟ اس نے بتا دیا پھر آپ پر وحی نازل ہوئی کہ آپ اپنا ہاتھ غلہ میں ڈال کر دیکھیں۔ آپ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ غلہ اندر سے گیلا تھا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا۔

۵۸: حسن بن صباح' علی' یحییٰ سے مروی ہے کہ سفیان نے لَيْسَ مِنَّا کی تشریح لَيْسَ مِثْلَنَا (یعنی وہ ہماری طرح نہیں ہے) سے کی ہے۔

ملاوٹ کرنا:

مراد یہ ہے کہ ملاوٹ کرنا اسلام کے طریقہ کے خلاف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاوٹ کرنے والے کے بارے میں لَيْسَ مِنَّا فرمایا ہے کہ اس کا تعلق ہم سے نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی لَيْسَ مِنَّا کی تشریح لَيْسَ مِثْلَنَا سے کرے تو گویا اس نے مسئلہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کو حضرت سفیان رضی اللہ عنہ پسند نہیں فرماتے تھے۔

بَابٌ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ

باب: فروخت کنندہ اور خریدار کے اختیارات

۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۵۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باہمی طور پر خریدنے اور بیچنے والے فریق جب تک علیحدہ نہ ہوں ایک دوسرے پر اختیار رکھتے ہیں علاوہ خیار کی بیع کے۔

بیع بالخیار:

مذکورہ بالا حدیث سے وہ بیع مراد ہے جس میں علیحدہ ہونے کے بعد بیع کے رد کرنے کا پسند ناپسند کی شرط پر اختیار باقی رہتا ہے۔

۶۰: حَدَّثَنَامُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ۔

۶۰: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے (یعنی کہ وہ دونوں فریق) جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا ایک فریق دوسرے سے کہہ دے کہ تو اس کو اختیار کر۔

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ۔

۶۱: قتیبہ بن سعید، لیث، ابن عجلان، عمرو بن شعیب، انکے والد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والا اور خریداری کرنے والا جب تک علیحدہ نہ ہوجائیں انکو اختیار حاصل رہتا ہے (خریدی ہوئی چیز کو واپس کرنے کا) مگر یہ کہ بیع کا اختیار ہو (بیع خیار میں علیحدہ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل رہتا ہے) اور فروخت کرنے والے خریدنے والے دونوں میں سے کسی کیلئے حلال نہیں کہ خریدی ہوئی شے لوٹانے کے اندیشہ سے اپنے ساتھی سے علیحدہ ہوجائے (مجلس بدل دے)۔

۶۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً لَنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغُلَامٍ ثُمَّ أَقَامَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَا مِنَ الْغَدِ حَضَرَ الرَّحِيلُ فَقَامَ إِلَى فَرَسِهِ يُسْرِجُهُ فَنَدِمَ فَأَتَى الرَّجُلَ وَأَخَذَهُ بِالْبَيْعِ فَأَبَى الرَّجُلُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو بَرْزَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيَا أَبَا بَرْزَةَ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ فَقَالَا لَهُ هَذِهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَ جَمِيلٌ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا۔

۶۲: مسدد، حماد، جمیل بن مرہ، حضرت ابوالوضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے ایک جہاد کیا تو ہم ایک منزل میں ٹھہرے۔ ہمارے ساتھی نے غلام کے بدلے میں ایک گھوڑا فروخت کیا پھر فروخت کرنے والا اور خریدنے والا تمام دن رات وہیں پر ٹھہرے رہے۔ جب اگلی صبح ہوئی تو روانگی کا وقت ہوا تو جس شخص نے گھوڑا فروخت کیا تھا وہ شخص اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا پھر اس کو ندامت محسوس ہوئی (یعنی اس کو گھوڑا فروخت کرنا اچھا نہیں لگا) وہ خریدار کے پاس گھوڑا واپس لینے کے لئے گیا۔ اس نے گھوڑا واپس دینے سے انکار کر دیا۔ اس بات پر اس نے کہا چلو صحابی رسول ابوبرزہؓ جو فیصلہ کریں پھر وہ دونوں لشکر کے ایک کنارے میں ابوبرزہؓ کے پاس آئے اور واقعہ عرض کیا انہوں نے کہا کہ تم دونوں اس پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان نبیؐ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں (پھر وہ کہنے لگے) کہ نبیؐ نے فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک علیحدہ نہ ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں علیحدہ نہیں ہوئے۔

ایجاب وقبول سے بیع لازمی ہوجاتی ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایجاب وقبول کے بعد ہی بیع لازم ہوجاتی ہے اور بیع کے فسخ کرنے کا اختیار نہیں رہتا لیکن اگر بیع بشرط الخیار کی گئی ہو تو صرف اس صورت میں اختیار رد رہتا ہے۔ گویا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیع

لازم ہونے کے لئے مجلس تبدیل ہونا شرط نہیں ہے صرف ایجاب وقبول سے بیع لازمی ہو جاتی ہے ہدایہ آخیرین کتاب البیوع میں اس مسئلہ کی مفصل بحث مع اختلاف ائمہ مذکور ہے۔

۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ كَانَ أَبُو زُرْعَةَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا خَيَّرَهُ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ خَيِّرْنِي وَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ۔

۶۳: محمد بن حاتم' مروان' حضرت یحییٰ بن ایوب سے مروی ہے کہ جب ابوزرعہ خرید وفروخت کرتے تو دوسرے شخص کو اختیار دے دیتے پھر فرماتے کہ مجھے اختیار دو اور وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ دونوں یعنی فروخت کرنے والا اور خریدنے والا باہمی رضامندی سے ہی الگ ہوں۔

۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَمَّامٌ فَقَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا ثَلَاثَ۔

۶۴: ابوالولید' شعبہ' قتادہ' ابوالخلیل' عبداللہ بن حارث' حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار رہتا ہے جب تک علیحدہ نہ ہوں پھر اگر دونوں باہمی طور پر صحیح کہیں اور فروخت کی چیز کا عیب بیان کر دیں تو بیع وشراء میں دونوں کو برکت حاصل ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو انکی بیع وشراء میں خیر وبرکت کم ہو جائے گی یا مٹ جائے گی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حماد اور سعید نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ہمام کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار حاصل ہے جب تک وہ دونوں علیحدہ نہ ہوں یا وہ تین مرتبہ اختیار کی شرط کریں۔

بَاب فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ

باب: بیع ختم کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَتَهُ۔

۶۵: یحییٰ بن معین' حفص' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان سے اقالہ کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کا قصور معاف فرمادے گا۔

سستا خرید کر واپس کرنا:

مطلب یہ ہے کہ سستا خرید کر واپس کر دے یا مہنگا فروخت کر کے واپس لے' بیع میں اگر خریدنے والا اور فروخت کرنے والا' ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں اور ایک دوسرے کو نقصان سے بچانے کے لئے بیع ختم کر دیں تو یہ عمل باعث اجر ہے۔

بَاب فِيمَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

باب: ایک معاملہ میں دو بیع کرنے کی ممانعت

۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

۶۶: ابوبکر بن ابی شیبہ' یحییٰ' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا۔

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک بیع میں دو بیع کی تو بیع میں جو کم ہو تو اس کو اختیار کیا جائے ورنہ یہ معاملہ سود کا ہو جائے گا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِينَةِ

باب: بیع عینہ کی ممانعت

۶۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ إِسْحَقَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْإِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ۔

۶۷: سلیمان بن داؤد ابن وہب حیوۃ (دوسری سند) جعفر بن مسافر عبد اللہ حیوۃ بن شریح اسحاق ابوعبد الرحمٰن الخراسانی عطاء خراسانی نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم لوگ بیع عینہ کرو گے اور گائے بیل کی دُم پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی سے خوش رہو گے (یعنی ہر وقت دُنیا داری میں مشغول رہو گے) اور جہاد ترک کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر ذلت و رسوائی ڈال دیں گے۔ پھر تم لوگوں سے ذلت دُور نہیں کرے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی جانب لوٹ جاؤ۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ الفاظ جعفر کے ہیں۔

بیع عینہ:

بیع عینہ کی صورت یہ ہے کہ مثلاً خالد' بکر کے ہاتھ دس روپیہ کا ایک تھان اُدھار ایک یا دو ماہ بعد قیمت ادا کرنے کے معاملہ پر فروخت کرے پھر آٹھ روپیہ نقد ادا کر کے مذکورہ تھان بکر سے خریدے اور حدیث کے آخری جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم دین پر جمے رہو گے اور جہاد کرو گے تو تم کو دُنیا میں بھی عزت ملے گی۔

بَابٌ فِي السَّلَفِ

باب: بیع سلف یعنی بیع سلم

۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ

۶۸: عبد اللہ بن محمد نفیلی' سفیان' ابن ابی نجیح' عبد اللہ بن کثیر' ابوالمنہال' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگ پھلوں میں ایک سال دو دو اور تین تین سلف کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے پھل خریدنے کے لئے پیشگی قیمت دی تو اس کو چاہئے کہ اس کی مدت اور وزن یا ناپ مقرر کر دے۔

مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

بیع سلف اور بیع سلم:

بیع سلم اور سلف ایک ہی بیع کا نام ہے اس بیع کی صورت یہ ہوتی ہے کہ خریدار فروخت کرنے والے کو نقد قیمت ادا کر دے اور بیع کی ایک میعاد متعین ہو جائے اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص کسی سے ایک سو روپے لے لے اور اس کے عوض ایک من چاول وغیرہ ادا کرنا مقرر کرے اور چاول دینے کی میعاد ایک مہینہ مقرر کرے۔ بیع سلم کی دیگر شرائط بھی ہیں جن کی تفصیل بیع سلم کی متعدد شرائط ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ میں مفصل طور پر مذکور ہے۔ لیکن ہم یہاں پر مختصراً بیع کی کچھ اقسام ذکر کئے دیتے ہیں:

خلاصۃ الباب: ''بیع'' کے معنی ہیں ''بیچنا یعنی فروخت کرنا'' لیکن بسا اوقات ''خریدنا'' کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اس لئے بیع کو اصطلاح میں ''خرید و فروخت'' کے معنی میں لیا جاتا ہے۔

''بیوع'' بیع کی جمع ہے۔ یہاں یہ سوال ہوگا کہ لفظ بیع مصدر ہے اور مصدر کا تثنیہ اور جمع نہیں آتا۔ پس یہاں بیوع بصیغہ جمع ذکر کیوں کیا ہے؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ''بیع'' مبیع اسم مفعول کے معنی میں ہے اور مبیعات کی بہت سی انواع اور اقسام ہیں۔ اس لیے اس کو جمع کے صیغہ کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ بیع مصدر ہے لیکن انواعِ بیع کے مختلف ہونے کی وجہ سے اس کو جمع کے صیغہ کے ساتھ ذکر فرمادیا ہے۔

لفظ مبیع اضداد میں سے ہے یعنی لغت میں مبیع کا لفظ اخراج الشئی عن الملک بمال اور ادخال الشئی فی الملک بمال پر بولا جاتا ہے۔ یعنی مال کے عوض کسی چیز کو مِلک سے نکالنے پر بھی بولا جاتا ہے اور مال کے عوض کسی چیز کو مِلک کے اندر داخل کرنے پر بھی بولا تا جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ لفظ بیع کے معنی بیچنے کے بھی آتے ہیں اور خریدنے کے معنی بھی آتے ہیں۔ حدیث: ((اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم)) میں معنی اوّل (بیچنا) ہی مراد ہیں اور حدیث: ((لایبع احدکم علٰی بیع اخیه)) میں معنی ثانی (خریدنا) مراد ہیں۔ یعنی تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کے خریدنے کی صورت میں نہ خریدے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان کوئی چیز خریدنے کے ارادہ سے بھاؤ کرتا ہے تو تم اس کو خریدنے کے ارادہ سے درمیان میں مت گھسو۔

فخر الاسلام کا بیان ہے کہ اصطلاح شریعت میں ''آپس کی رضامندی سے مال کے ساتھ مال بدلنا'' بیع کہلاتا ہے۔

بیع کی شرعیت: بیع یعنی خرید و فروخت کا شرعی ہونا' قرآن کریم کی اس آیت: ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [البقرة: ۲۷۵] (اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث (جو آگے آئیں گی) سے ثابت ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں ''بیع'' مبادلۃ المال بالمال بالتراضی بطریق التجارۃ کو کہتے ہیں یعنی باہمی رضامندی سے تجارت کے طریقہ پر مال کو مال کے بدلے میں لینا۔ مبادلۃ المال بالمال کی قید سے اجارہ اور نکاح خارج ہو گئے کیونکہ اجارہ میں مبادلۃ المال بالمنافع ہوتا ہے اور نکاح میں مبادلۃ المال بالبضع ہوتا ہے اور بالتراضی کی قید سے مکرہ کی بیع خارج ہوگئی ہے کیونکہ مقصود بیع نافذ کو بیان کرنا ہے اور مبادلہ بلاتراضی بیع شرعی نہیں ہوتا۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ [النساء: ۲۹] بطریق التجارۃ کی قید سے ہبہ بشرط العوض خارج ہو گیا ہے کیونکہ ہبہ بشرط العوض میں بھی مبادلۃ المال بالمال ہوتا ہے۔ مگر بطریق التجارۃ نہیں ہوتا ہے۔ یہ خیال رہے کہ تعریف میں

ثبات ہے قرآن‘ مثلاً جیسا کہ ابھی بیان کیا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَكُمۡ بَیۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ﴾ [النساء : ۲۹] اے ایمان والو! نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق مگر یہ کہ تجارت ہو آپس کی خوشی سے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی رضامندی سے بیع شراء جائز اور مشروع ہے۔ دوسری آیت ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَیۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [البقرة : ۲۷۵] حالانکہ اللہ نے حلال کیا ہے بیع کو اور حرام کیا ہے سود کو یہ آیت بھی جوازِ بیع پر دلالت کرتی ہے۔

بیع کی قسمیں: بیع یعنی خرید وفروخت میں بنیادی طور پر تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اول تو عقد بیع یعنی نفس معاملہ کہ ایک شخص کوئی چیز فروخت کرتا ہے اور دوسرا اسے خریدتا ہے‘ دوم مبیع یعنی وہ چیز جس کو فروخت کیا جاتا ہے اور سوم ثمن یعنی قیمت۔ ان تینوں کے اعتبار سے فقہی طور پر بیع کی کچھ قسمیں ہیں‘ چنانچہ نفس معاملہ اور اس کے حکم ’کہ بیع صحیح ہوئی یا نہیں‘ کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں (۱) نافذ (۲) موقوف (۳) فاسد (۴) باطل۔ بیع نافذ اس بیع کو کہتے ہیں کہ طرفین میں مال ہو (یعنی بیچنے والے کے پاس مبیع ہو اور خریدار کے پاس ثمن ہو) اور عاقدین یعنی بیچنے والا اور خریدار دونوں عاقل ہوں‘ نیز وہ دونوں بیع یا تو اصالۃً کریں یا وکالۃً اور دلالۃً جس بیع میں یہ تینوں چیزیں پائی جائیں گی وہ بیع بالکل صحیح اور نافذ ہوگی۔ بیع موقوف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں کوئی شخص کسی دوسرے کی چیز کو اس کی اجازت یا ولایت کے بغیر فروخت کرے۔ اس بیع کا حکم یہ ہے کہ جب تک کہ اصل مالک کی اجازت ورضامندی حاصل نہ ہو جائے یہ بیع صحیح نہیں ہوتی۔ اجازت کے بعد صحیح ہو جاتی ہے۔ بیع فاسد وہ بیع ہے جو باصلہٖ یعنی معاملہ کے اعتبار سے تو درست ہو مگر بوصفہٖ یعنی کسی خاص وجہ کی بناء پر درست نہ ہو۔ بیع باطل اس بیع کو کہتے ہیں جو نہ تو باصلہٖ درست ہو اور نہ بوصفہٖ۔ بیع فاسد اور بیع باطل کی تفصیل ان شاءاللہ ”باب المنهى عنها من البيوع“ میں ذکر کی جائیں گی۔

مبیع یعنی فروخت کی جانے والی چیز کے اعتبار سے بھی مبیع کی چار قسمیں ہیں ص (۱) مقائضہ (۲) صرف (۳) سلم (۴) بیع مطلق۔ بیع مقائضہ یہ ہے کہ مبیع بھی مال اور ثمن بھی مال ہو مثلاً ایک شخص کپڑا دے اور دوسرا شخص اس کے بدلے میں اس کو غلہ دے۔ گویا بیع کی یہ وہ صورت ہے جسے عرف عام میں ’’تبادلہ مال‘‘ کہا جاتا ہے۔ بیع صرف یہ ہے کہ نقد کا تبادلہ نقد سے کیا جائے مثلاً ایک شخص ایک روپیہ کا نوٹ دے اور دوسرا شخص اس کے بدلے میں ایک روپیہ کے پیسے دے یا ایک شخص اشرفی دے اور دوسرا شخص اس کے بدلے میں اسے روپے دے گویا روپیہ بھنانا یا روپیہ کی ریزگاری لینا دینا بیع صرف کی ایک قسم ہے۔ بیع سلم یہ ہے کہ بیچنے والا خریدار سے کسی چیز کی قیمت پیشگی لے لے اور یہ طے ہو جائے کہ خریدار یہ چیز اتنی مدت مثلاً ایک دو مہینے کے بعد لے لے گا۔ بیع مطلق یہ ہے کہ کسی چیز کی بیع نقد کے عوض کی جائے مثلاً بیچنے والا ایک من گیہوں دے اور خریدار اس کی قیمت کے طور پر تیس روپے ادا کرے۔

ثمن یعنی قیمت کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں یہ ہیں: (۱) مرابحت (۲) تولیت (۳) ودیعت (۴) مساومت۔ مرابحت کی یہ صورت ہے کہ بیچنے والا مبیع کو اپنے خریدار سے نفع لے کر فروخت کرے۔ تولیت کی یہ صورت ہے کہ بیچنے والا مبیع کو بلا نفع کے اس قیمت پر فروخت کرے جس قیمت میں اس نے خود خریدی ہو۔ ودیعت کی صورت یہ ہے کہ بیچنے والا مبیع کو اس قیمت سے بھی کم میں فروخت کرے جتنی قیمت میں اس نے خود خریدی ہو اور مساومت کی صورت یہ ہے کہ بیچنے والا اور خریدار آپس کی رضامندی سے کسی چیز کی خرید وفروخت چاہے جس قیمت پر کریں اور اس میں بیچنے والے کی قیمت خرید کا کوئی لحاظ نہ ہو۔

یہاں ہم ان کی کچھ مزید تفصیل بیان کیے دیتے ہیں۔

جوازِ بیع کی شرائط:

جوازِ بیع کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں: ۱) عاقد کا عاقل ہونا' ۲) مبیع کا مالِ متقوم اور مقدور التسلیم ہونا۔ بیع کا رکن ایجاب اور قبول ہے۔ ایجاب وہ کلام ہے جو پہلے بولا جائے خواہ بائع کی طرف سے ہو یا مشتری کی طرف سے ہو اور اس کے متعلق دوسرے کلام کو قبول کہتے ہیں۔

بیع کی ذات کے اعتبار سے اقسام:

بیع کی اس کی ذات کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں: ۱) بیع نافذ' ۲) بیع موقوف' ۳) بیع فاسد' ۴) بیع باطل۔ ان چاروں کے احکام ان کے موقع پر ذکر کیے جائیں گے۔

بیع کی مبیع کے اعتبار سے اقسام:

اور مبیع کے اعتبار سے بھی بیع کی چار قسمیں ہیں: ۱) بیع مطلق یعنی بیع العین بالثمن' ۲) بیع مقایضہ یعنی بیع العین بالعین' ۳) بیع صرف یعنی بیع الثمن بالثمن' ۴) بیع سلم یعنی بیع الدین بالعین۔

بیع کی ثمن کے اعتبار سے اقسام:

اور ثمن کے اعتبار سے بھی چار قسمیں ہیں: ۱) بیع مرابحہ یعنی ثمن اوّل سے زائد کے عوض بیچنا' ۲) بیع تولیہ یعنی ثمن اوّل کے عوض بیچنا' ۳) بیع وضیعہ یعنی ثمن اوّل سے کم کے عوض بیچنا' ۴) بیع مساومہ یعنی اس ثمن کے عوض بیچنا جس پر ناقدین اتفاق کرلیں۔

۶۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۶۹: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' محمد' عبداللہ بن مجالد نے روایت کیا ہے کہ ان سے اسی طرح روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے باہمی طور پر سلف کے سلسلے میں اختلاف کیا۔ یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے ابن ابی اوفی کے پاس مجھے بھیجا میں نے ان سے مسئلہ معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ بے شک عہدِ نبوی اور حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں گیہوں' جو' کھجور اور انگور خریدنے میں سلف کرتے تھے ابن کثیر نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں سے بیع سلف کرتے تھے کہ جن کے پاس یہ پھل موجود نہ ہوتے پھر دونوں کی روایت ایک جیسی ہے ابن ابزیٰ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح ابن ابی اوفیؓ نے بیان کیا۔

۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ بِهَذَا

۷۰: محمد بن بشار' یحییٰ' ابن مہدی' شعبہ' عبداللہ بن ابی مجالد یا حضرت ابن مجالد سے اسی طرح روایت ہے کہ وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ بیع سلم کرتے کہ جن کے پاس یہ مال موجود نہ ہوتا امام ابوداؤد نے

الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الصَّوَابُ ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ۔

فرمایا ابن ابی مجالد درست ہیں اور اس میں شعبہ سے غلطی صادر ہوئی۔

۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا فَقِيلَ لَهُ مِمَّنْ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ۔

۱۷: محمد بن مصفی' ابوالمغیرہ' عبدالملک' ابواسحٰق' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کے جہاد کا سفر کیا۔ وہاں ہمارے پاس ملک شام کے کاشت کرنے والے لوگ آتے تھے اور ہم لوگ ان سے تیل اور گیہوں میں سلف کیا کرتے تھے یعنی پہلے ہی قیمت ادا کرتے تھے۔ ان اشیاء کا نرخ (قیمت) ادا کرتے تھے ان کا بھاؤ اور مدت متعین کر کے۔ ان لوگوں سے کسی نے دریافت کیا کہ تم لوگ ان لوگوں سے بیع سلم کرتے رہو گے جن کے پاس مال موجود ہوتا ہوگا انہوں نے جواب دیا ہم ان سے یہ بات نہیں پوچھا کرتے تھے (کہ تمہارے پاس یہ چیزیں ہیں یا نہیں)

بَابٌ فِي السَّلَمِ فِي ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا

باب: مخصوص درخت کے پھل میں بیع سلم کرنا صحیح نہیں ہے

۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

۷۲: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' نجرانی شخص' ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک خاص درخت کے پھل پر سلم کا معاملہ کیا' اس سال درخت میں پھل نہ آیا تو دونوں نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر اپنا جھگڑا پیش کیا۔ آپ نے فروخت کرنے والے سے فرمایا تم کس شے کے عوض اس شخص کا مال لیتے ہو؟ تم اسکا مال واپس کر دو۔ پھر آپ نے فرمایا کھجور کے درخت کے پھل میں سلم کا معاملہ نہ کیا کرو جب تک کہ پھل پک نہ جائے۔

بَابُ السَّلَفِ لَا يُحَوَّلُ

باب: بیع سلم میں جس چیز کی بیع متعین ہوئی اس کو بدلنے کی ممانعت

۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

۷۳: محمد بن عیسیٰ' ابو بدر' زیاد بن خیثمہ' سعد' عطیہ بن سعد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص پیشگی قیمت ادا کر کے کوئی شے خریدے تو وہ شے کسی اور شے سے تبدیل نہ کرے (یعنی مثال کے طور پر اگر گندم کے سلسلہ میں بیع سلم طے ہو گئی ہے تو وہ گندم ہی رہے گی' کسی اور چیز میں تبدیل نہیں کی جا سکتی)

بَابٌ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ

باب: اگر کھیت وغیرہ پر کسی قسم کی آفت آجائے تو خریدار کو نقصان وضع کرنا چاہئے۔

۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ۔

۷۴: قتیبہ بن سعید لیث' بکیر' عیاض بن عبد اللہ' ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ عہد نبوی میں ایک شخص نے پھل خریدے پھر اس پھل پر کوئی آفت نازل ہوگئی اور اس شخص پر کافی قرض ہوگیا تو آپ نے لوگوں کو اس شخص کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے اسے صدقہ دیا۔ وہ صدقہ کا مال بھی اس شخص کے قرض ادا کرنے کے لئے ناکافی رہا تو نبیؐ نے اسکے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو اس شخص کے پاس سے جو کچھ ملے وہی وصول کرلو اور اسکے علاوہ تمہیں اور کچھ نہیں ملے گا۔

۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۷۵: سلیمان بن داؤد' احمد بن سعید' ابن وہب' ابن جریج (دوسری سند) محمد بن معمر' ابوعاصم' ابن جریج' ابوزبیر مکی' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم اپنے مسلمان بھائی کو پھل فروخت کرو پھر اس پھل پر کوئی آفت آجائے تو تمہارے لئے خریدنے والے شخص سے کچھ وصول کرنا جائز نہیں ہے۔ اپنے بھائی کا مال ناجائز طور پر کس طرح لوگے؟

بَابٌ فِي تَفْسِيرِ الْجَائِحَةِ

باب: آفت کی تشریح

۷۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَائِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيقٍ۔

۷۶: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عثمان بن حکم' ابن جریج' عطاء سے مروی ہے کہ آفت سے مراد وہ ہے جو کھلی ہوئی تباہی ہے جیسے بارش' سردی' ٹڈیوں کا آنا' آندھی کا چلنا یا کھیتی میں آگ لگ جانا۔

۷۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا جَائِحَةَ فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَذٰلِكَ فِي سُنَّةِ

۷۷: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عثمان بن حکم' یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر تہائی حصہ سے کم مال پر آفت آجائے تو اسکو آفت نہیں کہا جائے گا۔ یحییٰ نے کہا یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ (یعنی مسلمانوں کا رواج ہے اگر تہائی سے کم درجہ کا نقصان ہو تو خریدار کیلئے

الْمُسْلِمِينَ۔

نقصان وضع نہیں کرتے)۔

بَاب فِي مَنْعِ الْمَاءِ

باب: پانی کے روکنے کی ممانعت کا بیان

۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

۷۸: عثمان بن ابی شیبہ‘ جریر‘ اعمش‘ ابوصالح‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف گھاس کی حفاظت کے لئے فاضل پانی نہ روکا جائے۔

قدیم عرب کا ایک دستور:

اِس حدیث میں اہل عرب کے ایک دستور کی جانب اشارہ فرمایا گیا ہے۔ وہ دستور یہ تھا کہ وہ لوگ کنوؤں سے پانی بھر کر کسی حوض یا گڑھے میں جمع کرتے اور اپنی سواری وغیرہ کے جانوروں کو وہ پانی پلاتے دوسرے لوگوں کے جانور کو بھی پانی پلانے کا موقع دیتے مگر بعض لوگوں نے اس بچے ہوئے پانی سے منع کرنا شروع کر دیا تاکہ ان کی گھاس خراب نہ ہو۔ اس حدیث میں لوگوں کو اس کنجوسی سے منع فرمایا گیا ہے۔

۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ۔

۷۹: ابوبکر بن ابی شیبہ‘ وکیع‘ اعمش‘ ابوصالح‘ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تین اشخاص سے گفتگو نہیں فرمائیگا ایک تو وہ شخص جس کے پاس ضرورت سے فاضل پانی موجود ہو اور وہ شخص کسی مسافر کو اس پانی سے روک دے‘ دوسرے وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا سامان فروخت کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے۔ تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت کی پھر اگر امام نے اسکو دنیاوی مال سے نواز دیا تو اس نے امام سے اپنا معاہدہ پورا کر لیا اور اگر امام نے ان کو کچھ نہیں دیا تو اس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا (یعنی اس نے دُنیاداری کیلئے بیعت کی)۔

۸۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ فَأَخَذَهَا۔

۸۰: عثمان بن ابی شیبہ‘ جریر‘ اعمش سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (ان تینوں شخصوں سے گفتگو نہ فرمائیں گے) اور نہ ان لوگوں کو گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان لوگوں کو تکلیف دہ عذاب ہوگا اور سامان پر قسم کھانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم فلاں شخص اس چیز کو اتنے روپے میں خرید رہا تھا یہ بات سن کر خریدنے والا شخص فروخت کرنے والے کی بات صحیح سمجھے اور وہ سامان خرید لے۔

۸۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ

۸۱: عبیداللہ بن معاذ‘ انکے والد‘ کہمس‘ سیار بن منظور قبیلہ بنی فزارہ کا ایک شخص‘ انکے والد‘ ایک عورت جس کا نام بھیسہ تھا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میرے والد نے نبیؐ سے اجازت طلب کی پھر آپ

أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔

کا مبارک کرتا اُٹھا کر اندر منہ ڈال دیا اور چومنے اور لپٹنے لگا پھر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! وہ کونسی شے ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پانی۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے نبی! وہ کونسی چیز ہے جس کو روک لینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا: نمک پھر اُس نے دریافت کیا اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے جس کو روک لینا جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا تم جس قدر نیک کام کرو اسی قدر بہتر ہے۔

۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اللُّؤْلُؤِيُّ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَرْنٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو خِدَاشٍ وَهَذَا لَفْظُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا أَسْمَعُهُ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْكَلَإِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ۔

۸۲: علی بن جعد اللولوی' جریر بن عثمان' حبان بن زید' قبیلہ قرن کا ایک شخص (دوسری سند) مسدد' عیسیٰ بن یونس' جریر بن عثمان' ابو خداش مہاجرین میں سے ایک صاحب سے مروی ہے کہ میں نے تین مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان تین اشیاء یعنی گھاس' پانی اور آگ میں شریک ہیں۔

بَاب فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

باب: بچے ہوئے پانی کا فروخت کرنا

۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

۸۳: عبداللہ بن محمد' داؤد بن عبدالرحمٰن العطار' عمرو بن دینار' ابوالمنہال' حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو ضرورت سے فاضل ہو۔

پانی کی بیع:

مذکورہ حدیث میں جو پانی فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اس کا تعلق پینے کے پانی سے ہے البتہ کاشت کاری کرنے کے لئے پانی فروخت کرنا جائز ہے۔

بَاب فِي ثَمَنِ السِّنَّوْرِ

باب: بلی کو فروخت کرنا

۸۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا عَنِ

۸۴: ابراہیم بن موسیٰ' ربیع بن نافع' علی بن بحر' عیسیٰ' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ۔

۸۵: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' عمرو بن زید صنعانی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوزبیر سے روایت کی' انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بلّی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

بَابِ فِي أَثْمَانِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کی قیمت لینے کا بیان

۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۸۶: قتیبہ بن سعید' سفیان' زہری' ابوبکر' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کتے کی قیمت لینے اور زانیہ کی اُجرت لینے سے اور کاہن یعنی فال نکالنے والے شخص کی آمدنی سے منع فرمایا۔

تین حرام اُمور:

کتے کی قیمت کا لینا دینا حرام ہے اور اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جو کتا شکار یا حفاظت وغیرہ کے لئے پرورش کیا جائے یا اس میں دیگر منفعت ہو تو اس کی قیمت لینے کی گنجائش ہے اور اس کے ضائع کرنے والے پر قیمت واجب ہوگی البتہ دیگر ائمہ کے نزدیک ہر قسم کے کتے کی قیمت لینا دینا حرام ہے۔ والجمهور على انه لا يصح بيعه وان لا قيمة على متلفه سواء كان معلما اولا واجاز ابوحنيفة بيع الكلب الذى فيه منفعة واوجب القيمة على متلفه الخ (بذل المجهود ص ۲۸۲' ج۴) اور زانیہ کی اُجرت بہرحال حرام ہے اور کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو کہ غیب کی خبریں بتلائے اور پیشنگوئی کرے کہ اس شخص کا ایسا حال ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال یہ سب حرام اُمور ہیں ان سب سے بچنے کا حکم ہے۔

۸۷: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَإِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا۔

۸۷: ربیع بن نافع' عبیداللہ بن عمر' عبدالکریم' قیس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا جو شخص کتے کی قیمت لینے آئے تو اس کی مٹھی میں خاک بھردو۔ (یعنی کتے کی قیمت نہ دو)

۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

۸۸: ابوالولید' شعبہ' حضرت عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ

۸۹: احمد بن صالح' ابن وہب' معروف بن سوید' علی بن رباح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

نے ارشاد فرمایا کتے کی قیمت' فال نکالنے والے شخص کی آمدنی اور زانیہ کی اُجرت جائز نہیں۔

بَاب فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

باب: شراب اور مُردار کی قیمت لینے کا بیان

۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ۔

۹۰: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' معاویہ' عبدالوہاب' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت' مردار اور اس کی قیمت اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔

۹۱: قتیبہ بن سعید' لیث' یزید بن ابی حبیب' عطاء بن ابی رباح' جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے فتح مکہ کے سال سنا جبکہ آپ مکہ میں تھے' آپ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام قرار دی تو کسی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو علم ہے کہ مردار کی چربی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں کہ اس سے کشتی کو پینٹ کیا جاتا ہے اور اس سے کھال کو تیل لگایا جاتا ہے اور اس سے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ وہ تو بہرحال حرام ہے پھر اسی وقت آپ نے ارشاد فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت فرمائے کہ اُس نے ان لوگوں پر جانور کی چربی حرام کی تو انہوں نے اس چربی کو پگھلا کر فروخت کیا اور اسکی قیمت کھائی (استعمال کی)۔

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ۔

۹۲: محمد بن بشار' ابوعاصم' عبدالحمید' یزید بن ابی حبیب' عطاء اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ آپ نے فرمایا: نہیں وہ تو حرام ہے (بقیہ روایت وہی ہے جو کہ اُوپر مذکور ہے)

۹۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۳: مسدد' بشر' خالد' خالد حذاء' برکہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو رکن (حجر اسود یا رکن شامی وغیرہ) کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ نے آسمان کی جانب دیکھا اور تین مرتبہ ہنستے ہوئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ۔

پر لعنت فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جانور کی چربی حرام قرار دی تو انہوں نے اس چربی کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کر کے استعمال کی اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام قرار دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی ان لوگوں پر حرام کرتے ہیں۔ خالد بن عبداللہ کی حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ میں نے کعبہ شریف کے رکن کے قریب آپ کو دیکھا اور اس روایت میں اس طرح ہے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کردے۔

۹۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ۔

۹۴: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' وکیع' طعمہ' عمر بن بیان' عروہ بن مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے شراب فروخت کی تو اسے چاہئے کہ وہ خنزیر (کے گوشت) کے ٹکڑے کرنا بھی شروع کردے۔ (یعنی جب اسکی خرید و فروخت شروع کر دی ہے تو پھر اسکو ذبح کرنا اور اس کے گوشت کے ٹکڑے کرنا ہی باقی بچ گیا ہے وہ بھی شروع کردے۔ کیونکہ حرام ہونے میں دونوں کا حکم ایک ہی ہے)۔

۹۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

۹۵: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سلیمان' ابو الضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات کریمہ نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیاتِ کریمہ ہمیں پڑھ کر سنائیں اور ارشاد فرمایا شراب کی تجارت حرام ہوگئی ہے۔

حرمت شراب کی آیت کریمہ:

سورۂ بقرہ میں اللہ رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة: ۲۱۹] یعنی اے محمد (ﷺ) آپ فرما دیجئے شراب اور جوئے کے بارے میں آپ سے دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے ان میں شدید گناہ اور لوگوں کے لئے نفع ہے اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔

۹۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا۔

۹۶: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' حضرت اعمش سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ سود کی حرمت میں آخری آیات نازل ہوئیں۔

بَاب فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ

باب: غلہ پر قبضہ سے قبل اس کو فروخت کرنے کا بیان

۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

۹۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَ :لَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

ہے کہ نبیؐ نے ارشادفرمایا جوشخص کھانے کی چیز خریدے تو اس کوفروخت نہ کرے جب تک کہ اس کووزن کر کے اپنی تحویل میں نہ لے لے۔

نقدخریدنے والے کوغلہ کا قبضہ دینا ضروری ہے:

ائمہ اربعہ کے نزدیک نقدخریدنے والے شخص کوبغیر قبضہ دیئے غلہ فروخت کرنا جائز نہیں ان حضرات کی دلیل مذکورہ حدیث ہے۔

۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَعْنِي جُزَافًا۔

۹۸: عبداللہ بن مسلمہ مالک نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم لوگ غلہ خریدتے تھے تو آپ ہمارے پاس ایک شخص کو بھیجتے جو ہمیں حکم دیتا تھا کہ اس جگہ سے غلہ اُٹھا کر لے جاؤ جہاں اس کی خریداری کی ہے اس سے پہلے کہ ہم لوگ اس غلہ کوفروخت کریں تول کر یا وزن کر کے۔

۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ جُزَافًا بِأَعْلَى السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

۹۹: احمد بن حنبل یحییٰ عبیداللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ بازار کے بالائی حصہ میں غلہ کے انبار خریدتے تھے تو نبیؐ نے اسکوفروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس غلہ کو اس مقام سے دوسرے مقام پر نہ لے جایا جائے (تاکہ پہلے خریدار کا قبضہ ہو جائے)

۱۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدِينِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۱۰۰: احمد بن صالح ابن وہب عمرو منذر عبید قاسم بن محمد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کہ کوئی شخص غلہ فروخت نہ کرے جس کو اس نے ناپ یا تول پر خریدا ہے جب تک اس غلہ کو اپنی تحویل میں نہ لے لے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرَجًّى۔

۱۰۱: ابوبکر وعثمان ابن ابی شیبہ وکیع سفیان ابن طاوس انکے والد ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے ارشادفرمایا جوشخص غلہ کی خریداری کرے تو وہ اس غلہ کوفروخت نہ کرے جب تک کہ اس غلہ کو تول نہ لے۔ ابوبکر نے یہ اضافہ کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ یہ ممانعت کس وجہ سے ہے؟ انہوں نے فرمایا لوگ اشرفیوں کے عوض غلہ فروخت کرتے تھے حالانکہ ابھی تک انہیں اس غلہ کے ملنے کی اُمید ہی ہوتی تھی (یعنی وہ غلہ ابھی ان کے قبضہ میں بھی نہ آیا ہوتا کہ وہ اس کوفروخت کر دیتے)۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۱۰۲: مسدد سلیمان حماد (دوسری سند) مسدد ابوعوانہ عمرو بن دینار طاوس ان کے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

وَهٰذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ مُسَدَّدٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص غلہ خریدے تو جب تک اس کو اپنے قبضہ میں نہ لائے کسی کے ہاتھ فروخت نہ کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرے نزدیک ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے (یعنی جو چیز کوئی شخص خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اسے دوسرے کے ہاتھ فروخت نہ کرے)

۱۰۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُبْلِغَهُ إِلَى رَحْلِهِ۔

۱۰۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دورِ نبوی میں لوگوں کو مار کھاتے دیکھا ہے کہ جو غلہ کے انبار خریدتے پھر اس کو اپنے گھر پر لے جانے سے قبل فروخت کر ڈالتے (مراد یہ ہے کہ وہ لوگ غلہ کو اپنے قبضہ میں لینے سے قبل ہی فروخت کر ڈالتے' اس سے منع فرمایا گیا)

۱۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِنَفْسِي لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

۱۰۴: محمد بن عوف' احمد' محمد بن اسحٰق' ابوالزناد' عبید' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بازار میں تیل خریدا اور جب اس معاملہ کو میں نے مکمل کر لیا تو مجھے ایک شخص ملا جو اس میں بہت زیادہ نفع دینے لگا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کے ساتھ معاملہ طے کر لوں یعنی خریدار کو تیل دے دوں۔ اسی وقت ایک شخص نے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما تھے۔ انہوں نے کہا جب تک تم اس غلہ کو خریدنے کی جگہ سے اپنے ٹھکانہ پر نہ لے جاؤ اس غلہ کو فروخت نہ کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ جہاں کوئی چیز خرید کی جائے وہاں پر فروخت نہ ہو جب تک کہ تاجر اسے اپنے ٹھکانے پر نہ لے جائے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

باب: کوئی شے فروخت کرتے وقت کوئی یہ کہہ دے اس چیز میں دھوکا نہیں ہے تو اسکا کیا حکم ہے؟

۱۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

۱۰۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت نبوی میں تذکرہ کیا لوگ اس کو خرید و فروخت میں دھوکا دیتے ہیں۔ تو آپ نے اس شخص سے فرمایا جب کوئی چیز خریدا کرو تو یہ بات کہہ دیا کرو کہ اس چیز میں دھوکا نہیں چلے گا۔ تو وہ شخص جب بھی کوئی چیز خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تو کہتا دھوکا نہیں چلے گا۔

ایک حکم:

مراد یہ ہے کہ اگر فروخت ہو جانے کے بعد اس شے میں کوئی جعل سازی اور دھوکہ محسوس ہو تا وہ اس معاملہ کو فسخ کر دیتا۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَرُزِّيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ۔

۱۰۶: محمد بن عبد اللہ' ابراہیم' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں ایک شخص خرید وفروخت کرتا تھا اس شخص کے دماغ میں خلل تھا تو اس کے رشتہ دار نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس شخص پر پابندی لگا دیجئے تا کہ اس شخص کا کوئی لین دین درست نہ ہو (مراد یہ ہے کہ لوگوں کو مطلع فرما دیجئے اس شخص سے کوئی شخص لین دین نہ کرے) کیونکہ وہ شخص کاروبار کرتا ہے اور اس کے دماغ میں خلل ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر اس شخص کو بلوایا اور اسے خرید وفروخت کی ممانعت فرمائی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں خرید وفروخت کے بغیر نہیں رہ سکتا اس پر نبیؐ نے فرمایا اگر تم خرید وفروخت نہ چھوڑ سکو تو بیع کرتے وقت یہ کہہ دیا کرو کہ باخبر رہو اس معاملہ میں مکر وفریب نہیں چلے گا۔

بَابٌ فِي الْعُرْبَانِ

باب: بیع عربان

۱۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوِ الْكِرَاءَ فَمَا أَعْطَيْتُكَ لَكَ۔

۱۰۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک بن انس' حضرت عمرو بن شعیب' انکے والد' انکے دادا سے مروی ہے کہ نبیؐ نے بیع عربان سے منع فرمایا۔ امام مالکؒ نے فرمایا ہمارے نزدیک بیع عربان کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک غلام یا باندی خرید لے یا کرائے پر جانور لے لے پھر فروخت کرنے والے شخص یا جانور والے شخص سے کہہ دے کہ میں تم کو اس شرط پر ایک دینار دے رہا ہوں کہ اگر میں اس غلام یا باندی کو خرید لوں گا تو وہ دینار اس کی قیمت میں سے سمجھ لینا یا میں جانور پر سواری کروں گا تو کرائے میں وضع کر لینا ورنہ اگر میں غلام یا باندی تمہیں واپس کر دوں یا میں جانور پر سوار نہ ہوں تو وہ دینار مفت میں تمہارا ہو جائیگا میں واپس نہیں لونگا (دیا ہوا دینار یا رقم قیمت خرید یا کرائے میں وضع تو ہو سکتی ہے مگر سودا نہ ہونے پر وہ مفت میں ہی فروخت کنندہ کا مال نہیں ہو سکتے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

باب: اپنے پاس جو شے موجود نہ ہو اس کو فروخت کرنا درست نہیں

۱۰۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ

۱۰۸: مسدد' ابوعوانہ' ابو بشر' یوسف بن ماہک' حضرت حکیم بن حزامؓ سے

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی چیز خریدتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں تو اگر اس شخص کو بازار سے وہ چیز خرید کر لا دوں (تو کیسا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس جو شے موجود نہیں اس کو فروخت نہ کرو۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۱۰۹: زہیر بن حرب' اسماعیل' ایوب' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ادھار اور بیع جائز نہیں اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں لگانا اور نہ اس شے کا نفع جس میں کہ اپنی ذمہ داری نہ لی جائے اور نہ اس شے کو فروخت کرو جو تمہارے پاس موجود نہ ہو۔

بیع میں شرط لگانا:

مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی شے فروخت کرنا اور اس سے یہ شرط مقرر کرنا کہ تم مجھ کو اس قدر رقم وغیرہ قرضہ دینا۔ اس قسم کی شرط لگانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ ((نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع و شرط)) یعنی آپ نے بیع اور شرط لگانے سے منع فرمایا۔ مندرجہ بالا حدیث نمبر ۱۰۹ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور اس کو اپنی کوئی شے مہنگی فروخت کرے اور بیع میں ایک شرط لگائی جائے یا ایک سے زائد' بہر حال بیع میں شرط لگانا درست نہیں ہے بیع میں دو شرط کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص (یعنی بائع) خریدار سے کہے کہ میں نے یہ کپڑا تم کو اس شرط پر فروخت کیا کہ میں یہ کپڑا دھلوا کر بھی دوں گا اور سلائی کرا کر بھی۔

بَابٌ فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ

باب: بیع میں شرط لگانا

۱۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ۔

۱۱۰: مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبیؐ کو اپنا اُونٹ فروخت کیا اور میں نے اس اُونٹ پر سوار ہونے اور اپنے مکان تک وزن لا دنے کی شرط لگائی پھر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے اخیر میں مجھ سے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمہارا اُونٹ خریدنے میں اس بنا پر تامل کر رہا ہوں کہ میں تمہارا اُونٹ لے جاؤں گا۔ جاؤ تم اپنا اُونٹ اور اس کی قیمت بھی لے لو۔ یہ دونوں تمہارے لئے ہیں۔

بَابٌ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ

باب: غلام اور باندی خریدنے کا بیان

۱۱۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ

۱۱۱: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' حسن' عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام اور باندی کے

اللّٰہِ ﷺ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ۔

(فروخت کرنے والے پر) عہد کی مدت تین دن تک ہے۔

باندی' غلام کی واپسی کی صورت:

مراد یہ ہے کہ خریدار اگر چاہے تو عیب نہ ہونے کی صورت میں بھی باندی اور غلام فروخت کرنے والے کو واپس کر سکتا ہے اور تین دن کے بعد واپس کرنا چاہے تو عیب ثابت کر کے واپس کر سکتا ہے۔ یہ حدیث ایک ضعیف حدیث ہے اور یہ حدیث معمول بہا نہیں ہے۔

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيَالِي رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ۔

۱۱۱۲: ہارون بن عبداللہ' عبدالصمد' ہمام' قتادہؓ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ اگر غلام اور باندی میں تین دن کے اندر (اندر) عیب ظاہر ہو جائے تو خریدار بغیر شہادت کے لوٹا سکتا ہے اور اگر تین روز کے بعد عیب ظاہر ہو تو خریدار سے گواہ طلب کئے جائیں گے اس بات پر کہ جس وقت اس نے خریدا تھا تو عیب موجود تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ تشریح قتادہ کا کلام ہے۔

بَابٌ فِيمَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا

باب: ایک شخص نے غلام خریدا اور اس کو استعمال کیا' کام لیا پھر اس میں عیب ظاہر ہوا

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

۱۱۱۳: احمد بن یونس' ابن ابی ذئب' مخلد عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا خراج کا وہی حقدار ہے جو کہ ضامن ہو۔

غلام کی محنت کا حقدار:

مراد یہ ہے کہ خریدار اس غلام کا ضامن اور ذمہ دار تھا کیونکہ اگر غلام فوت ہو جاتا یا باندی مر جاتی تو خریدار کا نقصان ہوتا اس لئے غلام کے محنت مزدوری کرنے سے جو معاوضہ حاصل ہوا وہ بھی خریدار ہی لے گا فروخت کرنے والے کو نہ دے گا خواہ غلام یا باندی کو عیب کی بنا پر واپس کیا ہو۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِي عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ

۱۱۱۴: محمود بن خالد' فریابی' سفیان' محمد بن عبد الرحمٰن' مخلد غفاریؓ سے مروی ہے کہ میرے اور بعض افراد کے درمیان ایک غلام مشترکہ تھا میں نے اس غلام سے (دیگر شریکوں کی منظوری کے بغیر) کام لینا شروع کر دیا اس غلام نے کچھ آمدنی کی۔ جو شریک غائب تھا اس نے مجھ سے اس بارے میں جھگڑا کرنا شروع کیا اور مطالبہ کیا کہ میرا بھی اس میں حصہ ادا کرو اور قاضی کے یہاں اس نے میرے خلاف دعویٰ کر دیا۔ قاضی نے

فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

شریک کو حصہ ادا کئے جانے کا فیصلہ کیا۔ اسکے بعد عروہ بن زبیرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو عروہؓ نے ان سے وہ حدیث بیان کی جو حدیث عائشہؓ سے سنی تھی کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا (غلام' باندی وغیرہ کے) منافع اس شخص کے ہونگے جو کہ ذمہ دار ہوگا۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اسْتَغَلَّ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ۔

۱۱۵: ابراہیم بن مروان' ان کے والد' مسلم بن خالد' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا پھر اللہ تعالیٰ کو جس قدر منظور تھا وہ غلام اس شخص کے پاس موجود رہا اس کے بعد اس غلام میں عیب ظاہر ہو گیا تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کرا دیا۔ فروخت کرنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے میرے غلام سے مزدوری کے ذریعہ آمدنی کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا فوائد اسی شخص کے ہوں گے جو کہ ذمہ دار ہو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث کی سند غیر معتبر ہے۔

بَاب إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ

باب: جس وقت فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جائے اور بیع موجود ہو

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ۔

۱۱۶: محمد بن یحییٰ' عمر بن حفص' ان کے والد' ابو عمیس' عبدالرحمٰن بن قیس' انکے والد' انکے دادا محمد بن اشعث سے مروی ہے کہ انکے والد اشعث نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کچھ غلام تیس ہزار میں خریدے جو کہ ابن مسعودؓ کو پانچویں حصہ میں ملے تھے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے ان غلاموں کی قیمت کا اشعث سے مطالبہ کرایا۔ اشعث نے کہا میں نے وہ غلام دس ہزار میں خریدے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کسی شخص کا انتخاب کرو جو کہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے۔ اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنے درمیان (منصف) ہو جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ نے سنا آپ فرماتے تھے جب خریدار اور فروخت کرنے والا آپس میں جھگڑنے لگیں اور دونوں کا کوئی گواہ موجود نہ ہو تو جو بات مال والا کہے خریدار وہی مان لے یا دونوں (طے کر کے) بیع کو فسخ کر لیں۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْم أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ بَاعَ مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيقًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ۔

۱۱۷: عبد اللہ بن محمد ہشیم ابن ابی لیلیٰ قاسم حضرت عبد الرحمن اپنے والد سے یہی واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث کو ایک غلام فروخت کیا اور روایت میں کچھ الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

بَاب فِي الشُّفْعَةِ

باب: شفعہ کے احکام

۱۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ۔

۱۱۸: احمد بن حنبل اسماعیل ابن جریج ابو زبیر جابرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر ایک مشترکہ شے میں ہے۔ مکان ہو یا باغ ہو جب تک اپنے شریک کی اجازت نہ ہو اس کا فروخت کرنا اچھا نہیں اور بلا اجازت جو اس کو فروخت کر دیا گیا تو اس کے وصول کرنے کا وہی شریک زیادہ حقدار ہے جب تک کہ وہ منظوری نہ دے۔

حق شفعہ کا مفہوم:

حق شفعہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین جائیداد کے فروخت ہونے کے وقت شریک کو جو استحقاقِ خریداری ہوتا ہے اس حق کو حق شفعہ کہا جاتا ہے مثلاً کوئی دُکان مکان وغیرہ پانچ شخصوں کے درمیان مشترکہ تھا اب ان میں سے ایک آدمی نے اپنے حصہ کے بقدر کسی غیر شخص کو فروخت کر دیا تو باقی شرکاء کو حق شفعہ حاصل ہوگا وہ خریدار کو خریدی گئی قیمت ادا کر کے زبردستی وہ حصہ لے سکتے ہیں۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۱۱۹: احمد بن حنبل عبد الرزاق معمر زہری ابوسلمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر ایک شے میں ہے جو کہ تقسیم نہیں ہوئی جس وقت کہ حدود مقرر ہو جائیں اور راستے علیحدہ ہو جائیں تو شفعہ (باقی) نہیں رہا۔ کیونکہ شرکت باقی نہیں رہی)

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُسِمَتِ الْأَرْضُ وَحُدَّتْ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا۔

۱۲۰: محمد بن یحییٰ بن فارس حسن بن ربیع ابن ادریس ابن جریج زہری ابوسلمہ سعید بن مسیب یا دونوں حضرات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت زمین کی تقسیم ہو کر حد مقرر ہو گئی تو پھر اس (زمین میں) شفعہ نہیں رہا۔

۱۲۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا

۱۲۱: عبد اللہ بن محمد سفیان ابراہیم عمرو بن شرید حضرت ابو رافع رضی

سُفْیَانُ عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ مَیْسَرَةَ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِیدِ سَمِعَ أَبَا رَافِعٍ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے پڑوسی بہت زیادہ مستحق ہے اپنے نزدیکی گھر کا۔

شفعہ پڑوسی کا حق ہے:

مراد یہ ہے کہ پڑوسی کے ہوتے ہوئے وہ پڑوسی اپنے پڑوسی کے مکان کی خریداری کا زیادہ حقدار ہے اور پڑوسی کے موجود ہونے کی صورت میں غیر شخص نہیں خرید سکتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہوتا ہے تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی کتاب الشفعہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِیدِ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الْأَرْضِ۔

۱۲۲: ابوالولید' شعبہ' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑوسی' اپنے پڑوسی کے مکان یا زمین کے (خریدنے اور) لینے کا زیادہ حق دار ہے۔

۱۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ یُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِیقُهُمَا وَاحِدًا۔

۱۲۳: احمد بن حنبل' ہشیم' عبدالملک' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے پڑوسی کے شفعہ کا پڑوسی زیادہ مستحق ہے۔ اگر شفعہ میں پڑوسی موجود نہ ہوگا تو شفعہ میں پڑوسی کا انتظار کیا جائے گا جب ان دونوں کے مکان کا ایک ہی راستہ ہو۔

خلاصۃ الباب: ''شفعہ'' مشتق ہے ''شفع'' سے' جس کے لغوی معنی ہیں ''ملانا اور جفت کرنا'' شفعہ اصطلاح فقہ میں اس ہمسائیگی یا شرکت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے کسی ہمسایہ یا کسی شریک کو اس کے دوسرے ہمسایہ یا دوسرے شریک کے فروخت ہونے والی زمین یا فروخت ہونے والے مکان کو خریدنے کا ایک مخصوص حق حاصل ہوتا ہے اور یہ حق صرف زمین یا مکان کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے جس شخص کو یہ حق حاصل ہوتا ہے اسے ''شفیع'' کہتے ہیں۔ اس حق کا نام ''شفعہ'' اس لئے ہے کہ یہ خاص حق فروخت ہونے والی زمین یا مکان کو شفیع کی زمین یا مکان سے ملاتا ہے۔

حضرت امام شافعی' حضرت امام مالک اور حضرت امام احمدؒ کے نزدیک حق شفعہ صرف شریک کو حاصل ہوتا ہے' ہمسایہ کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ حق شفعہ جس طرح شریک کے لئے ثابت ہے اسی طرح ہمسایہ کے لئے بھی ثابت ہے۔

ایک صحیح روایت کے مطابق حضرت امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں' ہمسایہ کے حق شفعہ کے ثبوت میں احادیث منقول ہیں جو بالکل صحیح درجے کی ہیں ان کی موجودگی میں ہمسایہ کو حق شفعہ دینے سے انکار ایک بے دلیل بات ہے۔

حنفی مسلک کے مطابق شفیع کے تین درجے ہیں اول: ''**خلیط فی النفس المبیع**'' یعنی فروخت ہونے والے مکان کی ملکیت میں کئی آدمی شریک ہوں خواہ وہ مکان ان سب شرکاء کو وراثت میں پہنچا ہو یا ان سب نے مشترک طور پر اسے خریدا ہو اور یا کسی نے ان سب کو مشترک طور پر ہبہ کیا ہو۔

دوم: ''خليط في حق المبيع'' یعنی اس فروخت ہونے والے مکان یا زمین کی ملکیت میں شریک نہ ہو بلکہ اس زمین یا مکان کے حقوق میں شریک ہو جیسے حق مرور (یعنی آمد و رفت کا حق) حق مسیل (یعنی پانی کے نکاس کا حق) اور حق شرب (یعنی کھیت وغیرہ کو سیراب کرنے کے لئے پانی لے جانے والی نالی وغیرہ کا حق)۔

سوم ''جار'' یعنی ہمسایہ جس کا مکان فروخت ہونے والے مکان سے متصل ہو اور ان دونوں مکانوں کی دیواریں ملی ہوئی ہوں نیز دونوں کے دروازوں کا راستہ ایک ہی ہو۔

ان تینوں کے علاوہ اور کوئی شفیع نہیں ہو سکتا لہٰذا سب سے پہلے تو حق شفعہ اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اس فروخت ہونے والے مکان یا زمین کی ملکیت میں شریک ہو۔ اس کی موجودگی میں حق شفعہ نہ تو حقوق میں شریک کو حاصل ہوگا اور نہ ہمسایہ کو اگر یہ شریک حق شفعہ سے دست کشی اختیار کرے تو پھر حق شفعہ اس شخص کو پہنچے گا جو حقوق میں شریک ہو اور یہ بھی دست کشی اختیار کر لے تب حق شفعہ ہمسایہ کو حاصل ہوگا اور اگر یہ ہمسایہ بھی اپنے اس حق سے دست کش ہو جائے تو اس کے بعد کسی کو بھی حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَهُ

باب: کوئی شخص کسی شخص سے کوئی شے لے کر مفلس ہو جائے پھر قرض دینے والا اپنا سامان دیکھ لے تو کیا حکم ہے؟

١٢٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ۔

١٢٤: عبداللہ بن مسلمہ مالک (دوسری سند) نفیلی، زہیر، یحییٰ، ابوبکر، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال بجنسہٖ پایا تو دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ شخص اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے۔

مفلس مقروض:

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے اپنا مال و اسباب کسی شخص کو فروخت کیا اور خریدنے والا شخص نادار اور مقروض ہو گیا قیمت ادا نہیں کر سکتا تو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فروخت کرنے والا اگر بعینہٖ اپنا مال پائے تو اصل مال لے کر بیع کو باطل کر سکتا ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس مال کا فروخت کرنے والا شخص دیگر قرض کا مطالبہ کرنے والوں کی طرح اپنے قرضہ کا مطالبہ کر سکتا ہے اور خریدار کے قیمت ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے بیع کو باطل نہ کرے۔

١٢٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ

١٢٥: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔

حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنا مال فروخت کیا پھر خریدار مفلس (قلاش) ہوگیا اور فروخت کرنے والے کو اپنے مال کی کچھ قیمت نہیں ملی اور اس نے اپنے مال کو بجنسہٖ خریدنے والے شخص کے پاس پایا تو اس مال کے لینے کا وہی فروخت کرنے والا شخص زیادہ حقدار ہے اور اگر خریدنے والا شخص فوت ہوگیا تو مال کا مالک دوسرے قرض خواہوں جیسا ہے۔

اگر خریدار فوت ہو جائے:

مراد یہ ہے کہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح وہ اپنے مال کا مطالبہ کرنے کا حقدار ہوگا۔ تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ يَعْنِي الْخَبَايِرِيَّ نَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔

۱۲۶: محمد بن عوف عبداللہ بن عبد الجبار اسماعیل بن عیاش زبیدی زہری ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابو ہریرہؓ سے اس طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اگر خریدنے والا شخص فروخت کرنے والے کو قیمت کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہے تو وہ دوسرے قرض خواہوں جیسا ہوگا اور جس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس شخص کے پاس کوئی شے بعینہٖ کسی شخص کی نکل آئی (یعنی اس شخص سے خریدی ہوئی تو) فروخت کرنے والے شخص نے چاہے مرنے والے شخص سے کچھ قیمت لی ہو یا نہ لی ہو بہر حال وہ تمام قرض خواہوں (جیسا اور قرض خواہوں) کے برابر ہوگیا۔

۱۲۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ وَإِنْ كَانَ قَدْ قَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فِيهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ۔

۱۲۷: سلیمان عبداللہ بن وہب یونس ابن شہاب ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے اسی طریقہ سے روایت ہے۔ البتہ اس روایت میں صرف یہ اضافہ ہے کہ اگر خریدار اس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے تو مال والا شخص تمام قرض خواہوں کے مساوی ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مالک کی حدیث زیادہ درست ہے۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ

۱۲۸: محمد بن بشار ابوداؤد ابن ابی ذئب ابو معتمر حضرت عمر بن خلدہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ابو ہریرہؓ کی خدمت میں ایک شخص کے معاملہ کے سلسلہ میں حاضر ہوئے جو مفلس ہوگیا تھا تو انہوں نے کہا میں تمہارے معاملہ میں نبیؐ کے فیصلہ جیسا فیصلہ کرتا ہوں (وہ فیصلہ یہ ہے) جو شخص

رَسُولِ اللّٰهِ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

مفلس ہوگیا یا اس کا انتقال ہوگیا پھر مال کے مالک نے اپنی چیز کو بعینہٖ پالیا تو وہ دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہے۔

بَاب فِي مَنْ أَحْيٰى حَسِيرًا

باب: جو شخص نا کارہ قرار دیئے ہوئے جانور کو غذا یا دوا کے ذریعے ٹھیک کر لے؟

۱۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ۔

۱۲۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) موسیٰ' ابان' عبیداللہ' حضرت عامر شعبی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسے جانور کو پائے جس کو لوگوں نے چارہ ڈالنے سے عاجز ہو کر چھوڑ دیا ہو پھر وہ شخص اس جانور کو لے کر دوبارہ (کھلا' پلا کر یا علاج کر کے) زندہ (یعنی ٹھیک اور کارآمد) کر لے تو وہ جانور اس شخص کا ہو جائے گا۔ ابان نے کہا میں نے عامر شعبی سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کس شخص سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ایک نہیں' متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حماد کی روایت ہے اور یہ زیادہ واضح اور مکمل روایت ہے۔

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا۔

۱۳۰: محمد بن عبید' حماد' ابن زید' خالد حذاء' عبیداللہ' حضرت عامر شعبی سے اسی روایت میں مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی جانور کو حالت تباہی میں چھوڑ دے پھر کوئی شخص اس جانور کو لے کر دوبارہ زندہ (یعنی علاج وغیرہ سے اس کو تندرست) کر دے تو وہ جانور اسی شخص کا ہو جائیگا کہ جس نے اس جانور کو دوبارہ زندہ (ٹھیک) کیا ہے۔

بَاب فِي الرَّهْنِ

باب: گروی رکھنے کا بیان

۱۳۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَبَنُ الدَّرِّ يُحْلَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَالظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلِبُ النَّفَقَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيحٌ۔

۱۳۱: ہناد' ابن مبارک' زکریا' شعبی' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا دودھ والے جانور کا' دودھ اسی کے خرچہ پر دوہا جائیگا جب جانور رہن ہو اسی طریقہ سے اس پر سواری بھی اسی کے خرچہ پر کی جائے گی اور جو شخص جانور کا دودھ نکالے تو اسی کے ذمہ جانور کا کھانے کا خرچہ ہے اور جو سواری کرے اسکے ذمہ اسکا خرچہ ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث اگرچہ قیاس کے خلاف ہے لیکن سند کے اعتبار سے ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

شے نہ ہونے سے نفع اُٹھانا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گروی رکھی گئی چیز سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی نے گروی رکھی گئی چیز سے نفع حاصل کیا جیسے کہ جانور مرتہنہ سے نفع حاصل کیا تو وہ نفع اپنے اصل قرض میں محسوب کر لے اور اس جانور وغیرہ کا خرچ' اس کے مالک کے ذمہ ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

باب: جوشخص اپنی اولاد کی آمدنی استعمال کرے تو جائز ہے

۱۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ ﷺ فِي حِجْرِي يَتِيمٌ أَفَآكُلُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

۱۳۲: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' ابراہیم' حضرت عمارہ بن عمیر کی پھوپھی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا میں ایک یتیم کی پرورش کرتی ہوں تو کیا میں اس یتیم بچہ کا مال کھا سکتی ہوں؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی بہت پاک و صاف خوراک وہ ہے جو کہ اس کی محنت سے حاصل ہوئی ہو اور بیٹے کی آمدنی والد کی آمدنی ہے۔

والدین کے نفقہ کا حکم:

مراد یہ ہے کہ لڑکے کے ذمہ والدین کے اخراجات کی کفالت ضروری ہے یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ والدین کا اپنا کوئی ذریعہ نہ ہو اور اس صورت میں اگر لڑکا' والدین کی کفالت نہ کرے تو لڑکے کے مال میں سے والدین کو نفقہ حاصل کرنا جائز ہے۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ زَادَ فِيهِ إِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ۔

۱۳۳: عبیداللہ اور عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن جعفر' شعبہ' حکم' حضرت عمارہ بن عمیر' ان کی اپنی والدہ ماجدہ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کی اولاد بھی اس کی آمدنی سے بلکہ (وہ) عمدہ آمدنی ہے تو تم لوگ اولاد کے مال میں سے کھاؤ (استعمال کرو) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حماد بن ابی سلیمان نے اس روایت میں لفظ اِذَا احْتَجَمَ کا بھی اضافہ کیا ہے لیکن یہ اضافہ منکر ہے۔

خلاصۃ الباب: اولاد کو کمائی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ وہ ماں باپ کے آپس کے نکاح کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہے گویا اس ارشاد کے ذریعہ اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ماں باپ اگر خود کمانے کے قابل نہ ہوں تو ان کے لئے اپنی اولاد کی کمائی کھانا جائز ہے ہاں اگر ماں باپ اپنے دست و بازو کی محنت سے اپنے رزق کی راہیں خود بنا سکتے ہوں تو پھر ان کے لئے یہ جائز نہیں ہوگا کہ وہ اپنی اولاد پر بار بنیں' البتہ اولاد کی خوشنودی و مرضی اگر یہی ہو کہ ماں باپ اس کی کمائی کھائیں تو پھر بہرصورت اولاد

کی کمائی کھانا جائز ہوگا چنانچہ حنفی علماء کا یہی قول ہے اور احناف کے قول کی مزید تصدیق ترمذی' نسائی' ابن ماجہ و دارمی میں موجود اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

علامہ طیبیؒ لکھتے ہیں کہ اگر والدین محتاج ہوں تو ان کی ضروریات زندگی کی کفالت لڑکے پر واجب ہے لیکن حضرت امام شافعیؒ کے مسلک میں اس وجوب کی شرط یہ ہے کہ وہ کمانے سے معذور بھی ہوں' جب کہ دوسرے علماء کے ہاں یہ شرط نہیں ہے۔

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۱۳۴: محمد بن منہال' یزید' حبیب معلم' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس مال بھی موجود ہے اور میرے اولاد بھی ہے اور میرے والد' میرے مال کے محتاج ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے والد ہی کے لئے ہیں کیونکہ اولاد تمہاری عمدہ آمدنی ہے تم اپنی اولاد کی آمدنی سے کھاؤ (استعمال کرو)

خدمت والدین کا حکم:

''تم اور تمہارا مال والد ہی کے لئے ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ والدین کی دیکھ بھال تمہارے ذمہ لازم ہے لقولہ علیہ السلام اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ

باب: کوئی شخص اپنی شے بعینہ دوسرے شخص کے پاس دیکھے تو اپنی شے لے سکتا ہے

۱۳۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ۔

۱۳۵: عمرو بن عون' ہشیم' موسیٰ' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے بعینہ اپنا مال کسی دوسرے شخص کے پاس دیکھا تو اس مال کا وہی شخص زیادہ مستحق ہے اور جس شخص نے وہ مال خریدا ہے تو وہ شخص فروخت کرنے والے سے مطالبہ کرے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ

باب: اگر کوئی شخص مالِ امانت سے اپنے حق کے بقدر وصول کرے؟

۱۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

۱۳۶: احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' عائشہؓ سے مروی ہے کہ معاویہؓ

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَائَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

کی والدہ ''ہند'' خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا ابوسفیان کنجوس شخص ہیں وہ مجھ کو اتنا مال نہیں دیتے جو کہ مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو کیا اگر میں ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں تو مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا دستور کے مطابق اتنی مقدار میں مال لے لو جو تم کو اور تمہارے بیٹوں کیلئے کافی ہو۔ (اس سے زائد نہ لو)

۱۳۷: حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَائَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي بِالْمَعْرُوفِ۔

۱۳۷: خشیش بن اصرم عبدالرزاق معمر زہری عروہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ہند (نامی عورت) خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیان تو کنجوس آدمی ہیں تو کیا مجھ پر اس بات میں کسی قسم کا حرج ہے کہ اگر میں ان کے مال میں سے بلا اجازت لے لوں اور (وہ مال) ان کے اولاد کے کھانے پینے میں خرچ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم دستور (قاعدہ) کے مطابق ان بچوں پر خرچ کرو تو تمہارے لیے اس میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں ہے۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ أَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّاهَا إِلَيْهِمْ فَأَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ أَقْبِضُ الْأَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

۱۳۸: ابوکامل یزید بن زریع حمید طویل حضرت یوسف بن ماہک مکی سے مروی ہے کہ میں ایک شخص کا حساب تحریر کیا کرتا تھا جو کہ وہ ان چند یتامیٰ پر خرچ کرتا تھا جو اس کی زیر پرورش تھے (جس وقت وہ یتیم بچے بالغ ہو گئے) ان بچوں نے اس شخص کو مغالطہ دیا اور اس شخص نے ایک ہزار درہم انہیں بھی دیدیئے۔ پھر مجھ کو ان یتیم بچوں کا مال دوگنی مقدار میں ہاتھ آ گیا۔ میں نے اس شخص سے کہا تم اپنے ایک ہزار وصول کر لو (جو کہ تم کو مغالطہ دے کر تم سے غلط طور پر وصول کر لئے تھے) اس شخص نے کہا نہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ نبی فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس امانت رکھوائے تو تم اس کی امانت ادا کر دو اور جو شخص تمہارے مال میں خیانت کا مرتکب ہو تو تم اس شخص کے مال میں (کسی قسم) کی خیانت نہ کرو۔

امانت سے حق وصول کرنا:

مذکورہ فرمانِ رسول ﷺ از راہِ حسن اخلاق بیان فرمایا گیا ہے ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ اپنا جائز حق وصول کرنے کے لئے امانت کے مال میں سے اپنے مال کے بقدر وصول کر سکتا ہے۔

۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ

۱۳۹: محمد بن علاء احمد بن ابراہیم طلق بن غنام شریک قیس ابوحصین ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ

الْعَلَاءِ وَقَيْسٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

نے ارشاد فرمایا جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے اس شخص کی امانت ادا کرو اور جس شخص نے تم سے خیانت کی ہے اس سے تم خیانت نہ کرو۔

بَابٌ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا

باب: تحفے قبول کرنا

۱۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔

۱۴۰: علی بن بحر' عبدالرحیم' عیسیٰ بن یونس' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ (تحفہ) قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

۱۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَايْمُ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا۔

۱۴۱: محمد بن عمرو' سلمہ بن فضل' محمد بن اسحاق' سعید' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں آج سے کسی شخص کا ہدیہ (تحفہ) نہیں قبول کروں گا لیکن مہاجر قریشی شخص یا انصاری یا قبیلہ دوس کے شخص یا ثقفی کا۔

آپ کن افراد کے ہدایا قبول فرماتے:

مذکورہ حضرات کے تحفہ ہدیہ قبول کرنے کی یہ وجہ بیان فرمائی گئی ہے یہ لوگ شائستہ اور تہذیب یافتہ ہوتے ہیں اور غیر مہذب شخص کے ہدیہ قبول کرنے میں بعض مرتبہ خود کو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے اس لئے آپ نے مذکورہ حضرات کے ہدایہ قبول کرنے کی صراحت فرمادی۔

یہاں پر میں اس حدیث کا کچھ پس منظر بھی بیان کیے دیتا ہوں اور اور تحائف کی بابت آپ ﷺ کی عادت مبارکہ بھی۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اگر آپ کسی کو کوئی چیز بطور ہدیہ وتحفہ دیں تو اس کے عوض و بدلہ کی توقع رکھنا آپ کے خلوص کے منافی ہوگا لیکن اگر آپ کو کوئی شخص اپنی کوئی چیز بطور تحفہ و ہدیہ دے تو کسی بھی صورت میں آپ ﷺ کی طرف سے اس کے بدلے کی ادائیگی آپ کی عالی ہمتی' بلند حوصلگی اور آپ کے احساس مروت ومحبت کے عین مطابق ہوگا۔ چنانچہ آپ ﷺ کو جب کوئی صحابی اپنی کوئی چیز بطور ہدیہ دیتے تھے تو اس کا بدلہ ملنے کی ہلکی سی خواہش بھی ان کے ذہن میں نہیں ہوتی تھی کیونکہ ان کا ہدیہ سراپا خلوص اور ہمہ تن نیازمندی کا ایک اظہار محبت ہوتا تھا جو اپنے دامن میں کسی مادی خواہش کا ادنیٰ سا شائبہ بھی نہیں آنے دیتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی شخص آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی چیز بطور ہدیہ پیش کرتا تو آپ ﷺ کسی نہ کسی صورت میں اس کو اس کا بدلہ اس سے کہیں زیادہ کر کے عطا فرماتے تھے اور آپ ﷺ کا یہ معمول صرف آپ ﷺ کے جذبہ سخاوت

وفیاضی اور آپ ﷺ کی عالی ہمتی نیز باہمی ربط وتعلق کے ایک عظیم جذبہ کا مظہر ہوتا تھا۔
چنانچہ جب ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک اونٹنی لے کر آیا تو آپ ﷺ نے حسب معمول اس کے ہدیہ سے کئی گنا زیادہ بدلہ یعنی چھ جوان اونٹنیاں اسے دیں' مگراس پر بھی وہ خوش نہیں ہوا یہ بات یقیناً بڑی عجیب تھی۔ ایک تو اس وجہ سے کہ بظاہر وہ اپنے ہدیہ میں گویا مخلص نہیں تھا' اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں اونٹنی اس لئے لے کر آیا تھا کہ آپ ﷺ اسے بدلہ دیں اور بدلہ بھی ایسا جو اس کی خواہش کے مطابق ہو چنانچہ جب آپ ﷺ نے اسے چھ اونٹنیاں دیں تو وہ اس پر خوش نہیں ہوا اور اس طرح اس نے دنیاوی مال میں اپنے جذبہ حرص کا اظہار کیا' چنانچہ اس کی یہ بات آنحضرت ﷺ کو اتنی ناگوار ہوئی کہ آپ ﷺ کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ میں نے قریشی' انصاری' ثقفی اور دوسی کے علاوہ اور کسی کا ہدیہ قبول نہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہے۔
قریشی ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے اور ''انصاری'' سے مراد انصار مدینہ ہیں۔ ثقفی اور دوسی دو قبیلوں کے نام ہیں۔ آپ ﷺ نے ان قبیلوں کو بطور خاص اس لئے ذکر کیا اور ان کا استثناء کیا کہ یہ قبیلے عالی ہمتی' بلند حوصلگی اور سخاوت و فیاضی میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہبہ میں رجوع کرنے کا بیان

۱۴۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْءَ إِلَّا حَرَامًا۔

۱۴۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' ہمام' شعبہ' قتادہ' سعید بن مسیب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی قے کو خود کھانے والا ہو (یہ سن کر) راوی ہمام نے کہا کہ ہم لوگ تو قے کو حرام سمجھتے ہیں تو ہبہ کر کے واپس لینا بھی حرام ہوگا (حالانکہ ہبہ کر کے واپس لینا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے)

۱۴۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔

۱۴۳: مسدد' یزید' حسین معلم' عمرو بن شعیب' طاؤس' حضرت ابن عمرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لئے کوئی شے ہبہ کر کے یا کوئی شے کسی کو دیکھ کر واپس لینا حلال نہیں کہ پھر اس شے کے ہبہ سے رجوع کرے لیکن اس شے میں جو کہ والد لڑکے کو دیتا ہے اور جو شخص ہبہ کر کے واپس لے اس کی مثال کتے جیسی ہے کہ جس نے پیٹ بھر کر کھایا اور قے کی پھر آ کر اس نے قے کو کھالیا۔

۱۴۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ

۱۴۴: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اسامہ بن زید' عمرو بن شعیب' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ فَيَأْكُلُ قَيْئَهُ فَإِذَا اسْتَرَدَّ الْوَاهِبُ فَلْيُوَقَّفْ فَلْيُعَرَّفْ بِمَا اسْتَرَدَّ ثُمَّ لِيُدْفَعْ إِلَيْهِ مَا وَهَبَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی مثال جو ہبہ کرنے کے بعد واپس لے ایسے ہے جیسے کتا قے کر کرنے کے بعد اپنی قے کو کھالے پس جو شخص ہبہ کرے اور وہ ہبہ کو واپس لینا چاہے تو جسے وہ چیز ہبہ کی گئی ہے وہ واپس کرنے کی وجہ معلوم کرے۔

باب فِي الْهَدِيَّةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ

باب: کسی قسم کی ضرورت پوری کرنے پر ہدیہ قبول کرنا

۱۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا۔

۱۴۵: احمد بن عمرو ابن وہب عمرو بن مالک عبیداللہ خالد قاسم حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی سفارش کرے پھر وہ شخص اس کے عوض ہدیہ اور تحفہ بھیجے اور یہ شخص ہدیہ قبول کر لے تو وہ سود کے بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔

خلاصۃ الباب میں نے مناسب جانا کہ یہاں پر سود کی بابت کچھ بیان کروں کیونکہ اغیار کا تو خیر کیا کہنا مسلمان اس لعنت میں اس طرح مبتلا ہوئے جا رہے ہیں کہ برے بھلے کی تمیز ہی ختم ہوئی جاتی ہے یاد رکھئے! ''سود'' ایک معاشرتی لعنت وعفریت ہے جس کی اقتصادی تباہ کاریوں نے ہمیشہ ہی غربت کے لہو سے سرمایہ داری کی آبیاری کی ہے اور غریب کے سسکتے وجود سے سرمایہ دار کی ہوس کو غذا بخشی ہے' چنانچہ اس لعنت میں مبتلا ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے یوں تنبیہ کی ہے:

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (البقرہ:۲۷۹)

''پھر اگر تم اس (سودخوری میں چھوڑنے کے حکم) پر عمل نہ کرو تو پس اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو''۔

اسلام نے تجارت اور قرض دونوں میں سود کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ارتکاب گناہ کبیرہ بتایا ہے۔ جو مسلمان سود کے حرام ہونے کا قائل نہ ہو اسلامی قانون کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔

یہ لعنت بہت پرانی ہے' اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی اس کا طریقہ رائج تھا۔ چنانچہ قریش مکہ اور یہود مدینہ میں اس کا عام رواج تھا اور ان میں صرف شخصی ضرورتوں مثلاً قرض وغیرہ ہی کے لئے نہیں بلکہ تجارتی مقاصد کے لئے بھی سود کا لین دین جاری تھا۔ اسی طرح سود کی تباہ کاریاں بھی ہمیشہ ہی تسلیم شدہ رہی ہیں اور اس کو اختیار کرنے والے بھی کبھی اس کے مضر اثرات کے منکر نہیں رہے ہیں' البتہ ایک نئی بات یہ ضروری ہوئی ہے کہ جب سے یورپ کے دلال دنیا کی مسند اقتدار و تجارت پر چھائے ہیں انہوں نے مہاجنوں اور یہودیوں کے اس خاص کاروبار کو نئی شکلیں اور نئے نئے نام دے کر اس کا دائرہ اتنا عام اور وسیع کر دیا ہے کہ وہی سود جو پہلے انسان کی معاشرتی زندگی کا ایک گھن سمجھا جاتا تھا آج معاشیات' اقتصادیات اور تجارت کے لئے ریڑھ کی ہڈی سمجھا جانے لگا ہے اور سطحی ذہن وفکر رکھنے والوں کو یقین ہو گیا ہے کہ آج کوئی تجارت یا صنعت یا اور کوئی معاشی نظام سود کے بغیر

چل ہی نہیں سکتا' اگر چہ آج بھی اہل یورپ ہی میں سے وہ لوگ جو تقلید محض اور عصبیت سے بلند ہو کر وسیع نظر سے معاملات کا جائزہ لیتے ہیں اور جو معاشیات (Economics) کا وسیع علم ہی نہیں رکھتے بلکہ اس کے عملی پہلوؤں پر گہری نظر بھی رکھتے ہیں خود ان کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ سود' معاشیات اور اقتصادی زندگی کے لئے ریڑھ کی ہڈی نہیں بلکہ ایک ایسا کیڑا ہے جو ریڑھ کی ہڈی میں لگ گیا ہے اور جب تک اس کیڑے کو نہ نکالا جائے گا دنیا کی معیشت میں جو اضطراب و ہیجان ہے وہ ختم نہیں ہوگا۔

اس میں شبہ نہیں کہ آج دنیا میں سود کا لین دین جتنا وسیع ہو گیا ہے اور دنیا کے اس کونہ سے لے کر اس کونہ تک تمام ہی تجارتوں میں اس کا جال جس طرح بچھا دیا گیا ہے' افراد و اشخاص کی کیا حیثیت' اگر کوئی پورا طبقہ و جماعت بلکہ کوئی پورا ملک بھی اس سے نکلنا چاہے تو اس کو اس کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا کہ یا تو اپنی تجارت ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے یا نقصان برداشت کرتا رہے یہی وجہ ہے کہ اب تو عام مسلمان تاجر الگ رہے وہ دیندار و پرہیز گار مسلمان تاجر جن کی اعتقادی و عملی زندگی بڑی پاکیزہ اور مثالی ہے اب انہوں نے بھی یہ سوچنا چھوڑ دیا ہے کہ سود جو حرام ترین چیز اور بدترین سرمایہ ہے اس سے کس طرح نجات حاصل کریں جس کا نتیجہ یہ ہے ان دیندار اور پابند شریعت مسلمانوں اور ایک خالص دیندار مہاجن میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

لہٰذا سود کی ہمہ گیری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان اس عام مجبوری کا سہارا لے کر اتنی بڑی لعنت سے بالکل بے پرواہ ہو کر بیٹھ جائیں اور ان کے دل میں ذرہ برابر کھٹک بھی پیدا نہ ہو کہ وہ کتنی بڑی حرام چیز میں مبتلا ہیں' آج سود کے بارے میں جو تاویلیں کی جاتی ہیں یا اس کو جو نئی شکلیں دی جاتی ہیں یاد رکھئے وہ سب اسی درجے میں حرام ہیں جس درجے میں خود سود کی حرمت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے تجارتی معاملات کو اس انداز میں استوار کریں جس سے حتی الامکان اس لعنت سے نجات مل سکے' اگر موجودہ معاشی نظام میں اس حد تک تبدیلی ان کے بس میں نہیں ہے کہ جس میں سود کا دخل نہ ہو تو کم سے کم اپنی زندگی اور نجی معاملات ہی کو درست کریں تا کہ سود کی لعنت سے اگر بالکل نجات نہ ملے تو کم از کم اس میں کمی ہی ہو جائے اور مسلمان ہونے کا یہ ادنیٰ تقاضا تو پورا ہو کہ وہ حتی الامکان حرام سے بچنے کی فکر میں رہے۔

بہر کیف اس باب میں اسی موضوع سے متعلق احادیث ذکر ہوں گی جن کے ضمن میں حسب موقع سود کے احکام و مسائل بیان کئے جائیں گے لیکن یہ ضروری ہے کہ پہلے اس موضوع سے متعلق چند بنیادی باتیں بتا دی جائیں۔

ربا کی تعریف: لغت کے اعتبار سے ربا کے معنی ''زیادتی' بڑھوتری بلندی'' کے آتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ایسی زیادتی کو ربا کہتے ہیں جو کسی مالی معاوضہ کے بغیر حاصل ہو۔

ربا اور سود میں فرق: قرآن کریم میں جس لفظ کو ''ربا'' کے ساتھ حرام قرار دیا گیا ہے اس کا ترجمہ اردو میں عام طور پر ''سود'' کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عموماً لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ربا اور مروجہ سود دونوں عربی اور اردو میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یعنی جس چیز کو عربی میں ربا کہتے ہیں اسی کو اردو میں سود کہا جاتا ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ''ربا'' ایک عام اور وسیع مفہوم کا حامل ہے جبکہ مروجہ سود ربا کی ایک قسم یا اس کی ایک شاخ ہے۔ کیونکہ مروجہ سود کے معنی ہیں ''روپیہ کی ایک متعین مقدار' ایک متعین میعاد کے لئے قرض دے کر متعین شرح کے ساتھ نفع یا زیادتی لینا''۔ بلاشبہ یہ بھی ربا کی تعریف میں داخل ہے مگر صرف اسی ایک صورت یعنی قرض و ادھار پر نفع و زیادتی لینے کا نام ربا نہیں ہے بلکہ ربا کا مفہوم اس سے بھی وسیع ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی کی روشنی میں ربا کے مفہوم کو وسعت دے کر لین دین اور خرید و فروخت کے معاملات میں بعض ایسی صورتیں بھی بیان فرمائی ہیں جن میں چیزوں کے باہم لین دین یا ان کی باہمی خرید و فروخت میں کمی بیشی کرنا بھی ربا ہے اور ان میں ادھار لین دین کرنا بھی ربا ہے

اگر چہ اس ادھار میں اصل مقدار پر کوئی زیادتی نہ ہو بلکہ برابر سرابر لیا دیا جائے۔

ربا کی قسمیں اور ان کے احکام: ربا کے مذکورہ بالا وسیع مفہوم کے مطابق فقہاء نے ربا کی جو قسمیں مرتب کی ہیں ان میں سے عام طور پر یہ پانچ قسمیں بیان کی جاتی ہیں: (۱) ربا قرض (۲) ربا رہن (۳) ربا شراکت (۴) ربا نسیہ (۵) ربا فضل۔

رباء قرض: کا مطلب ہے کہ قرض خواہ کا قرض دار سے بحسب شرط متعینہ میعاد کے بعد اپنے اصل مال پر کچھ زائد مقدار لینا۔ اس کی مثال مروجہ سود کی صورت ہے یعنی ایک شخص کسی کو اپنے روپیہ کی ایک متعین مقدار ایک متعین میعاد کے لئے اس شرط پر قرض دیتا ہے کہ اتنا روپیہ اس کا ماہوار سود کے حساب سے دینا ہوگا اور اصل روپیہ بدستور باقی رہے گا۔ ربا کی یہ صورت کلیتاً حرام ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

ربا رہن: کا مطلب ہے ”بلا کسی مالی معاوضہ کے وہ نفع جو مرتہن کو راہن سے یا شے مرہونہ سے حاصل ہو“۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص (یعنی راہن) اپنی کوئی ملکیت مثلاً زیور یا مکان کسی دوسرے شخص (یعنی مرتہن) کے پاس بطور ضمانت رکھ کر اس سے کچھ روپیہ قرض لے اور وہ مرتہن اس رہن کی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھائے مثلاً اس مکان میں رہے یا اسے کرایہ پر چلائے اور یا یہ کہ اس رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ راہن سے نفع حاصل کرے بایں طور کہ قرض دی ہوئی رقم پر سود حاصل کرے۔ رہن کی یہ دونوں ہی صورتیں حرام ہیں۔

رباشراکت: کا مطلب ہے ”کسی مشترک کاروبار میں ایک شریک اپنے دوسرے شریک کا نفع متعین کر دے“۔ اور جملہ نقصانوں اور فائدوں کا خود مستحق بن جائے۔ یہ بھی حرام ہے۔

رباءنسیہ: کا مطلب ہے ”دو چیزوں کے باہم لین دین یا دو چیزوں کے باہم خرید وفروخت“ میں ادھار کرنا خواہ اس ادھار میں اصل مال پر زیادتی لی جائے۔ مثلاً ایک شخص کسی دوسرے کو ایک من گیہوں دے اور دوسرا شخص اس کے بدلہ میں اسے ایک ہی من گیہوں دے مگر ایک دو دن یا ایک دو ماہ بعد دے۔ یہ اس صورت کی مثال ہے کہ دو چیزوں میں باہم تبادلہ ہوا مگر یہ تبادلہ دست بدست نہیں ہوا بلکہ ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار معاملہ ہوا نیز اس ادھار میں اصل مال پر کوئی کمی وبیشی نہیں ہوئی۔ کمی وبیشی کے ساتھ ادھار لین دین کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کسی دوسرے کو ایک من گیہوں دے گا۔ رباءنسیہ کی یہی وہ صورت ہے جو زمانہ جاہلیت میں بھی رائج تھی اور اب بھی مروجہ سود کی شکل میں موجود ہے اور ایک اعتبار سے یہ ”ربا قرض“ کی قسم میں بھی داخل ہے۔

رباءفضل: کا مطلب ہے دو چیزوں میں باہم کمی بیشی کے ساتھ دست بدست لین دین ہو۔ مثلاً ایک شخص کسی کو ایک من گیہوں دے اور اس سے اسی وقت اپنے ایک من گیہوں کے بدلہ میں سوا من گیہوں لے۔ ربا کی یہ دونوں قسمیں یعنی نسیہ اور فضل چونکہ باہم لین دین کی دو بنیادی صورتیں ہیں نیز لاعلمی کی بناء پر عام طور پر لوگ ان میں سود کے پیدا ہونے والے حکم سے نابلد ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ان کے احکام بیان کرنے سے پہلے چند باتیں بطور تمہید وقاعدہ بیان کر دی جائیں تا کہ ان احکام کو سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

① لین دین اور تجارت کا معاملہ جن چیزوں سے متعلق ہوتا ہے وہ تین قسم کی ہیں: (۱) یا تو ان کا لین دین وزن سے ہوتا ہے (۲) یا کسی برتن سے ناپی جاتی ہیں (۳) یا نہ تو وزن کی جاتی ہیں اور نہ کسی برتن سے ناپی جاتی ہیں۔ پہلی اور دوسری قسم کی مثال غلہ ہے کہ کہیں تو غلہ کو تول کر بیچنے کا دستور ہے اور کہیں برتن میں بھر کر ناپنے کا۔ لین دین اور خرید وفروخت میں جو چیزیں تولی جاتی ہیں ان

کو ''موزون'' کہتے ہیں اور جو چیزیں ناپی جاتی ہیں ان کو ''مکیل'' کہتے ہیں۔ کسی چیز کے موزون یا مکیل ہونے کی صفت کو اصطلاح فقہ میں ''قدر'' کہتے ہیں اس مختصر سے لفظ ''قدر'' کو ذہن میں رکھئے۔

۲ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوا کرتی ہے مثلاً گیہوں کا گیہوں ہونا' چاندی کا چاندی ہونا اور کپڑے کا کپڑا ہونا' اسی حقیقت کو ''جنس'' کہتے ہیں اور اس لفظ ''جنس'' کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔

۳ جن چیزوں کا باہم لین دین ہوتا ہے وہ کبھی تو ''قدر'' میں متحد اور مشترک ہوتی ہیں اور ''جنس'' میں مختلف ہوتی ہیں مثلاً گیہوں اور چنا یہ دونوں چیزیں قدر میں مشترک یعنی یکساں ہیں کیونکہ دونوں موزوں ہیں یا مکیل ہیں۔ مگر جنس میں مختلف یعنی یکساں نہیں ہیں کیونکہ ایک کی حقیقت گیہوں ہے اور دوسرے کی حقیقت چنا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن دو چیزوں میں باہم لین دین ہوتا ہے ان کی جنس تو متحد و یکساں ہوتی ہے مگر قدر میں یکسانیت نہیں ہوتی مثلاً ململ کا ململ سے تبادلہ کہ دونوں کی جنس تو ایک ہے مگر چونکہ دونوں موزوں اور مکیل نہیں (کیونکہ ململ کی خرید وفروخت نہ تو تول کر ہوتی ہے اور نہ کسی برتن سے ناپ کر) اس لئے جب یہ دونوں قدر ہی نہیں تو قدر میں ایک کیسے ہوں گی' یا بکری کا بکری سے تبادلہ کہ دونوں کی جنس تو ایک ہے مگر چونکہ موزوں اور مکیل نہیں اس لئے نہ قدر ہے اور نہ اتحاد قدر اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن دو چیزوں میں باہم لین دین ہوتا ہے ان کی جنس بھی ایک ہوتی ہے اور قدر میں بھی یکسانیت ہوتی ہے جیسے گیہوں کا گیہوں سے تبادلہ کہ ان دونوں کی جنس بھی ایک ہے اور قدر بھی ایک' اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن دو چیزوں میں باہم لین دین ہوتا ہے ان میں نہ تو جنس کی یکسانیت ہوتی ہے اور نہ قدر کی جیسے روپیہ اور کپڑا یا روپیہ اور غلہ (گویا آج کل لین دین اور تجارت کی جو عام شکل ہے) کہ نہ تو ان کی جنس ایک ہے اور نہ قدر ایک ہے۔ لہٰذا باہم لین دین اور تجارت کی جانے والی چیزیں چار قسم کی ہوئیں۔ (۱) متحد القدر والجنس (یعنی دونوں کی جنس بھی ایک اور قدر بھی ایک) (۲) متحد القدر غیر متحد الجنس (یعنی دونوں کی قدر تو ایک مگر جنس الگ الگ) (۳) متحد الجنس غیر متحد القدر (یعنی دونوں کی جنس تو ایک مگر قدر الگ الگ (۴) غیر متحد الجنس والقدر (یعنی دونوں کی نہ تو جنس ایک اور نہ قدر ایک)۔

اس تمہید کو جان لینے کے بعد چیزوں کے باہم لین دین اور تجارت کے سلسلے میں وہ قاعدہ کلیہ سمجھ لیجئے جو اگر ذہن میں رہے تو نہ صرف اس باب کے احکام ومسائل سمجھنے میں آسانی ہوگی بلکہ اپنی عملی زندگی میں بھی ربا اور سود جیسے گناہ سے بچنا آسان ہوگا۔ وہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو دو چیزیں متحد القدر والجنس ہوں ان کے باہم تبادلہ وتجارت میں شرعی طور پر دو چیزیں ضروری ہیں ایک تو یہ کہ وہ دونوں چیزیں وزن پر پیمانے میں برابر ہوں دوسرے یہ کہ دونوں دست بدست ہوں مثلاً اگر ہم دو شخص آپس میں گیہوں کو گیہوں سے بدلنا چاہیں تو اس میں کمی بیشی درست نہیں ہے یعنی یہ درست نہیں کہ ہم میں سے ایک تو سیر بھر گیہوں دے اور دوسرا سوا سیر دے بلکہ دونوں ہی کو سیر سیر بھر یا سوا سیر ہی دینا ضروری ہے اور نہ یہ درست ہے کہ ایک تو سردست لے لے اور دوسرا کل یا پرسوں یا تھوڑی دیر کے بعد' بلکہ ایک ہی مجلس میں اور ایک ہی وقت میں دونوں کو اپنا اپنا حق لینا واجب ہے اور جو چیزیں متحد القدر غیر متحد القدر الجنس ہوں یا متحد الجنس غیر متحد القدر ہوں ان دونوں کا حکم ایک ہے وہ یہ کہ ان کے باہم لین دین میں کمی بیشی تو جائز ہے مگر اُدھار جائز نہیں مثلاً گیہوں کو چنے سے بدلنا چاہیں کہ ان دونوں کی جنس تو الگ الگ ہے مگر قدر ایک ہے اس لئے ان دونوں کے تبادلہ میں کمی بیشی تو جائز ہوگی کہ ایک شخص ایک سیر گیہوں دے اور دوسرا اس کے بدلے میں سوا سیر چنا دے مگر ان کے تبادلہ

نہیں کیونکہ قدر تو موزون یا مکیل ہونے کو کہتے ہیں اور بکری نہ مکیل ہے اور نہ موزون' لہٰذا ان میں بھی کمی بیشی جائز ہے کہ ایک شخص تو ایک بکری دے اور دوسرا اس کے بدلے میں دو بکریاں دے مگر ان کے تبادلے میں بھی ادھار جائز نہیں ہوگا اور جو چیزیں نہ متحد الجنس ہوں اور نہ متحد القدر ہوں ان میں کمی بیشی بھی جائز ہے اور نقد و ادھار کا فرق بھی جائز ہے مثلاً روپیہ اور غلہ کی باہم تجارت (جیسا کہ آج کل رائج ہے کہ اشیاء کا لین دین روپیہ کے ذریعہ ہوتا ہے) کہ ان دونوں کی نہ تو جنس ایک ہے اور نہ ان کی قدر ایک ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص روپیہ دے کر غلہ خریدنا چاہے تو اس صورت میں کمی بیشی بھی جائز ہے کہ چاہے تو ایک روپیہ کے بدلے میں ایک سیر غلہ لیا دیا جائے اور چاہے ایک روپیہ کے بدلے میں دو سیر غلہ لیا دیا جائے اس طرح اس صورت میں ادھار لین دین بھی جائز ہے کہ چاہے تو دست بدست لین دین ہو چاہے ادھار کی صورت میں اب اس قاعدہ کلیہ کا حاصل چار قاعدے ہوئے۔

① اشیاء متحد القدر و متحد الجنس کے لین دین میں برابری اور دست بدست ہونا واجب ہے۔

② اشیاء متحد القدر و غیر متحد الجنس کے لین دین میں نہ برابری واجب ہے اور نہ دست بدست ہونا واجب ہے۔

③ اشیاء متحد الجنس غیر متحد القدر کے لین دین میں دست بدست ہونا ضروری ہے مگر برابری ضروری نہیں۔

④ اشیاء متحد القدر غیر متحد الجنس کے لین دین میں دست بدست ہونا ضروری ہے مگر برابری ضروری نہیں۔

ان تمام بنیادی اور تمہیدی باتوں کو ذہن میں رکھ کر اب ربا کی ان دونوں اقسام یعنی نسیہ اور فضل کے احکام کی جانب آیئے جن کا تذکرہ شروع میں کیا تھا چنانچہ اگر لین دین ایسی دو چیزوں کے درمیان ہو جن میں اتحاد جنس بھی پایا جائے اور اتحاد قدر بھی یعنی وہ دونوں متحد الجنس بھی ہوں اور متحد القدر بھی (جیسے گیہوں) تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس لین دین میں ربا نسیہ بھی حرام ہے اور ربا فضل بھی اور یہ بات پہلے بتائی جا چکی ہے کہ ''جنس'' سے مراد اس چیز کی حقیقت اور قدر سے مراد ہے اس چیز کا مکیل یا موزون ہونا کیونکہ لین دین اور تجارت کے معاملات میں شرعی معیار یہی کیل ہے یا وزن۔ اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ شارع نے جس چیز کو مکیل (یعنی پیمانہ سے ناپی جانے والی) کہا ہے وہ موزون (یعنی تولی جانے والی) نہیں ہوگی اگرچہ عرف عام اور رواج کے اعتبار سے وہ موزوں ہی ہوں' اسی طرح جس چیز کو موزون کہا ہے وہ مکیل نہیں ہوگی اگرچہ عرف عام اور رواج کے اعتبار سے وہ مکیل ہو' مثلاً گیہوں کو شارع نے ان چیزوں میں شمار کیا ہے جن کا لین دین پیمانہ سے ناپ کر ہوتا ہے اگرچہ آج کل عام طور پر گیہوں کا لین دین وزن کے ذریعے ہوتا ہے (گو بعض علاقوں میں اب بھی اس کا لین دین ناپ کر ہی ہوتا ہے) اس لئے گیہوں کا گیہوں کے ساتھ لین دین کرنا وزن کے ذریعے جائز نہیں ہوگا' اسی طرح چاندی اور سونے کو شارع نے چونکہ موزون کہا ہے اس لئے چاندی کا چاندی کے ساتھ' یا سونے کا سونے کے ساتھ لین دین کیل کے ذریعے جائز نہیں ہوگا' اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ کسی معاملے میں شارع کا واضح حکم' عرف عام اور رواج سے کہیں قوی اور برتر ہوتا ہے۔ ہاں جن چیزوں کو شارع نے نہ مکیل کہا ہے اور نہ موزون' ان کے لین دین میں عرف عام اور رواج ہی کا اعتبار ہوگا۔ لیکن یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ حنفیہ میں سے حضرت امام ابو یوسفؒ نے مطلق طور پر عرف عام اور رواج ہی کا اعتبار کیا ہے ان کے نزدیک ان چیزوں کا لین دین وزن کے ذریعے جائز ہے جن کو شریعت نے مکیل کہا ہے۔ بشرطیکہ عرف عام اور رواج' وزن کے ذریعے ہی اس کے لین دین کا ہو۔ چنانچہ کمالؒ نے حضرت امام ابو یوسفؒ ہی کے قول کو ترجیح دی ہے اور اسی بناء پر انہوں نے نقود مسکوکہ (یعنی سونے اور چاندی کے سکہ مثلاً اشرفی وغیرہ کا گنتی کے ذریعے بطور قرض لین دین یا آٹے کی وزن کے ذریعے خرید و فروخت کو جائز قرار دیا ہے' نیز مستند ترین

کتاب کافی میں بھی یہی ہے کہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں حضرت امام ابو یوسفؒ ہی کے قول پر فتویٰ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ شارع نے گیہوں (یا دوسرے غلوں) کو مکیل کہا ہے لیکن ان کا لین دین وزن کے ذریعے بلاشبہ جائز ہے کیونکہ آج کل عام طور پر ان کا لین دین وزن ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

بہر کیف اتحاد جنس اور اتحاد قدر والی چیزوں کے لین دین کے بارے میں تو معلوم ہو گیا کہ ان میں ربا نسیہ بھی حرام ہے اور ربا فضل بھی۔ اسی طرح اگر لین دین ایسی دو چیزوں کے درمیان ہو جن میں جنس و قدر میں سے کسی ایک کا اتحاد پایا جائے مثلاً وہ متحد الجنس تو ہوں مگر متحد القدر نہ ہوں۔ تو ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسی چیزوں کے لین دین میں ربا نسیہ تو حرام ہے مگر ربا فضل حرام نہیں ہے۔ لہٰذا اگر گیہوں کا گیہوں کے ساتھ' یا چنے کا چنے کے ساتھ' یا چونے کا چونے کے ساتھ یا سونے کا سونے کے ساتھ' یا لوہے کا لوہے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں فضل (یعنی کمی بیشی کے ساتھ دست بدست لینا دینا) بھی حرام ہوگا اور نسیہ (یعنی ادھار لینا دینا) بھی حرام ہے اور نسیہ (یعنی ادھار لینا دینا) بھی حرام ہوگا کیونکہ یہاں اتحاد قدر بھی پایا جاتا ہے اور اتحاد جنس بھی اور اگر گیہوں کا چنے کے ساتھ یا سونے کا چاندی کے ساتھ اور لوہے کا تانبے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں فضل (یعنی کمی بیشی کے ساتھ دست بدست لینا دینا) تو حلال ہوگا لیکن نسیہ (یعنی ادھار لینا دینا) حرام ہوگا کیونکہ یہاں صرف اتحاد قدر موجود ہے بایں طور کہ گیہوں اور چنے کا لین دین بھی کیل یا وزن کے ساتھ ہوتا ہے' لوہے اور تانبے کا لین دین بھی وزن کے ساتھ ہوتا ہے اور چاندی کا لین دین بھی وزن کے ساتھ ہوتا لیکن یہاں اتحاد جنس موجود نہیں ہے اور اگر کسی کپڑے کے ایک ٹکڑے کا اس کپڑے کے دوسرے ٹکڑے کے ساتھ یا گھوڑے کا گھوڑے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں بھی فضل حلال ہوگا اور نسیہ حرام ہوگا۔ کیونکہ یہاں اتحاد جنس موجود ہے مگر اتحاد قدر نہیں ہے بایں طور کہ نہ تو کپڑا ہی مکیل یا موزون ہے اور نہ گھوڑا ہی مکیل یا موزون ہے۔ جبکہ معیار شرعی' مکیل یا موزون ہوتا ہے اور گز وغیرہ معیار شرعی نہیں ہے۔

اور اگر لین دین ایسی دو چیزوں کے درمیان ہو جن میں نہ تو اتحاد قدر ہو اور نہ اتحاد جنس تو ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسی چیزوں کے لین دین میں فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی' مثلاً اگر گیہوں کا چاندی یا لوہے کے ساتھ لین دین کیا جائے تو اس صورت میں فضل اور نسیہ دونوں جائز ہیں اس لئے کہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر بایں طور کہ گیہوں تو مکیل ہے اور چاندی یا لوہا موزون ہے' اسی طرح لوہے کا سونے کے ساتھ' یا سونے کا لوہے کے ساتھ لین دین کرنے کی صورت میں بھی فضل و نسیہ دونوں جائز ہیں کیونکہ یہاں بھی نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر بایں طور کہ سونا تولنے کے باٹ ترازو کی قسم الگ ہوتی ہے اور لوہا جن باٹ ترازو سے تولا جاتا ہے ان کی علیحدہ قسم ہوتی ہے۔ گیہوں کا چونے کے ساتھ لین دین کرنے کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان میں بھی یہی صورت ہے کہ گیہوں کے لین دین کا پیمانہ الگ قسم کا ہوتا ہے اور چونے کے لین دین کا پیمانہ الگ قسم کا ہوتا ہے (لیکن یہ ان علاقوں کی صورت ہے جہاں گیہوں اور چونے کا لین دین وزن کے ساتھ نہیں بلکہ پیمانے کے ذریعے ہوتا ہے)۔

بات اگر چہ کافی طویل ہوگئی لیکن کروں اس موضوع پہ لکھنا شروع کیا تو مسائل کا حجم غفیر ہے کہ سامنے آتا ہی جا رہا ہے ان شاء اللہ اس موضوع پہ ایک علیحدہ تصنیف کروں گا' قارئین کے لئے اُمید ہے کہ کافی پہلو طشت از بام ہوگئے ہوں گے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي — باب: اپنے بیٹوں میں سے کسی ایک کو سب سے زیادہ

النُّحل

دینے کا بیان

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَأَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ وَأَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنْحَلَنِي أَبِي نُحْلًا قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ نِحْلَةً غُلَامًا لَهُ قَالَ فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْهِدْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْهَدَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي النُّعْمَانَ نُحْلًا وَإِنَّ عَمْرَةَ سَأَلَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ هَذَا جَوْرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَلْجِئَةٌ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي قَالَ مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سَوَاءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبَرُّوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ أَكُلَّ بَنِيكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَدِكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيهِ أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ۔

۱۴۳۶: احمد بن حنبل، ہشیم، سیار، مغیرہ، داؤد، شعبی، مجالد، اسماعیل، شعبی، نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ میرے والد نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی اسماعیل بن سالم نے بیان کیا کہ انہوں نے نعمان کو ایک غلام عنایت کیا تھا تو میری والدہ ماجدہ عمرہ بنت رواحہ نے میرے والد سے کہا تم جاؤ اور نبیؐ کو گواہ بناؤ' وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز ہبہ کی ہے مجھ سے عمرو نے کہا کہ میں آپ کو اس معاملہ کا گواہ بنا دوں۔ آپ نے فرمایا نعمان کے علاوہ تمہارا اور بھی کوئی لڑکا ہے؟ اس نے کہا ہاں! کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا تم نے تمام لڑکوں کو ایسا ہی کچھ دیا ہے کہ جیسا نعمان کو دیا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں بعض روایات میں آتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ ظلم ہے جبکہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ تو مجبوری اور احتیاج کی وجہ سے ہے (یعنی تم یہ کام بخوشی نہیں انجام دے رہے ہو) تم میرے علاوہ کسی دوسرے شخص کو گواہ بنالو۔ مغیرہ نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری کرنے میں ایک جیسے ہوں اس شخص نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کسی اور شخص کو اس معاملہ کا گواہ بنالو۔ مجالد کی روایت میں ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم پر ان سب کا یہ حق ہے کہ تم انکے درمیان انصاف کرو جیسا تمہارا حق ان تمام لوگوں پر یہ ہے کہ تمہاری فرمانبرداری کریں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں زہری کی حدیث میں یہ الفاظ بیان کئے گئے ہیں اَكُلَّ بَنِيكَ اور بعض راویوں نے لفظ وَلَدِكَ بیان کیا ہے۔ ابن ابی خالد نے بواسطہ شعبی یہ الفاظ اَلَكَ بَنُونٌ سِوَاهُ (یعنی کیا تمہارے اس کے علاوہ بیٹے موجود ہیں'' کے الفاظ نقل کئے ہیں اور ابوالضحیٰ نے بواسطہ نعمان بن بشیر ''اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ'' بیان کیا ہے۔

پوری اولاد سے برابری کا حکم:

فرمانِ نبوی ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے تو تم کو بھی چاہئے کہ پوری اولاد کے ساتھ برابری کا معاملہ کرو تا کہ کسی ایک کی دِل شکنی نہ ہو واضح رہے کہ اگر کوئی شخص زندگی میں اپنا مال تقسیم کرنا چاہے تو پوری

اولاد کے ساتھ برابری اس میں بھی کرنا ضروری ہے البتہ اگر اولاد میں سے کوئی زیادہ خدمت گزار اور دین دار ہو تو اس کو دوسروں سے زیادہ دینا درست ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((اتقوا الله واعدلوا اولادكم)) یعنی لوگو! اللہ سے ڈرو اور اولاد میں برابری کرو (مسلم شریف ص ۳۷، ج ۲) نیز البحر الرائق میں ہے: یکره تفضیل بعض الاولاد علی البعض فی الھبة حالت الصحة الا لزیادة فضل له فی الدین الخ (البحر الرائق پاکستان ص ۲۸۸، ج ۷)

۱۴۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ غُلَامِي أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِكَ أَعْطَى كَمَا أَعْطَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۱۴۷: عثمان بن ابی شیبہ جریر ہشام بن عروہ ان کے والد نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو ایک غلام عطا فرمایا۔ رسول کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ غلام کیسا ہے تو انہوں نے عرض کیا یہ میرا غلام ہے جو کہ مجھ کو میرے والد نے عطا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے تمام بھائیوں کو اسی قسم کا غلام دیا ہے جیسا کہ تم کو عنایت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: تم یہ غلام واپس کر دو۔

۱۴۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ۔

۱۴۸: سلیمان بن حرب حماد حضرت حاجب بن مفضل بن مہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنی اولاد کے درمیان مساوات قائم کیا کرو اور اپنے لڑکوں میں مساوات رکھا کرو۔

۱۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامًا وَقَالَتْ لِي أَشْهِدْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ۔

۱۴۹: محمد بن رافع یحییٰ بن آدم زہیر ابوزبیر جابرؓ سے روایت ہے کہ بشیر کی اہلیہ نے بشیر سے کہا تم اپنا غلام میرے لڑکے (یعنی جو لڑکا اسکے پیٹ میں تھا اس) کو ہبہ کر دو اور اس بات پر نبی ﷺ کو گواہ بنا دو تو بشیر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا فلاں شخص کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام ہدیہ کر دوں اور یہ کہا ہے کہ اس بات پر آپ کو گواہ بنا دو۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے اور بھی کوئی بھائی ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے ان سب بھائیوں کو (غلام) دیا ہے جیسا کہ تم نے اس کو غلام دیا ہے۔ تو اس نے عرض کیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: یہ بات نامناسب ہے اور میں سچی بات کے علاوہ کی شہادت نہیں دیتا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی اولاد کے درمیان فرق و امتیاز کرنا انتہائی نامناسب بات ہے چنانچہ ارشاد گرامی کی روشنی میں یہ مستحب ہے کہ کوئی چیز اپنے کسی ایک بیٹے بیٹی کو نہ دی جائے بلکہ وہ چیز برابری کے طور پر سب بیٹے بیٹیوں کو دی جائے۔

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم کہ ''اس غلام کو واپس لے لو'' اولویت پر محمول ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ اس غلام کو واپس لے لینا ہی اولیٰ اور زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی اولاد میں بعضوں کو کچھ دے تو اس کا ہبہ صحیح ہوگا مگر کراہت کے ساتھ۔

اس کے برعکس حضرت امام احمدؒ ثوریؒ اور اسحاقؒ وغیرہ کے نزدیک یہ حرام ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی (میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا) ان حضرات کی دلیل ہے جب کہ اول الذکر یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ مبارک سے استدلال کرتے ہیں جو ایک روایت میں منقول ہیں کہ فاشهد علی هذا غیری' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اس بارے میں میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر یہ ہبہ (یعنی حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کا اپنے ایک بیٹے کو غلام دینا) حرام یا باطل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ کسی اور کو گواہ بنالو۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ کا یہ ہبہ بہرحال صحیح اور جائز تھا لیکن چونکہ غیر پسندیدہ اور مکروہ تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود گواہ بننا مناسب نہیں سمجھا اور یہ فرمادیا کہ کسی اور کو گواہ بنالو۔

بَاب فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

باب: اگر بیوی' شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال میں سے کچھ دے دے؟

۱۵۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا۔

۱۵۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' داؤد' حبیب معلم' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کو اپنے خاوند کے مال میں تصرف جائز نہیں جب تک کہ شوہر اس عورت کی عصمت کا مالک ہے (یعنی وہ عورت جب تک اس شخص کی منکوحہ ہے)

۱۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

۱۵۱: ابوکامل' خالد' حسین' عمرو بن شعیب' ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں ہے۔

بَاب فِي الْعُمْرَى

باب: تمام عمر کے لئے کوئی چیز دینا درست ہے

۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ ۔

۱۵۲: ابوالولید' ہمام' قتادہ' نضر بن انس' بشیر بن نہیک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پوری زندگی کے لئے کوئی شے کسی کو دے دینا درست ہے۔

تمام زندگی کے لئے ہبہ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا مکان وغیرہ کسی کو یہ کہہ کردے کہ میں نے تم کو یہ مکان' دوکان وغیرہ تمہاری زندگی کے لئے دی تو اس طرح دینا جائز ہے اور اس شخص کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء اس مکان وغیرہ کے مرنے والے کے دیگر ترکہ کی طرح مالک ہوجائیں گے۔

۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۵۳: ابوالولید' ہمام' قتادہ' حسن' سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ پر روایت بیان کی ہے۔

۱۵۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

۱۵۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ تمام زندگی کے لئے دی ہوئی چیز اسی کی ہے جسے دی گئی ہے۔

۱۵۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۱۵۵: مؤمل بن فضل' محمد بن شعیب' اوزاعی' زہری' عروہ' جابرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی شخص کو کوئی شے زندگی بھر کے لئے دی (ہبہ کی) تو وہ شے اس شخص کی (ملکیت) ہوگئی کہ جس کو وہ شے دی گئی ہے جب تک وہ حیات ہے (وہ شخص مالک رہے گا) اور اس شخص کے انتقال کے بعد وہ شے اس کے ورثاء کو ملے گی۔

۱۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۵۶: احمد بن ابی حواری' ولید' اوزاعی' زہری' ابوسلمہ' عروہ' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیث بن سعد نے زہری' ابوسلمہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ

باب: جو شخص کوئی چیز تمام زندگی کے لئے دے اور دیتے وقت ورثاء کا بھی تذکرہ کردے؟

۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي

۱۵۷: محمد بن یحییٰ' محمد بن مثنیٰ' بشر بن عمر' مالک بن انس' ابن شہاب' ابوسلمہ' جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی کو تمام زندگی کیلئے کوئی چیز دے دی (ہبہ کردی) اور یہ کہہ دیا کہ میں نے یہ چیز اس شخص اور اسکے ورثاء کو تمام زندگی کیلئے دیدی تو وہ چیز اس شخص اور اسکی اولاد کیلئے ہے اور وہ چیز (دینے والے شخص کی) ایسی

يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِى أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

ملکیت ہے کہ وہ ہبہ کرنے والے شخص کو نہیں ملے گی کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ کیا ہے کہ جس میں وراثت کا عمل دخل ہو گیا ہے۔

ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے:

واضح رہے کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے پس جب لینے والے نے مذکورہ صورت میں ہبہ والی شے پر قبضہ کرلیا تو وہ شے وصول کرنے والے کی ملکیت ہوگئی اور اس کے مرنے کے بعد حسب ضابطہ شرع اس چیز میں وراثت جاری ہوگئی۔ کتب فقہ میں اس کو صراحت ہے۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِى يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِى عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِى حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِى لَفْظِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۱۵۸: حجاج بن ابی یعقوب' یعقوب' ابوصالح' حضرت ابن شہاب سے اس طریقہ سے روایت ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن شہاب سے اسی طریقہ سے عقیل' یزید بن ابی حبیب نے روایت کیا ہے اور اوزاعی کے الفاظ میں بواسطہ ابن شہاب (والی روایت میں) الفاظ میں اختلاف ہے اس کے علاوہ فلیح بن سلیمان نے اسی طریقہ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

۱۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِى أَجَازَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا۔

۱۵۹: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عمریٰ (یعنی زندگی کے لئے) دینے کی اجازت عطا فرمائی وہ یہ ہے دینے والا (ہبہ کرنے والا) جس شخص کو کوئی چیز دیتا ہے اس شخص سے اس طرح کہے کہ (یہ چیز) تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے ہے۔ اگر اس طرح نہیں کہا بلکہ اس طرح کہا یہ چیز تمہارے لئے ہے جب تک کہ تم زندہ ہو تو وہ چیز (لینے والے کے انتقال کے بعد) دینے والے کی طرف واپس ہو جائے گی۔

۱۶۰: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

۱۶۰: اسحق بن اسماعیل' سفیان' ابن جریج' عطاء' جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ رقبی' اور عمریٰ نہ کیا کرو۔ اگر کوئی شخص رقبی یا عمریٰ کرے تو وہ چیز جس شخص کو دی ہے اسکی اور اسکے ورثاء کی ہو جائے گی۔

رقبی اور عمریٰ:

رقبی کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس طرح کہے یہ مکان' دکان وغیرہ میں نے تم کو اس شرط پر ہبہ کی اگر تم مجھ سے قبل انتقال کر گئے تو یہ چیز میں واپس لے لوں گا اور اگر تم سے قبل میرا انتقال ہو گیا تو یہ مکان وغیرہ تمہارا ہے اور عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کسی کو زندگی بھر کے لئے دینا اور اس کے مرنے کے بعد ورثاء کو دینا۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: آپس کالین دین معاشرۂ انسانی کے باہمی ربط وتعلق کے استحکام کا ذریعہ ہے' آپس کے تعلقات' ایک دوسرے سے محبت اور باہمی ارتباط کی خوشگواری و پائیداری آپس کے ہدایا وتحائف پر بھی منحصر ہوتی ہے کیونکہ اس ذریعہ فطرت انسانی ایک خاص قسم کی محبت ومسرت اور جذبہ ممنونیت سے سرشار ہوتی ہے۔ یہ آپس کا لین دین کئی طریقوں سے ہوتا ہے' ہدیہ وتحفہ اور ہبہ کے ساتھ ساتھ ایک صورت ''عمریٰ'' بھی ہے جو بظاہر ہبہ کی ایک شاخ ہے' چنانچہ حدیث بالا اسی کے جواز کو ظاہر کر رہی ہے۔

پیچھے میں ''عمریٰ'' کے معنی بیان کر چکا ہوں' اس موقع پر فقط یہ جان لیجئے کہ عمریٰ کی صورت کیا ہوتی ہے کہ مثلاً کوئی شخص کسی سے یہ کہے کہ میں نے اپنا یہ مکان تمہیں تمہاری زندگی تک کے لئے دیا۔ یہ جائز ہے' اس صورت میں جب تک کہ وہ شخص (جس کو مکان دیا گیا ہے) زندہ ہے' اس سے وہ مکان واپس نہیں لیا جا سکتا۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد وہ مکان واپس لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں' جس کی تفصیل یہ ہے کہ عمریٰ کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ کوئی شخص مثلاً اپنا مکان کسی کو دے اور یہ کہے کہ میں نے اپنا یہ مکان تمہیں دے دیا' جب تک تم زندہ رہو گے یہ تمہاری ملکیت میں رہے گا' تمہارے مرنے کے بعد تمہارے وارثوں اور اولاد کا ہو جائے گا۔ اس صورت کے بارے میں تمام علماء کا بالاتفاق یہ مسلک ہے کہ یہ ہبہ ہے' اس صورت میں مکان مالک کی ملکیت سے نکل جاتا ہے اور جس شخص کو دیا گیا ہے اس کی ملکیت میں آ جاتا ہے' اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء اس مکان کے مالک ہو جاتے ہیں' اگر ورثاء نہ ہوں تو بیت المال میں داخل ہو جاتا ہے۔

عمریٰ کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ دینے والا بلا کسی قید وشرط کے یعنی مطلقاً یہ کہے کہ یہ مکان تمہاری زندگی تک تمہارا ہے۔ اس صورت کے بارے میں علماء کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ اس کا بھی حکم وہی ہے جو پہلی صورت کا حکم ہے۔ چنانچہ حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ حضرت امام شافعیؒ کا قول بھی یہی ہے۔ لیکن بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں وہ مکان اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کا حق نہیں ہوتا بلکہ اصل مالک (یعنی جس نے اس شخص کو دیا تھا) کی ملکیت میں واپس آ جاتا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ دینے والا یوں کہے کہ یہ مکان تمہاری زندگی تک تمہارا ہے' تمہارے مرنے کے بعد میری اور میرے وارثوں کی ملکیت میں آ جائے گا''۔ اس صورت کے بارے میں بھی زیادہ صحیح یہی بات ہے کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہلی صورت ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ شرط کہ ''تمہارے مرنے کے بعد میری اور میرے وارثوں کی ملکیت میں آ جائے گا'' فاسد ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ کسی فاسد شرط کی وجہ سے ہبہ فاسد نہیں ہوتا۔

حضرت امام شافعیؒ کا بھی زیادہ صحیح قول یہی ہے' لیکن حضرت امام احمدؒ یہ فرماتے ہیں کہ عمریٰ کی یہ صورت ایک فاسد شرط کی وجہ سے فاسد ہے۔

عمریٰ کے بارے میں حضرت امام مالکؒ کا یہ قول ہے کہ اس کی تمام صورتوں میں بنیادی مقصد دی جانے والی چیز کی منفعت کا مالک کرنا ہوتا ہے۔

۱۶۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ ۱۶۱: عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ' سفیان' حبیب' حمید اعرج' طارق' حضرت

هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے ایک انصاری خاتون کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جس کے لڑکے نے اس کو ایک باغ دیا تھا جب وہ عورت فوت ہوگئی تو لڑکے نے کہا میں نے (یہ باغ) اس کی زندگی تک کے لئے اسے دیا تھا اور اس وقت اس کے اور بھائی بھی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ باغ موت وزندگی دونوں میں اس عورت کا ہے۔لڑکے نے کہا میں نے باغ صدقہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو اس باغ کو واپس لے لینا تم سے بہت حیرت کی بات ہے۔

بَابٌ فِي الرُّقْبَى

باب: رقبیٰ کا بیان

۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

۱۶۲: احمد بن حنبل' ہشیم' داؤد' ابو زبیر' جابرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا عمریٰ (یعنی زندگی بھر کیلئے دینا) اسکے اہل کا ہوتا ہے اور رقبیٰ اسکے اہل کا ہوتا ہے۔ (رقبیٰ کی تشریح گزر چکی اور مفہوم حدیث یہ ہے کہ مذکورہ دونوں صورت میں دینے والے کو وہ شے واپس نہیں مل سکے گی)۔

۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ۔

۱۶۳: عبد اللہ بن محمد' معقل' عمرو بن دینار' طاؤس' حجر' حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کچھ عمریٰ کیا (یعنی کوئی چیز کسی کو زندگی بھر کے لئے دی) تو وہ شے اس شخص کے لئے ہے کہ جس شخص کے لئے عمریٰ کیا گیا (یعنی جس کو دی گئی) زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد بھی اور تم لوگ رقبیٰ نہ کیا کرو کیونکہ جس شخص کو کوئی چیز رقبیٰ میں دی گئی تو وہ شے اسی شخص کی ہو جائے گی۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْعُمْرَى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبَى هُوَ أَنْ يَقُولَ الْإِنْسَانُ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ۔

۱۶۴: عبد اللہ بن جراح' عبد اللہ بن موسیٰ' عثمان بن اسود' مجاہد سے مروی ہے کہ عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شخص سے کہے یہ چیز تمہاری ہے جب تک کہ تم زندہ رہو۔ وہ اس طرح کہہ دے تو وہ شے اس شخص کی ہوگئی اور اس شخص کے انتقال کے بعد وہ چیز اسکے ورثاء کو مل جائے گی اور رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کہے یہ چیز ہم دونوں میں سے اسی کی ہوگی جو بعد میں مرے گا یعنی اگر میرے مرنے کے بعد تمہارا انتقال ہوا تو یہ چیز تمہاری ہے ورنہ یہ چیز میں لے لوں گا۔

بَابٌ فِي تَضْمِينِ الْعَارِيَةِ!

۱۶۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

۱۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ رِوَايَةُ يَزِيدَ بِبَغْدَادَ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَاسِطٍ تَغَيُّرٌ عَلَى غَيْرِ هَذَا۔

۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَوَرٌ أَمْ غَصْبًا قَالَ لَا بَلْ عَوَرٌ فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَفْوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا

باب: جوشخص کوئی چیز مانگ کرلے پھر ضائع ہو جائے؟

۱۶۵: مسدد' یحییٰ' ابن ابی عروبہ' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا ہاتھ کے ذمہ وہ چیز واپس کرنا ہے جو کہ اس نے لی یہاں تک کہ وہ چیز ادا کرے پھر حسن بھول گئے اور انہوں نے بیان کیا تم جس چیز کو مانگ کرلوتو وہ امانت دار ہے اور اس شخص پرضمان نہیں ہے۔

۱۶۶: حسن بن محمد' سلمہ بن شبیب' یزید' شریک' عبدالعزیز' حضرت امیہ بن صفوان' حضرت صفوان سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ان سے عاریتاً زرہیں لیں تو انہوں نے کہا: اے محمد کیا جبراً (زرہیں لینا چاہتے ہیں؟) آپ نے فرمایا جبراً نہیں بلکہ یہ تو عاریتاً لے رہا ہوں جو واپس کر دی جائیں گی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ روایت' یزید کی بغداد میں تھی اور (مقام) واسط میں ان کی جو روایت بیان کی گئی ہے اس میں (بغداد والی روایت سے) کچھ تبدیلی ہے۔

۱۶۷: ابوبکر بن ابی شیبہ' جریر' عبدالعزیز' آل صفوان کے بعض حضرات سے مروی ہے کہ صفوان سے نبیؐ نے ارشاد فرمایا اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کیا (وہ ہتھیار) آپ مانگے ہوئے لینا چاہتے ہیں یا جبراً لینا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا زبردستی یا جبراً نہیں بلکہ عاریتاً لینا چاہتے ہیں تو انہوں نے آپ کو تیس سے چالیس زرہ عاریتاً دیں اور نبیؐ نے (اُس اسلحہ سے) غزوۂ حنین میں جنگ کی پھر جب کفار کو شکست ہوگئی تو صفوان کی زرہیں اکٹھی کی گئیں ان میں سے چند زرہیں گم ہوگئیں نبیؐ نے فرمایا اے صفوان! ہم سے تمہاری کچھ زرہیں گم ہوگئی ہیں اگر تم چاہو تو ہم ان زرہوں کا تاوان ادا کر دیں؟ صفوانؓ نے کہا' نہیں یارسول اللہؐ! میرے دِل میں آج وہ بات ہے جو کہ اس سے قبل نہیں تھی۔ (مراد یہ ہے کہ پہلے میں مشرک تھا اب میں اسلام قبول کر چکا ہوں اب میں آپ سے کس طرح تاوان وصول کرسکتا ہوں؟)

۱۶۸: مسدد' ابوالاحوص' عبدالعزیز' عطاء' آل صفوان کے بعض حضرات

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

سے اسی طریقہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہیں مستعار لی تھیں۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَوَرُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

۱۶۹: عبدالوہاب' ابن عیاش' حضرت شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ابوامامہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے' آپؐ فرماتے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق دار کو اس کا حق ادا فرما دیا' تو اب وارث کیلئے وصیت جائز نہیں ہے۔ کوئی خاتون اپنے گھر میں سے کوئی شے خرچ نہ کرے مگر اپنے شوہر کی اجازت سے' عرض کیا گیا یارسول اللہ! بلا اجازت کھانا بھی نہ دے۔ آپ نے فرمایا غلہ تو تمام مالوں میں عمدہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا مستعار کی ہوئی چیز کو واپس کرنا چاہئے اور منحہ واپس کی جائے گی اور ادائیگی قرض لازم ہے اور کسی کی ذمہ داری لینے والا ضامن ہے یعنی جس شے کی ذمہ داری لی اسکی ادائیگی لازمی ہے۔

وارث کے لئے وصیت:

وصیت غیر وارث کے لئے درست ہوتی ہے وارث کو اس کا مقرر کردہ شرعی حصہ ملے گا وارث کے لئے وصیت درست نہیں ہے اور منحہ کا مطلب یہ ہے اگر کوئی شخص کسی کو اپنا دودھ دینے والا جانور عاریتاً دے تو جب اس جانور کے دودھ ختم ہو جائے تو وہ جانور اس کے مالک کو واپس دے دینا چاہئے۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُصْفُرِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَوَرٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَوَرٌ مُؤَدَّاةٌ۔

۱۷۰: ابراہیم' حبان بن ہلال' ہشام' قتادہ' عطاء' صفوان بن یعلی' اپنے والد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو تم ان کو تیس زرہ اور تیس اُونٹ دے دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس عاریت کے طریقہ پر دوں جس کا ضمان لازم ہوتا ہے یا اس عاریت کے طور پر جو کہ مالک کو واپس دلا دی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا اس عاریت کے بطور جو کہ مالک کو واپس کی جاتی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ أَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرَمُ مِثْلَهُ

باب: جو شخص کسی کی کوئی شے ضائع کر دے تو اس جیسی شے ضمان میں ادا کرے

۱۷۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ

۱۷۱: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ' خالد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس

أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمِهَا قَصْعَةً فِيهَا طَعَامٌ قَالَ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ الْقَصْعَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى جَائَتْ قَصْعَتُهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى لَفْظِ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِهِ۔

تھے آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک نے اپنے خادم کے ہاتھ آپ کی خدمت میں ایک پیالہ میں کھانا بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر وہ پیالہ توڑ دیا۔ ابن المثنیٰ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں ٹکڑوں کو لے کر جمایا اور اس پیالہ میں دوبارہ کھانا جمع کیا پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم لوگوں کی ماں کو غیرت آ گئی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو) ابن مثنیٰ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ کھانا کھاؤ سب نے کھانا نوش کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ان زوجہ مطہرہ کے گھر سے پیالہ آیا کہ جن کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا کھانا کھاؤ اور آپ نے خادم کو روکے رکھا اور آپ نے پیالہ کو بھی رہنے دیا جب لوگ فارغ ہو گئے تو آپ نے صحیح سالم پیالہ اس خادم کے حوالہ فرمایا اور ٹوٹا ہوا پیالہ آپ نے اپنے گھر میں رکھ لیا۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهِ فَأَخَذَنِي أَفْكَلٌ فَكَسَرْتُ الْإِنَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ إِنَاءٌ مِثْلُ إِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ۔

۱۷۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' فلیت' حضرت جسرہ بنت دجاجہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی کو اس قسم کا (عمدہ) کھانا پکاتے ہوئے نہیں دیکھا کہ جس قسم کا (عمدہ) کھانا حضرت صفیہؓ پکاتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے آپ کے لئے کھانا پکا کر بھیجا مجھ کو غصہ آ گیا۔ میں نے برتن توڑ دیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس فعل کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا برتن کا عوض اسی قسم کا (یعنی اس جیسا) برتن ہے اور کھانے کا عوض ایسا ہی دوسرا کھانا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناگواری کی وجہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس لئے ناگواری ہوئی کہ آج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے یہاں آرام کرنے کی رات مقرر تھی میرے گھر پر دوسری زوجہ مطہرہ کے یہاں سے کھانا کیوں پک کر آئے؟

بَابُ الْمَوَاشِي تُفْسِدُ زَرْعَ قَوْمٍ

باب: اگر کسی کے چوپائے دوسرے شخص کی کھیتی برباد کر دیں؟

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۱۷۳: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حرام محیصہ سے اور انکے والد سے مروی ہے کہ براء بن عازبؓ کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل

الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ۔

ہوگئی اور اس نے اسکے باغ کو اجاڑ ڈالا۔ تو نبیؐ نے اس معاملہ کا اس طریقہ سے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت تو باغ کی دیکھ بھال باغ کے مالک کے ذمہ داری ہے اور رات کے وقت جانوروں کی دیکھ بھال انکے مالک کی ذمہ داری ہے (یعنی اگر رات کے وقت چوپائے وغیرہ نے کسی کا باغ، کھیتی تباہ کردیئے تو اسکا ضمان جانور والے شخص سے وصول کیا جائیگا)۔

۱۷۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكُلِّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ۔

۱۷۴: محمود بن خالد، فریابی اوزاعی، زہری، حرام، براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک اُونٹنی ضاریہ تھی وہ اُونٹنی ایک باغ میں گھس گئی اور اس نے باغ تباہ کردیا۔ یہ واقعہ خدمت نبوی میں عرض کیا گیا تو آپ نے اسکا اس طریقہ سے فیصلہ فرمایا باغات کی حفاظت کا کام دن میں باغ والے کی ذمہ داری ہے اور جانوروں کی حفاظت کی ذمہ داری، رات کے وقت جانور والے لوگوں کی ہے (اگر انہوں نے رات کے وقت اپنے جانوروں کو چھوڑ دیا اور وہ جانور کسی کا باغ یا کھیت کھا گئے تو) جو نقصان رات کو ہوگا وہ جانور والوں سے وصول کیا جائے گا۔

ضاریہ کا مفہوم:

ضاریہ اس اُونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کی یہ عادت ہو کہ وہ لوگوں کے کھیت یا باغات تباہ کرتی پھرے۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْقَضَاءِ

تشریح: قاضی، اسلامی عدالت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے شہریوں کے حقوق (امن، آزادی، مساوات) کا محافظ ہوتا ہے اور وہ معاملات کا فیصلہ کرنے میں شریعت کی طرف سے حکم کی حیثیت رکھتا ہے، اس کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے نزاعی مقدمات کا شریعت کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کا اس سے بڑا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ عدل وانصاف، دیانت داری اور ایمانداری کے تقاضوں کو ہر حالت میں مدنظر رکھے۔

اسلام، دنیا کا یگانہ مذہب بھی ہے اور دنیا کی سب سے بڑی طاقت بھی اسلام جس طرح انسانیت عامہ کی دینی، مذہبی اور اخلاقی، اخروی فلاح کا سب سے آخری اور مکمل قانون ہدایت ہے اس طرح وہ ایک ایسی لافانی سیاسی طاقت بھی ہے جو انسانوں کے عام فائدے، عام بہتری اور عام تنظیم کے لئے حکومت وسیاست سے اپنے تعلق کا برملا اظہار کرتی ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ مذہب کی حیثیت سے کچھ اور بھی ہے اس کو حکومت، حاکمیت، سیاست اور سلطنت سے وہی تعلق ہے جو اس کائنات کی کسی بھی بڑی حقیقت سے ہوسکتا ہے اس کو محض ایک ایسا نظام نہیں کہا جاسکتا جو صرف باطن کی اصلاح کا فرض انجام دیتا ہے بلکہ اس کو ایسا دینی نظام بھی سمجھنا چاہئے جو خداترس وخداشناس روح کی قوت سے دنیا کے مادی نظام پر عالمگیر غلبہ کا دعویٰ رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم جو اسلامی تصورات ونظریات کا سرچشمہ ہے

اور احادیث نبوی جو قرآنی ہدایات کی شارح و ترجمان ہیں' ان کا ایک بہت بڑا حصہ اسلام اور حکومت و سیاست کے تعلق کو ثابت کرتا ہے کہیں تاریخی انداز میں' کہیں تعلیمات کے پیرایہ میں اور کہیں نعمت الٰہی کو ظاہر کرتے ہوئے ہم پر یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اسلام اور حکومت کے درمیان تعلق ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کے بنیادی عقیدے و تصور کے مطابق چونکہ یہ زمین خدا کی ملکیت ہے اور اس زمین پر حکومت خدا کا حق ہے اسلئے اسلام کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ اس زمین پر خدا کی حکومت قائم کی جائے اور اس کا اتارا ہوا قانون نافذ کیا جائے۔

ہم میں سے جو کج فکر لوگ ''مذہب اور سیاست'' کے درمیان تفریق کی دیوار حائل کر کے اسلام کو سیاست و حکومت سے بالکل بے تعلق و بے واسطہ رکھنا چاہتے ہیں وہ دراصل مسلم مخالف عناصر کے اس شاطر دماغ کی سازش کا شکار ہیں جو خود تو حقیقی معنی میں آج تک حکومت کو ''مذہب'' سے آزاد نہ کر سکا لیکن مسلمانوں کی سیاسی پرواز اور ہمہ گیر پیش قدمی کو مضمحل کرنے کے لئے ''مذہب'' اور سیاست و حکومت کی مستقل بحثیں پیدا کر کے مسلمانوں کے چشمہ فکر و عمل اور دنیا کی پلیدگی کا زہر گھول رہا ہے۔

بَاب فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ

باب: منصب قضاء کا مطالبہ کرنا

۱۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

۱۷۵: نصر بن علی' فضیل بن سلیمان' عمرو بن ابی عمرو' سعید مقبری' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قاضی بنا دیا گیا تو گویا کہ وہ بغیر چاقو کے ذبح کر دیا گیا۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔

۱۷۶: نصر بن علی' بشر بن عمر' عبداللہ بن جعفر' عثمان بن محمد' مقبری' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے جس شخص کو قاضی بنایا گیا اسے بغیر چاقو کے ذبح کیا گیا۔

قاضی کی ذمہ داری کی مثال:

مذکورہ دونوں احادیث کا حاصل یہ ہے کہ قاضی بننا بہت بڑی ذمہ داری کی چیز ہے اور یہ اتنی بھاری ذمہ داری ہے کہ اس کے مقابلہ میں چھری چاقو سے ذبح ہونا آسان ہے۔

بَاب فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ

باب: اگر قاضی سے غلطی سرزد ہو جائے؟

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ

۱۷۷: محمد بن حسان' خلف بن خلیفہ' ابو ہاشم' ابو بریدہ' انکے والد بریدہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک قاضی تو جنت میں اور دو قاضی دوزخ میں (داخل ہونگے) تو جو قاضی

وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

جنت میں ہے جس نے حق شناسی سے کام لیا اور اسکے مطابق فیصلہ کیا اور ایک وہ ہے کہ اس نے حق پہچانا پھر اس نے اپنے فیصلہ میں ظلم سے کام لیا تو وہ قاضی (دوزخ کی) آگ میں ہے اور ایک وہ کہ جس نے جہالت سے لوگوں کا فیصلہ کیا تو وہ قاضی بھی (دوزخ کی) آگ میں ہے۔

۱۷۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۱۷۸: عبیداللہ بن عمر‘ عبدالعزیز‘ یزید بن عبداللہ‘ محمد بن ابراہیم‘ بسر بن سعید‘ ابوقیس‘ حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی حاکم نے غور وفکر کے بعد کسی معاملہ کا فیصلہ کیا اور اس نے صحیح سمجھا تو ایسے حاکم کے لئے دوگنا ثواب ہے اور جب حاکم نے غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا اور اس نے سمجھنے میں غلطی کی تو اس کے لئے اکہرا ثواب ہے۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ۔

۱۷۹: عباس عنبری‘ عمر بن یونس‘ ملازم بن عمرو‘ موسیٰ بن نجدہ‘ یزید‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اہل اسلام کا قاضی بننا چاہے یہاں تک کہ وہ شخص قاضی بن جائے پھر اس قاضی کے ظلم پر اس کا انصاف غالب آ جائے تو ایسے قاضی کے لئے جنت ہے اور جو شخص کے انصاف پر اس کا ظلم غالب آ جائے تو اس کے لئے (جہنم کی) آگ ہے۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ الْفَاسِقُونَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ الثَّلَاثُ نَزَلَتْ فِي الْيَهُودِ خَاصَّةً فِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ۔

۱۸۰: ابراہیم بن حمزہ‘ زید بن ابی الزرقاء‘ ابن ابی الزناد‘ ان کے والد‘ عبید اللہ بن عبداللہ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مندرجہ ذیل تین آیات کریمہ: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ شخص کافر ہے ظالم ہے‘ فاسق ہے یہ (مذکورہ) تینوں آیات کریمہ قبیلہ بنو قریظہ اور قبیلہ بنو نضیر کے بارے میں نازل ہوئیں۔

اگر قاضی خلافِ شرع فیصلہ کرے؟

مراد یہ ہے کہ اگر مسلمان‘ قرآن وسنت کے خلاف فیصلہ دے گا تو اگرچہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگا لیکن ظالم وفاسق تو ہو جائے گا۔

بَاب فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ وَالتَّسَرُّعِ إِلَيْهِ

۱۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَزْرَقِ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ جَالِسٌ فِي حَلْقَةٍ فَقَالَا أَلَا رَجُلٌ يُنَفِّذُ بَيْنَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَلْقَةِ أَنَا فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ مَهْ إِنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ التَّسَرُّعُ إِلَى الْحُكْمِ۔

۱۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِلَ إِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللَّهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

باب: فیصلہ میں عجلت کرنے اور منصب قضاء کی خواہش کرنے کا بیان

۱۸۱: محمد بن علاء محمد بن مثنٰی ابومعاویہ اعمش رجاء انصاری عبدالرحمٰن بن بشر ارزق سے مروی ہے کہ (قبیلہ) کندہ کے دو اشخاص (جھگڑا کرتے ہوئے) آئے اس وقت ابومسعود انصاریؓ ایک حلقے میں تشریف فرما تھے ان دونوں نے کہا کہ کیا کوئی شخص موجود ہے جو کہ ہم دونوں کا فیصلہ کر دے؟ اہل حلقہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں فیصلہ کر دونگا۔ ابن مسعودؓ نے ایک مٹھی میں کنکریاں لے کر اس شخص کے ماریں اور کہا ذرا ٹھہرو! تو ابن مسعودؓ فیصلہ کرنے میں جلدی کرنے کو مذموم خیال فرماتے تھے (کیونکہ جلد بازی میں غلطی کا زیادہ امکان ہے)۔

۱۸۲: محمد بن کثیر اسرائیل عبدالاعلیٰ بلال حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے نبیؐ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص منصب قضاء کی درخواست کریگا اور اس منصب کیلئے لوگوں سے امداد چاہیگا تو وہ اسکے حوالے کر دیا جائیگا یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کی امداد نہیں فرمائیگا اور جو شخص اس منصب کیلئے درخواست نہ کریگا اور نہ سفارش کرائیگا تو اللہ ایک فرشتہ کو نازل فرمائیگا جو کہ اس شخص کے معاملات کو درست کریگا۔

۱۸۳: احمد بن حنبل یحیٰی بن سعید قرہ بن خالد حمید بن ہلال ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کسی ایسے شخص کو کام پر (عہدۂ قضاء پر) مقرر نہیں کریں گے جو کہ اس کام کی درخواست دے (یعنی منصب قضاء کی خواہش کرے)

خُلاصَۃُ الْبَاب: آنحضرت ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جو شخص کسی خدمت و ذمہ داری کا طالب ہوتا اور آپ ﷺ سے اس کی درخواست کرتا تو آپ ﷺ اس کو اس کام پر مقرر نہ فرماتے کیونکہ کسی منصب کا طالب ہونا حب جاہ پر دلالت کرتا ہے جو آخر کار طالب کے حق میں خرابی کا باعث ہوتا ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الرَّشْوَةِ

۱۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

باب: مذمت رشوت

۱۸۴: احمد بن یونس ابن ابی ذئب حارث بن عبدالرحمٰن ابوسلمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي۔

علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس روایت کے علاوہ ترمذی نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ نیز بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: ''آنحضرت ﷺ نے رائش یعنی وہ شخص جو رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے درمیان واسطہ و ذریعہ بنے اس پر بھی لعنت فرمائی ہے''۔

رشوت (یا راء کے پیش کے ساتھ یعنی رُشوت) اس مال کو کہتے ہیں جو کسی (حاکم و عامل وغیرہ) کو اس مقصد کے لئے دیا جائے کہ وہ باطل (ناحق) کو حق کر دے اور حق کو باطل کر دے۔ ہاں اگر اپنا حق ثابت کرنے یا اپنے اوپر ہونے والے ناحق کے دفعیہ کے لئے کچھ دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

بَاب فِي هَدَايَا الْعُمَّال

باب: قاضیوں کو تحائف ملنے کے احکام

۱۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى۔

۱۸۵: مسدد' یحییٰ' اسماعیل' قیس' حضرت عدی بن عمیرہ کندی سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! ہماری طرف تم میں سے جو شخص عامل (حاکم' قاضی) مقرر ہو پھر اس نے (جو اشیاء اس کو وصول ہوئیں یعنی) محاصل میں سے ایک سوئی کے برابر یا اس سے بھی کم کو چھپا لیا تو وہ خیانت میں داخل ہے اور وہ حاکم قیامت کے دن' اسی شے کے ساتھ پیش ہوگا۔ اسی وقت انصار میں سے سیاہ رنگ کا ایک شخص کھڑا ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ مجھ سے اپنا کام (یعنی اپنی ذمہ داری واپس) لے لیں۔ تو آپ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا میں نے آپ سے سنا ہے آپ ایسا فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میں تو اب بھی یہ بات کہتا ہوں کہ ہم میں سے جس شخص کو کسی کام پر بھیجا تو خواہ کم یا زیادہ' اسکو جو کچھ ملے وہ لے کر آئے اور اسکو اسکے کام کا جو معاوضہ ملے وہ وصول کرے اور جس چیز سے اس کو روکا جائے اس سے رُک جائے۔

حاکم کو ملے ہوئے ہدیہ کا حکم:

معلوم ہوا کہ حاکم کو جو ہدیہ تحفہ ملا اس کو سرکاری خزانہ میں جمع کرنا چاہئے اس کو خود رکھ لینا رشوت کے حکم میں داخل ہے۔

خلاصۃ الباب: یہاں پر اگر کسی کو کوئی سرکاری عہدہ عطاء کیا جائے تو وہ کہتا ہے کہ اس میں میرا گزارا نہیں ہوتا اور یقین جانئے کہ وہ اپنی سرکاری ذمہ داری سے دوپہر دو بجے کے قریب فارغ ہو جاتا ہے اور باقی سارا دن لغو کاموں میں صرف کرتا ہے

اور ہمارے اسلاف کا طریقہ کار تھا کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بازار میں کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور اس کے ذریعہ اپنے اہل وعیال کے مصارف پورے کرتے تھے لیکن جب مسلمانوں نے ان کو منصب خلافت پر فائز کیا تو انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اطلاع دے دی کہ اب میں امور خلافت کی انجام دہی اور مسلمانوں کی خدمت میں مشغول ہو گیا ہوں اس لئے اپنا کاروبار جاری نہیں رکھ سکتا' لہٰذا اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ''اخراجات کے بقدر'' بیت المال سے تنخواہ لیا کروں گا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو معلوم ہوا کہ وہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے' اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غلہ کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں کھجوروں اور کپڑے کا کاروبار ہوتا تھا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ عطاری کرتے تھے۔

بَاب كَيْفَ الْقَضَاءُ

باب: فیصلہ کرنے کا طریقہ

۱۸۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ۔

۱۸۶: عمرو بن عون' شریک' سماک' حنش' علیؓ سے مروی ہے نبیؐ نے مجھ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ مجھ کو ملک یمن کا قاضی مقرر فرما کر بھیج رہے ہیں اور میں تو نوعمر اور نوجوان شخص ہوں اور مجھ کو قضاء کا علم بھی نہیں ہے۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا ''تمہارے دِل کو اللہ راستہ دکھائے اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جب تمہارے پاس دو شخص کسی قسم کا مقدمہ لے کر آئیں تو جب تک تم دوسرے شخص کی بات بھی نہ سن لو جس طرح تم نے پہلے کی سنی' فیصلہ نہ سنانا کیونکہ اس میں تمہارے لئے بہت بہتر طریقہ سے مقدمہ کی (اصل) حقیقت ظاہر ہو جائیگی۔ علیؓ فرماتے ہیں پھر میں ہمیشہ فیصلہ کرتا رہا یا فرمایا کہ اسکے بعد کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں ہوا۔

یک طرفہ فیصلہ:

ایک ہی فریق کا بیان سن کر فیصلہ دے دینا ناجائز ہے قاضی کے لئے دونوں فریق کی بات سننا اور فریقین کو صفائی اور ثبوت پیش کرنے کا موقع دینا ضروری ہے تفصیل کے لئے مولانا مجاہد الاسلام قاسمی کی تالیف نظام قضاء ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي قَضَاءِ الْقَاضِي إِذَا أَخْطَأَ

باب: اگر قاضی فیصلہ کرنے میں غلطی کر دے؟

۱۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۸۷: محمد بن کثیر' سفیان' ہشام بن عروہ' عروہ' زینب' اُمّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں اور تم لوگ میرے پاس اپنے مقدمات لے کر آتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ تم دونوں فریقین میں

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

سے ایک فریق' بہترین اور شیریں زبان والا ہو اور دوسرے فریق سے زیادہ تیز زبان ہو اور میں اُسی فریق کی خواہش کے مطابق اسکا حال سن کر فیصلہ کردوں تو میں نے جس شخص کے حق میں اسکے بھائی کے حق کا فیصلہ سنا دیا اسکے بھائی کی چیز کے بارے میں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس چیز کو نہ لے کیونکہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔

اگر قاضی حقیقت کے خلاف فیصلہ کردے؟:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی مدعی یا مدعا علیہ چرب زبانی سے قاضی سے فیصلہ کرالے تو وہ فیصلہ حقیقت کے خلاف ہو تو دیانتاً ایسے فیصلہ پر عمل نہ کیا جائے کیونکہ وہ چیز عند اللہ ناجائز و حرام ہے۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ لَهُمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِذْ فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا۔

۱۸۸: ربیع بن نافع' ابن مبارک' اُسامہ بن زید' عبداللہ بن رافع' اُمّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کی خدمت اقدس میں دو اشخاص وراثت کے مقدمہ میں جھگڑا کرتے ہوئے حاضر ہوئے اور ان دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ موجود نہ تھا لیکن وہ صرف دعویدار تھے۔ تو آپ نے سابقہ کلام ارشاد فرمایا (کہ میں ایک انسان ہوں مجھ سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے کیونکہ میں ظاہر پر فیصلہ کرتا ہوں) یہ بات سن کر دونوں شخص نے رونا شروع کر دیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ میں نے اپنا حق تم کو دے دیا۔ (یعنی میں اپنے دعویٰ سے دستبردار ہو گیا) اس کے بعد آپ نے ان دونوں سے فرمایا جب تم ایسی بات کر رہے ہو تو تم آپس میں مال تقسیم کرلو اور حق تلاش کر کے اس پر عمل کرو اور قرعہ اندازی کر کے حصہ وصول کرو اور ایک دوسرے کو معاف کردو۔

۱۸۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ۔

۱۸۹: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' اُسامہ' عبداللہ بن رافع' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدمت نبوی میں دو شخص وراثت میں جھگڑا کرتے ہوئے اور پرانی چیزوں کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے تھے تو آپ نے فرمایا جس معاملہ میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی میں تم دونوں کا فیصلہ اپنی رائے سے کروں گا۔

۱۹۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

۱۹۰: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے منبر پر ارشاد فرمایا اے لوگو! نبیؐ کی رائے گرامی

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ عَلَي الْمِنبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُصِيباً لِأَنَّ اللّٰهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ۔

درست تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح راہ دکھائی تھی ارشادِ الٰہی: ﴿لتحکم بين الناس بما اراك الله﴾ اور ہماری رائے ایک گمان اور محنت ہے (مطلب یہ ہے کہ ہم کوشش اور غور وخوض کے بعد ایک رائے قائم کرتے ہیں پھر اسی رائے پر اعتماد نہ کرنا چاہئے)

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَامِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حُرَيْزَ بْنَ عُثْمَانَ۔

۱۹۱: احمد بن عبدۂ حضرت معاذ بن معاذ فرماتے ہیں کہ ابوعثمان شامی نے مجھے بتایا کہ میری رائے میں شام کا رہنے والا کوئی شخص حریز بن عثمان سے افضل نہیں ہے۔

بَاب كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيْ الْقَاضِي

باب: قاضی کے روبرو مدعی' مدعا علیہ کس طرح بیٹھیں؟

۱۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيْ الْحَكَمِ۔

۱۹۲: احمد بن منیع' ابن مبارک' مصعب بن ثابت' حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ مدعی' مدعا علیہ (مقدمہ کے وقت) دونوں حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

بَاب الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: قاضی' غصہ کی حالت میں فیصلہ (نہ) کرے؟

۱۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

۱۹۳: محمد بن کثیر' سفیان' عبدالملک' عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو تحریر کیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قاضی' غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

غصہ کے وقت فیصلہ نہ کرے:

مفہوم یہ ہے کہ حالت اعتدال میں حاکم یا قاضی کو مقدمہ کا فیصلہ کرنا چاہئے کیونکہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے میں غلطی یا کسی کے بلاوجہ خلاف فیصلہ دینے کا احتمال ہے فتاویٰ شامی کتاب القضاء میں ''ادب القاضی'' کی مفصل بحث مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: غصہ کی حالت میں چونکہ غور وفکر کی قوت مغلوب ہو جاتی ہے اور ایسی صورت میں مبنی بر انصاف کے فیصلے کا صادر ہونا محل نظر ہو جاتا ہے اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ کوئی حاکم وقاضی غیض وغضب کی حالت میں کسی قضیہ کا فیصلہ نہ کرے تا کہ اس کا غیض وغضب' اس کے غور وفکر اور اجتہاد میں رکاوٹ نہ بنے اور وہ منصفانہ فیصلہ دے سکے اسی طرح سخت گرمی وسخت سردی' بھوک پیاس اور بیماری کی حالت میں بھی کوئی حکم وفیصلہ نہ دے کیونکہ ان اوقات میں بھی حواس پوری طرح قابو میں نہیں ہوتے اور دماغ حاضر نہیں رہتا۔ لہٰذا اگر کوئی حاکم وقاضی ان احوال میں حکم وفیصلہ دے گا تو وہ کراہت کے ساتھ جاری ونافذ ہوگا۔

بَابُ الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ۔

۱۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ الْآيَةَ قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً فَسَوَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمْ۔

باب: قاضی کفار کے درمیان کس طرح فیصلہ کرے؟

۱۹۴: احمد بن محمد، علی بن حسین، انکے والد، یزید نحوی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سابق میں یہ حکم تھا: ﴿فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ﴾ یعنی اے نبی جس وقت آپ کے پاس کفار (اپنے معاملات کا) فیصلہ کرانے آئیں تو آپ چاہے انکا فیصلہ کریں یا نہ کریں (دونوں کا اختیار ہے) یہ حکم: ﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ سے منسوخ ہوگیا۔

۱۹۵: عبداللہ بن محمد نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، داؤد بن حصین، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ﴿فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ﴾ اور ﴿أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ نازل ہوئی یعنی جس وقت آپ کے پاس کفار آئیں تو آپ ان لوگوں کا فیصلہ کریں یا نہ کریں اگر فیصلہ کرو تو عدل سے کرو تو سابق میں یہ معمول تھا کہ جب قبیلہ بنونضیر، قبیلہ بنی قریظہ کے لوگوں میں سے کسی کو قتل کر دیتے تھے تو وہ اس کی نصف دیت ادا کرتے تھے اور جب قبیلہ بنوقریظہ، قبیلہ بنونضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتے تھے تو پوری دیت ادا کرتے تھے اس آیت کریمہ کے نازل ہوتے ہی آنحضرتؐ نے دیت برابر کردی۔

خلاصۃ الباب: صحیح مسلم کی ایک حدیث میں سعید بن میسب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسلمان اور ایک یہودی اپنا جھگڑا لے کر آئے' حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے جب (قضیہ کی تحقیق کے بعد) یہ دیکھا کہ یہودی حق پر ہے تو انہوں نے اس (یہودی) کے حق میں فیصلہ دیا اس یہودی نے (اپنے حق میں فیصلہ سن کر) کہا'' خدا کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ دیا ہے یا یہ کہ آپ نے حق تعالیٰ کی توفیق و تائید سے منصفانہ فیصلہ دیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) اس کے ایک درّہ مارا اور فرمایا تجھے کیسے علم ہوا کہ میں نے حق کی مطابق فیصلہ دیا ہے.....؟

اس میں ایک خلجان تو یہ واقع ہوسکتا ہے کہ عمرؓ نے اس یہودی کو اپنے دُرّے سے کیوں مارا درآنحالیکہ اس نے انکے فیصلہ کے منصفانہ اور برحق ہونے کا اقرار و اعتراف کیا تھا؟ اور ایک اشکال یہ پیدا ہوسکتا ہے کہ عمرؓ کے سوال ''تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا الخ'' اور یہودی کے جواب ''ہم نے توراۃ میں پایا ہے الخ'' میں مطابقت کیا ہوئی۔ پہلے خلجان کا جواب تو یہ ہے کہ عمرؓ نے یہودی کو کسی سزا یا غصہ کے طور پر نہیں مارا تھا بلکہ نرمی اور خوش طبعی کے طور پر مارا تھا اور دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ اس بات کو یہودی سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا کہ اس تنازعہ میں حق پر کون ہے' لہٰذا جب اس یہودی نے دیکھا کہ اگر عمرؓ حق سے انحراف کرتے تو فریق مخالف یعنی مسلمان کے حق میں فیصلہ کرتے' اس صورت میں ان کا فیصلہ مبنی بر انصاف ہوتا اور نہ انکا حق پر قائم رہنا ظاہر ہوتا۔ لہٰذا جب انہوں نے مسلمانوں کے خلاف یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تو معلوم ہوا کہ عمرؓ حق پر قائم ہیں اور انہوں نے انصاف سے انحراف نہیں کیا ہے''۔ اور یہی طریقہ کار ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۲ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ۲۳

بَاب اجْتِهَادِ الرَّأْيِ فِي الْقَضَاءِ

۱۹۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللّٰهِ۔

باب: فیصلہ میں اپنی رائے کو دخل دینا

۱۹۶: حفص بن عمر' شعبہ' ابی عون' حارث بن عمرو' حمص کے کچھ حضرات' معاذ بن جبلؓ کے ساتھیوں سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا (یعنی قاضی مقرر فرما کر معاذؓ کو یمن بھیجا) تو آپ نے حضرت معاذ سے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی معاملہ آئے گا تو تم کس طرح سے فیصلہ کرو گے؟ معاذؓ نے فرمایا قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کروں گا؟ آپ نے فرمایا اگر تم (وہ بات) قرآن میں نہ پاؤ تو انہوں نے عرض کیا آنحضرتؐ کی سنت کے مطابق' پھر آپ نے دریافت فرمایا اگر تم رسول اللہؐ کی سنت میں بھی وہ بات نہ پاؤ اور قرآن کریم میں بھی وہ بات نہ پاؤ؟ معاذؓ نے عرض کیا پھر میں اپنی سمجھ سے غور وفکر سے دریافت کروں گا اور (معاملہ کا فیصلہ کرنے میں کسی قسم کی) کوتاہی نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت معاذؓ کے سینہ پر ہاتھ مارا (شاباش دی) اور آپ نے فرمایا تمام قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کے قاصد کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ جس سے اس کا رسول خوش ہے۔

قیاس واجتہاد کا ثبوت:

حاصل حدیث یہ ہے کہ سب سے پہلے مسئلہ کی دلیل قرآن کریم میں تلاش کی جائے' اس میں نہ ملے تو حدیث شریف میں تلاش کرے اور اس میں بھی نہ ملے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کو دیکھا جائے اور اگر کسی مسئلہ میں اجماع بھی نہ مل سکے تو پھر قیاس کیا جائے بشرطیکہ وہ قیاس قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے قیاس واجتہاد کے دلیل ہونے کی وضاحت ہے اور اجتہاد وتقلید وقیاس کے حجت شرعیہ ہونے پر حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" اور حضرت مفتی محمد رفیع عثانی کی تالیف فقہ میں اجماع کا مقام' تقلید کیا ہے؟ اور حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف تقلید شخصی' مطبوعہ (جواہر الفقہ جلد اوّل میں) ملاحظہ فرمائی جائے۔

خلاصۃ الباب ''میں اپنی سمجھ اور غور وفکر سے دریافت کروں گا'' کا مطلب یہ ہے کہ میں اس قضیہ کا حکم ان مسائل پر قیاس کے ذریعہ حاصل کروں گا جو نصوص یعنی کتاب وسنت میں مذکور ہیں بایں طور کہ کتاب وسنت میں اس قضیہ کے مشابہ جو مسائل مذکور ہیں ان کے مطابق اس قضیہ کا حکم وفیصلہ کروں گا۔

مظہرؒ نے بھی اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ پہلے میں غور وفکر کروں گا کہ میرے سامنے جو قضیہ پیش ہوا ہے کہ جس کا کوئی حکم کتاب وسنت میں مذکور نہیں ہے وہ کون سے ایسے مسئلہ سے مشابہ ہے جو کتاب وسنت میں مذکورہ ہے جب میں ان دونوں کے درمیان مشابہت پاؤں گا تو اس کا وہی حکم وفیصلہ کروں گا جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں مذکور مسئلہ کا ہے' چنانچہ ائمہ مجتہدین کے یہاں اس قیاس پر بہت سے مسائل کا استنباط کیا گیا ہے' یہ الگ بات ہے کہ ان ائمہ مجتہدین نے قیاس کی علت وبنیاد میں اختلاف کیا ہے مثلاً گیہوں کے ربوا (سود) کے حرام ہونے کے بارے میں (یعنی صریح حکم) ہے جب کہ تربوز کے بارے میں ایسی نص نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت امام شافعیؒ نے تربوز کو گیہوں پر قیاس کرتے ہوئے اس کے ربوا کو بھی حرام قرار دیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک گیہوں کے ربوا کے حرام ہونے کی علت اس کا ''کھائی جانے والی چیز'' ہونا ہے اور چونکہ تربوز بھی ''کھائی جانے والی چیز ہے'' اس لئے گیہوں کے حکم پر قیاس کرتے ہوئے اس کا ربو بھی حرام ہوگا۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک گیہوں کے ربوا کے حرام ہونے کی علت چونکہ اس کا مکیل (یا موزون) ہونا ہے اس لئے انہوں نے گیہوں پر چونے کو قیاس کیا ہے اور یہ مسئلہ اخذ کیا کہ چونے کا ربوا بھی حرام ہے۔

بہر حال یہ حدیث قیاس واجتہاد کے مشروع ہونے کی بہت مضبوط دلیل ہے اور اصحاب ظواہر (غیر مقلدین) کے مسلک کے خلاف ہے جو قیاس واجتہاد کے منکر ہیں۔

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

۱۹۷: مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابوعون بن حارث بن عمرو' اصحاب معاذ' حضرت معاذ بن جبلؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَوْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ شَكَّ الشَّيْخُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ زَادَ أَحْمَدُ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا

۱۹۸: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' سلیمان بن بلال (سند: ۲) احمد بن عبدالواحد' مروان بن محمد' سلیمان بن بلال' عبدالعزیز بن محمد' کثیر بن زید' ولید بن رباح' ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح درست ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ مگر وہ صلح (درست نہیں) جو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے۔ سلیمان بن داؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان اپنی شرائط پر عمل کریں۔

وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ۔

١٩٩: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ لَهُ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُمْ فَاقْضِهِ۔

١٩٩: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن مالک نے انہیں بتایا کہ ان کا قرض ابن ابی حدرد کے ذمہ آتا تھا جس کا انہوں نے عہد نبوی میں مسجد کے اندر تقاضا کیا تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے سن لیا اس وقت آپ اپنے گھر میں تھے۔ تو آپ مکان سے باہر تشریف لائے اور کمرے کا پردہ اُٹھا کر کعب بن مالک کو آواز دی۔ کعب بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ تم نصف قرضہ معاف کر دو۔ حضرت کعب نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ (میں نے آدھا قرضہ) معاف کر دیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ابن ابی حدرد سے ارشاد فرمایا اُٹھو اور تم قرضہ ادا کر دو۔

قاضی کے صلح کرانے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ قاضی کو افہام وتفہیم سے فریقین میں مصالحت کرا دینا جائز ہے لیکن اس کے لئے زور زبردستی درست نہیں۔ اگر دعویٰ کرنے والا شخص اپنا حق معاف نہ کرے تو قاضی' مدعا علیہ سے مدعی کا مطالبہ پورا کرائے گا۔

بَاب فِي الشَّهَادَاتِ

باب: شہادات کا بیان

٢٠٠: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيَّتَهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي

٢٠٠: ابن السرح' احمد بن سعید' ابن وہب' مالک بن انس' عبد اللہ بن ابی بکر' عبد اللہ بن عمرو' عبد الرحمن بن ابی عمرہ' حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو سب سے بہتر گواہوں کی خبر نہ دوں۔ جو شخص شہادت دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں (اس معاملہ کا) گواہ ہوں اس سے پہلے کہ اس سے اسے کہا جائے' عبد اللہ بن ابی بکر کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کونسی شہادت مراد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے فرمایا امام مالک نے بیان کیا اس سے وہ گواہ مراد ہے جو کہ اپنی شہادت کا اظہار کر دے اور اس کو اس بات کا علم نہ ہو کہ اس کی یہ شہادت کسی شخص کے لئے فائدہ مند ہے۔ ہمدانی نے بیان کیا کہ اس

هِيَ لَهُ قَالَ الْهَمَدَانِيُّ وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ۔

کو بادشاہ کے پاس لے جائے ابن سرح نے بیان کیا کہ گواہی کو امام کے پاس لے جائے۔ ہمدانی کی روایت میں لفظ اخبار مذکور ہے اور ابن سرح نے (اپنی روایت میں) عبدالرحمٰن نہیں بیان کیا بلکہ ابن ابی عمرو کہا ہے۔

حق کی گواہی دینے کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ جب دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ میں سچا ہو اور اس کو گواہ نہ مل رہا ہو اور دوسرے شخص کو اس کے حق کے بارے میں علم ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ حاکم یا قاضی کے طلب کئے بغیر خود بخود گواہی دے تاکہ دوسرے کی حق تلفی نہ ہو لیکن آج کے دور میں معاملات اس نہج پر پہنچ گئے ہیں کہ گواہی دینا بذات خود ایک عذاب سے کم نہیں ہوتا۔ گواہی دینے والے کو ایسے چکروں میں ڈال دیتے ہیں کہ اس کی جان پہ بن آتی ہے لہٰذا اگر کوئی شخص ان مصائب سے بچنے کے لئے گواہی نہ دے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جس حدیث میں بغیر طلب کے گواہی دینے کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو کہ بغیر طلب کے گواہی دے گی اس سے مراد جھوٹی شہادت یا جھوٹی قسم کھانا یا قسم لینے سے پہلے قسم کھانا مراد ہے۔ اور سب سے بہتر گواہی کا مطلب یہ ہے کہ گواہ کا مقصد گواہی ظاہر کرنے سے حق کا اظہار مقصود ہو دُنیاوی بھلائی یا لوگوں میں نیک کام ہونا مقصد نہ ہو مسئلہ یہ ہے کہ بعض مرتبہ شہادت دینا فرض ہے جیسے رمضان المبارک یا عید الاضحیٰ کے چاند وغیرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ولا تکتموا الشهادة﴾ اے لوگو! شہادت ہرگز نہ چھپاؤ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا

باب: کوئی شخص فریقین میں کسی ایک کا تعاون کرے اور اس کا علم نہ ہو کہ کونسا فریق حق پر ہے؟

۲۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

۲۰۱: احمد بن یونس' زہیر' عمارہ بن غزیہ' حضرت یحییٰ بن راشد سے مروی ہے کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے تو وہ نکلے اور انہوں نے بیٹھ کر کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی کوئی حدود روکنے کی سفارش کی تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ضد کی اور جس شخص نے ناحق قصداً جھگڑا کیا تو وہ شخص ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس جھگڑے کو چھوڑ دے۔ اور جس شخص نے کسی صاحب ایمان کے سلسلہ میں ایسی بات کہی جو کہ اس میں نہیں تھی تو وہ شخص میل کچیل اور گارے کیچڑ میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس سے توبہ کرے۔

۲۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

۲۰۲: علی بن حسین' عمر بن یونس' عاصم بن محمد' مثنیٰ بن یزید' مطر' نافع

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ۔

ابن عمرؓ سے روایت بھی اسی طریقہ سے مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جو شخص فساد میں ناحق اور ظلم پر امداد کرے گا تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا (اور وہ دُنیا میں رسوا ہوگا اور آخرت میں ضرور رسوا ہوگا)۔

بَابٌ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

باب: جھوٹی شہادت دینا

۲۰۳: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ۔

۲۰۳: یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن عبید، سفیان، ان کے والد، حبیب بن نعمان، حضرت خریم بن فاتکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا: جھوٹی شہادت، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کے برابر ہے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ﴾ تلاوت فرمائی یعنی اے لوگو! تم بتوں کی نجاست سے بچتے رہو اور جھوٹی بات سے بچتے رہو ایک اللہ ہی کی طرف (متوجہ) ہو کر نہ کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کر کے۔

بَابُ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهُ

باب: کس شخص کی گواہی قبول نہیں ہوگی

۲۰۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْغِمْرُ الْحِنَةُ وَالشَّحْنَاءُ۔

۲۰۴: حفص بن عمر، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب، انکے والد، انکے دادا سے مروی ہے کہ نبیؐ نے خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت، اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی شہادت کو رد کیا اور اپنے اہل خانہ پر گھر کے ملازم اور نوکر کی گواہی کو بھی رد کر دیا البتہ دوسروں کے حق میں اس ملازم کی گواہی کو جائز قرار دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا لفظ حِقْد، شَحْنَاء ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اور قانع جو کہ پرانے ملازم کے معنی میں آتا ہے اس کا حکم بھی خاص مزدور کی طرح ہے۔

۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجُوزُ

۲۰۵: محمد بن خلف، زید بن یحییٰ، سعید بن عبدالعزیز، حضرت سلیمان بن موسیٰؓ سے اسی طریقہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی شہادت جائز نہیں اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے

شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ۔

بغض رکھے تو اس کی شہادت بھی جائز نہیں (یعنی دُنیاوی غرض سے دُشمنی رکھے)۔

بَاب شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ

باب: جنگل کے رہنے والے شخص کی شہر والوں پر گواہی

۲۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔

۲۰۶: احمد بن سعید' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' نافع بن یزید' ابن الہاد' محمد بن عمرو' عطار بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شہر والے شخص پر دیہات کے رہنے والے شخص کی شہادت نہیں۔ (کیونکہ اکثر و بیشتر دیہاتی' ناسمجھ ہوتے ہیں)۔

بَاب الشَّهَادَةِ عَلَى الرَّضَاعِ

باب: دودھ پلانے کی شہادت

۲۰۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ۔

۲۰۷: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ مجھ سے عقبہ بن حارث نے حدیث بیان کی اور میرے ایک دوست نے عقبہ سے حدیث بیان کی اور مجھے اپنے دوست کی روایت اچھی طرح یاد ہے' عقبہ نے کہا میں نے اُمّ یحییٰ بنت اہاب سے نکاح کیا۔ ہمارے پاس ایک مرتبہ ایک سیاہ رنگ کی عورت آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (یعنی شوہر و بیوی کو) یہ بات سن کر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے توجہ نہ دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا تم کو کیا علم ہے وہ اب ایسا کہہ رہی ہے' تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو۔

۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ

۲۰۸: احمد بن ابی شعیب' حارث بن عمیر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' اسمٰعیل بن علیہ' ایوب' حضرت ابن ابی ملیکہ عبید بن ابی مریم' عقبہ بن حارث اور میں نے (یعنی راوی ابن ابی ملیکہ نے') سنا بھی ہے لیکن مجھ کو عبید کی روایت اچھی طرح یاد ہے پھر روایت اسی طرح نقل کی جس طرح پہلی روایت مذکور ہے۔

مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد نَظَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ ثِقَاتِ أَصْحَابِ أَيُّوبَ۔

بَاب شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَفِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ

۲۰۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هَذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللَّهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا۔

۲۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعُدَيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعُدَيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الْآيَةَ۔

باب: دورانِ سفر وصیت سے متعلق کافر ذمی کی گواہی

۲۰۹: زیاد بن ایوب' ہشیم' زکریا شعبی سے روایت ہے کہ ایک مسلمان کی قوقا (نامی بستی) میں موت کا وقت آ گیا اور اس کو کوئی مسلمان نہیں ملا کہ وہ جس کو اپنی وصیت پر گواہ بنائے۔ تو اس نے اہل کتاب کے دو آدمیوں کو گواہ بنایا پھر وہ دونوں کوفہ میں آئے اور انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے بیان کیا اور اسکا ترکہ بھی لے کر آئے اور انہوں نے وصیت بھی بیان کی۔ ابوموسیٰ نے فرمایا یہ تو ایسی بات ہے جو کہ نبیؐ کے دور میں ایک مرتبہ پیش آئی تھی پھر اسکے بعد پیش نہیں آئی' اس کے بعد ابوموسیٰ نے ان دونوں آدمیوں کو عصر کے بعد حلف دلایا (قسم کھلوائی) کہ اللہ کی قسم! ہم لوگوں نے خیانت نہیں کی نہ جھوٹ بولا نہ بات تبدیل کی نہ کوئی بات پوشیدہ رکھی نہ ہی کوئی تبدیلی کی اور بلاشبہ' اس شخص کی یہی وصیت تھی' یہی ترکہ تھا پھر حضرت ابوموسیٰؓ نے ان لوگوں کی شہادت پر حکم دیا۔

۲۱۰: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' ابن ابی زائدہ' محمد بن القاسم' عبدالملک بن سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مسلمان شخص قبیلہ بنی سہم میں سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا پھر اس شخص کا ایسے ملک میں انتقال ہو گیا کہ جہاں پر کوئی مسلمان موجود نہ تھا جب وہ دونوں شخص اس کا ترکہ لے کر آئے تو اس میں چاندی کا ایک گلاس کہ جس پر سونے کے پترے لگے ہوئے تھے نہ ملا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حلف دیا۔ پھر وہ گلاس مکہ مکرمہ میں ملا جن کے پاس ملا انہوں نے کہا ہم نے اس کو تمیم اور عدی سے خریدا' اسکے بعد وہ شخص اس سہمی کے ولی میں سے کھڑے ہوئے انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت سے زیادہ معتبر ہے اور گلاس ہمارے شخص (سہمی کا ہے) اس پر یہ آیت کریمہ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ نازل ہوئی۔

بَاب إِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَقْضِيَ بِهِ

باب: جس وقت ایک شخص کی شہادت پر قاضی کو یقین ہو جائے کہ یہ سچا ہے تو اس پر فیصلہ دے سکتا ہے

۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسِ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوْ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ۔

۲۱۱: محمد بن یحییٰ' حکم بن نافع' شعیب' زہری' عمارہ بن خزیمہ' سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا وہ نبیؐ کے صحابہؓ میں سے تھے کہ آنحضرتؐ نے ایک دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا پھر آپ نے اس اعرابی کو اپنے پیچھے آنے کو فرمایا تا کہ اسے گھوڑے کی قیمت ادا فرما دیں تو آپ جلدی جلدی چلنے لگے اور اس دیہاتی نے اس میں تاخیر کی اور کچھ لوگوں نے دیہاتی کے سامنے آنا شروع کر دیا اور اس گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور ان لوگوں کو اس کا علم نہ تھا کہ اس گھوڑے کو آپ خرید چکے ہیں۔ اس پر دیہاتی نے نبیؐ کو آواز دی اور کہنے لگا اگر اس گھوڑے کو آپ خریدتے ہیں تو خرید لیں ورنہ اس گھوڑے کو میں فروخت کر دیتا ہوں یہ بات سن کر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا کیا میں نے تم سے اس گھوڑے کو نہیں خرید کیا؟ دیہاتی شخص نے کہا نہیں' اللہ کی قسم! میں نے آپ کو گھوڑا فروخت نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا تم گھوڑا میرے ہاتھ فروخت کر چکے ہو۔ دیہاتی شخص نے کہنا شروع کر دیا کہ آپ گواہ پیش فرمائیں اس وقت خزیمہ بن ثابتؓ نے کہا میں شہادت دیتا ہوں (اسکی کہ آپ گھوڑا قیمتاً خرید چکے ہیں اور وہ شخص گھوڑا فروخت کر چکا ہے) تو نبیؐ خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے (خزیمہ بن ثابت سے) فرمایا تم کس بنیاد پر شہادت دے رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ میں آپ کو سچا سمجھتا ہوں۔ اس پر نبیؐ نے حضرت خزیمہ کی شہادت کو دو شہادت کے قائم مقام قرار دیا۔

حضرت خزیمہؓ کے لئے مخصوص حکم:

مذکورہ حکم کے بارے میں جمہور علماء کی یہ رائے ہے کہ مذکورہ حکم حضرت خزیمہ کے ساتھ خاص تھا دوسرے کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد جس وقت حضرت زید بن ثابتؓ قرآن کریم جمع فرماتے تھے تو لوگ ان کے پاس آیت کریمہ لکھ کر لاتے تھے وہ ہر ایک آیت کریمہ کے لئے دو گواہ مانگتے تھے لیکن سورہ برائت کا اخیر حصہ حضرت خزیمہؓ کے پاس ملا تو آپ نے ان کی اس خصوصیت کی بنا پر دو گواہوں کا مطالبہ نہ کیا بلکہ ان کی ایک گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا۔

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ

باب: ایک حلف اور ایک گواہ کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا بیان

۲۱۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ عُثْمَانُ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ۔

۲۱۲: عثمان بن ابی شیبہ' حسن' زید بن حباب' سیف مکی' قیس بن سعد' عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ فرمادیا۔

ایک ہی گواہ پر فیصلہ:

مراد یہ ہے کہ دعویٰ کرنے والے شخص کے پاس ایک ہی گواہ موجود تھا آپ نے دعویٰ کرنے والے سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔ یہ قسم ایک گواہ کے قائم مقام تھی۔ یہ بھی خصوصی قسم کا مقدمہ ہے جس میں ایک گواہ اور ایک قسم پر آپ نے فیصلہ فرمایا۔ امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اسی حدیث کے تحت ایک گواہ اور ایک قسم سے مدعی کے حق میں فیصلہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ تاہم احناف کے ہاں دو مرد گواہوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہونا ضروری ہے۔ ان کا استدلال قرآن کریم کی آیت: ﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ﴾ [البقرة: ۲۸۲] اور دیگر متعدد احادیث ہیں۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحُقُوقِ۔

۲۱۳: محمد بن یحییٰ' سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار بھی اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں سلمہ نے اپنی روایت میں اسی طرح بیان کیا ہے کہ عمرو نے یہ بیان کیا کہ یہ فیصلہ حقوق کے سلسلہ میں تھا (حدود سے متعلق نہیں تھا)۔

۲۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَتْ سُهَيْلًا

۲۱۴: احمد بن ابی بکر' دراوردی' ربیعہ' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ فرمادیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ربیع نے اس حدیث کی سند میں یہ اضافہ بیان کیا کہ شافعی' عبدالعزیز تو میں نے سہیل سے اس کو بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھ سے ربیعہ نے بیان کیا اور میرے نزدیک وہ مستند ہیں کہ میں نے یہ حدیث سنائی تھی لیکن مجھ کو یہ حدیث یاد نہیں ہے۔ عبدالعزیز نے فرمایا سہیل کو ایسی بیماری لاحق ہوگئی تھی کہ جس سے ان کی عقل میں کچھ خلل آگیا تھا اور وہ کچھ حدیثوں کو بھول گئے تھے' سہیل اس کے بعد ربیعہ' ان کے والد

عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

کے واسطہ سے روایت کرتے تھے۔

حنفیہ کے نزدیک نصابِ گواہی:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی معاملہ کے فیصلہ کے لئے دو مسلمان عاقل بالغ مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا ہونا ضروری ہے۔ حنفیہ کے نزدیک ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ جائز نہیں ہے۔ شروحاتِ حدیث بذل المجہود فتح الملہم شرح مسلم میں اس مسئلہ اور مذکورہ حدیث کے جواب میں تفصیلی بحث مذکور ہے۔ اور حنفیہ کی دلیل دوسری روایات ہیں۔

۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ أَبِي مُصْعَبٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ سُلَيْمَانُ فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ قَالَ فَإِنْ كَانَ رَبِيعَةُ أَخْبَرَكَ عَنِّي فَحَدِّثْ بِهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِّي۔

۲۱۵: محمد بن داؤد زیاد سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے ابی مصعب کی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔ سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے سہیل سے ملاقات کر کے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے علم نہیں۔ میں نے کہا کہ ربیعہ نے تو آپ کے ذریعہ سے مجھ کو یہ حدیث بتلائی ہے انہوں نے کہا اگر ایسا ہے تو تم پھر اس حدیث کو ربیعہ اور میرے ذریعہ سے بیان کرتے رہو۔

۲۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ شُعَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْبِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي الزُّبَيْبَ يَقُولُ بَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بَلْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَنْ بَيِّنَتُكَ قُلْتُ سَمُرَةُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ وَرَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ لَهُ فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَدْ

۲۱۶: احمد بن عبدۃ حضرت عمار بن شعیب اپنے والد ان کے دادا زبیب عنبری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ بنی العنبر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اہل لشکر نے ان کو رکبہ (طائف کے قریب گاؤں) میں گرفتار کرلیا اور ان کو گرفتار کر کے خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے (تو میں سوار شخص تھا اس بناء پر) میں آگے آیا اور میں نے آپ کو سلام کیا میں نے کہا السَّلام علیکم یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا لشکر ہمارے پاس آیا اور اس نے ہم کو پکڑ لیا حالانکہ ہم اسلام لا چکے تھے اور ہم لوگوں نے جانوروں کے کان کاٹ ڈالے تھے جس وقت قبیلہ بنی العنبر کے افراد آئے تو مجھ سے حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ موجود ہے کہ تم گرفتار ہونے سے قبل اسلام لا چکے تھے میں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا سمرہ! جو کہ قبیلہ بنی العنبر میں سے ایک شخص تھے اور ایک صاحب جن کا زبیب نے نام لیا۔ پھر اس شخص نے تو شہادت پیش کی اور سمرہ نے شہادت سے انکار کر دیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے

أَبَى أَنْ يَشْهَدَ لَكَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الْآخَرِ قُلْتُ نَعَمْ فَاسْتَحْلَفَنِي فَحَلَفْتُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ اذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الْأَمْوَالِ وَلَا تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ فَدَعَتْنِي أُمِّي فَقَالَتْ هَذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِي فَانْصَرَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي احْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ وَقُمْتُ مَعَهُ مَكَانَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمَيْنِ فَقَالَ مَا تُرِيدُ بِأَسِيرِكَ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلرَّجُلِ رُدَّ عَلَى هَذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِي أَخَذْتَ مِنْهَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِي قَالَ فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَزَادَنِي آصُعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

ارشاد فرمایا کہ سمرہ نے تو شہادت دینے سے انکار کر دیا اب کیا تم اپنے گواہ کے ساتھ قسم کھالو گے؟ عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے اللہ کی قسم دلوائی تو میں نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ بلاشبہ ہم فلاں فلاں دن اسلام لے آئے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان چیر دیئے تھے آپ نے اہل لشکر سے فرمایا تم لوگ جاؤ اور ان کا آدھا مال تقسیم کر لو اور ان کی اولاد کو ہاتھ نہ لگاؤ اگر اللہ تعالیٰ مجاہدین کی کوشش ضائع ہونا مذموم نہ خیال فرماتے تو ہم لوگ تمہارے مال دولت میں سے ایک رسّی بھی نہ لیتے۔ زبیب نے بیان کیا مجھ کو میری والدہ نے بلایا اور فرمایا اس شخص نے میری توشک چھین لی ہے' میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لو اور میں نے اس شخص کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس کو پکڑا اور میں اپنی جگہ اس شخص کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے ہم دونوں کو کھڑا ہوا دیکھ کر فرمایا تم اپنے قیدی سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے اس شخص سے فرمایا تم اس کی والدہ کی توشک دے دو جو تم نے لی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ توشک میرے پاس سے ضائع ہو گئی ہے' آپ نے اس شخص کی تلوار مجھ کو عنایت فرما دی اور اس شخص سے فرمایا تم جاؤ اور اناج کے کئی صاع اس شخص کو مزید دے دو اور زبیب کہتے ہیں کہ اس نے مجھے چند صاع جو کے دیئے۔

درمیانہ درجہ کا حکم:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ اگر ان کا کفر ثابت ہو جاتا تو ان کا تمام اثاثہ مسلمانوں کی ملکیت ہو جاتا اور اگر ان کا مسلمان ہونا ثبوت شرعی سے ثابت ہو جاتا تو وہ بالکل آزاد رہتے اور ان کا مال مسلمانوں پر حلال ہوتا کیونکہ ثبوت متوسط درجہ کا ہے اس لئے اس کی مناسبت سے حکم بھی درمیانہ درجہ کا حکم دیا گیا کہ تم دونوں آدھا آدھا مال لے کر مصالحت کر لو اور اختلاف نہ کرو۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ

باب: دو آدمیوں کے ایک شے کے مدعی ہونے اور کسی کے پاس گواہ نہ ہونے کا بیان

۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۲۱۷: محمد بن منہال' یزید بن زریع' ابن ابی عروبہ' قتادہ' سعید بن ابی بردہ' ان کے والد' ان کے دادا حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے مروی ہے کہ دو

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا۔

آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اُونٹ یا کسی اور جانور کا دعویٰ دائر کیا اور ان دونوں آدمیوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھا۔ پھر آپ نے اس جانور یا اُونٹ کو ان دونوں کے درمیان مشترک قرار دے دیا۔

۲۱۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۲۱۸: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' عبدالرحیم بن سلیمان' حضرت سعید سے اسی طریقہ سے روایت ہے۔

۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

۲۱۹: محمد بن بشار' حجاج' ہمام' قتادہ سے اسی سند سے مروی ہے عہد نبوی میں دو آدمیوں نے ایک اُونٹ کے بارے میں دعویٰ کیا اور ہر ایک شخص نے اپنے دعویٰ کے دو دو گواہ خدمت نبوی میں پیش کئے تو آنحضرت ﷺ نے اس اُونٹ کو دونوں آدمیوں کے درمیان آدھا' آدھا (مشترک) تقسیم فرما دیا۔

۲۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا۔

۲۲۰: محمد بن منہال' یزید بن زریع' ابن ابی عروبہ' قتادہ' خلاس' ابورافع' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ دو شخص خدمت نبوی میں ایک شے کے بارے میں جھگڑا لے کر حاضر ہوئے اور ان دونوں شخصوں میں سے کسی کے پاس بھی گواہ موجود نہیں تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم پر قرعہ اندازی کرنے کے لئے حکم فرمایا خواہ اس قسم کے کھانے کو اچھا سمجھیں یا برا سمجھیں۔

قرعہ اندازی کے بعد قسم:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ پہلے تم دونوں قرعہ ڈالو جس شخص کا نام قرعہ میں نکل آئے تو وہ شخص قسم کھا کر وہ چیز لے سکتا ہے۔

۲۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَرِهَ الِاثْنَانِ الْيَمِينَ أَوْ اسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا قَالَ سَلَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ إِذَا أُكْرِهَ الِاثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ۔

۲۲۱: احمد بن حنبل' سلمہ بن شبیب' عبدالرزاق' معمر' ہمام' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو شخص قسم کھانے یا حلف لینے کو برا سمجھیں یا اچھا سمجھیں تو اس پر قرعہ اندازی کریں (جس شخص کے نام پر قرعہ نکل آئے تو وہ شخص حلف کر کے اس شے کو لے لے) سلمہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث معمر نے سنائی اور كَرِهَ الِاثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ کے بجائے كَرِهَ الِاثْنَانِ الْيَمِينَ کہا۔

۲۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ

۲۲۲: ابوبکر بن ابی شیبہ' خالد بن حارث' حضرت سعید بن ابی عروبہ سے

بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مِنْهَالٍ مِثْلَهُ قَالَ فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ۔

اسی طریقہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے معاملہ میں جھگڑا کیا اور ان دونوں آدمیوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تھا تو آنحضرت ﷺ نے ان کے حلف کرنے پر قرعہ اندازی کا حکم فرمایا۔

بَاب الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

باب: اگر مدعی کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو مدعا علیہ کو حلف لینا چاہئے

۲۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

۲۲۳: عبداللہ بن مسلمہ' نافع بن عمر' حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تحریر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعا علیہ کو حلف لینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

مدعا علیہ پر قسم:

مدعا علیہ پر قسم کھانا اس صورت میں ضروری ہے جبکہ مدعا علیہ' مدعی کے دعویٰ کے درست ہونے کا انکار کر دے اور دعویٰ کرنے والے شخص کے پاس گواہ موجود نہ ہوں اگر مدعی کے پاس ثبوت یا گواہ ہوں تو فیصلہ اس کے مطابق ہوگا جو حدیث میں ہے: ((البنية على المدعي واليمين على من انكر)).

بَاب كَيْفَ الْيَمِينُ

باب: حلف لینے کا طریقہ

۲۲۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَعْنِي لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي۔

۲۲۴: مسدد' ابو الاحوص' عطاء بن سائب' ابویحییٰ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو قسم کھلائی تو آپ نے اس شخص سے اس طرح فرمایا تم اس اللہ کی قسم کھاؤ جس کے ☆☆ علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ تمہارے ذمہ دعویٰ کرنے والے شخص کی کوئی شے نہیں ہے۔

بَاب إِذَا كَانَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ذِمِّيًّا أَيَحْلِفُ

باب: جس وقت مدعا علیہ کافر ذمی ہو تو اس سے حلف لیا جائے یا نہیں؟

۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي

۲۲۵: محمد بن عیسیٰ' ابومعاویہ' اعمش' شقیق' حضرت اشعث سے مروی ہے کہ میرے اور ایک یہودی شخص کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی یہودی نے میرے حصہ کا انکار کر دیا۔ میں اس کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ موجود

النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا: تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ قسم کھا کر میرا مال لے اُڑے گا تب اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ نازل فرمائی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى عِلْمِهِ فِيمَا غَابَ عَنْهُ

باب: کسی آدمی کو کسی واقعہ کے علم کی بنا پر قسم دینا جبکہ وہ واقعہ اس کی موجودگی میں نہیں ہوا

۲۲۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِي لِلْيَمِينِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۲۲۶: محمود بن خالد' حارث بن سلیمان' کردوس' حضرت اشعث بن قیس سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ کا ایک شخص اور حضرموت کا ایک شخص زمین کے معاملہ میں خدمت نبوی میں جھگڑا لے کر آیا حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ میری زمین کو اس شخص کے والد نے زبردستی قبضہ کرلیا ہے اور وہ زمین اب اس کے قبضہ میں ہے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ موجود ہے؟ عرض کیا نہیں۔ مگر میں کندی شخص کو اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ یہ شخص اس بات کو نہیں جانتا کہ یہ میری زمین ہے اور اس کے والد نے اس پر زبردستی قبضہ کیا تھا تو کندی شخص قسم کھانے پر راضی ہوگیا اور پھر مذکورہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۲۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ۔

۲۲۷: ہناد بن سری' ابوالاحوص' سماک' علقمہ بن وائل' حضرت وائل بن حجر حضرمیؓ سے مروی ہے کہ ایک حضرمی اور ایک کندی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے میرے والد کی زمین غصب کر لی ہے۔ کندی شخص نے عرض کیا کہ وہ میری زمین ہے میں اس زمین میں کاشت کرتا ہوں اس شخص کا اس زمین پر کوئی حق نہیں ہے۔ آپ نے حضرمی سے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر تمہارے سامنے یہ قسم کھائے گا (یعنی جب تمہارے پاس گواہ موجود نہیں تو کندی قسم کھائے گا) حضرمی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ یہ فاسق آدمی ہے اسے کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کس طرح کی قسم کھا رہا ہے وہ متقی آدمی نہیں ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ قسم کے علاوہ تمہارے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

بَابُ كَيْفَ يَحْلِفُ الذِّمِّيُّ

۲۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي لِلْيَهُودِ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى۔

۲۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَعْنِي لِابْنِ صُورِيَا أُذَكِّرُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَأَقْطَعَكُمُ الْبَحْرَ وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَتَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمُ الرَّجْمَ قَالَ ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيمٍ وَلَا يَسَعُنِي أَنْ أُكَذِّبَكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

باب: کافر ذمی کو کس طریقہ سے قسم دلائی جائے؟

۲۲۸: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' مزینہ کا ایک شخص' ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے یہودیوں سے فرمایا تم لوگوں کو میں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی تم لوگ زنا کرنے والے شخص کے بارے میں توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ (آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی تھی جب کہ یہود نے اس بات کا انکار کر دیا کہ زانی کو سنگسار کرنے کی سزا توریت میں مذکور نہیں ہے)

۲۲۹: عبدالعزیز بن یحییٰ' ابوالاصبغ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' حضرت زہری سے بالکل اسی طریقہ سے روایت ہے کہ مجھ سے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص نے جو کہ علم کا اتباع کرنے والا اور علم کا محافظت کرنے والا شخص (یعنی عالم باعمل) تھا اس نے آخر حدیث تک بیان کیا۔

۲۳۰: محمد بن مثنیٰ' عبد الاعلیٰ' سعید' قتادہ' عکرمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے (یہود کے ایک عالم) ابن صوریا سے یہ بات ارشاد فرمائی میں تم لوگوں کو اس اللہ کی یاد دلاتا ہوں جس نے تم لوگوں کو فرعون کی قوم سے نجات عطا فرمائی اور تمہارے لئے سمندر میں راستہ بنا دیا اور تم لوگوں پر بادل کا سایہ کیا' اور پھر من وسلویٰ نازل فرمایا اور توریت کو موسیٰ پر نازل فرمایا۔ کیا تم لوگوں کی کتاب توریت میں (زنا کرنے والے شخص کو) سنگسار کرنے کا حکم مذکور ہے؟ ابن صوریا نے کہا آپ نے بہت بڑی ذات کا حوالہ دیا ہے اب (اسکے بعد) میرے لئے جھوٹ کہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پھر حدیث کو آخر تک بیان کیا گیا۔

ایک گواہی اور ایک معجزہ:

آخری جملہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ابن صوریا کے کہنے کے بعد زانی کو سنگسار کرنے کا حکم توریت میں نکلا اور زنا کرنے والے یہودی کو سنگسار کیا گیا اور سمندر میں راستہ بنانے سے مراد بحر قلزم میں بطور معجزہ کے حضرت موسیٰ ؑ کے لئے راستہ بنانے کے مشہور واقعہ کی جانب اشارہ ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى حَقِّهِ

باب: اپنے حق کی خاطر کسی کا قسم کھانا

۲۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ وَمُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

۲۳۱: عبدالوہاب' موسیٰ' بقیہ بن ولید' بجیر بن سعد' خالد بن معدان' سیف' حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو آدمیوں کا فیصلہ فرمایا تو جو شخص مقدمہ ہار گیا تھا اس نے فیصلہ (سننے کے بعد) کہا میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے فرمایا اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی حماقت پر ملامت فرماتا ہے مگر تمہارے لئے سمجھ داری عقل مندی ضروری ہے پھر اگر تم کو کسی وجہ سے (مقدمہ میں) شکست ہو جائے تو تم یہ کہو اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

بَابٌ فِي الْحَبْسِ فِي الدَّيْنِ وَغَيْرِهِ

باب: قرض کی بناء پر کسی کو قید کرنے کا بیان

۲۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ أَبِي دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ۔

۲۳۲: عبداللہ بن محمد' عبداللہ بن مبارک' وبر بن ابی دلیلہ' حضرت شریدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دولت مند شخص کا قرض ادا نہ کرنا اس کی عزت خراب کرنے اور اس کی سزا کو درست قرار دے دیتا ہے۔ ابن مبارک نے بیان کیا کہ عزت خراب کرنے سے مراد اس سے تیز کلامی اور تنبیہ ہے اور سزا سے مراد اس کو قید کرنا ہے۔

۲۳۳: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِي الْزَمْهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ مَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَ بِأَسِيرِكَ۔

۲۳۳: معاذ بن اسد' نضر بن شمیل' حضرت ہرماس بن حبیب جو جنگل کے رہنے والے ایک شخص تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی' انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی میں ایک مقروض شخص کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تم اس شخص کے ساتھ رہو پھر آپ نے فرمایا اے بنو تمیم کے بھائی تم اپنے قیدی سے کیا چاہتے ہو؟

۲۳۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ۔

۲۳۴: ابراہیم بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو بوجہ الزام کے گرفتار کیا تھا۔

تہمت کی وجہ سے گرفتار کرنا:

مفہوم یہ ہے کہ اس شخص کے خلاف مکمل الزام ثابت نہیں تھا صرف اس پر ایک جرم کی تہمت لگی تھی آپ نے تحقیقات مکمل ہونے تک اس کو گرفتار کر لیا تھا۔

۲۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَمُؤَمَّلُ بْنُ

۲۳۵: محمد بن قدامہ' مؤمل بن ہشام' اسماعیل' بہز بن حکیمؒ نے اپنے والد

هِشَامٍ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ إِنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ إِنَّهُ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أَخَذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ۔

سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے ابن قدامہ نے اپنی روایت میں بھائی یا چچا کا تذکرہ کیا ہے جبکہ مؤمل نے کہا کہ وہ نبیؐ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ کہنے لگا کہ میرے پڑوسیوں نے میرا حق مار لیا ہے۔ لیکن نبیؐ نے اس پر دو مرتبہ توجہ نہ دی پھر اس نے کسی شے کا تذکرہ کیا تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی اسکے پڑوسیوں سے جان چھڑاؤ اس روایت میں مؤمل نے وَهُوَ يَخْطُبُ یعنی آپ خطبہ دے رہے تھے کے لفظ کو بیان نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْوَكَالَةِ

باب: وکالت کا بیان

۲۳۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ۔

۲۳۶: عبید اللہ بن سعد' انکے چچا' ان کے والد' ابن اسحٰق' ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خیبر کی طرف روانہ ہونے کا قصد کیا تو میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور سلام کرنے کے بعد عرض کیا میرا خیبر جانے کا ارادہ ہے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جب تم ہمارے وکیل سے ملاقات کرو تو تم ان سے کھجور کے پندرہ وسق لے لینا اگر وہ تم سے نشانی کا مطالبہ کریں تو تم اپنا ہاتھ ان کے گلے پر رکھ دینا (یہی نشانی مقرر فرمائی گئی تھی)۔

بَابٌ مِنَ الْقَضَاءِ

باب: قضاء کے مزید احکام

۲۳۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي طَرِيقٍ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

۲۳۷: مسلم بن ابراہیم' مثنیٰ بن سعید' قتادہ' بشیر بن کعب' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ راستہ میں جھگڑا کرو تو تم سات ہاتھ (کے بقدر) راستہ چھوڑ دو۔

سڑک کے راستہ کی مقدار:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ راستہ میں نہ جھگڑو۔ لیکن اگر کبھی ایسا ہو جائے تو راہ گیروں اور جانوروں کے چلنے کے لئے سات ہاتھ کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

۲۳۸: مسدد' ابن ابی خلف' سفیان' زہری' اعرج' ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگوں کا کوئی بھائی تم سے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَّسُوا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ أَعْرَضْتُمْ لَأُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

تمہاری دیوار کے اندر لکڑی (وغیرہ) گاڑنے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔ یہ بات سن کر لوگوں نے اپنا سر نیچے کرلیا' پھر ابوہریرہؓ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم لوگ اس حدیث کو توجہ سے نہیں سنتے ہو میں یہ حدیث تمہارے کندھوں کے درمیان ڈالتا رہوں گا یعنی تمہیں بار بار سناتا رہوں گا۔

پڑوسی کا حق:

مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارا پڑوسی تمہاری دیوار میں کوئی میخ گاڑنا چاہے یا دیوار' لینٹر وغیرہ میں لکڑی رکھنا چاہے تو اس کو منع نہ کروا چھا یہ ہے کہ اجازت دے دو۔ حاصل حدیث یہی ہے لیکن واضح رہے کہ پڑوسی کی بلا اجازت دیوار میں میخ گاڑنا' یا دیوار پر اپنی کڑی رکھنا جائز نہیں ہے اجازت لینا ضروری ہے۔

۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

۲۳۹: قتیبہ بن سعید' لیث' یحییٰ' محمد بن یحییٰ' لؤلؤہ' حضرت ابوصرمہؓ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ قتیبہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے صاحب النبی ﷺ کا ذکر کیا ہے' سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی دوسرے کو (بلاوجہ شرعی) نقصان یا تکلیف پہنچائے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو نقصان پہنچائے گا اور جو شخص کسی شخص سے عداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

۲۴۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ

۲۴۰: سلیمان' حماد' واصل' سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص کے باغ میں ان کے بھی کھجور کے چند درخت تھے اور ان انصاری کے ساتھ ان کے بیوی بچے بھی تھے تو سمرہؓ جب اپنے درختوں کے پاس جاتے تو انصاری شخص کو (انکے آنے جانے سے) دشواری ہوتی تھی اور انکے آنے سے انکو اذیت پہنچتی اسلئے وہ درخت انصاری نے سمرہؓ سے خریدنا چاہے لیکن سمرہ نے (فروخت کرنے سے انکار کر دیا) پھر وہ درخت تبادلہ پر مانگے تو جب بھی سمرہؓ نے انکار کر دیا پھر انہوں نے نبیؐ سے تذکرہ کیا آپ نے سمرہ سے فرمایا تم اپنے درخت فروخت کر دو۔ انہوں نے آپ کی بات نہ مانی پھر آپ نے فرمایا تم (اپنے درخت) ان سے تبدیل کرلو۔ یہ بات بھی انہوں نے نہیں مانی پھر فرمایا (وہ درخت ان انصاری کو) ہبہ کر دو اور اس کے معاوضہ میں یہ لے لو۔ آپ نے کافی ترغیب دی مگر سمرہؓ نے (کوئی بات) نہیں مانی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ۔

اس پر آپ نے فرمایا تم (دوسروں کو) تکلیف پہنچانے والے ہو پھر آپ نے انصاری سے فرمایا تم جا کر ان کے درختوں کو اُکھاڑ دو۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَى جَارِكَ قَالَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ الْاٰيَةَ۔

۲۴۱: ابو الولید‘ لیث ‘ زہری‘ عروہ‘ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت زبیر سے نالیوں کے معاملہ میں جھگڑنا شروع کیا جو نالیاں پتھریلے مقام سے آ رہی تھیں اور ان نالیوں سے کھیتوں کو پانی پلایا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا تم پانی کو بہنے دو تو حضرت زبیرؓ نے اس سے انکار کر دیا۔ آپ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر! تم اپنے کھیت کی سینچائی کر لو پھر تم پانی‘ اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو‘ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر انصاری کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر تو آپ کی پھوپھی کے صاحبزادہ ہیں۔ تو یہ بات سن کر آپ کا چہرۂ انور غصہ سے تبدیل ہو گیا اور آپ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا تم اپنے کھیت کی سینچائی کر کے پانی کو روک دو یہاں تک کہ پانی کھیت کے کناروں تک بھر جائے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میرا گمان ہے یہ آیت کریمہ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ﴾ اس سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کی اہمیت:

فَلَا وَرَبِّكَ آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ کے پروردگار کی قسم وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم بنا دیں پھر آپ جو فیصلہ فرمائیں اس سے اعراض نہ کریں اور وہ فیصلہ تسلیم کر لیں۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ اَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ كُبَرَائَهُمْ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَاصَمَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَهْزُوْرٍ يَعْنِي السَّيْلَ الَّذِي يَقْتَسِمُوْنَ مَائَهُ فَقَضَى بَيْنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْمَاءَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا يَحْبِسُ الْاَعْلَى عَلَى الْاَسْفَلِ۔

۲۴۲: محمد بن علاء‘ ابو اسامہ‘ ولید‘ ابو مالک‘ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بزرگوں سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک قریشی شخص تھا جو قبیلہ بنی قریظہ کے ساتھ پانی میں شریک تھا پھر اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نالے کے پانی کے بارے میں فریاد کی کہ جس نالہ کا پانی تمام لوگ باہمی طور پر تقسیم کر لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جب تک پانی ٹخنوں تک نہ ہو جائے اُوپر والا شخص‘ نیچے کھیت والے شخص کا پانی نہ روکے۔

۲۴۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ

۲۴۳: احمد بن عبدہ‘ مغیرہ‘ ان کے والد‘ حضرت عمرو بن شعیب‘ ان

عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمْسَكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ۔

کے والد ان کے دادا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہزور (نامی میدان) کے نالہ کے سلسلہ میں اس طرح فیصلہ فرمایا کہ اس نالہ کا پانی بند کر دیا جائے جب تک کہ وہ پانی ٹخنوں تک پہنچے پھر اُوپر والا شخص نیچے والے شخص کے کھیت کے لئے پانی چھوڑ دے۔

پڑوسی کی رعایت کا حکم:

مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کا کھیت اونچائی پر واقع ہو جب اس کھیت کا پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو وہ شخص اپنے کھیت سے نیچے والے دوسرے شخص کے کھیت کے لئے پانی چھوڑ دے اس نیچے کے کھیت والے شخص کو بھی چاہئے کہ جس وقت پانی ٹخنوں تک ہو جائے تو دوسرے شخص کے کھیت میں پانی چھوڑ دے۔

۲۴۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ وَعَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَفِي حَدِيثِ الْآخَرِ فَوُجِدَتْ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ۔

۲۴۴: محمود بن خالد' محمد بن عثمان' عبدالعزیز بن محمد' ابوطوالہ' عمرو بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے نخلستان کے حریم (باغ کے ساتھ والی زمین) کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک راوی نے کہا کہ آپ نے اس کی پیائش کا حکم فرمایا تو وہ زمین سات ہاتھ نکلی دوسری روایت میں ہے کہ وہ زمین پانچ ہاتھ نکلی تو آپ ﷺ نے اس کا فیصلہ فرمادیا۔ عبدالعزیز نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اسی درخت کی شاخ سے پیائش کرنے کے لئے حکم فرمایا تو (اسی درخت کی شاخ سے) اس کی پیائش کی گئی۔

درخت کے نیچے کی حد سے متعلق حکم:

آنحضرت ﷺ نے درخت کے نیچے کی زمین کی حد سات ہاتھ قرار دی یہ معاملہ کھجور کے درخت کے سلسلہ میں پیش آیا تھا بہرحال دیگر درختوں میں اس کے چھوٹے بڑے ہونے کے اعتبار سے اندازہ قائم کر لینا ضروری ہے۔ دوسری روایت میں درخت کی حد پانچ ہاتھ نکلنے کی وضاحت ہے۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْعِلْمِ

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ

باب: فضیلت علم

۲۴۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۴۵: مسدد' عبداللہ بن داؤد' عاصم بن رجاء' داؤد بن جمیل' کثیر بن قیس

اللّٰہِ بْنُ دَاوُدَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

سے مروی ہے میں ابودرداءؓ کے پاس مسجد دمشق میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور نے ان سے کہا کہ میں آپ کے پاس آنحضرت ﷺ کے شہر سے آیا ہوں ایک حدیث رسول کے لئے مجھ کو اطلاع ملی ہے کہ آپ اس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور میں آپ کے پاس کسی دوسرے مقصد سے نہیں آیا۔ حضرت ابودرداءؓ نے کہا بے شک میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے راستہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور طالب علم کی خوشی کے لئے فرشتے پَر بچھاتے ہیں اور بلاشبہ جو زمین و آسمان میں رہنے والے ہیں وہ سب عالم کے لئے مغفرت چاہتے ہیں یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں (بھی عالم کے لئے مغفرت چاہتی ہیں) اور عبادت گزار پر عالم کی فضیلت ایسی ہے کہ جس طرح چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء ہی حضرت انبیاء کرام ؊ کے وارث ہیں اور حضرات انبیاء ؊ نے کسی کو درہم و دینار میں اپنا وارث مقرر نہیں فرمایا انہوں نے صرف علم کی وراثت کو چھوڑا ہے تو جس شخص نے علم حاصل کیا اس نے مکمل حصہ حاصل کیا۔

انبیاء ؊ کی دولت:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ حضرات انبیاء ؊ نے جو دولت حاصل فرمائی وہ دُنیاوی دولت نہیں تھی بلکہ علم کی دولت تھی اور ان نفوس قدسیہ نے وراثت میں علم ہی چھوڑا کہ جس کے امین علماء کرام ہیں۔

علم کی قدر و قیمت کو قرآن و حدیث میں بے شمار موقعوں پر طشت ازبام کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا (یعنی حقیقی عالم اس دنیا سے اٹھ جائیں گے یا یہ کہ علماء کی قدر و منزلت اٹھ جائے گی) جہالت کی زیادتی ہو جائے گی (یعنی ہر طرف جاہل و ناداں ہی نظر آنے لگیں گے جو اگرچہ علم و دانش کا دعویٰ کریں گے مگر حقیقت میں علم و دانش سے کوسوں دور ہوں گے)۔ اور ایک روایت میں ((اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ)) یعنی علم اٹھالیا جائے گا اور جہل کی زیادتی ہوگی' کے بجائے) یوں ہے کہ علم کم ہو جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔

۲۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ لَقِيتُ شَبِيبَ بْنَ شَيْبَةَ

۲۴۶: محمد بن وزیر' ولید' شبیب' عثمان' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت

فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَعْنِي عَنِ النَّعَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

کیا ہے۔

۲۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔

۲۴۷: احمد بن یونس' زائدہ' اعمش ' ابوصالح' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی شخص علم دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ علم کی برکت سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور جس شخص کے عمل نے اسے پیچھے دھکیل دیا اس کا نسب اسے آگے نہیں کرے گا۔

بَاب رِوَايَةِ حَدِيثِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے روایت بیان کرنے کا بیان

۲۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هَذِهِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ أَعْلَمُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّهَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ فَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ وَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ۔

۲۴۸: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن ابی نملہ' ان کے والد حضرت ابونملہؓ سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک یہودی شخص بھی موجود تھا۔ ایک جنازہ گزرا تو یہودی نے کہا اے محمد کیا یہ جنازہ گفتگو کرتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ اس پر یہودی شخص نے کہا یہ جنازہ گفتگو کرتا ہے (لیکن دُنیا کے لوگ اس کی گفتگو نہیں سنتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو اہل کتاب جو باتیں بتلائیں تو تم ان کی باتوں کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو بلکہ یوں کہو کہ ہم لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اس صورت میں اگر وہ بات جھوٹی ہوگی تو تم نے اس بات کو سچ نہیں کہا اور اگر سچی ہوگی تو تم نے اس کو جھوٹ نہیں کہا ہے۔

احتیاط کا تقاضا:

یعنی احتیاط کا تقاضا ہے کہ تم اہل کتاب کی گفتگو کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب تاکہ گناہ سے محفوظ رہ سکو۔

۲۴۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ يَعْنِي ابْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَعَلَّمْتُ لَهُ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي فَتَعَلَّمْتُهُ فَلَمْ يَمُرَّ بِي إِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى حَذَقْتُهُ فَكُنْتُ أَكْتُبُ لَهُ إِذَا

۲۴۹: احمد بن یونس' ابن ابوالزناد' انکے والد' خارجہ بن زید' زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ مجھے نبیؐ نے یہود کی تحریر سیکھنے کا حکم فرمایا چنانچہ میں نے آپ کی خاطر یہودی تحریر سیکھی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے یہود پر اعتماد نہیں ہے کہ وہ میری طرف سے صحیح تحریر کرتے ہوں' زیدؓ کہتے ہیں کہ آدھا ماہ نہیں گزرا تھا کہ میں نے ان لوگوں کی تحریر کو اچھی طرح سے سیکھ لیا پھر جب آپ کچھ تحریر کرنے کا حکم فرماتے تو میں اس کو تحریر کر دیتا

كَتَبَ وَأَقْرَأُ لَهُ إِذَا كُتِبَ إِلَيْهِ۔

اور جب خدمت نبوی میں کوئی تحریر پیش ہوتی تو میں اس تحریر کو پڑھ لیتا۔

بَاب فِي كِتَابِ الْعِلْمِ

باب: علم کی باتوں کو لکھنے کا بیان

۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ۔

۲۵۰: مسدد' ابوبکر بن ابی شیبہ' یحییٰ' عبید اللہ بن اخنس' ولید' یوسف بن ماہک' حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جو حدیث میں آنحضرت ﷺ سے سنتا' میں اس کو یاد کرنے کے لئے تحریر کر لیتا۔ پھر مجھے قریش نے تحریر کرنے سے منع کیا اور کہا تم آپ سے سنی ہوئی ہر ایک بات تحریر کرتے ہو حالانکہ آنحضرت ﷺ (بھی ایک) انسان ہیں اور آپ غصہ اور خوشی دونوں قسم کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں میں نے یہ بات سن کر تحریر کرنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اُنگلیوں سے اپنے چہرہ کی جانب اشارہ فرمایا اور حکم فرمایا تم تحریر کیا کرو۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے سوائے سچ کے کوئی بات نہیں نکلتی۔

۲۵۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ۔

۲۵۱: نصر بن علی' ابواحمد' کثیر بن زید' حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس گئے اور اس سے حدیث دریافت کی پھر حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں لکھ کر دے۔ حضرت زید نے ان سے کہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم کو حدیث کے تحریر کرنے سے منع فرمایا چنانچہ انہوں نے لکھی ہوئی حدیث کو مٹا دیا۔

تدوین حدیث:

نزول قرآن کے وقت قرآن کریم لکھا جاتا تھا اس وقت آپ نے حدیث لکھنے سے وقتی طور پر منع فرما دیا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک ساتھ قرآن وحدیث لکھنے کی ضرورت میں خلط ملط نہ ہو۔ لیکن بعد میں آپ ﷺ نے احادیث کے لکھنے کی اجازت عنایت فرمائی ''تدوین حدیث'' میں علامہ مناظر احسن گیلانی نے اس مسئلہ کی تفصیلی بحث فرمائی ہے اور ہمارے ادارہ نے اسے بہترین انداز میں مع اضافہ جات کے طبع کیا ہے۔

بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی شدید وعید کا بیان

۲۵۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح و

۲۵۲: عمرو بن عون خالد (دوسری سند) مسدد' خالد' بیان بن بشر' وبرہ'

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ مُسَدَّدٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ أَصْحَابُهُ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

عامر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زبیرؓ سے دریافت کیا آپ کس بنا پر آنحضرت ﷺ سے کس وجہ سے حدیث روایت نہیں کرتے جس طرح کہ دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا خبردار! اللہ کی قسم مجھ کو آنحضرت ﷺ سے ایک طرح کا تقرب حاصل تھا لیکن میں نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص قصداً میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

نقل حدیث میں احتیاط:

مطلب یہ ہے کہ احادیث بیان کرنے میں مَیں اس وجہ سے غیر معمولی احتیاط سے کام لیتا ہوں کیونکہ حدیث کے نقل میں غلطی کی سخت وعید ہے جو لوگ بلا سوچے سمجھے کہہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا ہے' حالانکہ وہ آپ کا ارشاد نہیں ہوتا' وہ سوچیں کہ انہوں نے کسی قسم کا مشغلہ اپنا رکھا ہے۔

خلاصۃ الباب: "اس ارشاد گرامی کا پس منظر یہ ہے کہ (ایک مرتبہ) آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو (کچھ لوگوں کی طرف یا کسی شخص) کے پاس بھیجا تھا اس نے آپ ﷺ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہی' (جب) رسول کریم ﷺ (پر یہ منکشف ہوا یا کسی ذریعہ سے آپ ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تو (آپ ﷺ) نے اس شخص کے حق میں بددعا فرمائی۔ چنانچہ وہ شخص (ایک دن) اس حال میں مردہ پایا گیا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور (جب اس کو دفن کیا گیا تو) زمین نے اس کو قبول نہیں کیا"۔

جان بوجھ کر کوئی بات نبی کریم ﷺ کی طرف نسبت کرنا' یعنی جھوٹی حدیث گھڑنا اس سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخی ہو جائے گا۔ اس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کی طرف ایک شخص کو بھیجا اس نے آپ ﷺ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہی۔ اس اعتبار سے یہ روایت اس قول کی مؤید ہے۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي كِتَابِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
باب: قرآن کریم کے بغیر سمجھے ہوئے معنی بیان کرنا

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُقْرِئُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ أَخِي حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

۳۵۳: عبداللہ بن محمد' یعقوب' سہیل' ابوعمران' حضرت جندبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کتاب اللہ یعنی قرآن کریم میں اپنی عقل سے کچھ کہا تو اگر اس نے صحیح بھی کہا تو اس نے غلطی کی۔

تفسیر بالرائے کی ممانعت:

یعنی اپنی رائے سے کچھ نہ کہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال کی روشنی میں تفسیر قرآن بیان کرے۔

بَاب تَكْرِيرِ الْحَدِيثِ

۲۵۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا أَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب: ایک ایک بات کو چند مرتبہ کہنے کا بیان

۲۵۴: عمرو بن مرزوق' شعبہ' ابوعقیل' سابق بن ناجیہ' ابوسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی حدیث ارشاد فرماتے تو آپ اسے تین تین مرتبہ دُہراتے (تا کہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے)

بَاب فِي سَرْدِ الْحَدِيثِ

۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هَذَا وَحَدِيثِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ لَيُحَدِّثُ الْحَدِيثَ لَوْ شَاءَ الْعَادُّ أَنْ يُحْصِيَهُ أَحْصَاهُ۔

باب: جلدی جلدی باتیں کرنے کا بیان

۲۵۵: محمد بن منصور' سفیان بن عیینہ' زہری' عروہ سے مروی ہے کہ ابوہریرہؓ' عائشہ صدیقہؓ کے حجرۂ مبارک کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور عائشہؓ نماز پڑھ رہی تھیں۔ ابوہریرہؓ کہہ رہے تھے کہ اے حجرہ والی سنو! یہ الفاظ انہوں نے دو مرتبہ کہے۔ جب انہوں نے نماز ختم کر لی تو فرمایا: (اے عروہ!) کیا تمہیں اس شخص (حضرت ابوہریرہؓ) اور ان کی بات پر تعجب نہیں آتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو اس طرح گفتگو فرماتے کہ اگر سننے والا شخص شمار کرنا چاہتا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کو شمار کر سکتا (یعنی آپ صاف صاف الفاظ میں گفتگو فرماتے)۔

۲۵۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ مِثْلَ سَرْدِكُمْ۔

۲۵۶: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کیا تم کو حیرت نہیں ہوتی کہ حضرت ابوہریرہؓ آئے اور میرے حجرہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور وہ حدیث بیان کرنے لگے مجھ کو سنانے کے لئے جب کہ میں اس وقت نماز میں مشغول تھی میری نماز سے فراغت سے پہلے اُٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو میں انہیں بتاتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح تیز تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کا طریقہ:

یعنی آپ نہایت ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ گفتگو فرماتے تا کہ سامعین اچھی طرح آپ کی گفتگو سن لیں۔ تفصیل کے لئے شمائل ترمذی ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب التَّوَقِّي فِي الْفُتْيَا

باب: فتویٰ دینے میں احتیاط کا حکم

۲۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنِ الْغَلُوطَاتِ۔

۲۵۷: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' اوزاعی' عبداللہ بن سعد' حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا۔

دوسرے کو رُسوا کرنے کے لئے فتویٰ:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایسے مسائل دریافت کرنے سے منع فرمایا کہ جس کا مقصد مفتی کا امتحان لینا یا دوسروں کو رُسوا کرنا ہو۔

۲۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَفْتَاهُ۔

۲۵۸: حسن بن علی' ابوعبدالرحمٰن' سعید بن ابی ایوب' بکر بن عمرو' مسلم بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم کے بغیر فتویٰ دے گا تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔

۲۵۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نُعَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الطُّنْبُذِيِّ رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ حَدِيثِهِ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ۔

۲۵۹: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یحییٰ' بکر بن عمرو' ابوعثمان' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم کے بغیر فتویٰ دے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا کہ جس نے فتویٰ دیا۔ سلیمان مہری نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا اور جس نے اپنے بھائی کو قصداً اس کے نقصان کا مشورہ دیا تو بے شک اس نے خیانت کی یہ الفاظ سلیمان کے ہیں۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ

باب: علم چھپانے کا گناہ

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن حکم' عطاء' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص سے علم دین کا مسئلہ دریافت کیا گیا اور اس نے اسے چھپالیا تو قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

بَاب فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ

باب: علم کی نشر واشاعت کی فضیلت کا بیان

۲۶۱: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ

۲۶۱: زہیر بن حرب' عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' عبداللہ بن عبداللہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنكُمْ۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ مجھ سے علم کو سنتے ہو اور تم سے لوگ سنیں گے پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ہے ان سے دوسرے لوگ سنیں گے۔

۲۶۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔

۲۶۲: مسدد' یحییٰ' شعبہ' عمر بن سلیمان' عبدالرحمٰن بن ابان' حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سن کر یاد کر لی یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہ دین کی سمجھ کی بات اپنے سے زیادہ سمجھ دار شخص کو سناتے ہیں اور بہت سے فقہ کے علمبردار اس قسم کے ہیں جو کہ فقیہ نہیں ہیں۔

دوسروں تک حدیث پہنچانا:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا جس طرح ارشاد گرامی ہے لوگوں تک اسی طرح پہنچا دے اور اہل علم' کلام نبوی سے استنباط کر کے مسئلہ نکال لیں گے۔ بہرحال کلام نبوی کو بجنسہٖ نقل کرنا چاہئے اور دوسروں تک پہنچانا چاہئے۔

۲۶۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

۲۶۳: سعید بن منصور' عبدالعزیز' ان کے والد' حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بخدا اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت عطا فرما دے تو یہ عمل تمہارے لئے لال رنگ کے اُونٹوں سے بہتر ہے۔

قیمتی اُونٹ:

عرب میں سرخ رنگ کے اُونٹ قیمتی مانے جاتے ہیں اہل عرب کے مزاج کے اعتبار سے مثال بیان فرمائی گئی ہے تاکہ یہ حضرات بات اچھی طرح سمجھ لیں۔

بَابُ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب: بنی اسرائیل سے روایت کرنے کا بیان

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔

۲۶۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' علی بن مسہر' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو کیونکہ ان سے روایت کرنے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔ (یعنی اگر صحیح سند کے ساتھ اہل کتاب سے صحیح بات سُن لیں تو اس میں حرج نہیں)۔

۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ

۲۶۵: محمد بن مثنیٰ' معاذ' ان کے والد' قتادہ' ابوحسان' حضرت عبداللہ بن

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى يُصْبِحَ مَا يَقُومُ إِلَّا إِلَى عُظْمِ صَلَاةٍ۔

عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہم لوگوں سے بنی اسرائیل کے متعلق اس قدر گفتگو فرماتے کہ فجر کا وقت ہو جاتا پھر آپ نہیں اُٹھتے مگر نماز کے خیال سے (یعنی آپ نمازِ فجر پڑھنے کے لئے اُٹھتے)۔

بَابٌ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرنے کا بیان

۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا۔

۲۶۶: ابوبکر بن ابی شیبہ، سریج، فلیح، ابوطوالہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رضاءِ الٰہی کے علم (یعنی علم دین) کو دنیوی مقصد کے لئے سیکھا تو ایسے شخص کو قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں آئے گی۔

بَابٌ فِي الْقَصَصِ

باب: قِصّہ کہانیاں بیان کرنا

۲۶۷: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَوَّاصُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔

۲۶۷: محمود بن خالد، ابومسہر، عباد بن عباد، یحییٰ بن ابی عمرو، عمرو بن عبداللہ، حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (وعظ نصیحت میں) حکایات وقصص وہ شخص بیان کرے گا جو کہ حاکم ہو یا محکوم ہو یعنی اس کو حاکم اس طرح وعظ ونصیحت کرنے کا حکم کرے) یا وہ قِصّہ گو مغرور اور متکبر ہوگا۔

دُنیا کے لئے علم سیکھنا:

مطلب یہ ہے کہ دُنیا حاصل کرنے کے لئے اور لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے من گھڑت واقعات وعظ ونصیحت میں بیان کرے جیسا کہ دُنیا طلب واعظ بیان کرتے ہیں۔ اس طرح کے افعال کی شریعت میں سخت ممانعت ہے۔

۲۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ

۲۶۸: مسدد، جعفر، معلیٰ بن زیاد، علاء، ابوصدیق، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں غریب فقیر مہاجرین میں (شامل ہو کر) بیٹھ گیا اور (ان کی غربت کا یہ عالم تھا) ننگے ہونے کے ڈر سے ایک دوسرے کی اوٹ میں بیٹھے تھے اور ہم لوگوں میں ایک قاری قرآن کریم تلاوت کر

الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَاكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ۔

رہا تھا اسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ ہم لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے قاری خاموش ہو گیا پھر آپ نے ہم لوگوں سے سلام کیا اور دریافت فرمایا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا قاری' قرآن کریم تلاوت کر رہے تھے اور ہم لوگ قرآن کریم سن رہے تھے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے میری اُمت میں ایسے افراد پیدا فرمائے کہ ان کے ساتھ مجھ کو بیٹھنے کا حکم ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ہماری جماعت کے بالکل درمیان تشریف فرما ہوئے' تا کہ آپ کی ذات ہم سب کے لئے یکساں ہو۔ پھر آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے حلقہ بنا کر بیٹھ جانے کے لئے اشارہ فرمایا تو تمام لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور تمام لوگوں کے چہرے آپ کی جانب متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے ان لوگوں سے میرے علاوہ کسی شخص کو نہیں پہچانا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے فقراء اور مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن پورے نور کی بشارت ہو تم لوگ خوش ہو جاؤ تم لوگ مالدار لوگوں سے آدھے دن قبل جنت میں داخل ہو گے اور وہ آدھا دن بھی پانچ سو سال کا ہو گا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ناداری:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثریت کو ناداری کی وجہ سے کپڑا تک میسر نہیں تھا مگر مقام یہ ہے کہ اللہ رب العزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرماتے ہیں کہ آپ انہی لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص تلاوت قرآن میں مشغول ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے مذکورہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں تشریف فرما ہونے کی بھی کیفیت مذکور ہے کہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے فاصلہ مساوی تھا' اور حدیث کے آخر حصہ میں جو قیامت کے دن سے متعلق مذکور ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص پر قیامت میں جس قدر شدت ہو گی اس کو قیامت کا دن اسی قدر طویل معلوم ہو گا اور جس پر جس قدر کم شدت ہو گی اس کو وہ دن اسی قدر مختصر محسوس ہو گا۔

۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ مُطَهَّرٍ أَبُو ظَفَرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

۲۶۹: محمد بن مثنیٰ' عبدالسلام' موسیٰ بن حلف' قتادہ' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اگر میں اس قوم کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو کہ نمازِ فجر سے سورج طلوع

رَسُولُ اللّٰهِ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً۔

ہونے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہے تو مجھ کو (اس قدر ذکر الٰہی کرنا) اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے بے شک اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو کہ نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک ذکر الٰہی کرتی ہے تو مجھ کو (یہ عمل) بے حد پسندیدہ ہے چار غلام آزاد کرنے سے۔

۲۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الْآيَةَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ۔

۲۷۰: عثمان بن ابی شیبہ' حفص بن غیاث' اعمش' ابراہیم' عبیدہ' عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے سورۃ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبان سے سنوں۔ پھر میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی یہاں تک کہ جب میں آیت کریمہ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ﴾ تک پہنچا تو میں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (اس خیال سے کہ مجھ کو بھی اپنی اُمت کا گواہ بننا پڑے گا اور نہ معلوم میری اُمت کس قسم کے اعمال کی مرتکب ہو)۔

اَوّلُ كِتَابِ الْاَشْرِبَةِ

بَابٌ فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۲۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا۔

باب: حرمت شراب

۲۷۱: احمد بن حنبل' اسماعیل بن ابراہیم' ابوحیان' شعبی' ابن عمر' حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ جب شراب' حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ نازل ہوئی تو اس وقت شراب پانچ اشیاء سے تیار ہوتی تھی انگور' کھجور' شہد' گیہوں اور جَو سے اور جو چیز عقل کو زائل کرے تو وہ شراب ہے اور میں چاہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں سے اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک کہ آپ ہمیں ان تین چیزوں کے بارے میں بتلا نہ دیں ایک تو دادا کا (وراثت) کا حصہ' دوسرے کلالہ کے بارے میں اور تیسرے چند مقدمات سود کے۔

نشہ کی ہر چیز حرام ہے:

ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور وہ شراب کے حکم میں داخل ہے اور شراب مذکورہ پانچ چیزوں کے علاوہ اشیاء سے بھی تیار ہوتی ہے۔

۲۷۲: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ الْآيَةَ قَالَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُنَادِي أَلَا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا۔

۲۷۲: عباد بن موسیٰ' اسماعیل' اسرائیل' ابواسحٰق' عمرو' عمر فاروق ؓ سے مروی ہے کہ جب شراب حرام ہونے کا حکم نازل ہوا تو انہوں نے کہا اے اللہ ہمارے لئے شراب کے متعلق واضح طور سے حکم بیان فرمادیجئے جب وہ آیت نازل ہوئی جو کہ سورۂ بقرہ میں ہے یعنی: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ ''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ فرمادیں دونوں میں بڑے گناہ ہیں اور اس میں لوگوں کیلئے فوائد ومنافع بھی ہیں لیکن انکا گناہ انکے منافع سے زیادہ ہے'' تو عمر فاروق ؓ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا اے اللہ! ہم لوگوں کو صاف صاف (واضح طور پر) حکم بیان فرما دے اس پر سورۂ نساء کی آیت: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ نازل ہوئی۔ یعنی ''اے اہل ایمان! تم لوگ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو''۔ جب نماز کی تکبیر ہوتی تو آپ پکار کر فرماتے کہ کوئی شخص' حالت نشہ میں نماز میں نہ آئے۔ پھر عمر فاروق ؓ کو بلایا گیا اور انکو یہ آیت سنائی گئی۔ انہوں نے کہا اے اللہ! شراب کے سلسلہ میں واضح طور پر حکم نازل فرما دیجئے اس پر آیت: ﴿عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ نازل ہوئی اس کے آخر میں ہے تم لوگ اب بھی باز آتے ہو یا نہیں؟ اس پر عمر فاروق ؓ نے کہا ہم لوگ (شراب اور جوئے سے) باز آگئے۔

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔

۲۷۳: مسدد' یحییٰ' سفیان' عطاء بن سائب' ابوعبدالرحمٰن' حضرت علی ؓ بن ابی طالب سے مروی ہے ایک انصاری نے ان کو اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعوت پر بلایا اور ان دونوں کو اس نے شراب پلائی جبکہ ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی پھر حضرت علی ؓ نے ان لوگوں کی نماز مغرب میں امامت کی اور: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تلاوت کی اور اس میں پڑھنے میں گڑ بڑ کردی اس پر یہ آیت کریمہ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ نازل ہوئی۔

۲۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ

۲۷۴: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ دو آیات کریمہ: ﴿يٰٓاَيُّهَا

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نَسَخَتْهُمَا الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْآيَةَ۔

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ اور ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ سورۂ مائدہ کی آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ﴾ سے منسوخ ہوئی ہیں۔

شراب سے متعلق آیت کا ترجمہ:

سورۂ مائدہ کی آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ﴾ [المائدة : ٩٠] کا ترجمہ یہ ہے یعنی شراب اور جوا وغیرہ نجس ہیں اور تم شیطان کے کاموں سے بچو تا کہ تم دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کرو۔

٢٧٥: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ وَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْنَا هَذَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ۔

٢٧٥: سلیمان بن حرب' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب شراب کی حرمت ہوئی تو میں اُس وقت ساقی تھا اور ابوطلحہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلایا کرتا تھا اور اُس دن ہماری شراب کھجور سے بنی تھی۔ ہمارے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہوگئی ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے پکارنے والے نے منادی کی ہم لوگوں نے (منادی سن کر) کہا یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ہے۔

بَابُ الْعِنَبِ يُعْصَرُ لِلْخَمْرِ

باب: شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑنے کا بیان

٢٧٦: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ۔

٢٧٦: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' عبدالعزیز' ابوعلقمہ' عبدالرحمٰن' ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب اور اس کے پینے والے شخص پر' اور شراب کے پلانے والے پر' اور اسکے فروخت کرنے والے اور خریدنے والے پر اور اسکے نچڑوانے والے پر اور نچوڑنے والے پر اور اسکے اُٹھانے والے پر اور جس شخص کے لئے شراب اُٹھائی جائے (غرض سب پر اللہ کی لعنت)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ

باب: شراب کا سرکہ بنانے کا بیان

٢٧٧: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

٢٧٧: زہیر بن حرب' وکیع' سفیان' سدی' ابوہبیرہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یتامیٰ کے بارے میں

مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا۔

دریافت کیا جنہوں نے وراثت میں شراب پائی تھی۔ آپ نے فرمایا اس کو بہا دو۔ انہوں نے کہا: اس شراب کا سرکہ نہ بنالوں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کا سرکہ بھی نہ بناؤ۔

بَاب الْخَمْرِ مِمَّا هُوَ

باب: کون کونسی اشیاء سے شراب تیار کی جاتی ہے؟

۲۷۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا۔

۲۷۸: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' اسرائیل' ابراہیم' شعبی' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شراب' انگور سے تیار ہوتی ہے اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے۔

ہر قسم کی شراب حرام ہے:

عموماً شراب' مذکورہ اشیاء سے تیار کی جاتی تھی اس لئے اس کو بیان کیا گیا ورنہ اس کے علاوہ اشیاء سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک اور موقع پر نبی کریم صلی کا فرمان ہے کہ لوگوں مختلف حیلے بہانے کر کے شراب پینے کی راہ نکال ہی لیں گے' مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے ذہن میں کجی اور فساد ہوگا وہ شراب پینے کے سلسلے میں مختلف حیلے بہانے کریں گے' خاص طور پر نام کو بڑا پردہ بنائیں گے' مثلاً نبیذ یا مباح شربت جیسے ماء العسل وغیرہ کو نشہ آور بنا کر پئیں گے اور یہ گمان کریں گے کہ یہ حرام نہیں ہے کیونکہ نہ اس کو انگور کے ذریعہ بنایا گیا ہے اور نہ کھجور کے ذریعہ' حالانکہ ان کا اس طرح گمان کرنا ان کے حق میں ان مشروبات کے مباح وحلال ہونے کے لئے کارگر نہیں ہوتا' بلکہ حقیقت میں وہ شراب پینے والے بے شمار ہوں گے' اور اس کی ان کو سزا ملے گی کیونکہ اصل حکم یہ ہے کہ ہر نشہ آور شراب حرام ہے خواہ وہ کسی بھی چیز سے بنا ہو۔

ایک صورت یہ بھی ہوگی کہ وہ شراب ہی پئیں گے لیکن اپنی طرف سے اس کا کوئی دوسرا نام رکھ لیں گے اس کو شراب نہیں کہیں گے تا کہ لوگ شراب پینے کا الزام عائد نہ کریں' لیکن حقیقت میں نام کی یہ تبدیلی ان کے حق میں قطعاً کارگر نہیں ہوگی اصل میں اعتبار تو مسمی کا ہے نہ کہ اسم کا۔

۲۷۹: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ

۲۷۹: مالک بن عبدالواحد' معتمر' فضیل' ابوحریز' عامر' حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شراب' انگور کے شیرے سے تیار ہوتی ہے اور خشک انگور سے اور کھجور سے اور گیہوں' جو اور جوار سے اور میں تم لوگوں کو ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

۲۸۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

۲۸۰: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوکثیر' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا شراب ان دو درختوں سے تیار ہوتی ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسْكِرِ

باب: نشہ کا بیان

۲۸۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۲۸۱: سلیمان بن داؤد' محمد بن عیسیٰ' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نشہ لانے والی شے شراب ہے اور تمام نشہ والی اشیاء حرام ہیں اور جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہا اور وہ اسی حالت میں انتقال کر گیا تو وہ قیامت میں جنت کی شراب نہیں پیئے گا۔

چرس اور ہیروئن وغیرہ کا حکم:

مذکورہ حدیث سے شراب کی حرمت اور اس کی وعید شدید واضح طور پر معلوم ہوتی ہے آج کے دور میں گانجا' چرس' بھنگ اور ہیروئن کا بھی رواج چل پڑا ہے یہ بھی اسی مذکورہ وعید میں داخل ہیں۔

۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ۔

۲۸۲: محمد بن رافع' ابراہیم بن عمر' نعمان بن بشیر' طاؤس' حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک عقل زائل کرنے والی شے شراب ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور جس شخص نے نشہ لانے والی شے پی تو اس شخص کی چالیس روز کی نمازیں ضائع ہو جائیں گی پھر اگر اس شخص نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا اور اگر اس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ وہ اس شرابی کو طِيْنَةِ الْخَبَالِ پلائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! طِيْنَةِ الْخَبَال کا کیا مفہوم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا طِيْنَةِ الْخَبَال دوزخی لوگوں کی پیپ ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کم عمر بچہ کو جس کو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلائے تو اللہ تعالیٰ کیلئے لازمی ہوگا کہ اس شخص کو دوزخیوں کی پیپ پلا دے۔

۲۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ

۲۸۳: قتیبہ' اسماعیل' داؤد' محمد بن المنکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرتی ہے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شراب ہو جس کی کم مقدار پینے سے نشہ نہ آتا ہو بلکہ زیادہ مقدار پینے سے نشہ آئے تو اس کا کم مقدار میں پینا بھی حرام ہے۔ کیونکہ حرمت کی اصل وجہ نشہ آوری ہے خواہ زیادہ مقدار سے ہو یا کم سے۔ غرضیکہ:

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے:

طبرانیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطریق مرفوع نقل کیا ہے کہ: الخمر الفواحش واکبر الکبائر من شربها وقع علی امه وخالته وعمته (حضور ﷺ نے فرمایا) شراب بے حیائیوں کی جڑ ہے اور بڑے گناہوں میں سے ایک بہت بڑا گناہ ہے، جس شخص نے شراب نوشی کی اس نے (گویا) اپنی ماں، اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی کے ساتھ ہم بستری کی''۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو بت کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے لئے کہا گیا تو اس نے انکار کر دیا پھر اس سے ایک آدمی کو قتل کرنے کے لئے کہا گیا تو اس نے اس کام سے بھی انکار کیا، پھر اس کو ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کیلئے کہا گیا تو اس نے اس سے بھی انکار کر دیا اور پھر جب اس سے شراب پینے کے لئے کہا گیا تو اس نے شراب پی لی پس اس شخص نے گویا شراب ہی نہیں پی، بلکہ اس نے ساری برائیوں کا ارتکاب کیا جن کی طرف اس کو بلایا گیا تھا اور اس نے انکار کر دیا۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مَا كَانَ أَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي أَهْلِ حِمْصٍ يَعْنِي الْجُرْجُسِيَّ۔

۲۸۴: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع نامی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث یزید بن عبدربہ الجرجسی کو پڑھ کر سنائی ان سے اس حدیث کو محمد بن حرب نے زبیدیؒ عن الزہری سے اسی طریقہ سے نقل کیا ہے۔ البتہ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ بتع شہد کی شراب کو کہا جاتا ہے۔ راوی نے بیان کیا یمن کے لوگ اس شراب کو پیتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وہ کس قدر معتبر اور ثقہ آدمی تھا قبیلہ حمص میں اور اسی یعنی یزید جرجسی کی نظیر نہیں ملتی۔

بتع کی وضاحت:

بتع شہد کی شراب کو کہا جاتا ہے اس کا استعمال بھی حرام ہے کیونکہ یہ بھی نشہ آور ہے۔ بہر حال شراب کسی بھی قسم کی ہو خواہ کم ہو یا زیادہ بہر حال وہ حرام ہے شراب کی اقسام وانواع اور اس سلسلہ میں جمہور اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی بذل المجہود شرح ابوداؤد ج ۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهِ عَلٰى أَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ۔

۲۸۵: ہناد' عبدۂ' محمد بن اسحٰق' یزید بن ابی حبیب' مرثد بن عبد اللہ' حضرت دیلم حمیری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ ٹھنڈے مُلک میں رہتے ہیں اور اس ملک میں ہم لوگ محنت و مشقت کے کام انجام دیتے ہیں اور ہم لوگ اپنی توانائی اور سردی دُور کرنے کے لئے جو ہمارے علاقوں میں ہوتی ہے گیہوں کی شراب تیار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا وہ شراب نشہ پیدا کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں' وہ شراب نشہ پیدا کرتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اس سے احتراز کرو۔ میں نے عرض کیا لوگ تو اس شراب کو چھوڑنے والے نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ شراب نہ چھوڑیں تو تم لوگ ان سے جنگ کرو۔

شرابی کے خلاف جہاد:

مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ حرام فعل پر ضد کر رہے ہیں اس لئے ایسے افراد کے خلاف جہاد کرو۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ فَقَالَ ذٰلِكَ الْمِزْرُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۲۸۶: وہب بن بقیہ' خالد' عاصم بن کلیب' ابو بردہ' حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا شہد کی شراب (کا نام) بتع اور میں نے عرض کیا جو اور جوار سے بھی شراب تیار ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں جس کو مزر کہتے ہیں۔ پھر فرمایا تم لوگ اپنی قوم کو باخبر کر دو کہ ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: کسی مجلس یا خطبہ میں حضور ﷺ شراب کا ذکر اور اس کا حکم بیان فرما رہے تھے کہ اسلام میں جس چیز کو سب سے پہلے الٹ دیا جائے گا وہ شراب ہے۔ بہرحال حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جب آخری زمانہ میں مسلمانوں کی دینی زندگی میں بہت الٹ پھیر ہو جائے گا اور مذہب کے ساتھ ان کا تعلق کمزور ہو جائے گا تو اس وقت حرام و ناجائز چیزوں میں سب سے پہلے جس چیز کا کھلم کھلا ارتکاب ہوگا اور اسلام کے احکام میں سے سب سے پہلے جس حکم کو ساقط کر دیا جائے گا وہ شراب ہے کہ لوگ نہ صرف شراب نوشی اختیار کریں گے بلکہ مختلف حیلوں بہانوں اور تاویلوں کے ذریعہ اس کو حلال و جائز قرار دینے کی سعی بھی کریں گے' مثلاً اس کا نام بدل کر کسی ایسے مشروب کے نام پر رکھ دیں گے جس کا پینا جائز ہے' جب کہ حقیقت میں وہ شراب ہوگی' یا اس کو کسی دوسرے اجزاء جیسے شہد اور چاول وغیرہ کے ساتھ بنائیں گے اور کہیں گے کہ اسلام میں جس چیز کو ''خمر'' یعنی شراب کہا گیا ہے اور جس کا پینا حرام ہے وہ انگور کا پانی ہے کہ اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے اور یہ مشروب چونکہ انگور سے نہیں بنایا گیا ہے اس لئے اس کو پینا حرام نہیں ہے حالانکہ وہ نہیں جانیں گے کہ جو بھی چیز نشہ پیدا کرنے والی ہے وہ حرام ہے اور ''خمر'' کے حکم میں ہے۔

۲۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۲۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد' یزید' ولید بن عبدۃ' حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب' جوئے' کوبہ اور غبیراء سے ممانعت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے۔

کوبہ کی تشریح:

کوبہ باجے کو کہا جاتا ہے جو کہ ڈھول جیسا ہوتا ہے اور غبیرا جوار سے تیار شدہ شراب کو کہا جاتا ہے۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ۔

۲۸۸: سعید بن منصور' ابوشہاب' حسن بن عمر' حکم' شہر بن حوشب' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ پیدا کرنے والی شے سے ممانعت فرمائی ہے اور مفتر یعنی کاہلی پیدا کرنے والی شے سے (بھی)۔

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَلْمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

۲۸۹: مسدد' موسیٰ' مہدی' ابوعثمان' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس چیز سے فرق (ایک پیمانہ) کی مقدار نشہ پیدا کرے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

بَاب فِي الدَّاذِيِّ

باب: شراب کی قسم دازی کے حرام ہونے کا بیان

۲۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

۲۹۰: احمد بن حنبل' زید' معاویہ' حاتم بن حریث' حضرت مالک بن ابی مریم سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کے پاس عبدالرحمٰن بن غنم آئے تو ہم لوگوں نے طلاء کا تذکرہ کیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے حضرت ابو مالک اشعری نے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک میری اُمت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا دوسرا نام رکھیں گے۔ (یعنی اس کا نام بدل دیں گے)۔

خلاصۃ الباب: طلاء: انگوری شراب کی ایک خاص قسم ہے جسے آگ پر جوش دیا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ کسی چیز کا نام تبدیل کر دینے سے اس کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔ حرام بہر حال حرام ہی ہے خواہ اس کا کوئی سا نام رکھ دیں۔ آج کے اس دور میں رسول اللہ ﷺ کی پیشینگوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہو رہی ہے۔

بَابٌ فِي الْأَوْعِيَةِ

باب: شراب کے برتنوں کا بیان

۲۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

۲۹۱: مسدد' عبدالواحد' منصور' سعید بن جبیر' حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے کہ ہم لوگ شہادت دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور رال لگے ہوئے مرتبان اور لکڑی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ۔

۲۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم' جریر' یعلی' حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے مٹکے کی نبیذ کو حرام کیا ہے تو میں گھبرا کر نکلا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آپ نے سنا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا میں نے عرض کیا جر کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا "جر" مٹی کے برتن کو کہتے ہیں۔

۲۹۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَيْسَ نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي

۲۹۳: سلیمان' محمد بن عبید' حماد (دوسری سند) مسدد' عباد' ابو جمرہ' ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا' وہ فرماتے ہیں مسدد نے عن ابن عباس کہا ہے اور یہ حدیث سلیمان کی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ کے فرد ہیں اور ہم لوگوں کے اور آپ کے درمیان مضر کے کفار ہیں تو ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ہم لوگوں کو اس چیز کا حکم فرمائیں کہ ہم لوگ خود اس پر عمل کریں اور ان لوگوں کو بھی عمل کیلئے کہیں جو ہمارے پیچھے

شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَائَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاحِدَةً وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ النَّقِيرُ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَالنَّقِيرُ وَالْمُقَيَّرُ لَمْ يَذْكُرْ الْمُزَفَّتَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ۔

(اپنے گھروں میں) رہ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں اور چار اشیاء سے روکتا ہوں (جن اشیاء کا حکم ہے وہ یہ ہیں): (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ نے دست مبارک سے ایک کا اشارہ فرمایا مسدد کہتے ہیں کہ آپ نے ایمان باللہ فرمایا پھر اسکی یوں تفسیر بیان فرمائی کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (۲) نماز کو قائم کرنا' (۳) زکوۃ ادا کرنا' (۴) مالِ غنیمت میں سے خمس نکالنا اور میں تم لوگوں کو چار قسم کے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔ (۱) تو نبے کے کدو (۲) لاکھی برتن۔ (۳) رال لگے ہوئے برتن اور (۴) لکڑی کے برتن کے استعمال سے۔ ابن عبید نے لفظ مقیر کی جگہ نقیر اور مسدد نے روایت میں مقیر اور نقیر بیان کیا مزفت کا لفظ بیان نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران ہے۔

شراب کے خالی برتن:

مذکورہ ممانعت اسلام کے شروع دور میں تھی اس وقت شراب کو حرام ہوئے کچھ وقت نہیں گزرا تھا کہ لوگوں کے دِل شراب کی طرف مائل تھے شریعت نے بطور احتیاط اور سد باب کے طور پر شراب کے ہر قسم کے برتنوں کا استعمال حرام قرار دیا تا کہ ذہنوں میں شراب کا خیال بھی نہ آئے۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنْ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ۔

۲۹۴: وہب بن بقیہ' نوح بن قیس' عبد اللہ بن عون' محمد بن سیرین' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عبد القیس کے لوگوں کو لکڑی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا جو برتن درخت کی جڑ سے تیار ہوتا ہے اور آپ نے قیر لگے ہوئے (یعنی روغن) اور لاکھی اور کدو کے تو نبے اور ایسے مشک سے جس کا نیچے بند نہ ہو۔ لیکن تم اس مشک سے پانی پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

۲۹۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْكُمْ بِأَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا۔

۲۹۵: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' عکرمہ' سعید بن مسیب' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وفد عبد القیس کے واقعہ میں مروی ہے کہ ان لوگوں نے عرض کیا ہم لوگ کونسے برتن میں پانی پئیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑوں کی مشکوں میں پانی پیا کرو جن کا منہ باندھ دیا جاتا ہے۔

شراب کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت:

مذکورہ حکم اسلام کے شروع دور میں تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ شراب کے برتنوں کو دیکھ کر شراب کے دور کی یاد تازہ نہ کریں اس لئے آپ نے مشک سے پانی پینے کا حکم فرمایا تھا۔

۲۹۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسَبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَى عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ۔

۲۹۶: وہب بن بقیہ خالد عوف حضرت ابوقموص زید بن علی سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو وفد عبدالقیس میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تھا۔ عوف سمجھتے تھے اس شخص کا نام قیس بن نعمان تھا وہ شخص کہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ لکڑی کے برتن میں نہ پیا کرو اور نہ رال کے روغنی برتن میں نہ کدو کے تونبے اور لاکھی کے برتن میں بلکہ چمڑے کی مشک سے پیا کرو۔ جس پر ڈاٹ لگی ہو اگر نبیذ میں شدت پیدا ہو جائے تو پانی ڈال کر اس کی شدت کو کم کر دو اگر اس کے بعد بھی نبیذ کی شدت کم نہ ہو تو اس کو بہا دو۔

۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ۔

۲۹۷: محمد بن بشار ابواحمد سفیان علی بن بذیمہ قیس بن حبتر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کس برتن میں پئیں؟ آپ نے فرمایا کدو کے تونبے اور رال لگے ہوئے برتن میں نہ پیو اور نہ لکڑی کے برتن میں بلکہ مشکوں میں نبیذ بنایا کرو۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مشکوں میں جوش مارنے لگے تو؟ آپ نے فرمایا اس میں پانی ڈال دو۔ پھر وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ تو تیسری یا چوتھی مرتبہ میں آپ نے فرمایا تم اس کو بہا دو۔ پھر اس کے بعد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ مجھ پر شراب جوا اور ڈھول حرام قرار دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے سفیان نے کہا پھر میں نے علی بن حزیمہ سے کوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ ڈھول ہے۔

۲۹۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ۔

۲۹۸: مسدد عبدالواحد اسماعیل بن سمیع مالک بن عمر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو تونبے کے برتن لاکھی کے برتن اور لکڑی کے برتن (کے استعمال) اور جو کی شراب سے منع فرمایا۔

۲۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ۔

۲۹۹: احمد بن یونس' معرف بن واصل' محارب بن دثار' ابن بریدہ' بریدہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو میں نے تین چیزوں سے منع کیا تھا اب میں تم لوگوں کو ان کاموں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ (۱) میں نے زیارتِ قبور سے منع کیا تھا تم لوگ اب ان کی زیارت کرلیا کرو کیونکہ زیارتِ قبور سے دُنیا کی جانب سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد آتی ہے اور (۲) میں نے تمہیں منع کیا تھا چمڑے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ استعمال کرنے سے تو اب تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں سے پیا کرو لیکن نشہ کی کوئی چیز نہ پیا کرو۔ اور (۳) میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع کیا تھا اب تم قربانی کا گوشت کھالیا کرو اور حالت سفر میں اس سے نفع حاصل کرو۔

زیارتِ قبور اور شراب کے برتنوں کی ممانعت واجازت:

اسلام کے شروع زمانہ میں لوگ بتوں کی پوجا سے توبہ کر کے اسلام لائے تھے آپ نے لوگوں کو زیارتِ قبور سے اس وجہ سے منع فرمایا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ دوبارہ شرک وکفر کی طرف چلے جائیں بعد میں جب دیکھا کہ اب ایمان دِلوں میں پختہ ہو گیا ہے تو زیارتِ قبور کی اجازت عطا فرمائی اور جس وقت حرمت شراب کا حکم ہوا تو آپ نے شراب کے خالی برتنوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا ایسا نہ ہو کہ لوگوں کو پھر شراب کی یاد آئے بعد میں شراب کے برتنوں کو پاک کرنے کے بعد استعمال جائز فرمایا۔

۳۰۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا إِذَنْ۔

۳۰۰: مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور' سالم' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ان برتنوں کے استعمال کو منع فرمایا تو راوی کہتے ہیں کہ انصار نے خدمت نبوی میں عرض کیا ہم لوگوں کو ان کی بہت ہی ضرورت پڑتی ہے تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا تمہیں اب منع نہیں کرتا۔

۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُزَفَّتَ وَالنَّقِيرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ اشْرَبُوا مَا حَلَّ۔

۳۰۱: محمد بن جعفر' شریک' زیاد بن فیاض' ابوعیاض' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے برتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ایک تو کدو کے تونبے کا دوسرے لاکھی کا برتن تیسرے روغنی برتن چوتھے لکڑی کا برتن درخت کی جڑ کا۔ ایک دیہاتی شخص نے عرض کیا پھر ہم لوگوں کیلئے کوئی برتن نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا جو چیز حلال ہے اس کو (کسی بھی) برتن میں پیو۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

۳۰۲: حسن بن علی' یحییٰ بن آدم' حضرت شریک سے اسی طریقہ سے

يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ۔

روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نشہ آور شے سے بچو۔

۳۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۳۰۳: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشک میں نبیذ بنایا جاتا تھا اور (اگر کسی وجہ سے) مشک نہیں ملتی تو پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

خُلاصَۃ البَاب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو چیزیں نوش فرمایا کرتے تھے ان میں ایک نقیع ہے اور ایک نبیذ۔ یہ دونوں چیزیں مشروبات کی قسم سے ہوتی ہیں ان میں سے نقیع کو بنانے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انگور یا کھجوروں کو پانی میں محض بھگو دیا جاتا ہے اس کو جوش نہیں دیا جاتا' اس طرح انگور یا کھجوروں کی مٹھاس اس پانی میں آ جاتی ہے اور ایک عمدہ قسم کا شربت بن جاتا ہے اور یہ شربت بہت مزیدار بھی ہوتا ہے اور بدن کو فائدہ بھی پہنچاتا ہے' چنانچہ خرما کا نقیع معدہ کے نظام کو درست کرتا ہے اور کھانے کو جلد ہضم کرتا ہے جب کہ انگور کا نقیع جسم کی زائد حرارت کو دفع کرنے کی خاصیت رکھتا ہے۔

نبیذ بھی اسی طرح بنتا ہے فرق محض یہ ہوتا ہے کہ نبیذ کی صورت میں انگور یا کھجوروں کو پانی میں بھگو کر کچھ عرصہ تک کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ اس میں کچھ ہلکی سے تیزی اور تغیر پیدا ہو جائے' لیکن اتنی تیزی یا اتنا زیادہ تغیر نہیں جو نشہ آور ہو جانے کی حد تک پہنچ جائے' کیونکہ جس نبیذ میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے اس کا پینا قطعاً حرام ہے' اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نبیذ کو ہرگز نہیں پیتے تھے جس پر تین دن سے زائد کا عرصہ گزر جاتا تھا' جیسا کہ آگے آئے گا' نقیع کی طرح نبیذ بھی ایک فائدہ مند مشروب ہے یہ جسم کی طاقت وقوت میں اضافہ کرتا ہے اور عام صحت کی محافظت کرتا ہے۔

واضح رہے کہ نبیذ انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں سے بھی بنتی ہے چنانچہ نہایہ میں لکھا ہے کہ نبیذ کھجور سے بھی بنتی ہے اور انگور سے بھی' شہد سے بھی بنتی ہے اور گیہوں اور جو وغیرہ سے بھی۔

بَابٌ فِي الْخَلِيطَيْنِ

باب: مخلوط اشیاء سے نبیذ بنانے کا بیان

۳۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا۔

۳۰۴: قتیبہ بن سعید' لیث' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور کچی پکی کھجور اور تر کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ

۳۰۵: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ' اپنے والد ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں کشمش اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے اور کچی پکی کھجور اور خشک کھجور ملا کر نبیذ تیار کرنے اور خشک رنگین اور تازہ پکی ہوئی کھجور ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تم

الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدَةٍ عَلَى حِدَةٍ قَالَ و حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

لوگ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ تیار کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوقتادہ کے واسطہ سے حضرت رسول کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَفْصٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ نَهَى عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ۔

۳۰۶: سلیمان بن حرب' حفص بن عمر' شعبہ' حکم' حضرت ابن ابی لیلیٰ ایک آدمی سے' حفص (راوی) کہتے ہیں کہ یہ آدمی اصحابِ رسول میں سے ہیں' ان سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے کچی پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے اور کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ حَدَّثَتْنِي رَيْطَةُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ يَنْهَى عَنْهُ قَالَتْ كَانَ يَنْهَانَا أَنْ نَعْجُمَ النَّوَى طَبْخًا أَوْ نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ۔

۳۰۷: مسدد' یحییٰ' ثابت' ریطہ' کبشہ بنت ابی مریم سے مروی ہے کہ میں نے اُمّ سلمہؓ سے ان اشیاء کے بارے میں دریافت کیا کہ جن سے نبیؐ نے منع فرمایا۔ اُمّ سلمہؓ نے فرمایا آپ کھجور کو اس قدر پکانے سے منع فرماتے تھے کہ اس کی گٹھلی بھی پگھل جائے (یعنی اسکی گٹھلی کو جانور بھی نہ کھا سکیں) اور آپ نے کشمش اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۰۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ زَبِيبٌ فَيُلْقِي فِيهِ تَمْرًا وَتَمْرٌ فَيُلْقِي فِيهِ الزَّبِيبَ۔

۳۰۸: مسدد' عبداللہ' مسعر' موسیٰ بن عبداللہ' بنو اسد کی ایک خاتون' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تو اس میں کھجور ڈالی جاتی اور جب کھجور کی نبیذ تیار ہوتی تو اس میں کشمش ڈالی جاتی۔

نبیذ کی اقسام:

نبیذ کی چند اقسام ہیں بعض جائز ہیں بعض ناجائز اور نبیذ کے بارے میں اختلاف ائمہ اور اس سلسلہ کی مختصر بحث جلد اوّل میں گزر چکی ہے۔

۳۰۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ فَقَالَتْ كُنْتُ آخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ وَقَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فَأُلْقِيهِ فِي إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ أَسْقِيهِ النَّبِيَّ ﷺ۔

۳۰۹: زیاد بن یحییٰ' ابوبحر' حضرت عتاب بن عبدالعزیز الحمانی کہتے ہیں کہ مجھے صفیہ بنت عطیہ نے بتایا کہ میں وفد عبدالقیس کی خواتین کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم نے آپ سے کھجور اور کشمش کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک مشت کھجور اور ایک مشت منقی لے کر ایک برتن میں ڈال دیتی تھی پھر میں ان کو ہاتھوں سے مسلتی تھی پھر میں وہ آنحضرت ﷺ کو پلاتی تھی۔

بَابٌ فِي نَبِيذِ الْبُسْرِ

۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا. كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ الْمُزَّاءُ الَّذِي نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا الْمُزَّاءُ قَالَ النَّبِيذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

باب: کچی پکی کھجور کی نبیذ بنانے کا بیان

۳۱۰: محمد بن بشار' معاذ بن ہشام' ان کے والد' حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ جابر بن زید اور عکرمہ رضی اللہ عنہما دونوں کچی' پکی کھجور کی نبیذ کو مکروہ سمجھتے تھے اور وہ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ مزاء نہ ہو کہ جس سے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کو منع فرمایا گیا تھا میں نے قتادہ سے دریافت کیا کہ مزاء کیا شے ہے؟ انہوں نے فرمایا لاکھی (رنگ کے برتن) یا روغن دار برتن میں نبیذ بنانا۔

بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيذِ

۳۱۱: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ فَإِلَى مَنْ نَحْنُ قَالَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقُلَلِ فَإِنَّهُ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا۔

باب: نبیذ کب تک پی جا سکتی ہے؟

۳۱۱: عیسیٰ بن محمد' ضمرہ' شیبانی' عبداللہ' ان کے اپنے والد دیلمی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ واقف ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں؟ اور کس جگہ کے باشندے ہیں؟ اور کس کے پاس حاضر ہوئے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کے یہاں انگور کی پیداوار ہوتی ہے ہم لوگ اسکا کیا کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا (انگور کو) خشک کر لو۔ ہم نے عرض کیا خشک انگور کا کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا تم صبح کو ان کو (پانی میں) بھگو دو اور شام کو اس کو پیو اور جب شام کو بھگوؤ تو صبح کو اسکو پیو اور تم لوگ اسکو چمڑے کی مشکوں میں بھگویا کرو اور گھڑوں اور مٹکوں میں نہ بھگویا کرو کیونکہ اگر اسکو نچوڑنے میں تاخیر ہو جائیگی تو وہ سرکہ بن جائیگا۔

کھجور کی نبیذ:

مٹی کے برتن میں' انگور' کھجور وغیرہ پانی میں ڈال کر بھگونے سے اس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے جھاگ نکلنے لگتے ہیں اور اس کے پینے سے نشہ ہو جاتا ہے اس لئے اس سے منع فرمایا البتہ اگر چمڑے کی مشک میں بھگویا جائے اور اس کو پی لیا جائے تو اس میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور نبیذ کی تفصیلی بحث بذل المجہود میں دیکھیں۔

۳۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ

۳۱۲: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' یونس بن عبید' حسن' ان کی والدہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے لئے مشک میں

عُبَيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ يُنْبَذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَيُنْبَذُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً۔

نبیذ ڈالا جاتا تھا اور (مشک کے) اُوپر کا منہ بند کیا جاتا تھا اور آپ کا ایک عزلاء تھا۔ جو نبیذ صبح کو تیار کی جاتی آپ اس کو عشاء کے وقت نوش فرماتے اور عشاء کے وقت جو نبیذ تیار کی جاتی تو آپ اس کو صبح کے وقت نوش فرماتے۔

عزلاء کا مفہوم:

عزلاء کے معنی ہیں دومنہ والا مشکیزہ۔ جب اس سے پینا ہوتا تھا تو اس کے اُوپر کا منہ بند کر کے نچلے منہ سے پیتے تھے اور مذکورہ حدیث میں عشاء سے مراد نماز عشاء کا وقت نہیں ہے بلکہ زوالِ آفتاب سے لے کر غروب آفتاب کا وقت مراد ہے۔ عرب میں عشاء اسی کو کہا جاتا ہے اور نمازِ فجر اور سورج بلند ہونے کے درمیان جو وقت ہے اس کو غدوہ کہا جاتا ہے۔

۳۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَبِيبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُدْوَةً فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ فَتَعَشَّى شَرِبَ عَلَى عَشَائِهِ وَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ صَبَبْتُهُ أَوْ فَرَّغْتُهُ ثُمَّ تَنْبِذُ لَهُ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ تَغَدَّى فَشَرِبَ عَلَى غَدَائِهِ قَالَتْ يُغْسَلُ السِّقَاءُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَقَالَ لَهَا أَبِي مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

۳۱۳: مسدد' معتمر' شبیب' حضرت مقاتل بن حیان اپنی پھوپھی عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے لئے صبح کو نبیذ ڈالا کرتی تھیں پھر جب رات کا وقت ہو جاتا تو آپ اسے رات کے کھانے کے بعد نوش فرماتے اور اگر کچھ باقی رہ جاتا تو میں اس کو بہا دیتی یا فرمایا کہ انڈیل دیتی پھر رات کے وقت جو نبیذ تیار کرتی۔ صبح ہوتی تو آپ صبح کا کھانا تناول فرمانے کے بعد اس کو نوش فرماتے تھے اور ہم لوگ مشک کو صبح و شام دھوتے تھے۔ مقاتل نے بیان کیا میرے والد حیان نے ان سے کہا ایک دن رات میں دومرتبہ دھوتے آپ نے فرمایا جی ہاں دومرتبہ دھوتے۔

۳۱۴: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى الْخَدَمُ أَوْ يُهَرَاقُ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى يُسْقَى الْخَدَمُ يُبَادَرُ بِهِ الْفَسَادَ۔

۳۱۴: مخلد بن خالد' ابومعاویہ' اعمش' ابوعمر' یحییٰ بہرانی' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ کے لئے کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی آپ اس کو اسی دن' اس سے اگلے دن تمام دن نوش فرماتے اور تیسرے دن شام تک اس کو نوش کرتے۔ پھر آپ حکم فرماتے (جو باقی رہ جاتی) تو وہ خدام کو پلا دی جاتی یا بہا دی جاتی (اگر اس میں شدت پیدا ہو جاتی) امام ابوداؤد نے فرمایا: ''یُسْقَى الْخَدَمُ'' کا مفہوم یہ ہے کہ خراب ہونے سے قبل۔

بَاب فِي شَرَابِ الْعَسَلِ

باب: شہد کے شربت پینے کا بیان

۳۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

۳۱۵: احمد بن محمد' حجاج' ابن جریج' عطاء' عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ زینب بنت جحش کے پاس قیام فرماتے اور شہد نوش فرماتے میں نے اور حفصہؓ نے مشورہ کیا کہ ہم دونوں میں

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُنَّ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ ﷺ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

۳۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْخَبَرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ سَوْدَةُ بَلْ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا سَقَتْنِي حَفْصَةُ فَقُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَغَافِيرُ مُقْلَةٌ وَهِيَ صَمْغَةٌ وَجَرَسَتْ رَعَتْ وَالْعُرْفُطُ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ۔

سے جس کے پاس آپ تشریف لائیں ہم میں سے ہر ایک آپ سے یہ کہے گی کہ آپ کے منہ مبارک سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ پھر آپ ان دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے یہی بات کہی۔ آپ نے فرمایا نہیں' میں نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے۔ آج کے بعد سے میں ہرگز وہ نہیں پیوں گا۔ اس پر آیت: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ یعنی اے نبی تم اس چیز کو اپنی بیویوں کی خاطر کیوں حرام کرتے ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا اور اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اور عائشہ صدیقہؓ اور حفصہؓ کو حکم ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور جب نبیؐ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو چھپا کر ایک بات کہی یعنی یہ کہ میں نے شہد پیا ہے۔

۳۱۶: حسن بن علی' ابو اسامہ' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میٹھی چیز اور شہد بہت پسند فرماتے تھے پھر اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا اور کہا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ناگوار تھا کہ آپ کے جسم سے کوئی بدبو قسم کی چیز محسوس ہو ایک حدیث میں ہے حضرت سودہ نے فرمایا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے شہد پیا ہے اور حفصہ نے شہد پلایا ہے میں نے کہا ہو سکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے عرفطہ (نامی کانٹے بدبودار کو چوس لیا ہو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ شہد میں بدبو آنے کا (یہی سبب ہو سکتا ہے کہ آپ کے منہ سے اس کی بدبو محسوس ہو رہی ہے)

مغافیر کیا ہے؟

مغافیر ایک قسم کا گوند ہوتا ہے اس میں بدبو ہوتی ہے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس سے نفرت تھی۔ اس میں لہسن جیسی بدبو ہوتی ہے۔

بَابٌ فِي النَّبِيذِ إِذَا غَلَى

باب: جب نبیذ میں شدت پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال کرنا؟

۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ

۳۱۷: ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد' زید بن واقد' خالد بن عبد اللہ' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطِ فَإِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

علیہ وسلم اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے اس روز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ لے کر حاضر ہوا جو کہ کدو کے تونبے میں تھی میں جب اس کو لے گیا تو نبیذ جوش مار رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اس کو دیوار پر پھینک دو یہ تو وہ شخص پیئے گا جو کہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

نبیذ کی حرام قسم:

جس وقت نبیذ میں جوش اور شدت پیدا ہو جائے تو اس کا پینا جائز نہیں کتاب الصلوۃ بذل المجہود میں اس مسئلہ کی تفصیل اور اختلاف ائمہ مذکور ہے ہم نے بھی جلد اوّل میں اس کا خلاصہ عرض کر دیا ہے۔

بَاب فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

۳۱۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

۳۱۸: مسلم بن ابراہیم ہشام قتادہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پیئے۔

۳۱۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ عَلِيًّا دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رِجَالًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْعَلَ هٰذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

۳۱۹: مسدد یحییٰ مسعر عبدالملک بن میسرہ حضرت نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے پانی منگوایا اور انہوں نے کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا بعض لوگ اس کو برا خیال کرتے ہیں بلاشبہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا جس طرح کہ تم نے مجھ کو دیکھا ہے۔

بَاب الشَّرَابِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

۳۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَلَّالَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

باب: مشکیزے کے منہ سے پینے کا بیان

۳۲۰: موسیٰ بن اسماعیل حماد قتادہ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی اور ناپاکی کھانے والے جانور کی سواری اور مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں جلالہ اس کو کہتے ہیں جو کہ ناپاکی کھاتا ہے۔

مجثمہ کی وضاحت:

مجثمہ اس کو کہا جاتا ہے جو تیر وغیرہ کے نشانے لگا کر ہلاک کیا جائے اور اس کو ذبح نہ کیا جائے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

بَاب فِي اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

باب: مشک کا مُنہ موڑ کر اس میں سے پانی پینے کا بیان

۳۲۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ۔

۳۲۱: موسیٰ بن اسماعیل' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے دہانہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

تنزیہی ممانعت:

مذکورہ ممانعت تنزیہاً ہے اور آپ نے اس وجہ سے یہ حکم فرمایا تا کہ کپڑے وغیرہ نہ بھیگیں یا مشک کا دہانہ بدبودار نہ ہو جائے اور ویسے بھی احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ پانی گلاس وغیرہ میں لے کر دیکھ کر پیا جائے ایسا نہ ہو کہ پانی میں کوئی کیڑا وغیرہ گر گیا ہو۔

۳۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِدَاوَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا۔

۳۲۲: نصر بن علی' عبد الاعلیٰ' عبید اللہ بن عمر' عیسیٰ بن عبد اللہ' حضرت عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزہ پانی منگوایا پھر حکم فرمایا اس کا دھانہ موڑ دو پھر آپ نے (ضرورت کی بنا پر) اس کے دہانہ سے پانی نوش فرمایا۔

بَاب فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ

باب: پیالہ میں سے ٹوٹی ہوئی جگہ یا سوراخ میں سے پینا

۳۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ۔

۳۲۳: احمد بن صالح' عبد اللہ بن وہب' قرہ' ابن شہاب' عبید اللہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے سوراخ میں سے پانی پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ پھونک مارنے سے مُنہ سے کچھ نکل کر پانی میں گر سکتا ہے)

بَاب فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے کا بیان

۳۲۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ

۳۲۴: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ شہر مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی مانگا تو ایک زمیندار شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔

فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

حذیفہؓ نے اس کو پھینک دیا اور کہا میں نے اس برتن کو اس وجہ سے پھینک دیا کہ میں اس زمیندار شخص کو اس سے منع کر چکا ہوں لیکن وہ باز نہیں آتا۔ بے شک نبیؐ نے ریشمی لباس' دیباج کے کپڑے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا یہ اشیاء دُنیا میں کفار کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

دیباج کی تشریح:

دیباج ریشمی کپڑے کی قسم ہے۔ بعض حضرات جس ریشمی کپڑے پر پھول بنے ہوئے ہوتے ہیں اس کو دیبا کہتے ہیں اور سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں۔

بَاب فِي الْكَرْعِ

باب: کسی برتن میں منہ ڈال کر پانی پینا

۳۲۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ بَلْ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ۔

۳۲۵: عثمان بن ابی شیبہ' یونس' فلیح' سعید بن حارث' حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ہمراہ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے وہ انصاری اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تمہارے پاس اگر پرانی مشک میں رات کا بچا ہوا پانی ہو تو بہت بہتر ہے ورنہ ہم مُنہ لگا کر نہر سے ہی پانی پی لیں گے۔ اس شخص نے عرض کی جی ہاں میرے پاس مشک میں رات کا بچا ہوا پانی موجود ہے۔

مُنہ لگا کر پانی پینا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مشک وغیرہ میں یا نہر' دریا سے مُنہ لگا کر پانی پینا درست ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ برتن ہاتھ میں لے کر پانی پیا جائے۔

بَاب فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ

باب: ساقی پانی کب پیئے

۳۲۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا۔

۳۲۶: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' ابوالمختار' حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ساقی کو سب سے اخیر میں پینا چاہیے۔

۳۲۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ

۳۲۷: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے لئے دودھ آیا جس میں پانی ملا ہوا تھا اور آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب حضرت صدیق اکبرؓ

أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

تھے۔آپ نے دودھ نوش فرما کر دیہاتی کو پیالہ عنایت فرمایا اور فرمایا دائیں والا شخص پھر دائیں والا ہے۔

دائیں جانب سے شروع کرنا:

اس حدیث سے واضح ہے کہ ہر کام میں (سوائے استنجاء کے) دائیں جانب سے شروع کرنا اولیٰ ہے۔

۳۲۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا وَقَالَ هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ۔

۳۲۸: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ابوعصام' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تین سانس میں پانی نوش فرماتے تھے۔اور آپ فرماتے کہ یہ سانس لینا پیاس کو اچھی طرح بجھاتا ہے اور کھانے کو ہضم کرتا ہے اور تندرستی بہتر بناتا ہے۔

بَاب فِي النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب: پانی میں پھونک مارنے کا بیان

۳۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ۔

۳۲۹: عبداللہ بن محمد' ابن عیینہ' عبدالکریم' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۰: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَذَكَرَ حَيْسًا أَتَاهُ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَأَكَلَ تَمْرًا فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَلَمَّا قَامَ قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

۳۳۰: حفص بن عمر' شعبہ' یزید' حضرت عبداللہ بن بسر سے جو قبیلہ بنوسلیم میں سے تھے مروی ہے کہ نبیؐ میرے والد کے پاس تشریف لائے اور ان کے مہمان ہوئے انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا راوی کہتے ہیں کہ حیس پیش کیا۔آپ نے حیس تناول فرمایا پھر وہ مشروب لے کر حاضر ہوئے۔آپ نے وہ نوش فرمایا اور نوش فرما کر اپنی دائیں جانب والے شخص کو عنایت فرما دیا پھر آپ نے کھجوریں نوش فرمائیں اور ان کی گٹھلیاں اپنے درمیانی اور شہادت کی اُنگلی پر رکھتے گئے۔جب آپ چلنے کیلئے کھڑے ہو گئے تو میرے والد بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔آپ نے فرمایا اے اللہ ان کو برکت عطا فرما اس چیز میں جو آپ نے ان کو عطا فرمائی اور ان کی مغفرت فرما دے اور ان پر رحم فرما۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ اللَّبَنَ

باب: دودھ پی کر کیا دُعا مانگی جائے؟

۳۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ

۳۳۱: مسدد' حماد (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' عمر

ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَجَائُوا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلَى ثُمَامَتَيْنِ فَتَبَزَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خَالِدٌ إِخَالُكَ تَقْذُرُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ۔

بن حرملہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا اور آنحضرت ﷺ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ وہاں پر تشریف لائے آپ کے سامنے دو لکڑیوں پر دو بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئیں آپ نے ان کو دیکھ کر تھوک دیا۔ حضرت خالد نے کہا لگتا ہے کہ آپ کو اس سے نفرت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' پھر آپ کے لئے دودھ لایا گیا تو آپ نے اس کو نوش فرما کر ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہئے کہ کہے اے اللہ اس کھانے میں برکت عطا فرما اور ہم کو اس کھانے سے بہتر کھانا عنایت فرما اور جب دودھ پئے یہ دُعا مانگے کہ اے اللہ ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بھی زیادہ عنایت فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی ایسی نعمت نہیں جو کھانے اور پینے دونوں میں کام آئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔

بَاب فِي إِيكَاءِ الْآنِيَةِ

باب: برتنوں کو ڈھکنے کا بیان

۳۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ وَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ۔

۳۳۲: احمد بن حنبل' یحییٰ' ابن جریج' عطاء' حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ کا نام لے کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھول سکتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ گل کرو اور اپنے برتن کو بھی ڈھانک دو اللہ کا نام لے کر اگرچہ ایک لکڑی ہی اس کے اُوپر رکھ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشک کا منہ بند کر دو۔

۳۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ أَوْ بُيُوتَهُمْ۔

۳۳۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ پر ارشاد فرمایا اور ''یہ مکمل حدیث نہیں ہے'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بند دروازہ' بند مشک کو نہیں کھولتا ہے اور نہ کسی ڈھانکے ہوئے برتن کو کھولتا ہے۔

۳۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَهُ قَالَ

۳۳۴: مسدد' فضیل' حماد' کثیر' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوقت عشاء بچوں کو اپنے پاس بٹھاؤ۔ مسدد نے کہا یا شام کے وقت۔ (یعنی ان اوقات

وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً۔

میں بچوں کو گھر سے باہر گھومنے نہ دو) کیونکہ اس وقت جنات پھیلتے ہیں یا اُچک لیتے ہیں۔

۳۳۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ۔

۳۳۵: عثمان بن ابی شیبہ ابومعاویہ اعمش ابوصالح، حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا تو ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا ہاں راوی بیان کرتے ہیں وہ شخص جلدی سے گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس پیالہ کو کسی چیز سے کیوں نہیں ڈھانکا تھا تم اگر اس پیالے پر کم از کم ایک لکڑی ہی رکھ دیتے تو کافی تھا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اصمعی نے بیان کیا اس لکڑی کو اس پیالہ پر رکھ دینا مراد ہے۔

۳۳۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ۔

۳۳۶: سعید بن منصور عبداللہ بن محمد قتیبہ عبدالعزیز ہشام ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (سقیا نامی میٹھے چشمہ سے) پانی لایا جاتا۔ قتیبہ نے کہا سقیا مدینہ منورہ سے دو روز کے فاصلہ پر ہے۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانے کا بیان

بَاب مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب: دعوت قبول کرنے کا بیان

۳۳۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

۳۳۷: قعنبی مالک نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ کے لئے بلایا جائے تو اس کو اس دعوت میں حاضر ہونا چاہئے۔

دعوتِ ولیمہ:

دعوتِ ولیمہ سنت ہے اس کو قبول کرنا بھی سنت ہے۔ صحیح یہی ہے اگرچہ بعض حضرات نے اس کو واجب کہہ دیا ہے بہرحال ولیمہ کرنے والے کو چاہئے کہ غرباء کو بھی دعوت میں شریک کرے اور فضول خرچی نہ کرے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ۔

۳۳۸: مخلد بن خالد' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا جس طرح سے اُوپر مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے اگر روزہ سے نہ ہوتو کھانا کھائے اور اگر روزہ سے ہوتو دعوت کرنے والے کے لئے صرف دُعائے (خیر) کرے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ

۳۳۹: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارا کوئی (مسلمان) بھائی تمہاری دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا چاہئے خواہ ولیمہ کی دعوت ہو یا ولیمہ جیسی کوئی تقریب ہو۔

۳۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ بِمَعْنَاهُ۔

۳۴۰: ابن مصفی' بقیہ' زبیدی' ایوب کی سند سے نافع نے یہی حدیث بیان کی ہے۔

۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۴۱: محمد بن کثیر' سفیان' ابو زبیر' حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دعوت میں بلایا جائے تو اس کو چاہئے کہ دعوت قبول کرے پھر اگر چاہے تو کھانا کھالے اور دِل نہ چاہے تو نہ کھائے۔ (بلا عذر شرعی انکار نہ کرے)

۳۴۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا۔

۳۴۲: مسدد' دُرست بن زیاد' ابان' طارق' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی دعوت ہو اور وہ شخص اس دعوت کو قبول نہ کرے تو بے شک اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر بلائے چلا گیا تو گویا وہ شخص چور بن کر گھر میں داخل ہوا اور لوٹ مار کر کے باہر آیا۔

۳۴۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

۳۴۳: قعنبی' مالک' ابن شہاب' اعرج' حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اس ولیمہ کا کھانا تمام کھانوں سے بدتر ہے جس میں کہ (صرف) مالدار لوگوں کو بلایا جائے اور غریب' فقیر لوگوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص کسی کی دعوت میں شریک نہیں ہوا تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

ممنوع ولیمہ:

مطلب یہ ہے کہ ایسا ولیمہ باعث گناہ ہے جس میں کہ غرباء کو نظر انداز کر دیا جائے صرف مال دار لوگ مدعو کئے جائیں واضح رہے کہ اگر کسی کے یہاں خلاف شرع اُمور ہو رہے ہوں جیسے کہ آج کے دور میں ناچ' گانے' بے پردگی وغیرہ کا عام ماحول ہے تو

اس شخص کی دعوت میں جانے سے انکار کرنا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ الْوَلِيمَةِ لِلنِّكَاحِ

باب: نکاح کے لئے ولیمہ کے مستحب ہونے کا بیان

۳۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

۳۴۴: مسدد' قتیبہ بن سعید' حماد' ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ کے سامنے زینب بنت جحشؓ کے نکاح کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا۔ نبیؐ نے ازواجِ مطہرات ﷺ میں سے کسی زوجہ محترمہ کے نکاح کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا ولیمہ زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کا کیا۔ آپ نے (حضرت زینب کے نکاح میں) ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ۔

۳۴۵: حامد بن یحییٰ' سفیان' وائل بن داؤد' ان کے صاحب زادے حضرت بکر بن وائل' زہری' حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں ولیمہ کیا تو آپ نے ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا۔

خُلاصۃُ الباب: اس ولیمے کے کھانے کی برکت کی بابت حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے مخصوص تین اشخاص کو بلانے کے لئے بھیجا تھا پس میں پوری طرح ان کے نام بھول چکا ہوں اس لئے انہوں نے ان تین کے ناموں کو فلاں فلاں اور فلاں سے تعبیر کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رِجَالًا سَمَّاهُمْ کے الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اپنے ہیں جونحوی طور پر فُلانا کا بدل ہیں یا ساتھ تقدیری اعنی یا یعنی کے ہیں اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اندازہ نہیں لگا سکا کہ حلوہ جب میں نے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تب زیادہ تھا لیکن حقیقت بہرحال یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک رکھنے سے ہی برکت کا معجزہ ہوا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ سب صحابہؓ کے کھانے کے باوجود وہ حلوہ بعد میں زیادہ تھا اور بابرکت تھا۔

بعضوں کا خیال ہے کہ حدیث کے مفہوم سے تو یہ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت زینبؓ کا ولیمہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھیجے ہوئے حلوے سے ہی ہوا تھا اور بعض روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ولیمہ میں روٹی اور گوشت تھا۔ مثلاً خود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زینب کے ولیمہ میں گوشت اور روٹی سے ایک ہزار آدمیوں کو سیر کیا۔ لہٰذا ان دونوں حدیثوں میں جو تضاد آ گیا ہے وہ اس طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ اصل میں نبی کریم ﷺ اور زینب کے ولیمہ میں گوشت اور روٹی ہی تھی (بکری ذبح کی گئی تھی) اسی دوران ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حلوہ بھی لایا گیا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے اس طرح ان کے ولیمہ میں دونوں چیزیں کھلائی گئیں یعنی گوشت روٹی بھی اور حلوہ بھی۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک دن حلوہ کھلایا گیا ہو اور دوسرے دن گوشت روٹی کھلائی گئی ہو لیکن ملا علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو حلوہ بھیجا تھا وہ ولیمے کے طور پر کھایا گیا ہو کیونکہ وہ انہوں نے ہدیہ کے طور پر بھیجا تھا جو نبی کریم ﷺ نے تین سو کے قریب لوگوں کو کھلایا تھا پھر اسی دن شام کو یا اگلے دن ایک بکری ذبح کر کے ولیمہ کیا گیا اور

اس ولیمہ میں اللہ نے اتنی برکت عطا فرمائی کہ ایک ہزار لوگ شکم سیر ہوئے۔ پس کچھ منافات نہیں ہے ان دونوں روایتوں میں اور نہ ہی کوئی معارضہ ہے ان دونوں معجزوں میں۔

بَابُ الْإِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ

۳۴۶ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً۔

باب: سفر سے واپسی کے بعد کھانا کھلانے کا بیان

۳۴۶: عثمان بن ابی شیبہ وکیع' شعبہ' محارب بن دثار' حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ یا بیل ذبح فرمایا۔

بَابٌ فِي الضِّيَافَةِ

۳۴۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ۔

باب: مہمان نوازی کرنے کا بیان

۳۴۷: قعنبی' مالک' سعید مقبری' حضرت ابوشریح سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی بہتر طریقہ سے تعظیم و تکریم کرے اور مہمان کا (جائزہ) ایک دن اور ایک رات کا ہے اور تین روز تک تو مہمانداری ہے اور اس کے بعد پھر صدقہ ہے اور میزبان کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے لئے اس کے پاس قیام کرنا مہمان کے لئے حلال نہیں۔

مہمانداری کا حکم:

بہتر یہ ہے کہ تین روز مہمان نوازی کرے پہلے دن جو تکلف ہو سکے وہ کرے اور بہتر سلوک کرے اور دوسرے اور تیسرے روز جو میسر ہو وہ حاضر کرے اور اس کے بعد تیسرے دن ہو سکے تو مہمان کو کچھ دے دے جس سے کہ وہ سفر وغیرہ کر سکے اور مذکورہ حدیث میں جائزہ سے مراد مہمان کو کچھ ہدیہ دینا ہے لیکن مہمان کو ہدیہ دینے کا حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا حدیث میں مہمان کے اکرام کا حکم ہے لیکن مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کو تنگ کرے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات کا بہاؤ کسی ایک طرف نہیں ہے بلکہ دوطرفہ ہدایات ہیں۔

۳۴۸ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ

۳۴۸: موسیٰ بن اسماعیل' محمد بن محبوب' حماد' عاصم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مہمان داری کی انتہا تین روز تک ہے پھر اس کے بعد صدقہ ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جب میں حارث بن مسکین کی مجلس میں موجود تھا تو روایت اس طریقہ سے پڑھی گئی کہ اشہب نے بیان کیا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کے الفاظ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ کے بارے

عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ وَيَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ضِيَافَةً۔

میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک روز تک مہمان کی عزت کرے اور تحفہ دے اور اس کی بہتر طریقہ سے دیکھ بھال کرے اور تین روز تک اس کی مہمان داری کرے۔

خُلاصَۃُ البَاب: نہایہ جزریہ میں اس حدیث کی وضاحت میں لکھا ہے کہ مہمان کی تین دن اس طرح مہمان داری کی جائے کہ پہلے دن اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں جو تکلف و اہتمام ہو سکے وہ کیا جائے اور پھر دوسرے و تیسرے دن بلا تکلف و اہتمام جو کچھ حاضر ہو اس کو مہمان کے سامنے پیش کر دے۔ اس کے بعد اس کو کھانے پینے کی اتنی چیزیں دے دے جن کے سہارے وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر طے کر سکے۔

حدیث: ۳۴۷ میں ''جائزہ'' کا...... جو لفظ آیا ہے اس کا مفہوم یہی ہے' ویسے لغت کے اعتبار سے ''جائزہ'' کے معنی بخشش تحفہ اور انعام کے ہیں' لیکن یہاں وہ چیز مراد ہے جو ایک دن کی غذا کی ضرورت کے بقدر ہو اس کے سہارے منزل تک پہنچ جائے مہمان کو ''جائزہ'' کے بعد جو کچھ دیا جائے گا وہ ایک زائد چیز ہوگی اور صدقہ بھلائی اور احسان کے حکم میں ہوگا۔ اس وضاحت کے مطابق ''جائزہ'' یعنی مہمان کو ایک دن کے بقدر زادراہ دینا ضیافت یعنی مہمان داری کے بعد ہوگا (جب کہ حدیث میں اس کا ذکر ضیافت سے پہلے کیا گیا ہے) نیز یہ جائزہ' مہمان داری کرنے سے ایک زائد چیز ہوگا۔

یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ''جائزہ'' تین دن مہمان داری کرنے سے زائد کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ حدیث میں اس کا ذکر اس تکلف و اہتمام اور الطاف و عنایات کی وضاحت کے طور پر ہے جو میزبان مہمان داری کے تین دنوں میں سے پہلے دن اپنے مہمان کے لئے کرتا ہے' چنانچہ ابوداؤد کی عبارت سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ ''جائزہ'' مہمان کی اس خاطر داری اور تواضع و مدارات کو کہا گیا ہے جو پہلے دن کی جاتی ہے اسی طرح حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی بھی یہی فرماتے تھے کہ ہمارا علم بھی یہ ہے کہ ''جائزہ'' کے یہی معنی ہیں۔

''مہمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے...... الخ'' سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کے ہاں مہمان جائے اس کے لئے یہ مطلقاً مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں تین دن سے زائد ٹھہرے ہاں اگر خود میزبان کی خواہش ہو اور وہ درخواست کرے تو اس کی استدعا پر تین دن سے زائد ٹھہرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی مسافر (مہمان) کسی کے یہاں ٹھہرے اور کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کے سبب اس کو تین دن سے زائد قیام کرنا پڑ جائے تو وہ تین دن کے بعد اپنے پاس سے کھائے پئے صاحب خانہ کو تنگی و کلفت میں نہ ڈالے۔

بَابٌ فِي كَمْ تُسْتَحَبُّ الْوَلِيمَةُ

باب: دعوت ولیمہ کتنے روز تک کی جائے؟

۳۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ أَعْوَرَ مِنْ ثَقِيفٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفًا أَيْ

۳۴۹: محمد بن مثنیٰ' عفان بن مسلم' ہمام' قتادہ' حسن' حضرت عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہ میں نے ایک کانے شخص سے سنا جو کہ قبیلہ ثقیف میں سے تھا اس کے بھلائی کرنے کی وجہ سے اس کو لوگ معروف کہتے تھے خواہ اس کا نام (حقیقتاً) معروف ہو یا نہ ہو) اگر اس کا نام زہیر بن

يُثْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا إِنْ لَمْ يَكُنْ اسْمُهُ زُهَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ۔

عثمان نہیں تو پھر مجھے معلوم نہیں کہ اس کا کیا نام تھا۔ وہ شخص کہتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ولیمہ کا پہلے دن کا کھانا حق ہے اور دوسرے روز کا کھانا نیکی ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور نام ونمود ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن مسیّب کی پہلے دن دعوت کی گئی تو انہوں نے دعوت قبول کر لی' دوسرے دن بھی دعوت قبول کر لی البتہ تیسرے روز دعوت قبول نہیں کی اور فرمایا (یہ لوگ) نام ونمود والے ہیں۔

۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَحَصَبَ الرَّسُولَ۔

۳۵۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت سعید بن مسیّب سے یہی واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ اس میں ہے کہ تیسرے روز جب انہیں دعوت دی گئی تو تشریف نہیں لے گئے بلکہ قاصد کے پتھر مار دیا۔

بَابٌ مِنَ الضِّيَافَةِ أَيْضًا

باب: مہمانداری کا مزید بیان

۳۵۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۵۱: مسدد' خلف بن ہشام' ابوعوانہ' منصور' عامر' حضرت ابوکریمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ایک مسلمان پر ایک رات مہمانی کا حق ہے جو شخص کسی مسلمان شخص کے گھر میں قیام کرے تو ایک روز کی مہمانداری گویا اس کے ذمہ قرض ہے چاہے تو پورا کر دے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ۔

۳۵۲: مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابوالجودی' سعید بن ابی المہاجر' حضرت مقدام ابوکریمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کے پاس مہمان ہو کر جائے اور وہ شخص محروم رہا (یعنی کسی نے رات میں اس کی خاطر مدارات نہیں کی) تو تمام مسلمانوں پر اس مہمان کی امداد کرنا ضروری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مہمان اپنی مہمانداری اس قوم کی کھیتی اور مال میں سے وصول کر لے۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَمَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ

۳۵۳: قتیبہ بن سعید' لیث' یزید' ابوالخیر' عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں (جہاد اور دوسرے اُمور کی انجام دہی کیلئے) روانہ فرماتے ہیں اور ہم ایسے لوگوں میں جا کر ٹھہرتے ہیں کہ وہ ہماری مہمانداری نہیں کرتے تو اس سلسلہ میں آپ ہمارے لئے کیا مناسب خیال فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اگر کسی

بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔

قوم کے پاس جا کر ٹھہرو پھر وہ لوگ تمہارے لئے تمام سامان کا انتظام کر دیں جیسا کہ مہمان کیلئے ہوتا ہے تو تم قبول کر لو اور اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو تم ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ ان لوگوں کو چاہئے تھا' وصول کر لو۔

کفار کی مہمانداری:

آنحضرت ﷺ نے کفار سے مصالحت کی تھی لیکن مصالحت نامہ میں یہ بات شامل تھی کہ اگر اہل اسلام کفار کے ملک جائیں تو ان کی ضیافت اور مہمان نوازی کی جائے گی مذکورہ حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں یہ مطلب نہیں کہ مسافر جبراً مہمانداری کا مطالبہ کرے۔ اسلام کے شروع زمانہ میں مہمان داری کا حکم واجب تھا اور اب مستحب ہے: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ)) ۔ (بخاری)

بَاب نَسْخِ الضَّيْفِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ غَيْرِهِ

باب: دوسرے شخص کا مال کھانے کے حکم کے منسوخ ہونے کا بیان

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يَحْرَجُ أَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْآيَةُ الَّتِي فِي النُّورِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ أَشْتَاتًا كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الطَّعَامِ قَالَ إِنِّي لَأَجَّنَّحُ أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَالتَّجَنُّحُ الْحَرَجُ وَيَقُولُ الْمِسْكِينُ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَأُحِلَّ فِي ذَلِكَ أَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

۳۵۴: احمد بن محمد' علی بن حسین' انکے والد' یزید نحوی' عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ﴿لَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ نازل ہوئی (اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال جھوٹ' مکروفریب سے نہ کھاؤ البتہ تجارت میں دوسرے کی رضامندی سے مال لے سکتے ہو) تو اس وقت سے ہر ایک شخص دوسرے شخص کے یہاں کھانا کھانے کو بھی گناہ سمجھتا تھا پھر سورۂ نور کی آیت: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا﴾ سے منسوخ ہوگئی یعنی تم لوگوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اگر تم لوگ اپنے گھروں میں کھانا کھاؤ یا اپنے والد کے گھر میں یا اپنے بیٹوں یا بھائیوں' بہنوں کے گھروں میں یا چچا' پھوپھی' ماموں' خالہ کے گھر میں یا جن مکانات کی چابی اور تالے کے تم مالک ہو یا دوست ملنے والے' تعلق والے کے گھر میں۔ پہلے زمانہ کے لوگوں کی یہ حالت تھی کہ دولت مند شخص اپنے لوگوں کو کھانا کھلانے کیلئے دعوت دیتا تو وہ لوگ کہتے کہ ہم لوگوں کو اس میں سے کھانا گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ اس کھانے کا مسکین شخص مجھ سے زیادہ مستحق ہے اسکے بعد یہ صحیح ہوگیا یعنی دوسرے مسلمان بھائی کا کھانا کھانا جب اس کھانے پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اہل کتاب کا کھانا بھی درست ہوا۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۳ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۲۴

بَاب فِي طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ

باب: بطور فخر ایک دوسرے کی ضد کے لئے کھانا کھلانے والوں کا بیان

۳۵۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيرٍ لَا يَذْكُرُ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَارُونُ النَّحْوِيُّ ذَكَرَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۳۵۵: ہارون بن زید ان کے والد جریر بن حازم زبیر بن خریت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فخر کرنے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اکثر راویوں نے حریر سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس روایت میں بیان نہیں کیا البتہ ہارون نحوی نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کیا ہے نیز حماد بن زید بھی ان کو بیان نہیں کرتے تھے۔

ریا کار کے یہاں دعوت:

مذکورہ حدیث میں ریاکاری کرنے والوں اور ایک دوسرے کی ضد میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دعوت کرنے والوں پر وعید اور ان کے یہاں دعوت کھانے کی ممانعت ظاہر ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يُدْعَى فَيَرَى مَكْرُوهًا!

دعوت والے گھر میں خلاف شریعت کام ہو رہے ہوں تو دعوت منظور کرنا جائز نہیں

۳۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا

۳۵۶: موسیٰ بن اسماعیل حماد سعید بن جمہان سفینہ ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے علی کرم اللہ وجہہ کی دعوت کی اور اس نے ان کیلئے کھانا تیار کیا اور (ان کے گھر پر کھانا بھیجا) تو فاطمۃ الزہرا نے کہا کاش! ہم لوگ رسول کریمؐ کو مدعو کرتے اور آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ پھر انہوں نے نبیؐ کو بلایا۔ آپ تشریف لائے اور آپ

فَدَعُوهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا رَجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا۔

نے اپنا دست مبارک دروازہ کی چوکھٹ پر رکھا تو آپ نے دیکھا کہ گھر کے کونے میں تصویروں والا پردہ لگا ہوا ہے۔ آپ یہ دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ نے علی سے فرمایا جاؤ یہ دیکھو کہ نبی کس وجہ سے واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے گیا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے واپس تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے یا فرمایا کسی نبی کیلئے ایسے مکان میں جانا جائز نہیں کہ جہاں پر نقش ونگار بنے ہوئے ہوں۔

نقش ونگار والے گھر میں جانا:

مطلب یہ ہے کہ وہ مکان ایسا ہو کہ جس میں نقش ونگار بنے ہوں اور خوب زیب وزینت کی گئی ہو پیغمبر ایسے مکان میں تشریف لے جانے سے احتراز فرماتے ہیں مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مکانات کو زینت دینا بہتر نہیں ہے اور جس جگہ شریعت کے خلاف کام ہوں وہاں شرکت کرنا درست نہیں۔

بَاب إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ

باب: جب بیک وقت دو اشخاص مدعو کریں تو کس شخص کے یہاں جانا چاہئے؟

۳۵۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ۔

۳۵۷: ہناد بن سری' عبدالسلام' ابوخالد' ابوالعلا' حمید بن عبدالرحمٰن' ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو آدمی بیک وقت مدعو کریں تو جس شخص کا گھر نزدیک ہو اس کی دعوت قبول کر لو کیونکہ جس شخص کا گھر نزدیک ہے تو وہ پڑوسی کے اعتبار سے قریب ہے۔ اگر ان دونوں میں کوئی پہلے آ جائے تو اسی کی دعوت قبول کر لو جو پہلے آئے۔

بَاب إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ

باب: جب شام کا کھانا پیش ہو اور عشاء کی نماز کا وقت بھی ہو جائے؟

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۳۵۸: احمد بن حنبل' مسدد' احمد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی کا رات کا کھانا تیار ہو اور نماز کی تکبیر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا يَقُومُ حَتَّى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَإِنْ سَمِعَ قِرَائَةَ الْإِمَامِ۔

بھی ہو جائے تو جب تک کھانے سے فراغت نہ ہوتو نہ اُٹھے۔ مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جاتا تو آپ جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو جاتے تو نہ اُٹھتے اگرچہ وہ اقامت یا امام کی تلاوتِ قرآن کی آواز بھی سن لیتے۔

نماز سے قبل کھانا:

مطلب یہ ہے کہ پہلے کھانے سے فارغ ہوجاؤ نماز بعد میں ادا کروتا کہ خشوع وخضوع سے نماز ادا ہوجائے وقت کوئی بھی ہو۔

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ۔

۳۵۹: محمد بن حاتم، معلّٰی بن منصور، محمد بن میمون، جعفر بن محمد، ان کے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور وجہ سے مؤخر نہ کیا جائے۔

نماز کے بعد کھانا:

مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ کھانے کی زیادہ ضرورت نہ ہوتو اس وقت نماز پڑھی جائے اور کھانا بعد میں کھایا جائے یا نماز کا قضا کرنا مراد ہے۔

۳۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ۔

۳۶۰: علی بن مسلم، ابوبکر حنفی، ضحاک بن عثمان، عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو حضرت عباد بن عبداللہ نے کہا کہ ہم نے یہ سنا ہے کہ (حضور ﷺ کے زمانہ میں) شام کے وقت کا کھانا نماز پر مقدم ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تم پر افسوس ہے کیا تم ان لوگوں کا کھانا اپنے والد کے کھانے جیسا سمجھتے ہو؟

پہلے نماز پڑھ کر کھانا:

مفہوم یہ ہے کہ تمہارے والد صاحب' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جو کہ اس وقت مکہ مکرمہ کے حکمران ہیں ان کے دسترخوان پر انواع واقسام کے کھانے ہوتے ہیں اور کھانے سے فارغ ہونے میں کافی وقت لگتا ہے تو نماز پہلے پڑھ کر کھانا چاہئے دورِ نبوی میں تو صرف چند لقمے بقدرِ ضرورت کھائے جاتے تھے اس لئے وہ حضرات پہلے کھانا تناول فرماتے پھر نماز ادا فرماتے لیکن اگر آج بھی مسئلہ یہ ہے کہ اگر شدید بھوک لگی ہوتو پہلے کھانا کھائے پھر نماز ادا کرے تا کہ نماز خشوع وخضوع سے ادا ہو۔

بَاب فِي غَسْلِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب: کھانا کھانے کے وقت دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہیے

۳۶۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ۔

۳۶۱: مسدد' اسمٰعیل' ایوب' عبد اللہ بن ابی ملیکہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ بیت الخلاء سے باہر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے وضو کرنے کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے صرف نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم ہوا ہے۔

کھانے سے قبل وضو:

مذکورہ حدیث میں وضو سے مراد وہ وضو ہے جو نماز وغیرہ کے لئے کیا جاتا ہے یعنی پورا وضو مراد ہے اور وہ وضو کھانا کھانے سے قبل سنت نہیں لیکن کھانے سے قبل ہاتھوں کا دھونا اولیٰ ہے ہوسکتا ہے آپ نے کھانے سے قبل ہاتھ دھو لئے ہوں گے اور لوگوں نے آپ کو دیکھا نہ ہو خلاصہ یہ ہے کہ کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھو دینے کا حکم ہے نہ کہ وضو کرنے کا۔

بَاب فِي غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب: کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

۳۶۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

۳۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' قیس' ابو ہاشم' زاذان' حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت کھانے سے قبل وضو کرنے سے ہوتی ہے۔ تو میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کھانے کی برکت اس سے ہوتی ہے کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو کیا جائے اور سفیان کھانے سے قبل وضو کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

بَاب فِي طَعَامِ الْفُجَاءَةِ

باب: عجلت کے وقت ہاتھ دھوئے بغیر کھانا.

۳۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ

۳۶۳: احمد بن ابی مریم' سعید بن حکم' لیث' خالد' ابو زبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ضرورت سے فارغ ہو کر ایک پہاڑ کی گھاٹی سے باہر تشریف لائے ہمارے سامنے اس وقت ڈھال پر کھجوریں رکھی ہوئی تھیں یا پیالے میں۔ ہم لوگوں نے آپ کو مدعو کیا آپ نے ہمارے ساتھ کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا (یعنی ہاتھ نہیں دھوئے)

فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ ذَمِّ الطَّعَامِ

۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

باب: کھانے کی مذمت کرنا بری بات ہے

۳۶۴: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابو حازم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کھانے کی برائی نہیں فرمائی بلکہ اگر آپ کا کھانے کو دِل چاہتا تو آپ کھانا تناول فرماتے اور اگر دِل نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔

بَاب فِي الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۶۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا كُنْتَ فِي وَلِيمَةٍ فَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَلَا تَأْكُلْ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ صَاحِبُ الدَّارِ۔

باب: تمام لوگوں کا یکجا کھانا کھانا باعث برکت ہے

۳۶۵: ابراہیم بن موسیٰ' ولید بن مسلم' حضرت وحشی بن حرب اپنے والد اور وہ ان کے والد سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم لوگ شاید علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ ان لوگوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تمام لوگ یکجا کھانا کھایا کرو اور اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اس سے برکت ہوگی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں جب تم لوگوں کی کسی کے ہاں دعوت ہو اور کھانا سامنے رکھ دیتے تو جب تک میزبان اجازت نہ دے کھانا نہ کھانا چاہیے۔

بَاب التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۶۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ

باب: کھانا شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۳۶۶: یحییٰ بن خلف' ابو عاصم' ابن جریج' ابو زبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اور کھاتے وقت بھی بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ یہاں پر رہنے کی جگہ ہے نہ کھانے کے لئے کچھ ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان کہتا ہے اب تمہارے لئے رہنے کی جگہ ہوگئی پھر اگر کھانا کھاتے وقت بھی اس شخص نے بسم اللہ نہیں کہی تو شیطان کہتا ہے مجھے یہاں رہنے کو بھی جگہ مل گئی

الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ۔

اور کھانا بھی مل گیا۔

بسم اللہ کی برکت:

مذکورہ حدیث سے بسم اللہ کی برکت واضح ہے اور یہ بات تجربہ سے بھی ثابت ہے کہ بسم اللہ پڑھنا باعث رحمت ہوتا ہے اور بسم اللہ کے فضائل پر رسالہ فضائل بسم اللہ تالیف حضرت مفتی اعظم پاکستان ملاحظہ فرمائیں۔

۳۶۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ يَسْتَحِلُّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ لَفِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا۔

۳۶۷: عثمان بن ابی شیبہ ابو معاویہ اعمش خیثمہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ جاتے تو ہم لوگوں میں سے کوئی شخص کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتا۔ جب تک کہ آپ کھانا شروع نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم لوگ آپ کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے تو ایک دیہاتی شخص بھاگتا ہوا آیا وہ اس طرح دوڑتا ہوا آیا جیسے کوئی شخص پیچھے سے دھکیل رہا ہے اور اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے کوئی شخص اس کو پیچھے سے دھکے دے رہا ہو۔ اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا تو آپ نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے اور وہ شیطان پہلے تو اس دیہاتی شخص کو لے کر آیا تا کہ وہ اپنے لئے کھانا حلال کر لے اس کی وجہ سے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس لڑکی کو لے کر آیا تا کہ اس کے ذریعہ کھانے کو حلال کر لے لہٰذا میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

۳۶۸: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

۳۶۸: مؤمل بن ہشام اسماعیل ہشام دستوائی بدیل عبد اللہ حضرت اُمّ کلثوم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کھانا کھانا شروع کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اللہ کا نام لے۔ اگر اس وقت وہ اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس طرح کہے بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ یعنی میں اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع اور آخر میں۔

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ۔

۳۶۹: مؤمل بن فضل' عیسیٰ بن یونس' جابر بن صبح' حضرت مثنیٰ بن عبد الرحمٰن خزاعی نے اپنے چچا اُمیہ بن مخشی سے روایت کیا جو کہ صحابی رسول تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ اس شخص نے بسم اللہ نہ کہی۔ یہاں تک کہ اس کے کھانے سے ایک لقمہ باقی رہ گیا جب اس نے اسے کھانے کے لئے اُٹھایا تو اس نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ یعنی میں اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع سے آخر تک۔ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ کو ہنسی آ گئی اور آپ نے فرمایا اس شخص کے ساتھ شیطان برابر کھانا کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے قے کر دی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا وہ سب اُگل دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

باب: سہارا لگا کر کھانا کھانے کا بیان

۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

۳۷۰: محمد بن کثیر' سفیان' علی بن اقمر' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تکیہ کا (سہارا) لگا کر نہیں کھاتا (اس لئے کہ یہ غرور کرنے والوں کی عادت ہے یا اس طریقہ سے کھانا پینا نقصان دہ ہے)۔

۳۷۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ۔

۳۷۱: ابراہیم بن موسیٰ' وکیع' مصعب بن سلیم سے مروی ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ نے کسی جگہ بھیجا میں جس وقت واپس آیا تو میں نے دیکھا آنحضرت ﷺ اکڑوں بیٹھ کر کھجوریں تناول فرما رہے ہیں۔

اِقعاء کی تشریح:

اِقعاء اُس نشست کو کہا جاتا ہے جو کہ دونوں سرین (کولہوں) کو زمین پر رکھ کر اور دونوں پاؤں کھڑے کر کے یعنی اکڑوں بیٹھنا۔

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ۔

۳۷۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' شعیب' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو تکیہ (سہارا) لگا کر تناول فرماتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور کبھی آپ کے پیچھے دو آدمیوں کو چلتے نہیں دیکھا (بلکہ آپ ﷺ خود درمیان میں یا سب سے پیچھے چلتے تھے)

بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلَكِنْ لِيَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا۔

۳۷۷۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثَرُوا جَثَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا۔

باب: پیالہ یا پلیٹ کے درمیان سے کھانے کا بیان

۳۷۷۳: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' عطاء' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص کھانا شروع کرے تو پیالہ کے درمیان میں سے نہ کھائے بلکہ ایک جانب سے کھائے کیونکہ برکت' درمیان میں نازل ہوتی ہے (اور کنارے پر آ جاتی ہے اگر وہ شروع میں درمیان میں سے ہی کھانا شروع کرے گا تو برکت وخیر جاتی رہے گی)

۳۷۷۴: عمرو بن عثمان' ان کے والد' محمد بن عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک بڑا پیالہ تھا جس کو چار اشخاص اُٹھایا کرتے تھے اس کا نام غرا تھا۔ جب اشراق کا وقت ہوا اور لوگوں نے اشراق کی نماز پڑھی تو وہ پیالہ لایا گیا اس میں ثرید بھرا ہوا تھا تو تمام لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے جب لوگوں کی بھیڑ ہو گئی تو آپ گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ ایک دیہاتی نے کہا آپ کے بیٹھنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نیک بندہ بنایا ہے اور اللہ نے مجھے غرور اور تکبر کرنے والا نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم لوگ کناروں سے کھاؤ اور اس (برتن) کے درمیان میں سے چھوڑ دو (اس میں برکت پیدا ہو گی)

کھانے کے آداب:

ثرید' ایک قسم کا اہلِ عرب کا کھانا ہے اس میں روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے شوربے میں بھگو دیا جاتا ہے اور آپ گھٹنے ٹیک کر اس وجہ سے بیٹھے تھے کہ جگہ ہو جائے اور زیادہ لوگ اس جگہ بیٹھ سکیں۔ مذکورہ حدیث سے کھانے کے چند آداب معلوم ہوئے۔ (۱) یہ کہ ایک ساتھ کھانے میں برکت ہے (۲) یہ کہ برتن کے کناروں سے کھانا چاہئے (۳) اگر زیادہ مجمع ہو تو کس طرح بیٹھا جائے کہ دوسروں کے لئے بھی جگہ ہو جائے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَا يُكْرَهُ

۳۷۷۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

باب: جس دستر خوان پر ناجائز چیزیں ہوں وہاں نہیں بیٹھنا چاہئے

۳۷۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' کثیر بن ہشام' جعفر بن برقان' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت

سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مُنْكَرٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے کھانوں سے منع فرمایا ایک تو ایسے دستر خوان پر کھانے سے منع فرمایا جس پر شراب استعمال ہو رہی ہو۔ دوسرے اُلٹے منہ لیٹ کر کھانے سے' امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے اس حدیث کو جعفر بن برقان نے زہری سے نہیں سنا۔

ناجائز اُمور کی موجودگی میں کھانا:

مذکورہ حرمت صرف شراب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اگر کسی بھی حرام کام' گانا' بجانا یا کوئی ناجائز کام ہو رہا ہو جب بھی وہاں کھانا کھانے کی ممانعت ہے بلکہ طاقت کے مطابق اس گناہ کے کام کو مناسب طریقہ سے روک دینا ضروری ہے۔

٣٧٦: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

٣٧٦: ہارون بن زید' ان کے والد' جعفر' زہری سے اسی طریقہ سے روایت ہے۔

بَابِ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب: دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم

٣٧٧: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

٣٧٧: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' ابوبکر بن عبید اللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہئے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائے اور جب پانی (وغیرہ) پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا' پیتا ہے۔

٣٧٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْنُ بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

٣٧٨: محمد بن سلیمان' سلیمان بن بلال' ابو وجزہ' حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹے! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ (یعنی ایک کنارہ سے کھاؤ جو اپنے قریب ہو نہ کہ دوسری جانب سے)۔

بَاب فِي أَكْلِ اللَّحْمِ

باب: گوشت کھانے کا بیان

٣٧٩: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

٣٧٩: سعید بن منصور' ابو معشر' ہشام بن عروہ' انکے والد' عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا چھری (چاقو) سے گوشت نہ کاٹو کیونکہ یہ اہل

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ۔

عجم کا طریقہ ہے بلکہ دانتوں سے نوچ کر کھاؤ کیونکہ اس میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ (مراد گوشت پکنے کے بعد مذکورہ طریقہ سے نہ کھاؤ پکنے سے قبل کا یہ حکم نہیں)۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَآخُذُ اللَّحْمَ بِيَدِي مِنَ الْعَظْمِ فَقَالَ أَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ۔

۳۸۰: محمد بن عیسیٰ' ابن علیہ' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن معاویہ' عثمان' صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میں گوشت کو ہڈی میں سے علیحدہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا تم ہڈی اُٹھا کر منہ سے لگاؤ (اور گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ) اس لئے کہ اس طریقہ سے گوشت کھانے سے زیادہ لذت پیدا ہوتی ہے اور گوشت جلدی ہضم ہوتا ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ۔

۳۸۱: ہارون بن عبداللہ' ابوداؤد' زہیر' ابواسحٰق' سعد بن عیاض' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمام ہڈیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی گوشت والی ہڈی پسندیدہ تھی۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ هُمْ سَمُّوهُ۔

۳۸۲: محمد بن بشار' امام ابوداؤد سے اسی سند سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو دست کا گوشت بہت محبوب تھا اور آپ کو دست کے گوشت میں ہی زہر دیا گیا تھا آپ کا خیال تھا کہ گوشت میں زہر یہودیوں نے ملایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کھانے کا بیان

۳۸۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔

۳۸۳: قعنبی' مالک' اسحٰق بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آنحضرت ﷺ کو کھانا کھانے کے لئے مدعو کیا جو کھانا کہ آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ہمراہ (دعوت) میں چلا گیا۔ اس دعوت میں جو کی روٹی' کدو کا شوربا' نمک' چھڑکا ہوا خشک گوشت' آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ پلیٹ کے کونوں سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما رہے تھے پھر میں اُس دن سے ہمیشہ کدو کھانا پسند کرتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کا طریقہ:

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ پلیٹ کے چاروں جانب سے کدو تلاش فرما کر کھانا تناول فرما رہے تھے جبکہ دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کھانے میں سے سامنے سے کھانا چاہئے۔ ان دونوں روایات کی تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ جب ساتھ کھانے والے راضی ہوں تو اس کی اجازت ہے کہ برتن سے کسی جگہ سے کھایا جائے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ اجازت حاصل تھی بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے سامنے تناول فرمائیں۔ مذکورہ حدیث سے کدو کی محبت کا سنت ہونا اور درزی کا پیشہ بہتر ہونے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ الثَّرِيدِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

باب: ثرید کا بیان

۳۸۴: محمد بن حسان، مبارک بن سعید، عمر بن سعید، بصرہ کے ایک شخص، حضرت عکرمہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں میں روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید بہت پسند تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ

۳۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

باب: کسی کھانے سے نفرت کرنا ناجائز ہے

۳۸۵: عبداللہ بن محمد، زہیر، سماک بن حرب، قبیصہ بن ہلب اپنے والد ہلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے جبکہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ کھانے کی کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے مجھے گھن آتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا تمہارے دِل میں اس طرح کا خلجان پیدا نہ ہو جس میں نصرانیت مبتلا رہی (کہ وہ ہر چیز میں شک کرتے ہیں)

بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

۳۸٦: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب: ناپاکی کھانے والے جانور کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے ممانعت

۳۸٦: عثمان بن ابی شیبہ، عبدة، محمد بن اسحق، ابونجیح، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاکی کھانے والے جانور اور ان کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ۔

۳۸۷: ابن مثنیٰ' ابوعامر' ہشام' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست خور جانور کے دودھ پینے سے منع فرمایا ہے (یعنی جو جانور گندگی اور ناپاکی کھائے اس کا دودھ پینا جائز نہیں ہے۔

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَهْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا۔

۳۸۸: احمد بن ابوسریج' عبداللہ بن جہم' عمرو بن ابی قیس' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاظت کھانے والے اُونٹ کی سواری کرنے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

نجاست خور جانور پر سوار ہونا:

اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ جانور اُونٹ وغیرہ پر سوار ہونے سے اس کا پسینہ بدن کو لگ سکتا ہے اور اس کا پسینہ بھی ناپاک ہے اس لئے منع فرمایا گیا۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

۳۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

۳۸۹: سلیمان بن حرب' حماد' عمرو بن دینار' محمد بن علی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر والے دن گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

گھوڑے کا گوشت:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ بذل المجہود میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۳۹۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ۔

۳۹۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ خیبر والے دن گھوڑے' خچر گدھے ذبح کئے تو آپ نے ہمیں گدھے' خچر کے گوشت سے منع فرمایا اور آپ نے گھوڑے کے گوشت کھانے سے منع نہیں فرمایا۔

۳۹۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ

۳۹۱: سعید بن شبیب' حیوۃ بن شریح' بقیہ' ثور بن یزید' صالح بن یحییٰ' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور خچر اور گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ حیوۃ نے اس قدر اضافہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کچلیوں والے درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

گھوڑے سے متعلق ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث ضعیف ہے اس پر کلام کیا گیا ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے (شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے)

بَاب فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

باب: خرگوش کھانے کا بیان

۳۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا۔

۳۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن زید' حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں ایک طاقتور لڑکا تھا تو میں نے خرگوش کا شکار کیا اور میں نے اس کو بھونا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس خرگوشت کے دُم کا حصہ میرے ہاتھ خدمت نبوی میں بھیجا۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کو قبول فرمالیا۔

۳۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي خَالِدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَإِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ قَالَ قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ۔

۳۹۳: یحییٰ بن خلف' روح بن عبادہ' محمد بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے والد خالد بن الحویرث سے سنا' حضرت عبداللہ بن عمرو صفاح میں تھے محمد کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک جگہ کا نام ہے۔ ان کے پاس ایک شخص خرگوش کا شکار کر کے آیا اور اس نے عرض کیا اے عبداللہ بن عمرو! اس کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا اور میں اس وقت وہاں پر بیٹھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تناول نہیں فرمایا اور نہ آپ نے اس کے کھانے کی ممانعت فرمائی۔ آپ کا خیال تھا کہ اس کو حیض آتا ہے۔

خرگوش کا گوشت:

اس بناء پر آپ نے خرگوش کو ناپسند فرما کر اس کو تناول نہیں فرمایا بہرحال ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ الضَّبِّ

باب: گوہ کھانے کا بیان

۳۹۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۳۹۴: حفص بن عمر' شعبہ' ابوبشر' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی

أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالَتَهُ أَهْدَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَضُبًّا وَأَقِطًا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَمِنَ الْأَقِطِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

٣٩٥: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا النَّبِيَّ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

٣٩٦: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا قَالَ فَشَوَيْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ عُودًا فَعَدَّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قَالَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ۔

٣٩٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان کی خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی' پنیر اور گوہ بھیجی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر تناول فرمالیا اور بوجہ نفرت (کراہت) گوہ کو چھوڑ دیا لیکن آنحضرت ﷺ کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا اگر وہ حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔

٣٩٥: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوامامہ' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ کے گھر پر حاضر ہوئے تو آپ کے سامنے بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ بعض خواتین جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تھیں' کہنے لگیں کہ حضور ﷺ کو بتا دو کہ یہ کیا ہے کیونکہ آپ اسے کھانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے کہا یارسول اللہ یہ گوہ ہے۔ یہ بات سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے بلکہ یہ میرے ملک میں نہیں ہوتی اس وجہ سے مجھ کو اس سے نفرت ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانا شروع کر دیا اور آنحضرت ﷺ دیکھ رہے تھے۔

٣٩٦: عمرو بن عون' خالد' حصین' زید بن وہب' حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک لشکر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم لوگوں نے چند گوہ پکڑ لیں۔ میں نے ایک گوہ بھون کر خدمت نبوی میں حاضر کی اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ نے ایک لکڑی لے کر اس کی اُنگلیوں کو شمار فرمایا اور فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر جانور بن گیا تھا اور زمین میں چھوڑ دیا گیا مجھ کو معلوم نہیں کہ وہ جانور کونسا ہے اور راوی نے بیان کیا پھر آپ نے اس کو تناول نہ فرمایا لیکن اس کے کھانے کی ممانعت نہیں فرمائی۔

٣٩٧: محمد بن عوف' حکم بن نافع' ابن عیاش' ضمضم بن زرعہ' شریح بن عبید' ابوراشد' حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ۔

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ لَحْمِ الْحُبَارَى

باب: حباریٰ (نامی چڑیا) کے گوشت کھانے کا بیان

۳۹۸: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى۔

۳۹۸: فضل بن سہل' ابراہیم' برید بن عمر' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباریٰ کا گوشت کھایا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ

باب: زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے کا بیان

۳۹۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ حَدَّثَنِي مِلْقَامُ بْنُ التَّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا۔

۳۹۹: موسیٰ بن اسماعیل' غالب' حضرت ملقام بن تلب' اپنے والد حضرت تلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہا لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کیڑے مکوڑوں کی حرمت کا حکم نہیں سنا۔

۴۰۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ۔

۴۰۰: ابوثور' سعید بن منصور' عبدالعزیز' عیسیٰ' نمیلہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ سے دریافت کیا گیا' سیہ (جانور) کھانا کیسا ہے؟ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ (یہ سن کر) ایک بوڑھے شخص نے جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا ناپاک جانوروں میں سے یہ ایک نجس جانور ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر آنحضرت ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے تو بے شک وہ اسی طرح ہے جس کا کہ ہم لوگوں کو علم نہیں۔ (یعنی زمین کے کیڑے مکوڑے حشرات الارض کا کھانا درست نہیں)۔

بَاب مَا جَا فِي أَكْلِ الضَّبُعِ

باب: بجو کھانے کا بیان

۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

۴۰۱: محمد بن عبداللہ' جریر بن حازم' عبداللہ' عبدالرحمن' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ۔

وسلم سے بجو کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ تو ایک قسم کا شکار ہے اور جب اسے محرم شخص بحالت احرام شکار کر لے تو اسے ایک دُنبہ حرم میں دینا ہوگا۔

حنفیہ کے نزدیک بجو کھانا:

حنفیہ کے نزدیک بجو کھانا حلال نہیں البتہ شوافع اس کی اجازت دیتے ہیں اور حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بجو کے حرام ہونے پر مندرجہ بالا احادیث سے استدلال فرمایا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي أَكْلِ السِّبَاعِ!

باب: درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۴۰۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔

۴۰۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوادریس' حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (جیسے ریچھ' شیر' لومڑی' بھیڑیا' وغیرہ)

۴۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

۴۰۳: مسدد' ابوعوانہ' ابوبشر' میمون بن مہران' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کے (گوشت) کھانے سے منع فرمایا (یعنی جو پرندہ پنجے سے شکار کرے)

۴۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

۴۰۴: محمد بن مصفی' محمد بن حرب' زبیدی' مروان' عبدالرحمٰن' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا سن لو درندوں میں سے کچلیوں (سے چیر پھاڑ کر کھانے) والا درندہ حلال نہیں اور نہ بستی کا گدھا اور نہ ذمی کا فر کا (راستہ میں) پڑا ہوا مال مگر جب اس کافر نے وہ مال (بیکار سمجھ کر یا لاپرواہی سے) خود ہی چھوڑ دیا ہو جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا اور پھر اس قوم نے اس کی مہمانداری نہ کی تو اس شخص کے لئے جائز ہے کہ اپنی مہمانداری کے بقدر زبردستی ان سے وصول کر لے۔

کفار سے مہمان نوازی کا دورِ نبوی ﷺ کا ایک حکم:

مذکورہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا اس وقت مشرکین سے مہمان نوازی کرنے کا اقرار لیا گیا تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا' اب یہ حکم باقی نہیں ہے۔

۴۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

۴۰۵: محمد بن بشار ابن عدی ابن ابی عروبہ علی بن حکم میمون بن مہران سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ حلال نہیں ہے کچلیوں والا درندہ اور نہ بستی کا گدھا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اس کافر نے وہ مال خود ہی چھوڑ دیا ہو اور جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا اور پھر اس قوم نے اس شخص کی مہمان نوازی نہ کی تو اس شخص کے لئے جائز ہے کہ زبردستی مہمان نوازی کے بقدر لوگوں سے وصول کر لے۔

۴۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

۴۰۶: محمد بن بشار ابن ابی عروبہ ابن حکم میمون بن مہران سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے اور پھاڑنے والے جانور اور ہر ایک چنگل سے پکڑنے والے پرندے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

چنگل سے پکڑنے والے جانور کھانا:

چنگل سے پکڑنے والے پرندے سے وہ پرندہ مراد ہے جو کہ چنگل سے شکار کرے جیسے گدھ باز نسر وغیرہ اور درندے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو دانت سے شکار کرے جیسے شیر بھیڑیا وغیرہ۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمُرُ الْأَهْلِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

۴۰۷: عمرو بن عثمان محمد بن حرب ابو سلمہ سلیمان بن سلیم صالح بن یحیٰ ان کے دادا مقدام بن معدی کرب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں یہود حاضر ہوئے اور شکایت کرنے لگے کہ لوگوں نے جلدی کر کے ان کے باڑے میں بندھے ہوئے جانور لوٹ لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا خبردار تم لوگوں سے جو کفار عہد و پیمان کر لیں تو ان لوگوں کے مال (دولت) لوٹنا جائز نہیں ہے لیکن حق سے (یعنی ضرورتِ شرعی کی بناء پر) اور تم لوگوں پر بستی کے گدھے گھوڑے خچر اور ہر کچلی والا درندہ اور ہر ایک پنجہ (سے کھانے) والا پرندہ حرام ہے۔

ذمی کی تشریح:

اصطلاحِ شریعت میں ذمی اس کافر کو کہا جاتا ہے جو کہ مسلمانوں کو ٹیکس (جزیہ) ادا کر کے ان سے عہد کر کے دارالاسلام میں رہتا ہو۔ اس کافر کا مال' مسلمانوں کے مال جیسا ہے اور اس کو پورا پورا تحفظ دینا ضروری ہوتا ہے۔ اس حدیث میں ایسا ہی کافر مراد ہے اور ایسے ہی کافر کے بارے میں فرمایا گیا ہے: ((دمائهم كدماتنا واموالهم كاموالنا)) الحدیث یعنی ان کے خون' اموال مسلمانوں کے خون اور مال و دولت جیسے ہیں۔

٤٠٨: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا۔

٤٠٨: احمد بن حنبل' محمد بن عبد الملک' عبدالرزاق' عمرو بن زید' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلّی کے کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

باب: پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کا بیان

٤٠٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانُ الْحُمُرِ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ۔

٤٠٩: عبد اللہ' عبید اللہ' اسرائیل' منصور' عبید' عبد الرحمٰن' حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو میرے پاس کچھ بھی موجود نہیں تھا جو کہ اپنے اہل و عیال کو کھلاتا علاوہ چند گدھوں کے اور آنحضرت ﷺ آبادی کے گدھوں کے گوشت کو حرام فرما چکے تھے چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ قحط میں مبتلا ہیں اور میرے پاس کچھ مال موجود نہیں ہے جو اپنے اہل و عیال کو کھلا سکوں' لیکن کچھ موٹے تازے گدھے موجود ہیں اور آپ نے گدھوں کے گوشت کو حرام فرما دیا ہے۔ یہ بات سن کے آپ نے فرمایا تم اپنے لوگوں کو موٹے گدھے کھلاؤ اس لئے کہ میں نے گاؤں کے گدھوں کو ناپاکی (کھانے) کی وجہ سے حرام قرار دیا تھا۔

گدھوں کا گوشت:

مطلب یہ ہے کہ بستی میں اکثر و بیشتر ناپاکی گندگی پڑی رہتی ہے میں نے اس بنا پر گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا تھا۔

٤١٠: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

٤١٠: ابراہیم' حجاج' ابن جریج' عمرو بن دینار' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم لوگوں کو گدھوں کا

بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ فِينَا يَقُولُ هَذَا وَأَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ يُرِيدُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

گوشت کھانے سے منع فرمایا اور آپ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث کے راوی عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے ابوالشعثاء سے بیان کی انہوں نے بیان کیا ہم لوگوں میں حکم غفاری بھی اسی طریقہ سے بیان کرتے تھے لیکن اس علامہ نے اس کا انکار کیا (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار فرمایا ہے)۔

گھوڑے کی بابت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خیال:

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے گھوڑوں کے حلال ہونے سے انکار فرمایا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں گدھوں خچروں کو سواری کے لئے بنایا ہے۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ عَنْ رُكُوبِهَا وَأَكْلِ لَحْمِهَا۔

۴۱۱: سہل بن بکار وہیب ابن طاؤس عمرو بن شعیب انکے والد ان کے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن آبادی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے اور جو جانور گندگی کھاتا ہو اس پر سواری کرنے سے اور اسکا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

باب: ٹڈی کھانے کا بیان

۴۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ۔

۴۱۲: محمد بن الفرج ابن زبرقان سلیمان ابوعثمان نہدی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے ٹڈی کھانے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے متعدد لشکر ہیں نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام قرار دیتا ہوں (جب تک کہ اس کے بارے میں واضح طور پر حکم نازل نہ ہو) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو معتمر نے اپنے والد کے واسطہ سے ابوعثمان حضرت رسول کریم ﷺ سے سلمان کے واسطہ کے بغیر روایت کیا ہے۔

۴۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيٌّ اسْمُهُ فَائِدٌ يَعْنِي أَبَا الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو

۴۱۳: نصر بن علی علی بن عبداللہ زکریا ابو العوام ابوعثمان حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا علی بن عبداللہ نے بیان کیا ابوالعوام کا نام فائد ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو حماد نے

دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ۔

ابوالعوام کے واسطہ سے سلمان کے تذکرہ کے بغیر ابوعثمان سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ الطَّافِي مِنَ السَّمَكِ

باب: جو مچھلی مرنے کے بعد پانی پر تیرنے لگے اس کے کھانے کا بیان

۴۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلَ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۱۴: احمد بن عبدة' یحییٰ بن سلیم' اسماعیل بن اُمیہ' ابوالزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مچھلی کو دریا باہر ڈال دے یا دریا کا پانی گھٹ جائے تو اس کو کھالو اور جو مچھلی دریا میں مرنے کے بعد پانی پر تیرنے لگے تو اس مچھلی کو نہ کھاؤ۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سفیان ثوری' ایوب' حماد نے ابن ابی زبیر سے جابر پر موقوفاً روایت کیا ہے اور یہ حدیث سنداً بھی ابن ابی ذئب' ابن ابی زبیر کے واسطہ سے بیان کی گئی ہے لیکن وہ واسطہ ضعیف ہے۔

۴۱۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُهُ مَعَهُ۔

۴۱۵: حفص بن عمر' شعبہ' حضرت ابویعفور سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ' سات غزوات میں شرکت کی اور ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

ٹڈی حلال ہے:

ٹڈی حلال ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے ہم لوگوں کے لئے دو مردے حلال ہیں ایک ٹڈی اور دوسرے مچھلی اور حدیث ۴۱۳ سے آپ کو ٹڈی کے حرام حلال ہونے کے بارے میں تردد ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اُحِلَّتْ لَنَا الْمَيْتَتَانِ والی مشہور حدیث سے ٹڈی کی حلت واضح ہوگئی ہے۔

بَاب فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ

باب: سخت ترین مجبوری میں مُردار کھانے کا بیان

۴۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ

۴۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص (مدینہ منورہ کے نزدیک واقع ایک گاؤں) حرہ میں ٹھہرا۔ اس شخص کے ساتھ اس کے اہل وعیال بھی تھے

إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوهَا قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ۔

اس سے ایک شخص نے کہا میری اُونٹنی گم ہوگئی ہے اگر تمہیں وہ اُونٹنی ملے تو اس کو پکڑ لینا تو اس شخص کو وہ اُونٹنی مل گئی لیکن اُونٹنی کا مالک نہ ملا۔ پھر وہ اُونٹنی بیمار پڑ گئی تو اس شخص کی بیوی نے کہا اس کو ذبح کر لو مگر اس شخص نے بیوی کی بات نہیں مانی اور وہ اُونٹنی مرگئی۔ اس پر اس شخص کی بیوی نے کہا کہ اس اُونٹنی کی کھال اتار لو تا کہ ہم اس کی چربی اور گوشت خشک کر کے کھائیں۔ اس شخص نے کہا میں (اس کے بارے میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلوں۔ وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس کھانے پینے کی اتنی چیز ہے جو تمہیں (مردار کھانے سے) بچالے اس شخص نے کہا نہیں' میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تو آپ نے فرمایا تم وہ اُونٹنی کھالو۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی دوران اس اُونٹنی کا مالک آ پہنچا میاں بیوی نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ مالک نے کہا تم نے اس اُونٹنی کو ذبح کیوں نہیں کیا؟ اس شخص نے کہا مجھے آپ سے شرم آ گئی (اور میں نے اسے ذبح نہ کیا)

۴۱۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ۔

۴۱۷: ہارون بن عبداللہ' فضل بن دکین' عقبہ بن وہب' ان کے والد' حضرت فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے (کس حالت میں) مردار کھانا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس شخص نے کہا شام کے وقت دودھ کا ایک پیالہ اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ عقبہ نے مجھے اس کی تشریح یہی بتائی کہ اس سے مراد دودھ کا ایک پیالہ صبح کو اور دودھ کا ایک پیالہ شام کو ہے۔ اس میں میرے والد کی قسم میں بھوکا رہتا ہوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے مردار کو حلال قرار دے دیا۔

حالت اضطرار کا حکم!:

شریعت نے ایسی سخت حالت میں جبکہ جان جانے کا اندیشہ ہو اور مردار کے علاوہ کوئی چیز موجود نہ ہو ایسی شدید ترین حالت میں جان بچانے کے لئے بقدرِ ضرورت مردار کی گنجائش دی ہے جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے: ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ﴾۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ!

باب: بیک وقت مختلف قسم کے کھانے پکانا اور کھانا

۴۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ

۴۱۸: محمد بن عبدالعزیز' فضل بن موسیٰ' حسین بن واقد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ۔

نے ارشادفرمایا سفید روٹی گندم کے آٹے کی دودھ اور گھی سے چپڑی ہوئی مجھے بے حد پسند ہے۔ اسی وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ روٹی تیار کر کے خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ گھی کونسے برتن میں تھا؟ عرض کیا گیا یہ گوہ کی کھال کے مشکیزہ میں تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو اُٹھالو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدگی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی کھال کے مشکیزہ میں رکھے گئے گھی کو ناپسند فرمایا اسی لئے وہ روٹی تناول نہ فرمائی ورنہ آپ نے اس کے لئے پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ نیز حدیث سے بیک وقت دو کھانوں کے جمع کرنے کا جواز معلوم ہوا۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْجُبْنِ

باب: پنیر کھانے کا بیان

۴۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ۔

۴۱۹: یحییٰ بن موسیٰ' ابراہیم' عمرو بن منصور' شعبی' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ تبوک میں ایک پنیر کی ٹکیہ لائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا (اور تناول فرمایا)۔

بَابٌ فِي الْخَلِّ

باب: سرکہ کھانے کا بیان

۴۲۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

۴۲۰: عثمان بن ابی شیبہ' معاویہ' سفیان' محارب' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

۴۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

۴۲۱: ابوالولید طیالسی' مسلم بن ابراہیم' مثنیٰ بن سعید' طلحہ بن نافع' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب غذا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکہ بہت پسند تھا۔ سرکہ کے بہت سے طبی فوائد ہیں اور اس سے کفایت شعاری بھی ہوتی ہے ایک دوسری حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ آپ سرکہ تناول فرماتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ سرکہ کیا عمدہ سالن ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الثُّومِ

باب: لہسن کھانے کا بیان

۴۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِبَدْرٍ فَسَّرَهُ ابْنُ وَهْبٍ طَبَقٌ۔

۴۲۲: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص لہسن پیاز کھائے تو وہ ہم سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے پھر آپ کی خدمت میں ایک پلیٹ پیش کی گئی جس میں ساگ سبزی رکھی ہوئی تھی تو آپ کو اس کی بو محسوس ہوئی اور آپ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ کو ان سبزیوں کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ فلاں صحابی جو آپ کے پاس تھے' کے قریب کر دو۔ وہ صحابی اس کو ناپسند کر رہے ہیں تو فرمایا تم کھاؤ کیونکہ میں تو اس ذات سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے (یعنی اللہ تعالیٰ یا فرشتوں سے) احمد بن صالح فرماتے ہیں کہ ابن وہب نے بدر کی تشریح پلیٹ سے کی ہے۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَشَدُّ ذَلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ أَفَتُحَرِّمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُوهُ وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هَذَا الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهُ۔

۴۲۳: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' بکر بن سوادہ' ابو نجیب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لہسن اور پیاز کا تذکرہ ہوا' لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اور ان تمام میں لہسن زیادہ تیز ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حرام فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھاؤ لیکن جو شخص اس کو کھائے وہ اس مسجد میں داخل نہ ہو جب تک کہ اس کی بدبو منہ سے ختم نہ ہو جائے۔

لہسن' پیاز کی حلت:

مذکورہ حدیث سے کچے پیاز یا لہسن کھانے کی حلت ثابت ہے لیکن کچی پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں جانا گناہ ہے کیونکہ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا۔

۴۲۴: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' عدی بن ثابت' زر بن حبیش' حذیفہؓ سے مروی ہے راوی نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسے نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے (بحالت نماز یا مسجد میں) قبلہ کی طرف تھوک دیا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اسکا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا۔ اور جو شخص اس بدبودار سبزی کو کھائے (یعنی کچا لہسن کھائے) تو وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ۔

۴۲۵: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن سے کھائے تو وہ مساجد میں داخل نہ ہو (تا کہ اس سے لوگوں کو اذیت نہ ہو)

۴۲۶: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رِيحَ الثُّومِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلَى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا۔

۴۲۶: شیبان' ابو ہلال' ابو بردہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ میں لہسن کھا کر مسجد میں داخل ہوا جہاں پر آنحضرت ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور ایک رکعت ہو چکی تھی جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو آپ کو لہسن کی بدبو محسوس ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے جب تک کہ اس کی بدبو زائل نہ ہو جائے جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی قسم! آپ ﷺ مجھے اپنا ہاتھ دیں میں نے آپ کا دست مبارک سینے تک اپنے کرتہ میں داخل کر لیا تو میرا سینہ بندھا ہوا نکلا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم معذور ہو۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی وجہ:

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ یا رسول اللہ میں نادار شخص ہوں مجھے لہسن مل گیا تھا اس وجہ سے میں نے لہسن کھا لیا اور انہوں نے بھوک کی شدت کی وجہ سے سینہ باندھ رکھا تھا۔ بعض حضرات فرماتے تھے کہ حضرت مغیرہ کو کوئی بیماری تھی اس لئے انہوں نے لہسن کھایا تھا۔ آپ نے ان کو معذور خیال فرما کر اجازت دے دی۔

۴۲۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ۔

۴۲۷: عباس' ابو عامر' خالد بن میسرہ' حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں کے کھانے سے ممانعت فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا جو شخص ان کو کھائے تو وہ ہماری مسجد میں داخل نہ ہو اور پھر ارشاد فرمایا اگر تمہیں یہ کھانا ہی پڑ جائیں تو ان کو پکا کر ان کی بو کو ختم کر ڈالو۔ ان دو درختوں سے مراد پیاز اور لہسن ہے۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ

۴۲۸: مسدد' ابو وکیع' ابو اسحٰق' شریک' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لہسن کھانے سے منع کر دیا گیا ہاں اگر پکی ہوئی ہو (تو

السَّلَام قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَرِيكُ بْنُ حَنْبَلٍ۔

کھا لیا جائے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں شریک کے والد کا نام حنبل تھا۔

۴۲۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ۔

۴۲۹: ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد' حضرت ابوزیاد خیار بن سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کھانے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا' اس میں (پکی ہوئی) پیاز شامل تھی۔

خلاصۃ الباب: اِس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ لہسن کھانا مباح ہے' لیکن اس شخص کے لئے مکروہ ہے جو جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتا ہو (یعنی لہسن کھا کر نماز کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے) اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے' جس سے بدبو پیدا ہوتی ہو' جہاں تک آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کا تعلق ہے تو چونکہ آپ ﷺ ہر لحہ وحی کے نازل ہونے کے متوقع رہتے تھے' اس لئے آپ ﷺ کبھی بھی لہسن نہیں کھاتے تھے اور اس سے مکمل اجتناب فرماتے تھے۔

اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ پیاز' لہسن اور گندنا کا حکم آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کے لئے کیا تھا' آیا یہ چیزیں آپ ﷺ کے لئے حرام تھیں یا نہیں؟ چنانچہ بعض حنفی علماء نے یہ کہا ہے کہ یہ چیزیں آنحضرت ﷺ کی ذات خاص کے لئے حرام نہیں تھیں ان کے نزدیک زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی تھیں۔

حدیث: ۴۲۷ میں ''ہماری مسجد'' مفرد لفظ یعنی ''مسجد'' سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم صرف مسجد نبوی ﷺ کے لئے ہے اور صیغۂ متکلم میں مع الغیر کا استعمال (یعنی میری مسجد کہنے کے بجائے ہماری مسجد کہنا) مسجد نبوی ﷺ کی تعظیم و اکرام کے پیش نظر ہے لیکن چونکہ اس حکم کی علت اور اس کے سبب میں تمام ہی مساجد بلکہ مجالس خیر جیسے مجلس ذکر وغیرہ' مجلس درس و تدریس اور اولیاء اللہ و علماء دین کی مجالس بھی شامل ہیں اس لئے جو حکم مسجد نبوی ﷺ کا ہے کہ لہسن وغیرہ کھا کر اس میں نہ جایا جائے یہی حکم دیگر مساجد و مجالس خیر کا بھی ہوگا اور اگر اس احتمال کو بھی مدنظر رکھا جائے کہ اس ارشاد گرامی میں مفرد لفظ مسجد سے مراد جنس ہے کہ (آپ ﷺ نے لفظ مسجد بول کر تمام مساجد مراد لی ہیں) تو پھر اس تاویل کی بھی ضرورت نہیں ہوگی' علاوہ ازیں بعض روایت میں مساجد نا یعنی ہماری مساجد کا لفظ منقول ہے' اس صورت میں تو تمام مساجد کے لئے یہ حکم بالکل صریح ہوگا۔

بَاب فِي التَّمْرِ

باب: کھجور کھانے کا بیان

۴۳۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ۔

۴۳۰: ہارون' عمر بن حفص' ان کے والد' محمد بن ابی یحییٰ' یزید اعور' حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ (کھجور) اس (روٹی) کا سالن ہے۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ۔

۴۳۱: ولید' مروان' سلیمان' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کھجور نہیں اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں (ان کو آسودہ حالی حاصل نہیں ہے)

بَاب فِي تَفْتِيشِ التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ

باب: کھجور کھاتے وقت کھجور کو دیکھنا اور اس کو صاف کرتے جانا

۴۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ

۴۳۲: محمد بن عمرو بن جبلہ' سلم بن قتیبہ' ہمام' اسحٰق بن عبد اللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجوریں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھی طرح دیکھنا شروع کیا اور کیڑے نکال کر پھینک دیئے۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ فِيهِ دُودٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۴۳۳: محمد بن کثیر' ہمام' اسحٰق بن حضرت عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیڑا لگی ہوئی کھجوریں پیش ہوتی تھیں پھر حدیث کو اسی طرح بیان کیا۔

بَاب الْإِقْرَانِ فِي التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ

باب: ایک مرتبہ میں دو دو تین تین کھجوروں سے ملا کر کھانا

۴۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ۔

۴۳۴: واصل' ابن فضیل' ابو اسحٰق' جبلہ بن سحیم' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا مگر جبکہ تم اپنے ساتھی سے اجازت مانگ لو۔

بَاب فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ

باب: دو طرح کے کھانوں کو ملا کر کھانا

۴۳۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

۴۳۵: حفص بن عمر' ابراہیم بن سعد' ان کے والد' حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر تناول فرماتے تھے۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

۴۳۶: سعید' ابو اسامہ' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هذَا۔

اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو آدھے تر کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے اور تربوز کی ٹھنڈک کو کھجور کی گرمی سے توڑتے ہیں۔

نہایت عمدہ غذا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ خربوزہ اور کھجور نہایت عمدہ قدرتی غذا ہے اور ان دونوں کو مذکورہ طریقہ سے کھانا نہایت مفید اور سنتِ نبوی پر عمل ہے۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔

۴۳۷: محمد بن وزیر' ولید' حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ سلیم بن عامر' بسر کے دو صاحبزادوں نے جو کہ سلمی تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں اور آپ ﷺ کو مکھن اور کھجور بہت پسندیدہ تھا۔

باب فِي اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے برتنوں کے استعمال کا بیان

۴۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَإِسْمَعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ۔

۴۳۸: عثمان بن ابی شیبہ' عبدالاعلیٰ' برد بن سنان' عطاء' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر جہاد کرتے تھے اور ہم لوگوں کو مشرکین کے برتن ملتے تھے تو ہم ان برتنوں سے (پانی وغیرہ) پیا کرتے تھے اور اپنے استعمال میں لاتے تھے تو آنحضرت ﷺ اس پر کوئی اعتراض نہیں فرماتے تھے۔

مشرکین کے برتن:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مشرکین کے برتن کے استعمال پر آپ نے نکیر نہیں فرمائی تو گویا ان کے برتن کا استعمال درست ہوا۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے برتن کا استعمال بھی ضرور درست ہوگا۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ

۴۳۹: نصر بن عاصم' محمد بن شعیب' عبداللہ بن علاء' ابوعبید اللہ' حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں اور وہ لوگ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم

يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا۔

لوگوں کو ان کے علاوہ دوسرے برتن مل جائیں تو ان برتنوں میں کھاؤ پیو۔ اوران کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں تو تم ان برتنوں کو پانی میں دھو لو (پاک کرلو) پھران برتنوں میں کھاؤ پیو۔

ناپاک برتن کا استعمال کرنا:

مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت کسی برتن میں شراب یا خنزیر کے گوشت کا علم ہوجائے تو وہ برتن ناپاک ہے۔ اس کا استعمال جائز نہیں۔ البتہ محض شک وشبہ کی بنا پر برتن کے ناپاک ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ لَا عِبْرَةَ بِالْوَهْمِ البتہ تقویٰ کے طور پر کوئی شخص مشرکین کے برتن بالکل استعمال نہ کرے تو یہ اچھی بات ہوگی۔

بَاب فِي دَوَابِّ الْبَحْرِ

باب: سمندری جانور کے بارے میں احکام

۴۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَهُ غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً كُنَّا نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ وَلَا تَحِلُّ لَنَا ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ فَكُلُوا فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا فَلَمَّا قَدِمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ

۴۴۰: عبداللہ بن محمد' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کے لئے ہم لوگوں پر امیر بنا کر روانہ فرمایا اور آپ نے کھجور کا ایک تھیلہ راستہ کے توشہ کے لئے ساتھ میں دیا اور ہمارے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں کھجور کا ایک ایک دانہ دیتے ہم اس کو اس طریقہ سے چوستے تھے کہ جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ پانی پی لیا کرتے وہ ہمارے لئے پورے دن اور رات کے لئے کافی ہوتا اور ہم لوگ اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے تھے اور پھر اس کو پانی میں بھگو کر کھایا کرتے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ سمندر کے کنارے پر پہنچے تو ہم لوگوں کو ریت کا ایک بڑا ٹیلے جیسا محسوس ہوا جب ہم لوگ اس کے نزدیک آئے تو (درحقیقت) ایک جانور تھا جس کو کہ عنبرہ کہا جاتا ہے (وہ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے کہ جس کی کھال سے ڈھال تیار کی جاتی ہے) ابوعبیدہ نے کہا یہ تو مردار ہے اور ہمارے لئے حلال نہیں ہے پھر انہوں نے کہا نہیں' ہم لوگ آپ کے فرستادہ ہیں اور راہِ الٰہی میں نکلے ہیں اور تم سخت مجبور ہو گئے ہو تو اس کو کھاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم لوگ وہاں پر ایک مہینہ تک قیام پذیر رہے اور ہم تین سو افراد

فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا مِنْهُ فَأَرْسَلْنَا مِنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

تھے سب اسی کو کھاتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ فربہ ہو گئے۔ جب ہم لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ) تم لوگوں کا رزق تھا جو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا تھا اب تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت باقی ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ تو ہم لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس کا گوشت بھیجا (آپ نے (وہ گوشت) تناول فرمایا)۔

دریائی جانور کا حکم:

احناف کے نزدیک دریا کے جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے بقیہ سب حرام ہیں اور مچھلی چاہے زندہ ہو یا مری ہوئی ہو دونوں درست اور جائز ہیں البتہ جو مچھلی تالاب میں مرنے کے بعد پانی کی سطح پر اُلٹا تیرنے لگے وہ مردار کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے۔

بَاب فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

باب: چوہا گھی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۴۴۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلْقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا۔

۴۴۱: مسدد' سفیان' زہری' عبید اللہ' ابن عباس' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک چوہا' گھی میں گر گیا تو آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا چوہے کے چاروں طرف سے گھی' پھینک کر باقی گھی کھالو۔

جمے ہوئے گھی کا حکم:

مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ گھی جما ہوا ہو اگر جما ہوا نہ ہو تو یہ حکم نہیں ہے اور آج کل جیسے کہ عام طور پر آئل استعمال کرنے کا رواج ہے اس سارے کو بھی تلف کرنا پڑے گا اور یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔

۴۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۴۲: احمد بن صالح' حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اگر گھی جما ہوا (یعنی بستہ) ہو تو چوہے اور اس کے چاروں طرف کے گھی کو پھینک دو اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اس کے قریب نہ جاؤ۔ حسن نے بیان کیا عبدالرزاق نے فرمایا اس حدیث کو زیادہ تر معمر نے زہری کے واسطہ سے عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرفوعاً) روایت کیا ہے۔

ناپاک گھی کا حکم:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ مذکورہ گھی استعمال نہ کرو۔ نہ اس کو فروخت کیا جائے' نہ کھایا جائے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم کے گھی سے چراغ روشن کرنے کی اجازت دی ہے۔

تشریح: یہ اس گھی کا حکم ہے جو جما ہوا ہو اور جو گھی پگھلا ہوا ہو وہ اس صورت میں سارا نجس ہو جاتا ہے اور بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک اس کا کھانا جائز نہیں' اس طرح اس گھی کو بیچنا بھی اکثر ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ البتہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اس کے بیچنے کو جائز رکھا ہے۔

اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ آیا اس گھی سے کوئی اور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک اس سے کوئی بھی فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے جب کہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کو چراغ میں جلانے' کشتیوں میں ملنے یا اس کے کسی اور مصرف میں لا کر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ قول حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور حضرت امام شافعیؒ کے دو قولوں میں سے ایک قول جو زیادہ مشہور ہے' بھی یہی ہے۔ لیکن یہ جواز کراہت کے ساتھ ہے۔ حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمدؒ سے دو روایتیں منقول ہیں۔ حضرت امام مالکؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس گھی کو مسجد کے چراغ میں جلانا جائز نہیں ہے۔

۴۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُوذَوَيْهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ۔

۴۴۳: احمد بن صالح' عبدالرزاق' عبدالرحمن بن بوذویہ' معمر' زہری' عبیداللہ بن عبداللہ' ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ

باب: اگر مکھی کھانے میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟

۴۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ۔

۴۴۴: احمد بن حنبل' بشر' ابن عجلان' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں مرض ہے اور دوسرے بازو میں شفا ہے اور وہ اس بازو کو (برتن میں) ڈالتی ہے جس میں کہ بیماری ہے اس لئے اس پوری مکھی کو غوطہ دینا چاہئے۔ (یہ حکم اس وقت ہے جب ایسی چیز کو کھانے کا ارادہ ہو اور وہ چیز گرم بھی نہ ہو)۔

بَاب فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب: کھاتے وقت اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے؟

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ۔

۴۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ جب کھانے سے فراغت حاصل فرماتے تو آپ اپنی تینوں اُنگلیوں کو چاٹتے اور ارشاد فرماتے جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اس پر سے گرد وغبار دور کر کے اس کو کھا لے اور اس کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور آپ نے ہم کو پیالہ یا پلیٹ صاف کرنے کا حکم فرمایا اور آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص واقف نہیں ہے کہ اس کے کونسے کھانے میں خیر و برکت ہے۔

اُنگلیاں چاٹنا:

کھانے کے بعد اُنگلیوں کو چاٹنا اور لقمہ اُٹھا کر کھانے کی صورت میں اُنگلیوں کو چاٹنا باعث خیر و برکت ہے۔ حاصل حدیث یہی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: انگلیوں سے کھانا سنت ہے' لہٰذا ان تینوں کے ساتھ چوتھی اور پانچویں انگلی نہ ملائی جائے' الا یہ کہ چوتھی اور پانچویں انگلی کو ملانا ضروری ہو۔

''انگلیوں کو چاٹنے'' سے مراد یہ ہے کہ جن انگلیوں سے کھاتے تھے' ان کو چاٹ لیا کرتے تھے' چنانچہ پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے' پھر اس کے پاس کی انگلی کو' پھر انگوٹھے کو چاٹتے تھے۔

طبرانی نے عامر بن ربیعہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ان کی مدد کے لئے چوتھی انگلی بھی ملا لیا کرتے تھے' نیز ایک حدیث مرسل میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ پانچوں انگلیوں سے کھاتے تھے''۔ یا تو یہ پتلی چیز کھانے پر محمول ہے یا یہ کہ آپ ﷺ بیان جواز کی خاطر کبھی کبھی اس طرح بھی کھاتے تھے' لیکن اکثر اوقات تین ہی انگلیوں سے کھانے کی عادت تھی۔

بَابٌ فِي الْخَادِمِ يَأْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى

باب: ملازم اور غلام کو ساتھ کھانا کھلانا افضل ہے

۴۴۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَائَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَأْكُلَ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ۔

۴۴۶: قعنبی' داؤد' موسیٰ بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کے لئے اس کا خادم کھانا بنائے پھر کھانا لے کر حاضر ہو اور وہ خادم (چولہے کی) گرمی اور دھواں اُٹھا چکا ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔ اگر کھانا کم ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک لقمہ یا دو لقمے دے دے۔

خادم کے حقوق:

اس حدیث میں خادم کے حقوق کی ہدایت فرمائی ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ خادم نے تمہارے لئے تکلیف اُٹھائی ہے' محنت

کی ہے۔اس لئے اس کی دلداری ضروری ہے۔

بَاب فِي الْمِنْدِيلِ

۴۴۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا۔

۴۴۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا۔

باب: رومال سے ہاتھ خشک کرنے کا بیان

۴۴۷: مسدد' یحیٰی' عطاء' ابن جریج' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ رومال سے صاف نہ کرے جب تک کہ وہ اپنی اُنگلیوں کو نہ چاٹے یا کسی دوسرے شخص کو اُنگلیاں نہ چٹوائے۔

۴۴۸: نفیلی' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' عبد الرحمٰن بن سعد' ابن کعب' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تین اُنگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو صاف نہ فرماتے جب تک کہ آپ ﷺ اس کو چاٹ نہ لیتے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ

۴۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

باب: کھانا کھانے کے بعد کی دُعا

۴۴۹: مسدد' یحیٰی' ثور' خالد بن معدان' ابوامامہ باہلی سے مروی ہے کہ جب دستر خوان اُٹھایا جاتا تو آنحضرت ﷺ فرماتے' اللہ کا شکر ہے بہت زیادہ صاف ستھرا شکر نہ ایسا شکر جو کہ ایک مرتبہ کافی ہو اور اسے چھوڑ دیا جائے اور اسکی کچھ ضرورت باقی نہ رہے۔ اے ہمارے پروردگار آپ تعریف کے لائق ہیں۔

دستر خوان کے اُٹھاتے وقت کی دُعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا' الخ یہ دُعا اس وقت پڑھنا مسنون ہے جب سامنے سے دستر خوان اُٹھایا جائے اور کھانے کے بعد کی مسنون دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا' الخ ہے۔

تشریح: کھانے کے بنیادی طور پر تین آداب بیان کئے جاتے ہیں' سب سے پہلا ادب تو یہ ہے کہ کھانے کی ابتداء بسم اللہ کہہ کر ہونی چاہئے۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے اور تیسرا ادب یہ ہے کہ کھانے کے برتن میں اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔ جمہور علماء کا رجحان اس طرف ہے کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا تینوں باتوں کا جو حکم دیا گیا ہے' وہ استحباب کے طور پر ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں کھانے کے بعد خدا کی حمد و شکر کا جو حکم دیا گیا ہے وہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر ایک دستر خوان پر کئی آدمی کھانے بیٹھیں تو سب لوگ بسم اللہ کہیں! جب کہ بعض علماء کے نزدیک کہ جن میں حضرت امام شافعیؒ بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ محض ایک آدمی بسم اللہ کہہ لینا سب کے لئے کافی ہو جائے گا۔ پانی یا دوا وغیرہ پینے کے وقت بسم اللہ کہنے کا بھی وہی حکم ہے جو کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا ہے۔

۴۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

۴۵۰: محمد بن علاء‘ وکیع‘ سفیان‘ ابو ہاشم‘ اسماعیل بن رباح‘ ان کے والد‘ کوئی دوسرا شخص‘ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ...... اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا‘ پلایا اور ہم کو اطاعت گزاروں میں سے بنایا۔ (یعنی اہل ایمان بنایا)

۴۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔

۴۵۱: احمد بن صالح‘ ابن وہب‘ سعید بن ابی ایوب‘ ابوعقیل‘ ابوعبدالرحمٰن‘ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ تناول فرماتے یا کچھ نوش فرماتے تو یہ فرماتے اللہ تعالیٰ کے لئے تمام شکر ہے جس نے ہم کو کھلایا‘ پلایا اور اس کو حلق سے اُتارا اور اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنایا۔ (یعنی رفع حاجت کے اخراج کے لئے راستہ بنایا)۔

بَاب فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنْ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ صاف کرنے کا حکم

۴۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

۴۵۲: احمد بن یونس‘ زہیر‘ سہیل‘ ان کے والد‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نیند آجائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوا اور وہ اس کو نہ دھوئے اور (اسی حالت میں) اس کو نقصان پہنچ جائے تو وہ شخص صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

بغیر ہاتھ دھوئے سونا:

مطلب یہ ہے کہ اپنی ہی غلطی ہے کہ ہاتھ دھو کر کیوں نہیں سویا اس میں دوسرا ذمہ دار نہیں ہے اپنی غلطی کا خود وہی شخص ذمہ دار ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ

باب: کھانا کھلانے والے شخص کے لئے دُعائے خیر کرنے کا بیان

۴۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ

۴۵۳: محمد بن بشار‘ ابواحمد‘ سفیان‘ یزید بن ابی خالد‘ ایک آدمی‘ حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ابوالہیثم بن تیہان نے حضرت رسول

الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوْا لَهُ فَذَلِكَ إِثَابَتُهُ۔

کریم ﷺ کے لئے کھانا بنایا تو انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی مدعو کیا۔ جب تمام لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے بھائی کو اس کا معاوضہ ادا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان کا کیا معاوضہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی شخص کے گھر میں داخل ہو اور وہ کھانا کھائے اور پانی پئے پھر اس کے لئے دُعا مانگے تو یہی اس کا معاوضہ ہو گیا۔

۴۵۴: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

۴۵۴: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لائے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے وہ تناول فرمایا اس کے بعد فرمایا۔ روزہ رکھنے والے لوگ تمہارے پاس روزہ افطار کریں اور صالحین تمہارا کھانا کھائیں اور تم پر فرشتے رحمت بھیجیں۔

بَابُ مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ

باب: جن حیوانات کی حرمت کا قرآن وحدیث میں تذکرہ نہیں ہے

۴۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيكٍ الْمَكِّيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۴۵۵: محمد بن داؤد' محمد بن شریک' عمرو بن دینار' حضرت ابوالشعثاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ دور جاہلیت کے لوگ بعض اشیاء کھایا کرتے تھے اور بعض اشیاء کو مذموم سمجھ کر چھوڑ دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا' اپنی کتاب نازل فرمائی حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا لہٰذا اس نے جو حلال قرار دیا ہے وہی حلال ہے اور جس کو حرام قرار دیا ہے وہی حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے تو وہ معاف ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت کریمہ: ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ﴾ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے محمدؐ آپ فرما دیں جن اشیاء کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے ان میں سے کسی کھانے والے شخص پر کوئی شے حرام نہیں پاتا ہوں سوائے میتہ کے' بہتے ہوئے خون اور خنزیر کے گوشت کے۔ اس لئے کہ وہ نجس ہے اور اس جانور کے جو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے۔

۴۵۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ

۴۵۶: مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' حضرت خارجہ بن صلت تمیمی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام

التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

ہوئے جب وہ آپ کے پاس سے واپس روانہ ہوئے تو ان کے راستہ میں ایک قوم ملی کہ جن میں ایک پاگل شخص زنجیروں میں بندھا ہوا پڑا تھا اس پاگل شخص کے اولیاء اور ورثاء نے کہا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا (یعنی حضرت رسول کریم ﷺ) خیر ہی خیر لے کر تشریف لائے ہیں تو کیا تمہارے پاس ایسی کوئی چیز شے (عمل وغیرہ) ہے کہ جس کے ذریعہ اس دیوانے شخص کا علاج کر سکے۔ میں نے سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھ کر پھونک ماردی اور وہ مریض ٹھیک ہوگیا۔ ان لوگوں نے مجھے ایک سو بکریاں عنایت کیں میں نے خدمت نبوی میں حاضر ہوکر یہ واقعہ بتلایا۔ آپ نے فرمایا تم نے سورۂ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ (منتر وغیرہ) تو نہیں پڑھا تھا' مسدد نے کسی اور مقام پر کہا کہ آپ نے فرمایا: کیا تم اس نے اس کے علاوہ کچھ کہا (پڑھا) تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا تو تم یہ بکریاں لے لو میری عمر کی قسم ہے لوگ جادو وغیرہ کر کے کھاتے ہیں جو کہ باطل (گناہ) ہے تم نے تو ایک برحق اور سچی شے پڑھ کر پھونک مار کر کھایا ہے۔

۴۵۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

۴۵۷: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' عبداللہ' شعبی' حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے بیان کیا (وہ) تین روز تک صبح شام الحمد شریف پڑھ کر اس پر پھونک مارتے رہے جب الحمد شریف پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر تھوک دیتے وہ شخص اس طرح ٹھیک ہو گیا جیسے وہ رسی سے کھل گیا ہو تو ان لوگوں نے (معاوضہ میں) بکریاں عنایت کیں یہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور حدیث اوّل کی طرح روایت نقل کی۔

اَوَّلُ كِتَابُ الطِّبِّ

طب عام طور پر طاء کے زیر کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے مگر علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ یہ زیر' زبر اور پیش تینوں کے ساتھ مستعمل ہے۔ اس کے معنی ہیں ''علاج کرنا''۔ بعض مواقع پر اس کو طاء کے زیر کے ساتھ سحر کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے اسی حوالے سے ''مطبوب'' ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس پر جادو کیا گیا ہو۔

طبّ کا تعلق جسم سے بھی ہوتا ہے اور نفس سے بھی۔ چنانچہ حفظانِ صحت دفع امراض کے لئے جسم کے علاج کو جسمانی طب کہتے ہیں اور نفسانی تباہی و بربادی تک پہنچانے والے افکار و نظریات اور اعمال اور رزائل اخلاق کو ترک کرنے کے لئے نفس کا علاج کرنے کو طب نفسانی کہتے ہیں۔ جس طرح طب کی دو اقسام ہیں اسی طرح علاج کی بھی دو اقسام ہیں۔ ایک تو جسمانی اور طبعی' خواہ یہ مرکبات کی شکل میں ہوں مفردات کی (جیسے کہ ظاہر دوائیں ہوتی ہیں) دوسری قسم روحانی ولسانی ہے' جو قرآن اور

دوسری چیزیں جو حکم قرآن میں شامل ہیں' کی صورت میں ہیں۔ نبی کریمؐ اپنی امت کا طبی علاج بھی کرتے تھے اور نفسانی و روحانی بھی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَدَاوَى

باب: علاج کرنا چاہئے

۴۵۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ۔

۴۵۸: حفص بن عمر' شعبہ' زیاد' اُسامہ بن شریکؓ سے مروی ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا (اس وقت) صحابہؓ اس طریقہ سے تشریف فرما تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے ہوں (یعنی خاموش سر جھکائے ہوئے تشریف فرما تھے) تو میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا اس دوران دیہاتی لوگ اِدھر اُدھر سے پہنچے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم لوگ دوا علاج کیا کریں (یا نہیں) آپ نے فرمایا تم علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی مرض پیدا نہیں فرمایا کہ جس کیلئے دوا علاج نہ ہو علاوہ ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے (یعنی بڑھاپا دور نہیں ہوسکتا)۔

خلاصۃ الباب: دوا صرف ایک سبب ہے حقیقی شفاء دینے والی ذات اللہ ہی کی ہے۔ اور مریض کو صحت دینے میں علاج حقیقی اور مستقل بالذات مؤثر ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ شفا محض اللہ تعالیٰ کی مشیت پر منحصر ہے جبکہ دوا اور علاج وغیرہ تو ظاہری اسباب میں سے ہیں۔ کسی بھی مرض میں دوا اسی وقت کارگر ہو سکتی ہے جب مشیت الٰہی اس میں شامل ہو۔ چنانچہ حمیدی میں اس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے کہ ایسا کوئی مرض جس کا علاج نہ ہو۔ جب کوئی شخص علیل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جس کے ساتھ ایک پردہ ہوتا ہے وہ فرشتہ اس پردہ کو علیل شخص کی بیماری اور دوا کے درمیان حائل کر دیتا ہے' اس کا رزلٹ یہ ہوتا ہے کہ بیمار آدمی جو بھی دوا استعمال کرتا ہے وہ بیماری پر اثر انداز نہیں ہوتی اور اس سے صحت وتندرستی حاصل نہیں ہوتی یہاں تک کہ جب مشیت الٰہی ہوتی ہے کہ بیمار تندرستی پالے تو وہ فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ بیماری اور دوا کے درمیان سے پردہ اٹھادے اس کے بعد بیمار جب دوا استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دوا کے ذریعے اس کو صحت وتندرستی عطا کر دیتا ہے۔

اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ علاج معالجہ کرنا مستحب عمل ہے اور یہی مذہب صحابہ کرامؓ اور اہل علم کا ہے۔ نیز اس میں ان حضرات کی بھی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ ہر چیز قضا وقدر کے ساتھ لہٰذا دوا وعلاج معالجہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ علاج معالجہ کے قائل جمہور علماء کی دلیل مذکورہ احادیث ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بیماریوں کو پیدا کرنے والا بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ ہے لیکن بیماری کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے ذرائع پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جس طرح بیماری قضا وقدر کے تابع ہے اسی طرح علاج کرنا بھی تقدیر الٰہی ہی سے ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ہر شخص کی موت اٹل ہے مگر اس کے باوجود اپنی حفاظت وسلامتی کے ذرائع اختیار کرنا اور اپنی جان کو کسی حادثہ یا حملہ سے محفوظ رہنے کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا یا میدانِ جنگ میں دشمنانِ دین کو قتل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ صحت وتندرستی اور جان کی حفاظت وسلامتی کے لئے علاج جیسے اسباب و ذرائع اختیار کرنا نہ تو حکم ربی کے

خلاف ہے اور نہ ہی توکل کے منافی ہے۔ جیسے کھانے کے ذریعے بھوک مٹانا توکل کے منافی نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں علاج بھی کرتے تھے اور اس کو دور کرنے کے ذرائع بھی اختیار کیا کرتے تھے۔

بَاب فِي الْحِمْيَةِ

۴۵۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ۔

باب: پرہیز کرنے کا بیان

۴۵۹: ہارون' ابوداؤد' فلیح بن سلیمان' ایوب' یعقوب' حضرت اُمّ منذر رضی اللہ عنہا بنت قیس انصاریہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو بیماری کی وجہ سے کمزور تھے اور ہم لوگوں کے پاس کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کو تناول فرمانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کھانے کے لئے کھڑے ہو گئے؟ آپ نے ان سے کہنا شروع کیا تم کھانے سے باز آ ؤ ابھی تم اچھے نہیں ہوئے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھانے سے رک گئے۔ اُمّ منذر کہتی ہیں کہ میں نے جَو اور چقندر پکائے تھے تو میں وہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم اس میں سے کھا لو یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ (مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ طبیب یا ڈاکٹر جن چیزوں سے استعمال سے روکے ان سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ پرہیز نہ کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ ویسے بھی محاورہ ہے کہ: ''پرہیز علاج سے بہتر ہے''۔)

بَاب فِي الْحِجَامَةِ

۴۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ۔

۴۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

باب: سینگی لگانے کا بیان

۴۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگوں کی تمام دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو وہ حجامت یعنی سینگی لگوانا ہے۔

۴۶۱: محمد بن وزیر' یحییٰ' عبدالرحمن بن ابی موال' حضرت فائد جو عبید اللہ بن ابی رافع کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ اپنے مولیٰ سے اور وہ اپنی دادی سے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں' وہ روایت کرتی ہیں

رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا۔

کہ جو بھی شخص اپنے دردِ سر کی شکایت لے کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سینگی لگوانے کے لئے فرماتے تھے اور جو شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پاؤں کے درد کی شکایت لے کر حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو فرماتے: ان کو مہندی لگاؤ۔

بَاب فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

باب: کس جگہ سینگی لگائی جائے؟

۴۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ۔

۴۶۲: عبدالرحمٰن' کثیر' ولید' ابن ثوبان' ان کے والد' حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کی مانگ میں فصد لگواتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مونڈھوں کے درمیان فصد لگواتے اور آپ ارشاد فرماتے جو شخص ان جگہوں کا خون نکلوائے تو اس شخص کو کسی مرض کے لئے کوئی دوا استعمال نہ کرنا نقصان نہیں پہنچاتے۔

سینگی لگوانے کی جگہ اور فرق کا مفہوم:

فرق سر میں بالوں کے درمیان مانگ کو کہا جاتا ہے اور دوا نہ کرنا سے مراد یہ ہے کہ ان مذکورہ جگہوں پر بذریعہ سینگی خون نکلوانا مفید ہے بلکہ تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

۴۶۳: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ قَالَ مَعْمَرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ۔

۴۶۳: مسلم' جریر' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے پٹھوں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان تین مرتبہ سینگی لگوائی۔ معمر نے بیان کیا کہ میں نے سر کے درمیان سینگی لگوائی تو میری عقل زائل ہوگئی یہاں تک کہ میں لوگوں کے بتلانے سے الحمد شریف پڑھتا۔

بَاب مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ

باب: سینگی لگوانا کب مستحب ہے؟

۴۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

۴۶۴: ابوتوبہ ربیع بن نافع' سعید بن عبدالرحمٰن' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے سترھویں' اُنیسویں اور اکیسویں تاریخ میں سینگی لگوائی تو اس شخص کے لئے ہر ایک مرض سے شفا ہوگی۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَتْنِي عَمَّتِي كَبْشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غَيْرُ مُوسَى كَيِّسَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ۔

۴۶۵: موسیٰ بن اسماعیل' ابوبکرہ' ان کی پھوپھی کیسہ بنت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز سینگی لگوانے سے منع کرتے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں خون نکلنے سے انسان تندرست نہیں ہوتا۔

بَاب فِي قَطْعِ الْعِرْقِ وَمَوْضِعِ الْحَجْمِ

باب: رگ کاٹنے اور سینگی لگانے کی جگہ

۴۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيٍّ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا۔

۴۶۶: محمد بن سلیمان' ابومعاویہ' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی جانب ایک طبیب بھیجا تو اس حکیم نے ان کی ایک رگ کاٹی (پچھنے لگانے کے لئے)

۴۶۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ۔

۴۶۷: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے درد کی بنا پر اپنے سرین پر سینگی لگوائی۔

بَاب فِي الْكَيِّ

باب: داغ لگانے کا بیان

۴۶۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَ وَلَا أَنْجَحْنَ۔

۴۶۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے داغ لگانے سے منع فرمایا ہم لوگوں نے داغ لگایا لیکن اس سے نہ تو کسی قسم کا کوئی فائدہ ہوا اور نہ ہم کامیاب ہوئے۔

۴۶۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمْيَتِهِ۔

۴۶۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تیر کے زخم کی بنا پر سعد بن معاذ کے داغ لگایا۔

ضرورۃً داغ لگانا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کی بنا پر داغ لگانا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَاب فِي السَّعُوطِ

باب: ناک میں دوا ڈالنے کا بیان

۴۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

۴۷۰: عثمان بن ابی شیبہ' احمد' وہیب' عبداللہ بن طاؤس' طاؤس' حضرت

بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک میں دوا ڈالی ہے۔

بَاب فِي النُّشْرَةِ

باب: نشرہ (شیاطین کے ناموں کے) ایک قسم کے منتر کا بیان

۴۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

۴۷۱: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' عقیل' وہب بن اُمیہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے کسی شخص نے نشرہ (جو کہ منتر کی ایک قسم ہے) کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہے۔

بَاب فِي التِّرْيَاقِ

باب: تریاق کا بیان

۴۷۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التِّرْيَاقَ۔

۴۷۲: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' شرحبیل بن یزید' عبدالرحمٰن بن رافع' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ پھر جو کچھ بھی کروں اگر میں نے تریاق پی رکھی ہو' تعویذ لٹکا رکھا ہو یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص تھا (مطلب یہ ہے کہ اگر میں یہ کام کر بھی لوں تو مجھے یہ نقصان نہیں پہنچا سکتے) اور ایک قوم نے تریاق کھانے کی اجازت دی ہے۔

تریاق: تریاق' زہر کے اثرات ختم کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال کو مذموم خیال فرمایا ہے کیونکہ تریاق' ناجائز اور ممنوع اشیاء سے تیار کیا جاتا ہے اگر اس کو اس طرح تیار کیا جائے کہ اس میں ممنوعہ چیزیں استعمال نہ کی گئی ہوں تو پھر اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔

بَاب فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ

باب: مکروہ دواؤں کے استعمال کا بیان

۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

۴۷۳: محمد بن عبادہ' یزید بن ہارون' اسماعیل بن عیاش' ثعلبہ بن مسلم' ابی عمران' اُمّ درداء' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔

نے مرض اور دوا دونوں نازل کئے اور ہر قسم کے مرض کے لئے دوا مقرر فرمائی تو تم لوگ دوا استعمال کرو لیکن حرام شے سے دوا تیار نہ کرو۔

دوا کی شرعی حیثیت:

دوا در حقیقت شفا دینے والی نہیں ہے شفاء اللہ کے اختیار میں ہے۔ یہی سمجھ کر علاج کرنا چاہئے۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا۔

۴۷۴: محمد بن کثیر' سفیان' ابن ابی ذئب' سعید بن خالد' سعید بن میب' حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حکیم نے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے لئے دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک کھانا:

مینڈک کھانا' جائز نہیں اس لئے اس کو بلاوجہ شرعی مارنا بھی ناجائز ہے۔

۴۷۵ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ۔

۴۷۵: ہارون بن عبداللہ' محمد بن بشر' یونس بن ابی اسحٰق' مجاہد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خبیث دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

ناپاک اشیاء کا حکم:

مراد یہ ہے کہ آپ نے ناپاک اشیاء جیسے شراب' پیشاب' پاخانہ وغیرہ کے استعمال اور حرام اشیاء سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

۴۷۶: احمد بن حنبل' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص زہر پی لے گا تو وہی زہر قیامت کے دن اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ شخص دوزخ کی آگ میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ پیا کرے گا۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ أَوْ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ

۴۷۷: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' علقمہ بن وائل' اپنے والد وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ طارق بن سوید یا سوید بن طارق نے آنحضرت ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ان کو منع فرمایا تو

ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهَا دَوَاءٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ایک دوا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ وہ تو بیماری ہے۔

حرام اشیاء کا استعمال:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ناپاک اور حرام چیز جیسے شراب وغیرہ ان کو استعمال نہیں کرنا چاہئے کہ ان کا استعمال بہر صورت حرام ہے۔

بَاب فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ

باب: عجوہ کھجور کی (ایک اعلیٰ قسم) کی فضیلت کا بیان

۴۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِي فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔

۴۷۸: اسحٰق بن اسماعیل' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک میرے دِل کو پہنچی پھر آپ نے فرمایا تم دِل کے مریض ہو تم قبیلہ ثقیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ وہ (اس کا) علاج کرتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ کی عجوہ کھجوروں کے سات دانے لے کر ان کو گٹھلی کے ساتھ کوٹ لے پھر ان کو مالیدہ بنا کر تمہارے منہ میں ڈالے۔

عجوہ کی وضاحت:

عجوہ عرب کی ایک اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے اور لدود اس دوا کو کہا جاتا ہے جو بیمار شخص کے منہ میں ڈالی جاتی ہے اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ مرض کی دوا کا علم تھا لیکن آپ نے دوسرے طبیب سے مشورہ کا حکم فرمایا تا کہ بہترین دوا تجویز ہو۔

۴۷۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

۴۷۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابواُسامہ' ہاشم بن ہاشم' حضرت عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت عجوہ (مدینے کی اعلیٰ قسم کی کھجور) سے سات عدد کھا لیں تو اس شخص کو اس دن جادو اور زہر کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بَاب فِي الْعِلَاقِ

باب: بچوں کے حلق دبانے کا بیان

۴۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

۴۸۰: مسدد' حامد' سفیان' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے بچے کو لے کر خدمت

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ۔

نبوی میں حاضر ہوئی جس کا میں نے عذرہ (بیماری) کی وجہ سے حلق دبایا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کس وجہ سے اس بیماری میں بچوں کا حلق دباتی ہو؟ تم عود ہندی لے لیا کرو کیونکہ اس میں سات (قسم کی) شفا ہے۔ ذات الجنب اس کی وجہ سے جاتا رہتا ہے کہ ناک کے رستہ سے اس کو (مرض) عذرہ میں ڈالا جائے اور اس کو (مرض) ذات الجنب میں لدود بنا کر استعمال کرایا جائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عود سے مراد قسط ہے۔

عذرہ کی وضاحت:

عذرہ ایک قسم کی بیماری ہے جو بہت سے بچوں کو گرمی کے موسم میں ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے حلق میں درد ہو جاتا ہے۔ پسلیوں کا درد سینہ کی بندش اور کھانسی وغیرہ ہوتی ہے۔

بَاب فِي الْكُحْلِ

باب: سرمہ لگانے کا بیان

۴۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

۴۸۱: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ' سعید' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس استعمال کیا کرو کیونکہ وہ تم لوگوں کا لباسوں میں سب سے بہترین لباس ہے اور تم اس میں (سفید لباس میں) اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو اور تم لوگوں کے لئے اِثمد بہترین سرمہ ہے جو آنکھ کی بینائی میں اضافہ کرتا ہے اور پلک کے بالوں کو اگاتا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ

باب: نظر لگ جانے کا بیان

۴۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ۔

۴۸۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نظر لگنا برحق ہے۔

۴۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ۔

۴۸۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں نظر لگانے والے شخص کو حکم ہوتا کہ وہ وضو کرتا پھر جس کو نظر لگی ہوتی وہ اس پانی سے غسل دیا کرتا۔

بَاب فِي

باب: جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے تو اس سے

الْغَيْلِ

۴۸۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ۔

۴۸۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

صحبت نہ کی جائے

۴۸۴: ابوتوبہ' محمد' ان کے والد' حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے سنا آنحضرت ﷺ نے فرماتے تھے تم لوگ اپنی اولاد کو خفیہ طریقہ سے ہلاک نہ کیا کرو کیونکہ دودھ پینے کے ایام میں صحبت کرنا شہسوار کو آلیتا ہے اور اسے گھوڑے سے نیچے گرا دیتا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بچے کی کمزوری کا باعث ہے)۔

۴۸۵: قعنبی' مالک' محمد بن عبدالرحمٰن' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جدامہ اسدیہ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرا ارادہ ہوا کہ میں لوگوں کو غیلہ سے منع کروں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ اس طرح اس طرح کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غیلہ کے معنی ہیں رضاعت کے دوران بیوی سے ہمبستری کرنا۔

غیلہ کی تشریح:

غیلہ کہتے ہیں بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں عورت سے صحبت کرنا۔ پچھلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے لیکن اس حدیث سے غیلہ کا جواز ثابت ہے لیکن غیلہ یعنی دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت سے صحبت کی اجازت اس صورت میں ہے جبکہ بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ ناجائز ہوگا۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ

۴۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَذَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ

باب: تعویذ ڈالنے کا بیان

۴۸۶: محمد بن علاء' ابومعاویہ' اعمش' عمرو بن مرہ' یحییٰ بن جزار' زینب کے بھتیجے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے منتر' گنڈا اور تولہ (جو ایک قسم کا جادو ہوتا ہے دھاگے یا کاغذ میں عورتیں مرد سے محبت کے لئے منتر وغیرہ کرتی ہیں) یہ سب شرک ہے زینب نے کہا یہ تم کیسے کہتے ہو اللہ کی قسم درد کی شدت سے میری آنکھ نکلی جاتی تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس دم کرانے کے لئے آتی جاتی تھی تو جب وہ میرے اُوپر دم کرتا تھا تو میرا درد ٹھہر جاتا تھا۔ عبداللہ نے کہا یہ کام تو شیطان ہی کا تھا شیطان اپنے

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَذْهِبْ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ہاتھ سے آنکھ کو چھوتا تھا جب اس کو دم کیا تو وہ اس سے رک گیا تمہارے لئے تو یہی کافی تھا جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اے انسانوں کے پروردگار امراض کو رفع فرما اور شفاء عطا فرما آپ ہی شفا عطا فرمانے والے ہیں آپ وہ شفا عطا فرمائیں کہ کسی مرض کو باقی نہ چھوڑیں۔

۴۸۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ۔

۴۸۷: مسدد' عبداللہ' مالک' حصین' شعبی' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جھاڑ پھونک اور تعویذ یا تو نظر بد لگنے پر کیا جاتا ہے یا زہریلے کیڑے کے ڈسنے پر۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّقَى

باب: جھاڑ پھونک کرنے کا بیان

۴۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ و قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اكْشِفْ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الصَّوَابُ۔

۴۸۸: احمد بن صالح' ابن سرح' ابن وہب' داؤد' عمرو بن یحییٰ' حضرت یوسف بن محمد اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس کے پاس تشریف لے گئے' امام احمد کہتے ہیں کہ جب وہ مریض تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے تمام انسانوں کے پرورش کرنے والے اس بیماری کو ثابت بن قیس سے دُور فرما دے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان کی کچی مٹی لے کر ایک پیالہ میں رکھی اور اس پر پانی پھونک کر ڈال دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی ثابت بن قیس پر ڈال دیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن سرح یوسف بن محمد نے فرمایا اور یہی صحیح ہے۔

بطحان: بطحان مدینہ منورہ میں ایک وادی کا نام ہے مذکورہ حدیث سے مریض کے لئے دوا اور دُعا دونوں ثابت ہیں اور آپ نے بطور دوا کے یہ عمل کیا۔

۴۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي

۴۸۹: احمد بن صالح' ابن وہب' معاویہ' عبدالرحمٰن' ان کے والد' عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے تو ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ اس سلسلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے منتر

ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا۔

میرے سامنے پیش کرو کیونکہ جب تک منتر کے مضمون میں کسی قسم کی شرک کی بات نہ ہوتو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۹۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ۔

۴۹۰: ابراہیم بن مہدی' علی بن مسہر' عبدالعزیز بن عمر' صالح بن کیسان' ابوبکر بن سلیمان' ابن ابی حثمہ' حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم حفصہ کو نملہ کا جھاڑ پھونک کیوں نہیں سکھا دیتیں جس طرح تم نے ان کو لکھنا سکھایا۔

نملہ کی وضاحت:

نملہ ایک قسم کی بیماری ہوتی ہے جو کہ پسلیوں کے قریب ہوتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے شفاء بنت عبداللہ! تم نملہ بیماری کے علاج کے لئے جس عمل سے واقف ہو وہ تم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھا دو۔ مذکورہ حدیث سے خواتین کے لئے تعلیم حاصل کرنا اور ہنر سیکھنا وغیرہ واضح طور پر معلوم ہوا۔

۴۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا فَنُمِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ۔

۴۹۱: مسدد' عبدالواحد' عثمان' زباب' سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک ندی کے قریب سے گزرا تو اس میں اتر کر غسل کیا۔ جب میں غسل سے فارغ ہوا تو مجھے بخار چڑھ گیا۔ پھر اس بات کی اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا اس کو شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم دو' میں نے عرض کیا میرے سردار! اور اچھے جھاڑ پھونک بھی تو ہیں۔ آپ نے فرمایا جھاڑ پھونک کا (عمل) تین قسم کی آفات (سے بچنے) کے لئے ہوتا ہے ایک نظر بد' دوسرے سانپ کے کاٹنے (سے بچنے) کے لئے۔ تیسرے بچھو کے ڈنک مارنے کے لئے۔

۴۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح و حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ۔

۴۹۲: سلیمان بن داؤد' شریک (دوسری سند) عباس' یزید بن ہارون' عباس' شعبی' عباس' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جھاڑ پھونک تو صرف نظر بد کے لئے ہوتا ہے یا زہریلے جانور کے کاٹنے کے لئے یا خون بہنے کے لئے۔ اور یہ سلیمان بن داؤد کے الفاظ ہیں۔

تعویذ' گنڈہ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ زیادہ تر مذکورہ تین اشیاء میں منتر فائدہ مند ہوتا ہے واضح رہے کہ شریعت اسلام میں منتر سے مراد عمل کرنا یعنی ادعیہ ماثورہ' یا اسمائے حسنٰی سے تعویذ گنڈہ کرنے کا نام ہے عرب میں جو مشرکانہ الفاظ وغیرہ سے عمل کرتے تھے' منتر کرتے تھے وہ حرام ہے جلد اوّل میں تفصیل گزر چکی۔

بَاب كَيْفَ الرُّقَى

باب: جھاڑ پھونک کیسے کی جائے؟

۴۹۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ـ

۴۹۳: مسدد' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ثابت سے کہا کیا میں تمہارے اُوپر وہ جھاڑ پھونک نہ کروں جو کہ نبیؐ کیا کرتے تھے؟ ثابتؒ نے جواب دیا کیوں نہیں' ضرور کرو۔ انسؓ نے اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَاْسِ...... یعنی اے اللہ' تمام لوگوں کے پالن ہار مرض کے رفع فرمانے والے' شفا عطا فرما۔ آپ ہی شفا دینے والے ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی صحت بخشنے والا نہیں' اس کو ایسا صحت مند بنا دے کہ اس کو کسی قسم کا مرض نہ رہے۔

مریض کے لئے خاص دُعا:

مطلب یہ ہے کہ اے پروردگار اس مریض کو شفائے کاملہ عطا فرما۔ مذکورہ دُعا ہر ایک بیماری سے شفاء کے لئے مجرب اور اکسیر ہے۔

۴۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ ـ

۴۹۴: عبداللہ' مالک' یزید' عمرو' نافع بن جبیر' حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ عثمان کہتے ہیں کہ میرے جسم میں اس قدر درد تھا کہ میری جان پہ بن آئی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا (تمہارے) بدن میں جس جگہ درد ہو رہا ہے اس جگہ تم' اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ یہ پڑھو۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں' اس کی عزت اور قدرت کی۔ اس شے کی بُرائی سے جس کو میں پاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے درد کو رفع فرما دیا پھر ہمیشہ میں اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اس کے پڑھنے کا کہتا ہوں۔

۴۹۵: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ

۴۹۵: یزید' زیاد' محمد بن کعب' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ۔

روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص مریض ہے یا کوئی دوسرا مسلمان بھائی اس سے اپنا مرض بیان کرے تو وہ یہ پڑھے رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ الخ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک ہے۔اے اللہ تیرا اختیار ہے زمین و آسمان میں جیسے تیری آسمان میں رحمت ہے اسی طرح زمین پر رحمت نازل فرما اور ہمارے گناہوں کی اور غلطیوں کی مغفرت فرما۔تو پاک ہے لوگوں کا پروردگار ہے اپنی رحمت میں سے رحمت نازل فرما اور اپنی شفاء میں سے شفاء عطا فرما اس تکلیف سے (اگر یہ کلمات کہے جائیں) تو مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

۴۹۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ۔

۴۹۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ان کو گھبراہٹ کیلئے یہ کلمات سکھاتے تھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ......یعنی میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اسکے غصہ سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے (شیطانوں کے) میرے پاس آنے سے۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے صاحبزادوں میں سے جو عقل و شعور کی حد تک پہنچتا اسکو وہ یہ دُعا سکھا دیا کرتے تھے اور جو ہوشیار نہ ہوتا اسکے گلے میں یہ دُعا تحریر فرما کر لٹکا دیا کرتے تھے۔

۴۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

۴۹۷: احمد بن ابی سریج' مکی' حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ کی پنڈلی میں چوٹ کا ایک نشان دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے غزوۂ خیبر کے موقع پر یہ چوٹ لگی تھی تو لوگ کہنے لگے کہ سلمہ کو زخم لگ گیا ہے۔پھر مجھے حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس لائے آپ نے میرے اُوپر تین مرتبہ پھونکا اس روز سے اب تک مجھ کو اس کی شکایت نہیں ہوئی۔

تعویذ کے جواز کی حدیث:

مذکورہ حدیث شریف سے اللہ تعالیٰ کے اسماء یا دُعاؤں کو پڑھ کر مریض پر دَم کرنے کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث ۴۹۶ سے ثابت ہوا کہ اسمائے حسنیٰ و ادعیہ ماثورہ کرنے سے شفا ہوتی ہے اور اس روایت سے گلے میں تعویذ کا لٹکانا بھی ثابت ہوتا ہے۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

۴۹۸: زہیر' عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' عبد ربہ' عمرہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس وقت کوئی بیمار شخص کسی قسم کی شکایت کرتا تھا تو آپ اپنا تھوک لے کر مٹی لگا کر فرماتے ہم لوگوں میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ یہ ہماری زمین کی ملی ہوئی مٹی ہے تا کہ (اس کے لگانے سے) ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارا مریض شفایاب ہو جائے۔

۴۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

۴۹۹: مسدد' یحییٰ' زکریا' عامر' خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے پھر واپس ہو کر ایک قوم کے پاس آئے جن میں ایک مجنون شخص تھا وہ لوہے سے بندھا ہوا تھا' اس شخص کے رشتہ داروں نے کہا ہم لوگوں نے سنا ہے تم لوگوں میں یہ شخص (یعنی آپ) خیر و برکت لے کر تشریف لائے ہیں تو کیا تم لوگوں کے پاس کوئی ایسی چیز ہے کہ تم جس سے اس شخص کا معالجہ کرو۔ چنانچہ میں نے الحمد شریف پڑھ کا اس پر دم کیا۔ وہ شخص ٹھیک ہو گیا ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا بس تم نے یہی سورت پڑھی؟ اور مسدد نے ایک دوسرے مقام پر یوں کہا کہ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس سورۃ کے علاوہ کچھ اور پڑھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی نہیں۔ بلکہ صرف یہی سورت پڑھی تھی۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم یہ بکریاں لے لو۔ میری زندگی کی قسم! لوگ تو جھوٹے منتروں پر رزق کھاتے ہیں تم نے تو سچے منتر (عمل) پر کھایا۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ

۵۰۰: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' حضرت ابو صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا جو کہ قبیلہ اسلم میں سے تھا' وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک صحابی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آج رات کسی (کیڑے) نے ڈس لیا ہے تو مجھے تمام رات نیند نہیں آئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کس چیز نے ڈس لیا ہے عرض کیا بچھو نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ پڑھ لیتے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ ...... یعنی میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کلمات کی جو کہ مکمل ہیں تمام مخلوقات کی برائی سے تو

تَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا تا' ان شاء اللہ۔

زہریلے جانور کے لئے دُعا:

مذکورہ دُعا موذی جانوروں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اکسیر اور مجرب ہے۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مَخَاشِنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ فَقَالَ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ۔

۱۵۰: حیوۃ بن شریح' بقیہ' زبیدی' زہری' طارق' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچھو کا ڈسا ہوا ایک شخص لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ (یہ دُعا) أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لیتا تو اسے کوئی کیڑا نہ ڈستا یا فرمایا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچا سکتا۔

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرَأَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمُ اقْتَسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

۱۵۰۲: مسدد' ابوعوانہ' ابوبشر' ابوالتوکل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سفر میں چل رہی تھی (تو وہ حضرات) ایک عربی قبیلہ کے پاس ٹھہرے ان میں سے کسی نے کہا کہ ہمارے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) ڈس لیا ہے تو تم لوگوں کے پاس کوئی دوا موجود ہے جس سے ان کو فائدہ ہو جائے۔ اس پر ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم میں اس کا دم کرتا ہوں لیکن ہم نے تم لوگوں سے مہمانداری چاہی مگر تم لوگوں نے ہماری مہمانداری نہیں کی میں اب بھی دم نہیں کروں گا جب تک کہ تم مجھ کو معاوضہ ادا نہ کرو تو ان لوگوں نے اس کے معاوضہ میں بکریوں کا ایک ریوڑ دینا مقرر کیا۔ چنانچہ وہ صاحب اس کے پاس گئے اور اس پر الحمد شریف پڑھ کر تھوکنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو گیا گویا قید سے رہا ہو گا۔ راوی نے بیان کیا پھر ان لوگوں نے جو اُجرت مقرر کی تھی وہ دے دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اس اُجرت کو تقسیم کر دو۔ جس شخص نے دم کیا تھا اس نے کہا ابھی تقسیم نہ کرو جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائیں اور آپ سے دریافت نہ کریں پھر اگلے دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کو یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی کہ سورۂ فاتحہ ایک عمل ہے۔ تم لوگوں نے بہتر کیا ایک حصہ میرا بھی اپنے ساتھ لگاؤ۔

(یہ روایت اکثر کتب حدیث میں مروی ہے)۔

۵۰۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُهَا أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا نَشَطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

۵۰۳: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار' محمد' شعبہ' عبداللہ' شعبی' حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے روانہ ہوئے تو عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آئے۔ ان لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ تم لوگ اس شخص (یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے کچھ خیر لے کر آئے ہو کیا تم لوگوں کے پاس کوئی دوا یا عمل ہے؟ کیونکہ ہمارے یہاں ایک شخص ہے جو مجنون ہو گیا ہے زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ ہم نے کہا ہمارے پاس (عمل) ہے۔ وہ لوگ اس مجنون شخص کو لے کر آئے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا کہ میں نے اس شخص پر تین روز تک صبح شام سورۂ فاتحہ پڑھی میں تھوک اپنے منہ میں اکٹھا کرتا تھا پھر اس کو تھوک دیتا تھا۔ راوی نے بیان کیا پھر وہ شخص اس طرح سے اچھا ہو گیا کہ جیسے کوئی قید سے رہا کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے اس کے عوض مجھ کو مزدوری دی۔ میں نے کہا میں معاوضہ نہیں لوں گا جب تک کہ آپ سے معلوم نہ کرلوں۔ جب میں نے آپ سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا میری عمر کی قسم لوگ جھوٹا منتر کر کے روٹی کھاتے ہیں تم نے تو سچا عمل کر کے روٹی کھائی۔

عملیات کرنے والے کے لئے حکم:

لفظ رقیہ کے عربی بان میں منتر کے معنی آتے ہیں ہم نے منتر کے ترجمہ کے بجائے لفظ عمل سے کیا ہے کیونکہ منتر کے مفہوم میں مشرکانہ قسم کے الفاظ کا ایہام ہو سکتا ہے بہر حال مذکورہ حدیث سے تعویذ' گنڈے اور عملیات وغیرہ پر اُجرت لینا درست ثابت ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسمائے الٰہی یا ادعیہ ماثورہ سے عملیات کیا جائے اور عامل ان چیزوں سے واقف بھی ہو اور جائز معاوضہ لے معمولی نقش و تعویذ پر بے تحاشہ اُجرت لینے کی کوشش نہ کرے یہ ظلم ہے اور کسی کو دھوکہ نہ دے۔

خُلاصۃ الباب: رقی رقیہ کی جمع ہے اور اس کا ایک کا معنی افسون ہے ہم اسے اپنی زبان میں فتر اور جھاڑ پھونک بولتے ہیں اور بالاتفاق قرآنی آیات واسمائے الحسنٰی کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے اس کے علاوہ ایسے کلمات سے جن کے معانی و مفاہیم واضح اور معلوم ہوں اور یہ دین و شریعت کی تعلیمات کے منافی نہ ہوں۔ ہاں البتہ ایسے الفاظ و کلمات جو شرعی تعلیمات کے خلاف ہوں ان سے قطعاً ناجائز ہے۔ اسی طرح اہل عزائم و تکسیر جو علم نجوم و رمل کی مدد سے عمل کرتے ہیں اور حفظ ساعات و تعین اوقات جیسی چیزیں اختیار کرتے ہیں۔ اہل دیانت و اہل تقویٰ کے نزدیک مکروہ و حرام ہے۔

۵۰۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و

۵۰۴: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار' ابن جعفر'

حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

شعبہ' عبداللہ' شعبی' حضرت خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس دیوانے شخص پر صبح وشام تین روز تک سورۂ فاتحہ دم کی۔ جب سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنا تھوک اکٹھا کر کے اس پر تھوک دیتا پھر وہ شخص ٹھیک ہو گیا کہ وہ رسیوں سے چھوٹ گیا ہو ان لوگوں نے ان کو بکریاں عنایت کیں۔ انہوں نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر (واقعہ) عرض کیا اس کے بعد اسی طریقہ پر روایت بیان کی جس طرح کہ مسدد کی روایت میں ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

۵۰۵: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے تو آپ اپنے دِل میں معوذتین پڑھ کر دَم فرماتے جب آپ کے مرض (یا درد وغیرہ) میں شدت ہوئی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ کے جسم پر آپ ہی کے ہاتھ مبارک پھیرتی ان کی برکت کی اُمید میں۔

بَابٌ فِي السُّمْنَةِ

باب: فربہ کرنے کا بیان

۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتَّى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ۔

۵۰۶: محمد بن یحییٰ' نوح' ابراہیم' محمد بن اسحٰق' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری والدہ نے چاہا کہ میں فربہ (موٹی) ہو جاؤں کیونکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا تھا۔ انہوں نے تمام (قسم کی) تدابیر اختیار کر لیں لیکن میں فربہ نہ ہوئی یہاں تک کہ انہوں نے مجھ کو تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر کھلانا شروع کر دیا تو میں بہتر طریقہ سے فربہ (یعنی اچھی صحت کی) ہو گئی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کی تدبیر:

مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ چاہتی تھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جلد جوان اور موٹی تازی ہو جائیں تا کہ آپ ان سے اچھی طرح فائدہ حاصل فرما سکیں اس کے لئے ان کی والدہ نے مذکورہ عمل اختیار فرمایا جو کہ مفید ثابت ہوا۔

کتاب الْكَهَانَةِ وَالتَّطَيُّرِ!

کہانت اور بدفالی کا بیان

بَاب النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ

باب: غیب کی باتیں بتلانے والے یا پیشین گوئیاں کرنے والے شخص کے پاس جانے کی ممانعت

۵۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۵۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' حماد' حکیم' ابوتمیمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کاہن کے پاس آئے۔ موسیٰ نے اپنی روایت میں مزید یہ کہا کہ آپ نے فرمایا پھر اس کی باتوں کو سچا سمجھے یا کسی عورت سے صحبت کرے مسدد نے اپنی روایت میں کہا کہ حیض کی حالت میں بیوی سے صحبت کرے یا بیوی (یا عورت) کے پاخانہ کی جگہ میں جماع کرے تو وہ شخص اس دین سے بری ہو گیا جو کہ حضرت رسول کریم ﷺ پر نازل فرمایا گیا ہے۔

خلاصۃ الباب: صراح نے لکھا ہے کاہن فال کو کہتے ہیں اور کہانت زبر کے ساتھ فال گوئی کرنی اور زیر کے ساتھ حرفہ۔ امام طیبیؒ فرماتے ہیں کاہن وہ جو خبر دے آئندہ آنے والے حالات وواقعات اور اسرار و پوشیدہ چیزوں کے جاننے کا دعویٰ کرے۔ عرب میں ایسے کاہن تھے جن میں سے بعض اس بات کا دعویٰ کرتے تھے کہ ہم کو جنات خبریں دے جاتے ہیں اور اس کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ شیطان احکام الٰہی آسمان پر سے چوری چھپے سن آئے اور کاہنوں کو اس میں جو کچھ چاہتے زیادہ کر کے بتا دیتے۔ پس کاہنوں کی خبروں کو عرب قبول کرتے تھے جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو شیطان آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے اور کہانت باطل ہو گئی۔

بعض لوگ مقدمات اسباب وعلامات سے کچھ معلوم کر لیتے ہیں ان کو اعراف کہا جاتا ہے۔ وہ چوری کی چیز کی جگہ اور گم شدہ کا پتہ بتا دیتے تھے جیسے رمل کرنے والے کرتے ہیں اور کبھی کہانت کا اطلاق اعراف اور علم نجوم جاننے والے پر بھی کیا جاتا ہے یہ سب افعال حرام ہیں اور ان پر پیسے دینے لینے جرم ہیں اور یہ دونوں گنہگار ہیں۔ محتسب پر لازم ہے ایسے لوگوں کی تادیب کرے۔

بَاب فِي النُّجُومِ

باب: علم نجوم

۵۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ

۵۰۸: ابوبکر' مسدد' یحییٰ' عبید اللہ بن اخنس' ولید' یوسف' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔

نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی قسم کا علم نجوم سیکھا تو اس شخص نے جادو کا ایک راستہ سیکھ لیا پھر اس نے جس قدر (علم نجوم میں) اضافہ کیا اسی قدر (جادو میں) اضافہ کیا۔

علم نجوم کی شرعی حیثیت:

مفہوم یہ ہے کہ جس قدر علم نجوم زیادہ سیکھا؟ اسی قدر جادوٹونا وغیرہ بھی زیادہ سیکھا۔ اس حدیث میں جو علم نجوم کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے۔ اس سے مراد ایسا علم ہے جس سے آئندہ کی باتیں بتلائی جائیں یا پیشین گوئی کی جائے جیسے کہ پنڈت اور نجومی لوگ کرتے ہیں۔ شرعاً یہ سب ناجائز ہے لیکن ستاروں کا پہچاننا اور سمندری ہوائی سفر وغیرہ کے رستے معلوم کرنا اور دیگر جائز مقاصد کے لئے ستاروں کا علم حاصل کرنا درست ہے۔ ستاروں کی پہچان ہی سے تو بحری جہاز قطب نما (compas) کی دریافت سے پہلے بھی لوگ اپنا سفر صحیح منزل کی جانب رواں دواں رکھتے تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ......﴾ [الأنعام: ۹۷]

۵۰۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

۵۰۹: قعنبی' مالک' صالح' عبیداللہ' حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (مقام) حدیبیہ میں اس بارش کے بعد نماز فجر ادا فرمائی جو کہ رات کو ہوگئی تھی۔ آپ نے نمازِ فجر سے فراغت کے بعد لوگوں کی طرف رخ فرما کر متوجہ ہونے کے بعد فرمایا کیا تم کو علم ہے تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب واقف ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بعض بندے بوقت فجر صاحب ایمان ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے۔ جس شخص نے تو یہ کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے بارش ملی تو وہ شخص مجھ پر ایمان لایا اور ستارے کا انکار کرنے والا ہوا۔ اور جس شخص نے کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ملی تو وہ میرا منکر ہوا اور ستارے پر یقین لایا۔

شرک کی قسم:

مطلب یہ ہے کہ جو شخص ستاروں کو تصرف کرنے والا اور نظامِ عالم کو متاثر کرنے والا سمجھتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے انکار کرنے والے بندوں میں شمار فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہی تصرف کرنے والا سمجھتا ہے تو وہ اللہ کے نیک بندوں میں ہے۔ مذکورہ حدیث سے نجومیوں کی باتوں کا مشرکانہ ہونا ظاہر ہے تفصیل کے لئے حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان کا مضمون مطبوعہ جواہر الفقہ ج ۳ ''علم نجوم کی شرعی حیثیت'' ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ

باب: رمل کی باتوں پر ایمان لانا اور پرندوں کی آواز سے فال لینے کی ممانعت کا بیان

۵۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ الزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ۔

۵۱۰: مسدد' یحییٰ' عوف' حبان' حضرت قطن بن قبیصہ اپنے والد حضرت قبیصہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عیافت' بدفالی اور طرق بُت پرستی کی ایک قسم ہے۔ طرق پرندے اُڑانے کو کہتے ہیں جبکہ عیافت زمین پر لکیر کھینچنے کو کہتے ہیں۔

۵۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ۔

۵۱۱: ابن بشار' حضرت محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ عیافت سے مراد پرندوں کو ڈانٹ (ڈپٹ) کر اُڑانا جبکہ طرق سے مراد وہ لائنیں ہیں جو کہ زمین پر کھینچی جاتی ہیں۔

عمل رمل:

مذکورہ حدیث سے عمل رمل سیکھنے اور اس پر یقین کرنے کی سخت ممانعت ظاہر ہے۔ عمل رمل میں زمین پر خط کھینچ کر آئندہ کا حال بتلایا جاتا ہے۔ بہرحال عمل اور علم جفر سب ناجائز ہیں۔

بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ وَالْخَطِّ

باب: بُری فال لینا اور رمل کرنے کا بیان

۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

۵۱۲: محمد بن کثیر' سفیان' سلمہ' عیسیٰ' زر بن حبیش' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا بری فال لینا شرک ہے اور (ہم لوگوں میں سے) ہر ایک شخص کو کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آ ہی جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کرنے کی وجہ سے اس کو رفع فرما دیتے ہیں۔

توکل کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اتفاقاً غلطی سے کوئی وہم پیدا ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ کاہن' جوتشی اور دست شناس (Palmist) وغیرہ کے پیچھے بھاگ کر عقیدہ' وقت اور مال برباد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ غیب اور مستقبل کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو نہیں ہے۔

۵۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

۵۱۳: مسدد' یحییٰ' حجاج' یحییٰ' ہلال' عطاء بن یسار' حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا

هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگوں میں کئی لوگ ہیں جو کہ خط کھینچتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرات انبیاء علیہم السلام میں ایک نبی تھے وہ خط کھینچتے تھے پھر جس شخص کا خط ان کے مطابق رہا تو درست ہے۔

خط کھینچنے والے نبی:

بعض روایت سے ان نبی کا نام حضرت ادریس علیہ السلام یا حضرت دانیال علیہ السلام معلوم ہوتا ہے یعنی یہ حضرات صحیح صحیح خط کھینچتے تھے لیکن یہ واقعہ گزشتہ اُمتوں کا ہے آج کے دور میں یہ جائز نہیں ہے۔

۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَّةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قَالَ لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ نَسِيَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَهُ۔

۵۱۴: محمد' حسن' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہؓ' ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا نہ کسی شخص کو دوسرے کی بیماری لگتی ہے اور نہ ماہِ صفر منحوس ہے اور نہ ہی کسی میّت کی کھوپڑی میں سے اُلو کی صورت نکلتی ہے تو ایک دیہاتی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان اُونٹوں کو کیا ہو جاتا ہے جو ہرن کی طرح (بہت زیادہ چاق و چوبند اور صحت مند) صحرا میں پھرتے ہیں اور جب ان میں کوئی خارش زدہ اُونٹ گھس جاتا ہے تو ان کو بھی وہ خارش دار کر دیتا ہے۔ تو آپ نے اس شخص سے فرمایا تو پہلے اُونٹ کو کس نے خارش میں مبتلا کیا؟ زہری نے بیان کیا ایک شخص نے مجھ سے (بروایت حضرت ابوہریرہؓ) بیان کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مریض اُونٹ کو تندرست اُونٹوں کے گھاٹ پر پانی پلانے کے لئے نہ لایا جائے۔ پھر وہ شخص ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نقل نہیں کی نہ تو ایک کی بیماری دوسرے کو لگتی ہے اور نہ ماہ صفر منحوس ہے اور ہامہ یعنی اُلو کچھ نہیں ہے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے یہ روایت بیان نہیں کی' ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے خود اس روایت کو بیان فرمایا تھا اور میں نے ان کو اس حدیث کے علاوہ کبھی بھولتے ہوئے نہیں سنا۔

اہل عرب کے غلط خیال کی تردید:

اہل عرب' اُلو اور صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کی تردید فرمائی اور فرمایا: دیگر جانوروں کی طرح اُلو بھی ایک جانور ہے اور دوسرے مہینوں کی طرح صفر کا مہینہ بھی ایک مہینہ ہے نہ کوئی مہینہ منحوس ہے اور نہ کوئی جانور منحوس ہے نہ کوئی دن منحوس ہے۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔

۵۱۵: قعنبی' عبدالعزیز' علاء' ان کے والد' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا نہ تو عدویٰ ہے (یعنی ایک کا مرض دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ ہے (یعنی کسی جگہ اُلو بولنا یا مرنے والے کی کسی جانور کی صورت میں رُوح دُنیا میں آنا) اور نہ نوء ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے (جس کو لوگ منحوس سمجھتے ہیں)۔

کچھ مشرکانہ خیالات:

مشرکین عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ بیماری متعدی ہوتی ہے اور ایک شخص کا مرض دوسرے کو لگ جاتا ہے اس طرح ان لوگوں کا یہ بھی خیال تھا کہ جس گھر پر اُلو بیٹھ جائے تو وہ گھر اجڑ جاتا ہے اسی طرح صفر کے مہینہ میں کام کرنے کو باعث نحوست سمجھتے تھے یا جنگلوں میں بھوت' پریت مختلف صورت میں آ کر انسان کو راستہ بھٹکاتے ہیں۔ آپ نے ان تمام خیالات کی تردید فرمائی اور فرمایا یہ سب غلط خیالات ہیں اس کی تفصیل حدیث ۵۱۸ میں مذکور ہے۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا غُولَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ لَا صَفَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفَرَ يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَفَرَ۔

۵۱۶: محمد بن عبدالرحیم' سعید بن حکم' یحییٰ' ابن عجلان' قعقاع' عبیداللہ' زید بن اسلم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھوت (وغیرہ) نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حارث بن مسکین کو پڑھ کر سنائی گئی اور میں وہاں موجود تھا کہ اشہب نے خبر دی۔ فرمایا کہ امام مالک سے لَاصَفَرَ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا دورِ جاہلیت میں لوگ کبھی صفر کے مہینہ کو حلال بنا لیتے تھے اور کبھی صفر کے مہینہ کو محرم کا مہینہ بنا کر حرام کر لیتے تھے اور محرم کو حلال بنا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفر کا مہینہ کوئی تاثیر نہیں رکھتا۔

جنات وغیرہ سے ڈرنا:

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی مخلوق کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتی خواہ وہ جنات شیاطین ہوں یا بھوت ہوں یا دیگر کوئی ہو۔ اس لئے غیر اللہ سے ڈرنا لغو اور بدعقیدگی ہے۔

۵۱۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ وَالْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ

۵۱۷: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' انسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا ایک شخص کا مرض دوسرے شخص کو نہیں لگتا اور بری فال لینا بے اصل چیز ہے اور مجھے اچھی فال پسند ہے اور نیک فال کا مطلب اچھی بات ہے (یعنی کوئی کام کرتے ہوئے کسی کے منہ سے اچھی بات سن کر قیاس کر لیا جائے کہ ان

الْحَسَنَةَ۔ شاءاللہ میرا شروع کیا ہوا کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا تو یہ جائز ہے)۔

فاسد خیالات:

اس حدیث میں بھی اہل عرب کے باطل خیالات کی تردید فرمادی گئی ہے۔عرب کے لوگ مرض کو متعدی سمجھنے کے علاوہ بعض پرندوں کی آوازوں سے بدشگونی لیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ فلاں جانور کی آواز سے نحوست ہوگی فلاں سے نہیں۔آپ نے ان باطل خیالات کی بھی تردید فرمائی البتہ نیک فال لینے کو درست فرمایا۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ قَوْلُهُ هَامَ قَالَ كَانَتْ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ قُلْتُ فَقَوْلُهُ صَفَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشْئِمُونَ بِصَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي فَقَالَ لَا صَفَرَ۔

۵۱۸: محمد بن مصفی' حضرت بقیہ سے روایت ہے کہ محمد بن راشد سے میں نے دریافت کیا کہ یہ ارشادِ نبوی ہے''ہام''نہیں ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ جس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے پھر وہ شخص قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اس کی کھوپڑی قبر میں سے نکل کر باہر آ جاتی ہے۔پھر میں نے دریافت کیا صفر کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا زمانہ جاہلیت کے لوگ صفر کو منحوس خیال کرتے تھے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفر کچھ نہیں ہے محمد بن راشد نے بیان کیا بعض حضرات سے میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ صفر پیٹ میں ایک درد کا نام ہے۔اہل عرب کہتے تھے کہ وہ درد ایک شخص سے دوسرے کو لگ جاتا ہے آپ نے فرمایا صفر کچھ نہیں ہے۔

۵۱۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيكَ۔

۵۱۹: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' سہیل' ایک شخص' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات سنی جو کہ آپ کو اچھی معلوم ہوئی آپ نے فرمایا ہم نے تمہاری فال تمہارے منہ سے سن لی (یعنی اس کا بہتر انجام ہوگا)

۵۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ قُلْتُ فَمَا الْهَامَةُ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ۔

۵۲۰: یحیٰ' ابوعاصم' ابن جریج' حضرت عطاء سے روایت ہے کہ لوگ کہتے تھے صفر ایک درد ہوتا ہے جو کہ پیٹ میں ہوتا ہے۔ابن جریج نے کہا پھر میں نے دریافت کیا ہامہ کیا ہے؟ عطاء نے کہا' لوگ کہتے تھے کہ ہامہ جو کہ ایک جانور ہے اور جو بولتا ہے وہ انسانوں کی کھوپڑی ہوتی ہے حالانکہ وہ آدمی کی کھوپڑی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ ایک جانور ہوتا ہے۔

۵۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

۵۲۱: احمد بن حنبل' ابوبکر' وکیع' سفیان' حبیب' عروہ احمد قرشی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شگون لینے کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کی بہترین اقسام میں فال ہے اور شگون کسی مسلمان کو (کام

أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ ذُكِرَتُ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔

سے) نہ روکے اور تم لوگوں میں سے جب کوئی ایسی شے دیکھے جو کہ اس کو بری لگتی ہے تو وہ یہ کہے: اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ یعنی اے اللہ! آپ کے علاوہ کوئی بھلائی نہیں پہنچا سکتا اور آپ کے علاوہ کوئی برائیوں کو ہٹا نہیں سکتا اور برائی سے باز رہنے کی طاقت نیکی کرنے کی قوت صرف آپ ہی کی توفیق سے ہے۔

۵۲۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ۔

۵۲۲: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' عبداللہ بن بریدہ' اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ کسی شے میں بری فال نہیں لیتے تھے اور جب آپ کسی کو عامل (حکمران) بنا کر روانہ فرماتے تو آپ اس کا نام معلوم فرماتے اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور وہ مسرت آپ کے چہرۂ انور پر معلوم ہوتی اور اگر آپ کو اس کا نام ناگوار لگتا تو اس کے رنج کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے نظر آتے اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو آپ اس بستی کا نام معلوم فرماتے اگر اس بستی کا نام آپ کو اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی معلوم ہوتی اور اس کا نام برا ہوتا تو آپ کو رنج ہوتا اور رنج کے آثار آپ کے چہرۂ انور پر معلوم ہوتے۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

۵۲۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' حضرمی' سعید بن مسیّب' حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ ہامہ ہے اور نہ عدویٰ ہے اور نہ نحوست (کوئی چیز) ہے اگر نحوست (اور بدشگونی) ہوتی تو تین اشیاء میں ہوتی: ایک تو گھوڑے میں' دوسرے عورت میں' تیسرے گھر میں۔

نحوست اور بدشگونی:

ہامہ عدویٰ کی تشریح گزر چکی۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ نحوست اور بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اگر برائی ہوتی ہے تو وہ مندرجہ بالا تین چیزوں میں ہوتی ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں ان اشیاء میں نحوست اور برکت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۵۲۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۵۲۴: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حمزہ' سالم' عبداللہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین اشیاء میں ہوتی ہے ایک تو گھر میں' دوسرے عورت

قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالدَّارِ قَالَ كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا نَاسٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

میں' تیسرے گھوڑے میں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ گھوڑے اور گھر میں نحوست ہوتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا چند گھر ایسے ہیں جن میں لوگ آباد ہوئے پھران کا انتقال ہو گیا اور دوسرے لوگ آباد ہوئے ان کا بھی انتقال ہو گیا تو مکان کی نحوست یہی ہے۔ واللہ اعلم

۵۲۵: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنْ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔

۵۲۵: مخلد' عباس' عبدالرزاق' معمر' یحییٰ' ایک شخص حضرت فروہ بن مسیک سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین موجود ہے جس کو اَبین کہا جاتا ہے اور وہ زمین ہم لوگوں کے کھیت کی ہے اور وہ غلہ کی جگہ ہے ہمیشہ وہاں پر آفت رہتی ہے یا راوی نے کہا اس کی وبا شدید ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس زمین میں رہنا چھوڑ دو۔ وباء کے علاقہ میں رہنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٌ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً۔

۵۲۶: حسن' بشر' عکرمہ' اسحٰق بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ ایک مکان میں تھے جس میں ہماری تعداد بھی بہت تھی اور مال بھی کافی تھا پھر ہم لوگ اس جگہ سے دوسرے گھر میں آئے تو اس میں ہم لوگوں کا مال بھی کم ہو گیا اور ہمارے آدمی بھی کم ہو گئے (مر گئے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی برے حال کے ساتھ اس مکان کو چھوڑ دو۔

مکان کو مؤثر سمجھنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اس مکان میں رہنے سے کیا فائدہ ایسا نہ ہو کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ اور مکان کو مؤثر سمجھنے لگو۔

۵۲۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ

۵۲۷: عثمان بن ابی شیبہ' یونس بن محمد' مفضل بن فضالہ' حبیب' محمد بن منکدر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی شخص کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پلیٹ میں رکھ دیا اور فرمایا: اللہ کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے (کھاتے ہیں)۔

وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

جذامی کے ساتھ کھانا پینا:

مطلب یہ ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ پر اعتقاد کامل ہے ہم ایک کا مرض دوسرے کو لگ جانے کا عقیدہ نہیں تسلیم کرتے اور مذکورہ حدیث اور ایک دوسری حدیث: ((فِرَّ مِنَ الْجذَامِ كفرار الاسَد)) میں تعارض نہیں کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں جزامی شخص کے ساتھ کھانے پینے کی اس کو اجازت ہے کہ جو کہ کامل اور مکمل طور پر متوکل علی اللہ ہو جیسے آنحضرت ﷺ یا کوئی ولی کامل تو اس کے لئے جذامی وغیرہ کے ساتھ کھانا پینا درست ہوگا لیکن جو شخص کمزور عقیدہ کا ہو اگر وہ جزامی وغیرہ سے بچے' کھانے میں احتراز کرے تو اس کے لئے ایسا کرنے میں حرج نہ ہوگا۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۴ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ۲۵

اَوَّلُ كِتَابُ الْعِتْقِ!

غلام آزاد کرنے کا بیان

بَاب فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيَعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ

باب: مکاتب اپنے بدل مکاتبت میں سے کچھ ادا کر دے پھر وہ عاجز ہو جائے یا مر جائے

۵۲۸ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُتْبَةَ إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ۔

۵۲۸ : ہارون' ابوبدر' ابوعتبہ' اسمٰعیل بن عیاش' سلیمان بن سلیم حضرت عمرو بن شعیب' اپنے والد' اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکاتب غلام ہے جب تک کہ تحریر کردہ میں سے ایک درہم تک بھی اس کے ذمہ باقی ہے۔

مکاتبت کیا ہے؟:

مکاتبت یہ ہے کہ کوئی آقا اپنے غلام یا باندی سے کہے کہ مجھے اتنا مال کما کر دے دو اور آزاد ہو جاؤ۔ اگر وہ غلام یا باندی طے شدہ مال کما کر دے دے تو آزاد ہو جائیں گے۔ جب تک اس مال کا کچھ بھی حصہ حتیٰ کہ ایک درہم بھی ان کے ذمے ہوگا تو وہ آزاد نہیں ہوں گا بلکہ بدستور غلام رہیں گے۔

۵۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ۔

۵۲۹: محمد بن مثنیٰ' ہمام' عباس' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد' اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس غلام نے ایک سو اوقیہ پر مکاتبت کی پھر اس نے تمام مطالبہ ادا کر دیا لیکن دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے یعنی آزاد نہ ہو گا۔

۵۳۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مُكَاتَبِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ۔

۵۳۰: مسدد بن مسرہد' سفیان' زہری' حضرت نبھان سے روایت ہے جو اُمّ سلمہ کا مکاتب تھا کہ میں نے اُمّ سلمہؓ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ ہم لوگوں سے فرماتے تھے جب کسی شخص کے پاس کوئی مکاتب ہو اور اس مکاتب کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل مکاتبت دے سکتا ہے تو اس سے اس کے مالک کو پردہ کرنا چاہئے۔

غلام سے پردہ:

یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ غلام سے مالکہ کو پردہ کرنا چاہئے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پردہ کرنا چاہئے جبکہ دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک پردہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے کہ جب تک غلام' غلام ہے آپ نے پردے کے لئے نہیں فرمایا لیکن جب وہ مکاتبت کا بدل ادا کرنے کے قابل ہے اور آزادی حاصل کر رہا ہے تو آپ نے پردے کا حکم فرمایا ہے۔ (واللہ اعلم)

بَاب فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْمُكِتَابَةُ

باب: جب کتابت کا عقد فسخ ہو جائے تو مکاتب کو فروخت کرنا جائز ہے

۵۳۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَائَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَائَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ

۵۳۱: قتیبہ' عبداللہ بن مسلمہ' لیث' ابن شہاب' عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ بریرہؓ ان کے پاس بدل کتابت کے سلسلہ میں مدد حاصل کرنے کے لئے آئیں۔ انہوں نے اپنے بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اپنے مالکوں سے جا کر دریافت کرو اگر انہیں یہ منظور ہو کہ تمہاری ساری بدل کتابت کو ادا کر کے تمہاری ولاء میں حاصل کر لوں تو میں (ایسا) کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے جا کر یہ بات کہی۔ انہوں نے ولاء ادا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کو مجھے اللہ کے لئے دینا منظور ہو تو دے دیں لیکن تمہاری ولاء ہم ہی لیں گے۔ عائشہؓ نے یہ بات خدمت نبوی میں عرض کی تو آپ نے ان سے فرمایا بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس قسم کی شرائط لگاتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے۔ جو شخص کوئی ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ

اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

میں نہیں ہے تو اس کی وہ شرط درست نہیں ہوگی اگر چہ وہ ایسی شرط سو مرتبہ لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ صحیح اور مضبوط ہے۔

ولاء کی تعریف:

شریعت میں ولاء اس ترکہ کو کہا جاتا ہے جو کہ آزاد کیا ہوا غلام یا آزاد کی ہوئی باندی چھوڑ کر مر جائے۔ اور ولاء کا وہی حقدار ہے جو آزاد کرے تفصیل کے لئے تنویر الحواشی شرح سراجی ملاحظہ فرمائیں۔

۵۳۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ لِتَسْتَعِينَ فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ زَادَ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِهِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۵۳۲: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہؓ اپنی ادائیگی (بابت بدل مکاتبت) میں امداد حاصل کرنے کیلئے آئیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ ادائیگی پر مکاتبت طے کی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی ادا کروں گی تو اس سلسلہ میں میری مدد کریں۔ عائشہؓ نے فرمایا اگر تمہارے لوگوں کو منظور ہو تو میں تم کو ایک ہی مرتبہ میں تمام دے دیتی ہوں اور میں تم کو آزاد کر دیتی ہوں' اور میں تمہاری ولاء وصول کروں گی تو پھر بریرہؓ اپنے لوگوں کے پاس آئیں اور پھر حدیث کو آخر تک بیان کیا جس طرح کہ اُوپر مذکور ہے۔ البتہ اس قدر اضافہ کیا کہ نبیؐ نے یہ بھی فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ دوسرے شخص سے کہتے ہیں کہ تم آزاد کر دو اور ولاء ہماری ہوگی حالانکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

ولاء کا حقدار کون ہے؟

آپ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو کہ باندی' غلام آزاد کرے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عقد کتابت فسخ ہو جائے یعنی غلام' آزاد کرنے کا معاوضہ ادا کرنے سے عاجزی ظاہر کر دے تو وہ پھر غلام بن جاتا ہے اس کا فروخت کرنا جائز ہے۔

۵۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوْ ابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ

۵۳۳: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' ابن اسحٰق' محمد بن جعفر' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جویریہ بنت حارث بن مطلق' ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصہ میں آئیں (یعنی وہ جہاد میں گرفتار ہو گئیں) انہوں نے بدل کتابت کا معاملہ کر لیا۔ جویریہؓ ایک حسین و جمیل خاتون تھیں ہر ایک کی ان پر نگاہ پڑتی تھی۔ عائشہؓ نے کہا جویریہ نبیؐ کی خدمت میں اپنا بدل کتابت طلب کرنے کیلئے حاضر ہوئیں (یعنی آپ کچھ مدد فرمائیں تو وہ روپیہ بدل

قَالَتْ عَائِشَةُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ۔

کتابت کا ادا کر کے آزادی حاصل کر لیں) جب وہ دروازہ پر کھڑی ہوئیں تو میں نے ان کو دیکھ کران کا آنا ناگوار خیال کیا (ایسا نہ ہو کہ آپ ان کو دیکھیں اور آپ ان سے نکاح کرنے کیلئے رغبت کریں) میں نے اپنے دِل میں کہا کہ آپ ان کی وہی شے دیکھیں گے جو میں نے دیکھی ہے۔ اس وقت اس نے کہا یا رسول اللہ میں جویریہ ہوں حارث کی لڑکی اور میری جو پہلے حالت تھی آپ اس سے واقف ہیں (یعنی میں ایک مالدار شخص کی لڑکی ہوں) اور میں ثابت بن قیس کے حصہ میں آ گئی تو میں نے خود کو مکاتب بنالیا ہے اور میں آپ کی خدمت اقدس میں اپنا بدل کتابت مانگنے کیلئے حاضر ہوئی ہوں) تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تم سے اس سے زیادہ عمدہ بات کہتا ہوں۔ جویریہؓ نے کہا وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں تمہارا بدل مکاتبت ادا کر کے تم سے نکاح کر لیتا ہوں۔ حضرت جویریہ نے کہا میں (منظور) کر چکی (یعنی میں نے خود کو آپ کے نکاح میں) دے دیا۔ عائشہؓ نے فرمایا لوگوں نے جب سنا کہ نبیؐ نے حضرت جویریہ سے نکاح کر لیا تو قبیلہ بنی المصطلق نے جس قدر گرفتار شدہ لوگ تھے ان تمام کو رہا کر دیا۔ اس خیال سے کہ یہ لوگ آنحضرتؐ کے سسرال والے ہیں۔ تو ہم لوگوں نے کوئی خاتون اس قدر بابرکت نہیں دیکھی کہ جس کی وجہ سے اس کی قوم کو اس قدر نفع پہنچا ہو جیسے کہ حضرت جویریہ تھیں کہ ان کی وجہ سے قبیلہ بنی مصطلق کے ایک سو قیدی رہا ہو گئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ولی خود اپنا نکاح کر سکتا ہے۔

غزوۂ بنی مصطلق:

غزوۂ بنی مصطلق کا دوسرا نام غزوۂ مریسیع بھی ہے یہ غزوہ ۶ میں پیش آیا اس غزوہ میں بہت سے لوگ گرفتار ہو کر آئے ان ہی گرفتار شدہ افراد میں حضرت جویریہ بنت حارث بھی تھیں آپ نے ان کو آزاد فرما کر نکاح کر لیا تفصیل کے لئے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سیرت النبی ﷺ ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْعِتْقِ عَلَى الشَّرْطِ

باب: کوئی شرط لگا کر آزاد کرنے کا بیان

۵۳۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ

۵۳۴: مسدد بن مسرہد' عبدالوارث' سعید بن جمہان' حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے

كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ۔

مجھ سے کہا کہ میں اس شرط پر تم کو آزاد کرتی ہوں کہ تم تمام زندگی آنحضرتؐ کی خدمت کرو گے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو میں نے جواب دیا کہ اگر آپ مجھ سے یہ شرط نہ بھی طے کرتیں تو میں پھر بھی تمام زندگی آنحضرت ﷺ کی خدمت سے علیحدہ نہ ہوتا پھر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہی شرط لگا کر مجھے آزاد فرمادیا۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ

باب: جو شخص غلام میں سے کچھ حصہ آزاد کردے؟

۵۳۵ :حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ۔

۵۳۵:ابو الولید' ہمام (دوسری سند) محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کسی غلام میں سے اس کے ایک حصے کو آزاد کردیا پھر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس غلام کے آزاد کردینے کی رخصت عطا فرمائی۔

غلام آزاد کرنے کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مکمل طور پر اس غلام کو آزاد کرنے کا حکم فرمادیا اور وہ غلام آزاد ہوگیا۔

بَاب مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا مِنْ مَمْلُوكٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

باب: جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردے

۵۳۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ۔

۵۳۶:محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' نضر بن انس' بشیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ (مشترک غلام سے) آزاد کردیا تو آنحضرت ﷺ نے اس غلام کی آزادی کو جائز قرار دے دیا اور غلام کی باقی آدھی قیمت کو اس کے ذمہ ڈال دیا (کہ وہ دوسرے حصہ دار کو ادا کردے)۔

۵۳۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

۵۳۷:محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر (دوسری سند) احمد بن علی بن سوید' روح' شعبہ' حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے غلام (یا باندی) کو آزاد کردے کہ جس میں دوسرا شخص بھی شریک (حصہ دار) ہے تو اس شخص پر اس غلام کا آزاد کرانا ضروری ہوگیا اور یہ ابن سوید کے الفاظ ہیں۔

دوسرے حصہ دار کا غلام آزاد کرنا:

مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو دوسرے حصہ دار کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ضروری ہوگا اور یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ آزاد کرنے والا مال دار شخص ہو۔

۵۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ الْمُثَنَّى النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

۵۳۸: ابن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد (دوسری سند) احمد بن علی بن سوید' روح' ہشام بن ابوعبد اللہ' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ پورا غلام آزاد ہو گیا اس شخص کے مال میں سے اگر وہ (آزاد کرنے والا) مال دار شخص ہے۔ ابن مثنیٰ نے نضر بن انس کا نام نہیں لیا اور یہ الفاظ ابن سوید کے ہیں۔

دوسرے شریک کے حصہ کے غلام کو آزاد کرنا:

مذکورہ مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر غلام آزاد کرنے والا شخص غریب ہے تو دوسرے شریک شخص کو غلام سے مزدوری کرا کے قیمت ادا کریں گے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو مالدار کے مال میں سے دوسرے شریک کو اس کے حصہ کے بقدر قیمت دلوائی جائے گی۔

بَاب مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

باب: غلام آزاد کرنے والا اگر غریب ہے تو غلام سے مزدوری کرائی جائے گی

۵۳۹ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

۵۳۹: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' نضر بن انس' بشیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا جو کہ مشترک غلام میں تھا تو اس شخص کے ذمہ پورا غلام آزاد کرنا ضروری ہے بشرطیکہ وہ مالدار ہو۔ اگر اس شخص کے پاس مال نہیں ہے تو غلام پر مشقت ڈالے بغیر محنت کرائی جائے گی۔

غلام سے خدمت لینا:

مطلب یہ ہے کہ اس غلام سے دوسرا شریک یہ مطالبہ کرے گا کہ تم ہمارے حصہ کی قیمت ادا کر کے بالکل آزاد ہو جاؤ لیکن اس صورت میں غلام کی جسمانی حالت کا ضرور خیال رکھا جائے گا کہ اس کی استطاعت سے زیادہ اس سے محنت نہیں لی جائے گی۔

۵۴۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي

۵۴۰: نصر بن علی' یزید (دوسری سند) علی بن عبد اللہ' محمد بن بشر' سعید

ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ أَوْ شَقِيصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

قتادہ' نضر بن انس' بشیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس شخص کے ذمہ اپنے مال سے اس غلام کو آزاد کرانا ضروری ہے بشرطیکہ وہ مالدار ہو اور اگر آزاد کرنے والا شخص مالدار نہ ہو تو اس غلام کی درمیانی قیمت مقرر کر لی جائے تو پھر دیگر شرکاء کے حصہ کے بقدر غلام ملازمت اور محنت کرے لیکن اس پر زبردستی نہ کی جائے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ دونوں حدیثوں میں فرماتے ہیں کہ پھر غلام سے بغیر مشقت محنت کرائی جائے۔

مشترک غلام آزاد کرنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی غلام کے چند لوگ مالک ہوں اور ان لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ شخص مالدار ہے تو غلام اسی وقت آزاد ہو جائے گا اور دیگر حصہ داروں کے حصے اپنے مال میں سے دے گا اور اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسی صورت میں دیگر حصہ داران کو اختیار ہے خواہ وہ اپنے حصہ کے بقدر اس غلام سے مزدوری کرائیں اور خواہ آزاد کرنے والے شخص سے قیمت کا مطالبہ کریں اور اس مسئلہ کی مکمل تفصیل ہدایہ' کتاب العتاق اور بذل المجہود شرح ابوداؤد میں مذکور ہے وہاں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

۵۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ۔

۵۴۱: محمد بن بشار' یحییٰ بن ابی عدی' حضرت سعید سے اسی طرح روایت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو روح بن عبادہ نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کیا ہے اور راوی نے سعایہ کا نام ذکر نہیں کیا۔ جریر اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے یزید کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس روایت میں سعایہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

بَاب فِي مَنْ رَوَى إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَا يُسْتَسْعَى!

باب: جن حضرات کے نزدیک مال نہ ہونے کے باوجود (غلام سے) مزدوری نہ کرائی جائے انکی دلیل

۵۴۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَائَهُ

۵۴۲: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ ہر حصہ دار کو اس کے حصہ کے مطابق دے گا اور غلام اس پر آزاد ہو جائے گا اور اگر

حِصَصِهِمْ وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

اس شخص کے پاس مال موجود نہیں ہے تو اس غلام میں سے جس قدر آزاد ہوا ہے اسی قدر حصہ آزاد ہوگا (باقی بدستور غلام رہے گا)

۵۴۳: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ۔

۵۴۳: مؤمل' اسماعیل' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت ہے ایوب نے بیان کیا کہ نافع نے کبھی اس کو فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ کے الفاظ سے بیان کیا ہے اور کبھی بیان نہیں کیا۔

وضاحت حدیث:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ راوی نے حدیث کو صرف ان الفاظ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبد تک بیان کیا ہے۔

۵۴۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

۵۴۴: سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس طرح روایت ہے۔ ایوب نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں۔ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ (یہ جملہ) حدیث میں داخل ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یا نافع کا قول ہے۔ (یعنی اس روایت میں راوی کو اشتباہ ہو گیا)۔

۵۴۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبَهُ۔

۵۴۵: ابراہیم' عیسیٰ' عبید اللہ' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے مال سے اسکو بالکل آزاد کر دے اگر اس شخص کے پاس اس قدر مال موجود ہو کہ وہ غلام کی قیمت ادا کر سکے اور اگر آزاد کرنے والا شخص مالدار نہ ہو تو اس غلام میں سے اسی قدر آزاد ہوگا (اور باقیوں کو اپنے حصوں کا اختیار حاصل ہے خواہ اس کو غلام رکھیں یا آزاد کر دیں)۔

۵۴۶: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى۔

۵۴۶: مخلد بن خالد' یزید بن ہارون' یحییٰ بن سعید' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی روایت کی طرح روایت ہے۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلَى مَعْنَاهُ۔

۵۴۷: عبداللہ بن محمد بن اسماء' جویریہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس طرح یہ حدیث روایت ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے لیکن اس روایت میں یہ جملہ: "وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ" مذکور نہیں ہے بلکہ روایت: وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ پر ختم ہوگئی ہے۔

۵۴۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ

۵۴۸: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مشترک

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو جس قدر حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہوگا اگر اسکے پاس اس قدر مال موجود ہو کہ غلام کی قیمت ادا کر سکے تو اسکے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

۵۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةً لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

۵۴۹: احمد بن حنبل' سفیان' عمرو' سالم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو اگر آزاد کرنے والا شخص مالدار ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت مقرر کی جائے گی نہ بہت کم اور نہ بہت زیادہ۔ پھر وہ غلام اس شخص کی جانب سے آزاد ہو جائے گا (یعنی واجبی قیمت دوسرے حصہ دار کو ادا کرے گا)

۵۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ التِّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ النَّبِيُّ قَالَ أَحْمَدُ إِنَّمَا هُوَ بِالتَّاءِ يَعْنِي التِّلِبَّ وَكَانَ شُعْبَةُ أَلْثَغَ لَمْ يُبَيِّنِ التَّاءَ مِنَ الثَّاءِ۔

۵۵۰: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' خالد' ابو بشر' حضرت ابن الثلب' اپنے والد ثلب بن ثعلبہ بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو باقی قیمت کا آپ ﷺ نے اس کو ضمان نہیں دلوایا۔ امام احمد نے فرمایا ان صحابی کا نام تلب ہے (ت سے) نہ کہ ثلب (ث سے) اور اس حدیث کے راوی شعبہ توتلے تھے یعنی ان کی زبان سے تاء ادا نہیں ہوتی وہ ت کو ث کہتے تھے۔

بَاب فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

باب: جو رشتہ دار' کسی محرم کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا

۵۵۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۵۵۱: مسلم' موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رشتہ دار محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

ذی رحم محرم:

ذی رحم سے مراد والد' بیٹا' بھائی' چچا' وغیرہ ہے کہ جس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۵۵۲: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص رشتہ دار محرم کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو گیا۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۵۵۳: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' حضرت حسن سے روایت ہے کہ جو شخص رشتہ دار محرم کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

۵۵۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابو اسامہ' سعید' حضرت قتادہ' حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَاب فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

باب: اُمّ ولد اپنے آقا کے انتقال کے بعد آزاد ہو جائے گی

۵۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ مَعْقِلٍ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ غَيْلَانَ قَالَتْ قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ غَيْلَانَ قَدِمَ بِي عَمِّي الْمَدِينَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيُّ الْحُبَابِ قِيلَ أَخُوهُ أَبُو الْيُسْرِ بْنُ عَمْرٍو فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَأْتُونِي أُعَوِّضْكُمْ مِنْهَا قَالَتْ فَأَعْتَقُونِي وَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّي غُلَامًا۔

۵۵۵: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' خطاب بن صالح' ان کی والدہ' سلامہ بنت معقل سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی خارجہ قیس غیلان کی ایک خاتون تھیں (وہ کہتی ہیں) دورِ جاہلیت میں مجھے میرے چچا لے کر آئے اور مجھے حباب بن عمر جو ابوالیسر بن عمر کے بھائی تھے ان کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ میرے پیٹ سے حباب کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ اس کے بعد حباب کا انتقال ہو گیا۔ ان کی اہلیہ نے کہا اللہ کی قسم تم حباب کے قرض کے عوض فروخت کی جاؤ گی۔ میں یہ بات سن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں خارجہ قیس غیلان کی ایک عورت ہوں میرے چچا دورِ جاہلیت میں مجھ کو مدینہ منورہ میں لے کر آیا اور اس نے مجھے ابوالیسر بن عمرو کے بھائی خارجہ قیس غیلان' حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ میرے پیٹ سے حباب کے ایک لڑکے عبدالرحمٰن کی ولادت ہوئی۔ اب حباب کی بیوی کہتی ہیں کہ تمہیں اس قرض کے بدلے فروخت کیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا حباب کا وارث کون ہے؟ لوگوں نے کہا ان کے بھائی ابوالیسر بن عمر (وارث ہیں)۔ آپ نے ان سے کہلوایا کہ تم سلامہ کو آزاد کر دو جب تم سنو کہ میرے پاس' غلام باندی آئے ہیں تو تم میرے پاس آ جانا میں تم کو اس کا معاوضہ دوں گا۔ سلامہ نے بیان کیا یہ بات سن کر ان لوگوں نے مجھ کو آزاد کر دیا۔ پھر آپ کی خدمت میں غلام' باندی آئے تو آپ نے میرے معاوضہ میں ان کو ایک غلام عطا فرمایا۔

اُمّ ولد کی بیع:

اُمّ ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ سے آقا کی اولاد ہو اور اُمّ ولد کی بیع سے متعلق تفصیل اور باندی اگر آقا کا بچہ پیدا کرے تو اس کو فروخت کرنا وغیرہ مسئلہ کی تفصیل شروحات حدیث وکتب فقہ ''فتاویٰ شامی'' وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا۔

۵۵۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قیس' عطاء' جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم اُمّ ولد (یعنی اس باندی کو جس کے یہاں ہمارے نطفہ سے اولاد ہو) کو دور نبوی میں اور ابوبکر صدیقؓ کے دور میں فروخت کیا کرتے تھے پھر جب عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ہمیں اس سے منع فرما دیا (اور ہم رک گئے (ام ولد کی خرید وفروخت بند کر دی)

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کو فروخت کرنے کا بیان

۵۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَبِيعَ بِسَبْعِ مِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِ مِائَةٍ۔

۵۵۷: احمد بن حنبل' ہشیم' عبدالملک بن ابی سلیمان' عطاء' اسماعیل' سلمہ بن کہیل' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے بعد اپنے غلام کو آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے فروخت کرنے کا حکم فرمایا تو وہ غلام سات سو یا نو سو میں فروخت ہوا۔

مدبر کی تشریح:

شریعت میں مدبر اس غلام کو کہا جاتا ہے جس کو کہ اس کے آقا نے یہ کہہ دیا ہو میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدبر کو کسی حالت میں بھی فروخت کرنا جائز نہیں اور مذکورہ حدیث کی تاویل فرمائی گئی ہے اور امام شافعی' امام مالک رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ رائے سے اختلاف فرمایا۔ بذل المجہود' فتح الملہم' شرح مسلم وغیرہ میں اس مسئلے کی تفصیل موجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۵۵۸: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا زَادَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللّٰهُ أَغْنٰى عَنْهُ۔

۵۵۸: جعفر بن مسافر' بشر بن بکر' اوزاعی' عطاء بن ابی رباح' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تم اس غلام کی قیمت لینے کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے۔

۵۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

۵۵۹: احمد بن حنبل' اسماعیل' ایوب' ابوزبیر' جابرؓ سے روایت ہے کہ انصار میں ایک شخص تھا جس کو ابومذکور کہا جاتا تھا اس شخص نے اپنے مدبر

جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى ذِي رَحِمِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا۔

غلام جس کو یعقوب کہتے تھے آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اسکے علاوہ اور کچھ مال نہیں تھا تو نبیؐ نے اس غلام کو طلب فرمایا اور فرمایا کون شخص اس غلام کو خریدنا چاہتا ہے؟ تو اسے نعیم بن عبداللہ بن نحام نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ پھر آپ نے وہ درہم اس انصاری کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: جب تم لوگوں میں کوئی محتاج ہو (یعنی آزاد کرنے والا شخص) تو اس کو اپنے آپ سے شروع کرنا چاہئے پھر جو اپنے سے فاضل رہے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور اپنے اہل وعیال سے جو بچ جائے تو اپنے دوسرے خاندان کے لوگوں پر خرچ کرے (راوی کو شک ہے کہ آپ نے ذی رحم فرمایا) اور رشتہ داروں سے جو بچ جائے تو اس کو اس طرح اور اس طرح کرو۔

احباب پر خرچ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ رشتہ داروں سے جو بچ جائے وہ دوست احباب پر خرچ کرو اگر اس سے بھی فاضل رہے تو باقی کو صدقہ کر دو اس طرح نہ کرو کہ خاندان والے افلاس سے تنگ ہوں اور تم اپنا مال صدقہ کر دو۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ

باب: جو شخص اپنے غلاموں کو آزاد کر دے اگر وہ غلام تہائی مال سے زیادہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

۵۶۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

۵۶۰: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابوقلابہ' ابومہلب' عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انتقال کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کچھ مال نہیں تھا۔ جب نبیؐ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے اس آزاد کرنے والے شخص کو سخت سست فرمایا اور آپ نے ان غلاموں کو طلب فرمایا اور انکے تین حصے کئے اور انکے درمیان قرعہ اندازی کی پھر آپ نے ان غلاموں سے دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار غلاموں کو غلام ہی رہنے دیا۔

تمام غلام آزاد کرنے کا مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شخص کے ایک تہائی غلاموں کو آزاد فرما دیا کیونکہ اس شخص کو اتنے ہی غلام آزاد کرنے کا اختیار تھا۔

۵۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ

۵۶۱: ابوکامل' عبدالعزیز بن مختار' خالد' حضرت ابوقلابہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں اس طرح مذکور نہیں ہے کہ آنحضرت

وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا۔

ﷺ نے اس شخص کو سخت سست کہا۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ۔

۵۶۲: وہب بن بقیہ خالد ابوقلابہ حضرت ابوزید سے روایت ہے ایک انصاری نے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا پھر یہی حدیث بیان کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص کے جنازے پر اس کی تدفین سے قبل میں موجود ہوتا تو یہ شخص مسلمانوں کی قبروں میں نہ دفنایا جاتا۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

۵۶۳: مسدد حماد بن زید یحیی ایوب محمد بن سیرین حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر ڈالا اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ کوئی اور مال نہیں تھا پھر اس بات کی خبر آنحضرت ﷺ کو ملی تو آپ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی تو ان غلاموں میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار غلاموں کو غلام ہی رہنے دیا۔

غلاموں کے بارے میں آپ ﷺ کا قرعہ ڈالنا:

آنحضرت ﷺ کے قرعہ ڈالنے کا مقصد یہ تھا تا کہ وہ غلام آپس میں جھگڑا نہ کریں اور کسی کی دل شکنی نہ ہو۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

باب: جو شخص اپنے دولت مند غلام کو آزاد کرے تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا؟

۵۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ السَّيِّدُ۔

۵۶۴: احمد بن صالح ابن وہب ابن لہیعہ لیث عبید اللہ بکیر رافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مالدار غلام کو آزاد کیا تو وہ مالک کا حق ہے مگر یہ کہ مالک شرط کرلے۔

غلام آزاد کرنے سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ غلام کو آزاد کرتے وقت مالک اس طرح کہے یہ مال بھی تمہارا ہے۔ تو اس صورت میں غلام وہ مال بھی ساتھ لے جا سکتا ہے۔

بَاب فِي عِتْقِ

باب: زنا سے پیدا شدہ باندی' غلام آزاد

وَلَدِ الزِّنَا

کرنے کا حکم

٥٦٥: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ و قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ۔

٥٦٥: ابراہیم بن موسیٰ' جریر' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا زنا (کرنے سے پیدا ہوا) بچہ تینوں میں سب سے بُرا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں راہِ الٰہی میں ایک اور کوڑا دے دوں تو وہ اس سے بہتر ہے کہ میں زنا کے بچہ کو آزاد کروں۔

زنا کا بچہ:

تینوں میں مذموم بُرے ہونا کا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں ماں باپ تو حلال سے پیدا ہوئے تھے اور ان پر زنا کرنے کی حد بھی لاگو ہوگئی اور اس بچہ کی اصل ہی خبیث ہے۔

بَاب فِي ثَوَابِ الْعِتْقِ

باب: غلام آزاد کرنے کے ثواب کا بیان

٥٦٦: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ۔

٥٦٦: عیسیٰ بن محمد' ضمرہ بن ابی عبلہ' عریف بن دیلمی سے روایت ہے' ہم لوگ واثلہ بن اسقعؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے کہا ہم لوگوں سے ایسی روایت بیان کرو کہ جس میں کسی قسم کی کمی زیادتی نہ ہو۔ واثلہؓ کو یہ بات سن کر غصہ آ گیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص قرآن پڑھے جبکہ اسکے گھر میں مصحف موجود ہو پھر بھی وہ زیادتی اور کمی کرتا ہے (یعنی ایسا تو سہواً ہو ہی جاتا ہے) ہم لوگوں نے (یہ سن کر) کہا کہ ہم نے تو تم سے اس حدیث کے سننے کا قصد کیا تھا جو آپ نے نبیؐ سے سنی ہو۔ اس پر واثلہؓ نے بیان کیا کہ ہم خدمت نبوی میں اپنے ایک ساتھی کیلئے حاضر ہوئے اس ساتھی نے اپنے اُوپر جہنم کو لازمی قرار دے لیا تھا قتل کر دینے کی وجہ سے' تو آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی طرف سے (غلام) آزاد کر دو۔ اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر ایک جوڑ کے بدلے میں اسکا ہر ایک جوڑ (عضو) جہنم سے آزاد کر دیگا۔

سہواً تلاوت میں غلطی:

مذکورہ حدیث کے ارشاد "قرآن کریم مکان میں لٹکتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں کے گھروں میں قرآن کریم موجود رہتا ہے اور تم تلاوت کرتے وقت اس میں یعنی تلاوت کرنے میں بھول کر جاتے ہو اور تلاوت قرآن میں غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ اگر مجھ سے فرمان نبوی سنانے اور نقل کرنے میں بھول ہو جائے تو اس پر حیرت نہ کرو کیونکہ میں بھی ایک انسان ہوں اور انسان غلطی اور

بھول چوک سے خالی نہیں اور صحیح بات بتلانے کی کوشش کے باوجود اگر بھول چوک ہو جائے تو عند اللہ اس پر گرفت نہیں ہے۔
مذکورہ حدیث سے غلام آزاد کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا غلام آزاد کرنا بہتر ہے جس میں عیب نہ ہو اور صحیح سالم غلام آزاد کیا جائے اور یہی حکم ہر ایک صدقہ کا ہے کہ اس میں اچھی سے اچھی چیز راہِ الٰہی میں دی جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

بَاب أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

باب: کس قسم کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَصْرِ الطَّائِفِ قَالَ مُعَاذٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلَّ ذَلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۶۷: محمد بن مثنی' معاذ' ان کے والد' قتادہ' سالم' معدان' حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگوں نے قلعہ طائف کا گھیراؤ کیا' یا (کہا) طائف کے محل کا گھیراؤ کیا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے والد سے قلعہ طائف کی بجائے قصر طائف سنا ہے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے اللہ کے راستہ میں تیر مارا تو اس کو ایک درجہ نصیب ہوگا۔ پھر اخیر حدیث تک بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے تو اس شخص کی ہر ایک ہڈی کے عوض اللہ تعالیٰ آزاد کرنے والے شخص کی ہڈی کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ عورت کی ہر ایک ہڈی کے عوض اس کی آزاد کرنے والی عورت کی ہر ہڈی کو قیامت کے دن آگ سے محفوظ رکھے گا۔

اسلام میں غلامی کی اصلیت:

بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ اسلام میں غلامی کی اصلیت نہیں ہے۔ ان لوگوں کا خیال غلط ہے کیونکہ غلام آزاد کرنے کا جب ہی تو حکم ہے جبکہ غلام ہونا پایا جائے البتہ یہ ضرور ہے کہ غلامی کی حوصلہ شکنی ضرور کی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ غلام' باندی کو آزاد کرنے کا اتنا بڑا ثواب قرار دیا ہے۔ نیز بعض حدود کی خلاف ورزی میں بھی جرمانے کے طور پر غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اور اس موضوع پر مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی کتاب ''الرق فی الاسلام'' اسلام میں غلامی کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

۵۶۸: عبدالوہاب' بقیہ' صفوان' سلیم' شرحبیل بن السمط سے روایت ہے

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ۔

کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک مسلمان شخص کی گردن کو آزاد کیا تو اس شخص کے لئے جہنم سے آزادی کا سبب بن جائے گی (یعنی اللہ تعالیٰ اسے اسکے عوض دوزخ سے نجات عطا فرمادے گا)

۵۶۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى مُعَاذٍ إِلَى قَوْلِهِ وَأَيُّمَا امْرِءٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً زَادَ وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ إِلَّا كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِءُ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ۔

۵۶۹: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو' سالم' حضرت شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا کہ آپ ہمیں وہ حدیث سنائیں جو آپ نے نبیؐ سے سنی ہو تو انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت جیسی روایت بیان فرمائی یہاں تک کہ یہ بیان کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے یا جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو قیامت کے روز اس کی ہر ایک ہڈی' اس کی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچانے والی ہو جائے گی اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جو مرد' دو مسلمان خواتین کو آزاد کرے تو وہ اس کو دوزخ سے آزاد کرا دیں گی ان دونوں خواتین کی دو دو ہڈیوں کے عوض آزاد کرنے والے کی ایک ہڈی آزاد ہو گی (اسلئے کہ دو عورتیں ایک مرد کے مساوی ہوتی ہیں)

بَاب فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصِّحَّةِ

باب: تندرستی کی حالت میں غلام' باندی آزاد کرنے کا بیان

۵۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ۔

۵۷۰: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' ابوحبیبہ' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص انتقال کے وقت غلام' باندی آزاد کرتا ہے تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنا پیٹ بھر جانے کے بعد دوسرے شخص کو (کھانا وغیرہ) دے۔

فاضل چیز کا صدقہ کرنا:

مطلب یہ ہے کہ جب اپنی ضرورت سے فاضل ہو جائے تو اس وقت صدقہ کرنا' زیادہ باعث اجر نہیں ہے اصل تو یہ ہے کہ خود کو ضرورت ہوتے ہوئے راہِ الٰہی میں خوشی سے خیرات کرے کہ یہ افضل ترین صدقہ ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْحُرُوْفِ وَالْقِرَاءَاتِ!

۵۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔

۵۷۱: عبد اللہ بن محمد' حاتم بن اسمٰعیل (دوسری سند) نصر بن عاصم' یحییٰ بن سعید' جعفر بن محمد' ان کے والد' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے تلاوت فرمائی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (یعنی وَاتَّخِذُوْا' صیغہ امر کے ساتھ)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت:

اس باب میں وہ احادیث بیان کی گئی ہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف قراءت سے متعلق ہیں اور مذکورہ آیت کریمہ کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاء کے زیر سے ثابت ہوا اگرچہ بعض حضرات نے وَاتَّخَذُوْا کی خاء کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے تفصیل کے لئے کتب تجوید تجوید القرآن اور جمال القرآن ملاحظہ فرمائیں۔

۵۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُ اللّٰهُ فُلَانًا كَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا۔

۵۷۲: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص (نماز پڑھنے کے لئے) رات کو اٹھا اور وہ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنے لگا۔ جب صبح ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے کتنی ہی (ایسی) آیات کریمہ تھیں جو کہ اس شخص نے رات میں مجھ کو یاد دلائیں میں ان آیات کریمہ کو بھول گیا تھا۔

آپ کا اتفاقی عمل:

یعنی اتفاقاً وہ آیات کریمہ ذہن میں نہیں رہی تھیں نہ یہ کہ آپ وہ آیات کریمہ قطعی طور پر بھول گئے تھے اس وجہ سے اس شخص کے تلاوت کرنے سے وہ آیات کریمہ یاد آگئیں۔

۵۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا

۵۷۳: قتیبہ بن سعید' عبدالواحد' خصیف' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ﴾ یعنی یہ بات نبی کی شایانِ شان نہیں کہ وہ مالِ غنیمت میں سے خیانت کرے۔ ایک لال رنگ کی چادر کے سلسلہ میں نازل ہوئی جو کہ غزوہ بدر کے دن گم ہوگئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر لے لی ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ

كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

نازل فرمائی۔

نبی کی ذاتِ مقدس:

مطلب یہ ہے کہ نبی کی ذاتِ اقدس پر اس قسم کا شبہ ہی نہ کرنا چاہئے نبی ایسی بات کا تصور تک نہیں کرسکتا۔

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ۔

۵۷۴: محمد بن عیسیٰ' معمر' ان کے والد' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے پروردگار! میں کنجوسی اور بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں۔

بڑھاپے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں ایسے بوڑھے پن سے پناہ مانگی گئی ہے کہ جس میں انسان کے ہوش وحواس باقی نہ رہیں اور عبادت تک کی قوت نہ رہے ایسے بڑھاپے کو عربی میں "هَرَم" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۵۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ۔

۵۷۵: قتیبہ بن سعید' یحییٰ بن سلیم' اسماعیل' عاصم' حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی المنتفق کی جانب سے یا بنی المنتفق کے وفد میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان فرمائی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا تَحْسِبَنَّ سین کے زیر سے فرمایا اور اس کے زبر یعنی لَا تَحْسَبَنَّ نہیں فرمایا۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ۔

۵۷۶: محمد بن عیسیٰ' سفیان' عمرو بن دینار' عطاء' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی کچھ بکریاں لئے ہوئے تھا کہ وہاں پر مسلمان پہنچ گئے اس شخص نے کہا السلام علیکم (لیکن) مسلمانوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اسکی بکریاں لے گئے اس پر یہ آیت: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى﴾ یعنی تم لوگوں کو جو شخص سلام کرے تو تم یہ نہ کہو تم مسلمان نہیں ہو تم دُنیا کے مال و سامان کے یعنی اس غنیمت کے خواہش مند ہو یعنی آپ نے ﴿تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ﴾ کے الفاظ بھی پڑھے (اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت مال موجود ہے تم پہلے ایسے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا اب ہوشیار رہو)

۵۷۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ

۵۷۷: سعید بن منصور' ابو الزناد (دوسری سند) محمد بن سلیمان انباری' حجاج بن محمد اور ابو الزناد' ان کے والد خارجہ بن زید' حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (را

وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ۔

کے پیش کے ساتھ) تلاوت فرماتے تھے (یعنی پہلے آیت کریمہ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ تک کا حصہ آپ پر نازل ہوا تھا۔ جب یہ حکم لوگوں پر گراں گزرا تو غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ (لفظ غیر کے زبر یا پیش کے ساتھ) نازل ہوا۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ۔

۵۷۸: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن علاء' عبد اللہ بن مبارک' یونس' ابوعلی' زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ پیش کے ساتھ تلاوت فرمایا (یعنی العینُ میں نون کے پیش کے ساتھ نہ کہ زبر کے ساتھ)۔

۵۷۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ۔

۵۷۹: نصر بن علی' ان کے والد' عبد اللہ بن مبارک' یونس' علی' زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ﴾ نون کے پیش کے ساتھ پڑھی۔

لفظ جروح کی قراءت:

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے مذکورہ آیت میں لفظ: والجُرُوحُ کو پیش کے ساتھ پڑھا ہے باقی لفظ کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے اور یہ مسئلہ فن تجوید سے متعلق ہے جس کی مکمل تفصیل کتاب تحفۃ العنبر یہ شرح جزریہ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

۵۸۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ۔

۵۸۰: نفیلی' زہیر' فضیل' حضرت عطیہ بن سعد عوفی سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کے سامنے آیت: ﴿اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ﴾ میں (ض پر زبر) پڑھا۔ انہوں نے مِنْ ضُعْفٍ (ض پر پیش دے کر پڑھا) (پھر فرمایا) میں نے بھی آنحضرت ﷺ کے سامنے اسی طرح پڑھا تھا جس طرح تم نے میرے سامنے پڑھا ہے۔ آپ نے بھی اسی طرح میری گرفت کی جس طرح پر میں نے تمہاری گرفت کی۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ ضُعْفٍ۔

۵۸۱: محمد بن یحییٰ' عبید' ہارون' عبد اللہ بن جابر' عطیہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پیش کے ساتھ) مِنْ ضُعْفٍ پڑھا)

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ

۵۸۲: محمد بن کثیر' سفیان' اسلم' عبد اللہ' ان کے والد' حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ أُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا۔

تعالیٰ عنہ نے اس طرح پڑھا: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا﴾

۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ۔

۵۸۳: محمد بن عبد اللہ' مغیرہ' ابن مبارک' اجلح' عبد اللہ' ان کے والد' حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے اور وہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے آیت کریمہ ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا تَجْمَعُونَ﴾ پڑھی۔

لفظ تَفْرَحُوا کی ایک قراءت:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے مذکورہ آیت میں دونوں مقام پر ت کے ساتھ تلاوت فرمایا اور دیگر قراءِ کرام نے دونوں مقامات پر ''ی'' کے ساتھ پڑھا ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

۵۸۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ پر تلاوت فرمایا: إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرَ صَالِحٍ۔

إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کا مفہوم:

مذکورہ آیات کے ٹکڑے کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت نوح رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نے برا کام کیا۔ آپ نے عَمِلَ ماضی کی صورت میں ادا فرمایا اور غیرَ کی راء پر بھی زبر پڑھا کیونکہ عمل کا مفعول ہے۔ علامہ کسائی اور یعقوب کی قراءت اسی طرح اور دیگر حضرات کے نزدیک عمل کی لام پر تنوین اور غیر کی راء پر پیش ہے کیونکہ اس صورت میں یہ عَمَلٌ کی صفت ہے۔

۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَقَالَتْ قَرَأَهَا إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ ثَابِتٍ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ۔

۵۸۵: ابوکامل' عبدالعزیز' ثابت' حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ اس آیت کریمہ کو کس طریقہ پر تلاوت فرماتے تھے: ﴿إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾ انہوں نے فرمایا کہ آپ اس طرح پڑھتے تھے:: ﴿إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہارون نحوی' موسیٰ بن خلف نے ثابت سے اس روایت کو اسی طرح روایت کیا ہے کہ جس طرح عبدالعزیز نے روایت کیا ہے۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۵۸۶: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' حمزہ زیات' ابواسحٰق' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ صَبَرَ لَرَأَى مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي طَوَّلَهَا حَمْزَةُ۔

آنحضرت ﷺ جب دُعا مانگتے تو آپ پہلے اپنے لئے دُعا فرماتے اور فرماتے ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور موسیٰ پر (رحمت ہو) اگر وہ صبر سے کام لیتے تو وہ بہت زیادہ عجیب وغریب باتیں دیکھتے لیکن انہوں نے تو یہ فرما دیا: ﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَّغْتَ مِنْ لَّدُنِّي﴾ اس آیت کریمہ میں حمزہ نے تشدید کے ساتھ مِنْ لَّدُنِّي پڑھا (یہی مشہور قراءت ہے)

﴿مِنْ لَّدُنِّي﴾ کی ایک قراءت:

زیادہ تر قراء کرام کی قراءت مِنْ لَّدُنِّي کے نون کو تشدید کے ساتھ ہی پڑھنے کی منقول ہے اگرچہ کچھ قراء نے نون کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے۔

۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَهَا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي وَثَقَّلَهَا۔

۵۸۷: محمد بن عبدالرحمٰن' اُمیہ بن خالد' ابوالجاریہ' شعبہ' ابواسحٰق' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ لَّدُنِّي کے نون کو تشدید کے ساتھ تلاوت فرمایا۔ (مشہور قراءت بھی اسی طریقہ پر ہے)

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْرَأَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ مُخَفَّفَةً۔

۵۸۸: محمد بن مسعود' عبدالصمد' عبدالوارث' محمد بن دینار' سعید بن اوس' حضرت مصدع ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح پڑھایا ہے جس طرح آنحضرت ﷺ نے ان کو پڑھایا آیت کریمہ میں: ﴿فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ تخفیف کے ساتھ (مشہور قراءت بھی اسی طرح ہے)

۵۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو النَّمَرِيَّ أَخْبَرَنَا هَارُونُ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قَالَ وَهٰكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةُ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ وَإِنَّ أَبَا

۵۸۹: یحییٰ بن فضل' وہیب' ہارون' ابان' عطیہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا البتہ (مقام) علیین کے لوگوں میں سے ایک شخص اہلِ جنت کو جھانکے گا تو اس کے چہرے کی وجہ سے جنت اس طرح روشن ہوگی کہ جس طرح چمکتا ہوا موتی۔ راوی نے کہا اس حدیث میں لفظ دُرِّي دال کے پیش کے ساتھ دُرِّيٌّ ہے۔ دال کے زبر اور ہمزہ کے ساتھ یعنی دَرِيءٌ نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی انہی حضرات میں

بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا۔

سے ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر ہیں۔

۵۹۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَإٍ مَا هُوَ أَرْضٌ أَمِ امْرَأَةٌ فَقَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ مَكَانَ الْغُطَيْفِيِّ وَقَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ۔

۵۹۰: عثمان بن ابی شیبہ' ہارون' ابو اُسامہ' حسن' ابو سبرہ' فروہ بن مسیک غطیفی سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا پھر حدیث بیان کی' اسکے بعد کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ! سبا جو کہ آیت ﴿جِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ﴾ میں ہے' یہ کسی خاتون کا نام ہے یا کسی مُلک کا؟ آپ نے فرمایا نہ تو یہ کسی خاتون کا نام ہے اور نہ مُلک کا نام ہے۔ سبا ایک شخص کا نام ہے جس کے عرب میں دس بیٹے پیدا ہوئے جن میں سے چھ بیٹوں نے یمن میں رہائش اختیار کر لی اور چار بیٹے ملک شام جا کر رہنے لگے (پھر ہوتے ہوتے انکی اولاد میں اضافہ ہو گیا اور سباء کی ایک قوم ہو گئی) عثمان نے کہا اس روایت میں عثمان نے بجائے غطیفی کے غطفانی کہا ہے اور حَدَّثَنِي کے بجائے حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ کہا ہے۔

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ۔

۵۹۱: احمد بن عبدہ' اسماعیل' ابو معمر' سفیان' عمرو' عکرمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو فرمایا یہی وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ﴾ میں ہے۔ (یعنی انہوں نے زا اور غ کے ساتھ پڑھا ہے لیکن زیادہ تر قراء نے زا اور ع کے ساتھ پڑھا ہے مشہور قراءت اسی طرح ہے)۔

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ بَلَى قَدْ جَائَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ الرَّبِيعُ لَمْ يُدْرِكْ أُمَّ سَلَمَةَ۔

۵۹۲: محمد بن رافع' اسحق بن سلیمان' ابو جعفر' ربیع بن انس' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اہلیہ محترمہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت کریمہ: ﴿بَلَى قَدْ جَائَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾ تلاوت فرماتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ ربیع نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ لَمْ أَفْهَمْهُ جَيِّدًا عَنْ صَفْوَانَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ ابْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۹۳: احمد بن حنبل' احمد بن عبدہ' سفیان' عمرو' عطاء' صفوان بن یعلی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی سے میں نے سنا آپ منبر پر وَنَادَوْا يَامَالِكُ پڑھتے تھے۔ (مطلب یہ ہے کہ سورۂ زخرف کی آیت کریمہ کے جزو یا مالک کو بغیر میم کے بغیر پڑھتے تھے اور جو حضرات سے پڑھتے تھے صرف اس طریقہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَأُ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

سے پڑھتے تھے وَنَادَوْا یَامَالِ ک کو حذف کر کے)۔

۵۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔

۵۹۴: نصر بن علی' ابواحمد' اسرائیل' اسحٰق' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید' حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھے اِنِّی اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ پڑھایا۔ (مذکورہ آیت کریمہ کی مشہور قرأت اس طریقہ سے ہے: اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ)۔

۵۹۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ يَعْنِي مُثَقَّلًا قَالَ أَبُو دَاوُد مَضْمُومَةُ الْمِيمِ مَفْتُوحَةُ الدَّالِ مَكْسُورَةُ الْكَافِ۔

۵۹۵: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' اسود' عبداللہؓ روایت کرتے کہ نبیؐ نے ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ تلاوت فرمایا۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ مدکر میں میم پر پیش ہے اور دال پر زبر اور کاف پر زیر ہے۔ (مذکورہ جملہ پارہ ۲۷ کا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ نے لفظ مدکر کو دال کی تشدید کے ساتھ پڑھا ہے اگرچہ بعض قراء نے بجائے دال کے ذال پڑھا ہے)۔

۵۹۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَؤُهَا فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ۔

۵۹۶: مسلم بن ابراہیم' ہارون نحوی' بدیل' عبد اللہ بن شقیق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ راء کے پیش کے ساتھ تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ (یعقوب کی قراءت میں راء پر پیش ہے اور دیگر قراء کرام راء پر زیر پڑھتے ہیں)۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ۔

۵۹۷: احمد بن صالح' عبدالملک' سفیان' محمد بن منکدر' جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تلاوت فرماتے تھے۔ ﴿اَيَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ﴾۔ (مذکورہ آیت کی مشہور قرأت يَحْسَبُ ہے یعنی الف کے بغیر مذکورہ آیت پارہ ۳۰ کی ہے)۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثَقُ وَثَاقُهُ أَحَدٌ۔

۵۹۸: حفص بن عمر' شعبہ' خالد' ابوقلابہ نے اس شخص سے سنا کہ جس شخص کو رسول اللہؐ نے پڑھایا تھا۔ آیت کریمہ: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذَّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا يُوْثَقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ﴾۔ (مطلب یہ ہے کہ آپ نے مجہول کے صیغہ کے ساتھ اور ذ پر زبر اور ث کے ساتھ پڑھا ہے)۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنْبَأَنِي مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَنْ أَقْرَأَهُ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ۔

۵۹۹: محمد بن عبید' حماد' خالد حذاء' حضرت ابوقلابہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا کہ جس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذَّبُ﴾۔ (یہ آیت کا جملہ سورۂ فجر پارہ نمبر ۳۰ کا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس جملہ کو مضارع مجہول کے ساتھ تلاوت فرمایا ہے)۔

۶۰۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا ذَكَرَ فِيهِ جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَقَالَ جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ۔

۶۰۰: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن علاء' محمد بن ابی عبیدہ' ان کے والد' اعمش' طائی' عطیہ عوفی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی جس میں حضرت جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا تذکرہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل اور میکائیل۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ذُكِرَ كَيْفَ قِرَائَةُ جِبْرَائِلَ وَمِيكَائِلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِلُ۔

۶۰۱: زید بن اخزم' بشر بن عمر' حضرت محمد بن حازم سے روایت ہے کہ اعمش کے سامنے تذکرہ ہوا کہ جبریل اور میکائیل کی قراءت کس طرح ہے؟ انہوں نے حضرت سعد طائی سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت عطیہ عوفی سے سنا' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتہ کا تذکرہ فرمایا جوصور لئے ہوئے کھڑا ہے تو آپ نے فرمایا ان کے دائیں جانب جبرائیل ہے اور بائیں جانب میکائیل ہے۔

جبریل میکائیل کی قراءت:

لفظ جبریل اور میکائیل میں متعدد قراءت ہیں تفسیر مظہری اور دیگر کتب تفسیر میں مختلف قراءت مذکور ہیں اور لفظ جبر کے سریانی زبان میں بندہ (عبد) کے معنی آتے ہیں اور لفظ میک کے بھی یہی معنی ہیں اور لفظ ایل یا آل اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں مطلب اللہ کا بندہ۔

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَئُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ۔

۶۰۲: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' حضرت معمر سے روایت ہے کہ کبھی کبھی ابن مسیّب فرمایا کرتے تھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تلاوت فرماتے تھے اور: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ سب سے پہلے مروان نے پڑھا (اور باقی قراء کی قراءت لفظ مَلِكِ سے ہے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں زہری بواسطہ انس رضی اللہ عنہ' زہری بواسطہ سالم' ان کے والد کی حدیث کے بہ سند مرسل زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

۶۰۳: سعید بن یحییٰ' ان کے والد' ابن جریج' عبداللہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ اس

مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَائَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ آيَةً آيَةً۔

طریقہ سے تلاوت فرماتے تھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ایک آیت: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ دوسری آیت: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تیسری آیت: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ چوتھی آیت (الخ) (یعنی آپ ہر ایک آیت کریمہ کو علیحدہ علیحدہ تلاوت فرماتے تھے ایک دوسرے سے نہیں ملاتے تھے)

۶۰۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هَذِهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَامِيَةٍ۔

۶۰۴: عبید اللہ بن عمر' عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' سفیان بن حسین' حکم' ابراہیم' ان کے والد' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک گدھے پر سوار تھا اسی وقت سورج غروب ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کس جگہ غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب (اچھی طرح) واقف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ (حَمِئَةٍ) کی بجائے حَامِيَةٍ پڑھا۔ یہ (سورج) ایک گرم چشمہ میں (جا کر) غروب ہوتا ہے۔

۶۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْأَسْقَعِ رَجُلَ صِدْقٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔

۶۰۵: محمد بن عیسیٰ' حجاج' ابن جریج' عمر بن عطاء' مولیٰ ابن اسقع' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس صفہ مہاجرین میں تشریف لائے آپ سے ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی کونسی آیت کریمہ سب سے زیادہ بڑی ہے؟ (یعنی مرتبہ اور اثر کے اعتبار سے کونسی بڑی آیت ہے؟) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ (الا ھو پر وقف نہیں فرمایا بلکہ ملا کر پڑھا ہے)

آیت الکرسی کی فضیلت:

مذکورہ آیت کریمہ آیت الکرسی پارہ نمبر ۳ کی ہے احادیث میں آیت الکرسی کے بے شمار فضائل مذکور ہیں جو شخص پابندی سے اس کا ورد کرے گا ان شاء اللہ ہر قسم کی آفات اور شیطانی اثرات سے اس کی حفاظت ہوگی۔

۶۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ

۶۰۶: ابومعمر' عبد الوارث' شیبان' اعمش' حضرت شقیق کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ یوسف میں: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ پڑھا۔ شقیق نے بیان کیا کہ ہم لوگ تو اسے: ﴿هِيْتُ لَكَ﴾

قَرَأَ هَيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيقٌ إِنَّا نَقْرَؤُهَا هِئْتُ لَكَ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

پڑھتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ کو جس طرح سکھایا گیا مجھے وہی پسند ہے۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ أُنَاسًا يَقْرَئُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَتْ هِيتَ لَكَ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ۔

۶۰۷: ہناد ابومعاویہ اعمش حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کچھ لوگ وَقَالَتْ هِيتُ لَكَ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں اس طرح پڑھتا ہوں کہ جس طریقہ سے مجھے سکھایا گیا اور مجھے یہی پسندیدہ ہے۔

وضاحت آیت:

سورۂ یوسف پارہ نمبر۱۲ کی مذکورہ آیت کے جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ مصر کے بادشاہ کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام سے خواہش ظاہر کی اور کہا یوسف چلے آؤ۔

۶۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ۔

۶۰۸: احمد بن صالح ابن وہب (دوسری سند) سلیمان بن داؤد ابن وہب ہشام زید بن اسلم حضرت عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے یہ فرمایا: ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ﴾۔ (یعنی آپ نے لفظ تُغْفَرْ کو تاء کے ساتھ واحد مؤنث غائب مضارع مجہول سے پڑھا ہے اور مشہور قراءت نغفر (مضارع، جمع متکلم) یعنی نون کے ساتھ ہے)۔

۶۰۹: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۶۰۹: جعفر ابن ابی فدیک ہشیم نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۰۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي مُخَفَّفَةً حَتَّى أَتَى عَلَى هَذِهِ الْآيَاتِ۔

۶۱۰: موسیٰ بن اسماعیل حماد ہشام بن عروہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ نے ہم کو پڑھ کر سنایا: سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا یعنی فَرَضْنَا میں راء کی تخفیف کے ساتھ۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آپ نے بہ تخفیف راء تلاوت فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ ان آیاتِ کریمہ پر پہنچے۔

اَوَّلُ کِتَابِ الْحَمَّامِ

کتاب غسل

۶۱۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

۶۱۱: موسیٰ بن اسمٰعیل حماد عبید اللہ بن شداد ابی عذرہ حضرت عائشہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حمام میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی۔

تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونا:

حمام میں داخل ہوتے وقت تہبند کو اس لئے ضروری قرار دیا گیا کہ ستر کھلی نہ رہ جائے حمام سے مراد غسل خانہ وغیرہ ہے اس وقت عرب کے غسل خانے (حمام) ہمارے یہاں کے غسل خانوں سے مختلف ہوتے تھے۔

''حمام'' سے مراد وہ غسل خانے ہیں جو عوامی ضرورت کے لئے بازاروں میں بنائے جاتے ہیں اور جہاں ہر کس و ناکس نہانے کی غرض سے آتا جاتا ہے۔ بلکہ پہلے زمانوں میں تو اس قسم کے حمام ہوتے تھے' جہاں علیحدہ علیحدہ نہانے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا بلکہ کئی کئی ایک ہی جگہ ساتھ ساتھ غسل کرتے تھے ظاہر ہے کہ اس صورت میں ستر پوشی ممکن نہیں ہو سکتی تھی اس لئے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حمام میں جانے سے منع کر دیا البتہ بعد میں مردوں کو اس شرط کے ساتھ جانے کی اجازت دی کہ وہ بغیر تہبند کے جو گھٹنوں تک ہونا ضروری ہے وہاں غسل نہ کریں۔

مظہرؒ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (تہبند کی شرط کے ساتھ بھی) عورتوں کو حمام میں جانے کی اجازت اس لئے نہیں دی کہ ان کے اعضاء ستر کے حکم میں داخل ہیں کہ ان کے لئے جسم کا کوئی حصہ بھی کھولنا جائز نہیں ہے تاہم واقعی ضرورت و مجبوری کی صورت میں عورتوں کے لئے بھی اجازت ہے مثلاً شدید سردی کے موسم میں حیض و نفاس سے فراغت کے بعد' یا ناپاک ہونے کی صورت میں نہانے کی ضرورت ہو یا کسی علاج کے سلسلے میں گرم پانی سے نہانا ضروری ہو اور گرم پانی کا حمام کے علاوہ کہیں اور انتظام نہ ہو نیز ٹھنڈے پانی سے نہانا ضرر و نقصان کا باعث ہو تو اس صورت میں عورت کو بھی حمام جانے کی مخصوص اجازت ہوگی۔

یہاں یہ خلجان پیدا ہو سکتا ہے کہ اس وضاحت سے وہ وجہ ظاہر نہیں ہوئی جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس ممانعت میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کیوں کیا گیا ہے کیونکہ عورت کی موجودگی میں عورت کے لئے بلا فرق وہی حکم ہے جو مرد کی موجودگی میں مرد کے لئے ہے کہ جس طرح مرد کو کسی مرد کے سامنے اپنے جسم کو کھولنا جائز نہیں ہے۔ علاوہ اس حصہ جسم کے جو شرعی طور پر عورت کے لئے ستر کے حکم میں ہے اس اعتبار سے قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی یہ اجازت ہونی چاہئے کہ وہ زنانہ حمام میں جا سکتی ہیں بشرطیکہ وہ اپنے جسم کے اس حصے کو ضرور چھپائے رکھیں جن کو عورت کے سامنے بھی کھولنا جائز نہیں ہے؟

اس خلجان کو اس توجیہ کے ذریعہ رفع کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو مذکورہ شرط کے ساتھ حمام میں جانے کی اجازت اس لئے نہیں دی ہوگی کہ (دیہاتوں میں) عام طور پر عورتیں اپنی ہم جنسوں کے سامنے اپنی ستر پوشی کا کوئی خاص لحاظ نہیں رکھتیں' بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو عورتوں کے سامنے حتیٰ کہ اجنبی عورتوں کے سامنے اپنے ستر کی عریانیت کو معیوب نہیں سمجھتیں' چہ جائیکہ اپنی اقارب جیسے ماں یا بیٹی یا بہن وغیرہ کے سامنے ستر کھولنے کو کوئی برائی سمجھیں یہاں تک کہ گھر میں بھی غسل وغیرہ کے مواقع پر عورتیں ایک دوسرے کے سامنے اپنے ستر کو چھپانے کا خیال نہیں رکھتیں چہ جائیکہ حمام میں کہ جہاں ویسے بھی ایک دوسرے کے سامنے ستر پوشی بڑی مشکل سے قائم رکھنی پڑتی ہے بلکہ اکثر عورتیں تو کوئی کپڑا وغیرہ لپیٹنے تک کی روادار نہیں ہوتیں' لہٰذا آنحضرت ﷺ نے نور نبوت کے ذریعہ عورتوں کی اس حالت کا ادراک کر لیا اور ان کے لئے اس راستہ ہی کو بند کر دیا۔

۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلَى عَائِشَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَهُوَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ أَبَا الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۱۲: محمد بن قدامہ، جریر (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، سالم، حضرت ابوالملیح سے روایت ہے کہ اہلِ شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا تم کہاں کی رہنے والی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ملک شام کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (میرا خیال ہے کہ) شاید تم اس علاقہ کی باشندہ ہو جہاں خواتین بھی حمام میں (غسل کرنے کے لئے) جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آگاہ رہو! میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے جو عورت اپنے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے کسی اور جگہ اُتارتی ہے تو وہ عورت اپنے پردہ کو پھاڑتی (یعنی ختم کرتی ہے) جو کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ جریر کی حدیث ہے جو کہ زیادہ مکمل ہے اور جریر نے ابوالملیح کو بیان نہیں کیا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا۔

خواتین کو حمام میں جانا:

مذکورہ حدیث سے خواتین کو حمام میں داخل ہونے کی ممانعت ظاہر ہے یا مذکورہ حمام سے وہ حمام مراد ہیں کہ جہاں پر مرد بھی غسل کرتے ہوں۔ واضح رہے کہ اگر کوئی خاتون کسی دوسرے کے گھر میں ضرورت کی بنا پر پردہ کے ساتھ کپڑے بدلنے کے لئے کپڑے اُتارے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ۔

۶۱۳: احمد بن یونس، زہیر، عبد الرحمٰن بن زیاد، عبد الرحمٰن بن رافع، عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کیلئے عنقریب عجم کی سرزمین فتح ہو جائیگی اور تمہیں اس میں وہ مکانات ملیں گے جن کو حمام کہا جاتا ہے تو اس میں مرد تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں۔ اور خواتین کو بھی داخل ہونے سے روکو سوائے مریض یا نفاس والی عورت کے۔ (یعنی جس عورت کے بچہ پیدا ہوا ہو یا بیمار عورت کو یا کسی دوسری ضرورتِ شرعی کی بنا پر کوئی عورت حمام میں داخل ہونا چاہے وہ داخل ہو سکتی ہے۔)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّي

باب: ننگے ہونے کی ممانعت

۶۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا

۶۱۴: ابن نفیل، زہیر، عبدالملک، سلیمان العزرمی، عطاء، یعلی سے روایت

زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

ہے کہ نبیؐ نے ایک شخص کو تہبند کے بغیر میدان میں غسل کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کے بعد ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت حیا والا ہے۔ پردہ پوش کرنے والا اور پردہ پوش اور شرم وحیا کو عزیز رکھتا ہے تو تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص غسل کرے تو ستر پوشی کرے۔ (یعنی اگر غسل کرنے کی جگہ پر بے پردگی ہو تو پردہ کر کے غسل کرے اور اگر بے پردگی نہ ہو تو برہنہ ہو کر غسل کرنا درست ہے)۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

۶۱۵: محمد بن احمد بن ابی خلف' اسود بن عامر' ابوبکر بن عیاش' عبدالملک بن ابی سلیمان' عطاء' صفوان بن یعلیٰ' حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلی حدیث بہت مکمل ہے۔

۶۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

۶۱۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابی النضر' زرعہ بن حضرت عبدالرحمٰن بن جرہد اور ان کے والد سے روایت ہے کہ جرہد جو کہ اصحاب صفہ میں سے تھے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے اور (اس وقت) میری ران (غلطی سے) کھلی ہوئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ ران ستر ہے (یعنی اس کو چھپاؤ)۔

ران ستر ہے:

ران کے بھی چھپانے کا حکم ہے اور مرد کی ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک ہے کتب فقہ میں اس کی صراحت ہے رد المحتار' فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ۔

۶۱۷: علی بن سہل' حجاج' ابن جریج' حبیب بن ابی ثابت' عاصم' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نہ تو اپنی ران کھولو اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران دیکھو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نکارت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَرِّي

باب: برہنہ ہو کر چلنے کا بیان

۶۱۸: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۶۱۸: اسمٰعیل بن ابراہیم' یحییٰ بن سعید' عثمان بن حکیم' ابوامامہ' حضرت

سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً۔

مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک وزن دار پتھر اُٹھا کر جا رہا تھا کہ (اتفاقاً) میرا تہبند گر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا کپڑا اُٹھا کر باندھ لو اور برہنہ ہو کر نہ چلا کرو۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

۶۱۹: عبد اللہ بن مسلمہ، ان کے والد (دوسری سند) ابن بشار، یحییٰ، حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا معاویہ قشیری سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اپنی ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ آپ نے فرمایا اپنی ستر تمام سے چھپاؤ علاوہ اپنی بیوی یا باندی کے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگ ملے جلے ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم سے یہ ہو سکے کہ کوئی تمہاری ستر نہ دیکھے تو چاہئے کہ تمہارا ستر کوئی نہ دیکھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سے جب کوئی شخص گھر میں تنہا ہو؟ آپ نے فرمایا لوگوں کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ شرم و حیا کرنا چاہئے۔

۶۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ۔

۶۲۰: عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبد الرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مرد دوسرے مرد کی ستر نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی ستر دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں (چادر یا لحاف وغیرہ میں) لیٹے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

ایک کپڑے میں سونا:

یعنی برہنہ ہو کر اس طرح لیٹنا عورت اور مرد دونوں کے لئے ناجائز ہے کہ ایک مرد کی ستر دوسرے مرد سے لگے یا ایک عورت کی ستر دوسری عورت کے ساتھ لگے خواہ برہنہ ہو کر آرام کریں یا کپڑے پہنے ہوئے۔ لیکن اگر کوئی عورت یا کوئی مرد ضرورتِ شدیدہ کی بنا پر ایک لحاف میں یا چادر میں آرام کریں یعنی مرد مرد کے ساتھ اس طرح لیٹ جائے کہ ایک مرد سرہانے کی طرف اور لیٹے اور دوسرا پاؤں کی جانب۔ اسی طرح عورت عورت کے ساتھ آرام کرتے تو اس صورت کی گنجائش ہے۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَلَدًا أَوْ وَالِدًا قَالَ وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا ۔

۶۲۱: ابراہیم بن موسیٰ' ابن علیہ' جریری' ابی نضرہ' طفارہ کا ایک شخص (طفارہ ایک قبیلہ کا نام ہے) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ مل کر (ایک ہی کپڑے) میں نہ لیٹے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ مل کر لیٹے البتہ اپنے نابالغ بچے کے ساتھ یا والد اور والدہ اپنے بچے کے ساتھ۔

کم سن بچوں کا والدین کے پاس سونا:

مطلب یہ ہے کہ جب تک اولاد کم سن ہے تو اس کو والدین میں سے کسی ایک کے پاس یا دونوں کے پاس لیٹنا درست ہے البتہ جب بچہ باشعور ہو جائے تو اس کو علیحدہ ولٹانا ضروری ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ اللِّبَاسِ

۶۲۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى ۔

۶۲۲: عمرو' ابن مبارک' جریری' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو آپ اس کپڑے کا نام لیتے جو اس کپڑے کا نام ہوتا قمیص یا عمامہ (وغیرہ) پھر آپ فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ یعنی اے اللہ تمام تعریف آپ کیلئے ہے آپ نے مجھ کو یہ لباس پہنایا میں آپ سے اس لباس کی خیر و برکت مانگتا ہوں اور جس مقصد کیلئے یہ لباس بنایا گیا ہے اسکی بھی خیر مانگتا ہوں اور میں آپ سے اس لباس کی برائی اور اسکی برائی سے کہ جس کیلئے یہ لباس تیار کیا گیا پناہ مانگتا ہوں۔ ابونضرہ نے کہا آپ کے اصحاب میں سے جب کوئی صحابی نیا لباس پہنتا تو لوگ ان سے کہتے اللہ کرے تم اس لباس کو (پہن کر) پرانا کرو اور تمہیں دوسرا (اس سے بہتر) لباس پہننا نصیب ہو۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ ۔

۶۲۳: مسدد' عیسیٰ بن یونس' جریری سے اسی طریقہ پر روایت ہے۔

۶۲۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ

۶۲۴: مسلم بن ابراہیم' محمد بن دینار' جریری سے اسی طرح روایت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں عبدالوہاب نے ابوسعید کو بیان نہیں فرمایا اور حماد بن سلمہ نے اس روایت کو جریری

وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو العلاء کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۲۵: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

۶۲۵: نصیر بن فرج' عبداللہ' سعید' ابومرحوم' سہل بن معاذ' ان کے والد حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِيْ وَلَا قُوَّةٍ)) یعنی اللہ ہی کے لئے تمام قسم کی خوبیاں ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھے یہ رزق پہنچایا تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جس شخص نے نیا لباس پہن کر یہ دُعا پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ وَلَا قُوَّةٍ یعنی تمام خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری محنت و طاقت کے بغیر مجھے یہ لباس عطا فرمایا تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

بَاب فِيمَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

باب: نیا لباس پہننے والے کے لئے کیا دُعا پڑھی جائے؟

۶۲۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَذَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَحَقُّ بِهَذِهِ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمٍ فِي الْخَمِيصَةِ أَحْمَرَ أَوْ أَصْفَرَ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ يَا أُمَّ خَالِدٍ وَسَنَاهْ فِي كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ۔

۶۲۶: اسحق بن جراح' ابوالنضر' اسحق بن سعید' انکے والد' ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں چند اقسام کے کپڑے آئے ان کپڑوں میں ایک چھوٹی اُونی دھاری دار کالے رنگ کی چادر تھی تو آپ نے فرمایا۔ تم لوگ اس کا زیادہ مستحق کس کو سمجھتے ہو؟ لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس اُمّ خالد کو لاؤ وہ آپ کی خدمت میں لائی گئیں وہ چادر آپ نے اس کو پہنادی پھر دو مرتبہ فرمایا: اس چادر کو پرانا کرو پھاڑو (یعنی پہن کر پرانی کرو بطور دُعا کے فرمایا) اور آپ چادر کے لال اور زرد رنگ کے نقوش کو ملاحظہ فرماتے جاتے تھے سناہ' سناہ اے اُمّ خالد! حبشی زبان میں سناہ عمدہ اور بہتر کو کہا جاتا ہے (یعنی بہت خوبصورت لگ رہی ہے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

باب: قمیص کا بیان

۶۲۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ

۶۲۷: ابراہیم بن موسیٰ' فضل بن موسیٰ' عبدالمومن بن خالد' عبداللہ بن

بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيصَ۔

بریدہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص بہت پسندیدہ تھا۔

۶۲۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَمِيصٍ۔

۶۲۸: اسحق بن ابراہیم' معاذ بن ہشام' ان کے والد' بدیل بن میسرہ' شہر بن حوشب' حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین پہنچے تک تھیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَقْبِيَةِ

باب: قبا کا بیان

۶۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قِبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ مَخْرَمَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُسَمِّهِ۔

۶۲۹: قتیبہ بن سعید' یزید' لیث ' حضرت عبداللہ' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو قبائیں تقسیم فرمائیں اور آپ نے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ عنایت نہ فرمایا' تو مجھ سے مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے میرے بیٹے! تم میرے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چلو۔ میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے وہاں پر پہنچ کر کہا کہ تم اندر چلے جاؤ اور میرا نام لے کر آنحضرت ﷺ کو بلا کر لے آؤ۔ حضرت مسور نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو بلایا۔ آپ ان ہی قباؤں میں سے ایک قبا زیب تن فرمائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے یہ قبا تمہارے لئے رکھ رکھی تھی۔ مسور کہتے ہیں کہ انہوں نے قبا کو دیکھا۔ ابن موہب نے یہ اضافہ کیا کہ مخرمہ نے قبا کو دیکھا پھر دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں کہ حضرت مخرمہ نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا مخرمہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔

خلاصۃ الباب: قبا عرب کا ایک قسم کا لباس ہوتا ہے تقسیم کے وقت حضرت مخرمہ کو قبا کے نہ ملنے کا افسوس تھا۔ کسی مصلحت سے آپ نے ان کو اس وقت وہ قبا عنایت نہیں فرمائی بعد میں آپ نے وہ قبا حضرت مخرمہ کو عطا فرما دی۔

بَاب فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ

باب: شہرت حاصل کرنے کیلئے لباس پہننے کا بیان

۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ

۶۳۰: محمد بن عیسیٰ' ابوعوانہ (دوسری سند) محمد بن عیسیٰ' شریک' عثمان' ابوزرعہ' مہاجر' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شہرت (یا نام ونمود)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ تَلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ۔

کے لئے لباس پہنا (استعمال کیا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اسی قسم کا لباس پہنائے گا کہ ابن عوانہ نے یہ اضافہ کیا کہ پھر اس لباس میں آگ بھڑکے گی۔

ریا کاری کی ممانعت:

معلوم ہوا کہ کسی بھی قسم کی کوئی چیز خواہ وہ لباس ہو یا جوتا یا دیگر استعمال کی اشیاء سب بوقت ضرورت استعمال کرے اور مقصد ضرورت پوری کرنا ہو نہ کہ ریا کاری۔

۶۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ۔

۶۳۱: مسدد ابوعوانہ کی حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلت ورسوائی کا لباس پہنائیں گے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنی عزت طلبی اور اپنی بڑائی کے اظہار کی غرض سے اعلیٰ ونفیس لباس پہنے یعنی اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ میرے جسم پر اعلیٰ لباس دیکھ کر میری عزت کریں اور مجھے شہرت و بڑائی ملے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلیل وحقیر کپڑا پہنائے گا' یعنی اس کو اس کپڑے کے ذریعہ ذلیل و بے عزت کرے گا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دنیا میں ایسا لباس پہنے گا جس سے تواضع اور بے نفسی ظاہر ہوتی ہو (یعنی جس کو دنیا دار لوگ ذلیل وحقیر لباس سمجھتے ہوں اس کو اللہ تعالیٰ عقبیٰ میں عزت وعظمت کا لباس پہنائے گا۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ شہرت کے کپڑے سے مراد وہ حرام کپڑے ہیں کہ جن کا پہننا مباح نہیں ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ وہ کپڑا مراد ہے جو فقراء ومساکین کو ذلیل وخوار رکھنے اور ان کی دل شکستگی کی غرض سے ازراہ غرور وتکبر پہنے' بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کپڑا مراد ہے جو ازراہ تمسخر ومذاق یعنی لوگوں کو ہنسانے کے لئے پہنے' یا وہ کپڑا مراد ہے جو اپنے زہد و پارسائی کے اظہار کے لئے پہنے اسی طرح بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں دراصل ''اعمال'' کو کپڑے سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی مراد یہ ہے کہ جو شخص ازراہ ریا یعنی محض دکھانے سنانے کے لئے اچھے اعمال کرے تا کہ ان کی وجہ سے دنیا والوں کی نظر میں اس کو شہرت وعزت حاصل ہو تو قیامت کے دن اس کا حشر یہ ہوگا! بہر حال حدیث کے سیاق کو دیکھتے ہوئے یہ بات بلاشک کہی جاسکتی ہے کہ وہ مراد و مطلب زیادہ صحیح ہے جس کو پہلے بیان کیا گیا ہے۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

۶۳۲: عثمان بن ابی شیبہ' ابونضر' عبدالرحمن بن ثابت' حسان بن عطیہ' ابومنیب' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ شخص ان (ہی) میں سے ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: مطلب یہ ہے کہ ایسی مشابہت اختیار کرے کہ جس کی بناء پر یہ امتیاز نہ ہو سکے کہ یہ شخص کافر ہے یا مسلمان ہے؟ جو شخص ایسی وضع قطع اختیار کرے کہ جیسے کفار کی وضع قطع ہوتی ہے پھر جہاد میں کوئی مسلمان اس شخص کو کافر سمجھ کر قتل کر دے تو قاتل کی گرفت نہیں ہوگی۔ بہرحال اسلام نے غیر مسلموں کا شعار اپنانے کو حرام قرار دیا ہے۔

ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو شخص جس قوم و جماعت کی مشابہت اختیار کرے گا اس کو اسی قوم و جماعت جیسی خیر و معصیت ملے گی مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لباس و اطوار وغیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم یا فساق و فجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں وہی گناہ لکھے جائیں گے جو اس غیر مسلم قوم کے لوگوں یا فساق و فجار کو ملتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے آپ کو علماء و مشائخ اور اولیاء اللہ کے نمونے پر ڈھالے گا کہ انہی جیسا لباس پہنے گا' انہی جیسے اطوار اختیار کرے گا اور انہی جیسے اعمال کرے گا تو وہ بھلائی و سعادت کے اعتبار سے انہی کے زمرہ میں شمار ہوگا۔ اس ارشاد گرامی کے الفاظ بہت جامع و ہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور بہت سی چیزیں آ جاتی ہیں یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اخلاق و اطوار میں ہو یا افعال و کردار میں ہو اور خواہ لباس و طرز رہائش میں ہو اور یا کھانے پینے' اٹھنے بیٹھنے' رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو سب کا یہی حکم ہے۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعَرِ

باب: کھال اور بالوں کا لباس پہننے کا بیان

۶۳۳: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ وَ قَالَ حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي۔

۶۳۳: یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ' حسین بن علی' ابن ابی زائدہ' ان کے والد' مصعب' صفیہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کالے بالوں سے بنی ہوئی خوبصورت چادر تھی کہ جس میں حسین (راوی) نے دوسری حدیث حضرت عتبہ بن سلمی سے روایت کی کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لئے کپڑا مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کتان کے دو کپڑے پہنا دیئے (ان کپڑوں کے پہننے کے بعد) جب میں اپنے آپ کو دیکھتا تو میں خود کو دیگر رفقاء سے لباس میں بہتر اور اچھا دیکھتا۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ۔

۶۳۴: عمرو بن عون' ابوعوانہ' قتادہ' حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بیٹے! اگر تم ہم لوگوں کو حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دیکھتے اور بارش ہوئی ہوتی تو تم یہ سمجھتے (خیال کرتے) کہ ہم لوگوں میں سے بکریوں اور بھیڑوں کی بو آ رہی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ناداری:

مطلب یہ ہے کہ تنگ دستی کی وجہ سے ہم لوگوں کا لباس کھالوں اور بالوں کا ہوتا تھا اور اس لباس پر پانی پڑنے کی وجہ سے بکری اور بھیڑ کی بو آنے لگتی۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا۔

۶۳۵: عمرو بن عون' عمارہ' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذی یزن کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کپڑے کا ایک جوڑا تحفتاً بھیجا جو کہ اس نے تینتیس اُونٹ یا اُونٹنیاں دے کر خریدا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ۔

۶۳۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' اسحٰق بن حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کا ایک جوڑا بیس سے زائد اُونٹنیاں دے کر خریدا پھر وہ ذی یزن بادشاہ کو تحفہ بھیج دیا (تا کہ ان کے تحفے کا بدلہ ہو جائے) آپ تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ ضرور دیتے)

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

۶۳۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) موسیٰ' سلیمان' حمید' حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے موٹے کپڑے کا ایک تہبند نکالا جو کہ یمن میں بنتا تھا اور ایک کمبل' جس کو ملبدہ کہتے تھے وہ نکالا پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قسم کھائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان ہی دو کپڑوں میں ہوا۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ أَتَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ

۶۳۸: ابراہیم بن خالد' عمر بن یونس' عکرمہ' ابوزمیل' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حروری لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا تو میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا تم اس قوم کے پاس جاؤ۔ میں یمن کا اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہن کر ان کے پاس گیا اور راوی حدیث ابوزمیل نے بیان کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک خوبصورت اور باوجاہت شخص تھے۔ انہوں نے بیان کیا جب میں خارجیوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا خوش آمدید! اے ابن عباس یہ تم نے کیسا لباس پہن رکھا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ

الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ۔

عنہمانے کہا تم لوگ مجھ کو کیا طعنہ دے رہے ہو۔ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو عمدہ سے عمدہ لباس پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

خلاصۃ الباب: حروری ایک قوم تھی جو خوارج میں سے تھی۔ یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مخالف ہو گئے تھے اور اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حدودِ شرع میں رہتے ہوئے عمدہ لباس استعمال کرنا ممنوع نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عمدہ لباس بھی استعمال فرمایا ہے۔

اللہ عزوجل کا صدہا شکر واحسان ہمہ وقت ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے ہم جیسے ہمہ شمہ کو اتنی نعمتوں سے نوازا ہے یعنی چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو مادی نعمت عطا کرے تو وہ اس کو ظاہر کرے مثلاً وہ اپنی حیثیت کے مطابق اور مبالغہ واسراف کی حد تک جائے بغیر اچھے کپڑے پہنے' لیکن اس کو خوش پاشا کی کسی غرور وتکبر اور اتراہٹ کے جذبہ سے نہیں ہونی چاہئے بلکہ شکر گزاری کی نیت سے ہونی چاہئے تاکہ فقر احتاج' زکوٰۃ صدقات لینے کے لئے اس کی طرف رجوع کریں' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کو چھپانا اچھا نہیں ہے بلکہ کفرانِ نعمت کا موجب ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو روحانی نعمت جیسے علم وفضل کی دولت اور بزرگی وشخصیت عطا فرمائے تو اس کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے سامنے اس نعمت کا اظہار کرے تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اگر یہ اشکال پیدا ہو کہ اوپر کی حدیث میں تو ترک زینت کی طرف راغب کیا گیا ہے اور اس حدیث میں خوش پوشاکی کے ذریعہ گویا زیب وزینت اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے اس صورت میں ان دونوں حدیثوں کے درمیان جو ظاہری تضاد محسوس ہوتا ہے' اس کے دفعیہ کے لئے کیا توجیہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ اوپر کی حدیث کا تعلق اس صورت سے ہے جب کہ خوش پوشاکی کی حیثیت واستطاعت نہ ہو' چنانچہ اس صورت میں ''ترک زینت کی طرف راغب کیا گیا ہے تاکہ اگر کسی شخص کو کسی موقع پر خوش پوشاکی کی ضرورت بھی لاحق ہو اور وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس مقصد کی تکمیل کے لئے غیر موزوں تکلیف واہتمام کرکے اور ناروا زحمت برداشت کر' کے اچھے کپڑے حاصل کرنے کی سعی نہ کرے' بلکہ صبر واستقامت کی راہ اختیار کرکے ترک زینت ہی پر عامل رہے اس کے برخلاف جو شخص عمدہ پوشاک پہنے اور لباس کی نفاست ولطافت کو اختیار کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور وہ اس کے باوجود ''ترک زینت'' ہی کو اپنا معمول کی بنا پر پھٹے پرانے اور میلے کچیلے کپڑے پر قناعت کئے رہے تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کیونکہ اس کی یہ عادت اصل میں بخل وخست پر محمول ہوگی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ

باب: خز (ایک قسم کے ریشمی کپڑے) کے استعمال کا بیان

۶۳۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ الْبُصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي

۶۳۹: عثمان بن محمد' عبدالرحمٰن بن عبداللہ (دوسری سند) احمد بن عبد الرحمٰن' ان کے والد' عبداللہ بن سعد' حضرت سعد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو سفید خچر پر سوار

أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ فَقَالَ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِهِ۔

تھا اور کالے رنگ کا ریشمی عمامہ باندھے ہوئے تھا اس نے کہا مجھے یہ عمامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے یہ الفاظ عثمان کے ہیں۔ (''خز'' ایک قسم کا کپڑا ہے جس میں ریشم اور اُون ملے ہوئے ہوتے ہیں)۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ وَاللّٰهِ يَمِينٌ أُخْرَى مَا كَذَّبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۶۴۰: عبدالوہاب' بشر بن بکر' عبدالرحمٰن' عطیہ بن قیس' حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کہتے ہیں کہ مجھے ابو عامر یا ابو مالک نے بتایا کہ اللہ کی قسم! پھر دوسری قسم کہ انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا' کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری اُمت میں اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ خز اور ریشم کو جائز بنالیں گے پھر اور کچھ بیان فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا ان لوگوں میں بعض لوگ بندر بن جائیں گے بعض لوگ قیامت تک خنزیر بن جائیں گے۔

اُمت محمدیہ کے چہرہ بگاڑ دیئے جانے کے متعلق:

مذکورہ حدیث اور دیگر ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں کہ جن میں اُمت محمدیہ کے چہرے بگاڑ دیئے جانے اور زمین میں دھنس جانے کی نفی فرمائی گئی ہے بہر حال اس اُمت میں جزوی طور پر خسف اور مسخ قیامت سے قبل یعنی زمین میں دھنس جانا اور چہرہ بگڑ جانا ہوسکتا ہے۔ عمومی خسف اور مسخ نہیں ہوگا اور دوسری حدیثوں میں عمومی خسف اور مسخ کی نفی کی گئی ہے۔ کتب حدیث سے اس طرح ثابت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

باب: ریشم پہننے کا بیان

۶۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۶۴۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی لباس فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کاش آپ اس کو خرید لیتے اور اس کو آپ جمعہ اور جس دن آپ کی خدمت میں وفود حاضر ہوتے ہیں اس دن پہن لیا کرتے۔ (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا اس لباس کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ پھر اسی قسم کے کچھ جوڑے آپ کے پاس آئے آپ نے اس میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جوڑا عنایت فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ یہ لباس مجھے پہنا رہے

كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا۔

ہیں حالانکہ آپ نے پہلے تو عطارد (نامی شخص) کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مشرک بھائی (یعنی عثمان بن حکم) کو دے دیا۔

خلاصۃ الباب: اس ارشادِ گرامی کا تعلق اس شخص سے ہے جو مردوں کے لئے ریشم کے حلال ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے ریشمی کپڑا پہنے' یا یہ زجر وتہدید پر محمول ہے اور یا اس کا تعلق اس بات سے ہے کہ ایسا شخص ایک خاص مدت تک جنت میں داخل ہونے سے پہلے ریشمی کپڑا پہننے سے محروم رہے گا کیونکہ جنت میں جنتیوں کا لباس ریشمی ہوگا اور حافظ سیوطیؒ کے قول کے مطابق اکثر علماء نے اس حدیث کی یہ تاویل بیان کی ہے کہ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا جو ابتداء ہی میں جائز المرام قرار پا کر جنت میں جائیں گے۔ چنانچہ اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو امام احمدؒ نے حضرت جویریہؓ سے نقل کی ہے کہ: ((من لبس الحرير في الدنيا البسه الله يوم القيمب ثوبا من نار)) یعنی جس شخص نے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا لباس پہنائے گا۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ حُلَّةُ إِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ وَقَالَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

۶۴۲: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' عمرو بن حارث' ابن شہاب' سالم' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا (استبرق ریشمی کپڑا ہوتا ہے) پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ریشم کا جبہ بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو۔

۶۴۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَهَكَذَا أُصْبُعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً۔

۶۴۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عاصم احول' حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو تحریر فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس قدر اس قدر دو اُنگلی یا تین یا چار اُنگلی کے برابر۔

۶۴۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ

۶۴۴: سلیمان' شعبہ' ابی عون' ابوصالح' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی شخص نے ایک ریشمی دھاری دار لباس بھیجا تو آپ نے وہ لباس میرے پاس بھیجا میں اس کو پہن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے چہرۂ مبارک کو غصہ میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ لباس تمہارے پہننے کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ پھر آپ نے مجھے حکم فرمایا میں نے (وہ

نِسَائِی۔

لباس) اپنی عورتوں کو تقسیم کر دیا۔

بَاب مَنْ كَرِهَهُ

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت

۶۴۵: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

۶۴۵: قعنبی' مالک' نافع' ابراہیم بن عبداللہ' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (کپڑے) اور کسم (زعفران) کے رنگ کے کپڑے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع کی حالت میں پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۶۴۶: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابراہیم بن عبداللہ' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے فرمایا ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

رکوع' سجدہ میں قرآن پڑھنا:

رکوع اور سجدہ میں تسبیح پڑھنے کا حکم ہے اور قرآن کریم حالت قیام میں پڑھنے کا حکم ہے۔

۶۴۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا زَادَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ۔

۶۴۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے یہی روایت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا۔

۶۴۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتُقَةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبِسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ جَائَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَمَا أَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَخِيكَ النَّجَاشِيِّ۔

۶۴۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ نے نبیؐ کو سندس (یعنی باریک اور نفیس ریشمی لباس) کا ایک چوغہ بھیجا۔ آپ نے اس کو پہن لیا۔ انسؓ نے فرمایا میں آپ کے ہاتھوں کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ ہل رہے تھے پھر آپ نے وہ کپڑا حضرت جعفر بن ابی طالب کو بھیجا۔ جعفرؓ وہ کپڑا پہن کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو وہ (چوغہ) پہننے کیلئے نہیں دیا تھا انہوں نے کہا پھر میں اس کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے بھائی نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے ہاں بھجوا دو۔

۶۴۹: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

۶۴۹: مخلد بن خالد' روح' سعید' قتادہ' حسن' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أُرَاهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَيَّبْ بِمَا شَائَتْ ۔

کہ میں ارغوانی رنگ کی زین پر سوار نہیں ہوتا' نہ ہی میں زعفران کے رنگ کا لباس پہنتا ہوں اور نہ میں وہ کرتہ پہنتا ہوں جس پر ریشم لگا ہوا ہو اور حسن نے اپنی قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے (مزید) فرمایا۔ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نہیں' صرف خوشبو ہے اور خواتین کی خوشبو رنگین ہے بو والی نہیں (جیسے کہ مہندی اور زعفران وغیرہ کہ ان میں اس قدر خوشبو نہیں کہ وہ باعث فساد بن سکے) سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا یہ حکم اس وقت ہے جبکہ خواتین باہر نکلیں لیکن اگر وہ اپنے گھر میں شوہر کے پاس (جائے) تو دل چاہے تو خوشبو لگا لے (اس میں گناہ نہیں)

خلاصۃ الباب: عورت کے لئے باہر نکلتے وقت خوشبو لگا کر جانا ناجائز ہے اور مفہوم حدیث یہ ہے کہ آپ سرخ زین باندھے ہوئے جانور پر سوار نہیں ہوتے تھے۔

''جس میں رنگ تو ہو مہک نہ ہو'' کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو اپنے گھر سے باہر نکلتے وقت ایسی کوئی چیز استعمال کرنی درست نہیں ہے جس میں مہک اور خوشبو ہو ہاں ...... گھر کے اندر رہتے ہوئے اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حدیث میں خوشبو کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس کا ظاہری اسلوب بیان ''خبر'' کا ہے لیکن معنی میں امر یعنی حکم کے ہے جس کا مطلب یہ ہے جیسا کہ ترجمہ میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ مرد جو خوشبو استعمال کریں اس میں رنگ کی آمیزش نہ ہونی چاہئے۔ اس کے برخلاف عورت جو خوشبو استعمال کرے اس میں مہک نہ ہونی چاہئے۔ اسی طرح شمائل ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ مردوں کی خوشبو ایسی چیز ہونی چاہئے جس سے مہک تو نکلتی ہو لیکن اس کا رنگ ظاہر نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو ایسی چیز ہونی چاہئے جس کا رنگ تو ظاہر ہو لیکن اس سے مہک نہ نکلتی ہو۔ اس روایت کا مطلب بھی وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے کہ عورت گھر سے باہر نکلتے وقت کوئی ایسی چیز استعمال نہ کرے جس کی مہک پھیلتی ہو کیونکہ اگر یہ مطلب نہیں لیا جائے گا تو عبارت کا مفہوم اس لئے غیر واضح ہو جائے گا کہ کوئی بھی ''خوشبو'' بغیر مہک کے نہیں ہو سکتی اس صورت میں اس کی طرف ''مہک'' کی نسبت غیر ضروری اور بے فائدہ ہو گی اور اگر یہ کہا جائے کہ کچھ خوشبوئیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں بالکل مہک نہیں ہوتی اور عورتوں کے لئے ایسی ہی خوشبوؤں کا استعمال جائز کیا گیا ہے تو یہ بات بالکل غیر حقیقی اور غیر صحیح ہو گی۔

۶۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ

۶۵۰: یزید بن خالد' مفضل' عیاش بن عباس' حضرت ابوحصین' یعنی ہیثم بن شفی سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک ساتھی کہ جس کی کنیت ابوعامر تھی اور جو قبیلہ معافر کے تھے اس کے ساتھ بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلا اس وقت بیت المقدس کے لوگوں کے واعظ قبیلہ ازد کے ابوریحانہ تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔

لِنُصَلِّيَ بِإِيلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدِفْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلَنِي هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ۔

ابوالحصین نے بیان کیا کہ میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں پہنچ گیا۔ پھر میں بھی پہنچ گیا اور اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوریحانہ کے وعظ کا کچھ حصہ سنا؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا کہ میں نے ابوریحانہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ نے منع فرمایا ہے دس چیزوں سے: (۱) دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے سے' (۲) نیلا گودنے سے (۳) (زیب و زینت کے لئے داڑھی یا سر کے بال) اُکھاڑنے سے (۴) اور بغیر کپڑے (وغیرہ کی آڑ) کے دو مردوں کے ایک ساتھ سونے سے (۵) ایک عورت کا دوسری عورت کے ساتھ ننگا لیٹنے سے (۶) (آپ نے منع فرمایا) کہ کوئی مرد اپنے کپڑے کے نیچے عجمی لوگوں کی طرح ریشم لگائے (۸'۷) اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا (۹) درندوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے (۱۰) اور بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے کو انگوٹھی پہننے سے۔

۶۵۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ۔

۶۵۱: یحییٰ بن حبیب' روح' ہشام' محمد' عبیدہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سرخ زین پوشوں کی ممانعت بیان فرمائی ہے (جبکہ وہ ریشمی ہو)

۶۵۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۶۵۲: حفص بن عمر' مسلم بن ابی ابراہیم' شعبہ' ابواسحٰق' ہبیرہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور لال رنگ کے زین پوشوں سے منع فرمایا ہے۔

خلاصۃ الباب: ''قسی'' اصل میں اس کپڑے کو کہا جاتا تھا جو مصر کے ایک شہر ''قس'' میں تیار ہوتا تھا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ''قسی'' ایک خاص قسم کے کپڑے کو کہا جاتا تھا جس میں ریشمی دھاریاں ہوتی تھیں' اس صورت میں اس ممانعت کا تعلق احتیاط و تقویٰ کی بناء پر نہی تنزیہی سے ہوگا اور حضرت ابن مالکؒ نے کہا ہے کہ مذکورہ ممانعت کا تعلق اس صورت سے ہے جب کہ وہ کپڑا یا تو پوری طرح ریشم کا ہو یا اس کے بانے میں ریشم ہو اس صورت میں یہ ممانعت نہی تحریمی کے طور پر ہوگی اور طیبیؒ نے یہ کہا ہے کہ ''قسی'' جس کپڑے کو کہتے تھے وہ کتان کا ہوتا تھا جس میں ریشم بھی مخلوط ہوتا تھا۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۶۵۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی کہ جس میں نقش بنے ہوئے تھے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

آپ انہیں دیکھتے رہے۔ پھر نماز کے سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا یہ چادر ابوجہم کو دے دو مجھے نماز پڑھنے کی حالت میں اس چادر کے نقش و نگار کا خیال رہا اور تم لوگ مجھے ایک سادہ (قسم کی) چادر لا کر دے دو (یعنی ایسی چادر دے دو) جس میں نقش و نگار نہ ہوں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابوجہم بن حذیفہ بنوعدی بن کعب میں سے ہیں۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخَيْطِ الْحَرِيرِ

باب: کپڑے پر اگر ریشمی نقوش ہوں یا کپڑا ریشم سے سلا ہوا ہو تو وہ ممنوع نہیں

۶۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًّا فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ۔

۶۵۴: مسدد، عیسیٰ بن یونس، مغیرہ، عبداللہ ابوعمرو سے جو کہ اسماء بنت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے بازار میں (ملک) شام کا تیار کردہ ایک کپڑا خریدا اس میں لال رنگ کا ایک دھاگہ (ریشمی) دیکھا تو انہوں نے وہ کپڑا واپس کر دیا۔ پھر میں اسماء بنت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے اپنی باندی سے کہا کہ تم مجھے نبیؐ کا جبہ شریف لا کر دے دو وہ لے کر آ گئیں تو وہ جبہ شریف طیالہ کا بنا ہوا تھا کہ جس کے گریبان اور آستینوں اور اس کے آگے پیچھے ریشم لگا ہوا تھا۔

طیالہ کی وضاحت:

طیالہ ایک معمولی قسم کا منقش کپڑا ہوتا ہے واضح رہے کہ چار اُنگل یا اس سے کم مقدار میں اگر کپڑے میں ریشم لگا ہوا ہو تو وہ حرام نہیں ہے۔

۶۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

۶۵۵: ابن نفیل، زہیر، خصیف، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے سے منع فرمایا ہے جو کہ صرف ریشم کا بنا ہوا ہو بلکہ نقش و نگار والا اور جس کپڑے کا صرف ریشم کا تانا ہو تو اس کے استعمال میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے۔

بَاب فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ

باب: بوجہ عذر ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے

۶۵۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۶۵۶: نفیلی، عیسیٰ بن یونس، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد

أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام کو سفر کی حالت میں خارش ہو جانے کی وجہ سے ریشمی قمیص کے پہننے کی اجازت عطا فرمائی۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: بخاری و مسلم میں بھی اس کی تائید میں احادیث وارد ہیں کہ "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی کیونکہ ان کے خارش ہو گئی تھی (اور یہ خارش جوئیں پڑ جانے کی وجہ سے تھی جیسا کہ آگے کی روایت سے معلوم ہوگا) (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان دونوں (حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ) نے جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی تو آنحضرت ﷺ نے ان کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی"۔

موجز میں لکھا ہے کہ ریشم اپنی اصل کے اعتبار سے گرم اور مفرح ہوتا ہے اور ریشمی کپڑا پہننے سے جوئیں ختم ہو جاتی ہیں۔

بَاب فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کے لئے خالص ریشمی لباس پہننا جائز ہے

۶۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ يَعْنِي الْغَافِقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۶۵۷: قتیبہ بن سعید' لیث ' یزید' ابوافلح' عبداللہ بن زریر' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لے کر اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور اپنے بائیں ہاتھ میں سونا رکھا اور ارشاد فرمایا: یہ دونوں اشیاء میری اُمت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

خواتین کے لئے ریشم کا استعمال:

خواتین کے لئے سونا اور ریشم دونوں کا پہننا جائز ہے لیکن مردوں کے لئے یہ دونوں چیزیں حرام ہیں اور حدیث نمبر ۶۵۶ میں آپ نے جو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی تو سخت مجبوری میں اجازت دی گئی تھی یا وہ اجازت اس زمانہ کی ہے جس زمانہ میں مردوں کے لئے ریشمی لباس حرام نہیں تھا۔

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ۔

۶۵۸: عمرو بن عثمان' کثیر بن عبید' بقیہ' زبیدی' حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا۔ کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کو ریشمی نقش و نگار والی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ السیراء ریشم کی دھاریوں کو کہتے ہیں۔

۶۵۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

۶۵۹: نصر بن علی' ابواحمد' معمر' عبدالملک بن میسرہ' عمرو بن دینار' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ لڑکوں سے ریشمی کپڑا چھین لیا کرتے اور لڑکیوں کو پہنا دیا کرتے۔ معمر کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس حدیث کو نہیں پہچانا (اس لئے یہ ضعیف حدیث ہوئی)

بَاب فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ

باب: حبرہ (ایک قسم کے یمنی نقش ونگار والے) کپڑے کے پہننے کا بیان

۶۶۰: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

۶۶۰: ہدبہ بن خالد' ہمام' حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت پسند تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت اچھا لگتا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یمنی چادر۔

خلاصۃ الباب: حبرہ (با کے زبر کے ساتھ بروزن زعبۃ) ایک خاص قسم کی یمنی چادر کو کہتے ہیں جو اس زمانہ میں بننے والی چادروں میں سب سے عمدہ ہوتی تھی اس چادر میں اکثر سرخ دھاریاں ہوتی تھیں' بعض ایسی بھی ہوتی تھیں جن میں سبز دھاریاں بھی ہوتی تھیں اس کی بناوٹ میں خالص سوت ہوتا تھا۔ علماء لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس چادر کو اسی وجہ سے پسند فرماتے تھے' جب کہ بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اس پسندیدگی کا سبب اس کا سبز رنگ ہوتا تھا کیونکہ سبز کپڑا اہل جنت کے ملبوسات میں سے ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ کو سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا جیسا کہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی اور ابو نعیم نے محب میں یہ روایت نقل کی ہے کہ:

إِنَّهُ كَانَ أَحَبُّ الْأَلْوَانِ إِلَيْهِ الْخُضْرَةُ

''آنحضرت ﷺ کو تمام رنگوں میں سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا''۔

اور بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس چادر کو اس لئے پسند فرماتے تھے کہ اس کی دھاریاں سرخ ہوتی تھیں اور سرخ رنگ میل خورا ہوتا ہے۔

بَاب فِي الْبَيَاضِ

باب: سفید لباس کی فضیلت

۶۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ

۶۶۱: احمد بن یونس' زہیر' عبداللہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کرو کیونکہ تم لوگوں کے لباس میں وہ ایک عمدہ لباس ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو اور تم لوگوں

خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

کے لئے عمدہ سرمہ اِثمد ہے اس لئے کہ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بال اُگاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: سفید کپڑے کو بہت پاک تو اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ سفید کپڑا چونکہ جلد میلا ہو جاتا ہے اس لئے وہ بار بار اور بہت زیادہ دھویا جاتا ہے اس کے برخلاف رنگین کپڑا چونکہ میل خور ہوتا ہے اس لئے وہ کافی عرصہ کے بعد ہی دھویا جاتا ہے اور ''زیادہ پاکیزہ'' اس اعتبار سے ہوتا ہے کہ وہ دوسرے رنگوں میں مخلوط نہیں ہوتا' اسی طرح سفید کپڑے کو خوش تر اس سبب سے کہا گیا ہے کہ سلیم الطبع لوگ سفید ہی کپڑے کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں۔ البتہ ضرورت کی صورت اس سے خارج ہے۔ جیسے بعض لوگ نیلا اور یا کسی اور رنگ کے کپڑے کو اس ضرورت کی بنا پر اختیار کرتے ہیں کہ وہ سفید کپڑے کو بار بار دھوتے رہنے پر قادر نہیں ہوتے۔

جہاں تک کفن کا تعلق ہے تو واضح رہے کہ کفن میں سفید ہی کپڑا دینا افضل ہے کیونکہ اس وقت مردہ گویا فرشتوں کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے جیسے کہ سفید کپڑا پہننا اس شخص کے لئے افضل ہے جو مجلسوں اور محفلوں میں جانا چاہئے' مثلاً جمعہ یا جماعت کے لئے مسجد میں' اور علماء و اولیاء اللہ کی ملاقات کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ عید میں وہ کپڑا پہننا افضل ہے جو زیادہ قیمتی ہو تا کہ خدا کی عطا کی ہوئی نعمت کا زیادہ سے زیادہ اظہار ہو سکے۔ چنانچہ اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ عیدین اور جمعہ میں سرخ دھاریوں والی چادر اوڑھتے تھے۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ

باب: پرانے کپڑوں کا دھونا اور صاف ستھرا رہنا

۶۶۲: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ۔

۶۶۲: نفیلی' مسکین' اوزاعی (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' اوزاعی' حسان بن عطیہ' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے ایک شخص کو پراگندہ حالت میں دیکھا کہ اس شخص کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا یہ شخص سر کو صاف ستھرا کرنے کے لئے کوئی شے نہیں پاتا جس سے کہ اپنا سر آراستہ کرے اور آپ نے ایک میلے کچیلے کپڑے والے کو دیکھ کر فرمایا کیا اس شخص کو پانی نہیں میسر آتا جس سے وہ اپنا کپڑا دھوئے یعنی پاک صاف کرے۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ

۶۶۳: نفیلی' زہیر' ابواسحق' حضرت ابو الاحوص نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور (اس وقت) میرے کپڑے میلے کچیلے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس

قَدْ آتَانِي اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ ۔

قسم کا مال موجود ہے؟ تو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے بکریاں اور گھوڑے اور باندی اور غلام سب کچھ دے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں مال عنایت فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اور اس کی عزت تمہارے جسم پر نظر آنی چاہئے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: آیت کریمہ: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [الضحی : ۱۱] کا بھی یہی مفہوم ہے اگر اللہ تعالیٰ نعمت سے نوازے تو نعمت کو ظاہر کرو اور ناشکری مت کرو اور ریا کاری نہ کرو۔

اللہ عزوجل کا صد ہا شکر واحسان ہمہ وقت ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے ہم جیسے ہمہ شمہ کو اتنی نعمتوں سے نوازا ہے یعنی چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو مادی نعمت عطا کرے تو وہ اس کو ظاہر کرے مثلاً وہ اپنی حیثیت کے مطابق اور مبالغہ واسراف کی حد تک جائے بغیر اچھے کپڑے پہنے' لیکن اس کو خوش پاشا کی کسی غرور وتکبر اور اتراہٹ کے جذبہ سے نہیں ہونی چاہئے بلکہ شکر گزاری کی نیت سے ہونی چاہئے تا کہ فقرا محتاج' زکوٰۃ صدقات لینے کے لئے اس کی طرف رجوع کریں' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کو چھپانا اچھا نہیں ہے بلکہ کفرانِ نعمت کا موجب ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو روحانی نعمت جیسے علم وفضل کی دولت اور بزرگی وشخصیت عطا فرمائے تو اس کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے سامنے اس نعمت کا اظہار کرے تا کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

بَاب فِي الْمَصْبُوغِ بِالصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ کے استعمال کا بیان

۶۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ ۔

۶۶۴: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی داڑھی زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ انکے تمام کپڑے زرد رنگ سے بھر جایا کرتے تھے۔ آپ سے کسی شخص نے کہا کہ آپ زرد رنگ سے داڑھی کو کیوں رنگتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبیؐ کو اس میں رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور نبیؐ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں تھی اور بے شک آپ اس سے اپنے تمام کپڑے رنگتے تھے یہاں تک کہ اپنی پگڑی مبارک کو بھی۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: واضح رہے کہ ''خضاب'' سے مراد وہ خضاب ہے جو سیاہ نہ ہو کیونکہ سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے' جہاں تک صحابہؓ وغیرہ کا تعلق ہے تو وہ مہندی کا سرخ خضاب کرتے تھے اور کبھی کبھی زرد خضاب بھی کر لیا کرتے تھے چنانچہ مہندی کا خضاب لگانے کے بارے میں متعدد احادیث منقول ہیں اور علماء نے لکھا ہے کہ مہندی کا خضاب مؤمن ہونے کی ایک علامت ہے' تمام علماء کے نزدیک مہندی کا خضاب لگانا جائز ہے' بلکہ بعض فقہاء نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اس کو مستحب بھی کہا ہے اور اس کے فضائل میں وہ احادیث بھی نقل کرتے ہیں اگرچہ ان احادیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

مجمع البحار میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں خضاب کرنے کا حکم ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کے بال کھچڑی یعنی کچھ سیاہ اور

کچھ سفید ہوں' بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کے بال سفید ہو گئے ہوں اور سیاہ بالوں کا نام ونشان بھی باقی نہ رہ گیا ہو' جیسا کہ حضرت ابوقحافہؓ کے بال تھے جن کے متعلق اگلی حدیث میں ذکر آ رہا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ خضاب کے مسئلہ میں علماء کے اقوال مختلف ہیں اور اس اختلاف کی بنیاد احوال کے مختلف ہونے پر ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس حکم کا تعلق اس مسلم شہر وعلاقہ کے لوگوں سے ہے جہاں خضاب لگانے کا عام دستور ہو کہ اگر کوئی شخص اپنے شہر کے لوگوں کے تعامل وعادت سے اپنے آپ کو الگ رکھے گا تو غیر مناسب شہرت کا حامل ہوگا جو مکروہ ہے اور بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے بالوں کی سفیدی اس کے باوقار و پاکیزہ بڑھاپے کی علامت اس کے چہرے مہرے کی نورانیت اور خوشنمائی کا سبب ہو بلکہ خضاب کرنے سے اس کی شخصیت کا وقار پھیکا پڑ جاتا ہو تو اس کے حق میں خضاب نہ کرنا ہی زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے اس کے برخلاف جس شخص کے بالوں کی سفیدی اس کے بدنما اور بے وقت بڑھاپے کی غماز ہو جس کی وجہ سے اس کی شخصیت کی دلکشی مجروح ہوتی ہو تو اس کو اپنا یہ عیب چھپانا اور خضاب لگانا زیادہ بہتر ومناسب ہے۔

بَاب فِي الْخُضْرَةِ

۶۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ۔

باب: سبز رنگ کا بیان

۶۶۵: احمد بن یونس' عبید اللہ' ایاد' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہرے رنگ کی دو چادریں تھیں۔

بَاب فِي الْحُمْرَةِ

۶۶۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ۔

باب: لال رنگ کے بارے میں

۶۶۶: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام' عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ ایک گھاٹی سے نیچے اُترے آپ نے میری طرف دیکھا میں اس وقت ایک شال اوڑھے ہوئے تھا جو کہ گیروے رنگ میں رنگی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا تم نے کس قسم کی چادر اوڑھ رکھی ہے؟ میں آپ کے فرمانے سے سمجھ گیا کہ آپ کو (یہ شال اوڑھنا) ناگوار ہوا ہے۔ میں گھر میں آیا تو دیکھا کہ گھر والے تندور بھڑکا رہے تھے۔ میں نے وہ شال اس تندور میں پھینک دی پھر میں دوسرے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا عبداللہ! چادر کا کیا ہوا؟ تو میں نے آپ کو بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: تم نے وہ چادر اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہیں پہنا دی؟ اس لئے کہ خواتین کو یہ رنگ پہننا کچھ برا نہیں۔

۶۶۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ ۔

۶۶۷: عمرو بن عثمان' ولید' ہشام بن الغاز سے روایت ہے کہ مضرجہ کے معنی ہیں کہ نہ بالکل شوخ سرخ اور نہ بالکل گلابی بلکہ بین بین ہو۔

سرخ رنگ کا استعمال کرنا:

مردوں کے لئے سرخ رنگ کا لباس خواہ عمامہ ہو یا کوئی اور کپڑا ہو استعمال کرنا مکروہ ہے اور اگر اس رنگ میں کوئی ناپاک کی پڑی ہو تو اس کا استعمال مکروہِ تحریمی ہے ورنہ تنزیہی ہے اور اگر کوئی کپڑا سرخ دھاری دار ہو یا سرخ رنگ کے ساتھ دوسرا رنگ بھی ہو تو اس کا استعمال درست ہے اور جن احادیث میں آپ کا سرخ رنگ کا کپڑا استعمال کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے اس سے مراد دھاری دار سرخ ہے۔قیل کرہ اذا صبغ بالاحمر القانی لانہ خلط بالنجس شامی ص ۲۱۲' ج ۵ ۔

(امداد المفتین ص ۳۲۳)

یہ حدیث صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مرد کو سرخ کپڑا پہننا حرام ہے نیز یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ جو شخص کسی ممنوع چیز کا مرتکب ہو اور وہ سلام کرے تو وہ سلام کا جواب دیئے جانے اور تکریم و توقیر کئے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاوُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ ۔

۶۶۸: محمد بن عثمان' اسماعیل' شرحبیل' شفعہ' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابوعلی نے بیان کیا کہ اس حالت میں کہ میرے اُوپر گیروا رنگ کا کپڑا (لباس) تھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ (یعنی یہ لباس تمہارے لئے نامناسب ہے) تو میں وہاں سے چل دیا اور میں نے وہ کپڑا آگ میں جلا دیا۔ پھر مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے کپڑے (لباس) کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ کپڑا جلا دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے وہ کپڑا اپنی کسی اہلیہ کو کیوں نہ پہننے کے لئے دے دیا؟ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ثور نے بواسطہ خالد' مورد اور طاؤس نے لفظ مُعَصْفَرٌ روایت کیا ہے۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۶۹: محمد بن خزابہ' اسحق' اسرائیل' ابویحییٰ' مجاہد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس پر لال رنگ کے دو کپڑے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

سرخ رنگ کا حکم:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث میں مردوں کے لئے مطلقاً لال رنگ کے استعمال کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے خواہ وہ رنگ گیروا رنگ ہو یا مطلقاً لال رنگ ہو لیکن یہ استدلال درست نہیں ہے۔ بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ مردوں کے لئے دہکتا ہوا سرخ رنگ جس کو احمر قانی کہا جاتا ہے وہ حرام ہے مطلقاً سرخ رنگ حرام نہیں ہے تفصیل کے لئے امداد المفتین از حضرت مفتی اعظم پاکستان ص ۲۴۳ ملاحظہ فرمائیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا۔

۶۷۰: محمد بن علاء، ابو اُسامہ، ولید، محمد بن عمرو، بنو حارثہ کا ایک شخص، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ سفر کے لئے نکلے تو آنحضرت ﷺ نے ہمارے اُونٹوں کے پالانوں کی زین پوشوں کی جانب دیکھا ان میں لال اُون کی دھاریاں تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں نہیں دیکھتا کہ تم لوگوں پر سرخی غالب آنے لگی ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے جلدی کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جلدی اُٹھنے کی وجہ سے بعض اُونٹ بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہوئے پھر ہم نے ان اُونٹوں سے کپڑے اُتار لئے۔

سرخ رنگ سے متعلق ایک تنبیہ:

آپ کے فرمانے کا حاصل یہ تھا کہ یعنی تم لوگوں نے ابھی تو اُونٹوں اور گھوڑوں کی زین سرخ رنگ کی کر لی ہیں لیکن آہستہ آہستہ تم لوگ اب لباس بھی سرخ بنا لو گے؟ اگرچہ آپ نے ان زینوں کو حرام نہیں فرمایا تھا کیونکہ وہ بالکل گہرے سرخ رنگ کے نہیں تھے بلکہ دھاری دار تھے لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے صرف مذکورہ ارشاد سے وہ کپڑے اونٹوں سے اُتار کر پھینک دیئے۔

۶۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ يَعْنِي ابْنَ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَحِّ السَّلِيحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

۶۷۱: ابن عوف، محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح، حبیب بن عبید، حضرت حریث بن ابح سلیحی سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک خاتون نے بیان کیا کہ ایک دن میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور ہم ان کے کپڑے سرخ (رنگ) میں رنگ رہی تھیں ہم اسی کیفیت میں تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمودار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کو دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ جب حضرت زینب

نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ۔

رضی اللہ عنہا نے یہ (منظر) دیکھا تو وہ سمجھ گئیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کام کو مذموم خیال فرمایا چنانچہ وہ اُٹھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے دھو ڈالے اور انہوں نے کپڑے کی سرخی کو غائب کر دیا۔ اس کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے پھر جھانک کر دیکھا جب آپ نے کچھ نہیں پایا تو آپ اندر (گھر میں) تشریف لے آئے۔

ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث کے ایک راوی ضمضم بن زرعہ پر بعض حضرات نے جرح کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث کی سند میں ضعف ہے۔ بہرحال مطلقاً سرخ رنگ کا استعمال حرام نہیں ہے بلکہ اس میں تفصیل ہے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ

باب: لال رنگ کی رخصت واجازت

۶۷۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۶۷۲: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے بال مبارک کانوں کی لوتک رہتے تھے اور آپ کو میں نے لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا (اور) میں نے کسی شخص کو اس قدر حسین وجمیل کبھی نہیں دیکھا۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔

۶۷۳: مسدد' ابومعاویہ' ہلال بن عامر' ان کے والد عامرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کو میں نے منٰی میں خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تو آپ کے اُوپر لال رنگ کی چادر تھی اور (اس وقت) علی کرم اللہ وجہہ آپ کے سامنے کھڑے ہو کر لوگوں کو آواز پہنچا رہے تھے (یعنی آپ جو ارشاد فرما رہے تھے وہ لوگوں تک اپنی آواز میں بلند آواز سے پہنچا رہے تھے)

بَاب فِي السَّوَادِ

باب: کالے رنگ کے استعمال کرنے کا بیان

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ۔

۶۷۴: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' مطرف' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میں نے ایک کالی چادر کو رنگ دیا تو آپ نے اس کو پہنا پھر جب آپ کو اس چادر میں پسینہ آیا اور اُون کی بو محسوس ہونے لگی تو آپ نے اس چادر کو (ایک طرف) ڈال دیا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ کو خوشبو پسندیدہ تھی۔

بَابٌ فِي الْهُدْبِ

باب: کپڑے کا کنارا استعمال کرنے کا بیان

۶۷۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ۔

۶۷۵: عبید اللہ‘ حماد بن سلمہ‘ یونس‘ عبیدہ‘ ابوتمیمہ‘ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا (اپنے بدن مبارک پر) لپیٹے ہوئے اِحتباء کی حالت میں تشریف فرما تھے اور اس کا کنارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں پر پڑا ہوا تھا۔

ایک نشست احتباء:

اِحتباء‘ دونوں پنڈلی اُٹھا کر سرین کے بل بیٹھنے کی کیفیت کو کہتے ہیں یہ کبھی چادر سے بھی ہوتا ہے اس حدیث میں آپ کا چادر سے اِحتباء مراد ہے۔

بَابٌ فِي الْعَمَائِمِ

باب: عمامہ کے استعمال کرنے کا بیان

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۶۷۶: ابو الولید‘ مسلم بن ابراہیم‘ موسیٰ بن اسماعیل‘ حماد‘ ابوزبیر‘ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکّہ معظمہ فتح کر کے مکّہ معظمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر مبارک) اُوپر کالے رنگ کا عمامہ (بندھا ہوا) تھا۔

۶۷۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

۶۷۷: حسن بن علی‘ ابواُسامہ‘ مساور‘ جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور آپ پر کالے رنگ کا عمامہ تھا اور اس کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

۶۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

۶۷۸: قتیبہ بن سعید‘ محمد‘ ابوحسن‘ ابوجعفر‘ ان کے والد‘ حضرت محمد بن علی بن رُکانہ سے روایت ہے کہ حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑی آپ نے حضرت رُکانہ کو (کشتی میں) پچھاڑ دیا حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا‘ آپ ارشاد فرماتے تھے ہم لوگوں اور کفار و مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عماموں کا ہے۔

کفار کے عمل سے فرق کرنے کا حکم:

کفارِ مکہ عمامہ بغیر ٹوپی کے اوڑھے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا ہم لوگوں اور کفارِ مکہ کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ عمامہ بغیر ٹوپی کے استعمال کرتے ہیں اور ہم لوگ ٹوپی کے استعمال کرتے ہیں اس حدیث سے واضح ہے کہ کفار کے ہر ایک عمل سے مسلمانوں کو فرق کرنا چاہئے۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي۔

۶۷۹: محمد بن اسماعیل' عثمان' سلیمان بن خربوذ' شیخ مدنی' حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے (سر پر) عمامہ باندھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کا شملہ میرے آگے اور پیچھے کی جانب (یعنی دونوں جانب) لٹکا دیا۔

بَابٌ فِي لِبْسَةِ الصَّمَّاءِ

باب: بطور صماء کپڑا لپیٹنا منع ہے

۶۸۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ مُفْضِيًا بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَيَلْبَسُ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ جَانِبَيْهِ خَارِجٌ وَيُلْقِي ثَوْبَهُ عَلَى عَاتِقِهِ۔

۶۸۰: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوصالح' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے دو طریقہ سے کپڑا پہننے سے منع فرمایا ایک تو بطور احتباء کے کہ جس سے اسکی شرم گاہ آسمان تک (یعنی بالکل) کھل جائے دوسرے اس طرح کہ آدمی ایک کپڑا پورے بدن پر لپیٹ لے لیکن ایک طرف سے بدن کھلا ہوا ہو پھر (وہ شخص) اس کپڑے کو مونڈھے پر ڈالے (اس لئے کہ اس طرح کرنے سے آدمی کی شرم گاہ کھل جائے گی)

۶۸۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۶۸۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صماء سے اور ایک کپڑے کے احتباء سے منع فرمایا۔

صماء کیا ہے؟

صماء کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چادر اوڑھے اور ہاتھوں کو چادر ہی کے اندر لپیٹے ہوئے رہے۔ یہ صورت اس لئے ممنوع ہے کہ اس طرح آدمی کے گر جانے کا خطرہ ہے اور احتباء اس کو کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں سرین زمین پر رکھ کر اور دونوں پاؤں کھڑے کر کے رانوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھے۔ یہ صورت اس لئے منع فرمائی گئی کہ اس میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے۔

بَابٌ فِي حَلِّ

باب: قمیص کے گریبان کھلے رہنے

الْأَزْرَار — کا بیان

۶۸۲: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ ابْنُ قُشَيْرٍ أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقَيْ أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا۔

۶۸۲: نفیلی' احمد بن یونس' زہیر' عروہ' حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد حضرت قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قوم مزینہ کی جماعت کے ساتھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (یعنی اسلام پر بیعت کی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کا گریبان کھلا ہوا تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈالا اور میں نے مُہر نبوت کو چھولیا۔ عروہ نے بیان کیا میں نے ان کا گریبان کھلا ہوا دیکھا چاہے سردی ہو یا گرمی (وہ دونوں) کبھی قمیص میں گھنڈی (بٹن) نہیں لگاتے تھے۔

مہر نبوت:

مہر نبوت آپ کے شانوں کے درمیان تھی اس کی پوری کیفیت شمائل ترمذی اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میں مذکور ہے اور حضرت قرہ' حضرت معاویہ اتباع رسول میں اپنی قمیص میں گھنڈی یا بٹن وغیرہ اس لئے نہیں لگاتے تھے کہ ان حضرات نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح دیکھا تھا۔ یہ اتباع رسول ﷺ کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

بَابٌ فِي التَّقَنُّعِ — باب: کپڑے سے سر ڈھانپنے کا بیان

۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ۔

۶۸۳: محمد بن داؤد' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک وقت کی گرمی کے موسم میں بوقت دوپہر اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو اپنا سر ڈھانپ کر ایسے وقت میں تشریف لا رہے ہیں کہ (عموماً) تشریف نہیں لاتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور آپ نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے۔

تقنع کا مفہوم:

عربی زبان میں تقنع کے معنی سر کو چادر وغیرہ سے چھپالینا اور چادر کے کونوں کو مونڈھوں پر ڈالنا اور ایسا طریقہ کبھی سردی گرمی سے حفاظت کے لئے ہوتا ہے اور کبھی شرم وحیا کے طور پر آپ کا معمول تھا کہ جب گھر میں اندر خواتین کے پاس جاتے تو آپ سر

مبارک پر چادر کا کنارا ڈال لیتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا سر مبارک کو چادر کے کونے سے ڈھانکنا یا تو دھوپ کی تمازت و تپش سے بچنے کے لئے تھا' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اس لئے ڈھانک رکھا تھا کہ چہرہ چھپا رہے اور لوگ (دشمنانِ دین) پہچان نہ سکیں۔

یہ حدیث اصل میں اس حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس میں ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے کہ (مکہ میں) بیعت العقبہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کے حکم کے منتظر تھے اِدھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات کے درخواست گزار تھے کہ اس سفر میں ان کو رفاقت کا شرف حاصل ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے تھے کہ اگر ہجرت کا حکم نازل ہوا تو ایسا ہی ہوگا (کہ اس سفر میں تم ہی رفیق بنو گے) چنانچہ ایک دن اچانک ہجرت کا حکم نازل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لائے اور ان کو بتایا کہ ہجرت کا حکم نازل ہو گیا ہے اور یہ ہدایت ملی ہے کہ میں ہجرت کے لئے مکہ سے نکل جاؤں اور تم میرے رفیق بنو' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں حضرت ابوبکرؓ کو لے کر ان کے مکان کی اس کھڑکی سے نکلے جو مکہ کے نشیبی علاقہ میں واقع ثور پہاڑ کی سمت میں تھی اور غار ثور میں چھپ گئے......الخ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْإِزَارِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي غِفَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ

باب: تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کا بیان

۶۸۴: مسدد' یحییٰ' ابوغفار' ابوتمیمہ' ظریف بن خالد' ابوجری جابر بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ جو بھی گفتگو کرتے ہیں لوگ اس گفتگو کو قبول کر لیتے ہیں میں نے لوگوں سے معلوم کیا یہ کون شخص ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ نبیؐ ہیں میں جب آپ کے قریب گیا تو میں نے عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دو مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہا کرو اس لئے کہ اس طرح تو مردوں کو سلام کیا جاتا ہے بلکہ تم کہو السلام علیک۔ میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ضرور میں اس اللہ کا فرستادہ ہوں جب تم کو کبھی تکلیف پہنچ جائے پھر تم اس کو یاد کرو یعنی اس سے دُعا مانگو تو تمہاری تکلیف کو دور کر دے گا۔ اور تم پر جس سال قحط پڑ جائے پھر تم اس سے دُعا مانگو تو وہ تمہارے لئے اناج اور (تمہارے جانوروں کے لئے) گھاس پیدا کر دے گا۔ اور جب تم کسی جنگل میں ہو پھر تمہاری اُونٹنی گم ہو جائے اور تم اس سے دُعا مانگو تو وہ تمہاری سواری تمہیں لوٹا دے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کسی شخص کو گالی نہ دینا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس دن سے میں نے کسی شخص کو گالی نہیں دی نہ کسی آزاد شخص کو نہ کسی غلام کو نہ اُونٹ کو اور نہ بکری کو۔ پھر آپ نے فرمایا نیکی کی کسی بات کو کمتر نہ سمجھو اور

وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ۔

اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کیا کرو کیونکہ یہ بھی نیکی کا کام ہے۔ اور اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اُونچا رکھا کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک (رکھ لو) اور تم تہبند نیچے لٹکانے سے بچتے رہو کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے اور وہ شخص تمہارے عیب سے واقف ہے اور وہ عیب بیان کرے تو تم اس شخص کے جس عیب سے واقف ہو اس کو بیان نہ کرو اس لئے کہ اس شخص کے کہنے کا گناہ اسی شخص کے سر ہوگا۔

علیک السلام کہنا:

آپ نے علیک السلام کہنے سے اسلئے منع فرمایا کہ اہلِ عرب میّت کو علیک السلام کہہ کر سلام کرتے تھے۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِنِّي لَأَتَعَاهَدُ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ۔

۶۸۵: نفیلی' زہیر' موسیٰ بن عقبہ' حضرت سالم بن عبداللہ' اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر کی وجہ سے لٹکائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے تہبند کا ایک کونا لٹکتا رہتا ہے اِلّا یہ کہ میں اس کا ہر وقت خیال کروں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے اس طرح کرتے ہیں (یعنی کپڑا لٹکاتے ہیں)

کپڑا لٹکانا منع ہے:

اس حدیث میں کپڑا لٹکانے کی ممانعت ہے کہ تہبند' چادر ضرورت سے زیادہ اور تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے نہیں لٹکانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح انسان میں تکبر پیدا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

۶۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ

۶۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوجعفر' عطاء بن یسار' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی تہبند لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا جاؤ تم وضو کر کے آؤ وہ شخص چلا گیا اور (دوبارہ) وضو کر لیا۔ پھر وہ شخص آیا تو آپ نے فرمایا جاؤ پھر وضو کر کے آؤ۔ اور اس شخص نے پھر وضو کر لیا۔ پھر وہ شخص آیا تو آپ نے اس شخص سے فرمایا جاؤ وضو کر کے آؤ۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کو یہی حکم فرماتے ہیں کہ وضو کر کے آؤ۔ پھر آپ خاموشی اختیار فرما لیتے ہیں۔ (آخر آپ کا مقصد کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ شخص تہبند لٹکا کر نماز پڑھتا

رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔

ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند یا (پاجامہ وغیرہ) لٹکا کر نماز پڑھے۔

۶۸۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَ : لَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوْ الْفَاجِرِ۔

۶۸۷: حفص بن عمر' شعبہ' علی بن مدرک' ابوزرعہ' خرشہ بن حر' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے گفتگو نہیں فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جو کہ برباد ہو گئے اور خسارہ میں پڑ گئے۔ آپ نے پھر تین مرتبہ یہی فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جو برباد ہو گئے اور خسارہ میں پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا ایک تو تہبند لٹکانے والا شخص' دوسرے احسان (کر کے) جتلانے والا' تیسرے جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا۔

۶۸۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ۔

۶۸۸: مسدد' یحییٰ' سفیان' اعمش' سلیمان' خرشہ' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا لیکن پہلی روایت اس سے (زیادہ) مکمل ہے اور احسان جتانے والا وہ شخص ہے کہ احسان جتلائے بغیر کچھ بھی نہ دے۔

۶۸۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ

۶۸۹: ہارون بن عبداللہ' ابوعامر' ہشام' حضرت قیس بن بشر سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا اور وہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہم نشیں تھے۔ انہوں نے بیان کیا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دمشق میں ایک شخص تھا جنہیں ابن الحنظلیہ کہا جاتا تھا۔ وہ خلوت پسند تھے اور وہ لوگوں میں کم بیٹھا کرتے تھے (یعنی گوشہ نشین شخص تھے) اکثر و بیشتر وہ نماز میں مشغول رہتے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو تسبیح و تکبیر میں مشغول ہو جاتے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں چلے جاتے۔ ایک دن وہ شخص ہم لوگوں کے پاس سے گزرے۔ ہم لوگ ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں کہ جو ہم لوگوں کو نفع بخشے اور آپ کو کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا

جہاد کے لئے ایک چھوٹے لشکر کو روانہ فرمایا جب وہ لشکر واپس آیا تو اس لشکر میں سے ایک شخص آیا اور اسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ وہ شخص اپنے قریب والے شخص سے کہنے لگا کاش تم نے ہم کو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے مقابلہ کے لئے کھڑے تھے ہم لوگوں میں سے فلاں شخص نے نیزہ اُٹھا کر دشمن کے مارا۔ اور (مارتے وقت) یہ کہا یہ مار (چوٹ) میری طرف سے لے۔ میں قبیلہ غفار کا بیٹا ہوں۔ تم اس کو کہنے کو کیا خیال کرتے ہو؟ اس شخص نے کہا میری رائے میں تو اس شخص کا اجر ضائع ہو گیا یہ بات ایک دوسرے شخص نے بھی سنی تو اس نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر دونوں اشخاص نے جھگڑا کیا یہاں تک کہ (یہ بات) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی اور آپ نے فرمایا اس میں کیا برائی ہے؟ اگر اس شخص کو ثواب بھی مل جائے اور لوگ اس شخص کی تعریف بھی کریں۔ بشر تغلبی نے بیان کیا میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ یہ بات سن کر خوش ہو گئے اور وہ اپنا سر اس شخص کی طرف اُٹھا کر دریافت فرمانے لگے کہ کیا آپ نے یہ بات خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگا ہاں۔ پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ متعدد مرتبہ یہی دریافت کرنے لگے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید وہ ان کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔ بشر تغلبی کہتے ہیں کہ ایک روز پھر اس شخص کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی بات ہم کو سنا دو کہ جس میں ہمارا فائدہ ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہم لوگوں میں سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑوں کے پالنے پر خرچ کرے (بہ نیت جہاد) تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص برابر صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو اور کبھی اپنا ہاتھ بند نہ کرے (یعنی مسلسل صدقے دیئے جا رہا ہو) پھر ایک روز وہ شخص ہمارے پاس سے گزرے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی بات سنائیں جس میں ہماری بھلائی ہو اور اس میں (بیان کرنے میں) آپ کو نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے

يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَتّٰى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ۔ فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اس کے پٹھے (مراد سر کے بال) بڑھے ہوئے نہ ہوتے اور اس کا تہبند نیچے نہ ہوتا۔ یہ خبر خریم کو پہنچی تو انہوں نے جلدی سے اس تہبند کو آدھی پنڈلی تک اُونچا کر دیا۔ پھر ایک روز اس شخص کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ کوئی ایسی بات سنائیں کہ جس میں ہم لوگوں کا نفع ہو اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ (سفر سے واپسی میں) فرماتے تھے تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو تو تم اپنی سواریوں کو ٹھیک کر لو اور اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا کر لو تا کہ تم لوگوں میں تل کی طرح بن جاؤ (کہ تم کو ہر ایک آدمی دیکھ کر شناخت کر لے) اللہ تعالیٰ فحش بات کہنے اور فحش بات سننے کو پسند نہیں فرماتے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابونعیم نے ہشام کے واسطہ سے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں میں تل کی طرح سے ہو جاؤ گے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا اصرار:

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے غیر معمولی اصرار کیا اور انہوں نے اس قدر نزدیک ہونا شروع کیا کہ مجھ کو یہ خیال ہوا کہ وہ اس شخص کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔

''غرور و تکبر'' کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص غرور و تکبر کے بغیر اپنے پائجامے یا تہبند کو ٹخنوں سے لٹکائے تو یہ حرام نہیں' تاہم مکروہ تنزیہی یہ بھی ہے اور کسی عذر کے سبب جیسے سردی یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے پائجامہ و تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے پیر کے جتنے حصہ پر بھی تہبند وغیرہ لٹکا ہوا ہوگا وہ پورا حصہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ بعض حضرات نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ یہ عمل یعنی ٹخنے سے نیچے تہبند وغیرہ لٹکانا) ایک مذموم عمل ہے اور دوزخیوں کا کام ہے۔ ٹخنے سے نیچے ازار وغیرہ لٹکانے کے مسئلہ میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ اس سلسلے میں جو احادیث منقول ہیں ان میں زیادہ تر ازار کے لٹکانے کا ذکر ہے اور ازار لٹکانے والے کے حق میں بہت سخت وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں' یہاں تک کہ ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے ایک دن ایک شخص کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ اس کے پائینچے ٹخنوں سے نیچے تھے' تو آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ اسی طرح ایک روایت میں یہ منقول ہے کہ 'شعبان کی پندرہویں شب میں سب (مسلمانوں) کی بخشش کی جاتی ہے' علاوہ عاق' مدمن خمر اور مسبل ازار کے کہ ان لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی''۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان ساری وعیدوں اور ممانعت کا تعلق محض ازار ہی سے نہیں ہے بلکہ سب کپڑوں سے ہے' یعنی بدن پر جو بھی کپڑا ضرورت سے زائد اور سنت کے دائرے سے باہر ہوگا اس پر مذکورہ ممانعت کا حکم عائد ہوگا جہاں تک ازار کی تخصیص کا تعلق ہے تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اس زمانہ میں چادر اور ازار عام طور پر لباس تھا اس لئے اس کے استعمال کی کثرت کی بنا پر اس کا ذکر کیا گیا' ویسے بعض روایتوں میں ازار کے ساتھ دوسرے کپڑوں جیسے قمیص اور پگڑی کا بھی وضاحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے' چنانچہ آگے دوسری فصل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت نقل ہوگی کہ الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منها شیئا خیلاء الخ اسی طرح اسی فصل میں ابھی اوپر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کی جو روایت گزری ہے اس میں مطلق کپڑے کا ذکر ہے' اس سے

بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لباس میں ضرورت سے زائد کپڑا رکھنے کی ممانعت کا تعلق ہر کپڑے سے ہے۔
بہر حال عزیمت یعنی اولیٰ درجہ یہ ہے کہ ازار یعنی تہبند و پائجامہ کو نصف پنڈلی تک رکھا جائے' چنانچہ آنحضرت ﷺ اپنا تہبند نصف پنڈلی ہی تک رکھتے تھے البتہ رخصت یعنی اجازت و آسانی کا درجہ ٹخنوں تک ہے کہ تہبند و پائجامہ کو زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک رکھا جا سکتا ہے کرتے و قمیص اور عبا و شیروانی وغیرہ کے دامن کا بھی یہی حکم ہے' اسی طرح قمیص و کرتے وغیرہ کی آستینوں کی مسنون لمبائی یہ ہے کہ وہ بند دست یعنی ہاتھ کے جوڑ تک ہوں عمامہ کا شملہ زیادہ سے زیادہ اتنا چھوڑا جانا چاہئے جو نصف پشت تک رہے' جو شملہ لمبائی یا چوڑائی میں اس سے زائد ہوگا وہ بدعت اور اس سے زائد لٹکانے میں شمار ہوگا جو ممنوع ہے۔ چنانچہ بعض علاقوں اور شہروں کے لوگ اپنے لباس میں جو زائد از ضرورت کپڑا استعمال کرتے ہیں جیسے ضرورت سے زائد لمبی لمبی آستینوں اور وسیع و عریض دامنوں والے کرتے' کئی کئی گز کے پاجامے اور شلواروں اور بڑے بڑے عمامے اور پگڑ کا رواج بعض جگہ پایا جاتا ہے وہ خلاف سنت ہے بلکہ یہ زائد ضرورت کپڑے صرف کرنا اگر تکبر و غرور کی نیت سے ہوگا تو اس کو حرام کہیں گے اور اگر لوگوں کی دیکھا دیکھی یا کسی رواج کے تحت ہوگا تو اس کو مکروہ کہا جائے گا۔ کپڑوں میں ضرورت سے زائد لمبائی چوڑائی عورتوں کے لئے بھی ممنوع ہے لیکن مردوں کی بہ نسبت ایک بالشت یا دو بالشت کے بقدر زائد ہونا جائز ہے' بلکہ اتنی زائد مقدار تو مستحب ہے جو پردہ پوشی کے بقدر ہو' جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ!

۶۹۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ مُوسَى عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ۔

باب: تکبر اور غرور کی برائی

۶۹۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ہناد' ابو الاحوص' عطاء بن سائب' سلمان اغر' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ہناد کی روایت ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا تہبند ہے تو جو شخص ان دونوں (چیزوں) میں سے کسی ایک کو بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔

۶۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ۔

۶۹۱: احمد بن یونس' ابوبکر' اعمش' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا کہ جس کے قلب میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا اور (وہ شخص) جہنم میں داخل نہ ہوگا کہ جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قسملی نے بھی اعمش سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۶۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

۶۹۲: محمد بن مثنیٰ' عبدالوہاب' ہشام' محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ۔

سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک خوبصورت شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو حسن و جمال پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن و جمال عطا فرمایا ہے جس کو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص حسن و جمال میں میرے جوتے کے تسمہ کے بقدر بھی مجھ سے زیادہ نہ بڑھنے پائے۔ کیا یہ بات غرور میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ غرور یہ ہے کہ انسان حق کے سامنے اکڑے اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھے۔

بَابٌ فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ

باب: تہبند کس جگہ تک باندھے؟

۶۹۳: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ۔

۶۹۳: حفص بن عمر' شعبہ' علاء بن عبدالرحمٰن' انکے والد عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے ایک باخبر آدمی سے بات کی ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا تہبند نصف ساق تک ہوتا ہے اگر (تہبند یا پاجامہ) پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان باندھے تو کوئی حرج نہیں (گنجائش ہے) اور (اگر) ٹخنوں سے نیچے (باندھے) تو دوزخ میں داخل ہونے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کہ تکبر کی بنا پر اپنا تہبند (یا پاجامہ وغیرہ) لٹکائے۔

۶۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۶۹۴: ہناد' حسین' عبدالعزیز' سالم بن عبداللہ' ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِسبال (کپڑے کا لٹکانا) تہبند کرتے اور عمامہ میں ہوتا ہے۔ جس شخص نے تکبر کی بنا پر ان (اشیاء) میں سے کسی کو گھسیٹا (نیچے لٹکایا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا۔

اسبال کا مفہوم:

اسبال کہتے ہیں بوجہ تکبر کپڑا نیچے لٹکانا کرتا' پاجامہ' چادر' رومال ہر ایک کپڑے کو غرور کی بنا پر نیچے لٹکانا ناجائز ہے اور کرتے میں اسبال یہ ہے کہ آدمی کرتے کی آستینوں کو پہنچے سے نیچے لٹکائے اُنگلیوں کی گرہ تک' اس طرح آستین لٹکانا بھی منع ہے اور اسبال میں داخل ہے۔

کپڑے کو شرعی مقدار سے زائد لٹکانے کی جو حرمت و کراہت منقول ہے اس کا تعلق محض ازار یعنی تہبند و پائجامہ ہی سے نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں بلکہ کرتے اور پگڑی میں کپڑے کا اسراف کرنا اور ان کو شرعی مقدار سے زائد لٹکانا حرام و مکروہ ہے

جیسا کہ اوپر منقول ہے مزید تفصیل کیلئے کتب فقہ ملاحظہ کیجئے۔

۶۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ۔

۶۹۵: ہناد ٗابن المبارک ٗ ابوالصباح ٗ حضرت یزید بن ابی سمیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند (نیچے) لٹکانے کے بارے میں جو فرمایا ہے وہی (ممانعت) قمیص (نیچے) لٹکانے میں بھی ہے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُهَا۔

۶۹۶: مسدد ٗیحییٰ ٗ محمد بن ابی یحییٰ ٗ حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تہبند باندھے ہوئے دیکھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما سامنے کی طرف سے (تہبند) اس قدر لٹکاتے کہ ان کے کپڑے کا کونہ پیروں پر آجاتا اور وہ پیچھے اُونچا کر لیتے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح چادر کیوں باندھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ازار باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل:

مذکورہ حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیروں پر کپڑے کا کنارہ اور کونہ آنے کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے کپڑے کا کنارہ کھڑے ہونے کی حالت میں ان کے ٹخنوں پر رہتا اور اسبال کے متعلق تفصیلی بحث درس ترمذی از حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی میں مذکور ہے جس کا کچھ خلاصہ جلد اوّل میں بھی گزر چکا ہے۔

اگر تہبند کے آگے سے لٹکا ہوا ہو لیکن پیچھے سے اٹھا ہوا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ تہبند و پاجامہ آگے کی طرف تو لٹکا رہے لیکن پیچھے کی طرف سے ٹخنوں سے اوپر اٹھا رہے تو عدم اسبال یعنی ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکانے کے حکم کی تعمیل کے لئے کافی ہے۔

الحمد للہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۵ مکمل ہوا

پارہ ۲۶

بَابٌ فِي لِبَاسِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کے لباس کا بیان

۶۹۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ۔

۶۹۷: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی خواتین پر اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی۔

مستحق لعنت افراد:

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی خواتین پر لعنت بھیجی جو کہ خواتین کی وضع قطع چھوڑ کر مردوں کی وضع قطع اختیار کریں۔ اسی طرح جو مرد' مردانہ وضع قطع چھوڑ کر خواتین کی وضع قطع اختیار کرے جیسا کہ آج کل عورت و مرد اس قسم کے لباس استعمال کرنے لگے ہیں کہ مرد' عورت معلوم ہوتا ہے اور عورت مرد معلوم ہوتی ہے ایسے افراد کے لئے اس حدیث میں سخت وعید ہے۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔

۶۹۸: زہیر بن حرب' ابو عامر' سلیمان بن بلال' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو خواتین کا لباس پہنے اور آپ ﷺ نے اس خاتون پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا لباس پہنے۔

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَبَعْضُهُ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ۔

۶۹۹: محمد بن سلیمان' سفیان' ابن جریج' حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ ایک عورت (مردوں والا) جوتا پہنتی ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے مرد بننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ میں ان عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے جو اپنے آپ کو وضع قطع' رہن سہن اور لباس وغیرہ میں مردوں کے مشابہ بناتی ہیں۔ شرعۃ الاسلام کی شرح میں لکھا ہے کہ مہندی لگانا عورتوں کے لئے تو مسنون ہے اور مردوں کے لئے بلا عذر لگانا مکروہ ہے' کیونکہ اس میں عورتوں کی مشابہت لازم آتی ہے۔ اس قول سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے مہندی سے بالکل عاری رہنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں اس کی مردوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾

باب: آیت ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (عورتیں اپنی چادریں لٹکا کر رکھیں)

۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ عَمِدْنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَّ أَبُو كَامِلٍ فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ خُمُرًا۔

۷۰۰: ابوکامل' ابوعوانہ' ابراہیم' صفیہ بنت شیبہ' عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے انصار کی خواتین کا تذکرہ فرمایا تو انکی تعریف بیان فرمائی اور ان کیلئے اچھی بات کہی اور فرمایا جب سورۂ نور کی آیت: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ﴾ نازل ہوئی یعنی اے نبی ایمان والی خواتین سے فرما دیجئے کہ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو تھامے رکھیں اور اپنا سنگھار نہ دکھلائیں مگر جو کھلی چیز ہے اس میں سے (یعنی چہرہ' ہاتھ' پاؤں) اور اپنے دوپٹے اپنے گریبان تک ڈالے رکھیں) تو انہوں نے پردوں کو یا تہبندوں (راوی کو شک ہے) کو چاک کر کے دوپٹے بنا لئے۔

۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ۔

۷۰۱: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' ابن خثیم' صفیہ' حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ﴾ نازل ہوئی یعنی وہ خواتین اپنے اُوپر تھوڑی سی چادریں لٹکا لیں تو انصار کی خواتین اس طرح نکلتی تھیں جیسے کہ ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہوئے ہیں یعنی وہ کالے رنگ کے کپڑے سروں پر ڈال لیا کرتی تھیں۔

بَاب فِي قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

باب: آیت کریمہ: ''اور دوپٹوں کو گریبانوں پر ڈالے رکھیں'' کے بارے میں

۷۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ أَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ أَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔

۷۰۲: احمد بن صالح' سلیمان' ابن السرح' احمد بن سعید' ابن وہب' قرۃ' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان خواتین پر رحمت نازل فرمائے جنہوں نے سب سے شروع میں ہجرت کی تھی جب اللہ تعالیٰ قدوس نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ یعنی اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر لٹکا دیں تو انہوں نے اپنے پردوں کو چاک کر کے اپنے دوپٹے بنا لئے گویا اسی وقت تعمیل حکم کی۔ ابن صالح نے اَكْنَفَ کے بجائے اَكْثَفَ کہا ہے۔

۷۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ

۷۰۳: ابن سرح نے بیان کیا کہ میں نے اپنے ماموں کی کتاب میں

خَالِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

بواسطہ عقیل ابن شہاب اسی طرح روایت دیکھی ہے۔

بَابٌ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا

باب: عورت کونسا سنگھار ظاہر کرسکتی ہے؟

۷۰۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

۷۰۴: یعقوب' مؤمل' ولید' سعید' قتادہ' خالد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے چہرۂ مبارک پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت کو حیض آنے لگے تو یہ بات صحیح نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ اس کے علاوہ نظر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے اور خالد بن دریک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

باریک کپڑا پہننا:

بمطلب یہ ہے کہ اس قدر باریک کپڑا جس سے جسم کی ساخت محسوس ہو عورت کو اس کا پہننا جائز نہیں اور محرم کے سامنے عورت کو چہرہ' گٹے اور ہاتھوں کا کھولنا درست ہے اس کے علاوہ اعضاء کا کھولنا درست نہیں اور پردے سے متعلق تفصیلی احکام حضرت تھانوی کے رسالہ ''پردے کے شرعی احکام'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ

باب: غلام کا اپنی مالکہ کا سر کھلا ہوا دیکھنے کا بیان

۷۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔

۷۰۵: قتیبہ' یزید' لیث' ابن زبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے سینگی لگانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے سینگی لگانے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے دودھ شریک بھائی تھے یا ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔

۷۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ كَانَ قَدْ

۷۰۶: محمد بن عیسیٰ' ابوجمیع' ثابت' انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک غلام لے کر تشریف لائے جو انہیں ہبہ کیا تھا۔ اس وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑا پہنے ہوئے تھیں جب وہ اس کپڑے سے سر چھپاتیں تو وہ کپڑا

وَهَبَهُ لَهَا قَالَ وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ۔

ٹانگوں تک (پورا) نہ ہوتا اور جب ٹانگوں کو چھپاتیں تو وہ کپڑا سر تک نہ پہنچ پاتا۔ نبیؐ نے فاطمہ کو اس مشکل میں دیکھا تو فرمایا (اگر تمہارا سر یا تمہارے پاؤں کھلے رہ جائیں تو) اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ تمہارے والد ہیں یا تمہارا غلام ہے۔

مالکہ کا غلام سے پردہ:

واضح رہے کہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے اور جن حضرات نے اپنے غلام سے عورت کو پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے اس حدیث کے بارے میں ان حضرات کی یہ رائے ہے کہ وہ غلام اس وقت بالغ نہیں تھا۔

بَاب فِي قَوْلِهِ: ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کے بارے میں

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً فَقَالَ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هَذَا فَحَجَبُوهُ۔

۷۰۷: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک کی خدمت میں ایک ہیجڑا آتا تھا وہ اس کو ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں سے سمجھتی تھیں۔ ایک دن نبیؐ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ ہیجڑا بھی بیٹھا ہوا تھا اور ایک عورت کی تعریف و توصیف بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جب وہ عورت سامنے آتی ہے تو (موٹاپے کی وجہ) اس عورت کے پیٹ پر چار چار سلوٹیں ظاہر ہوتی ہیں اور جب وہ عورت پشت موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ سلوٹیں نظر آتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ بھی خواتین کی باتوں سے واقف ہے اب یہ تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے اس وقت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے اس سے پردہ کرنا شروع کر دیا۔

﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ سے مراد:

﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جن کو عورت کی طرف رغبت نہیں ہوتی جیسے مخنث' مزدوری کرنے والے' کمانے والے' صفائی کرنے والے یا بوڑھے ضعیف لوگ وغیرہ وغیرہ۔

۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا

۷۰۸: محمد بن داؤد' الرزاق' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث روایت ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہیجڑے کو (میدان)

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ۔

بیداء کی طرف نکلوا دیا اور وہ ہر جمعہ کو کھانا مانگنے کے لئے شہر میں آتا تھا۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ إِذَنْ يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ۔

۷۰۹: محمود بن خالد' عمر' حضرت امام اوزاعی سے یہی حدیث روایت ہے اس میں اس طرح ہے کہ (جب آپ ﷺ نے اس ہیجڑے کو شہر بدر کرا دیا) تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ بھوکا مر جائے گا تو آپ ﷺ نے اس کو ایک ہفتے میں دو مرتبہ میں شہر میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی تا کہ وہ بھیک مانگ کر شہر سے چلا جایا کرے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مُخنَثْ یا مُخنِثْ (زیادہ صحیح مُخَنَّثْ ہی ہے) اصل "خنث" ہے جس کے لغوی معنی نرمی اور شکستگی کے ہیں۔ مخنث اس مرد کو کہتے ہیں جو عورتوں کا سا لباس پہنے' عورتوں کی طرح ہاتھ پیروں کو مہندی کے ذریعہ رنگین کرے' بات چیت میں عورتوں کا لب ولہجہ اختیار کرے اور اسی طرح جملہ حرکات وسکنات میں عورتوں کا انداز اپنائے' ایسے مرد کو ہماری بول چال میں ہیجڑہ یا زنانہ بھی کہا جاتا ہے۔ مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ ان کے اعضاء جسم اور انداز میں خلقی اور جبلی طور پر عورتوں کی سی نرمی و لچک ہوتی ہے' گویا ان میں قدرتی طور پر عورتوں کے اوصاف و عادات ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض مرد اگرچہ اپنے اعضاء جسم اور خلقت و جبلت کے اعتبار سے مکمل مرد ہوتے ہیں مگر جان بوجھ کر اپنے کو عورت بنانا چاہتے ہیں چنانچہ وہ بات چیت کے انداز اور رہن سہن کے طور طریقوں میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں' یہاں تک کہ اپنے فوطے اور عضو تناسل کٹوا کر نامرد بھی بن جاتے ہیں۔ مخنثوں کی اسی قسم کے حق میں لعنت و مذمت فرمائی گئی ہے۔ اس کے برخلاف پہلی قسم اس لعنت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ تو معذوری کی شکل ہے اس میں اپنے قصد وارادہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾

باب: ارشادِ ربانی: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کے بارے میں

۷۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ الْآيَةَ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْآيَةَ۔

۷۱۰: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ (یعنی مؤمن عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں الخ کا حکم منسوخ ہوا اور اس سے وہ عورتیں مستثنیٰ ہو گئیں جو گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں اور جنہیں نکاح کی طلب نہیں ہوتی۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ

۷۱۱: محمد بن علاء' ابن مبارک' یونس' زہری' نبہان' حضرت اُمّ سلمہ رضی

الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ۔

اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر تھی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں کہ اسی دوران حضرت عبداللہ ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہا تشریف لائے اور یہ واقعہ پردے سے متعلق آیت نازل ہونے کے بعد کا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ تو نابینا ہیں نہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہماری شناخت کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم اس کو نہیں دیکھتیں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَيْمُونِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرُ إِلَى عَوْرَتِهَا۔

۷۱۲: محمد بن عبداللہ، ولید، اوزاعی، حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے غلام کا نکاح اپنی باندی سے کر دے تو پھر اپنی باندی کا ستر نہ دیکھے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَصَوَابُهُ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ وَهِمَ فِيهِ وَكِيعٌ۔

۷۱۳: زہیر بن حرب، وکیع، داؤد بن سوار، حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنی باندی کا نکاح غلام یا خادم سے کر دے تو پھر اس کے ستر کو نہ دیکھے ناف کے نیچے اور گھٹنوں سے اُوپر تک۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں صحیح نام سواد بن داؤد ہے اور وکیع سے اس میں خطا ہوئی ہے۔

بَاب كَيْفَ الِاخْتِمَارُ

باب: سر پر دوپٹہ اوڑھنے کا بیان

۷۱۴: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى قَوْلِهِ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ يَقُولُ لَا تَعْتَمَّ

۷۱۴: زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن (دوسری سند) مسدد، یحییٰ، سفیان، حبیب، وہب، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ لپیٹے ہوئے تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم (دوپٹے کا) ایک ہی پیچ رکھو اس کے دو پیچ نہ کرو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ لفظ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ کا مفہوم یہ ہے مرد کی طرح پگڑی نہ باندھیں یعنی دو پیچ نہ دیں اس کے ایک یا دو گھوم

مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكَرِّرُهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ۔

میں تکرار نہ کریں۔

خواتین کے لئے ایک ہدایت:

مطلب یہ ہے خواتین دوپٹہ اس طرح اوڑھیں کہ دوپٹہ اوڑھنے میں مردوں کے عمامہ باندھنے سے مشابہت نہ ہو اور دوپٹے کو ایک ہی موڑ اوڑھیں۔

بَابٌ فِي لِبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ

۷۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

باب: خواتین کے لئے باریک کپڑا پہننے کا بیان

۷۱۵: احمد بن عمرو احمد بن سعید ابن وہب ابن لہیعہ موسیٰ بن جبیر عبید اللہ بن عباس خالد بن یزید حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مصری کپڑے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کپڑوں میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا اس کپڑے کو چاک کر کے دو ٹکڑے کر کے اس میں سے ایک ٹکڑے کا قمیص (اپنے واسطے) بنالو اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دو تا کہ وہ اس سے اپنا دوپٹہ بنالے۔ راوی نے بیان کیا کہ جس وقت دحیہ نے پشت موڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اپنی بیوی کو بتادینا کہ وہ اس دوپٹہ کے نیچے ایک اور کپڑا بھی پہن لے تا کہ اس کا جسم ظاہر نہ ہو یعنی اس کا جسم ننگا نظر نہ آئے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے روایت کرتے ہوئے (عبید اللہ بن عباس کے بجائے) عباس بن عبید اللہ بن عباس بیان کیا۔

خلاصۃ الباب: ''قباطی'' اصل میں ''قبطیہ'' کی جمع ہے قبطیہ ایک خاص قسم کے کپڑے کو کہتے ہیں جو سفید اور مہین ہوتا تھا اور مصر میں بنا کرتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کوئی ایسا کپڑا پہننا چاہے جس کے نیچے بدن جھلکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ خالی وہی کپڑا نہ پہنے بلکہ کپڑے کے نیچے کوئی اور کپڑا لگالے تا کہ اس کا بدن نہ جھلکے۔

بَابٌ فِي قَدْرِ الذَّيْلِ

۷۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ

باب: عورت تہبند کتنا لٹکائے؟

۷۱۶: عبد اللہ بن مسلمہ مالک ابوبکر نافع صفیہ بنت ابی عبید ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کے سامنے جب تہبند کے بارے میں تذکرہ ہوا تو میں نے آپ کے سامنے عورت کے تہبند (یعنی شلوار وغیرہ عورتوں کے پاجامہ وغیرہ) کے بارے میں تذکرہ کیا اور عرض کیا یارسول اللہ! عورت کیا کرے؟ (یعنی اگر عورت شلوار پاجامہ تہبند وغیرہ نیچے تک نہ پہنے تو کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

کرے؟ کیونکہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہے) آپؐ نے فرمایا عورت ایک بالشت تک (ازار وغیرہ) کو لمبا کرے پھر اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا کہ تب بھی ستر کھلنے کا اندیشہ ہے تو آپ نے فرمایا پھر عورت ایک ہاتھ لمبا کرے اس سے زیادہ نہیں۔

۷۱۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ۔

۷۱۷: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' عبیداللہ' نافع' سلیمان بن یسار' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن اسحٰق اور ایوب نے نافع' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا۔

۷۱۸: مسدد' یحییٰ' سفیان' زید' ابوصدیق' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے ایک بالشت' تہبند لٹکانے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے (ازار) زیادہ (لمبا) کرنا چاہا تو آنحضرت ﷺ نے دو بالشت کی اجازت عطا فرمائی آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہمارے پاس اپنا (لباس وغیرہ) بھیجا کرتی تھیں ہم اپنے ہاتھوں سے اُن کپڑوں کی پیمائش کرتے تھے۔

بَابٌ فِي أُهُبِ الْمَيْتَةِ

باب: مرے ہوئے جانور کی کھال کے بارے میں

۷۱۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا وَاسْتَنْفَعْتُمْ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

۷۱۹: مسدد' وہب' عثمان' ابن ابی خلف' سفیان' زہری' عبیداللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ مسدد اور وہب کہتے ہیں کہ میمونہؓ سے روایت ہے کہ ہماری آزاد کردہ باندی کو صدقہ کی ایک بکری ملی اور وہ مرگئی۔ حضرت رسول کریم ﷺ وہاں پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اس بکری کی کھال کو دباغت سے پاک بنا کر اپنے استعمال میں کیوں نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ وہ بکری تو مُردار ہے' آپ ﷺ نے فرمایا صرف اس بکری کو کھانا حرام ہے (اس کی کھال کو استعمال کرنا حرام نہیں ہے)

۷۲۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ

۷۲۰: مسدد' یزید' معمر' ابن شہاب' زہری' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ تم

قَالَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ۔

لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں نفع حاصل نہیں کیا اور اس روایت میں دباغت سے متعلق بیان نہیں کیا۔

۷۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُولُ يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاغَ وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ۔

۷۲۱: محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، حضرت معمر نے بیان کیا کہ ابن شہاب زہری دباغت کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اوزاعی، یونس اور عقیل نے زہری کی روایت میں دباغت کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ اور زبیدی اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے روایت میں دباغت کا تذکرہ کیا ہے۔

دباغت کی تعریف:

دباغت کہتے ہیں مٹی یا نمک یا راکھ یا مسالہ لگا کر کھال کو صاف کرنا اور مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز لگا کر کھال کو دھوپ میں رکھ کر صاف اور خشک کیا جاتا ہے جس سے کھال کی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں انسان اور خنزیر کے علاوہ ہر ایک جانور کی کھال دباغت سے (خشک ہو کر) پاک ہو جاتی ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ: ((كل اهاب دبغ فقد طهر)) الحديث

۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔

۷۲۲: محمد بن کثیر، سفیان، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے جب چمڑا (مسالے وغیرہ یا مٹی وغیرہ لگا کر) صاف ہو گیا تو وہ پاک ہو گیا۔

۷۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

۷۲۳: عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید، محمد بن عبدالرحمٰن، ان کی والدہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرے ہوئے جانوروں کی کھالوں سے فائدہ حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے جبکہ ان کو دباغت دے دی جائے۔

۷۲۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ دِبَاغُهَا

۷۲۴: حفص بن عمر، موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، حسن، جون، حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں حضرت رسول کریم ﷺ ایک گھر میں تشریف لے گئے وہاں پر ایک مشک لٹکی ہوئی تھی (جو کہ پانی سے پوری بھری ہوئی تھی) آپ ﷺ نے اس میں سے پانی مانگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ (مشک) مرے ہوئے جانور کی کھال کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھال، دباغت

طُهُورُهَا۔

دینے سے پاک ہوگئی ہے(اس کا استعمال بلاشبہ درست ہے)

۷۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَ يَحِلُّ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

۷۲۵: احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو بن حارث، کثیر، عبداللہ، عالیہ بنت سبیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ پر بکریاں تھیں وہ بکریاں مرنا شروع ہوگئیں تو میں اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کاش تم ان کی کھالوں کو۔ لے کر ان سے نفع حاصل کرتیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا مرے ہوئے جانور کی کھال سے نفع حاصل کرنا درست ہے؟ میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جی ہاں یہ بات صحیح ہے ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک مری ہوئی بکری، گدھے کی طرح گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تم لوگوں نے اس بکری کی کھال حاصل کر لی ہوتی۔ لوگوں نے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وہ بکری مری ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کیا بات ہے؟ اس (بکری کی کھال) کو پانی اور قرظ پاک کر دیتا ہے۔

قرظ کی تشریح:

قرظ ایک قسم کے درخت کے پتے ہوتے ہیں جس سے کھال صاف کی جاتی ہے۔ اب اس کی جگہ ''کیمیکلز'' نے لے لی ہے۔

بَابُ مَنْ رَوَى أَنْ لَا يُنْتَفَعَ بِإِهَابِ الْمَيْتَةِ

باب: جن حضرات کی رائے میں مرے ہوئے جانور کی کھال، دباغت دینے سے پاک نہیں ہوتی

۷۲۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۷۲۶: حفص بن عمر، شعبہ، حکم، عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سرزمین جہینہ میں ہم لوگوں کے سامنے پڑھا گیا میں اس وقت نوجوان تھا۔ اس خط میں تحریر تھا کہ تم لوگ مرے ہوئے جانوروں کی کھال سے فائدہ حاصل نہ کرو نہ تو اس کی کھال سے فائدہ حاصل کرو اور نہ ہی اس کے پٹھوں (وغیرہ) سے۔

بغیر دباغت کھال استعمال کرنا:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ مُردار کی کھال بغیر دباغت کے استعمال نہ کرو البتہ دباغت کے بعد استعمال کرنا درست ہے۔

۷۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي

۷۲۷: محمد بن اسماعیل، ہاشم ثقفی، خالد، حکم بن عیینہ سے روایت ہے کہ

هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ الْحَكَمُ فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يُسَمَّى إِهَابًا مَا لَمْ يُدْبَغْ فَإِذَا دُبِغَ لَا يُقَالُ لَهُ إِهَابٌ إِنَّمَا يُسَمَّى شَنًّا وَقِرْبَةً۔

وہ چند حضرات کے ساتھ عبداللہ بن عکیم کے پاس گئے جو کہ قبیلہ جہینہ کے ایک شخص تھے۔ تو حکم کہتے ہیں کہ میں دروازہ پر بیٹھا رہا اور وہ حضرات (گھر کے) اندر داخل ہوئے جب وہ حضرات باہر آئے تو مجھ سے انہوں نے بیان کیا کہ ان سے عبداللہ بن عکیم نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے جہینہ کے لوگوں کو تحریر کیا کہ مرے ہوئے جانوروں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ حاصل نہ کریں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے فرمایا اِہاب دباغت دینے سے قبل والی کھال کو کہا جاتا ہے اور جب اس کھال کی دباغت دے دی جاتی ہے تو اس کو اہاب نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو شن یا قربہ کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي جُلُودِ النُّمُورِ!

باب: چیتوں کی کھال کے بارے میں

۷۲۸: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ۔

۷۲۸: ہناد وکیع ' ابی معتمر ' ابن سیرین ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ سوار ہوا کرو خالص ریشمی زینوں پر اور نہ چیتوں کی کھال پر۔ علامہ ابن سیرین نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ حدیث رسول کو بیان کرنے کے سلسلے میں تہمت زدہ نہیں تھے۔

۷۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ۔

۷۲۹: محمد بن بشار' ابوداؤد' عمران' قتادہ' زرارہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے ارشاد فرمایا فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں چلتے جن لوگوں کے پاس چیتے کی کھال ہوتی ہے (وہ لوگ تکبر کی بنا پر وہ کھالیں اپنے پاس رکھتے ہیں اور ان کو استعمال کرتے ہیں)۔

۷۳۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَرَاهَا مُصِيبَةً

۷۳۰: عمرو بن عثمان' بقیہ' بحیر' حضرت خالد سے روایت ہے کہ مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن الاسود اور قبیلہ بنی اسد میں سے ایک شخص جو (مقام) قنسرین کا باشندہ تھا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی وفات ہوگئی ہے۔ یہ بات سن کر حضرت مقدام نے کہا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھا اس پر اس شخص نے کہا کیا آپ اس واقعہ کو مصیبت سمجھتے ہیں؟ مقدام نے کہا میں اس واقعہ کو کس طرح

قَالَ لَهُ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ۔

مصیبت نہ سمجھوں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ بچہ ہے اور حضرت حسین، حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ہیں۔ یہ بات سن کر قبیلہ اسد کے شخص نے کہا اللہ کی پناہ کہ وہ ایک انگارہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے ٹھنڈا کر دیا۔ حضرت مقدام نے کہا لیکن میں آج کے دن تمہیں غصہ دلائے بغیر نہیں رہوں گا اور تمہیں ایسی بات سناؤں گا جو تمہیں ناگوار گزرے گی۔ پھر اس نے کہا اے معاویہ اگر میں سچ کہوں تو تم مجھ کو سچا کہنا اور اگر جھوٹ بولوں تو مجھے جھوٹا قرار دے دینا۔ معاویہؓ نے کہا میں اسی طرح کروں گا۔ مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم نے نبیؐ سے سنا ہے آپؐ سونا پہننے سے منع فرماتے تھے۔ معاویہؓ نے فرمایا جی ہاں، سنا ہے۔ پھر مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم واقف ہو کہ نبیؐ نے خالص ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ معاویہ نے فرمایا: ہاں۔ مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم واقف ہو کہ آنحضرت ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ معاویہ نے کہا جی ہاں۔ حضرت مقدام نے کہا واللہ میں تو تمہارے گھر میں یہ تمام چیزیں دیکھ رہا ہوں حضرت معاویہ نے فرمایا: اے مقدام! میں واقف ہوں کہ میں تمہارے ہاتھ سے نجات حاصل نہیں کر سکوں گا۔ خالد کہتے ہیں کہ پھر معاویہؓ نے مقدام کو اس قدر مال دینے کا حکم فرمایا جس قدر ان کے دو رفیقوں کو عنایت نہیں فرمایا۔ اور آپؐ نے ان کے صاحبزادے کا حصہ دو سو والوں میں مقرر کیا۔ حضرت مقدام نے وہ مال اپنے رفقاء میں تقسیم کر دیا اور قبیلہ بنو اسد کے شخص نے اپنے مال میں سے کسی کو کچھ نہ دیا جب یہ اطلاع حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا کہ حضرت مقدام ایک سخی شخص ہیں کہ جن کا ہاتھ کشادہ ہے اور جہاں تک اسدی کا تعلق ہے تو وہ اپنی چیز کو اچھی طرح روک کر رکھنے والا شخص ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد:

مذکورہ حدیث میں آپ ﷺ کے ارشاد کہ حسن مجھ سے ہے مفہوم یہ ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بہت مشابہ تھے اور آپ ﷺ ان سے غیر معمولی شفقت فرماتے اور ان کو گود میں بٹھا لیتے تھے اور بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اور قبیلہ بنی اسد کے شخص کے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں انگارے کا جو لفظ استعمال کیا اس سے اس شخص کا مقصد حضرت معاویہ

رضی اللہ عنہ کو خوش کرنا تھا اس لئے اس نے مذکورہ بات کہی۔ تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے حق میں اپنے ردِعمل کا اظہار نہیں فرمایا اور حضرت مقدام کی بات کو بھی بڑے تحمل سے سنا بلکہ انہیں کثیر مال بھی دیا۔ اور یہ مسئلہ اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق ہے جس کی مکمل تفصیل علامہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی تالیف ''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' اور دیگر کتب تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں یہاں پر تفصیل کا موقعہ نہیں۔

۷۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ۔

۷۳۱: مسدد' اسماعیل' یحییٰ' سعید' قتادہ' حضرت ابوملیح نے حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي الْاِنْتِعَالِ

باب: جوتے پہننے کے بارے میں

۷۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔

۷۳۲: محمد بن صباح' ابن ابی الزناد' موسیٰ بن عقبہ' ابوزبیر' جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کثرت سے جوتے پہنا کرو اسلئے کہ انسان جس وقت تک جوتے پہنا رہتا ہے تو گویا وہ ہمیشہ سوار رہتا ہے (یعنی اس کا پیر تکالیف سے محفوظ رہتا ہے)

۷۳۳: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۷۳۳: مسلم بن ابراہیم' ہمام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

۷۳۴: محمد بن عبد الرحیم' ابواحمد' ابراہیم' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

کھڑے ہو کر جوتا پہننا:

یہ حکم اس صورت میں ہے آدمی کو کھڑے ہو کر جوتے پہننے میں تکلیف ہو اور جوتا باندھتے وقت جھکنا پڑے لیکن جیسے عام طور پر آج کے دور میں کھلے جوتے' چپل پہنے جاتے ہیں تو ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

۷۳۵: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

۔۔۔ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے بلکہ دونوں جوتے پہنا کرے یا دونوں جوتوں کو اُتار کر رکھ لیا کرے (ایسا نہ ہو کہ ایک پاؤں میں جوتا ہو اور دوسرے میں نہ ہو کیونکہ یہ وقار کے منافی ہے)۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ۔

۷۳۶: ابو ولید' زہیر' ابو الزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک ہی جوتا پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ ٹھیک نہ کر لے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے اور نہ (بلا عذر شرعی) بائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ۔

۷۳۷: قتیبہ بن سعید' صفوان بن عیسیٰ' عبداللہ بن ہارون' زیاد بن سعد' ابونہیک' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسنون یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھے تو اپنے جوتے اُتار کر پہلو میں رکھ لے (یا کسی جگہ رکھ دے)

۷۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا يَنْتَعِلُ وَآخِرَهُمَا يَنْزِعُ۔

۷۳۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابو الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص جوتا پہنے تو اس کو چاہئے کہ پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اُتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اُتارے تو دایاں پاؤں (جوتا) پہنتے وقت شروع میں رہے اور اُتارتے وقت اخیر میں رہے۔

۷۳۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ وَسِوَاكِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ۔

۷۳۹: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' اشعث' ان کے والد' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی الامکان اپنے جملہ اُمور دائیں جانب سے شروع کرنے بہت پسندیدہ تھے (یہاں تک کہ) وضو کرنے' کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں (بھی) اور مسلم شریف کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے اور مسواک کرنے میں اور امام مسلم نے فی شانہ کلہ کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو معاذ نے شعبہ سے روایت کیا لیکن مسواک کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۷۴۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَئُوا بِأَيَامِنِكُمْ۔

۷۴۰: نفیلی، زہیر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لباس تبدیل کرو یا وضو کرو تو تم اپنے دائیں جانب سے آغاز کرو۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ مسئلہ میں اصل ضابطہ یہ ہے کہ جو عمل فضیلت و شان رکھتا ہو اس میں دائیں سے ابتداء کرنا مستحب ہے اور جو عمل ایسا نہ ہو اس میں بائیں سے ابتداء ہونی چاہئے' چنانچہ جوتا پہننا چونکہ مسجد میں جانے اور دوسرے اعمال خیر کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اس لئے جوتا پہنتے وقت دائیں پیر سے ابتداء کرنا مستحب ہے اس ضابطہ کی روشنی میں یہ بھی مستحب ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پیر رکھنا چاہئے اور مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پیر نکالنا چاہئے اس کے برخلاف بیت الخلاء جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھنا چاہئے اور وہاں سے نکلتے وقت پہلے دایاں پیر نکالنا چاہئے۔ یہ تو ضابطہ کی بات تھی اس کے علاوہ اس حقیقت پر بھی نظر رہنی چاہئے کہ بائیں پیر کے مقابلہ میں دائیں پیر کو فضیلت اور برتری کا درجہ حاصل ہے لہٰذا اس کی تکریم کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور اس کی تکریم یہی ہے کہ جب جوتا پہنا جائے تو پہلے دایاں پیر جوتے میں ڈالا جائے اور جب جوتا اتارا جائے تو پہلے بائیں پیر کا جوتا نکالا جائے تا کہ دایاں پیر بائیں پیر کی بہ نسبت جوتے میں زیادہ دیر تک رہے یہ گویا دائیں پیر کے اعزاز و احترام کا ذریعہ ہے اسی پر مسجد وغیرہ میں داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔

بَاب فِي الْفُرُشِ

باب: بستر کا بیان

۷۴۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

۷۴۱: یزید بن خالد، ابن وہب، ابو ہانی، ابوعبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بستر کے بارے میں تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو ایک بستر اپنے لئے رکھنا چاہئے اور دوسرا بستر اپنی اہلیہ کے لئے اور ایک بستر مہمان کے لئے اور چوتھا بستر شیطان کے لئے ہوتا ہے۔

ضرورۃً بستر رکھنا:

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کے پاس تین بستر ہونے چاہئیں جن کی تفصیل اُوپر مذکور ہے اور شیطان کے لئے جو چوتھا بستر فرمایا گیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ تین سے زائد بستر اگر وہ بچوں یا مہمانوں سے زیادہ ہوں تو وہ فضول خرچی ہے جیسا کہ اکثر اہلِ دُنیا کے یہاں بلاضرورت بستر اور قالین وغیرہ فاضل پڑے رہتے ہیں یہ غرور کی علامت ہوتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی گھر میں میاں بیوی ہوں اور وہ استطاعت رکھتے ہوں تو ان کو اپنے یہاں تین بستر رکھنے چاہئیں' ایک تو میاں کے لئے' دوسرا بیوی کے لئے کہ شاید کسی وقت بیماری وغیرہ کی وجہ سے وہ تنہا سونا چاہے ورنہ میاں بیوی کو ایک بستر پر سونا اولیٰ ہے اور سنت کے مطابق ہے۔

۷۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَلَى يَسَارِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا عَلَى يَسَارِهِ۔

۷۴۲: احمد بن حنبل' وکیع (دوسری سند) عبداللہ' وکیع' اسرائیل' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو تکیہ پر سہارا لگائے ہوئے دیکھا تو ابن جراح نے اضافہ کیا کہ آپ ﷺ بائیں طرف کو سہارا لگا ہوئے (تشریف فرما) تھے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اسحٰق نے اسرائیل سے روایت کیا ہے اور اس میں بھی لفظ عَلَى يَسَارِهِ موجود ہے (یعنی بائیں طرف آپ ﷺ سہارا لگائے ہوئے تھے)۔

۷۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْأَدَمُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوا بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ۔

۷۴۳: ہناد' وکیع' اسحٰق بن سعید' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے چند ساتھیوں کو دیکھا جو کہ یمن کے باشندہ تھے ان لوگوں کے بستر ے کھالوں کے بنے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا جس شخص کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت مشابہت والے ساتھیوں کو دیکھنا پسند ہو تو وہ ان حضرات کو دیکھ لے۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ۔

۷۴۴: ابن سرح' سفیان' ابن المنکدر' جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم نے توشکیں (چادریں) بنائیں؟ عرض کیا یارسول اللہ' ہم لوگوں کے پاس توشکیں کہاں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تم لوگوں کو توشکیں ملیں گی۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ الَّتِي يَنَامُ عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ ثُمَّ اتَّفَقَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ۔

۷۴۵: عثمان' احمد بن منیع' ابومعاویہ' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک کہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تکیہ لگا کر سویا کرتے تھے وہ دباغت شدہ کھال کا تھا اور کھجور کے پوست سے بھرا ہوا تھا۔

۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ۔

۷۴۶: ابوتوبہ' سلیمان' ابن حبان' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا گدا' دباغت شدہ کھال کا بنا ہوا تھا اور اس گدے کا بھراؤ کھجور کے پوست کا تھا۔ (واضح رہے کہ کھال' چمڑے کا تکیہ' بستر گرم نہیں ہوتا' ٹھنڈا رہتا ہے)

۷۴۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

۷۴۷: مسدد' یزید بن زریع' خالد حذاء' ابوقلابہ' حضرت زینب' حضرت

حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا بستر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے تھا۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ السُّتُورِ

باب: پردہ لٹکانا

۷۴۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ مَا لَكِ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا قَالَ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالرَّقْمَ فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قُلْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ۔

۷۴۸: عثمان بن ابی شیبہ ابن نمیر فضیل نافع عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے تو انکے گھر کے دروازہ پر ایک پردہ لٹکتا ہوا دیکھا۔ آپؐ گھر میں تشریف نہ لے گئے بلکہ باہر سے ہی واپس تشریف لے آئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ بہت کم ایسا کرتے تھے کہ گھر میں تشریف لے جائیں اور فاطمہ زہراؓ سے بات چیت نہ فرما لیں۔ جب علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو انہوں نے فاطمہ زہراؓ کو دیکھا کہ وہ غمگین بیٹھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا اے فاطمہ! کیا بات ہے؟ فاطمہؓ نے کہا کہ میری طرف نبیؐ تشریف لائے تھے لیکن آپؐ اندر تشریف نہیں لائے۔ علی کرم اللہ وجہہ یہ بات سن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ فاطمہؓ کو آپ ﷺ کا گھر پر تشریف لانا اور (اندر مکان میں) ان کے پاس تشریف نہ لے جانا بہت گراں محسوس ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرا اور دُنیا کا کیا تعلق میرا اور نقش و نگار کا کیا تعلق۔ یہ بات سن کر علیؓ فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور نبیؐ کے فرمان کے بارے میں بتایا۔ فاطمہؓ نے فرمایا تو اب آپ نبیؐ سے دریافت کریں کہ میں اس پردہ کا کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا فاطمہ سے کہہ دیں کہ (تم وہ پردہ) فلاں لوگوں کے پاس بھیج دو۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ سِتْرًا مَوْشِيًّا۔

۷۴۹: واصل بن عبدالاعلیٰ ابن فضیل نے اپنے والد فضیل سے یہی روایت بیان کی گئی ہے البتہ اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ وہ پردہ منقش تھا۔

زینت کے لئے پردے لٹکانا:

ایسے پردہ لٹکانا کہ جس میں تصاویر نہ ہوں اور نقوش پھول بوٹے بنے ہوں اگرچہ درست ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنے اہل وعیال کے لئے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا۔

بظاہر یہ حدیث اس حدیث کے منافی ہے جو اس سے پہلے گزری ہے کیونکہ پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تکیہ پر بنی ہوئی

تصویریں گھر میں ملائکہ کو داخل ہونے سے روکتی ہیں' اگر چہ ایسی تصویروں کا گھر میں رہنے دینا حرام نہ ہو' اس صورت میں وہ دونوں تکیے جن پر تصویریں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کیسے رکھے ہوئے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان تکیوں پر جو تصویریں تھیں وہ کسی جاندار کی نہیں تھیں جن کا بنانا اور رکھنا حرام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس پردہ کو پھاڑ ڈالا تھا تو اس کی وجہ بھی اس پردے پر تصویروں کی موجودگی نہیں تھی بلکہ اس کا سبب یہ تھا کہ درو دیوار پر بلاضرورت پردے لٹکانا منشاء خداوندی کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ پتھر اور مٹی کو کپڑے پہنائے جائیں جیسا کہ آگے آنے والی حدیث سے معلوم ہوگا اور اگر بالفرض وہ تصویریں کسی جاندار ہی کی تھیں تو اس صورت میں کہا جائے گا کہ جب تکیہ بنانے کے لئے اس پردہ کی کانٹ چھانٹ ہوئی تو اس پر جو تصویریں تھیں ان کے سر کٹ گئے تھے۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ "هتك" (کہ جس کا ترجمہ پھاڑ ڈالنا کیا گیا ہے) کے معنی ان تصویروں کو کاٹنا اور مٹا دینا ہیں جو اس پردہ پر تھیں۔

بَاب فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ

۷۵۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ۔

باب: جس کپڑے پر صلیب کی تصویر بنی ہوئی ہو

۷۵۰: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' عمران' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ایسی چیز کو جس میں صلیب کی تصویر بنی ہوئی ہو بغیر توڑے نہیں چھوڑتے تھے۔

تصویر والی چیز مٹانے کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ برتن' کپڑا وغیرہ کسی بھی باتصویر چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مٹائے بغیر نہ چھوڑتے۔ تفصیل کے لئے حضرت مفتی اعظم پاکستان کی کتاب التصویر لاحکام التصویر ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي الصُّوَرِ

۷۵۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

باب: تصاویر کا بیان

۷۵۱: حفص بن عمر' شعبہ' علی بن مدرک' ابوزرعہ' عبداللہ بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر میں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے کہ جس میں ذی روح کی تصویر یا کتا یا جنبی شخص ہو۔

تصویر والے مکان میں ملائکہ داخل نہیں ہوتے:

کراماً کاتبین اور انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتے تو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں البتہ ان کے علاوہ جو دوسرے فرشتے رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں وہ اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس کے بارے میں مذکورہ حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

نوٹ: یوں تو ہر طرح کی تصویر اور مورت بنانا ناجائز ہے تاہم اکثر علماء نے لڑکیوں کے لئے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے یعنی ان

کے نزدیک لڑکیوں کے حق میں گڑیاں بنانا مباح ہے لیکن امام مالکؒ نے مردوں کو ان کا خریدنا مکروہ قرار دیا ہے اور بعض علماء نے مذکورہ اباحت کو منسوخ قرار دیا ہے۔

۷۵۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْثَالٌ وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَانْطَلَقْنَا فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا فَهَلْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذَلِكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قُفُولَهُ فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ فَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَتَى النَّمَطَ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ۔

۷۵۲: وہب بن بقیہ' خالد' سہیل' سعید بن یسار' زید بن خالد' حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کتا ہو اور ذی روح کی تصویر ہو۔ اس حدیث کے راوی' حضرت زید بن خالد نے حضرت سعید بن یسار سے بیان کیا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں میرے ہمراہ چلو' ہم ان سے اس سلسلہ میں دریافت کریں۔ پھر ہم دونوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مؤمنین کی ماں! حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کوئی بات سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا تذکرہ فرماتے ہوں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نہیں۔ لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر جہاد کے لئے تشریف لے گئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی تو میں نے ایک پردہ لے کر دروازہ کی بڑی لکڑی پر لٹکا دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں آگے بڑھی اور میں نے عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت عطا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر پردہ کو دیکھا تو میری کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناگواری دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کے پاس تشریف لائے اور اسے اُتار دیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں فرمایا کہ ہم لوگ اس کے رزق میں سے اینٹ' پتھر کو کپڑا (لباس) پہنائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر میں نے اس پردہ کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لئے اور میں نے ان میں کھجور کے پوست بھر لئے' اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برا نہ مانا۔

۷۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلِهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَالَ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ ۔

۷۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' سہیل سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا پس میں نے کہا اماں جان! انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سعید بن یسار بنی نجار کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

۷۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ ۔

۷۵۴: قتیبہ بن سعید' لیث ' بکیر بن بسر بن سعید' زید بن خالد' ابوطلحہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں ذی روح کی تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا اس حدیث کے راوی زید بن خالد بیمار پڑ گئے پھر ہم لوگوں نے ان کی مزاج پُرسی اور عیادت کی تو ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے جس میں تصویر بنی ہوئی ہے تو میں نے عبید اللہ خولانی سے' جو اُمّ المؤمنین میمونہؓ کے پَرورده تھے' کہا کہ زیدؓ نے ہمیں تصویر کی ممانعت سے متعلق روایت نہیں سنائی تھی؟ پھر (یہ کیا بات ہوئی کہ انہوں نے اپنے دروازے پر تصویر لگا رکھی ہے؟) عبید اللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا وہ یہ بھی تو فرماتے تھے "مگر کپڑے پر جو پھول بوٹے ہوں" (مطلب یہ ہے کہ صرف نقش و نگار اور پھول بوٹے ہیں اور یہ ممنوع نہیں ہیں)۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا۔

۷۵۵: حسن بن صباح' اسماعیل' ابراہیم' ان کے والد' وہب بن منبہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کیا اور آپ ﷺ بطحا میں تھے تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں جائیں اور وہاں جس قدر تصاویر ہوں ان کو مٹا دیں۔ پھر آنحضرت ﷺ بیت اللہ شریف میں تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ وہاں کی تمام تصاویر مٹا نہیں دی گئیں۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ

۷۵۶: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' ابن سباق' ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میمونہؓ نے بتایا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا بے شک جبرائیل نے آج کی رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر انہوں نے ملاقات نہیں کی۔ پھر آپؐ کے دِل میں یہ بات آئی کہ ہمارے پلنگ کے نیچے کتے کا بچہ ہے۔ آپؐ نے اس کو باہر نکالنے کا حکم فرمایا پھر

وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ۔

آپ نے اپنے دست مبارک سے پانی لے کر وہاں پر چھڑک دیا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام کی آپ سے ملاقات ہوئی تو حضرت جبرئیل نے آپ سے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہوں۔ پھر آپ نے صبح کے وقت کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا اور یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کے حفاظت کرنے والے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا اور بڑے باغ کے کتوں کو چھوڑنے کا حکم فرمایا (اس لئے کہ بڑے باغ کی حفاظت کے لئے کتے کی ضرورت ہوتی ہے)۔ (واضح رہے کہ کتے کو قتل کرنے کی روایت حکم کے اعتبار سے منسوخ ہے)۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ۔

۷۵۷: ابوصالح، ابواسحاق، یونس بن ابی اسحاق، مجاہد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو مجھ سے کہا کہ میں گزشتہ رات میں بھی آپ ﷺ کے پاس آیا تھا مگر دروازے پر موجود تصویر نے مجھے اندر آنے سے روک دیا اور گھر میں رنگ دار تصاویر سے نقش کیا ہوا کپڑا تھا اور گھر میں کتا بھی موجود تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ تصاویر کے سر قلم کر دینے کا حکم فرما دیجئے جو تصاویر مکان میں ہیں کیونکہ پھر وہ درخت کی صورت ہو جائیں گے اور آپ ﷺ پردے کے چاک کرنے کا حکم فرما دیجئے اس میں نشست کے لئے دو قالین بنائے جائیں تاکہ وہ پاؤں سے روندے جائیں اور آپ ﷺ کتے کے باہر نکالنے کا حکم فرمائیے چنانچہ آپ ﷺ نے اسی طرح کیا۔ کتا شاید حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو ان کے تخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا اور وہ نکال دیا گیا۔

اَوَّلُ كِتَابُ التَّرَجُّلِ

بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان

لغوی تشریح: ''ترجل'' عربی زبان میں کنگھی کرنے کو کہتے ہیں، خواہ اس کا تعلق سر میں کنگھی کرنے کا ہو یا داڑھی میں لیکن عام طور پر ''ترجل'' کا استعمال سر میں کنگھی کرنے کے معنی میں ہوتا ہے اور داڑھی میں کنگھی کرنے کو ''تسریح'' کے لفظ سے بیان کرتے ہیں۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

۷۵۸: مسدد، یحییٰ، ہشام بن حسان، حسن، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے روزانہ کنگھا کرنے سے منع فرمایا، علاوہ ایک روز چھوڑ کر کیا جائے۔

روزانہ کنگھا کرنا:

حاصل یہ ہے کہ روزانہ کنگھا نہ کرے بلکہ ایک دن ناغہ کر کے کرے کیونکہ روزانہ تیل کنگھا کرنا خواتین کے لئے مناسب ہے مردوں کو ایک دن چھوڑ کر یا ناغہ کر کے کرنا چاہئے۔

خلاصۃ الباب: ''غب'' کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کام ایک دن کیا جائے اور ایک دن ترک کیا جائے لہٰذا حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ کنگھی ہر روز نہ کی جائے بلکہ ایک دن کا ناغہ کر کے کی جائے، لیکن یہ ممانعت محض نہی تنزیہی کے طور پر ہے اور اس سے ضرورت و بے ضرورت ہر روز کنگھی کرنے کا اہتمام کرنے اور اس کو بطور عادت اختیار کر لینے کی ممانعت مراد ہے کیونکہ یہ زینت و آرائش میں مبالغہ اور بے جا تکلف و اہتمام کرنے کی صورت ہے۔

واضح رہے کہ لفظ ''غب'' جب ملاقات کے سیاق میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا گیا زر غبا تزدد حبا تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ملاقات کی جائے اور جب یہ لفظ بخار کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس سے ایک دن کا ناغہ دے کر یعنی تیسرے دن کا بخار مفہوم ہوتا ہے اسی طرح مریض کی عیادت کرنے اور گوشت کھانے کے سیاق میں بھی اس سے مراد ایک دن کا ناغہ ہوتا ہے۔

ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت میں سر کے بالوں اور داڑھی دونوں میں کنگھی کرنا شامل ہے، لہٰذا جو لوگ ہر وضو کے بعد کنگھی کرتے ہیں اس کا سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے، اسی طرح احیاء العلوم میں جو یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر روز دو مرتبہ داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے تو اس حدیث کا بھی کوئی ثبوت نہیں پایا گیا ہے اور احیاء العلوم میں امام غزالیؒ کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے، بلکہ شیخ ولی الدین العراقیؒ کے قول کے مطابق امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس حدیث کے علاوہ بھی بعض ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل ثابت نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت صرف مردوں کے لئے ہے یا مرد و عورت دونوں کے لئے؟ تو بظاہر یہ بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کہ یہ ممانعت صرف مردوں کے حق میں ہے کیونکہ عورتوں کے لئے زینت و آرائش کرنا مکروہ نہیں ہے، تاہم بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس ممانعت کا تعلق مرد و عورت دونوں سے ہے لیکن وہ حضرات بھی یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے حق میں یہ ممانعت ہلکے درجے کی ہے کیونکہ ان کے لئے زینت و آرائش کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت بہت وسیع ہے۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ

۷۵۹: حسن بن علی، یزید مازنی، جریری، حضرت عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کی طرف جانے کے لئے رخت سفر باندھا جو مصر میں تھے وہ جب وہاں پر پہنچے تو انہوں نے کہا کہ میں تم سے ملنے کے لئے نہیں آیا لیکن تم نے اور میں نے مل کر نبیؐ

بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا۔

سے ایک حدیث سنی تھی ہو سکتا ہے وہ حدیث تم کو مجھ سے زیادہ محفوظ ہو۔ حضرت فضالہ نے دریافت کیا وہ کونسی حدیث ہے؟ انہوں نے کہا فلاں فلاں حدیث اس صحابی نے فضالہ سے کہا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے بال' بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ تم سلطنت کے امیر ہو (یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ جس وقت فضالہ بن عبید مصر کے گورنر تھے) انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کثرت ارفاہ (یعنی عیش وعشرت کی زیادتی) سے منع فرماتے تھے۔ پھر انہوں نے فضالہ سے کہا کہ تمہارے پاؤں میں جوتے کیوں نہیں۔ فضالہ نے کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی برہنہ پاؤں رہنے کا بھی حکم فرمایا ہے۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا تَسْمَعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو أُمَامَةَ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔

۷۶۰: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' عبداللہ بن ابی اُمامہ' عبداللہ بن کعب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دُنیا کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ نہیں سنتے کہ سادہ وضع اختیار کرنا ایمان کی دلیل ہے۔ سادہ وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مراد) ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ

باب: خوشبو استعمال کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۷۶۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔

۷۶۱: نصر بن علی' ابواحمد' شیبان' عبداللہ بن مختار' موسیٰ بن انس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سکہ (یعنی مرکب خوشبو) تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي إِصْلَاحِ الشَّعَرِ

باب: بالوں کو ٹھیک رکھنے کا بیان

۷۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ۔

۷۶۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن ابی الزناد' سہیل بن ابوصالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے بال ہوں اس کو چاہئے کہ وہ بالوں کو ٹھیک طریقہ سے رکھے (یعنی تیل' کنگھا کرتا رہے)۔

بَابٌ فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کے لئے مہندی لگانے کا بیان

۷۶۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ۔

۷۶۳: عبیداللہ بن عمر' یحییٰ بن سعید' علی بن مبارک' حضرت کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں اس کو اس بناء پر مذموم سمجھتی ہوں کہ میرے رفیق حضرت رسول کریم ﷺ اس کی بو کو برا خیال فرماتے تھے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔

۷۶۴: مسلم بن ابراہیم' غبطہ بنت عمرو' ان کی پھوپھی' اُمّ الحسن' ان کی دادی عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو بیعت فرمالیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس وقت تک تم اپنے ہاتھوں کے رنگ تبدیل نہ کرلوگی تو میں تم کو بیعت نہ کروں گا۔ تمہاری دونوں ہتھیلیاں گویا کہ درندوں کی ہتھیلیوں جیسی ہے۔

خواتین سے بیعت:

رسول اللہ ﷺ خواتین سے بھی بیعت لیتے تھے لیکن ان کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں نہیں لیتے تھے بلکہ صرف زبان سے الفاظ کہلواتے تھے۔ اس حدیث میں خواتین کے لئے اپنے ہاتھوں کو مہندی لگانے کی ترغیب ہے۔

فَائِدَہ: ہندؓ عتبہ کی بیٹی' ابوسفیانؓ کی بیوی اور معاویہؓ کی ماں تھیں' انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بالا میں جس بیعت کا ذکر کیا گیا ہے وہ فتح مکہ کے دن کے علاوہ کسی اور دن کا واقعہ ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ عورتوں کو اپنے ہاتھوں پر مہندی لگانا مستحب ہے اور اس کو ترک کرنا مکروہ ہے اور یہ کراہت مردوں کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے ہے۔

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ۔

۷۶۵: محمد بن محمد' خالد بن عبدالرحمٰن' مطیع بن میمون' صفیہ بنت عصمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے پردہ کی آڑ سے اشارہ کیا اور اس خاتون کے ہاتھ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے نام خط تھا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟ فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگتی (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگانی چاہئے تھی خواہ ناخن ہی پر مہندی لگالیتی)۔

خُلاصَۃُ البَاب: یہ حدیث عورتوں کے ہاتھوں پر مہندی لگانے کے استحباب کو اور رہن سہن کے طور طریقوں نیز آداب معاشرت کی تلقین کو پُر زور انداز میں واضح کرتی ہے۔

بَاب فِي صِلَةِ الشَّعْرِ

باب: دوسرے کے بال اپنے بالوں میں ملانا

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ۔

۷۶۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے اس سال سنا جب انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اور دربان کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا اے اہلِ مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تباہ ہوئے جب ان کی مستورات یہ کام کرنے لگیں۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۷۶۷: احمد بن حنبل' مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' نافع' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اس عورت پر لعنت فرمائی جو کہ دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے اور اس عورت پر (لعنت فرمائی) جو کہ اپنے بالوں سے دوسرے (کے) بال جڑوائے اور (لعنت فرمائی) جو دوسری عورت کا جسم گوندے اور نیل بھرے اور اس عورت پر (لعنت فرمائی) جو اپنا جسم گندوائے۔

۷۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ و قَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ و قَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ

۷۶۸: محمد بن عیسیٰ' عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو (جسم) نیلا گوندیں اور نیلا گندوائیں اور محمد بن عیسیٰ نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں میں جوڑ لگائیں عثمان نے فرمایا اور اپنے بال اُکھاڑیں اور اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے دانتوں میں حسن و جمال کے لئے کشادگی کریں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت شکل بدلنے کے لئے راوی کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت جس کا نام اُمّ یعقوب تھا اس کو یہ اطلاع ہوئی وہ عورت قرآن کریم پڑھتی تھی وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور اس نے کہا کہ مجھے اطلاع ملی کہ تم نے گوندنا لگانے والی

اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ قَالَ فَادْخُلِي فَانْظُرِي فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَقَالَ مَا رَأَيْتِ وَ قَالَ عُثْمَانُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا۔

عورت پر لعنت کی ہے اور جس کے گوندنا لگایا جائے (یعنی جس کا جسم گوندا جائے) اور محمد بن عیسیٰ نے یہ بھی کہا بالوں میں جوڑ لگانے والی پر اور عثمان نے کہا روئیں اُکھاڑنے والی پر (اور لعنت فرمائی) دانتوں میں کشادگی کرنے والی پر عثمان نے کہا جو کہ حسن و جمال کے لئے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل تبدیل کرے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کیوں لعنت نہ بھیجوں اس شخص پر جس پر نبیؐ نے لعنت بھیجی ہو اور وہ کتاب اللہ کے اعتبار سے مستحق لعنت ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے دونوں گتوں کے درمیان قرآن پڑھا ہے لیکن مجھے یہ بات کہیں نہیں ملی۔ عبداللہ نے کہا واللہ اگر تم کتاب اللہ کو غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرتیں تو لازمی طور پر تمہیں یہ حکم مل جاتا۔ پھر انہوں نے آیت کریمہ: ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ﴾ تلاوت کی۔ اس نے کہا میں نے تمہاری بیوی کو اس میں سے بعض کام کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا بہت بہتر تم اندر جاؤ اور دیکھو وہ اندر گئی پھر باہر آئی اور کہا (وہاں) کچھ نہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر وہ عورت اس قسم کی باتیں کرتی ہوتی تو ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ۔

۷۶۹: ابن سرح' ابن وہب' اسامہ' ابان' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بالوں کے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور پیشانی کے بال اُکھاڑنے اور اُکھڑوانے والی اور گوندنے والی اور بلا عذرِ شرعی گندوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا واصلہ اس کو کہتے ہیں جو کہ خواتین کے بالوں میں بال شامل کرے اور مستوصلہ اس کو کہتے ہیں جو بال شامل کرائے (یعنی بال ملوائے) اور نامصہ اس کو کہتے ہیں جو کہ بھنوؤں کو برابر کرنے اور باریک کرنے کے لئے بھنوؤں کے بال اُکھیڑے اور متنمصہ اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے اور واشمہ اس کو کہا جاتا ہے جو منہ پر سرمہ یا سیاہی سے تل بنائے اور مستوشمہ اس کو کہتے ہیں جو یہ فعل کرائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا احمد نے بیان کیا کہ کسی شے سے بالوں کو باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الطِّيبِ

باب: خوشبو واپس کر دینے کا بیان

۷۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ

۷۷۰: حسن بن علی' ہارون بن عبداللہ' عبدالرحمٰن' سعید' عبیداللہ' اعرج'

اللّٰهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو خوشبو دی جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ اس کی خوشبو عمدہ ہے اور کم وزن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَتَطَيَّبُ لِلْخُرُوجِ

باب: کوئی خاتون اگر گھر سے نکلنے کے لئے خوشبو استعمال کرے؟

۷۷۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا۔

۷۷۱: مسدد، یحییٰ، ثابت بن عمارہ، غنیم بن قیس، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی خاتون عطر لگائے اور پھر وہ مردوں کے درمیان جائے تاکہ وہ مرد اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ خاتون ایسی ہے ایسی ہے یعنی آپ ﷺ نے ایسی خاتون کو شدید برا کہا۔

۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ يَنْفَحُ وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۷۷۲: محمد بن کثیر، سفیان، عاصم بن عبیداللہ، عبید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک خاتون ملی جس کے جسم سے خوشبو کی مہک آ رہی تھی اور اس کا دامن ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے جبار کی باندی! تم مسجد سے آ رہی ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے جو میرے محبوب تھے آپ ﷺ فرماتے تھے جو خاتون خوشبو لگائے ہوئے مسجد میں داخل ہو اس کی نماز مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اس گھر پہنچ کر غسل جنابت جیسا غسل نہ کر لے۔

۷۷۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ عِشَاءَ الْآخِرَةِ۔

۷۷۳: نفیلی، سعید بن منصور، عبداللہ بن محمد، یزید، بسر بن سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خاتون خوشبو کی دھونی حاصل کرے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (بلکہ گھر ہی میں پڑھے)۔

بَاب فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لئے خلوق لگانے کا بیان

۴۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ وَلَا الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبَ قَالَ وَرَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

۴۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطا خراسانی' یحییٰ بن یعمر' عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ میں رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور میرے دونوں ہاتھ (سردی وغیرہ کی وجہ سے) پھٹ گئے تھے تو میرے گھر کے لوگوں نے مجھے زعفران کا خلوق لگا دیا (خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبو ہوتی ہے) پھر صبح کے وقت میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور نہ (حسب عادت) مرحبا فرمایا اور فرمایا تم جا کر اس کو (پانی سے) دھولو۔ چنانچہ میں چلا گیا اور اس کو دھو کر پھر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس کا ایک نشان میرے اُوپر باقی رہ گیا تھا' میں نے آپ کو سلام کیا آپؐ نے جواب نہیں دیا اور نہ مرحبا فرمایا اور فرمایا تم جا کر اسکو دھولو' میں چلا گیا اور اس کو دھو کر پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپؐ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مرحبا فرمایا' اسکے بعد فرمایا ملائکہ کافر کے جنازے پر خیر لے کر نہیں آتے اور نہ ہی اس شخص کے پاس جو زعفران میں لتھڑا ہوا ہو اور نہ ہی ناپاک شخص کے پاس آتے ہیں لیکن آپؐ نے ناپاک شخص کو اجازت دی کہ جب وہ کھائے پیئے تو (اگر غسل نہ کر سکے تو کم از کم ناپاکی زائل کر کے) وضو کرے۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ زَعَمَ عُمَرُ أَنَّ يَحْيَى سَمَّى ذَلِكَ الرَّجُلَ فَنَسِيَ عُمَرُ اسْمَهُ أَنَّ عَمَّارًا قَالَ تَخَلَّقْتُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْغُسْلِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ وَهُمْ حُرُمٌ قَالَ لَا الْقَوْمُ مُقِيمُونَ۔

۷۷۵: نصر بن علی' محمد بن بکر' ابن جریج' عمر بن عطاء بن ابی الخوار' یحییٰ بن یعمر' ایک شخص' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے لیکن روایت اوّل مکمل ہے اس میں غسل کا تذکرہ ہے۔ ابن جریج نے بیان کیا میں نے عمر بن یحییٰ سے کہا کیا لوگ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں بلکہ تمام لوگ اپنے گھروں میں مقیم تھے۔

۷۷۶: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

۷۷۶: زہیر بن حرب' ابوجعفر' حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ اپنے دادا اور نانا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں

جَدَّيْهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالَى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزِيَادٌ۔

فرماتے جس شخص کے جسم میں تھوڑا سا بھی خلوق لگا ہوا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کے دادا اور نانا کا نام زید اور زیاد ہیں۔ (خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبو ہوتی ہے۔ بہت سے حضرات نے اس احادیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مردوں کو جسم اور لباس پر زعفران ملنا ممنوع ہے)۔

خلاصۃ الباب: ''خلوق'' ایک قسم کی خوشبو کو کہتے ہیں جو زعفران وغیرہ سے بنائی جاتی ہے' خلوق استعمال کرنے کی یہ ممانعت صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو اس کا لگانا درست ہے اگرچہ ایسی احادیث بھی منقول ہیں جن سے مردوں کے لئے بھی خلوق کے استعمال کی اباحت ثابت ہوتی ہے لیکن ایسی احادیث زیادہ منقول ہیں جن سے ممانعت ثابت ہوتی ہے اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اباحت کی حدیثیں منسوخ ہیں۔ مردوں کے لئے خلوق کا استعمال اس لئے ممنوع ہے کہ وہ خاص طور پر عورتوں کی خوشبو ہے۔

رہی یہ بات کہ بعض صحابہؓ کے بارے میں جو یہ منقول ہے کہ انہوں نے خلوق کا استعمال کیا جو زعفران سے بنائی جانے والی ایک خوشبو ہے تو وہ اس ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ وَقَالَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

۷۷۷: مسدد' حماد' اسماعیل' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران ملنے سے منع فرمایا ہے اور راوی اسمٰعیل سے اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ (یعنی مرد زعفران لگائے) کے الفاظ بیان کیے گئے ہیں۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

۷۷۸: ہارون بن عبداللہ' عبدالعزیز بن عبداللہ' سلیمان' ثور' حسن' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کے پاس (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے' ایک تو کافر کی لاش پر' دوسرے زعفران ملی خوشبو میں لتھڑے ہوئے شخص کے پاس' تیسرے اس شخص کے پاس کہ جس کو غسل (جنابت) کی ضرورت ہو الا یہ کہ وہ (کم از کم) وضو کر لے۔

۷۷۹: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ

۷۷۹: ایوب بن محمد' عمر بن ایوب' جعفر' ثابت' عبداللہ' حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب مکہ معظمہ فتح فرمایا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہونے لگے آپ ﷺ ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر اپنا دست مبارک پھیرتے پھر (ایک روز) میں

فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُئُوسَهُمْ قَالَ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ۔

بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر کیا گیا لیکن میں (اس وقت) خلوق ملے ہوئے تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔

۷۸۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ۔

۷۸۰: عبیداللہ بن عمر' حماد بن زید' سلم' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس پر (زعفران کی) زردی کا دھبہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے سامنے بہت کم اس بات کو ذکر فرماتے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناگوار خیال فرماتے (تا کہ اس کی سبکی نہ ہو) جب وہ شخص باہر نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تم اس سے کہہ دیتے کہ وہ اس زردی کو دھوڈالے۔

خلاصۃ الباب: یہ ممانعت اس لئے ہے کہ کپڑے یا بدن پر زعفران ملنا عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض صحابہؓ کے بارے میں جو یہ منقول ہے کہ انہوں نے خلوق کا استعمال کیا جو زعفران سے بنائی جانے والی ایک خوشبو ہے تو ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات کے ذیل میں لکھ آیا ہوں۔

حدیث ۷۷۸ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں وہ عذر نہیں آیا ہوگا جس کی بناء پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس خوشبو کا استعمال کیا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب نہ دے کر اپنی خفگی کا اظہار فرمایا یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمار کا اپنے ہاتھوں پر خوشبو لگائے ہوئے باہر نکلنا پسند نہیں آیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعَرِ

باب: بال رکھنے کا بیان

۷۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۱: عبداللہ بن مسلمہ' محمد بن سلیمان' وکیع' سفیان' ابواسحق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو جو کہ کان سے نیچے بال رکھتا ہو لال رنگ کا جوڑا (کپڑے) پہنے ہوئے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین وجمیل نہیں دیکھا۔ محمد بن سلیمان نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے بال) مونڈھوں تک لگتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اسرائیل نے ابواسحق سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک لگتے تھے اور شعبہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کی لوتک (لگتے تھے)

۷۸۲: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۲: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) کانوں کی لوتک (لگتے) تھے۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۳: مسدد' اسماعیل' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بال کانوں کے آدھے حصہ تک تھے۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْوَفْرَةِ وَدُونَ الْجُمَّةِ۔

۷۸۴: ابن نفیل' عبدالرحمٰن' ہشام بن عروہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) وفرہ سے زیادہ اور جمہ سے کم تھے۔

وفرہ اور جمہ:

وفرہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے جو کہ کانوں کی لو تک ہوں اور جمہ وہ بال کہے جاتے ہیں جو کہ مونڈھوں تک ہوں۔ شمائل ترمذی میں آپ ﷺ کے بالوں کی مکمل تفصیل مذکور ہے۔

۷۸۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

۷۸۵: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال مبارک کان کی لو تک تھے۔

خُلاصَةُ الْبَاب: سر کے بالوں کو عربی میں تین ناموں سے تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو جمہ' دوسرے وفرہ اور تیسرے لمہ چنانچہ اگر کسی شخص کے سر پر اتنے لمبے بال ہوں جو کانوں تک پہنچ جائیں تو ان بالوں کو جمہ کہتے ہیں اور اگر کان کے لووں تک بال ہوں تو ان کو وفرہ کہتے ہیں اور جو بال کان کی لو اور کاندھے کے بین بین ہوتے ہیں یعنی کان کی لو سے تو نیچے ہوں لیکن کاندھوں سے اوپر ہوں تو ان کو لمہ کہتے ہیں۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہیں کہ جمہ مطلق بالوں کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ شمائل ترمذی میں یہ منقول ہے کہ: و کانت جمة تضرب شحمة اذنيه ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ

باب: (سر میں) مانگ نکالنے کا بیان

۷۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عنف ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَعْنِي يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تُعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۷۸۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابراہیم' ابن شہاب' عبیداللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے سر کے بالوں کو اسی طرح لمبے چھوڑ دیتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے اور آنحضرت ﷺ اس کام میں اہل کتاب سے مطابقت کو پسند فرماتے تھے جس میں آپ ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم نہ ہوتا اس وجہ سے آپ ﷺ نے اپنے ماتھے کے بال (نیچے) لٹکا دیئے پھر آپ ﷺ اپنے سر (مبارک)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

میں مانگ نکالنے لگے۔

۷۸۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوخِهِ وَأُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

۷۸۷: یحییٰ بن خلف' عبدالاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' محمد بن جعفر' عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جب آپ ﷺ کے (مبارک) بالوں کی مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو آپ ﷺ کے سر مبارک کے درمیان میں سے مانگ نکالتی اور آپ ﷺ کے مبارک ماتھے کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان میں لٹکا دیتی (یعنی آپ ﷺ کی پیشانی کے بال آدھے اِس طرف' آدھے اُس طرف لٹکا دیتی)۔

خلاصۃ الباب: ''سدل'' کے معنی ہیں سر کے بالوں کو چاروں طرف یونہی چھوڑے اور لٹکائے رکھنا اور مانگ نکالنے کے لئے دونوں طرف کے بالوں کو اکٹھا نہ کرنا اور فرق کا مطلب ہے سر کے آدھے بالوں کو ایک طرف اور آدھے بالوں کو دوسری طرف اکٹھا کر لینا۔ نیز قاموس میں لکھا ہے کہ ''فرق'' بالوں کے درمیان پیدا کی جانے والی راہ یعنی مانگ کو کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو ابتداء میں اہل کتاب کی موافقت میں پیشانی کے بالوں کو سدل کرتے تھے' یعنی یوں ہی بے ترتیب چھوڑے رکھتے' کیونکہ اہل کتاب کا طریقہ سدل ہی کا تھا۔ واضح رہے کہ ''سدل'' کا مطلب اگرچہ بالوں کے سر کے چاروں طرف یونہی رکھنا ہے اور اس میں پیشانی کے بالوں کی کوئی تخصیص نہیں ہے' لیکن سدل اور فرق کے درمیان امتیاز چونکہ پیشانی کے اوپر کے بالوں ہی سے ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے خاص طور پر پیشانی کے بالوں کو ذکر کیا گیا ہے اگرچہ طیبیؒ نے کہا ہے کہ یہاں ''سدل'' سے مراد محض پیشانی کے بالوں کو چھوڑے رکھنا ہے۔

حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع میں تو آنحضرت ﷺ کا معمول سدل ہی کا تھا لیکن بعد میں فرق یعنی مانگ نکالنا آخر عمل پایا' لہٰذا اس بناء پر بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ سدل یعنی بالوں کو یونہی چھوڑے رکھنا منسوخ ہے' کیونکہ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر فرق کو اختیار کرنا حکم الٰہی (وحی) کے سبب تھا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو یہ اجازت تھی کہ جس معاملہ میں ابھی کوئی شرعی حکم نازل نہیں ہوا ہے اس میں اہل کتاب کے دستور کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جب بالوں کے بارے میں آپ ﷺ کو بذریعہ وحی فرق یعنی مانگ نکالنے کا حکم دیا گیا تو یہ اس بات کی علامت قرار پایا کہ بالوں کے سلسلے میں عارضی طور پر اہل کتاب کے دستور کے مطابق عمل کرنے کی جو اجازت تھی اس سے خود بخود یہ واضح ہو گیا کہ فرق کا حکم آخری و حتمی ہے اس لئے اس بارے میں اہل کتاب کی مخالفت یعنی سدل کو ترک کرنا بھی حتمی طور پر ہونا چاہئے۔

اس حدیث سے بعض حضرات نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ پچھلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت ہمارے لئے قابل اتباع ہے جب تک کہ ہمیں اُس کے برخلاف عمل کرنے کا حکم نہ دیا جائے' لیکن یہ اتباع انہیں چیزوں میں ہوگا جن کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ ان میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ جوں کے توں وہی احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پچھلی شریعت میں نازل کئے تھے۔

روایت کے ان الفاظ کہ (آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے) سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان معاملات میں بھی اہل کتاب کی موافقت کرنے کو آنحضرت ﷺ کے محض اختیار پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ اگر آپ ﷺ پسند کریں تو اہل کتاب کے مطابق

عمل کریں اور اگر پسند نہ کریں تو عمل نہ کریں اگر یہ (یعنی موافقت کرنے کا حکم) اسی درجہ کا ہوتا' جس درجہ کا کوئی شرعی حکم ہوتا ہے تو اس میں آنحضرت ﷺ کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا' بلکہ ایک واجب اور لازم امر ہوتا۔

بعض احادیث میں یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ معمول تھا کہ اگر آپ ﷺ کے بال بے ترتیب اور بکھرے ہوئے ہوتے تو ان کو اکٹھا کر کے مانگ نکال لیتے تھے ورنہ ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے تھے۔ گویا عام حالات میں (جب کہ بال بکھرے ہوئے نہ ہوتے) آپ ﷺ سدل یا دونوں میں سے کسی کا بھی اہتمام وتکلف نہیں فرماتے تھے بلکہ ان بالوں کو ان کی حالت پر رہنے دیتے تھے' اس سے معلوم ہوا کہ سدل اور فرق دونوں جائز ہیں لیکن فرق افضل ہے۔

بَاب فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ

۷۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السُّوَائِيُّ هُوَ أَخُو قَبِيصَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ۔

باب: سر کے بال لمبا رکھنے کا بیان

۷۸۸: محمد بن علاء' معاویہ' سفیان' حمید' سفیان ثوری' عاصم' ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا میرے سر کے بال لمبے لمبے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا (سر کے بالوں کو اس قدر لمبا رکھنا) نحوست ہے' نحوست ہے۔ میں یہ بات سن کر واپس ہو گیا اور اگلے روز بالوں کو کم کر کے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارے ساتھ بدخواہی نہیں کی تھی۔ یہ بہتر ہے (یعنی اب تمہارے بال ٹھیک ہو گئے ہیں)۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَعْقِصُ شَعْرَهُ

۷۸۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ

باب: مرد کے سر کے بالوں کو گوندھنے کا بیان

۷۸۹: نفیلی' ابن ابی نجیح' حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف لائے (یعنی جس روز مکہ معظمہ فتح ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سر کے بالوں) کی چار لٹیں گوندھی ہوئی تھیں۔

بَاب فِي حَلْقِ الرَّأْسِ

۷۹۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ

باب: سر منڈانے کا بیان

۷۹۰: عقبہ' ابن مثنیٰ' وہب بن جریر' ان کے والد' محمد' حسن' عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جعفرؓ کے اہل وعیال کو تین یوم کی مہلت عطا فرمائی (یعنی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے سوگ کیلئے آپؐ نے تین دن کی مہلت دی) پھر آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے دن کے بعد تم ہمارے بھائی پر نہ رونا۔

يَأْتِيهِمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا۔

پھر فرمایا تم میرے بھائی کے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا گیا اور چڑیا کے بچوں کی طرح ہمارے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حجام کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر کو مونڈ دیا۔

بَاب فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُؤَابَةٌ

باب: لڑکوں کی زلفیں رکھنے کا بیان

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ۔

۷۹۱: احمد بن حنبل' عثمان' احمد' عمر بن نافع' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع کی ممانعت (بیان) فرمائی اور قزع اس کو کہا جاتا ہے کہ (کوئی شخص) بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَتُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ۔

۷۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قَزْع سے ممانعت فرمائی اور قزع یہ ہے کہ بچے کا سر مونڈا جائے اور اس کی زلفیں باقی چھوڑ دے۔

۷۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ۔

۷۹۳: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ایوب' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اسکا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ چھوڑ دیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس بات کی ممانعت فرمائی (یعنی اس لڑکے کے اولیاء کو منع فرمایا) اور فرمایا (یا تو) اس لڑکے کا پورا سر مونڈ دو یا پورا سر چھوڑ دو (نہ مونڈو)۔ (اس حدیث سے واضح ہے کہ بچوں کے سر پر چوٹی رکھنا یا پٹی باندھنا وغیرہ مناسب نہیں)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

باب: بچوں کو زلفیں رکھنے کی اجازت کا بیان

۷۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا۔

۷۹۴: محمد بن علاء' زید بن حباب' میمون' ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سر پر زلفیں تھیں مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ میں ان کو نہیں کاٹوں گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس چوٹی کو پکڑ کر کھینچتے تھے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (شفقت و محبت میں) ویسے ہی پکڑ لیا کرتے تھے۔

۷۹۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

۷۹۵: حسن بن علی' یزید بن ہارون' حضرت حجاج بن حبان سے روایت

هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ۔

ہے کہ ہم لوگ انس بن مالکؓ کی خدمت میں گئے تو مجھ سے میری ہمشیرہ مغیرہ نے بیان کیا کہ تم اس وقت لڑکے تھے اور تمہارے سر پر دو زلفیں یا دولٹ (لٹکی) ہوئی تھیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور خیر و برکت کی دُعا فرمائی اور فرمایا ان زلفوں کو مونڈ دو یا کاٹ دو کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

بَاب فِي أَخْذِ الشَّارِب

باب: مونچھیں کترنا

۷۹۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

۷۹۶: مسدد' سفیان' زہری' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فطرت پانچ چیزوں میں ہے یا فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے تعلق رکھتی ہیں: (۱) ختنہ کرنا' (۲) زیر ناف کے بال مونڈنا (۳) بغلوں کے بال اُکھاڑنا' (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کتروانا۔

انبیاء علیہم السلام کی سنتیں:

مذکورہ پانچ اشیاء سنت ہیں فطرت میں شامل ہیں اور ان میں بڑی حکمتیں ہیں مثلاً پہلی سنت ختنہ ہے اس کے متعدد طبی اور جسمانی فوائد ہیں۔ ختنہ کرانے سے مرد کی شرمگاہ میں میل نہیں جمع ہوتا' جلد صاف ستھری رہتی ہے اور صحبت میں بھی زیادہ لطف محسوس ہوتا ہے اور شہوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بغلوں کے بال صاف کرنے سے بھی بغل صاف رہتی ہے' گندگی رفع ہوتی ہے اور ناخن کاٹنے سے بھی ناخن کا میل اور گندگی جاتی رہتی ہے اور مونچھیں کترنے سے بھی بہت فائدے ہیں پہلا فائدہ یہ کہ غیر مسلموں سے مشابہت نہیں رہتی مونچھ بڑی رکھنے میں کھانے پینے کی چیز اٹکتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں دس اشیاء' فطرت شمار کی ہیں ان میں مذکورہ بالا پانچ سنت کے علاوہ مزید پانچ مندرجہ ذیل سنتوں کا اضافہ فرمایا گیا ہے (۶) سر میں مانگ نکالنا' (۷) کلی کرنا' (۸) ناک صاف کرنا' (۹) مسواک کرنا (۱۰) پانی سے استنجا کرنا' مزید تفصیل کے لئے مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی کتاب ''داڑھی اور انبیاء علیہم السلام کی سنتیں'' نامی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔

۷۹۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوبکر بن نافع' ان کے والد' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مونچھوں کو اچھی طرح سے کتروانے کا یا منڈوانے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے داڑھی کو چھوڑ دینے کا حکم فرمایا۔

ریش بچہ کا حکم:

مذکورہ حدیث میں وہ بال کتروانے مراد ہیں جو کہ ہونٹوں سے متصل ہیں جس کو ریش بچہ کہا جاتا ہے' اس سلسلہ میں اختلاف ہے بعض علماء نے اسکو کتروانا افضل فرمایا ہے اور بعض نے منڈانا' اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے رسالہ ''الحفاء اللحیة'' ملاحظہ فرمائیں۔

۷۹۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَنَتْفَ الْإِبِطِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُقِّتَ لَنَا۔

۷۹۸: مسلم بن ابراہیم' صدقہ' ابوعمران جونی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہمارے لئے زیر ناف بال منڈوانے' ناخن تراشنے' مونچھوں کے کتروانے' بغلوں کے بال دُور کرنے کی چالیس دن حد مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو جعفر نے ابوعمران کے واسطہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن حضرت رسول کریم ﷺ کا تذکرہ نہیں کیا اور روایت کے الفاظ ہیں وُقِّتَ لَنَا یعنی ہمارے لئے وقت مقرر کیا گیا۔

زیر ناف بال وغیرہ کاٹنے کی مدت:

مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک زیر ناف کے بال بغلوں کے بال وغیرہ چھوڑ سکتے ہیں اس سے زیادہ دیر کرنا درست نہیں ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ ایک ہفتہ میں ایک مرتبہ مذکورہ بالا سنتوں پر عمل ہو جانا چاہئے جیسا کہ بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناخن اور مونچھیں ہر ہفتہ کترواتے تھے اور ناف کے نیچے کے بال بیس روز میں ایک مرتبہ مونڈتے تھے۔

۷۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الِاسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ۔

۷۹۹: ابن نفیل' زہیر' عبدالملک بن سلیمان' عبدالملک' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ داڑھیوں کو لٹکا رہنے دیتے تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ استحداد کے معنی زیر ناف بال مونڈنے کے ہیں۔

بَاب فِي نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: (داڑھی یا سر کے) سفید بال اُکھاڑنے کا بیان

۸۰۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

۸۰۰: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) مسدد' سفیان' ابن عجلان' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (سر اور داڑھی سے) سفید بال نہ اُکھاڑو کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کے اسلام کی حالت میں بال سفید ہوتے ہوں مگر وہ بال اس کے لئے قیامت کے دن نور رہوں گے یحییٰ کی روایت میں ہے اس شخص کے لئے ہر ایک سفید بال کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کی ایک برائی معاف کی جائے گی۔

سفید بال اکھیڑنا:

اس حدیث بالا سے واضح ہے کہ سفید بال ہو جانا رحمت الٰہی کا باعث ہے بلا ضرورت شرعی سفید بال اُکھاڑنا یا اس پر کالا خضاب لگانا درست نہیں۔

بال اکھاڑنے سے منع فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ آرائش و زینت کی خاطر داڑھی اور سر کے سفید بال چننا ممنوع ہے یا یہ کہ عورتوں کا اپنے چہرہ یعنی پیشانی کے بال چننا ممنوع ہے۔ ان چیزوں کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اول تو ان سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر کرنا لازم آتا ہے دوسرے یہ چیزیں آرائش و زینت کے لئے بے جا اور برے قسم کے تکلفات کا مرتکب ہونے کا باعث ہیں اگرچہ زیب و زینت اختیار کرنا عورتوں کے لئے جائز ہے مگر اس طرح کے مذموم تکلفات ان کے لئے بھی ممنوع ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ یہاں ''بال اکھاڑنے'' سے مراد یہ ہے کہ کسی حادثہ و مصیبت کے وقت شدت جذبات سے مغلوب ہو کر اپنے سر اور داڑھی کے بال نوچنا ممنوع ہے۔

بڑھاپے کو تبدیل کرنا خواہ سفید بالوں کو چننے کی صورت میں ہو یا سیاہ خضاب لگانے کے ذریعہ ہو' یہ بہر صورت ممنوع ہے البتہ مہندی کا خضاب مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کے جواز میں احادیث کے منقول ہونے کی بناء پر وہ بالاتفاق درست ہے' سفید بالوں کو اکھاڑنے اور چننے کے بارے میں حنفیہ کا مختار قول حرمت و کراہت کا ہے۔

بَاب فِي الْخِضَابِ

باب: خضاب کا بیان

۱۰۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

۱۰۸: مسدد' سفیان' زہری' ابوسلمہ' سلیمان بن یسار' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہودی اور نصرانی لوگ اپنے بال نہیں رنگتے تو تم لوگ ان کی مخالفت کرو (یعنی داڑھیاں رنگو)

زرد رنگ سے داڑھی رنگنا:

اچھا یہ ہے کہ ضرورت ہو تو داڑھی زرد رنگ سے رنگ لے ورنہ مہندی کا خضاب لگائے لیکن بالکل سیاہ خضاب نہ لگائے کہ یہ جائز نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: ''زرد خضاب'' سے مراد ورس کے ذریعہ خضاب کرنا ہے جو ایک گھاس ہوتی ہے اور زعفران کے مشابہ ہوتی ہے۔ بسا اوقات ورس کے ساتھ زعفران کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند احادیث قبل یصبغ بھا سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پر زرد خضاب کرتے تھے' بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ بالوں کو رنگنا مراد ہے اور بعض حضرات کے قول کے مطابق کپڑوں کو رنگنا مراد ہے۔ نیز سیوطیؒ نے کہا ہے کہ یہی قول اشبہ یعنی صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بالوں کو رنگنا منقول نہیں ہے لیکن ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ جب یہ بات درجہ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم کے رنگے ہوئے اور زعفرانی کپڑے پہننے سے منع کیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مذکورہ جملہ کو کپڑوں کے زرد رنگنے پر محمول کیا جائے لہٰذا زیادہ صحیح بات وہی ہے جو صاحب نہایہ نے نقل کی ہے

کہ مختار قول یہ ہے کہ کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا لہٰذا راویوں میں سے ہر ایک نے اسی چیز کو بیان کیا جس کو اس نے دیکھا ہے اس اعتبار سے ہر راوی اپنے بیان میں سچا ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۸۰۲: احمد بن عمرو بن سرح' احمد بن سعید' ابن وہب' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکّہ کی فتح کے دن حضرت ابوقحافہ آئے ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس داڑھی کی سفیدی کو کسی شے کے رنگ سے تبدیل کردو اور سیاہی سے بچو۔

خلاصۃ الباب: "ثغامہ" ایک قسم کی گھاس کو کہتے ہیں جس کے شگوفے اور پھل سفید ہوتے ہیں اس گھاس کو فارسی میں ورمغہ کہا جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب مکروہ حرام ہے اور مطالب المؤمنین میں علماء کا یہ قول لکھا ہے کہ اگر کوئی غازی و مجاہد دشمنانِ دین کی نظر میں اپنی ہیبت قائم کرنے کے لئے سیاہ خضاب کرے تو جائز ہے اور جو شخص اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے زینت و آرائش کی خاطر اور عورت کی نظر میں دل کش بننے کے لئے سیاہ خضاب کرے تو یہ اکثر علماء کے نزدیک ناجائز ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مہندی اور وسمہ (نیل کے پتے) کا خضاب کرتے تھے اور اسی خضاب کی وجہ سے ان کے بالوں کا رنگ سیاہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا تھا' اسی طرح اس سلسلے میں بعض دوسرے صحابہؓ کے متعلق جو روایات نقل کی جاتی ہیں وہ بھی اسی پر محمول ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ مہندی کا خضاب بالاتفاق جائز ہے اور سیاہ خضاب میں حرمت و کراہت ہے بلکہ اس کے بارے میں بڑی سخت وعید بیان کی گئی ہے' سیاہ خضاب اور دوسرے خضاب لگانے کے بارے میں شرعی احکام حضرت مفتی محمد شفیع کی تالیف جواہر الفقہ حصہ دوم میں خضاب کی بحث کے تحت مذکور ہے۔

۸۰۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۸۰۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' سعید' عبداللہ' ابو الاسود' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ بہترین چیز جس سے اس سفیدی کو تبدیل کیا جائے' مہندی اور کتم ہے۔

خلاصۃ الباب: کتَم اور بعض حضرات کے قول کے مطابق کِتم ایک گھاس کا نام ہے جو وسمہ کے ساتھ ملا کر بالوں پر خضاب کرنے کے کام میں لائی جاتی ہے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ کتم اصل میں وسمہ ہی کو کہتے ہیں۔

بہرحال حدیث کے مفہوم کے بارے میں یہ سوال ہوتا ہے کہ آیا یہ مراد ہے کہ مہندی اور وسمہ دونوں کو ملا کر خضاب کیا جائے' یا مراد یہ ہے کہ صرف مہندی یا صرف وسمہ کا خضاب کیا جائے؟ چنانچہ نہایہ کے قول کے مطابق بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں

صرف کتم' یا صرف مہندی کا خضاب کرنا مراد ہے کیونکہ اگر کتم کو مہندی کے ساتھ ملایا جائے تو اس سے خضاب سیاہ ہو جاتا ہے اور صحیح روایات میں سیاہ خضاب کی ممانعت مذکور ہے اس صورت میں کہا جائے گا کہ یہ جملہ اصل میں "بالحناء اوالکتم" ہے (یعنی حرف واؤ کے بجائے او ہے) جس کا مطلب یہ ہے کہ خضاب کرنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے مہندی کا خضاب کرے اور چاہے کتم کا' لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت متعدد طریق و اسانید سے منقول ہے اور سب نے بالحناء والکتم ہی نقل کیا ہے اگر چہ اس سے مذکورہ مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ حرف "وٗ" مفہوم کے اعتبار سے حرف او کے معنی میں ہو سکتا ہے بعض حواشی میں یہ لکھا ہے کہ صرف مہندی کا خضاب سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور صرف کتم کا خضاب سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

بعض حضرات کے قول سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ خالص کتم کا خضاب سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اگر کتم کو مہندی کے ساتھ ملا کر خضاب کیا جائے تو سرخ مائل بہ سیاہی رنگت پیدا ہو جاتی ہے' اس صورت میں اگر یہ کہا جائے کہ حدیث میں کتم اور مہندی دونوں کا مرکب خضاب مراد ہے تو کوئی اشکال پیدا نہیں ہوگا' چنانچہ آگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت آ رہی ہے اُس سے یہ بات بصراحت معلوم ہوتی ہے۔

ملا علی قاریؒ نے یہ لکھا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ کتم اور مہندی کے مرکب خضاب کی مختلف نوعیت ہوتی ہے اگر کتم کا جزء غالب ہو یا کتم اور مہندی دونوں برابر ہوں تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی کا حصہ غالب ہو تو خضاب سرخ ہوتا ہے۔

۸۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ۔

۸۰۴: احمد بن یونس' عبید اللہ بن ایاد' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کانوں کی لو تک بال ہیں اور ان بالوں پر مہندی کا رنگ چڑھا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرے رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی ہیں۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَرِنِي هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللّٰهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا۔

۸۰۵: محمد بن علاء' ابن ادریس' ابن ابجر' ایاد بن لقیط' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میرے والد نے ان سے کہا کہ آپ مجھے اپنی کمر دکھائیں کیونکہ میں ایک طبیب ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے البتہ تم ایک رفیق ہو (یعنی بیمار شخص پر نرمی کرنے والے اور سکون پہنچانے والے ہو) باقی طبیب (یعنی حکیم) وہی ذات ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

۸۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنِي

۸۰۶: ابن بشار' عبدالرحمن' سفیان' ایاد بن لقیط' ابورمثہؓ سے اسی حدیث میں روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپؐ نے کسی شخص سے یا میرے والد سے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ

قَالَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ لَطَّخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

قیامت کے دن تمہارا وزن نہیں اُٹھائے گا تمہارے اعمال کی باز پرس تم سے ہوگی اور نبیؐ نے اپنی داڑھی مبارک مہندی سے لتھڑی ہوئی تھی۔

۸۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلَكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

۸۰۷: محمد بن عبید' حماد' ثابت' انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا آپ ﷺ نے خضاب نہیں استعمال فرمایا البتہ صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے خضاب استعمال کیا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ کا خضاب استعمال کرنے کا بیان

۸۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۸۰۸: عبدالرحیم بن مطرف' ابوسفیان' عمرو بن محمد' ابن ابی رواد' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے جوتے استعمال فرماتے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس (نامی ایک قسم کی زرد رنگ کی گھاس) سے اور زعفران سے زرد کرتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ۔

۸۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' اسحق بن منصور' محمد بن طلحہ' حمید' ابن طاؤس' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا جس نے مہندی سے خضاب کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص جس نے مہندی اور کتم (ایک گھاس کا نام ہے) دونوں چیزوں سے خضاب لگایا ہوا تھا' گزرا پھر ایک تیسرا شخص جس نے زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا' یہ شخص (یعنی تیسرا آدمی) سب سے (یعنی ان دونوں مذکورہ اشخاص سے بہتر ہے)

بَاب مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ

باب: کالے رنگ سے خضاب کرنا

۸۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۸۱۰: ابوتوبہ' عبیداللہ' عبدالکریم' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اخیر زمانہ میں ایک قوم (ایسی ہوگی) جو کبوتر کے سینے جیسا کالے رنگ کا خضاب کرے گی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گی (یعنی جنت میں داخل نہ ہوں گے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِالْعَاجِ

۸۱۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتْ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتْ السِّتْرَ وَفَكَّكَتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَّعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔

باب: ہاتھی کے دانت استعمال کرنے کا بیان

۸۱۱: مسدد' عبد الوارث بن سعید' محمد بن جحادہ' حمید' سلیمان' حضرت ثوبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ کے سفر کا ارادہ کرتے تو گھر کے تمام افراد میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری گفتگو ہوتی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (واپس) تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات فرماتے (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد سے تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دروازے پر پردہ یا ٹاٹ لٹکا رکھا تھا اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو چاندی کے دو کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لیکن (خلافِ عادت) گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں تشریف لانے سے ان اشیاء نے روکا جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے پردہ پھاڑ ڈالا اور بیٹوں سے کنگن اُتار لئے اور ان کو کاٹ کر ان کے سامنے ڈال دیا۔ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتے ہوئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ کٹے ہوئے ٹکڑے لے کر فرمایا اے ثوبان یہ ٹکڑے جا کر فلاں مکان کے لوگوں کو دے کر آؤ جو مدینہ منورہ میں تھے پھر فرمایا یہ لوگ (یعنی حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم) میرے اہلِ بیت ہیں۔ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی پاکیزہ چیزیں دُنیا میں حاصل کر لیں۔ اے ثوبان فاطمہ کے لئے موتیوں کا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لو۔ آخر روایت میں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہار بنائے جانے کا حکم ہے جس کے لئے لفظ قِلَادَةً مِّنْ عَصَبٍ استعمال ہوا ہے اس کے مختلف معنی ہیں۔ ہم نے حاشیہ ابوداؤد سے اس کے معنی ہڈی کے ہار کے لئے ہیں اس کے معنی دوسرے بھی ہیں۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کا بیان

بَاب مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ

۸۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّوَاسِيُّ

باب: انگوٹھی بنانے کا بیان

۸۱۲: عبد الرحیم' عیسیٰ' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى بَعْضِ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے عجم کے بعض بادشاہوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ لوگ مُہر کے بغیر خط کو پڑھتے تک نہیں تو حضرت رسول کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی مُہر والی بنوائی اور اس میں آپ ﷺ نے محمد رسول اللہ کندہ کرایا۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ زَادَ فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بِئْرٍ إِذْ سَقَطَ فِي الْبِئْرِ فَأَمَرَ بِهَا فَنُزِحَتْ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ۔

۸۱۳: وہب بن بقیہ خالد سعید قتادہ انسؓ سے یہی روایت ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ انگوٹھی نبیؐ کے دست مبارک میں رہی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا۔ اسکے بعد صدیق اکبرؓ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ انکی بھی وفات ہوگئی۔ پھر (وہ انگوٹھی) عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ انکی بھی وفات ہوگئی۔ پھر عثمان غنیؓ کے ہاتھ میں رہی وہ ایک کنویں پر تشریف فرما تھے کہ (وہ) انگوٹھی ان کی اُنگلی سے نکل کر کنویں میں گر گئی۔ انہوں نے حکم فرمایا اس کنویں کا پورا پانی نکلوایا گیا لیکن وہ انگوٹھی نہ مل سکی۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ۔

۸۱۴: قتیبہ بن سعید احمد بن صالح ابن وہب یونس ابن شہاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی چاندی کی (بنی ہوئی) تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی عقیق کا (جڑا) ہوا تھا۔

آپ ﷺ کی انگوٹھی:

دوسری روایت میں فرمایا گیا ہے کہ اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ لیکن ان روایات میں تعارض نہیں۔ اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک سے زیادہ مُہریں ہوں اور یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اس مُہر کا بنانے والا الملک حبش کا تھا۔ واللہ اعلم۔ سرورالمحز ان میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۸۱۵: احمد بن یونس زہیر حمید طویل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی بالکل چاندی کی ہی تھی اس کا نگینہ بھی چاندی کا (جڑا ہوا) تھا۔

۸۱۶: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ

۸۱۶: نصیر بن الفرج ابواسامہ عبیداللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (ایک) انگوٹھی تیار کرائی اور اس کے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے باطنی حصہ کی جانب رکھا اور اس کے نگینہ میں

ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدْ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَخْتَلِفْ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ حَتَّى سَقَطَ الْخَاتَمُ مِنْ يَدِهِ۔

محمد رسول اللہ کندہ کرایا تو لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں پھر جب آپ ﷺ نے لوگوں کو سونے کی انگوٹھیاں پہنے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر اس کے بعد آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کرائی آپؐ کے وصال کے بعد اسکو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پہنا پھر ان کے وصال کے بعد وہ انگوٹھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر وہ انگوٹھی ان کے پاس سے بیر اریس (ایک کنویں کا نام ہے جو کہ ایک باغ میں ہے اس) میں گر گئی۔

۸۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ

۸۱۷: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی حدیث روایت ہے (البتہ) اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (انگوٹھی) میں محمد رسول اللہ کندہ کرایا اور ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اسی طرح نقش نہ بنائے جیسا کہ میری انگوٹھی پر نقش (کندہ) ہے۔

آپ ﷺ کی مہر (Stamp):

۶ ہجری میں آنحضرت ﷺ نے سربراہان مملکت کو خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تا کہ ان کو دین کی دعوت دے سکیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ سربراہان حکومت بغیر مُہر کے خطوط اور تحریرات کو مستند نہیں سمجھتے' آپ ﷺ نے اس ضرورت کے پیش نظر چاندی کی ایک مُہر بنوائی اس مُہر کی پہلی سطر میں محمد دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ کندہ تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی ان کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور ان کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر ایک روز اتفاقاً وہ انگوٹی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی اور کافی تلاش کے باوجود نہیں مل سکی۔ آنحضرت ﷺ نے دوسرے لوگوں کو منع فرمایا کہ جس طرح میری انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کندہ ہے کوئی شخص اس نام کی انگوٹھی نہ بنوائے تا کہ لوگوں کو اشتباہ نہ ہو۔ سابقہ حدیث ۸۱۲ سے اگلی ۸۱۸ تک احادیث کا یہی خلاصہ ہے۔

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ

۸۱۸: محمد بن یحییٰ' ابوعاصم' مغیرہ بن زیاد' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث روایت ہے اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اس انگوٹھی کو بہت تلاش کیا لیکن اس انگوٹھی کا پتہ نہ چل سکا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک انگوٹھی تیاری کرائی اور

عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کندہ کرایا اس انگوٹھی کو پہنتے یا فرمایا کہ مُہر لگایا کرتے تھے۔

خُلاصَةُ البَاب: یہاں انگوٹھی کے ضمن میں صرف اس کے حلقہ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے اس کے نگینہ کے بارے میں ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ انگلی میں حلقہ ہی پہنا جاتا ہے اور وہی محل استبعاد بھی ہے اس لئے بیانِ جواز کی خاطر اس کا ذکر کیا گیا تاہم دوسری احادیث میں نگینہ کا بھی ذکر ہے چنانچہ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی ہی کا تھا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کا نگینہ حبشی یعنی عقیق کا تھا' چنانچہ اس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

مہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو الفاظ کندہ تھے ان کی ہیئت وہی بیان کی گئی ہے جو اوپر ذکر کی گئی' یعنی اوپر کی سطر میں ''اللہ'' بیچ کی سطر میں ''رسول'' اور نیچے کی سطر میں ''محمد'' کا لفظ تھا' گویا اس مہر کی یہ صورت تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض حضرات نے اس مہر کی یہ صورت بیان کی ہے محمد رسول اللہ واللہ اعلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں رہا کرتی تھی ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئی' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت کے آخری دور میں وہ انگوٹھی ایک دن معیقیب کے ہاتھ سے جو حضرت عثمانؓ کے خادم تھے اریس کنویں میں گر پڑی اور پھر اس کو بہت زیادہ تلاش کیا گیا مگر نہیں ملی!

علماء لکھتے ہیں کہ اس کا باعث وہ فتنہ وفساد اور اختلاف وانتشار جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری دورِ خلافت میں اور پھر ان کے بعد اسلامی مملکت میں پیدا ہوا اس کا باعث اس مبارک انگوٹھی کا گم ہونا تھا کیونکہ اس انگوٹھی میں حق تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی تھی جو حکومت ومملکت کے انتظام والنصرام کا ایک مؤثر ذریعہ تھی جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر والی انگوٹھی کی خاصیت تھی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی نہ پہننے کا بیان

۸۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا وَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ مِنْ وَرِقٍ۔

۸۱۹: محمد بن سلیمان' ابراہیم بن سعد' ابن شہاب' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی صرف ایک دن لوگوں نے یہ بات دیکھ کر انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی لوگوں نے بھی (اپنی اپنی انگوٹھیاں) نکال ڈالیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زہری سے زیادہ شعیب اور ابن مسافر نے بیان کرتے ہوئے لفظ مِنْ وَّرَقٍ نقل کیا ہے۔

بلاضرورت انگوٹھی پہننا:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ بلاضرورت انگوٹھی پہننا بہتر نہیں ہے البتہ ضرورت کے وقت پہن سکتا ہے جس طرح بادشاہ'

حاکم یا قاضی انگوٹھی پہنتے ہیں اور سونے کی انگوٹھی کسی مرد کے لئے جائز نہیں ہے چاندی کی انگوٹھی شرعی مقررہ مقدار کی پہن سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننے کا بیان

۸۲۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرِ مَحَلِّهِ أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد انْفَرَدَ بِإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۸۲۰: مسدد' معتمر' رکین' قاسم' عبدالرحمٰن' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دس عادتیں بری لگتی تھیں: (۱) زردی یعنی خلوق (۲) سفید بالوں کو تبدیل کرنا (مراد سفید بالوں کو نوچنا یا ان کو کالا کرنا)' (۳) تہبند لٹکانا' (۴) سونے کی انگوٹھی پہننا' (۵) خواتین کا حرام جگہ پر ریاکاری کے لئے بناؤ سنگھار کرنا' (۶) گوٹیوں سے کھیلنا' (۷) معوذتین کے علاوہ اور کوئی منتر (یعنی عمل) پھونکنا' (۸) گنڈے لٹکانا' (۹) حرام جگہ منی خارج کرنا' (۱۰) اور (ایام رضاعت میں بیوی سے صحبت کر کے) بچے کی صورت برباد کر دینا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام نہیں فرمایا وغیرہ وغیرہ

معوذتین اور خلوق:

معوذتین سے مراد ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ہے اور خلوق سے مراد عرب کے ایک رواج کی طرف اشارہ ہے اور حدیث کے آخری جملہ لڑکوں کے فساد کا مطلب یہ ہے کہ لڑکے کی یعنی بیوی سے دودھ پلانے کے دنوں میں جماع کرنا جس کی وجہ سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی صحت میں بگاڑ آ جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: "رقی" رقیہ کی جمع ہے جس کے معنی منتر پڑھ کر پھونکنے کے ہیں اور "معوذات" سے مراد قرآن کی وہ آیتیں ہیں جو استعاذہ کے معنی پر مشتمل ہیں" خواہ وہ یہ دونوں سورتیں ہوں یا ان کے علاوہ دوسری آیات۔ حاصل یہ کہ قرآن کی آیات' احادیث میں منقول دعاؤں اور اسماء الٰہی کے ذریعہ جھاڑ پھونک جائز ہے ان کے علاوہ کے ذریعہ حرام ہے' خاص طور پر ایسے الفاظ کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرنا جن کے معنی معلوم نہ ہوں نہ صرف حرام ہے' بلکہ کفر کی حد میں داخل ہو جانے کے خوف کا بھی محتمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

باب: لوہے کی انگوٹھی پہننے کا بیان

۸۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ

۸۲۱: حسن بن علی' محمد بن عبدالعزیز' زید بن حباب' عبداللہ بن مسلم' عبداللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

الْمَرْوَزِيّ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ۔

شخص سے فرمایا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ مجھے تم سے بتوں کی بدبو آ رہی ہے تو (یہ سن کر) اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی اور پھر وہ شخص لوہے کی (ایک) انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں تم کو جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔تو (یہ بات سن کر) اس شخص نے اپنی انگوٹھی پھر پھینک ڈالی اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں کس شے کی انگوٹھی تیار کراؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (ایسی انگوٹھی بنواؤ جو کہ) چاندی کی (ایسی) انگوٹھی بنواؤ جو کہ مثقال سے کم ہو۔

خلاصۃ الباب: ''مثقال سے کم ہو'' یہ ممانعت اصل میں احتیاط وتقویٰ اور اولویت کے لئے ہے'یعنی اولیٰ یہ ہے کہ انگوٹھی ایک مثقال (۲۴/۱ ماشہ) سے کم چاندی کی ہو ورنہ جہاں تک جواز کا تعلق ہے تو پورے ایک مثقال بھی جائز ہے) اور یہ اولویت بھی اس بنا پر ہے کہ سونا اور چاندی اصل کے اعتبار سے ''غیر پسندیدہ'' ہیں لہٰذا ان کا استعمال بس اسی قدر ہونا چاہئے جو ضرورت کے مطابق ہو اس لئے دو یا اس سے زائد انگوٹھیاں پہننا مکروہ ہے تاہم متعدد انگوٹھیاں بنانا مکروہ نہیں ہے' بشرطیکہ ان کو ایک ساتھ نہ پہنا جائے بلکہ نوبت بنوبت پہنا جائے۔

فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے کہ لوہے اور پیتل کی انگوٹھی وغیرہ پہننا مکروہ ہے اور مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

مثقال عرب کا ایک وزن ہے جو کہ ہمارے حساب سے ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اور عربی اوزان کی مکمل تشریح اوزانِ شرعیہ از حضرت مفتی پاکستان اور رسالہ امداد الاوزان میں مذکور ہے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ قَالَ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۸۲۲: ابن مثنیٰ' زیاد' حسن' سہیل' ابومکین' ایاس' حضرت ابوذباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو کہ ایاس بن حارث کے نانا تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی (بنی ہوئی) تھی لیکن اس انگوٹھی پر چاندی کا ملمع تھا وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں رہتی اور وہ انگوٹھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیقیب کی سپردگی (قبضہ) میں رہتی۔

قابل استدلال حدیث بابت انگوٹھی:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کو حدیث ۸۲۱ سے زیادہ قوی اور قابل استدلال فرمایا ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث کی سند میں عبداللہ بن مسلم مروی ہے جس کی روایت زیادہ قابل استدلال نہیں سمجھی جاتی بعض حضرات نے اس کی یہ تاویل فرمائی ہے کہ

مذکورہ بالا لوہے کی انگوٹھی پر چاندی چڑھی گئی ہوگی اور جب لوہے پر چاندی کا ملمع ہو تو اس کی گنجائش ہوتی ہے۔

۸۲۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ لِلسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى شَكَّ عَاصِمٌ وَنَهَانِي عَنْ الْقَسِّيَّةِ وَالْمِيثَرَةِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنْ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ قَالَ وَالْمِيثَرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ۔

۸۲۳: مسدد' بشر' عاصم بن کلیب' ابو بردہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبیؐ نے ارشاد فرمایا (تم) یہ دُعا مانگا کرو: اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔ اے اللہ تعالیٰ مجھ کو ہدایت عطا فرما اور مجھے سیدھا رکھ۔ ہدایت کی دُعا کے وقت راستے پر سیدھا چلنے کو یاد رکھو اور سداد کی دُعا پر اپنے تیر کو سیدھا رکھنے کو یاد رکھو اور آپؐ نے مجھ کو اس اُنگلی یا اس اُنگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور آپؐ نے شہادت کی یا درمیان کی جانب اشارہ فرمایا۔ عاصم کو شک ہے کہ کونسی اُنگلی تھی اور آپؐ نے مجھے قسیہ اور میثرہ سے منع فرمایا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ قسیہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہیں جو کہ ملک شام یا مصر سے درآمد ہوتے ہیں اور ان کپڑوں کی دھاریوں میں ترنج کی صورت بنی ہوتی ہیں اور میسرہ وہ شے ہے جو خواتین اپنے شوہروں کے لئے تیار کرتی تھیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ أَوْ الْيَسَارِ

باب: انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے یا بائیں میں؟

۸۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَرِيكٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

۸۲۴: احمد بن صالح' ابن وہب' سلیمان بن بلال' شریک' ابونمر' ابراہیم بن عبداللہ بن حنین' ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ شریک کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی ہے۔ کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۸۲۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ

۸۲۵: نصر بن علی' ان کے والد' عبدالعزیز' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اپنے بائیں (مبارک) ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب ہوتا تھا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن اسحٰق نے بیان کیا اور اُسامہ یعنی ابن زید نے نافع سے اس سند کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۸۲۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

۸۲۶: ہناد' عبدہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى۔

روایت ہے کہ وہ اپنی انگشتری بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هَكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذَلِكَ۔

۸۲۷: عبداللہ یونس محمد بن اسحٰق سے روایت ہے کہ میں نے صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب کے دائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی اُنگلی) میں انگوٹھی دیکھی۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طریقہ سے انگوٹھی پہنتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہوں نے انگوٹھی کے نگینہ کو ہتھیلی کی پشت کی جانب اُوپر کر دیا اور یہ کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق یہی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ذکر کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَلَاجِلِ

باب: گھونگرو پہننے کا بیان

۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا۔

۸۲۸: علی بن سہل ابراہیم حجاج ابن جریج عمر بن حفص حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علی بن سہل بن زبیر نے انہیں بتایا کہ ان کی ایک آزاد کردہ باندی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور اس کے پاؤں میں گھونگرو تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان گھونگرو کو کاٹ ڈالا اور فرمایا میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر ایک گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے (اور گھونگرو کے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے کیونکہ اس میں سے بھی (ساز جیسی) آواز نکلتی ہے)

۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ۔

۸۲۹: محمد بن عبدالرحیم روح ابن جریج حضرت بنانہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن حسان انصاری کی آزاد کردہ باندی تھیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ایک لڑکی ان کے ہاں آئی جس کے پیروں میں آواز والے گھونگرو تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے پاس اس کو گھونگرو کاٹے بغیر نہ لانا۔ اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس گھر میں گھنٹہ (یا باجہ) ہوتا ہے اس مکان میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

باب: سونے سے دانت بندھوانے کا بیان

۸۳۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

۸۳۰: موسیٰ بن اسماعیل' محمد بن عبداللہ' ابواشہب' عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت عرفجہ بن اسعد کی کلاب (جنگ) کے دن ناک کاٹی گئی تو انہوں نے اپنی ناک چاندی کی بنوائی تو اس میں بدبو پیدا ہوگئی تو نبیؐ نے ان کو سونے کی ناک لگوانے کا حکم فرمایا تو انہوں نے سونے کی ناک بنوائی (کیونکہ سونے میں بدبو نہیں ہوتی اور عرصہ تک لگنے کے باوجود اس میں کسی قسم کا تعفن پیدا نہیں ہوتا)۔

۸۳۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ أَدْرَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَرَفَةَ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ قَالَ نَعَمْ۔

۸۳۱: حسن بن علی' یزید بن ہارون' ابوعاصم' ابوالاشہب' حضرت عبدالرحمٰن عرفجہ بن اسعد سے دوسری روایت میں اسی طرح ہے یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاشہب سے معلوم کیا کہ عبدالرحمٰن کی ملاقات عرفجہ سے ثابت ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں (ثابت ہے)۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَرْفَجَةَ بِمَعْنَاهُ۔

۸۳۲: مؤمل بن ہشام' اسماعیل' ابوالاشہب' عبدالرحمٰن بن طرفہ' حضرت عرفجہ بن اسعد سے اسی طرح روایت ہے۔

سونے کی ناک اور دانت لگوانا:

اس حدیث میں ضرورت کی بنا پر سونے کی ناک لگوانے کی اجازت مذکور ہے بہرحال ناک پر قیاس کرتے ہوئے ضرورت کی بنا پر سونے کے دانت لگوانے کی بھی اجازت ہے اسی لئے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کا عنوان ''سونے کے دانت لگائے جانے کا بیان'' سے قائم فرمایا ہے۔

خُلاصَۃُ الباب: حدیث ۸۳۰ میں ذکر کردہ لفظ ''کلاب'' ایک جگہ کا نام ہے وہاں لڑائی ہوئی جس میں حضرت عرفجہ بھی شریک تھے اسی لڑائی کے دوران ان کی ناک کٹ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کو چاندی کی ناک بنوا کر چہرے پر لگانی پڑی' لیکن اس میں بدبو پیدا ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت عطا فرمائی۔ اس حدیث کی بناء پر علماء نے سونے کی ناک بنوانے کو اور اسی طرح دانتوں میں چاندی کا تار باندھنے کو مباح قرار دیا ہے لیکن حضرت امام محمدؒ نے سونے کا تار باندھنے کو بھی جائز کہا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کو سونا پہننا؟

۸۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ

۸۳۳: ابن نفیل' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' یحییٰ' ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں زیور آیا جو کہ حبش کے بادشاہ نے آپ ﷺ کو ہدیتاً پیش

قَالَتْ قَلِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهُ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ ابْنَةَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ۔

کیا تھا۔ اس زیور میں ایک سونے کی انگوٹھی تھی جس میں (ملک) یمن کا نگینہ لگا ہوا تھا آپ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو ایک لکڑی سے چھوا لیکن آپ ﷺ نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت زینب کی بیٹی حضرت امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا جو کہ آپ ﷺ کی نواسی تھی' کو طلب فرمایا اور فرمایا بیٹی! یہ انگوٹھی تم پہن لو۔

۸۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا۔

۸۳۴: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' اُسید بن ابی اُسید' نافع بن عیاش' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو سونے کا حلقہ پہنانا چاہے تو اس شخص کو سونے کا حلقہ پہنا دے اور جو شخص اپنے محبوب کو آگ کی ہنسلی پہنانا چاہے تو اس کو سونے کی ہنسلی پہنا دے اور جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا کنگن پہنانا چاہے تو اس کو سونے کا کنگن پہنا دے لیکن تم لوگوں کے لئے چاندی (کا زیور) استعمال کرنا درست ہے تو چاندی سے کھیلو (یعنی چاندی کا زیور پہنو)۔

چاندی کی انگوٹھی کا استعمال:

اس حدیث میں محبوب سے مراد آدمی ہے' بیوی مراد نہیں ہے اور مردوں اور لڑکوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننا درست ہے کتب فقہ میں مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی کی مقدار کی بحث مفصل طور سے مذکور ہے اور چاندی سونے کے برتن میں مرد و عورت کے لئے کھانا پینا جائز نہیں ہے۔ احادیث میں اس کی سخت ممانعت فرمائی گئی ہے۔

اکثر فتاویٰ میں لکھا ہوا ہے کہ چاندی کی انگوٹھی پہننا اس شخص کے حق میں مباح ہے جس کے لئے مہر رکھنا ایک ضرورت کے درجہ کی چیز ہو جیسے قاضی وغیرہ اور جو شخص مہر رکھنے کا ضرورت مند نہ ہو اس کے حق میں افضل یہی ہے کہ چاندی کی انگوٹھی کا بھی استعمال نہ کرے نیز جو شخص انگوٹھی پہنے اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ انگوٹھی کو بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى

۸۳۵: مسدد' ابوعوانہ' منصور' ربعی' ان کی اہلیہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے خواتین کی جماعت! کیا تم کو زیور تیار کرنے (اور پہننے) کے لئے چاندی کافی نہیں ہے' باخبر رہو تمہارے میں سے کوئی ایسی خاتون نہیں کہ وہ سونے کے زیور پہنے اور وہ اس سے زینت ظاہر کرے مگر اسی کنگن

ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ۔ سے اس پر (قیامت میں) عذاب دیا جائے گا۔

خواتین کے لئے سونے کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہے:

مذکورہ حدیث کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث منسوخ ہیں اور خواتین کے لئے بہر حال سونے کا استعمال جائز ہے۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۸۳۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان بن یزید' یحییٰ' محمود بن عمرو' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون نے اپنی گردن میں سونے کا ہار لٹکایا تو اس کی گردن میں قیامت کے روز اسی جیسا ہار پہنایا جائے گا اور جس خاتون نے سونے کی بالی اپنے کان میں پہنی تو اللہ جل جلالہٗ قیامت کے دن اس کے کان میں اسی جیسی بالی ڈلوائے گا۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا۔

۸۳۷: حمید بن مسعدہ' اسماعیل' خالد' میمون' ابوقلابہ' حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے اور سونے کے پہننے سے لیکن تھوڑا سا (یعنی دانت وغیرہ ہو سکتا ہے)

خلاصۃ الباب: چیتے کی کھال کی زین پر سوار ہونے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کہ اس میں متکبرین کی مشابہت ہے۔ بعض مشائخ نے کہا ہے کہ چوپایوں اور درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے ان چوپایوں و درندوں کی خاصیتیں جیسے وحشت و درندگی وغیرہ سرایت کر جاتی ہے۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

لغوی تشریح: "فِتَن" اصل میں فِتْنَۃ کی جمع ہے جیسا کہ مِحَن' مِحْنَۃ کی جمع آتی ہے فتنہ کے مختلف معنی ہیں مثلاً آزمائش وامتحان' ابتلاء' گناہ' فضیحت' عذاب' مال و دولت' اولاد' بیماری' جنون' محنت' عبرت' گمراہ کرنا و گمراہ ہونا اور کسی چیز کو پسند کرنا اور اس پر فریفتہ ہونا نیز لوگوں کی رائے میں اختلاف پر بھی فتنہ کا اطلاق ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن فتنوں کی پیشین گوئی فرمائی

۸۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۸۳۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابووائل' حذیفہ سے روایت ہے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابُهُ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔

کہ نبیؐ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپؐ نے کوئی (ایسی) شے بیان فرمانے سے نہیں چھوڑی جو قیامت تک پیش آنے والی ہو پھر جس شخص نے (آپؐ کی) اس بات کو محفوظ رکھا اس نے محفوظ رکھا اور جس شخص نے اس کو فراموش کر دیا اس نے فراموش کر دیا اور بے شک میرے ان اصحاب نے اسے جانا پہچانا ہے اور جب ان کی چیزوں میں سے جو آپؐ نے بیان فرمائیں کوئی چیز پیش آتی ہے تو مجھے اس طرح یاد آ جاتا ہے جس طرح کوئی شخص کسی شخص کے چہرہ کی شناخت کرتا ہو اور وہ شخص غائب ہو جائے پھر (اس) کو دیکھے تو اس کی شناخت کر لیتا ہے۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔

۸۳۹: محمد بن یحییٰ ابن ابی مریم ابن فروخ اُسامہ بن زید حضرت ابن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واللہ مجھ کو علم نہیں میرے دوستوں نے فراموش کر دیا یا قصداً بھلا بیٹھے واللہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کے ختم ہونے تک آنے والے فتنوں (فتنہ پردازوں) کا کہ جن میں تین سو یا اس سے زیادہ افراد ہوں اس کے قائد کا نام لے کر بیان فرمایا بلکہ اس کے باپ اور اس کے قبیلے کا نام بھی بتایا۔

خلاصۃ الباب: ''فتنہ پردازوں سے مراد وہ شخص ہے جو فتنہ وفساد اور تباہی وخرابی کا باعث ہو جیسے وہ عالم جو دین میں بدعت پیدا کرے دین کے نام پر مسلمانوں کو آپس میں لڑائے امت میں افتراق وانتشار پیدا کر کے اسلام کی شوکت کو مجروح کرے اور جیسے وہ ظالم بادشاہ وامیر جو مسلمانوں کے باہمی قتل وقتال کا باعث ہو۔

''تین سو'' کے عدد کی قید بظاہر اس لئے لگائی گئی ہے کہ کم سے کم اتنی تعداد میں آدمیوں کا کسی فتنہ پرداز کے گرد جمع ہو جانا اس فتنہ پرداز کی فتنہ پردازیوں کو پھیلانے فتنہ وفساد کی کارروائیوں کو اثر انداز ہو جانے اور دین وملت کو نقصان پہنچ جانے کے لئے عام طور پر کافی ہو جاتا ہے اگر کسی فتنہ پرداز کے تابعداروں کی تعداد اس سے کم ہوتی ہے تو گو وہ انفرادی اور جزوی طور پر فتنہ پردازی میں کامیاب ہو جائے مگر اجتماعی طور پر اثر انداز ہونے کے قابل نہیں ہوتا۔

۸۴۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ

۸۴۰: ہارون بن عبداللہ ابوداؤد بدر بن عثمان عامر ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس اُمت میں (بڑے بڑے) چار فتنے پیدا ہوں گے پھر ان کے بعد فنا ہے (یعنی اس کے بعد قیامت آ جائے گی اور سب کچھ فنا

فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ۔

ہو جائے گا۔ کچھ باقی نہ رہے گا)

۸۴۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِءٍ الْعَنْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ۔

۸۴۱: یحییٰ بن عثمان ابومغیرہ عبداللہ بن سالم علاء بن عتبہ عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فتنوں کے بارے میں تذکرہ فرمایا اور بڑی تفصیل سے فرمایا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے بیان میں اِحلاس کے فتنے کا تذکرہ فرمایا تو اس سلسلہ میں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اِحلاس کا فتنہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ تو فرار ہونا اور لوٹ مار کرنا ہے۔ پھر سراء کا فتنہ ہے جس کا دھواں ایسے شخص کے پاؤں کے نیچے سے نکلے گا جو کہ میرے اہلِ خانہ سے ہونے کا گمان کرے گا حقیقت یہ ہے کہ وہ میرے اہل خانہ سے نہیں ہوگا کیونکہ میرے اولیاء وہ لوگ ہیں جو کہ پرہیز گار ہیں پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کرلیں گے (یعنی ایسے شخص کو متفقہ طور پر امیر بنالیں گے) جیسے کہ سرین ایک پسلی پر (جو کسی طریقہ سے نہیں ملتا) اس کے بعد دُھَیْمَاء کا فتنہ ہوگا وہ اس اُمت میں کسی شخص کو بغیر طمانچہ مارے ہوئے نہیں چھوڑے گا پھر جب لوگ بولیں گے اب فساد جاتا رہا تو پھر صبح کے وقت وہ (فتنہ) اور بڑھ جائے گا جس میں (ایسا حال ہو جائے گا کہ) انسان صبح کے وقت مؤمن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف اکٹھا ہوں گے ایک خیمہ اہلِ ایمان کا ہوگا جس میں کوئی منافق شخص نہیں ہوگا اور دوسرا خیمہ منافق لوگوں کا ہوگا جس میں کوئی ایماندار شخص نہ ہوگا تو جب اس قسم کا فتنہ (پیدا) ہو تو اسی دن یا اسکے دوسرے دن سے دجال کے منتظر رہو۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں سرین ایک پسلی پر الخ سے جو مثال دی گئی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسے شخص پر اتفاق کر لینگے کہ جس کی رائے میں استقامت نہ ہوگا جس طرح ''سرین'' پسلی کی ہڈی پر سیدھا نہیں ہوتا اس طرح اس شخص کا حال ہوگا کہ وہ شخص ذی رائے اور صاحب بصیرت نہ ہوگا۔ آگے احادیث میں جن فتنوں کی تکرار ہے یہاں پر انکی بابت مفصلاً کچھ عرض کئے دیتا ہوں۔

فتنہ احلاس کا بیان:

''فتنہ احلاس'' سے مراد یہ ہے کہ وہ فتنہ عرصہ دراز تک قائم رہے گا اور اس کے اثرات امت کے لوگوں کو بہت طویل عرصے تک مختلف آفات اور پریشانیوں میں مبتلا رکھیں گے۔ واضح رہے کہ احلاس اصل میں حلس کی جمع ہے اور حلس اس ٹاٹ کو کہتے ہیں جو کسی عمدہ فرش جیسے قالین وغیرہ کے نیچے زمین پر بچھا رہتا ہے اور وہ ہمیشہ اپنی جگہ پر پڑا رہتا ہے۔ یا حلس اس کملی کو کہتے ہیں جو پالان کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے! پا اس فتنہ کو فتنہ احلاس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح کسی اچھے فرش کے نیچے کا ٹاٹ

مستقل طور پر اپنی جگہ پڑا رہتا ہے وہاں سے اٹھایا نہیں جاتا' اسی طرح وہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں' بلکہ برابر قائم رہیگا اور دی گئی ہے اور یا یہ کہ اس فتنہ کو فتنہ احلاس فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح ٹاٹ ہمیشہ بچھا رہتا ہے اور اسکو اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جاتا اسی طرح لوگوں کو بھی چاہیئے کہ اس فتنہ کے دوران اپنے گھروں میں پڑے رہنے کو لازم کرلیں اور گوشہ نشینی اختیار کرلیں۔

لفظ "فتنة السراء" رفع کے ساتھ ہے اور اس اعتبار سے یہ لفظ "ھرب" پر عطف ہے یعنی جب کسی نے آپ ﷺ سے یہ پوچھا کہ فتنہ احلاس کی نوعیت وصورت کیا ہوگی تو آپ ﷺ نے گویا یہ فرمایا کہ وہ فتنہ ہرب وحرب اور سراء کی صورت میں ہوگا ہرب اور حرب کے معنی تو او پر ترجمے میں واضح کئے جاچکے ہیں' یعنی باہمی عداوت ودشمنی اور بغض ونفرت کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور بھاگنا اور کسی کا مال لوٹ لینا اور سرا کے معنی یہ ہیں کہ وہ فتنہ اندر ہی اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا' یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوجائیں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں گے مگر باطن میں اسلام اور مسلمانوں کی تباہی وبربادی چاہیں گے اور اپنی اس ناپاک خواہش کی تکمیل کے لئے طرح طرح کی سازشوں کے جال پھیلا کر مسلمانوں کو فتنہ وفساد میں مبتلا کریں گے! نہایہ میں لکھا ہے کہ سراء سے کنکریلا پتھریلا میدان مراد ہے' اس صورت میں فتنہ سراء سے واقعہ حرا کی طرف اشارہ مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اور اس کی وجہ سے اہل مدینہ کا قتل عام ہوا' سینکڑوں صحابہؓ اور تابعین کو جام شہادت نوش کرنا پڑا اور حرم محترم کی سخت بربادی ہوئی! یہ معنی اس صورت میں ہوگے جبکہ سراء کو پوشیدہ کے مفہوم میں لیا جائے! اگر یہ لفظ سرور وشادمانی کے مفہوم میں ہو تو اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ فتنہ ایسے حالات پیدا کردے گا جس میں عیش وعشرت کی چیزوں کی فروانی ہوجائے گی اور لوگ اسراف وتنعم کے ذریعے راحت وآرام اور سرور وشادمانی کی زندگی میں پڑکر خدا اور آخرت کے خوف سے بے نیاز ہوجائیں گے۔ یا یہ کہ اس فتنہ کی وجہ سے چونکہ اسلام اور مسلمانوں کی شوکت کو دھچکا لگے گا اور ملت اسلامیہ بہت زیادہ نقصان وتباہی میں مبتلا ہوجائے گی لہذا یہ صورتِ حال اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے لئے خوشی وشادمانی کا باعث بنے گی اور ایک نسخے میں "فتنہ السراء" کا لفظ نصب کے ساتھ ہے' اس صورت میں اس کا عطف فتنہ الاحلاس پر ہوگا اور معنی یہ ہوں گے کہ آپ نے فتنہ احلاس کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد فتنہ سراء کا ذکر کیا۔

"مگر وہ میرے اپنوں میں سے نہیں ہوگا" کا مطلب یہ ہے کہ خواہ وہ میرے اہل بیت میں سے ہونے کا کتنا ہی گمان رکھے اور اگرچہ نسب اور خاندان کے اعتبار سے وہ واقعتاً میرے اہل بیت میں سے کیوں نہ ہو لیکن وہ اپنے طور طریقوں اور اپنے فعل و کردار کے لحاظ سے میرے اپنوں میں سے یقیناً نہیں ہوگا کیونکہ وہ میرے اپنوں میں سے ہوتا تو روئے زمین پر فتنہ وفساد کے ذریعے میری امت کو نقصان وضرر میں مبتلا نہیں کرتا۔ اس ارشاد گرامی کی نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ: اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (یقیناً وہ تمہارے اپنوں میں سے نہیں ہے) یا یہ کہ اس جملے کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص خواہ نسب کے اعتبار سے میرے خاندان سے کوئی تعلق کیوں نہ رکھے لیکن حقیقت کے اعتبار سے وہ میرے محبوب اور دوستوں میں سے نہیں ہوگا کیونکہ میرا محبوب اور دوست صرف وہی مسلمان ہوسکتا ہے جو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرے اور کبھی بھی ایسے قول وفعل کا ارتکاب نہ کرے جس سے اسلام اور مسلمانوں کو ذرہ برابر بھی نقصان پہنچ سکتا ہو۔ اس کی تائید حدیث کے اگلے جملے سے بھی ہوتی ہے۔

"جو پسلی کے اوپر کولہے کی مانند ہوگا" اس جملے کے ذریعے گویا اس شخص کو ذہنی وعملی کج روی اور غیر پائیداری کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح اگر کولہے کی ہڈی کو پسلی کی ہڈی پر چڑھا دیا جائے تو وہ کولہا اپنی جگہ پر قائم نہیں رہ سکتا اور پسلی کی ہڈی کے

ساتھ اس کا جوڑ نہیں بیٹھ سکتا اسی طرح اگرچہ لوگ اس شخص کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا امیر وحکمران تسلیم کر لیں گے لیکن حقیقت میں وہ امارت وسرداری کے لائق نہیں ہوگا کیونکہ وہ علم ودانائی سے محروم ہوگا' آئین حکمرانی سے بے بہرہ ہوگا' قوت فیصلہ کی کمی اور رائے کی کمزوری میں مبتلا ہوگا اس کا کوئی حکم اور کوئی فیصلہ' محل' موقع کے مطابق نہیں ہوگا اور جب یہ صورت حال ہوگی تو سلطنت ومملکت کا سارا نظام انتشار وبدامنی اور سستی وکمزوری کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

''پھر دہیما کا فتنہ ظاہر ہوگا'' کے سلسلے میں پہلے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ جس طرح فتنۃ الاحلاس کے دونوں اعراب یعنی رفع اور نصب ذکر کئے گئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے مطابق معنی بیان کئے گئے تھے' اسی طرح فتنۃ الدہیما میں بھی فتنہ کے لفظ کے دونوں اعراب یعنی رفع اور نصب میں دھیماء (دال کے پیش اور ہا کے زبر کے ساتھ) اصل میں لفظ دھماء کی تصغیر ہے جس کے معنی سیاہی اور تاریکی کے ہیں اور یہاں تصغیر کا اظہار مذمت وبرائی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ حاصل یہ کہ فتنہ احلاس کے بعد جو فتنہ ظاہر ہوگا وہ اپنے اثرات کی ظلمت کی اور قتل وغارت گری کی شدت کے اعتبار سے ایک سیاہ اور تاریک شب کی مانند ہوگا اور جس کی سیاہ رات کی تاریکی ہر شخص کو اندھیرے میں مبتلا کر دیتی ہے اس طرح اس فتنہ کی ظلمت ہر شخص کے دل ودماغ پر اثر انداز ہوگی اور ہر ایک کے قوائے فکر وعمل پر تاریک سایہ بن کر چھا جائے گی۔

''تا آنکہ لوگ دو خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ کے لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے' ایک گروہ تو خالص ایمان والوں کا ہوگا کہ جن میں کفر اور نفاق کا نام نہ ہوگا اور ایک گروہ خالص کفر والوں کا ہوگا اور ان میں ایمان و اخلاص کا نام نہ ہوگا اور بعض حضرات نے یہاں فسطاط کا ترجمہ ''خیمہ'' کے بجائے ''شہر'' کیا ہے یعنی اس زمانے کے لوگ دو شہر یا دو ملکوں میں تقسیم ہو جائیں گے کہ ایک شہر یا ایک ملک میں صرف خالص مسلمان واہل ایمان ہوں گے اور ایک شہر یا ملک میں خالص کافر ہوں گے! واضح رہے کہ ''فسطاط'' اصل میں تو خیمے کو کہتے ہیں لیکن ''شہر'' پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے اور حدیث میں اس لفظ کا استعمال گویا اس اسلوب کے طور پر ہے کہ ذکر تو محل (رہنے کی جگہ) کا ہو' لیکن مراد حال (یعنی رہنے والوں کی حالت و کیفیت) ہو پس ''لوگ دو خیموں یا دو شہروں میں تقسیم ہو جائیں گے'' کا حاصل یہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا کے لوگ واضح طور پر دو طبقوں میں تقسیم ہو جائیں گے' ایک طبقہ اہل ایمان کا ہوگا اور ایک طبقہ اہل کفر کا ہوگا' اور ان دونوں طبقوں کے لوگ خواہ دنیا کے کسی حصے اور شہر میں سکونت پذیر ہوں اس موقع پر ایک یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ جو یہ فرمایا گیا ہے کہ ایک خیمہ نفاق کا ہوگا کہ اس میں ایمان نہیں ہوگا تو اس خیمہ (یا اس طبقہ) کے لوگوں میں سے ایمان کی نفی یا تو اصل کے اعتبار سے ہے یعنی اس خیمہ کے لوگوں میں سرے سے ایمان نہیں ہوگا یا کمال ایمان کی نفی بھی مراد ہے یعنی اس خیمہ (یا اس طبقہ میں) ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر کے اعتبار سے ایمان رکھتے ہو' مگر اہل نفاق کے سے اعمال اختیار کرنے' یعنی جھوٹ بولنے' خیانت کرنے اور عہد شکنی وغیرہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے مخلص اہل ایمان کے زمرے سے خارج ہوں گے۔ ''دجال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہنا'' کا مطلب یہ ہے کہ جب فتنہ دہیماء ظاہر ہو جائے تو سمجھنا کہ دجال کا ظہور ہوا ہی چاہتا ہے' چنانچہ اس فتنہ کے فوراً بعد دجال ظاہر ہوگا' اس وقت حضرت مہدیؒ دمشق میں ہوں گے' دجال دمشق کے شہر کو گھیر لے گا' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال ان کے مقابلے پر اس طرح گھل جائے گا۔ جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے نیزے سے موت کے گھاٹ اتار دیں گے اور اس کی موت سے ان کو بہت زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔

طیبیؒ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ "فسطاط" شہر یا خیمے کو کہتے ہیں جس میں لوگ جمع ہوتے اور رہتے ہیں! نیز حدیث کے اس آخری جزو سے (کہ جس میں فسطاط کا ذکر ہے) یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ فتنہ آخر زمانے میں ظاہر ہوگا لیکن علماء نے پہلے ذکر کئے گئے فتنوں کے بارے میں کچھ نہیں لکھا اور کہا ہے کہ یہ فتنے کب ظاہر ہوں گے اور کون سے واقعات ان کا مصداق ہیں خصوصاً فتنہ سراء کے بارے میں تو مکمل سکوت اختیار کیا گیا ہے اور اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ اہل بیت نبوی ﷺ میں سے کون شخص ہے جس کو اس فتنہ کا بانی کہا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ اور اس کی تفصیل:

یہ بات تو طیبیؒ نے لکھی ہے لیکن بعد کے علماء میں سے حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اس حدیث میں مذکورہ فتنوں کے مصداق کا تعین کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے "فتنہ احلاس" کے ذریعے جس فتنہ کی طرف اشارہ فرمایا تھا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جب کہ وہ یزید بن معاویہ کی خلافت کے اعلان کے بعد اس کی بیعت سے گریز کر کے مع اہل وعیال مدینہ سے نکل گئے اور مکہ آ گئے تھے پھر جب ۶۲ھ میں یزید بن معاویہ نے اپنے خلاف اہل مدینہ کی تحریک کو کچلنے کے لئے مسلم بن عقبہ کی کمان میں شامیوں کی ایک بڑی فوج مدینہ کی طرف روانہ کی تو مسلم نے اس شہر مقدس میں پہنچ کر بڑی تباہی پھیلائی اور اہل مدینہ کا قتل عام کرایا۔ یہ "واقعہ حرۃ" کے نام سے مشہور ہے' مسلم نے شامیوں کی یہ فتح یاب فوج لے کر پھر مکہ کا رخ کیا' مسلم اگرچہ خود مکہ تک نہیں پہنچ سکا کیونکہ وہ راستے ہی میں مرگیا تھا' البتہ اس کی فوج حصین بن نمیر کی سرکردگی میں مکہ پہنچ گئی اور اس نے ایک دن کی جنگ کے بعد مکہ کا محاصرہ کرلیا' حصین بن نمیر نے کوہ ابن قیس پر منجنیق نصب کر کے خانہ کعبہ پر سنگ باری کا سلسلہ بھی شروع کر دیا اس محاصرے اور سنگ باری کے دوران کہ جس کا سلسلہ ایک ماہ سے بھی زائد عرصے تک جاری رہا' اہل مکہ کو بڑی سخت تکلیفوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا' اتفاق کی بات ہے کہ اسی اثناء میں دمشق میں یزید کا انتقال ہوگیا اور ابن نمیر نے اس خبر کو سن کر محاصرہ اٹھالیا اور اپنی فوج کو لے کر دمشق کی طرف واپس روانہ ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت نہ صرف پورے حجاز پر قائم ہوگئی بلکہ عراق اور مصر تک کے لوگوں نے ان کی خلافت کو تسلیم کرلیا یہاں تک کہ یزید بن معاویہ کے جانشین معاویہ بن یزید کی تقریباً دو ماہ کی مختصر خلافت کے بعد (جب کہ اس کا انتقال ہوگیا تھا) تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پورے عالم اسلام کے خلیفہ تسلیم کر لئے گئے لیکن پھر چھ سات ماہ کے بعد مروان بن حکم نے اپنی سازشوں اور کوششوں میں کامیاب ہو کر شام پر قبضہ جمالیا اور دمشق میں اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ شام کے بعد مصر اور عراق بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہا کی خلافت سے نکل گئے اسی دوران مروان بن حکم مرگیا اور اس کا بیٹا عبدالملک بن مروان اس کا جانشین ہوا' عبدالملک نے زبردست جنگی طاقت کے ذریعے تقریباً تمام ہی علاقوں سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا کی خلافت کو ختم کر دیا اور آخر میں حجاج بن یوسف کی کمان میں ایک لشکر جرار مکہ مکرمہ کی طرف روانہ کیا اور ۷۲ھ کے ماہ رمضان میں حجاج نے شہر مکہ کا محاصرہ کرلیا اور کوہ ابوقبیس پر منجنیق لگا کر سنگ باری شروع کر دی' اور محاصرہ سنگ باری کا یہ سلسلہ ذی الحجہ تک جاری رہا' اس عرصہ میں اہل مکہ کو بڑی زبردست مصیبت و پریشانی اور تباہی کا سامنا کرنا پڑا حج کے دنوں میں کچھ عرصے کے لئے سنگ باری بند ہوگئی اور حج ختم ہوتے ہی یہ سلسلے پھر شروع ہوگیا جس کا نشانہ براہِ راست خانہ کعبہ تھا جہاں حضرت عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہما محصور تھے اور آخری مرحلے پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ سے نکل کر محض چند ساتھیوں کے ہمراہ شامیوں کے اس عظیم لشکر پر حملہ کیا اور بڑی بہادری کے ساتھ لڑتے رہے جب وہ چند ساتھی بھی ایک ایک کر کے کام آ گئے اور خود ان پر دشمنوں نے چاروں طرف سے پتھروں اور تیروں کی بارش شروع کر دیں تو دنیا کا یہ عظیم الشان بہادر و متقی انسان دادِ شجاعت دیتا ہوا بڑی مظلومیت کے ساتھ جمادی الثانی ۷۳ھ کی ایک خوں آشام تاریخ میں اس طرح شہید ہوا کہ اس وقت میدان جنگ میں بہادری و شجاعت، زہد و عبادت اور ہست و شرافت کے علاوہ کوئی انسان ان کی مبارک لاش پر کف افسوس ملنے والا بھی موجود نہیں تھا۔ یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کا واقعہ ہے جس کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے فتنہ احلاس کا مصداق قرار دیا ہے۔

فتنہ مختار کی تفصیل:

''فتنہ سراء'' کے بارے میں حضرت شاہ صاحب کا کہنا یہ ہے کہ یہ فتنہ بھی مختار کے فتنہ و فساد کی صورت میں ظہور پذیر ہو چکا ہے، مختار وہ شخص تھا جس نے پہلے تو مکر و فریب کے ذریعے پھر باقاعدہ جنگ کر کے اہل عراق پر تسلط حاصل کر لیا تھا اور اپنی اس کارروائی کے لئے حضرت محمد بن الحنفیہ کی اجازت اور اہل بیت نبوی ﷺ کی تائید و نصرت کا دعویٰ رکھتا تھا۔ اس کا واقعہ بھی تھوڑی سی تفصیل کا متقاضی ہے۔ اس شخص کا اصل نام مختار بن عبیدہ بن مسعود ثقفی تھا، کوفہ (عراق) میں رہتا تھا اور شیعانِ علی میں سے تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی دعوت پر جب کوفہ جانا طے کر لیا اور پہلے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو وہاں بھیجا تاکہ وہ پوشیدہ طور پر کوفہ میں کام کر کے لوگوں سے ان کے نام کی بیعت لیں تو مسلم بن عقیل کوفہ پہنچ کر اسی مختار بن عبیدہ کے مکان پر فروکش ہوئے تھے پھر اس سلسلے میں جو کچھ پیش آیا اور حادثہ کربلا واقع ہوا وہ سب مشہور واقعات ہیں! کربلا میں شہادت حسین کے سانحہ کے بعد کوفہ میں ایک جماعت ''توابین'' کے نام سے معرضِ وجود میں آئی جس کا سردار سلیمان بن صرد تھا یہ جماعت کوفہ کے ان لوگوں پر مشتمل تھی جو یہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگوں کی بے وفائی کی وجہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں جام شہادت نوش کرنا پڑا اور ہم اپنے اس جرم کا اعتراف کرتے ہوئے تائب ہوتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اس جرم کی تلافی کے طور پر خون حسین کا انتقام لیں گے اور ہر اس شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے، جس نے قتل حسین میں ذرا بھی حصہ لیا ہے۔ مختار بن عبیدہ چونکہ پہلے ہی سے اپنی مختلف سازشوں کے ذریعے عراق پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہا تھا اور اس مقصد کے لئے قاتلان حسین کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکا کر انہیں اپنے گرد جمع کر رہا تھا، اس لئے اس نے توابین کی جماعت سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کر لیا اور جماعت کے لوگوں اور ان کے ہمنواؤں کو جمع کر کے کہا کہ تمہارا سردار سلمان تو ایک پست ہمت آدمی ہے، لڑنے سے جان چراتا ہے لہٰذا امام مہدی محمد بن الحنفیہ نے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں مجھے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے، تم لوگ میرے ہاتھ پر بیعت کر لو اور خون حسین کا بدلہ لینے کے لئے میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ، چنانچہ کوفہ کے وہ تمام لوگ جو شیعان حسین کہلاتے تھے مختار کے ہاتھ پر بیعت ہونے لگے اس وقت عراق پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا قبضہ تھا اور کوفہ میں ان کی طرف سے عبداللہ بن یزید گورنر تھے۔ انہیں جب مختار کی سرگرمیوں اور اس کے حقیقی ارادوں کا علم ہوا تو انہوں نے مختار کو گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا، لیکن توابین کی جماعت کا سردار سلیمان بن صرد بہرحال اپنی جنگی تیاریوں میں پہلے ہی سے

مصروف تھا' وہ سترہ ہزار مسلح افراد کا لشکر لے کر عبداللہ بن زیاد کے خلاف جنگ کرنے چلا جو کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والی کارروائیوں کا تمام تر ذمہ دار تھا اور مروان بن حکم کی طرف سے موصل میں بحیثیت گورنر تعینات تھا' پھر عین الوردہ کے مقام پر عبداللہ بن زیاد کی فوجوں سے اس کا مقابلہ ہوا اور کئی دن کی جنگ کے بعد خود سلیمان بن صرد اور جماعت توابین کے بڑے بڑے سردار مارے گئے فوج میں جو لوگ باقی بچے وہ وہاں سے بھاگ کر کوفہ واپس آ گئے' کوفہ میں مختار نے جیل سے (جہاں وہ قید تھا) ان لوگوں کو ہمدردی کا پیغام بھیجا اور تسلی دلائی کہ تم لوگ غم نہ کرو' اگر میں زندہ رہا تو خون حسین کے ساتھ تمہارے مقتولین کے خون کا بدلہ بھی ضرور لوں گا' اس کے بعد اس نے کسی ذریعے سے جیل کے اندر ہی سے ایک خط حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نام مدینہ بھیجا جس میں یہ درخواست کی کہ عبداللہ بن یزید گورنر کوفہ سے سفارش کر کے مجھے رہائی نصیب فرمائی چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گورنر کوفہ کو سفارشی خط لکھ دیا اور گورنر نے ان کی سفارش کی تکریم میں مختار کو اس شرط پر جیل سے رہا کر دیا کہ وہ کوفہ میں کوئی شورش نہیں پھیلائے گا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے گا۔ اس مکار نے جیل سے آنے کے بعد کوفہ والوں اور بالخصوص شیعانِ حسین پر یہ ظاہر کیا کہ یہ میری روحانی طاقت اور کرامت تھی جس نے جیل کے دروازے وا کرا دیئے اور میں باہر آ گیا' اِدھر کسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن یزید کو کوفہ کی گورنری سے معزول کر کے ان کی جگہ عبداللہ بن مطیع کو مقرر کر دیا' مختار نے اس عزل ونصب کو بھی اپنی کرامت ظاہر کیا اور پرانے حاکم کے کوفہ سے چلے جانے کے بعد تمام پابندیوں کو توڑ کر آزادانہ طور پر اپنی سازشی کارروائیوں میں مصروف ہو گیا۔ اس نے مکر وفریب اور عیاریوں کے ذریعے کوفہ والوں پر اپنی روحانی بزرگی وکرامت کا کچھ ایسا سکہ جمایا کہ لوگ دھڑا دھڑ اس کے مرید ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی جماعت حیرت انگیز طور پر ترقی کر گئی۔ کوتوال شہر نے اس کی جماعت کی ترقی اور اس کی سازشی تحریک سے گورنر کو مطلع کیا اور دارالامارۃ (گورنر ہاؤس) سے اس کے خلاف کارروائی کرنے کی تیاری بھی ہوئی مگر وقت گزر چکا تھا اور مختار نہایت عیاری کے ساتھ حکم کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا اور روپوش ہو کر اپنی جماعت کو ایک باضابطہ فوج میں تبدیل کر دیا اور کوفہ پر قبضہ کرنے کے منصوبے کی تکمیل میں مصروف ہو گیا' اِدھر اس نے محمد بن الحنفیہ کو پوری طرح شیشے میں اتار ہی رکھا تھا چنانچہ جب مختار نے کوفہ کے بعض دوسرے بااثر حضرات کو قاتلانِ حسین کے خلاف بھڑکا کر اپنے ساتھ ملانا چاہا اور محمد بن الحنفیہ کی نیابت کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں نے کچھ آدمیوں کو اس کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے محمد بن الحنفیہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہاں! مختار کو خون حسین کا بدلہ لینے کی ہم نے اجازت دی ہے! اس تصدیق نے مختار کو بہت تقویت پہنچائی آخر کار ایک دن رات کے اندھیرے میں مختار نے اپنی جماعت کے مسلح افراد کے ساتھ خروج اختیار کیا اور کوفہ کے گلی کوچوں میں لڑائی چھڑ گئی اور پھر تین دن کے بعد وہ کسی نہ کسی طرح دارالامارۃ سے چھپ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے مختار نے سرکاری دفاتر اور بیت المال پر قبضہ کر لیا اور کوفہ کے لوگوں سے محمد بن الحنفیہ کے نام پر بیعت لینے لگے اور پورے شہر پر اس کا تسلط قائم ہو گیا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد کوفہ کے لوگ مختار کے خلاف ہو گئے مگر مختار نے بڑی چالاکی کے ساتھ ان پر بھی قابو پا لیا اور پورے شہر میں اس طرح قتل عام کرایا کہ کوفہ کا کوئی بھی ایسا نہیں بچا جس میں ایک سے ایک دو یا اس سے زائد آدمی قتل نہ کئے گئے ہوں' اس نے قاتلانِ حسین سے بھی انتقام لیا اور جس جس نے میدانِ کربلا میں کوئی حصہ لیا تھا ان میں سے ہر ایک کا سر تن سے جدا کر دیا ایک طرف تو وہ کوفہ پر تسلط پانے کے بعد دوسرے علاقوں پر قبضہ کرنے کی کارروائیوں میں مصروف رہا اور دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرسی کھڑاگ کھڑا کر کے لوگوں کو

اپنی غیر معمولی روحانی طاقتوں کا معتقد بنانے میں لگا رہا اور رفتہ رفتہ نبوت کے دعوؤں تک پہنچ گیا۔ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہوا کہ مختار نہ صرف یہ کہ کوفہ میں لوگوں کا قتل عام کر رہا ہے اور اہل کوفہ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے اور دوسرے علاقوں کو بھی ہتھیانے کے منصوبے بنا رہا ہے' بلکہ یہ مشہور کرنے لگا ہے کہ میرے پاس جبرئیل امین آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لاتے ہیں اور میں بطور نبی مبعوث ہوا ہوں تو انہوں نے اس کے استیصال میں مزید تاخیر کرنا کسی طرح مناسب نہ سمجھا اور اپنے بھائی مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کر کے مختار کے فتنہ کی سرکوبی کی مہم ان کے سپرد کی' چنانچہ حضرت مصعب اپنی فوج کو لے کر کوفہ کی طرف چلے' ادھر جب مختار کو اس فوج کسی کا علم ہوا تو وہ بھی اپنا لشکر لے کر کوفہ سے نکلا' دونوں فوجوں کا مدارا نامی گاؤں کے قریب مقابلہ ہوا اور خوب زور وشور کی لڑائی ہوئی آخر کار مختار شکست کھا کر کوفہ بھاگا اور دارالامارۃ میں قلعہ بند ہو گیا' حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کوفہ پہنچ کر دارالامارۃ کا محاصرہ کر لیا' مختار سامان رسد کی کمی سے مجبور ہو کر قلعہ کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور آخری مرتبہ مقابلہ کیا لیکن جلد ہی موت کے گھاٹ اتر گیا اور اس طرح کوفہ کا یہ فتنہ ختم ہو گیا۔

مروان کا قصہ:

حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اس کے بعد لوگ ایک ایسے شخص کی بیعت پر اتفاق کر لیں گے جو پسلی کی ہڈی کے اوپر کولہے کی مانند ہوگا۔ تو حضرت شاہ صاحب نے اس کا مصداق مروان بن حکم کو قرار دیا ہے۔ مروان بن حکم کی خلافت کا قصہ اگرچہ مختار کے فتنہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور جس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی فوج نے اس کو کوفہ میں قتل کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کی اس وقت مروان بن حکم کا انتقال ہو چکا تھا اور بنوامیہ کی خلافت کا جانشین عبدالملک بن مروان مقرر ہو چکا تھا لیکن اگر اس لفظی تقدیم وتاخیر سے صرف نظر کر کے نفس حقیقت کو دیکھا جائے تو حضرت شاہ صاحب کے بیان کردہ اس مصداق کو صحیح ماننے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے یہ مروان بن حکم ہی تھا جس نے معاویہ بن یزید بن معاویہ کے انتقال کے بعد پورے عالم اسلام پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی قائم ہو جانے والی خلافت کو چیلنج کیا اور مختلف سازشوں کے ذریعے دمشق میں اپنی خلافت پر بیعت کرنے کے لئے لوگوں کو مجبور کر دیا۔ چنانچہ بنوامیہ کے علاوہ شام کے دیگر قبائل بنوکلب اور عنان وطے وغیرہ نے اس کی خلافت پر اتفاق کر لیا اور پھر اسی وقت سے افتراق وانتشار اور فتنہ وفساد کا سلسلہ شروع ہو گیا جس نے اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا اور ملی طاقت کو اس طرح منتشر کر دیا کہ کافی عرصے تک مسلمان آپس میں برسرپیکار رہے اور جس قوت کو دشمنانِ دین کے خلاف استعمال ہونا چاہئے تھا وہ مختلف علاقوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کا خون بہانے کے لئے استعمال ہوتی رہی۔ مروان بن حکم عیار و چالاک ہونے کے باوجود قوت فیصلہ' بصیرت وتدبر اور رائے ومزاج کے استقلال واستحکام جیسے وہ اوصاف نہیں رکھتا تھا جو ملی نظم و نسق اور مملکت کے سیاسی استحکام کے لئے اشد ضروری تھے۔ اس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ جس زمانے میں معاویہ بن یزید کی وفات کے بعد دمشق میں انتخاب خلیفہ کے متعلق اختلاف آراء اور شام میں بنوامیہ کے حامی مددگار وطاقتور اور مقتدر قبائل بنو کلب اور بنوقیس کے درمیان رقابتیں آشکارا ہونے لگیں تو مروان نے یہ دیکھ کر کہ نہ صرف عراق بلکہ شام کا بھی ایک بڑا حصہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کو تسلیم کر چکا ہے۔ ارادہ کیا تھا کہ دمشق سے روانہ ہو کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کی خلافت کا وفادار ہو جائے بلکہ اس نے سفر کا سامان بھی

درست کرلیا تھا۔ لیکن اس دوران عبداللہ بن زیاد دمشق آ گیا جب اس کو مروان کے اس ارادے کا علم ہوا تو اس نے مروان کو باصرار اس ارادے سے باز رکھا اور اس بات پر ہموار کرلیا کہ وہ خلافت کے امیدوار کی حیثیت سے بیعت لینا شروع کر دے۔ چنانچہ مروان کی خلافت دراصل عبداللہ بن زیاد کی کوششوں کا نتیجہ تھی اگر مروان میں مستقل مزاجی، رائے کی پختگی اور تدبر و دور اندیشی کا جوہر ہوتا تو وہ کسی قیمت پر ابن زیاد کی رائے کو نہ مانتا اور اپنے ارادے میں اٹل رہ کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں چلا جاتا اور اس کی وجہ سے جو فتنے پیدا ہوئے اور پوری ملت کو جس نقصان وضرر میں مبتلا ہونا پڑا شاید اس کی نوبت نہ آتی۔

فتنہ دہیما کا مصداق:

فتنہ دہیما کے بارے میں حضرت شاہ صاحب کا کہنا یہ ہے کہ اس کے ذریعے حضور ﷺ نے ترکوں (تاتاریوں) کے اس قبضہ وتسلط کی پیشین گوئی فرمائی جس نے اسلامی شہروں کو تاراج کیا اور مسلمانوں کو سخت ترین تباہی وبربادی سے دوچار کیا۔ چنانچہ اس وقت جس جس نے ترکوں کی حمایت کی اور ان کے معاون بنے وہ منافقین میں شمار کئے گئے۔ یہ ساتویں صدی ہجری کے وسط کا واقعہ ہے جب کہ خلافت عباسیہ کا آخری فرمانروا مستعصم باللہ بن مستنصر باللہ بغداد کے تخت خلافت پر متمکن تھا۔ یہ انتہائی کم ہمت، بے حوصلہ اور غیر مدبر خلیفہ تھا اس نے اپنا وزیر موئد الدین علقمی کو بنا رکھا تھا جو نہایت متعصب اور بدباطن شیعہ تھا۔ علقمی نے عہد وزارت پر فائز ہوتے ہی اپنی عیاریوں اور چالاکیوں سے خلیفہ کو عضو معطل بنا کر خود سیاہ وسفید کا مالک بن بیٹھا۔ اس کی شروع سے یہ خواہش تھی کہ کسی طرح عباسیوں کا نام ونشان ختم کر کے بغداد میں علویوں کی خلافت قائم ہو جائے اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس نے ایک غیر ملکی طاقت یعنی تاتاریوں سے ساز باز کر لی اور چنگیز خاں کے پوتے ہلاکو خاں کو دعوت دی کہ تم اپنی فوج لے کر بغداد پر حملہ کر دو۔ میں نہایت آسانی کے ساتھ تمہیں بغداد کی خلافت اور اس کے زیر تسلط دوسرے علاقوں اور ممالک پر قبضہ کرا دوں گا۔ ہلاکو خاں کو شروع میں تو اس کی دعوت قبول کرنے میں تامل ہوا کیونکہ وہ اہل بغداد کی شجاعت وبہادری اور خلافت کی ہیبت سے مرعوب تھا لیکن جب علقمی نے مختلف حیلوں اور سازشوں کے ذریعے بغداد کی فوج کا بڑا حصہ دور دراز کے علاقوں اور شہروں میں منتشر کرا دیا اور باقی ماندہ فوجیوں کے ذریعے شہر میں بعض اقدامات کرا کے لوٹ مار کا بازار گرم کرا دیا جس سے سخت ابتری اور انتشار پھیل گیا اور ہلاکو خان کو معلوم ہو گیا کہ خلافت کی طاقت بہت کمزور ہو گئی ہے اور خلیفہ کی فوج کسی بڑے حملے کو برداشت کرنے کے قابل نہیں رہی ہے تو ہلاکو خاں نے اس دعوت کو قبول کرنے کی راہ میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کی۔ علقمی نے ایک چال اور اختیار کی اس نے بغداد کے شیعوں کی طرف سے ہلاکو خاں کو کثیر تعداد میں بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت پر مشتمل خطوط روانہ کرا دیئے جن میں یہ لکھا تھا کہ ہمارے بزرگوں نے بطور پیشین گوئی ہمیں خبر دی تھی کہ فلاں سن میں فلاں تاتاری سردار بغداد وعراق پر قبضہ کرلے گا اور ہمارا یقین ہے کہ وہ فاتح سردار آپ ہی ہیں اس بات سے ہلاکو خان کے ارادے کو اور تحریک ملی۔ اِدھر خود ہلاکو خاں کے دربار میں ایک شیعہ نصیر الدین طوسی پہلے سے موجود تھا اور علقمی کی طرح وہ بھی عباسیوں کی خلافت ختم کرانے کے درپے تھے۔ اس نے بھی مختلف ترغیبات اور لالچ کے ذریعے ہلاکو خاں کے ارادے کو بہت تقویت پہنچائی۔

چنانچہ ہلاکو خاں نے پہلے تو ایک زبردست فوج ہراول دستے کے طور پر بغداد کی طرف روانہ کی جس کا مقابلہ خلیفہ کی کمزور فوج سے ہوا اور شروع میں اس فوج نے کچھ کامیابی بھی حاصل کی مگر انجام کار شکست سے دوچار ہوئی اور تاتاریوں کا ہراول دستہ

کامیاب رہا۔ پھر ہلاکو خاں ایک بہت بڑی فوج لے کر بغداد کے اوپر چڑھ آیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے اس کا مقابلہ کیا اور پچاس روز تک تاتاریوں کو شہر میں گھسنے نہیں دیا۔ لیکن بغداد کے شیعوں نے صرف یہ کہ خفیہ طور پر ہلاکو خاں سے اپنے لئے امن و تحفظ کی ضمانت حاصل کر لی تھی بلکہ شہر کے حالات اور فوجی اطلاعات بھی ہلاکو خاں کو پہنچاتے رہے۔ پھر علقمی نے ایک اور سازش کی۔ اس نے خلیفہ سے کہا کہ میں نے آپ کے لئے امن و تحفظ کی ضمانت حاصل کر لی ہے آپ ہلاکو خاں کے پاس چلیں وہ آپ کے ساتھ اعزاز و تکریم سے پیش آئے گا اور مفاہمت کر کے آپ کو بغداد و عراق کا حکمراں باقی رکھے گا! خلیفہ علقمی کے بہکاوے میں آ کر اپنے بیٹے کے ساتھ شہر سے نکل کر ہلاکو خاں کے لشکر میں پہنچا۔ ہلاکو خاں نے خلیفہ کو دیکھ کر کہا آپ اپنے اراکین سلطنت اور شہر کے علماء و فقہاء کو بھی یہیں بلوا لیجئے۔ چنانچہ خلیفہ نے ان سب کو حکم بھیج کر وہاں بلوا لیا۔ جب سب لوگ آ گئے تو ہلاکو خاں نے خلیفہ کے سامنے ہی ان سب کو ایک ایک کر کے قتل کروا دیا اس کے بعد ہلاکو خاں نے خلیفہ سے کہا کہ تم شہر میں پیغام بھیج دو کہ اہل شہر ہتھیار پھینک کر شہر سے باہر آ جائیں۔ خلیفہ نے یہ پیغام بھی شہر میں بھیج دیا۔ اہل شہر باہر نکلے اور تاتاریوں نے ان کو قتل کرنا شروع کیا شہر کے تمام سوار پیادے اور شرفاء کھیرے ککڑی کی طرح کئی لاکھ کی تعداد میں کاٹ ڈالے گئے۔ شہر کی خندق ان کی لاشوں سے بھر گئی اور اس قدر خون بہا کہ اس کی کثرت سے دریائے دجلہ کا پانی سرخ ہو گیا۔ تاتاری لوگ شہر میں گھس پڑے عورتیں اور بچے اپنے سروں پر قرآن شریف رکھ کر نکلے مگر تاتاریوں کی تلوار سے کوئی بھی نہ بچ سکا اور ان ظالموں نے بغداد اور اس کے مضافات میں چن چن کر لوگوں کو قتل کیا۔ شہر بغداد میں صرف چند شخص جو کنویں اور دوسری پوشیدہ جگہوں میں چھپے ہوئے رہ گئے زندہ بچے۔ باقی کوئی متنفس زندہ نہیں چھوڑا گیا۔ اگلے دن یعنی ۹ صفر ۶۵ ھ کو ہلاکو خاں' خلیفہ مستعصم کو ہمراہ لے کر بغداد میں داخل ہوا اور قصر خلافت میں پہنچ کر دربار کیا۔ خلیفہ سے تمام خزانوں کی کنجیاں لے لیں' جتنے دفینے تھے سب حاصل کئے۔ پھر خلیفہ کو نظر بند کر دیا گیا اور بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ اس کے بعد جب ہلاکو خاں نے خلیفہ مستعصم کے مستقبل کے بارے میں اپنے اراکین سے مشورہ کیا تو سب نے رائے دی کہ اس کو قتل کر دینا چاہئے لیکن بدبخت علقمی اور طوسی نے کہا کہ نہیں تلوار کو اس کے خون سے آلودہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کو نمدے میں لپیٹ کر لاتوں سے کچلوانا چاہئے' چنانچہ یہ کام علقمی ہی کے سپرد ہوا اور اس نے اپنے آقا مستعصم باللہ کو نمدے میں لپیٹ کر اور ایک ستون سے باندھ کر اس قدر لاتیں لگوائیں کہ خلیفہ کا دم نکل گیا۔ پھر اس کی لاش کو زمین پر ڈال کر تاتاری سپاہیوں کے پیروں سے روندوا کر پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ کرا دیا اور خود دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہا کہ میں نے علویوں کا انتقام لے لیا۔ غرض یہ کہ بدنصیب خلیفہ کی لاش کو گور و کفن بھی نصیب نہیں ہوا اور اس طرح خاندان عباسیہ کی خلافت کا خاتمہ ہو گیا اس کے بعد ہلاکو خاں نے شاہی کتب خانہ کو بھی نہیں بخشا' جس میں بے شمار کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ یہ تمام کتابیں دریائے دجلہ میں پھینک دی گئیں' جس سے دریا میں ایک بند سا بندھ گیا اور بتدریج پانی ان سب کو بہا لے گیا۔ دجلہ کا پانی جو بغداد و مضافات کے مقتولین کے خون سے سرخ ہو رہا تھا اب ان کتابوں کی روشنائی سے سیاہ ہو گیا اور عرصہ تک سیاہ رہا۔ تمام شاہی محلات کو لوٹ کر مسمار کر دیا گیا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اس وقت ہلاکو خاں کی فوج کے ہاتھوں بغداد اور مضافات بغداد میں جو قتل عام ہوا اس کے نتیجے میں ایک کروڑ چھ لاکھ مسلمان مقتول ہوئے۔ غرض یہ کہ وہ ایسی عظیم الشان اور ہیبت ناک خون ریزی اور بربادی تھی جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی اور اسلام پر ایک ایسی مصیبت آئی تھی کہ لوگوں نے اس کو قیامت صغریٰ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ اس سانحہ عظمیٰ کا سب سے زیادہ عبرت ناک پہلو یہ ہے کہ علقمی نے جس علوی خلافت کے قیام اور اپنی حکمرانی کی خواہش کے تحت

اتنی عظیم الشان تباہی و بربادی کے اسباب پیدا کئے اور پورے عالم اسلام کو زبردست نقصان پہنچانے کا باعث بنا' اس کے ہاتھ کچھ نہ لگا۔ ہلاکو خاں نے کسی ہاشمی یا علوی کو خلیفہ و حکمراں بنانے کے بجائے اپنے آدمیوں کو عراق میں حاکم بنا دیا۔ علقمی نے بہت چالیس چلیں ہلاکو خاں کے آگے رویا گڑگڑایا اور لاکھ منت سماجت کی لیکن ہلاکو خاں نے اس کو اس طرح دھتکار دیا جس طرح کتے کو دھتکار دیتے ہیں کچھ دنوں تک تو علقمی غلاموں کی طرح تاتاریوں کے ساتھ ان کی جوتیاں سیدھی کرتا پھرا۔ آخر اپنی منافقت و غداری کا عبرتناک حشر دیکھ کر ناکامی و مایوسی کے غم سے بہت جلد مر گیا اس سانحہ کے بعد بغداد دارالخلافہ بھی نہیں رہا اور خلیفہ مستعصم باللہ کے بعد تین سال کا ایسا عرصہ گزرا جس میں دنیا میں کوئی خلیفہ نہیں تھا۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنٍ فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا أَمَا تَعْرِفُ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ لِلَّهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ

۸۴۲: مسدد' ابوعوانہ' قتادہ' نصر بن عاصم' سبیع بن خالد سے روایت ہے میں کوفہ میں اس زمانہ میں آیا کہ جس زمانہ میں تستر (نامی گاؤں) فتح ہوا تھا (میں) وہاں سے خچر لے کر آیا تھا تو میں مسجد میں گیا میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ درمیانہ قد و قامت اور جثہ کے بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک شخص (درمیان میں) بیٹھا ہوا ہے کہ جس کو دیکھنے سے تم پہچان لو کہ یہ شخص حجاز (عرب) کا باشندہ ہے۔ میں نے لوگوں سے معلوم کیا یہ کون شخص ہے؟ تو یہ بات معلوم کرنے سے وہ لوگ چڑ گئے اور (ناگواری سے) یہ کہنے لگے کیا تم ان کو نہیں جانتے یہ حذیفہ بن یمان ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا لوگ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں دریافت کرتے تھے (یعنی فرمانبرداری' عبادت اور بھلائی کی باتیں) اور میں شر کی باتیں دریافت کرتا تھا تو ان کی طرف لوگوں نے غور سے دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں واقف ہوں کہ جس بنا پر تم ناگواری محسوس کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو جو خیر (یعنی بھلائی) اور بہتری عطا فرمائی ہے کیا اس کے بعد شر بھی ہوگا؟ جس طرح کہ پہلے تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا پھر اس شر سے محفوظ رہنے کی کیا صورت (تدبیر) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تلوار' (یعنی دین سے منحرف ہونے والوں اور بے دین لوگوں کو تلوار سے قتل کرنا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہو پھر وہ شخص تمہاری کمر توڑ ڈالے اور تمہارا مال لوٹ لے گا تم جب بھی (یعنی اس حالت میں بھی) اس کی

قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ۔ فرمانبرداری کرو اور اگر کوئی خلیفہ نہ ہو تو جنگل میں مرجاؤ (کسی) ایک درخت کی جڑ چبا چبا کر میں نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا؟ (یعنی کیا پیش آئے گا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ نہر بھی ہوگی اور آگ بھی اس کے ساتھ ہوگی جو شخص اس (دجال) کی آگ میں داخل ہوگا تو (عند اللہ) اس کا ثواب ثابت ہوگیا اور اس کے گناہ معاف ہو گئے اور جو شخص (دجال کی فرمانبرداری کر کے) اس کی نہر میں داخل ہوا تو اس کا گناہ قائم ہو گیا اور اسکا ثواب ضائع ہوگیا۔ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ) پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا پھر قیامت آئے گی۔

جنگل میں مرنے کا مفہوم:

اس حدیث کے جملہ ''جنگل میں مرجانا بہتر ہے'' سے مراد تنگ دستی' ناداری' فاقہ منظور کرنا' لیکن بددین لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرنا کیونکہ بے دین لوگوں کی صحبت دُنیا اور آخرت کو تباہ کردے گی۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَقْذَاءٍ يَقُولُ قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُولُ صُلْحٌ عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ۔

۸۴۳: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' نصر بن عاصم' خالد بن خالد یشکری سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ حذیفہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! پھر تلوار کے بعد کیا ہوگا؟ (یعنی کیا پیش آئیگا) آپ نے ارشاد فرمایا (دنیا میں) انسان رہیں گے لیکن انکے قلوب میں (فتنہ و) فساد ہوگا اور انکے ظاہر میں صلح ہوگی اسکے بعد آخر تک حدیث کو بیان فرمایا قتادہؓ اس تلوار کو اس فتنہ پر محمول فرماتے تھے کہ جو فتنہ صدیق اکبرؓ کے دَور میں پیش آیا کہ جب عرب کے کچھ قبیلے دین سے منحرف ہو گئے تھے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کردیا (تھا) پھر وہ لوگ تلوار سے تابعدار بنا لئے گئے) عَلٰی اَقْذَآءٍ سے مراد یہ ہے کہ گندگی پر رہیں گے۔ هُدْنَةٌ سے مراد صلح ہے اور دَخَنٍ سے مراد کینہ ہے۔

۸۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا

۸۴۴: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' سلیمان' حمید' حضرت نصر بن عاصم لیثی' سے روایت ہے کہ ہم لوگ قبیلہ بنی لیث میں سے چند لوگوں کے ہمراہ یشکری کے پاس آئے۔ انہوں نے دریافت کیا کون لوگ ہیں؟ ہم لوگوں نے بتلایا کہ ہم بنی لیث ہیں' ہم تم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے (شروع سے) حدیث کو بیان کرنا شروع کردیا یہاں تک کہ انہوں نے یہ بیان کیا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اس شر کے بعد خیر بھی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فتنہ اور برائی ہوگی۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شر کے

رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔

بعد پھر خیر کا دَور بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے حذیفہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سیکھو (اور سمجھو) اور جو کچھ اس میں ہے اس کی اتباع کرو آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا کیا اس برائی کے بعد پھر خیر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دِل کینوں سے بھر جائیں گے مگر ظاہری صلح ہوگی۔ اور اس میں یا فرمایا ان میں ایک جماعت گندگی پر ہوگی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس جملہ کا کیا مفہوم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا قوم کے قلب اس کیفیت کی طرف نہیں آئیں گے کہ جس پر پہلے وہ تھے۔ راوی نے بیان کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس قسم کے خیر کے دَور کے بعد پھر بھی شر ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اندھا اور بہرا فتنہ پیدا ہوگا کہ اس میں آگ کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے تو اگر حذیفہ! تم مرو تو اس حالت میں مرنا کہ تم ایک درخت کی جڑ کو جنگل میں چبا چبا کر کھالو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان لوگوں میں سے کسی کی تابعداری کرو (یعنی ان سے الگ رہو)

۸۴۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتّٰى تَمُوتَ فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

۸۴۵: مسدد' عبدالوارث' ابوالتیاح' صخر بن بدر' سبیع بن خالد' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر ان دونوں میں کوئی خلیفہ تمہیں ملے تو تم بھاگ جاؤ یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے اگر تم درخت کو کاٹ کر کھالو اور اس حالت میں تمہیں موت آ جائے (تو یہ بہتر ہے) اس روایت کے اخیر میں یہ ہے میں نے عرض کیا پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی گھوڑی کا بچہ پیدا کرنا چاہے گا تو وہ گھوڑی بچہ پیدا نہ کر پائے گی کہ قیامت آ جائے گی۔

۸۴۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ

۸۴۶: مسدد' عیسیٰ' اعمش' زید' عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی امام سے (یا خلیفہ) سے بیعت کی پھر اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور اس (امام) سے قلبی اقرار کیا تو جہاں تک ہو سکے اس امام کی فرمانبرداری کرے اب اگر کوئی دوسرا شخص (اس کی جگہ) امام بن کر اس امام سے جھگڑا کرے تو اسکو قتل کر دو۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ سے معلوم کیا کیا آپ نے نبیؐ سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا بلاشبہ میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور میرے قلب نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ

مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ـ

تمہارے چچازاد بھائی معاویہ ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم فلاں کام کریں اور فلاں کام کریں (تو آپ کیا فرماتے ہیں) عبداللہ نے کہا اس کام میں ان کی فرمانبرداری کرو جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہو اور اس کام میں ان کی فرمانبرداری نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو۔

۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ ـ

۸۴۷: محمد بن یحییٰ' عبید اللہ' شیبان' اعمش' ابوصالح' ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا خرابی اور بربادی ہے عرب پر اس فتنہ کی وجہ سے جو نزدیک آ گیا ہے۔ کامیاب ہوا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن وہب کے واسطہ سے مجھ کو یہ حدیث سنائی گئی کہ جریر بن حازم نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافعؒ سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا وہ دور نزدیک ہے جبکہ مسلمانوں کا مدینہ منورہ میں محاصرہ کر لیا جائیگا یہاں تک کہ سب سے زیادہ فاصلہ جہاں تک انکا عمل دخل (مقام) سلاح ہوگا۔

قیامت کے قریب ہونے والا فتنہ:

اس حدیث میں جو پیشین گوئی فرمائی گئی ہے' زمانہ دجال سے متعلق ہے یعنی قیامت سے پہلے مسلمان اس فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور سلاح خیبر کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے بس صرف اسی جگہ تک مسلمانوں کا عمل دخل رہے گا۔

۸۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ ـ

۸۴۸: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' زہری نے بیان کیا سلاح خیبر کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

۸۴۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى

۸۴۹: سلیمان بن حرب اور محمد بن عیسیٰ' حماد' ایوب' ابوقلابہ' ابو اسماء' ثوبانؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے زمین کو سمیٹ دیا یا فرمایا میرے پروردگار نے میرے واسطے زمین کو سمیٹ دیا تو مجھے مشرق و مغرب کے مقامات دکھلائے گئے اور بلاشبہ میری اُمت کی سلطنت اس جگہ تک پہنچے گی جہاں تک زمین میرے واسطہ سمیٹ لی گئی اور مجھے دونوں (قسم کے) خزانے لال اور سفید عطا فرمائے گئے میں نے اپنے پروردگار سے اپنی اُمت کے لئے یہ سوال کیا کہ وہ اسے عمومی قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور نہ ان پر اغیار سے کوئی دُشمن مسلط کرے جو ان کی بیخ کنی کر دے۔ میرے پروردگار نے مجھ

أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى۔

سے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کام کا حکم کرتا ہوں وہ ٹل نہیں سکتا میں تمہاری اُمت کے لوگوں کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور (ان لوگوں پر) کوئی ایسا دُشمن مسلط نہ کروں گا جو ان لوگوں میں سے نہ ہو جو انکی جڑ ختم کر دے اگر چہ ان پر تمام زمین کے کفار حملہ آور ہوں لیکن تمہاری اُمت میں سے لوگ باہمی طور پر ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور گرفتار کریں گے اور میں نے عرض کیا کہ مجھے اپنی اُمت پر گمراہ کنندہ حکام یا (دُنیادار) علماء کا بہت اندیشہ ہے اور جب میری اُمت میں تلوار چلائی جائیگی تو ان لوگوں سے قیامت تک (وہ تلوار) نہیں اُٹھائی جائے گی اور قیامت نہیں آئیگی یہاں تک کہ میری امت سے بعض گروہ مشرکین کے ساتھ جاملیں گے اور یہاں تک کہ میری اُمت کے گروہ بتوں کو پوجیں گے اور عنقریب میری اُمت میں تیس جھوٹے انسان ہوں گے ان میں ہر شخص دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں انبیاء کے سلسلہ کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری اُمت میں ہمیشہ ایک جماعت حق پر رہے گی۔ ابن عیسیٰ کہتے ہیں کہ غالب رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا شخص ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ حکم الٰہی آجائے (یعنی قیامت قائم ہو)

سچی پیشین گوئی:

اس حدیث شریف میں جو پیشین گوئی فرمائی گئی ہے وہ بالکل درست ثابت ہوئی ابتداءِ اسلام سے آج تک اس دین برحق کو مٹانے اور اس کے ماننے والوں کو خلاف مختلف قسم کی سازشیں کی گئی ہیں لیکن ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے دُشمنانِ اسلام کو ناکام و نامراد بنایا ان شاءاللہ آئندہ بھی دُشمنانِ اسلام خائب و خاسر ہی رہیں گے۔ اسی طریقہ سے مسلمان آپس کی نااتفاقی کا شکار ہوتے چلے آئے ہیں آج بھی باہمی اختلافات عروج پر ہیں کاش ہم سب آپس کے اختلافات ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا

۸۵۰: محمد بن عوف، محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم، شریح، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو تین (قسم) کی آفات سے محفوظ کر لیا ہے۔ ایک تو اس سے کہ تم لوگوں کا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کے لئے بددُعا کرے پھر تم سب اس بددُعا کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ دوسرے یہ کہ اہلِ باطل، اہلِ حق پر کبھی غالب نہیں آئیں

جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

گے۔تیسرے یہ کہ تم سب لوگ گمراہ نہ ہو گے۔

۸۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

۸۵۱:محمد بن سلیمان' عبد الرحمٰن' سفیان' منصور' ربعی' حضرت براء' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی چکی پینتیس سال یا چھتیس یا سینتیس سال میں گھومے گی پھر اگر لوگ ہلاک ہو جائیں تو ان کا راستہ ان سے اگلے لوگوں جیسا راستہ ہے اور اگر ان لوگوں کے لئے ان کا دین قائم ہو گیا تو ان کے لئے ستر سال قائم رہے گا۔راوی نے بیان کیا میں نے عرض کیا کیا اُس دَور سے جو باقی رہ گیا ہے یا اس دَور کی نسبت جو گزر گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانہ کے اعتبار سے جو گزر گیا۔

۸۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

۸۵۲:احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' حمید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (قیامت سے پہلے) زمانہ قریب ہو جائے گا' علم گھٹ جائے گا' فتنے ظاہر ہوں گے' لوگوں میں کنجوسی ڈال دی جائے گی اور ھَرَج بہت زیادہ ہو گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ھَرَج سے کیا مراد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل۔

قیامت سے قبل لوگوں کی حالت:

اس حدیث کا حاصل یہ ہے قیامت سے پہلے لوگوں میں صدقات واجبہ زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کی اہمیت نہیں رہے گی اور لوگ اللہ کے راستہ میں دینے سے انکار کریں گے اسی طرح قیامت سے پہلے قتل و غارت گری کا میدان خوب گرم ہو گا جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا جو عذاب ہے اور اس کے نقصانات وہ پورے معاشرے پر جس طرح مرتب ہوتے ہیں اس کی تفصیل مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی مفتی دار العلوم دیوبند کی ''زکوٰۃ کی اہمیت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہرج کیا ہے؟

''زمانے ایک دوسرے کے قریب ہوں گے'' کا مطلب یا تو یہ ہے کہ اس وقت دنیا کا زمانہ اور آخرت کا زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔اس صورت میں قیامت کا قریب ہونا مراد ہو گا یا اس جملہ سے مراد زمانہ والوں میں سے بعض کا بعض کے ساتھ برائی اور بدی کے تعلق سے قریب ہونا ہے۔یعنی اس زمانہ میں جو بڑے اور بدکار لوگ ہوں گے وہ ایک دوسرے کے قریب و نزدیک آ جائیں گے' یا یہ مطلب ہے کہ خود زمانہ کے اجزاء بدی و برائی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب اور مشابہ

ہوں گے یعنی ایک زمانہ برائی اور بدی کا ماحول لئے ہوئے آئے گا اور اس کے بعد پھر دوسرا زمانہ بھی اسی طرح آئے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں حکومتیں دیرپا نہیں ہوں گی اور مختلف انقلابات اور عوامل بہت مختصر مختصر عرصہ میں حکومتوں کو بدلتے رہیں گے! اور بعض حضرات نے یہ مطلب بیان کیا کہ آخر میں جو زمانہ آئے گا اس میں لوگوں کی عمریں بہت چھوٹی ہوں گی اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ جملہ دراصل گناہوں کے سبب زمانہ سے برکت کے ختم ہو جانے سے کنایہ ہو یعنی آخر زمانہ میں جب کہ گناہوں کے کثرت ہو جائے گی' لوگ دین وشریعت کے تقاضوں اور خدا و آخرت کے خوف سے بے پرواہ ہو کر عیش وعشرت اور راحت وغفلت میں پڑ جائیں گے تو زمانہ میں سے برکت نکل جائے گی اور اس کے شب وروز کی گردش اتنی تیز اور دن ورات کی مدت اتنی مختصر محسوس ہونے لگے گی کہ سالوں پہلے گزرا ہوا کوئی واقعہ کل کی بات معلوم ہوگا اور ہر ''وقت کی کمی'' کا شکوہ سنج نظر آئے گا۔ اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ آخر زمانہ میں وقت اس طرح جلدی گزرے گا کہ ایک سال ایک مہینے کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر معلوم ہوگا۔

''علم اٹھا لیا جائے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ میں مخلص' باعمل اور حقیقی علم کے حامل علماء اٹھا لئے جائیں گے اور اس طرح حقیقی علم مفقود ہو جائے گا نیز مختلف علمی فتنوں کا اندھیرا اس طرح پھیل جائے گا کہ علماء سوء کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہوگا اور ہر طرف ایسا محسوس ہوگا جیسے علم کا چراغ گل ہو گیا ہے اور جہالت ونادانی کی تاریکی طاری ہو گئی ہے۔

''بخل ڈالا جائے گا'' مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں لوگوں میں بخل کی خصلت نہایت پختہ ہو جائے گی اور یہ چیز (یعنی بخل کی برائی) ایک عام وبا کی طرح پھیل جائے گی' نیز لوگ اس بخل کے یہاں تک تابع ہو جائیں گے کہ صنعت وحرفت والے اپنی صنعتی اشیاء کو بنانے اور پیدا کرنے میں بخل وتنگی کرنے لگیں گے اور مال کی تجارت ولین دین کرنے والے لوگ اپنے مال کو چھپا کر بیٹھ جائیں گے یہاں تک کہ ضروری اشیاء کو بھی فراہم کرنے اور دینے سے انکار کرنے لگیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ''بخل ڈالا جائے گا'' سے لوگوں میں اصل بخل کا پایا جانا مراد نہیں ہے کیونکہ اصل بخل تو انسان کی جبلت میں پڑا ہوا ہے اور اس اعتبار سے یہ بات پہلے زمانہ کے لوگوں کے بارے میں بھی نہیں کی جا سکتی کہ ان میں سرے سے بخل کا وجود نہیں تھا! لیکن اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ نہیں کیا جا سکتا چونکہ اصل بخل انسان کی جبلت میں پڑا ہوا ہے اس لئے کوئی بھی شخص نہ پہلے زمانوں میں اس خصلت سے کلیتاً محفوظ رہ سکتا ہے اور جیسا کہ اس آیت: ﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الحشر: ۹] سے واضح ہوتا ہے' ایسے پاک نفس انسان سے پہلے بھی گزرے ہیں اب بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی موجود رہیں گے یہ اور بات ہے کہ زمانہ کے اثرات کی وجہ سے ایسے پاک نفسوں کی تعداد ہر آنے والے زمانہ میں پہلے زمانوں سے کم ہوتی جائے۔

''ہرج'' کے معنی ہیں فتنہ اور خرابی میں پڑنا! اور جیسا کہ قاموس میں لکھا ہے' جب یہ کہا جاتا ہے کہ هرج الناس تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ لوگ فتنے میں پڑ گئے اور قتل واختلاط یعنی خونریزی اور کاموں کے خلط ملط ہو جانے کی وجہ سے اچھے برے کی تمیز نہ کر سکنے کی آفت میں مبتلا ہو گئے! پس اس ارشاد گرامی ''ہرج'' سے مراد خاص طور پر وہ قتل وخونریزی ہے جو مسلمانوں کے باہمی افتراق وانتشار کے فتنہ کی صورت میں اور اچھے برے کاموں کی تمیز مفقود ہونے کی وجہ سے پھیل جائے۔

الحمد للہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۶ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۲۷

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ میں کوشش کرنے کی ممانعت

۸۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ۔

۸۵۳: عثمان بن ابی شیبہ وکیع، عثمان شحام، حضرت مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ اس میں لیٹنے والا شخص بیٹھے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے وقت (کے لئے) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس اُونٹ موجود ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر والوں میں جا کر شامل ہو جائے اور جس شخص کے پاس بکریاں موجود ہوں تو وہ شخص اپنی بکریوں سے جا ملے اور جس شخص کی کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین میں جا کر بیٹھ جائے (مطلب یہ ہے کہ فتنہ فساد کی جگہ سے بالکل دور چلا جائے) پھر انہوں نے پوچھا کہ جس شخص کے پاس ان چیزوں میں سے کچھ بھی موجود نہ ہو تو (کیا کرے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہئے کہ اپنی تلوار لے کر اس کی دھار کو ایک پتھر سے مار کر کند کر دے (یعنی خود ہی تلوار کو خراب کر دے تاکہ وہ اس تلوار سے مقابلہ نہ کر سکے) پھر فسادی لوگوں سے نکلنے میں عجلت کرے۔

فتنہ وفساد سے بچنے کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام میں باہمی اختلافات سے جو فتنے برپا ہوں ان سے الگ رہے اس لئے کہ مقابلہ کرنے سے انسان ان فتنوں کو نہیں مٹا سکے گا لیکن برائی کو برائی کہنا ہر حالت میں ضروری رہے گا اور مشرکین سے مقابلہ کے لئے خواہ کتنے ہی فتنوں کا سامنا کرنا پڑے بہرحال ان سے مقابلہ ضروری رہے گا۔

۸۵۴: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

۸۵۴: یزید بن خالد رملی، مفضل، عیاش، بکیر، بسر بن سعید، حسین بن عبد الرحمن اشجعی کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَشْجَعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ كُنْ كَابْنَيْ آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ الْآيَةَ۔

عنہ سے سنا کہ نبیؐ نے مذکورہ بالا حدیث میں فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر (ایسے فتنے کے زمانہ میں) کوئی (مسلمان) شخص میرے گھر میں داخل ہو جائے اور میرے قتل کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم آدم کے دو بیٹوں میں بہتر بیٹے یعنی ہابیل جیسے ہو جاؤ اور یزید نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی ﴿لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ﴾۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ فِيهِ قُلْتُ مَتَى ذٰلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ الزَّمَانُ قَالَ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ۔

۸۵۵: عمرو بن عثمان' ابوشہاب' قاسم' اسحٰق' سالم' عمرو بن وابصہ' ان کے والد وابصہ' عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے پھر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس فتنہ میں جو لوگ قتل کئے جائیں گے وہ دوزخ میں داخل ہوں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وابصہ نے روایت کیا یہ فتنہ کب برپا ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ وہ دور ہے جب مسلمانوں میں اس طرح قتل شروع ہوگا کہ کسی شخص کو اپنے دوست پر اعتماد نہیں ہوگا۔ میں نے کہا اگر اس دور میں (بالفرض) میں موجود رہوں تو آپ ﷺ مجھے کیا مشورہ دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا تم اپنی زبان اور ہاتھ روک لینا اور اپنے گھر میں پڑے ہوئے زین کے کپڑے کی طرح ہو جانا جب عثمان غنیؓ شہید کئے گئے تو اچانک میرے قلب میں خیال گزرا (ہوسکتا ہے یہ وہی فتنہ ہو جس کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا تھا) تو میں سوار ہو کر دِمشق میں آیا اور میں نے وہاں خریم بن فاتک سے ملاقات کی اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں کہ میں نے نبیؐ سے سنا جس طرح ابن مسعودؓ نے مجھے حدیث سنائی تھی۔

مصالحت کرانے کی تاکید:

اِس حدیث سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ جب مسلمان آپس میں لڑیں تو کسی کا ساتھ نہ دینا چاہئے بلکہ غیر جانبدار رہنا چاہئے لیکن اس سلسلہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعامل اور تواتر یہ ہے کہ جو طبقہ حق پر ہو اس کا ساتھ دینا چاہئے اور جو لوگ حق پر نہ ہوں ان کے خلاف لڑنا چاہئے۔ ان حضرات نے آیت کریمہ: وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا سے استدلال فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ جب اہل اسلام کے دو گروہ آپس میں لڑائی کریں تو حتی الامکان ان میں مصالحت کرا دینا چاہئے اگر ان میں سے ایک گروہ زیادتی پر آمادہ رہے تو اس گروہ سے لڑائی کرو یہاں تک کہ وہ راہِ راست پر آجائے۔

۸۵۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ۔

۸۵۶: مسدد' عبد الوارث' محمد بن جحادہ' عبد الرحمٰن' ہزیل' حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت سے قبل ایسے فتنے ہیں جس طرح تاریک شب کی گھڑیاں (جو کہ ایک سے بڑھ کر ایک گھڑی تاریک ہوتی ہے) ان فتنوں میں انسان صبح کے وقت ایماندار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شخص شام کے وقت مؤمن ہوگا صبح کو وہ کافر ہوگا (وہ ایسا زمانہ ہوگا کہ جس میں کھڑے ہونے والا شخص بیٹھنے والے شخص سے بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص دوڑنے والے شخص سے بہتر ہوگا تو تم لوگ ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور (اپنی) کمانوں کی تانت کو بھی کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے مار کر کند کر دینا پھر اگر اس پر بھی تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی شخص پر چڑھائی کر دے تو (حملہ آور ہو جائے) تو اس کو چاہئے کہ آدم کے صاحبزادوں میں بہتر بیٹے (ہابیل) جیسا بن جائے۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ فَقَالَ شَقِيَ قَاتِلُ هَذَا فَلَمَّا مَضَى قَالَ وَمَا أُرَى هَذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقُلْ هَكَذَا فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ سُمَيْرَةَ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ و قَالَ هُوَ فِي كِتَابِي ابْنُ سَبَرَةَ وَقَالُوا سَمُرَةَ وَقَالُوا

۸۵۷: ابو ولید طیالسی' ابوعوانہ' رقبہ' عون بن ابی جحیفہ' حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے راستوں میں سے ایک راستہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا کہ آپ اچانک لٹکتے ہوئے سر کی طرف نکل آئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا وہ شخص بد بخت ہے کہ جس نے اس کو قتل کیا جب آگے نکلے تو کہا کہ میں اسے بد بخت ہی سمجھتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری اُمت میں سے جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرنے کے لئے چل پڑے۔ تو اس کو اسی طرح کہنا چاہئے (نتیجہ یہ ہوگا کہ) قاتل دوزخ میں داخل ہو گیا اور جو شخص قتل کیا گیا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عون' عبدالرحمٰن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے اور لیث بن ابی سلیم نے عون' عبدالرحمٰن بن سمیر سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسن بن علی نے اس روایت کو ابوالولید' ابوعوانہ کے واسطہ سے نقل کیا ہے اور کہا کہ عبدالرحمٰن کی ولدیت میں اختلاف ہے (اسی وجہ سے) میری کتاب میں ابن سبرہ کا لفظ ہے اور دوسرے حضرات نے سمرہ اور

سُمَيْرَةَ هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ۔

سمیرہ بیان کیا ہے۔

۸۵۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي وَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَنْ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۸۵۸: مسدد' حماد بن زید' عمران' مشعث ' حضرت عبداللہ' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں حاضر اور موجود ہوں آپ ﷺ کا حکم بجا لانے کے لئے۔ پھر آپ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! تمہاری اس زمانے میں کیا حالت ہوگی جب (مدینہ منورہ میں اس قدر لوگ رہیں گے کہ قبر ایک غلام کے عوض میسر آئے گی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اچھی طرح واقف ہیں یا جو حکم فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم صبر سے کام لینا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں میں حاضر اور موجود ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری کیسی حالت ہوگی جب تم (مدینہ منورہ میں واقع جگہ) اَحْجَارَ الزَّيْت کو خون آلود دیکھو گے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول جو حکم فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جس جگہ کے ہو وہیں چپے رہو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی تلوار نہ اُٹھاؤں اور اسے کندھوں پر نہ رکھوں؟ آپ ؐ نے فرمایا اس طرح تو تم ان کے شریک ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا پھر (میرے لئے) کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے گھر میں بیٹھے رہنا۔ میں نے عرض کیا اگر وہ میرے پاس میرے گھر میں پہنچ جائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اگر تم تلواروں کی چکا چوند سے ڈر جاؤ تو تم اپنا کپڑا اپنے چہرہ پر ڈال لینا (اور ان لوگوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جانا) تو وہ قاتل تمہارا اور اپنا دونوں کا گناہ لے کر لوٹے گا امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث پر حماد (راوی) کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے مشعث کو ذکر نہیں کیا۔

ایک تکلیف دہ زمانہ:

اس حدیث میں مکان' غلام کے عوض ملنے کا مفہوم یہ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ قبر کی جگہ کے لئے ایک غلام دیں گے یا قبر کھودنے کے لئے لوگ اُجرت میں ایک غلام ادا کریں گے یا ایک غلام کی قیمت ادا کریں گے یا مکانات اس قدر خالی پڑے رہیں گے کہ ایک غلام کے عوض ایک مکان حاصل ہو جائے گا اور اس حدیث میں تاریخ اسلام کے مشہور واقعہ' واقعہ حرہ کی اطلاع دی گئی ہے جس میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزید نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی۔ اس واقعہ کی تفصیل تاریخ اسلام کی کتب میں مذکور ہے۔

۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ۔

۸۵۹: محمد بن یحییٰ' عفان' عبدالواحد' عاصم احول' حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ 'حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا تم لوگوں کے سامنے فتنے برپا ہونے والے ہیں (اس طرح) کہ جس طرح اندھیری رات کے اندھیرے ٹکڑے۔ ان فتنوں میں انسان' صبح کو مؤمن ہوگا تو شام کو کافر' اور شام کے وقت مؤمن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور اس (زمانہ) میں چلنے والے شخص سے بیٹھا ہوا شخص بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص' دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم لوگ اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا (یعنی چھپے رہنا)۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ايْمُ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنِ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنُ وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔

۸۶۰: ابراہیم بن حسن' حجاج' لیث' معاویہ' عبدالرحمٰن' ان کے والد' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خوش نصیب وہ شخص ہے جو کہ فتنہ وفساد سے دُور رہا اور خوش قسمت وہی ہے جو فتنہ سے بچا رہا جو کہ فتنوں سے دُور رہا (یعنی محفوظ رہا) اور جو شخص اس میں پھنس جائے اور صبر سے کام لے تو ایسے شخص کا کیا کہنا۔

بَاب فِي كَفِّ اللِّسَانِ

باب: فتنہ کے دَور میں زبان کو روکنا بہت بہتر ہے

۸۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ۔

۸۶۱: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ابن وہب' لیث' یحییٰ بن سعید' خالد بن ابی عمران' عبدالرحمٰن بن بیلمانی' عبدالرحمٰن بن ہرمز' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا عنقریب بہرہ' گونگا' اندھا فتنہ برپا ہوگا پھر جو شخص اس فتنہ کی طرف متوجہ ہوگا تو فتنہ وفساد بھی اس شخص کی طرف متوجہ ہوگا اور اس فتنہ (کے دور) میں زبان زوری کرنا ایسا ہے جیسے تلوار چلانا (یعنی ایسے دور میں خاموش رہنا ہی بہتر ہوگا)۔

۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ

۸۶۲: محمد بن عبید' حماد' لیث' طاؤس' زیاد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ الْأَعْجَمِ۔

عنقریب ایسا فتنہ (برپا) ہوگا جو کہ عرب کو گھیرے میں لے لے گا جو لوگ اس فتنہ میں قتل کئے جائیں گے وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ اس (زمانہ) میں زبان چلانا' تلوار چلانے سے بھی زیادہ (خطرناک) ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو ثوری نے لیث' طاؤس' عجم سے روایت کیا ہے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ زِيَادٌ سِيمِينُ كُوش۔

۸۶۳: محمد بن عیسیٰ' عبد اللہ بن عبدالقدوس سے روایت ہے کہ زیاد موٹے کان والے تھے۔

بَاب مَا يُرَخَّصُ فِيهِ مِنْ الْبَدَاوَةِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے زمانہ میں جنگل میں چلے جانے کی اجازت

۸۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنْ الْفِتَنِ۔

۸۶۴: عبیداللہ بن مسلمہ' مالک' عبدالرحمٰن' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ مسلمان شخص کی عمدہ مال بکریاں ہوں گی کہ جن کے پیچھے انسان پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی برسنے کی جگہوں پر پھرے گا (اور وہ شخص) فتنوں کی بنا پر اپنا دین لے کر بھاگ کھڑا ہوگا۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے زمانہ میں قتال کی ممانعت

۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۸۶۵: ابوکامل' حماد' ایوب' یونس' حسن' حضرت احنف بن قیسؒ سے روایت ہے کہ میں جنگ کے قصد سے نکلا (چلا) راستہ میں میری ابوبکرہؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تم واپس ہو جاؤ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جب دو مسلمان شخص اپنی تلواریں (یا کسی اور طریقہ سے) ایک دوسرے کو قتل کرنے کیلئے اٹھیں تو قتل کرنے والا اور مقتول دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں جائے گا لیکن جس کو قتل کیا گیا وہ کس وجہ سے دوزخ میں جائے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اس وجہ سے کہ وہ اپنے ساتھی کو ہلاک کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا (لیکن وہ خود ہی ہلاک ہو گیا) (اور اس کو موقع نہ مل سکا)۔

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا۔

۸۶۶: محمد بن متوکل عسقلانی' عبدالرزاق' معمر' ایوب' حضرت حسن سے اسی طریقہ پر روایت ہے لیکن کچھ مختصر۔

بَاب فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کو قتل کرنے کی وعید

۸۶۷: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقْيَةَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ يُقَالُ لَهُ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَقَالَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلْ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ لَنَا خَالِدٌ ثُمَّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ وَحَدَّثَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

۸۶۷: مؤمل بن فضل' محمد بن شعیب' حضرت خالد بن دِہقان سے مروی ہے کہ ہم لوگ قسطنطنیہ کی جنگ ذلقیہ میں تھے کہ اسی دوران ایک شخص جو فلسطین کے معززین میں سے تھا سامنے آیا۔ لوگ اس کے مقام سے واقف تھے۔ اسے ہانی بن کلثوم بن شریک الکنانی کہا جاتا ہے اس نے عبداللہ بن ابی زکریا کو سلام کیا اور وہ ان کے مقام و مرتبہ سے واقف تھا۔ خالد کہتے ہیں کہ پھر ہم سے عبداللہ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ بیان کرتی تھیں کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک گناہ کے متعلق توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے مگر جو شخص حالت شرک میں مرجائے یا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے۔ حضرت ہانی بن کلثوم نے بیان کیا میں نے محمود بن ربیع سے سنا انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی مؤمن کو ناحق (یعنی ظلماً) مار ڈالے اور وہ شخص اس عمل پر راضی بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔ نہ تو فرض عمل اور نہ نفل پھر ابن ابی زکریا نے اُمّ درداء کے حوالے سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بے غم رہتا ہے اور نیک رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی کا ناحق خون نہ کرے۔ جب وہ کسی کا ناحق خون کر دیتا ہے (قتل کر دیتا ہے) تو وہ گناہوں سے بوجھل اور سُست ہو جاتا ہے۔

مؤمن کے قاتل کی سزا:

جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرنا شدید ترین گناہ ہے اور یہ گناہ شرک کے قریب ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی سخت ترین وعید و سزا مذکور ہے اور ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں اور حدیث کے آخری حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ مؤمن کا قاتل' نیکی اور بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے اس کی برائیوں اور گناہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے احساس گناہ بھی ختم ہو جاتا ہے اور اس کا انجام شر پر ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے عذابِ دوزخ کا مستحق بن جاتا ہے۔

۸۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ قَالَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ أَحَدُهُمْ فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ۔

۸۶۸: عبدالرحمٰن' محمد بن مبارک' صدقہ بن خالد یا اور کوئی شخص حضرت خالد بن دہقان سے روایت ہے کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے معلوم کیا کہ (مندرجہ بالا حدیث میں) اِعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ جو الفاظ ہیں اس کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فتنہ کے دور میں ایک دوسرے کو یہ سمجھ کر مار ڈالتے ہیں کہ ہم راہِ ہدایت پر ہیں پھر وہ اس قتل کے گناہ سے معافی بھی نہیں مانگتے (کیونکہ وہ اپنے خیال میں اس قتل کو درست اور شریعت کے مطابق سمجھتے ہیں)

۸۶۹: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ۔

۸۶۹: مسلم بن ابراہیم' حماد' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' ابوالزناد' مجاہد بن عوف' حضرت خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی جگہ سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ اس آیت کریمہ سے چھ مہینے کے بعد نازل ہوئی ہے جو سورۂ فرقان میں ہے یعنی: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ﴾۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ

۸۷۰: یوسف بن موسیٰ' جریر' منصور یا حکم' سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ سورۂ فرقان کی آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ﴾ یہ اس وقت نازل ہوئی جب مشرکین مکہ نے کہا ہم لوگوں نے تو اس جان کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم نے اللہ کے علاوہ دوسرے معبودوں کو ہی پکارا ہے اور ہم لوگ برائیوں کے بھی مرتکب ہوئے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ لِأُولٰئِكَ قَالَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ قَالَ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ۔

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ﴾ یعنی جس شخص نے یہ کام حالت کفر میں انجام دیئے پھر اس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیکی کی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دے گا۔ لیکن سورۂ نساء میں جو آیت کریمہ ہے: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ وہ آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو مسلمان ہو اور شریعت سے واقف ہو اور اس کے باوجود وہ کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو ایسے شخص کی سزا دوزخ ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ سعید نے بیان کیا کہ میں نے یہ بات مجاہد سے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا اگر قاتل نادم ہو (اور وہ دل سے تائب ہو جائے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی)

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ أَهْلِ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ۔

۸۷۱: احمد بن ابراہیم' حجاج' ابن جریج' یعلی' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ﴾ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے شرک کیا' کہتے ہیں کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۸۷۲: احمد بن حنبل' عبدالرحمٰن' سفیان' مغیرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا (یعنی اس آیت کا حکم اپنی جگہ باقی ہے)۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَاؤُهُ فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ۔

۸۷۳: احمد بن یونس' ابن شہاب' سلیمان تیمی' ابومجلز سے آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مؤمن کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی کہ وہ شخص ہمیشہ دوزخ میں جلے گا لیکن اللہ اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے۔

بَابُ مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ

باب: قتل کے بعد مغفرت کی توقع کا بیان

۸۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۸۷۴: مسدد' ابوالاحوص' منصور' ہلال بن یساف' سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا تذکرہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا۔

مذمت اور شدت کو بیان فرمایا۔ ہم نے عرض کیا یا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر وہ فتنہ ہم لوگوں کے زمانہ میں ہوتو وہ ہم کو تباہ و برباد کر دے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں تمہارا قتل ہونا کافی ہو جائے گا۔ سعید نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ وہ (جنگ جمل و صفین وغیرہ میں) مار دیئے گئے۔

باعث مغفرت عمل:

مذکورہ حدیث میں کافی ہونے سے مراد یہ ہے تمہارا قتل ہو جانا مغفرت کا باعث ہو جائے گا اور اس صورت میں تمہاری مغفرت کی توقع ہے۔

۸۷۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔

۸۷۵: عثمان بن ابی شیبہ' کثیر' مسعودی' سعید' حضرت ابو بردہ اپنے والد ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ اُمت مرحومہ ہے اس کو آخرت میں (ہمیشہ باقی رہنے والا) عذاب نہ ہوگا البتہ دُنیا میں اس کو عذاب کے طور پر فتنوں' زلزلوں اور قتل سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْمَهْدِىْ

حضرت مہدی کے بارے میں

۸۷۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ قُلْتُ لِأَبِي مَا يَقُولُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۸۷۶: عمرو بن عثمان' مروان بن معاویہ' اسماعیل بن ابی خالد' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ باقی رہے گا جب تک کہ تم لوگوں پر بارہ خلیفہ ہوں گے ان میں سے ہر ایک خلیفہ پر اُمت اتفاق (قائم) کرلے گی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمام خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

۸۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

۸۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' داؤد' عامر' حضرت جابر بن سمرہ رضی

حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے یہ دین بارہ خلفاء تک غالب رہے گا لوگوں نے یہ بات سن کر اللہ اکبر کہا اور چلّائے۔ پھر آپ ﷺ نے آہستگی سے کچھ ارشاد فرمایا میں نے اپنے والد سے دریافت کیا آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ تمام (خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔

۸۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ۔

۸۷۸: ابن نفیل' زہیر' زیاد بن خیثمہ' اسود بن سعید' حضرت جابر بن سمرہؓ سے یہی مروی ہے جو اُوپر مذکور ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ ﷺ گھر کی طرف واپس ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں قبیلہ قریش کے لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ پھر اس کے بعد کیا پیش آئے گا؟ آپ نے فرمایا پھر قتل وقتال ہوگا (یعنی ناحق خون بہے گا)

۸۷۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ ثُمَّ اتَّفَقُوا حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ۔

۸۷۹: مسدد' عمر بن عبید' (دوسری سند) محمد بن علاء' ابوبکر بن عیاش (تیسری سند) مسدد' یحییٰ' سفیان (چوتھی سند) احمد بن ابراہیم' عبداللہ بن موسیٰ' زائدہ (پانچویں سند) احمد بن ابراہیم' عبیداللہ بن موسیٰ' فطر' عاصم' زر' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دُنیا کا ایک دن بھی باقی بچ جائے گا حضرت زائدہ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو اس قدر طویل فرمائیں گے کہ اس (ایک دن) میں ایک شخص مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے بھیجے گا کہ اس کا نام میرے نام جیسے ہوگا اور میرے والد کا نام اس کے والد کا نام جیسا ہوگا۔ (راوی) فطر کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ وہ شخص انصاف سے زمین بھر دے گا (یعنی رُوئے زمین پر انصاف کا غلبہ ہوگا) جیسا کہ وہ زمین (ظلم اور زیادتی) سے بھر گئی تھی (راوی) سفیان کی ہدایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ دُنیا کی مدت پوری نہیں ہوگی یہاں تک کہ مُلک عرب کا مالک میرے گھر کے لوگوں میں سے ایسا شخص ہوگا کہ اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمر اور بکر کے الفاظ سفیان جیسے ہیں۔

ثبوتِ مہدی:

مطلب یہ ہے کہ جو نام میرا نام ہے وہی اس شخص کا نام ہوگا مذکورہ حدیث سے حضرت مہدی کے قیامت سے قبل تشریف لانے کا ثبوت ملتا ہے اس موضوع پر اکابرین دیوبند نے مختلف تحقیقی رسائل بھی تالیف فرمائے ہیں ان کا مطالعہ مفید ہوگا۔

۸۸۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا۔

۸۸۰: عثمان بن ابی شیبہ' فضل' فطر' قاسم' ابوالطفیل' علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر زمانہ (کی عمر) میں سے ایک دن بھی باقی بچ جائے گا تو پھر بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص بھیجے گا کہ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا (انصاف قائم کرے گا) کہ وہ زمین جس طرح کہ وہ پہلے ظلم و زیادتی سے بھر گئی تھی۔

خُلاصۃُ الباب: ان احادیث سے مراد حضرت امام مہدیؓ ہیں جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ احادیث کا حاصل یہ ہے کہ ان کے نظام حکومت کی مالی حالت بہت زیادہ اچھی ہوگی' فتوحات اور مال غنیمت وغیرہ کی وجہ سے ان کی آمدنی کا کوئی حساب نہیں ہوگا' لیکن وہ اس مال و دولت کو اپنی شان و شوکت بڑھانے اور اپنی زندگی کو پرُعیش بنانے پر خرچ نہیں کریں گے یا جمع کر کے اپنے خزانوں میں بند کر کے نہیں رکھیں گے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے حکمران اور بادشاہوں کا دستور ہے' بلکہ وہ اس دولت کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی ضروریات میں خرچ کریں گے اور اپنی طبعی سخاوت کی وجہ سے دونوں ہاتھ بھر بھر کر یہ دولت لوگوں میں تقسیم کریں گے اور انصاف انتہائی سستا ہوگا اس کے لئے کوئی خاص تگ و دو نہیں کرنا پڑے گی۔ یعنی وہ زمانہ صحیح طور پر ایک ''ویلفیئر سٹیٹ'' کا نمونہ پیش کر رہا ہوگا۔

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا۔

۸۸۱: احمد بن ابراہیم' عبد اللہ بن جعفر' ابوالملیح' حسن بن عمر' زیاد بن بیان' علی بن نفیل' سعید بن میتب' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (حضرت مہدی میری نسل (حضرت) فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہیں۔ عبد اللہ بن جعفر نے ابوالملیح کو علی بن نفیل کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے سنا۔

۸۸۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ

۸۸۲: سہل بن تمام' عمران' قتادہ' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہیں (ان کا حلیہ اور ان کے اوصاف یہ ہوں گے) کشادہ پیشانی' کھڑی ناک والے رُوئے زمین کو انصاف سے بھر دیں گے جس طرح کہ

أَقْنَى الْأَنفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔

زمین ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ (زمین کے) سات سال تک مالک رہیں گے (یعنی سات سال تک حکومت کریں گے)

۸۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ و قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ۔

۸۸۳: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد' قتادہ' صالح' ان کے ساتھی' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (لوگوں میں) اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکّہ مکرمہ کی جانب بھاگتا ہوا نکلے گا کہ اہل مکہ اس شخص کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کرنے کے لئے نکالیں گے حالانکہ وہ شخص امامت کرنے کے لئے راضی نہیں ہوگا پھر لوگ اس شخص سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر اسی وقت شام سے ایک لشکر اس شخص کی طرف روانہ کیا جائے گا تو وہ لشکر مقام بیداء میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا جو کہ مکّہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ پھر جس وقت لوگ اس حالت کو دیکھیں گے کہ ملک شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں اس شخص کے پاس آئیں گی اور اس شخص سے بیعت کریں گی اس کے بعد قبیلہ قریش میں سے ایک شخص پیدا ہوگا اس شخص کی ننھیال' قبیلہ بنی کلب میں سے ہوگی اور وہ شخص ان لوگوں کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا تو اس لشکر پر (امام) مہدی کے ماننے والے غالب آئیں گے' اور یہی کلب کا لشکر ہے پھر اس شخص پر افسوس ہے جو کہ قبیلہ کلب کی جنگ کا مال غنیمت نہ حاصل کرے اس کے بعد حضرت مہدی مال غنیمت تقسیم فرمائیں گے اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو زندہ کریں گے اور دین اسلام کو اپنی گردن میں ڈال لیں گے (یعنی اسلام کے نظام کو قائم کریں گے) اس کے بعد وہ سات سال تک زندہ رہ کر انتقال کر جائیں گے اور تمام مسلمان ان کی نماز (جنازہ) ادا کریں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا بعض حضرات نے ہشام سے روایت کیا کہ وہ نو سال تک زندہ رہیں گے اور بعض حضرات نے کہا وہ سات سال تک زندہ رہیں گے۔

حضرت مہدی کی حکومت:

حضرت امام مہدی کے تشریف لانے کے وقت قبیلہ کلب کا لشکر' امام مہدی کے ماننے والے لوگوں کے ہاتھوں مغلوب ہوگا اور امام مہدی کی حکومت کے بارے میں بعض حضرات فرماتے ہیں وہ سات سال تک رہے گی اور بعض نے کہا کہ نو سال تک۔

۸۸۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ۔

۸۸۴: ہارون بن عبداللہ' عبدالصمد' ہمام' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ انہوں نے نو سال کہا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معاذ کے علاوہ سب نے ہشام کے حوالے سے نو سال کہے ہیں۔

۸۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ۔

۸۸۵: ابن مثنیٰ' عمرو بن عاصم' ابوالعوام' قتادہ' ابوالخلیل' عبداللہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اہلیہ محترمہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پوری ہے۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ وَلٰكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ

۸۸۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' عبدالعزیز' عبیداللہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہی حدیث بیان کی گئی ہے کہ جس حدیث کے لشکر کے دھنسنے کا تذکرہ ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو کہ اس لشکر میں بادل نخواستہ داخل ہوا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام لوگ زمین میں دھنس جائیں گے لیکن ان لوگوں کا آخرت میں انجام ان کی نیت کے مطابق ہوگا اور امام ابوداؤد فرماتے ہیں بواسطہ ہارون' عمرو' شعیب' ابواسحٰق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور انہوں نے اپنے صاحبزادہ (سیّدنا) حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور فرمایا میرا بیٹا سردار ہوگا جس طریقہ سے آنحضرت ﷺ نے اس کا نام تجویز فرمایا اور عنقریب ان کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ وہ تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا (یعنی نبی کے ہم نام ہوگا) اور عادت و خصلت میں بھی ان کے مشابہ ہوگا لیکن شکل و صورت میں (حضرت نبی کے) مشابہ نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص رُوئے زمین کو عدل سے بھر دے گا کا تذکرہ فرمایا۔ عبداللہ کی روایت میں ہارون نے' عمرو بن قیس سے روایت کیا انہوں نے مطرف سے اور انہوں نے حسن سے روایت کیا انہوں نے ہلال بن عمرو سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے' آپ ﷺ نے

يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّءُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ۔

ارشاد فرمایا ماوراء النہر سے ایک شخص پیدا ہوگا اس شخص کا نام حارث بن حراث ہوگا اور اس شخص کے آگے ایک شخص ہوگا اس شخص کو لوگ منصور کہیں گے وہ شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی آل اولاد کو اس طرح قبضہ یا جگہ عنایت کرے گا جس طرح قریش نے حضرت رسول کریم ﷺ کو جگہ (پناہ) دی تھی۔ ہر ایک مسلمان شخص کے ذمہ اس شخص کا تعاون کرنا ضروری ہے یا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اس شخص کی فرمانبرداری (ہر ایک شخص کے ذمہ لازم ہے)

اَوَّلُ كِتَابِ الْمَلَاحِمِ

جنگوں کا بیان

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ

باب: ہر ایک صدی کا بیان

۷۸۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ۔

۷۸۸: سلیمان بن داؤد ابن وہب سعید بن ابی ایوب شراحیل بن یزید ابوعلقمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم کے مطابق حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے اخیر میں اس اُمت کی (رہنمائی) کے لئے ایک ایسا شخص پیدا فرمائے گا جو کہ دین کو از سر نو قوت دے گا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن نے ابن شریح کے واسطہ سے (اس روایت کو) بیان کرتے ہوئے (راوی) شراحیل سے آگے نہیں بڑھے (یعنی شراحیل تک نام ذکر کیا ہے)۔

مجدد کے بارے میں:

مذکورہ بالا حدیث شریف صحیح حدیث ہے اور مجدد سے متعلق علماء نے مختلف تحقیقی مباحث تحریر کی ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح و تالیفات میں ''تجدید دین سے متعلق تفصیلی مباحث'' مذکور ہیں۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّومِ

باب: روم کے معرکوں کے بارے میں

۸۸۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ

۸۸۸: نفیلی عیسیٰ بن یونس اوزاعی حضرت حسان بن عطیہ مکحول اور ابن زکریا خالد بن معدان کی طرف گئے میں بھی ان کے ہمراہ چل دیا۔ انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے کے حوالے سے ہم سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا تم ہم لوگوں کو صحابی رسول حضرت ذی مخبر

الْهُدْنَةِ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ۔

رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو۔ ہم ان کی خدمت میں گئے حضرت جبیر نے ان سے صلح کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم لوگ روم سے صلح کرو گے پھر تم لوگ اور وہ لوگ (مشترک طور پر) مل کر ایک پیچھے آنے والے دشمن سے جنگ کرو گے پھر فتح حاصل کرو گے اور (دشمن کا مال) لوٹ کر لاؤ گے اور تم خیریت سے لوٹو گے۔ یہاں تک کہ تم ایک میدان میں آؤ گے جو کہ ایک ٹیلہ ہوگا پھر ایک شخص نصرانیوں میں سے صلیب اُٹھائے گا اور وہ کہے گا (اعلان کرے گا) کہ صلیب غالب آگئی۔ تو مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہوگا اور وہ اس شخص کے ساتھ مار پیٹ کرے گا۔ اس وقت اہل روم معاہدہ توڑ ڈالیں گے اور لوگوں کو جنگ کرنے کے لئے اکٹھا کریں گے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى۔

۸۸۹: مؤمل بن فضل' ولید' ابوعمرو' حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح مذکور ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ مسلمان جلدی سے اپنے اسلحہ کی جانب چلے جائیں گے اور جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس گروہ کو شہادت کے ذریعے بزرگی عنایت فرمائے گا لیکن (حضرت) ولید نے اس روایت کو جبیر سے بیان کیا' انہوں نے ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو روح' یحییٰ' بشر نے اوزاعی سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جس طریقہ سے عیسیٰ نے روایت کیا۔

بَاب فِي أَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ

باب: آپؐ کے بیان فرمودہ فتنوں اور جنگوں کی علامات

۸۹۰: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ

۸۹۰: عباس عنبری' ہاشم' عبدالرحمٰن' ثوبان' ان کے والد' مکحول' جبیر بن نفیر' مالک' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی' مدینہ منورہ کی خرابی کا باعث بنے گی اور مدینہ منورہ کی خرابی فتنہ وفساد شروع ہونے کا باعث ہوگا اور فتنہ کا نکلنا (شروع ہونا)' قسطنطنیہ کی فتح کا باعث بنے گا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا باعث بنے گا پھر

الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ران یا شانے پر اپنا (مبارک) ہاتھ مارا۔ اس کے بعد فرمایا (یہ) یقینی بات ہے جس طرح تمہارا اس جگہ پر موجود رہنا یا بیٹھنا یقینی ہے۔

بَاب فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ

باب: یکے بعد دیگرے معرکوں کا بیان

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

۸۹۱: عبداللہ بن محمد' عیسیٰ بن یونس' ابوبکر بن ابی مریم' ولید بن سفیان' یزید بن قطیب' ابو بحریہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت بڑا فتنہ (و فساد) اور قسطنطنیہ کی فتح ہونا اور خروج دجال سات ماہ کے اندر اندر ہوگا۔

۸۹۲: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عِيسَى۔

۸۹۲: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد' ابن ابی بلال' حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتح شہر مدینہ' اور بڑے فتنہ کے درمیان (کا وقفہ) چھ سال ہوگا اور دجال کا نکلنا ساتواں سال ہوگا امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث عیسیٰ کی ابن یونس کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

بَاب فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ

باب: اہل اسلام پر اقوامِ عالم کا چڑھ دوڑنا

۸۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ الْوَهْنَ

۸۹۳: عبدالرحمٰن' بشر' ابن جابر' ابوعبدالسّلام' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تم لوگوں پر دوسری اقوام چڑھ دوڑیں گی جس طریقہ سے کھانے والے لوگ کٹورے پر آتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا ہم لوگ اس دور میں تعداد میں کم ہوں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ اس دور میں تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہوگے لیکن تم لوگ ایسے ہوگے جس طرح کہ دریا کے پانی پر (کوڑے کرکٹ کا میل) ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا رُعب اور دبدبہ' تمہارے دشمنوں کے دِلوں سے نکال دیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دِلوں میں ''وہن'' پیدا فرما دے گا۔ ایک شخص نے عرض'

فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

کیا یارسول اللہ وہن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دُنیا کی محبت اور موت کا ڈر (تمہارے اندر آجائے گا)

حالات حاضرہ اور فرمانِ رسول:

یہ حدیث شریف موجودہ دور کے حالات پر بالکل صادق آرہی ہے کہ آج کا مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے بہادر ہے لیکن غیروں کے مقابلہ کے لئے بزدل ہے۔ یہی وہ وہن ہے جس کو حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

بَاب فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ

باب: جنگ میں اہل اسلام کا کس جگہ قیام ہوگا؟

۸۹۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عن ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عن عُبَيْدِ اللّٰه ابنِ عُمَرَ، عن نَافِعٍ، عنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٌ۔

۸۹۴: ہشام بن عمار' یحییٰ بن حمزہ' ابن جابر' زید بن ارطاۃ' جبیر بن نفیر' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (دجال سے جنگ کرنے کے لئے) مسلمانوں کا پڑاؤ (مقام) غوطہ میں ہوگا جو کہ دِمشق نامی شہر کے قریب ہے اور دِمشق ملک شام کے بہترین علاقوں میں سے ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن وہب کے واسطہ سے ابن حازم' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی طرف گھیر گھار کر لایا جائے گا یہاں تک کہ ان لوگوں کی بہت فاصلہ کی سرحد (حدود ملک) سلاح ہوگا۔ (سلاح ایک مقام کا نام ہے)

۸۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عن عَنْبَسَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

۸۹۵: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' حضرت زہری سے روایت ہے کہ سلاح خیبر کے قریب (ایک جگہ کا نام) ہے۔

بَاب ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَاحِمِ

باب: لڑائیوں سے فتنوں کا پیدا ہونا

۸۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلَى هَذِهِ

۸۹۶: عبدالوہاب بن نجدہ' اسماعیل (دوسری سند) ہارون بن عبداللہ' حسن بن سوار' اسماعیل' سلیمان' یحییٰ' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت پر دونوں آفات نہیں بھیجے گا کہ (مسلمان) بیک وقت باہمی طور پر جنگ کریں اور دُشمن سے بھی جنگ کریں۔

الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

۸۹۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٌ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ۔

باب: ترک اور حبش کو بلاوجہ بھڑکانے کی ممانعت

۸۹۷: عیسیٰ بن محمد' ضمرہ' شیبانی' ابوسکنہ نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حبشی لوگوں کو اور ترکوں کو تم چھوڑے رہو (نظر انداز کر دو) جب تک وہ لوگ تم کو چھوڑیں۔ (یعنی تمہارے سے ٹکراؤ نہ کریں اور تم لوگ اُن لوگوں سے خود لڑائی شروع کرو۔)

بَابٌ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ۔

۸۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

باب: ترک کفار سے جنگ کرنا

۸۹۸: قتیبہ بن سعید' یعقوب' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ مسلمان' ترک کفار سے لڑائی نہ کرلیں ان کے چہرے تہہ در تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے اور وہ بالوں سے بنا ہوا لباس پہنتے ہوں گے۔

۸۹۹: قتیبہ' ابن سرح وغیرہ' سفیان' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ مسلمان ایسی قوم سے جنگ کرلیں گے جو کہ چھوٹی آنکھوں والے' چپٹی ناک والے ہوں گے ان کے چہرے تہہ در تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

۹۰۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ

۹۰۰: جعفر' خلاد' بشیر' عبداللہ بن بریدہ' ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں سے ایک چھوٹی آنکھوں والی ترکی قوم جنگ کرے گی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ان لوگوں کو تین مرتبہ (پیچھے) ہٹا دو گے یہاں تک کہ تم لوگ ان کو جزیرۂ عرب کے کنارہ پر پہنچا دو گے تو پہلی ہانک میں ان لوگوں میں سے جو شخص بھاگ کھڑا ہوگا تو وہ شخص نجات یافتہ ہوگا اور دوسرے میں بعض لوگ بچ جائیں گے اور بعض

وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلَكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

لوگ ہلاک ہوں گے اور پھر تیسرے میں تو تمام لوگ جڑ سے اُکھڑ جائیں گے (بالکل ہل جائیں گے) یا جس طرح فرمایا۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ

باب: شہر بصرہ کے بارے میں

۹۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ۔

۹۰۱: محمد بن یحییٰ‘ عبدالصمد‘ ان کے والد‘ سعید‘ مسلم‘ حضرت مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ نشیبی زمین میں جسے بصرہ کہا جاتا ہے اور ایک ایسے دریا کے قریب اُتریں گے جسے دجلہ کہا جاتا ہے۔ اس پر ایک پل ہوگا اس کی آبادی زیادہ ہوگی ابن یحییٰ کہتے ہیں کہ ابومعمر نے فرمایا کہ وہ آبادی مسلمان شہروں کی ہوگی اور جب آخر دور ہوگا تو وہاں پر (ترکی لوگوں کے جد امجد) قنطورا کی اولاد آئے گی۔ جو چوڑے چہرہ والے‘ چھوٹی آنکھوں والے (ہوں گے) یہاں تک کہ وہ لوگ اس نہر کے کنارہ پر اُتریں گے اور اس جگہ کے لوگ علیحدہ (علیحدہ) تین فرقے ہو جائیں گے (ان میں سے) ایک فرقہ تو بیلوں کی دموں اور میدانوں کو اختیار کر کے ہلاک ہو جائے گا اور ایک فرقہ اپنے اپ کو بچا کر کافر ہونا منظور کرے گا اور (ان لوگوں میں سے) ایک فرقہ اپنے پیچھے اولاد چھوڑ کر نکلے گا اور جنگ کرے گا تو وہ ہی (فرقہ) شہید ہوگا۔

تاریخ اسلام کا ایک واقعہ:

اس حدیث شریف میں جس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے یہ واقعہ خلفاء عباسیہ کے آخری خلیفہ مستعصم باللہ کے زمانہ خلافت میں پورا ہوا اور سابقہ احادیث میں جن‘ چھوٹی آنکھ والے ترک سے جنگ کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو ان لوگوں میں سے بہت سے چینی اور ترکستانی لوگوں سے اہل اسلام جنگ کر چکے اسی جنگ کے واقعات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے تفصیل کے لئے تاریخ اسلام کی کتب ملاحظہ فرمائیں۔

۹۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ

۹۰۲: عبداللہ بن صباح‘ عبدالعزیز‘ موسیٰ حناط‘ موسیٰ بن انس‘ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ''اے انس! لوگ شہر بنائیں گے (آباد کریں گے) ان ہی شہروں میں سے ایک شہر ہے جس کو بصرہ کہتے ہیں یا بصیرہ کہتے ہیں پھر اگر تم اس شہر سے گزرو یا اس شہر میں تم جاؤ تو تم اس شہر کی سباخ

أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ أَوْ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَائَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

سے بچنا اور اس شہر کے کلاء سے اور اس کے بازار سے اور اس شہر کے دولت مند لوگوں کے دروازوں سے (بھی بچنا) اور تم اس شہر کے صنواحی کو اختیار کرنا کیونکہ اس شہر کے اندر زمین میں دھنسنا' پتھر برسنا اور زلزلہ کا عذاب ہوگا اور ایک قوم رات گزارے گی یعنی وہ لوگ بالکل صحیح حالت میں سوئیں گے مگر صبح کو خنزیر اور بندر ہو کر اُٹھیں گے۔

لغوی تشریح: مذکورہ حدیث میں سباخ' سبیخه کا لفظ فرمایا گیا ہے سبیخه اس زمین کو کہا جاتا ہے جس میں شوریت ہوتی ہے اور ضاحیہ ایک جنگل کا نام ہے اور بصرہ عراق کا مشہور شہر ہے۔

۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهَرَ۔

۹۰۳: محمد بن مثنی' ابراہیم' ان کے والد' حضرت صالح بن درہم سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ ہم لوگ حج کی نیت سے گئے تھے تو ہم کو وہاں پر اچانک ایک شخص ملا اور اس نے ہم سے کہا کہ تم لوگوں کی طرف ایک بستی ہے جس کو اُبلہ کہا جاتا ہے تو ہم نے کہا جی ہاں' پھر اس شخص نے کہا کہ تم لوگوں میں سے میرے لئے کون شخص ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ میرے لئے مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت پڑھے اور اس طرح کہے اس کا ثواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے کیونکہ میں نے اپنے جگری دوست ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مسجد عشار سے اپنے شہداء کو اُٹھائے گا کہ بدر کے شہداء کے ساتھ ان کے علاوہ اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ مسجد نہر کے قریب ہے۔

مسجدِ عشار:

مذکورہ حدیث میں مسجد عشار سے مراد دریائے فرات کے پاس واقع ایک مسجد ہے اور حدیث کے آخری جملوں میں شہداء سے مراد شہدائے کربلا ہیں کہ یہ شہداء بدری شہداء کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ الْحَبَشَةِ

باب: حبشہ کا تذکرہ

۹۰۴: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتْرُكُوا

۹۰۴: قاسم بن احمد' ابو عامر' زہیر' موسیٰ بن جبیر' ابو امامہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حبشی لوگوں کو چھوڑ دیا جائے جب تک کہ وہ تم لوگوں سے مقابلہ نہ کریں کیونکہ بیت اللہ شریف کے خزانے

الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

کو اس حبشی شخص کے علاوہ کوئی شخص نہیں نکالے گا جو کہ چھوٹی پنڈلیوں والا ہوگا۔

خزانہ بیت اللہ کا محافظ حبشی:

مذکورہ حدیث میں جس شخص کا تذکرہ ہے اس کے بارے میں بعض حضرات کا خیال ہے وہ حبشی قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ ع کے دُنیا میں تشریف لانے کے وقت ہوگا اور علاماتِ قیامت سے متعلق تفصیل رسالہ ''علاماتِ قیامت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ

باب: علاماتِ قیامت

۹۰۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَّالُ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

۹۰۵: مؤمل بن ہشام' اسماعیل' ابوحیان' حضرت ابوزرعہ سے مروی ہے کہ چند لوگ مروان کے پاس مدینہ منورہ سے آئے تو انہوں نے مروان سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تھا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت دجال کا نکلنا ہے تو (یہ سن کر) میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور میں نے ان سے بیان کیا حضرت عبداللہ نے فرمایا اس نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (قیامت کی) سب سے پہلی علامت آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہے یا لوگوں میں دھوپ چڑھتے وقت دَابَّةُ الْاَرْضِ کا نکلنا ہے اور ان دونوں میں سے جو بات پہلے ہوگی تو دوسری بات بہت جلد اس کے پیچھے آجائے گی اور عبداللہ توریت اور انجیل تلاوت کرتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میرا گمان ہے کہ (قیامت کی) سب سے پہلی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب کا طلوع ہونا ہے۔

۹۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ

۹۰۶: مسدد' ہناد' ابوالاحوص' فرات' عامر' ابوالطفیل' حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکان مبارک) کے سائے میں بیٹھے ہوئے قیامت کا تذکرہ کرنے لگے۔ اس تذکرے کے دوران ہم لوگوں کی آوازیں بلند ہوگئیں (یعنی شور وغل ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت (اس وقت تک) ہرگز قائم نہیں ہوگی جب تک کہ اس سے قبل دس علامات ظاہر نہ ہوجائیں۔ (۱) آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا (۲) دَابَّةُ الْاَرْضِ کا نکلنا' (۳) یاجوج ماجوج کا نکلنا' (۴) دجال کا نکلنا' (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (آسمان سے) تشریف لانا'

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالُ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَالدُّخَانُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ۔

(۶) اور دھواں نکلنا (۷) تین مقامات پر زمین کا دھنسا' یعنی (۸) مغرب مشرق (۹) اور عرب کے جزیرے میں زمین کا دھنسنا (۱۰) اور ان تمام کے پیچھے آخر میں عدن کی گہرائی سے ملک یمن میں ایک آگ ظاہر ہو گی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی جانب ہانک کر لے جائے گی۔

قبل قیامت نکلنے والی آگ:

حدیث کے آخری جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ملک شام تک بھگا کر لے جائے گی اور قیامت سے قبل ایک دھواں نمودار ہو گا اور مکہ مکرمہ کا کوہ صفاء پھٹ جائے گا اس میں سے دَابَّةُ الْاَرْضِ نکلے گا وہ لوگوں سے گفتگو کرے گا کہ اب قیامت قریب ہے ارشادِ باری ہے: اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا الْآيَةَ۔

۹۰۷: احمد بن ابی شعیب' محمد بن فضیل' عمارہ' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے نہ نکلے پھر جب وہ طلوع ہو گا اور لوگ اس کو دیکھیں گے۔ تو اس وقت زمین پر رہنے والے لوگ ایمان لے آئیں گے تو اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا مفید نہیں ہو گا کہ جس کا پہلے سے ایمان نہیں تھا یا اس شخص نے پہلے نیک کام نہیں کیا تھا۔

ایمان بالغیب:

مطلب یہ ہے کہ دراصل غیب پر ایمان معتبر ہے اور جب عذابِ الٰہی سامنے نظر آنے لگے اس وقت کا ایمان معتبر نہیں ہے اس وجہ سے موت کے وقت کا ایمان شرعاً ناقابل اعتبار ہے۔

بَابٌ فِي حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ

باب: دریائے فرات سے خزانہ نکلنے کا بیان

۹۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ

۹۰۸: عبداللہ' عقبہ' عبیداللہ' خبیب' حفص' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو کھول کر رکھ دے گا تو جو شخص وہاں حاضر ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ:

مطلب یہ ہے کہ قیامت کے نزدیک دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا اور اس کے لینے سے اس وجہ سے منع فرمایا گیا وہ خزانہ علامات قیامت میں سے ہے اس وقت مسلمان سونا لے کر کیا کرے گا اس وقت اور زیادہ آخرت کی فکر کرنا ضروری ہوگا۔

۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

۹۰۹: عبداللہ بن سعید، عقبہ بن خالد، عبیداللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پر ارشاد فرمایا ہے اور اس میں اس طرح ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

بَابُ خُرُوجِ الدَّجَّالِ

باب: قیامت سے پہلے دجال کا نکلنا

۹۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۱۰: حسن بن عمرو، منصور، حضرت ربعی بن حراش سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما دونوں اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ دجال کے ساتھ جو کچھ ہوگا میں اس کے متعلق اس سے بھی زیادہ جانتا ہوں اس کے ساتھ ایک پانی کا دریا ہوگا اور ایک آگ کی نہر ہوگی۔ جس کو تم لوگ آگ سمجھو گے تو وہ پانی ہوگا پھر ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرًا۔

۹۱۱: ابوولید، شعبہ، حضرت قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اس نے اپنی اُمت کو دجال سے ڈرایا جو کہ کانا اور بہت جھوٹا ہے۔ تو تم لوگ باخبر رہو کہ بلاشبہ وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یعنی اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہے۔

دجال کے کذاب ہونے کی واضح نشانی:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال ملعون کی پوری شناخت یہ ہے کہ دجال کانا (ایک آنکھ کا) ہوگا اور واضح طور پر اس کی پیشانی پر کفر تحریر ہوگا۔ کانا ہونا اور پیشانی پر کفر تحریر ہونا یہ دو علامات اس بدبخت کے کذاب ہونے کی کھلی دلیل ہیں ایسی واضح نشانی کسی نبی

نے نہیں بتلائی جس قدر واضح نشانی آپ ﷺ نے بیان فرمائی۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ك ' ف ' ر۔

۹۱۲: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ سے (دجال کے بارے میں) ک' ف' ر روایت ہے۔

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

۹۱۳: مسدد' عبدالوارث' شعیب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ جو تحریر اس کی پیشانی پر لکھی ہوگی ہر ایک مسلمان شخص اس کو پڑھ سکے گا۔

۹۱۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ هَكَذَا قَالَ۔

۹۱۴: موسیٰ بن اسماعیل' جریر' حمید' ابودھماء' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دجال کی اطلاع سنے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ اللہ کی قسم اس کے پاس آدمی آئے گا اور اس کو یہ گمان ہوگا کہ وہ (یعنی دجال) صاحب ایمان ہے اور وہ شخص اسی کا فرمانبردار ہو جائے گا کیونکہ اس کے پاس شبہ میں ڈالنے والی اشیاء ہوں گی۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِيَ الْقَضَاءَ۔

۹۱۵: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بحیر' خالد بن معدان' عمرو بن اسود' جنادہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں دجال کے بارے میں یہاں تک اطلاعات دے دیں یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوگیا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ مسیح دجال کے نام کے کئی لوگ ہیں بے شک دجال ٹھگنے قد کا ہے چلتے ہوئے اس کے دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رہے گا گھنگریالے بال والا' کانا' مٹی ہوئی آنکھوں والا وہ آنکھ نہ تو باہر نکلی ہوئی نہ اندر گھسی ہوئی ہوگی پھر اگر تم لوگوں کو اس پر بھی شبہ ہو تو تم لوگ اچھی طرح جان لو کہ تمہارا پروردگار تو کانا نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں عمر بن اسود قاضی تھے۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ

۹۱۶: صفوان' ولید' ابن جابر' یحییٰ' عبدالرحمٰن بن جبیر' ان کے والد' حضرت نواس بن سمعان کلابی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا اگر وہ نکلا اور میں بھی تم لوگوں کے درمیان موجود ہوا تو میں تم لوگوں سے پہلے اس کو نمٹ لوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم

الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ قُلْنَا وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ۔

لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص خود ہی اس سے نمٹے گا اور اللہ ہی ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اس پر پڑھے کیونکہ وہ آیت کریمہ تم لوگوں کے لئے اس کے فتنہ سے پناہ ہے۔ پھر ہم لوگوں نے عرض کیا وہ (دجال) زمین پر کب تک رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس دن اور ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا دن ایک مہینہ کا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے دنوں کے برابر ہی ہوں گے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جو ایک سال کا ایک ہی دن ہوگا تو اس میں ہم لوگوں کو صرف ایک ہی دن رات کی نماز کافی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس دن تم لوگ اندازہ کر لینا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم دِمشق شہر کی مشرقی جانب سفید مینارے کے پاس (آسمان سے) اُتریں گے اور وہ دجال کو باب لد کے قریب پائیں گے اور وہ وہاں پر اس کو قتل کر دیں گے۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

۹۱۷: عیسیٰ بن محمد، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبد اللہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے روایت بیان کی ہے اور اس روایت میں نمازوں کا تذکرہ بھی اسی طریقہ سے مذکور ہے۔

۹۱۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ۔

۹۱۸: حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۂ کہف کی شروع کی دس آیاتِ کریمہ یاد کرے گا وہ شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا ایک دوسری روایت جو شعبہ سے منقول ہے اس (اس طریقہ سے مذکور) ہے کہ سورۂ کہف کی اخیر کی آیات۔

فضیلت سورۂ کہف:

سورۂ کہف کی برکات اور فضائل میں سے ایک سب سے بڑی فضیلت و برکت یہ ہے کہ جو شخص اس سورت یا اس کے شروع اور ایک روایت کے مطابق اس کے آخر کی دس آیاتِ کریمہ یاد کرے گا تو وہ فتنہ دجال سے بچ جائے گا۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔

۹۱۹: ہدبہ ہمام قتادہ عبد الرحمٰن بن آدم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا میرے اور عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا اور بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) نیچے اُتریں گے تم لوگ جس وقت ان کو دیکھو گے تو ان کی اس طریقہ سے شناخت کرلو کہ (جیسے) وہ ایک شخص ہیں درمیانہ قد و قامت کے رنگ ان کا سرخی اور سفیدی کے درمیان ہے ان کے بالوں کے درمیان سے پانی ٹپکتا ہوا معلوم ہوگا اگر چہ وہ بال (پانی سے) تر بھی نہیں ہوں گے وہ لوگوں سے اسلام قبول کرنے کے لئے جہاد کریں گے اور وہ صلیب توڑ دیں گے اور وہ خنزیر کو ہلاک کر دیں گے اور وہ (کفار سے جزیہ لینا) موقوف فرمادیں گے۔ (یعنی کفار کو اسلام لانا پڑے گا یا ان کو قتل ہونا پڑے گا) اور اللہ تعالیٰ ان کے دور میں تمام مذاہب کو برباد کر دیں گے اور وہ مردود ملعون دجال کو قتل کریں گے پھر وہ دُنیا میں چالیس سال تک (زندہ) رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور اہل اسلام ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں صرف مذہب اسلام ہی رہے گا اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دین اسلام کی اتباع فرمائیں گے اور وہ مشرکین سے (اسلامی ٹیکس) جزیہ کو ساقط کر دیں گے اور مشرکین یا تو اسلام قبول کر کے دُنیا میں رہیں گے یا ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

بَاب فِي خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ

باب: دجال ملعون کے جاسوسوں کے بارے میں

۹۲۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ

۹۲۰: نفیلی عثمان ابن ابی ذئب زہری ابوسلمہ فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ایک دن نمازِ عشاء کے لئے تاخیر سے نکلے پھر جب آپؐ نکلے تو آپؐ نے فرمایا میں تمیم داری کی گفتگو سن رہا تھا جو کہ ایک شخص کے بارے میں بتا رہے تھے جو جزائر سمندر میں سے کسی ایک جزیرہ میں تھا (اس شخص کی کشتی طوفان میں پھنس جانے کے بعد کسی جزیرہ میں پہنچ گئی تھی) تو انہوں نے بتایا کہ میں اچانک ایک عورت کے سامنے آ گیا وہ عورت اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی میں نے اس عورت سے معلوم کیا تم کون ہو؟ اس عورت نے جواب دیا میں جاسوس ہوں تم اس محل کی طرف چلو پھر میں اس محل میں پہنچا تو (دیکھا کہ) ایک شخص

مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ۔

اپنے بال کھینچ رہا ہے اور وہ شخص بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان کود رہا ہے۔ میں نے اس شخص سے معلوم کیا کہ تم کون ہو؟ اس شخص نے جواب دیا میں دجال ہوں کیا اُمی لوگوں کے پیغمبر آ چکے ہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ اس نے کہا لوگوں نے اس شخص کی فرمانبرداری کی یا نافرمانی کی میں نے جواب دیا فرمانبرداری کی۔ اس نے جواب دیا کہ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی رہی۔

۹۲۱: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلِّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنْ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمْ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةُ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي هَذَا

۹۲۱: حجاج' عبدالصمد' ان کے والد' حسین معلم' حضرت عبداللہ بن بریدہ' عامر' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو میں نے پکارتے ہوئے سنا ہے کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کے لئے حاضر ہونا اور اکٹھا ہونا ضروری ہے) تو میں بھی نکل گئی اور میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب نبیؐ اپنی نماز مکمل ادا فرما چکے تو آپؐ ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ہر ایک شخص اپنے مصلیٰ پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں کو کچھ علم ہے کہ میں نے تم لوگوں کو کس وجہ سے اکٹھا کیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کو اس کا خوب علم ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں کو خوف دلانے یا خوشخبری دینے کے لئے اکٹھا نہیں کیا بلکہ یہ اطلاع دینے کے لئے اکٹھا کیا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی شخص تھا پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے (میرے ہاتھوں پر) اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور اس شخص نے مجھ سے ایک اس قسم کی بات کہی کہ اس کی وہ بات اس بات کے مطابق نکلی کہ جو میں تم لوگوں سے دجال کے بارے میں کہتا تھا۔ کہ وہ کسی سمندری کشتی میں سوار تھے تیس لخمی و جذامی افراد کے ساتھ۔ سمندر کی موجیں ان سے ایک مہینہ تک اٹکھیلیاں کرتی رہیں پھر وہ ایک دن سورج غروب ہوتے وقت ایک جزیرہ پر جا لگے تو وہاں ایک جانور گھوڑے جیسے بھاری دُم اور لمبے بال والا ملا اس سے لوگوں نے کہا کہ اے بدبخت شخص! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں تم لوگ بے شک اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہو اور تم اس شخص کے

الدَّيْرَ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ وَعَنْ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

پاس دیر چلو کیونکہ وہ شخص تم لوگوں کی اطلاع کا کافی اشتیاق مند ہے۔ تمیم کہتے ہیں کہ جب اس عورت نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس سے ڈرے کہ وہ کہیں شیطان نہ ہو۔ ہم لوگ (وہاں سے) تیز دوڑتے ہوئے اس دیر میں داخل ہوئے۔ ہم نے وہاں اس قدر بڑا (یعنی لمبا چوڑا) شخص دیکھا کہ ہم نے اس سے پہلے کبھی ایسا شخص نہیں دیکھا تھا۔ (وہ شخص) اچھی طرح جکڑا ہوا تھا' اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے پھر انہوں نے حدیث کو اخیر تک بیان کیا اس نے ان سے معلوم کیا کہ (ملک شام میں واقع مقام) بیان کی کھجوروں کی کیا کیفیت ہے' زغر نامی چشمہ کیسے ہیں اور آنحضرت کا کیا حال ہے؟ اس کے بعد کہا میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے یہاں سے نکلنے کی اجازت مل جائے پھر آپ ؐ نے فرمایا وہ دجال ملک شام کے سمندر میں ہے یا ملک یمن کے سمندر میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب (ہے) اور آپ ؐ نے اپنے دست مبارک سے دو مرتبہ مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ فاطمہ ؓ نے بیان فرمایا میں نے یہ حدیث رسول اللہ ؐ سے یاد کی ہے اور راوی نے پھر پوری حدیث بیان کی۔

۹۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ ذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ۔

۹۲۲: محمد بن صدران' معتمر' اسماعیل' مجالد' عامر' حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور آنحضرت ﷺ اس سے پہلے کبھی جمعہ کے دن کے علاوہ منبر پر نہیں چڑھتے تھے لیکن آپ ﷺ اسی دن منبر پر چڑھے پھر آپ ﷺ نے یہی واقعہ بیان فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابن صدران بصرہ کا باشندہ ابن مسور کے ہمراہ پانی میں ڈوب گیا تھا اور ان لوگوں میں سے ان کے علاوہ کسی شخص نے اسلام قبول نہیں کیا۔

۹۲۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّهُ بَيْنَمَا أُنَاسٌ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ

۹۲۳: واصل' ابن فضیل' ولید' ابوسلمہ بن عبدالرحمن' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن منبر پر چڑھے اور آپ ﷺ نے بیان فرمایا کچھ لوگ دریا میں سفر کر رہے تھے کہ ان لوگوں کا کھانا ختم ہو گیا تو ان کے سامنے ایک جزیرہ اُبھر آ گیا تو وہ لوگ روٹی کی تلاش میں اس جزیرے میں نکل گئے۔ ان لوگوں کو ایک

فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ فَرُفِعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ فَلَقِيَتْهُمُ الْجَسَّاسَةُ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَ امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا قَالَتْ فِي هَذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالَ هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ قَالَ شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَيَّادٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَإِنْ مَاتَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَسْلَمَ قَالَ وَإِنْ أَسْلَمَ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ قَالَ وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

جاسوس عورت ملی تو میں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا وہ جاسوس عورت کون تھی؟ انہوں نے بیان کیا وہ ایک عورت تھی جو اپنے سراور بدن کے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا اس کے بعد اس شخص (یعنی (دجال) نے بیسان (ایک مقام کا نام ہے) کے درختوں کے بارے میں معلوم کیا اور زغر کے چشمے کے بارے میں معلوم کیا۔ راوی نے بیان کیا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ جابر نے اس روایت میں کچھ اور بیان کیا تھا لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا تھا کہ دجال ملعون وہی ابن صیاد ہے۔ میں نے کہا وہ تو مر چکا ہے انہوں جواب دیا اگر چہ وہ مر چکا ہو میں نے کہا وہ اسلام لے آیا تھا انہوں نے جواب دیا اگر چہ وہ اسلام بھی لا چکا ہو۔ میں نے کہا وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا (وہ دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا) انہوں نے جواب دیا اگر چہ وہ مدینہ میں بھی داخل ہوا ہو۔

ابن صیاد اور جساسہ:

ابن صیاد مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا اور ابن صیاد کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث اور دیگر کتب حدیث میں تفصیلی طور پر مذکور ہے اور مندرجہ بالا حدیث فاطمہ نمبر ۹۲۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ جساسہ ایک بالوں والا جانور تھا اور مذکورہ حدیث نمبر ۹۲۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ جساسہ کوئی عورت تھی تو ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ جساسہ بالوں والی عورت ہی تھی جو بدشکل ہونے کی بنا پر وحشی جانور لگتی تھی یا ہوسکتا ہے جساسہ شیطان ہو اور وہ مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا ہو کبھی جانور بن کر اور کبھی عورت بن کر واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي خَبَرِ ابْنِ الصَّائِدِ

باب: ابن صیاد کے بارے میں

۹۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنف ابْنِ عُمَرَ لَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

۹۲۴: ابوعاصم' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کہ جن میں حضرت عمر بھی تھے ابن صیاد کے پاس سے گزرنے۔ اس وقت بن صیاد قلعہ بنی مغالہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور اس وقت یہ بھی بچہ تھا۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی اطلاع نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور اس سے فرمایا کیا تو اس کی شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل

فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْتِيكَ قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئَةً وَخَبَّأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ۔

عرب کے امی لوگوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ ﷺ شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس کیا چیز آتی ہے؟ اس نے جواب دیا میرے پاس تو سچا اور جھوٹا آتا ہے؟ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تیرا معاملہ مشتبہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے دِل میں تیرے لئے ایک بات چھپائی ہے اور آپ ﷺ نے اس کے لئے اس آیت کریمہ کو اپنے قلب میں پوشیدہ رکھا: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ اس پر اس نے کہا پوشیدہ شے دُخ ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا دفع ہو۔ تو اپنی اوقات سے ہرگز آگے نہیں بڑھے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھ کو اس کی گردن اُڑانے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو گے اگر وہ دجال نہیں ہے تو اس کو قتل کرنے میں کسی قسم کی خیر نہیں ہے۔

۹۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ۔

۹۲۵: قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبد الرحمٰن' موسیٰ بن عقبہ' نافع' ابن عمرؓ فرماتے تھے اللہ کی قسم بلاشبہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ابن صیاد بھی ایک دجال ہے اور وہ ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے کہ جس کے قیامت سے قبل ظاہر ہونے کی احادیث میں پیشینگوئی فرمائی گئی ہے)۔

۹۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۲۶: ابن معاذ' ان کے والد' شعبہ' سعد' حضرت محمد بن المنکدر ر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے کہ ابن صیاد (نامی شخص) دجال ہے تو میں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ اس پر اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر انکار نہیں فرمایا۔

۹۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

۹۲۷: احمد بن ابراہیم' عبید اللہ بن موسیٰ' شیبان' اعمش' سالم' حضرت

اللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ مُوسَی حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَیَّادٍ یَوْمَ الْحَرَّةِ۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد ہم لوگوں سے حرہ والے دن گم ہوگیا۔

یوم الحرہ کا واقعہ:

حرہ تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے اس روز یزید کے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کا مقابلہ ہوگیا اس واقعہ کی تفصیل سیرت مصطفیٰ، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۹۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِیهِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّی یَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ۔

۹۲۸: عبد اللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز، علاء، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس دجال نہیں نکلیں گے ان میں سے ہر ایک دجال خود کو رسول اللہ سمجھے گا۔

۹۲۹: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِی سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّی یَخْرُجَ ثَلَاثُونَ کَذَّابًا دَجَّالًا کُلُّهُمْ یَکْذِبُ عَلَی اللّٰهِ وَعَلَی رَسُولِهِ۔

۹۲۹: عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ تیس دجال نہیں نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا (یعنی جھوٹی بات منسوب کرے گا اور جھوٹی جھوٹی احادیث بیان کرے گا)۔

۹۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِیرٍ عَنْ مُغِیرَةَ عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ قَالَ عُبَیْدَةُ السَّلْمَانِیُّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَذَکَرَ نَحْوَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَرَی هَذَا مِنْهُمْ یَعْنِی الْمُخْتَارَ فَقَالَ عُبَیْدَةُ أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّءُوسِ۔

۹۳۰: عبداللہ بن جراح، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبیدہ سلمانی سے معلوم کیا کہ کیا اس طرح روایت ہے۔ فرق یہ ہے کہ میں نے ان سے معلوم کیا کہ مختار ابن ابی عبیدان ہی دجالوں میں سے (ایک شخص) ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو ان لوگوں کا سردار ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ وَالنَّهْیِ

باب: اچھے کاموں کا حکم اور برے کاموں سے منع کرنا

۹۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ بَذِیمَةَ عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ

۹۳۱: عبداللہ بن محمد، یونس، علی، ابوعبیدہ، عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں جو پہلی خرابی آئی تھی یہ تھی کہ ایک شخص، دوسرے سے ملاقات کرتا تو اس سے کہتا کہ تم اللہ کا خوف کرو اور اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ اس لئے کہ یہ بات تمہارے

النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

لئے ٹھیک نہیں ہے پھر جس وقت وہ شخص اس سے دوسرے دن ملاقات کرتا تو اس کو ان کاموں سے منع نہ کرتا کیونکہ (وہ شخص) اس کے کھانے پینے اور بیٹھنے میں شرکت کر لیتا پھر جب ان لوگوں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی بعض لوگوں کے دلوں کو بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ ملا دیا پھر ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل والوں میں جنہوں نے کفر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر داؤد اور عیسیٰ کی زبان سے (یعنی ان انبیاء کی زبانی) لعنت کی اخیر آیت (یعنی ﴿عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ فَاسِقُوْنَ﴾ کو پڑھا) پھر فرمایا اللہ کی قسم البتہ تم لوگ خیر کی بات بتلاؤ گے اور برے کاموں سے منع کرو گے اور تم ظالم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کو (راہ) حق کی طرف اس طرح جھکاؤ گے کہ جو جھکانے کا حق ہے اور تم اس کو حق پر روکو گے جیسا کہ حق پر روکنے کا حق ہے۔

بنی اسرائیل کا ایک طریقہ:

مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں برائی سے ایک مرتبہ تنبیہ کرنے کے بعد دوبارہ منع نہ کیا جاتا بلکہ برائی کرنے والے کے ساتھ کھانے پینے کے مزے حاصل کرنے کی وجہ سے اچھے کاموں کے حکم کرنے کو چھوڑ دیتے اور برائی سے نہ روکتے اور ظالم کو حق کی طرف جھکانے مائل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ جبراً ظالم کو انصاف کرنے اور حق پر مجبور کرتے رہو گے۔

۹۳۲: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ زَادَ أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ۔

۹۳۲: خلف بن ہشام' ابوشہاب' علاء' عمرو' سالم' ابوعبیدہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا جس طرح مذکور ہوا البتہ یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں اور بعض لوگوں کے قلوب کے ساتھ بعض لوگوں کو ملحق فرما دے گا پھر اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر بھی لعنت فرمائے گا جس طرح ان لوگوں پر لعنت فرمائی تھی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو محاربی نے علاء کے واسطہ سے' عبد اللہ' سالم' ابوعبیدہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور خالد الحمان نے علاء' عمرو بن مرہ' حضرت ابوعبیدہ سے روایت کیا ہے۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنَى

۹۳۳: وہب بن بقیہ' خالد (دوسری سند) عمرو بن عون' ہشیم' حضرت اسماعیل بن قیس کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَئُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ و قَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ كَمَا قَالَ خَالِدٌ أَبُو أُسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ وَقَالَ شُعْبَةُ فِيهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ۔

بیان کرنے کے بعد کہا اے لوگو! تم لوگ اس آیت کریمہ کو بے محل رکھتے ہو یعنی آیت کریمہ: عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ کو ''اے لوگو! تم لوگوں پر اپنی جان کی فکر کرنا ضروری ہے اور جو شخص بہک گیا وہ تم لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جب تم راہِ ہدایت پر ہو'' حالانکہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بے شک جب لوگ ظالم شخص کے ظلم کو دیکھیں اور اس ظالم کے ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی اس کو ظلم سے باز نہ رکھیں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب میں ان تمام لوگوں کو پکڑ لے۔ عمرو بن عون نے ہشیم سے اپنی روایت میں فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی قوم ایسی نہیں کہ اس میں برے کام نہ ہوتے ہوں اور قدرت کے باوجود لوگ اس برے کام کو ختم نہ کریں مگر اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو خالد' ابواُسامہ اور ایک جماعت نے بیان کیا۔ شعبہ نے کہا کہ ایسی کوئی قوم نہیں ہے کہ جس میں گناہ ہوتے ہوں اور اس قوم میں زیادہ لوگ گناہ کے مرتکب ہوں! پھر ان تمام لوگوں پر عذاب الٰہی نازل نہ ہو۔

۹۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ أَظُنُّهُ عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا۔

۹۳۴: مسدد' ابوالاحوص' ابواسحٰق' ابن جریر' حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی قوم میں جو شخص برے کام کا مرتکب ہو اور قوم کے لوگ قدرت کے باوجود اس شخص اور اس کے کام کو تبدیل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنا عذاب ان لوگوں کی موت آنے سے قبل ہی پہنچا دیتا ہے۔

۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ

۹۳۵: محمد بن علاء' ہناد' ابومعاویہ' اعمش' اسماعیل' ان کے والد' ابوسعید اور قیس بن مسلم' طارق بن شہاب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص شریعت کے خلاف کوئی کام (ہوتا ہوا) دیکھے اور اس کام کو ہاتھ سے بدل دینے کی (یعنی طاقت سے برائی مٹانے کی) قدرت رکھتا ہو تو اس کام کو اپنے ہاتھ سے بدل دے (مٹا دے) اور اگر ہاتھ

بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ وَفَّاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔

سے بدل دینے (یعنی برائی کو ہاتھ سے مٹانے) کی قدرت نہ رکھتا ہوتو زبان سے ہی (برائی کو برا کہے) اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ہوتو اپنے دِل ہی میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے۔

اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر:

حدیث کے آخری جملہ کی تشریح کے سلسلہ میں صاحب مرقاۃ شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ اگر زبان سے بھی برائی کو برا کہنے کی قدرت نہ ہوتو برائی میں مبتلا شخص کے لئے دُعائے ہدایت کرے بہرحال ایسی صورت میں دِل سے ایسے شخص سے نفرت کرے۔

۹۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلْ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ۔

۹۳۶: ابو الربیع سلیمان بن داؤد' ابن مبارک' عقبہ' عمرو بن جاریہ' ابواُمیہ شعبانی سے روایت ہے کہ میں نے ابوثعلبہ خشنیؓ سے دریافت کیا کہ اے اباثعلبہ! اس آیت کریمہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں یعنی ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ کے بارے میں) تو انہوں نے کہا تم نے خوب علم والے شخص سے دریافت کیا اللہ کی قسم! اس آیت کریمہ کے بارے میں مَیں نے نبیؐ سے دریافت کیا تو نبیؐ نے ارشاد فرمایا نہیں' تم اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جارہی ہے اور نفسانی خواہش کی اتباع کی جارہی ہے اور دُنیا کے پیچھے بھاگا جارہا ہے اور ہر ایک ذی رائے شخص خود پسندی میں مبتلا ہے پھر تم اپنا خیال کرو اور عوام کا خیال دِل سے نکال دو اس لئے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا ایسا مشکل ہوگا کہ جس طرح ہاتھ میں اَنگارا رکھنا اور ان دنوں میں دین پر عمل کرنے والے شخص کے لئے پچاس اشخاص کے ثواب کے مساوی اَجر ملے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ کسی دوسرے راوی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ کسی صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا انہی میں سے پچاس آدمیوں کو ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں' بلکہ تمہارے پچاس آدمیوں کا ثواب ملے گا۔

فتنہ کے زمانہ میں محفوظ رہنے والا:

حدیث کی آخری جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے فتنہ کے دور میں جو شخص صراطِ مستقیم پر قائم رہے اور شریعت کے مطابق عمل کرے تو ایسے شخص کا درجہ پچاس لوگوں کے برابر ہے اور پچاس آدمی بھی وہ جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی صحبت سے مستفید ہوئے۔

۹۳۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي

۹۳۷: قعنبی' عبدالعزیز' انکے والد' عمارہ بن عمرو' عبداللہ بن عمرو بن

حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَقَالُوا وَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَتُقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ۔

العاصؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اس دور میں تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی یا آپؐ نے اس طرح فرمایا وہ دور قریب ہے جب لوگ چھانے جائیں گے یعنی جو اچھے اچھے لوگ ہیں وہ انتقال کر جائیں گے اور جو برے لوگ ہیں کوڑا کرکٹ' خس وخاشاک وہ باقی رہ جائیں گے۔ جن کے عہد و پیمان اور امانتیں گڈمڈ ہو جائیں گی وہ لوگ باہمی طور پر اختلاف کا شکار ہوں گے اور (وہ لوگ) اس طرح ہو جائیں گے (یہ فرما کر) آپؐ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت ہم لوگ کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا تم لوگوں کو جو اچھا معلوم ہو اس کو اختیار کر لینا اور جو تمہیں برا لگے اس کو چھوڑ دینا اور خاص اپنی فکر کرنا اور دوسروں کی فکر چھوڑ دینا۔

فتنہ وفساد کے غلبہ کے زمانہ کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ جب ایسے سخت فتنے فساد کا دور ہو' چاروں طرف گمراہی پھیل جائے اور کوشش کے باوجود لوگوں کے لئے راہِ ہدایت پر آنے کی اُمید باقی نہ رہے تو اس وقت اپنی اصلاح کی فکر کرے اور دوسرے کی فکر چھوڑ دے۔

۹۳۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔

۹۳۸: ہارون' فضل بن دکین' یونس' ہلال' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد و پیمان ٹوٹ رہے ہیں اور امانتیں پامال ہو رہی ہیں اور ان لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ فرما کر) ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال دیا یہ بات سن کر میں کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اپنے زمانہ میں مَیں کیا کروں' اللہ تعالیٰ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (ایسے فتنے کے زمانہ میں) تم اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور زبان کو قابو رکھو اور شریعت کی رو سے جو بات اچھی لگے اس کو اختیار کر لو اور بُری بات کو چھوڑ دو اور خاص اپنے آپ کی فکر کرو اور دوسروں کی فکر چھوڑ دو۔

۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۹۳۹: محمد بن عبادہ' یزید بن ہارون' اسرائیل' محمد بن جحادہ' عطیہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل جہاد یہ ہے کہ انسان ظالم بادشاہ یا ظالم حکمران کے سامنے عدل وانصاف کی بات کہے۔

۹۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔

۹۴۰: محمد بن علاء' ابوبکر' مغیرہ بن زیاد' عدی بن عدی' حضرت عرس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس شخص نے وہ گناہ دیکھا اور اس نے اس گناہ کو برا سمجھا' مرہ نے کہا کہ اس گناہ کو اوپرا سمجھا تو اس شخص کی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص نے گناہ کو نہیں دیکھا اور جس شخص نے وہ گناہ نہیں دیکھا لیکن وہ اس گناہ سے رضامند ہے تو گویا اس شخص نے (گناہ) دیکھا ہے۔

۹۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا۔

۹۴۱: احمد بن یونس' ابوشہاب' مغیرہ بن زیاد' عدی بن عدی سے اسی طریقہ پر روایت ہے جس طرح عرس نے روایت کیا ہے اس روایت میں الفاظ اور بھی مختصر ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے گناہ ہوتا ہوا دیکھا مگر اسے برا سمجھا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے دیکھا ہی نہیں۔

۹۴۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْذِرُوا أَوْ يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

۹۴۲: سلیمان بن حرب' حفص بن عمر' شعبہ' عمرو بن مرہ' حضرت ابو بختری' سے مروی ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے جب تک کہ لوگ گناہ کرتے کرتے اپنے لئے کوئی عذر نہ چھوڑیں۔

بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ

باب: قیامت قائم ہونے کا بیان

۹۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا

۹۴۳: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' ابوبکر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات اقدس کے آخری ایام میں ایک رات عشاء کی نماز ادا فرمائی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم لوگوں نے اس رات کو دیکھا ہے کہ اس رات میں تمام زمین پر جس قدر انسان ہیں

سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِأَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ۔

ان لوگوں میں سے کوئی شخص ایک سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ بات سن کر لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ یہ تو ایسی احادیث نقل کرتے ہیں کہ سو سال میں قیامت آ جائے گی حالانکہ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا زمین پر آج کے دن جس قدر لوگ ہیں ان میں سے کوئی شخص سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا مطلب یہ تھا کہ یہ صدی گزر جائے گی اور دوسری صدی شروع ہو گی۔

۹۴۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ۔

۹۴۴: موسیٰ بن سہل' حجاج بن ابراہیم' ابن وہب' معاویہ بن صالح' عبد الرحمٰن بن جبیر' ان کے والد' حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس اُمت کو آدھے دن سے کم میں ختم نہیں کرے گا (آدھے دن سے مُراد قیامت کے دن کا آدھا دن (پانچ سو سال) ہے)

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ۔

۹۴۵: عمرو بن عثمان' ابوالمغیرہ' صفوان' شریح بن عبید' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے توقع ہے کہ میری اُمت اس قدر عاجز نہیں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کو نصف دن کی مہلت نہ بخشے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ نصف روز کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے جواب دیا: پانچ سو سال۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْحُدُودِ

حد کے معنی: حدود حد کی جمع ہے اور حد کے اصل معنی ہیں ممنوع نیز اس چیز کو بھی حد کہا جاتا ہے جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو اصطلاح شریعت میں ''حدود'' ان سزاؤں کو کہتے ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ سے ثابت ہیں اور ساتھ ہی متعین ہیں جیسے چوری' زنا' شراب نوشی کی سزائیں۔ لفظ حد کے اصل معنی ممنوع یا حائل اگر پیش نظر ہوں تو واضح ہو گا کہ شرعی سزاؤں کو ''حدود'' اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ سزائیں بندوں کو گناہوں میں مبتلا ہونے سے روکتی ہیں اور ان کا خوف انسان اور جرم کے درمیان حائل رہتا ہے۔

''حدود اللہ'' محارم کے معنی میں بھی منقول ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا اسی طرح مقادیر شرعی یعنی تین طلاقوں کا مقرر ہونا وغیرہ کے معنی میں بھی منقول ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا لیکن واضح رہے کہ ان دونوں میں بھی ''حدود'' کا اطلاق اصل معنی ''ممنوع'' ہی کے اعتبار سے ہے کہ محارم کی قربت (یعنی ان سے نکاح وخلوت) بھی ممنوع ہے اور مقادیر شرعی سے تجاوز کرنا بھی ممنوع ہے۔

سزا کی تفصیل: شرعی قانون نے ''جرم وسزا'' کا جوضابطہ مقرر کیا ہے اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں سزائیں تین طرح کی ہیں:

① وہ سزائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے متعین کر دیا ہے مگران کے اجراء کوخود بندوں پر چھوڑ دیا ہے ان میں کسی خارجی طاقت جیسے حاکم یا حکومت کو دخل انداز ہونے کا حکم نہیں ہے' شریعت نے اس طرح کی سزا کا نام کفارہ رکھا ہے جیسے قسم کی خلاف ورزی یا رمضان میں بلاعذر شرعی روزہ توڑ دینے کا کفارہ!

② وہ سزائیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ساتھ ہی متعین ہیں' ان سزاؤں کو جاری کرنے کا اختیار تو حاکم یا حکومت کو ہے مگران میں قانون سازی کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے' اس طرح کی سزا کو شریعت میں حد کہتے ہیں جیسے چوری' زنا اور شراب نوشی کی سزائیں۔

③ وہ سزائیں جنہیں کتاب وسنت نے متعین تو نہیں ہے مگر جن برے کاموں کی یہ سزائیں ہیں انکو جرائم کی فہرست میں داخل کیا ہے اور سزا کے تعین کا مسئلہ حاکم یا حکومت کے سپرد کر دیا ہے کہ وہ موقع ومحل اور ضرورت کے مطابق سزا خود متعین کریں گویا اس قسم کی سزاؤں میں حکومت کو قانون سازی کا حق بھی حاصل ہے مگر اس دائرہ کے اندر جو شریعت نے متعین کیا ہے اس طرح کی سزا شریعت میں ''تعزیر'' کہلاتی ہے۔ تعزیز اور حد میں کئی اشخاص فرق نہیں کر پاتے اسلئے اسؔ کی بابت تفصیل یوں ہے:

نوٹ: حد اور تعزیر میں فرق: حد اور تعزیر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ حد تو شریعت میں ''عقوبت'' ہے جو اللہ کا حق قرار دی گئی ہے اسی لئے اس کو حق اللہ کہا جاتا ہے بایں وجہ کہ اس میں کوئی بندہ تصرف نہیں کر سکتا اور تعزیر کو حق اللہ کہا جاتا ہے بایں وجہ کہ بندہ اس میں تصرف کر سکتا ہے یعنی اگر وہ کوئی مصلحت دیکھے تو قابل تعزیر مجرم کو بھی معاف کر سکتا ہے اور موقع ومحل اور جرم کی نوعیت کے اعتبار سے سزا میں کمی زیادتی اور تغیر وتبدل بھی کر سکتا ہے' حاصل یہ کہ حد تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہے جس میں کوئی تصرف ممکن نہیں اور تعزیر قاضی یا حکومت کے سپرد ہے اسی عدم تقدیر وتحقیق کی بنا پر تعزیر کو حد نہیں کہا جاتا۔

چونکہ ''قصاص'' بھی بندہ کا حق ہے کہ وہ اپنے اختیار سے مجرم کو معاف کر سکتا ہے اس لئے اس کو بھی ''حد'' نہیں کہا جاتا۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ ارْتَدَّ

باب: جو شخص مرتد ہو جائے

۹۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ

۹۴۶: احمد بن محمد بن حنبل' اسماعیل' ایوب' حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جو مرتد ہو گئے تھے جلوا دیا تھا۔ ابن عباسؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا (اگر میں اس وقت موجود ہوتا) تو لوگوں کو آگ سے نہ جلاتا کیونکہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب سے تم عذاب نہ دو بلکہ میں ان دین سے منحرف ہو جانے والوں کو فرمان نبوی کے مطابق قتل کر ڈالتا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کر لے تو اس کو قتل کر دو۔ پھر جب ابن عباسؓ کے اس فرمان کی اطلاع

فَاقْتُلُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

علیؓ کو ملی تو انہوں نے فرمایا شاباش اے ابن عباس! (یعنی علیؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کو پسند فرمایا)

ف: یاد رہے کہ وَیْحَ کا لفظ کبھی ہمدردی اور کبھی اظہارِ افسوس کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہاں پہلے معنی میں استعمال ہوا ہے)۔

۹۴۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

۹۴۷: عمرو بن عون' ابومعاویہ' اعمش' عبداللہ بن مرہ' مسروق' عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا حلال نہیں خون اس مسلمان کا جو اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور (اس بات کی شہادت دیتا ہو) کہ میں اللہ کا رسول ہوں' سوائے تین حالتوں کے ایک تو نکاح کرنے کے بعد زنا کرنے والا دوسرے جان کے بدلے جان' تیسرے مرتد شخص کو جس نے دین اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔

مسلمان کو قتل کرنے کی صورتیں:

مطلب یہ ہے کہ تین صورتوں میں مسلمان کا قتل جائز ہے ایک تو وہ شخص کہ جس نے نکاح کرنے کے بعد زنا کیا ہو۔ دوسرے وہ شخص جس نے دوسرے مسلمان کو قتل کیا ہو اور وہ قصاص میں قتل کیا جائے۔ تیسرے دین سے منحرف ہونے والے شخص کو۔

۹۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا۔

۹۴۸: محمد بن سنان' ابراہیم' عبدالعزیز' عبید بن عمیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا قتل جائز نہیں جو کہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے پیغمبر ہیں مگر تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے (۱) وہ شخص محصن ہو' پھر بھی زنا کرے (۲) وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے نکلے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس شخص کو سولی دی جائے یا جلا وطن ہو گا (۳) تیسرے وہ شخص جو کسی کو قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔

محصن کی تشریح اور مفہوم حدیث:

شریعت کی نگاہ میں محصن وہ شخص کہلاتا ہے جو عاقل و بالغ ہو اور جس کا نکاح ہو چکا ہو۔ اگر ایسا شخص زنا کا مرتکب ہو اور ثبوت شرعی سے اس کا زانی ہونا ثابت ہو جائے تو اسکو پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا اور اللہ' رسول سے جنگ کرنے کے لئے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ لوٹ مار کرنے کے لئے نکلے اور کسی مسلمان کو ظلماً قتل کرنے والے کو مقتول کے عوض قصاص میں قتل کیا جائے گا بشرطیکہ ورثاء قصاص لینا چاہیں ورنہ دیت لے کر قاتل کو معاف کیا جا سکتا ہے۔

۹۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ أَوْ أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي۔

۹۴۹: احمد بن حنبل' مسدد' یحییٰ بن سعید' مسدد' قرہ بن خالد' حمید بن ہلال' ابو بردہ سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے ہمراہ دوسرے دو اشعری شخص تھے ان میں سے ایک میری دائیں جانب جبکہ دوسرا میری بائیں طرف تھا۔ دونوں نے آپ سے عامل کا منصب طلب کرنا چاہا آپ خاموشی سے تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابوموسیٰ یا فرمایا اے عبداللہ بن قیس تم اس سلسلہ میں کیا کہتے ہو میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ان دونوں نے مجھے اپنے دل کی بات سے مطلع نہیں کیا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ عامل بننا چاہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا گویا میں اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو آپ کے ہونٹ کے نیچے تھی اور ہونٹ اُوپر کو اُٹھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا ہم اپنے کاموں پر اس کو مقرر نہیں کرتے جو ان (عہدوں کی) خواہش کرے لیکن اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس تم جاؤ (عبداللہ بن قیس حضرت ابوموسیٰ کا نام ہے) پھر آپ نے ابوموسیٰ کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔ جب حضرت معاذ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت معاذ سے کہا اُترو اور ان کے لئے ایک تکیہ رکھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے۔ پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا یہ یہودی شخص تھا۔ اس کے بعد اس نے اسلام قبول کیا پھر اب دین سے پھر گیا اور اپنے برے دین کی طرف چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ تم بیٹھو اسی طرح ہوگا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں میں کبھی بھی نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق قتل نہ کیا جائے تین مرتبہ یہی فرمایا اس پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر ابوموسیٰ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ دونوں نے رات کو جاگنے کے بارے میں بیان کیا تو ان دونوں میں سے کسی نے یہ کہا کہ شاید حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہی نے کہا ہو کہ میں تو رات میں سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں یا (کہا) عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے توقع ہے کہ مجھ کو سونے میں بھی اسی قدر اجر ملے گا جتنا کہ عبادت کرنے میں اجر ملتا ہے۔

۹۵۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ يَعْنِي عَبْدَ الْحَمِيدِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى وَبُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مُعَاذٌ وَأَنَا بِالْيَمَنِ وَرَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ قَالَ لَا أَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِي حَتَّى يُقْتَلَ فَقُتِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَكَانَ قَدْ اسْتُتِيبَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۹۵۰: حسن بن علی‘ عبدالحمید‘ طلحہ‘ یزید‘ ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ میرے پاس معاذ بن جبلؓ آئے اور میں ملک یمن میں تھا وہاں پر ایک یہودی شخص تھا جو کہ مسلمان ہونے کے بعد بے دین بن گیا تھا جب معاذ آئے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے جانور (یعنی سواری) سے نیچے نہیں اُتروں گا جب تک کہ یہ شخص قتل نہ کیا جائے پھر وہ شخص قتل کر دیا گیا ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ اس کو قتل کرنے سے پہلے استغفار کرنے کے لئے کہہ دیا گیا تھا۔ (حکم یہی ہے کہ مرتد کو قتل کرنے سے پہلے توبہ کرنے کیلئے کہا جائے۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو فبہا ورنہ ارتداد کے جرم میں قتل کر دیا جائے)۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ أَبُو مُوسَى بِرَجُلٍ قَدْ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَاهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَجَاءَ مُعَاذٌ فَدَعَاهُ فَأَبَى فَضَرَبَ عُنُقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ لَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِتَابَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الِاسْتِتَابَةَ۔

۹۵۱: محمد بن علاء‘ حفص‘ شیبانی‘ ابو بردہؓ سے یہی حدیث روایت ہے (البتہ) اس روایت میں اس طرح ہے کہ ابوموسیٰ اشعری کے پاس ایک شخص لایا گیا کہ جو کہ مرتد ہو چکا تھا۔ انہوں نے اس شخص سے اسلام قبول کرنے کے لئے قریباً بیس رات تک کہا۔ پھر معاذ بن جبلؓ آئے انہوں نے اس شخص سے کہا کہ تو اسلام لے آ۔ اس نے انکار کر دیا تو اس کی گردن اُڑا دی گئی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عبد الملک نے ابو بردہ سے بغیر توبہ کرانے کے تذکرہ کے روایت کیا ہے اور ابن فضل نے اس روایت کو شیبانی‘ سعید بن ابی بردہ‘ ان کے والد ابو موسیٰ کے واسطہ سے استغفار کرانے کے تذکرہ کے بغیر روایت کیا ہے۔

مرتد کے لئے مہلت:

مذکورہ حدیث میں استغفار کرانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اسلام کی دعوت دی گئی اور مرتد کو اسلام کے بارے میں جو شبہ ہو اس کو دُور کرنے کے لئے مہلت دی جائے گی اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو بہتر ہے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا واضح رہے کہ تمام حدود کا نفاذ دارالاسلام میں ہوتا ہے نہ کہ دارالحرب میں۔

۹۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتَّى ضُرِبَ عُنُقُهُ وَمَا اسْتَتَابَهُ۔

۹۵۲: ابن معاذ‘ انکے والد‘ مسعودی‘ قاسم سے یہی حدیث روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ معاذؓ سواری سے نیچے نہیں اُترے یہاں تک کہ اس شخص کی گردن اُڑا دی گئی اور اس سے توبہ نہیں کرائی گئی۔

۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۹۵۳: احمد بن محمد‘ علی بن حسین‘ ان کے والد‘ یزید نحوی‘ عکرمہ‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن سعد بن سرح‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرر تھے ان کو شیطان نے بہکا دیا۔ وہ پھر کفار میں

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

شامل ہو گئے جس دن فتح مکہ ہوئی اس دن حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا پھر ان کے لئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پناہ مانگی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو پناہ دے دی (یہ صاحب دوبارہ اسلام میں داخل ہو گئے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی:

یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دودھ شریک بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر ان کے گناہ کی معافی کی گڑگڑا کر درخواست کی تو ان کی غلطی معاف کر دی گئی۔

۹۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ۔

۹۵۴: عثمان بن ابی شیبہ احمد بن مفضل اسباط بن نصر سدی مصعب بن سعد سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن فتح مکہ ہوا تو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفانؓ کے پاس جا کر روپوش ہو گیا۔ عثمانؓ اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ یہاں تک کہ اس کو حضرت نبیؐ کے روبرو کھڑا کیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! عبداللہ کو بیعت فرما لیجئے۔ آپ نے اپنا سر مبارک اُوپر اُٹھایا اور آپ نے تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا اور ہر دفعہ اس کو بیعت کرنے سے انکار فرمایا۔ تین مرتبہ انکار فرمانے کے بعد آپ نے اس کو بیعت فرما لیا اس کے بعد آپ حضرات صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص ہوش مند نہیں تھا کہ جب اس نے دیکھا کہ میں نے اس سے بیعت نہیں لی تو (وہ شخص) کھڑا ہوتا اور اس کو قتل کر دیتا۔ ان حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم لوگ آپ کے قلب مبارک کے حال نہیں جانتے تھے۔ البتہ اگر آپ اپنی آنکھ سے (اس کو قتل کرنے کا) اشارہ فرماتے تو ہم لوگ ضرور اس کو قتل کر ڈالتے۔ آپ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا یہ بات نبی کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کنکھیوں سے مخفی اشارہ کرے۔

۹۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۹۵۵: قتیبہ بن سعید حمید ان کے والد ابو اسحٰق شعبی حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب غلام اپنے آقا سے شرک و کفر کی طرف بھاگ جائے تو اس کا خون (قتل) جائز ہو گیا۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ

٩٥٦: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔

باب: گستاخِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سزا

۹۵۶: عباد بن موسیٰ' اسماعیل' اسرائیل' عثمان' عکرمہ' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص کی ایک اُمّ ولد (باندی) تھی جو کہ نبیؐ کو برا کہتی تھی اور آپ کی ہجو بیان کرتی تھی۔ وہ نابینا شخص اس کو اس بات سے روکتا۔ لیکن وہ باندی (اپنی حرکت سے) باز نہ آتی اور وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹتا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی ایک رات (اس باندی نے حسب معمول) آپ کی ہجو بیان کرنا شروع کی اور آپ کو گالی دینے لگی۔ تو اس نے چھرا لے کر اس باندی کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس چھرے پر زور دے کر اسے قتل کر ڈالا۔ اس عورت کے دونوں پاؤں کے درمیان بچہ گرا اور خون میں لت پت ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو خدمت نبوی میں اس کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی (قسم دیتا ہوں) جو کہ میرا اس پر حق ہے کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے۔ یہ بات سن کر وہی نابینا شخص کھڑا ہو گیا اور وہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا اور کانپتا ہوا حاضر ہوا یہاں تک کہ وہ آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس باندی کو قتل کرنے والا شخص ہوں۔ وہ باندی آپ کو گالی دیا کرتی تھی اور آپ کی ہجو بیان کرتی تھی میں اس کو اس بات سے روکتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی اور میں اس کو ڈانٹتا تھا لیکن وہ جب بھی باز نہیں آتی تھی اور اس کے بطن سے دو موتیوں جیسے میرے دو بیٹے ہیں اور وہ میری بڑی اچھی ساتھی تھی گزشتہ رات وہ باندی آپ کو برا کہنے لگی اور آپ کی ہجو بیان کرنے لگی تو میں نے چھرا لے کر اسکے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر (اپنا) وزن ڈال دیا یہاں تک کہ وہ قتل ہو گئی۔ (یہ سن کر) نبیؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ رہو کہ اُس کا خون رائیگاں چلا گیا (یعنی کوئی قصاص نہیں لیا جائے گا)۔

٩٥٧: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى

۹۵۷: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ بن جراح' جریر' مغیرہ' شعبی' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی اور آپ کی ہجو بیان کرتی تھی اس بات پر ایک شخص

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَمَهَا۔

نے اس عورت کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مرگئی تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔

آپ ﷺ کو بُرا کہنے والے کی سزا:

مطلب یہ ہے ایسے انسان کا خون رائیگاں ہے اور ایسے شخص کے قتل پر قصاص یا دیت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں مزید تفصیل کے لیے علامہ ابن عابدین شامی کی تالیف ''تنبیہ الولاۃ والحکام علیٰ شاتم خیر الانام'' علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول'' اور اُردو میں اسمٰعیل قریشی کی کتاب ''گستاخ رسول کی شرعی سزا'' ملاحظہ کریں۔

۹۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا لَفْظُ يَزِيدَ۔

۹۵۸: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' یونس' حمید بن ہلال نے نبیؐ سے روایت کیا ہے (دوسری سند) ہارون بن عبداللہ' نصیر بن فرج' ابواُسامہ' یزید بن زریع' یونس بن عبید' حمید بن ہلال' عبداللہ بن مطرف' ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر صدیقؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ ایک شخص پر غصہ ہوئے اور سخت ترین غصہ ہوئے۔ میں نے کہا اے رسول کریمؐ کے خلیفہ! آپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں' یہ بات کہنے سے ان کا غصہ جاتا رہا اور وہ کھڑے ہو کر اندر چلے گئے پھر انہوں نے مجھے بلوایا اور فرمایا تم نے ابھی کیا بات کہی تھی؟ میں نے عرض کیا مجھے آپ اجازت دیں تو میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا تم کو اگر میں حکم دیتا تو تم اس شخص کی گردن واقعی اُڑا دیتے؟ میں نے عرض کیا بلاشبہ میں اس کی گردن اُڑا دیتا۔ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا آنحضرتؐ کے بعد یہ مقام کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ یزید بن زریع کے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ

باب: رہزنی کرنے کا بیان

۹۵۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ

۹۵۹: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے مدینہ منورہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئے ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان لوگوں کو کچھ دودھ دینے والی اُونٹنیاں عنایت فرمائیں اور انہیں ان کا پیشاب اور دودھ پینے کا حکم فرمایا وہ لوگ (ان اُونٹنیوں کو جنگل میں لے کر) چلے گئے جب وہ لوگ ٹھیک ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اُونٹوں کو ہنکا کر

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

لے گئے۔ آنحضرت ﷺ کو صبح کو یہ خبر ملی تو آپ نے لوگوں کو ان لوگوں کے پیچھے دوڑایا تو زیادہ دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ تمام لوگ (پکڑ کر) حاضر کئے گئے آپ نے حکم فرمایا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی گئی اور وہ لوگ جلتے ہوئے پتھروں پر ڈال دیئے گئے وہ لوگ (پیاس کی وجہ سے) پانی مانگتے تھے لیکن ان کو پانی نہیں ملتا تھا۔ ابوقلابہ نے بیان کیا ان لوگوں نے چوری اور قتل کیا اور ایمان قبول کرنے کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اس کے رسول سے انہوں نے جنگ کی (تو ان کی یہی سزا ہونا چاہئے تھی)۔

۹۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ۔

۹۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' حضرت ایوب سے اس روایت میں اس طرح مروی ہے کہ آپ نے سلائیاں گرم کرنے کا حکم فرمایا اور وہ سلائیاں ان لوگوں کی آنکھوں میں پھیری گئیں اور ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان لوگوں کو ایک ہی مرتبہ میں نہیں قتل کیا گیا۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأُتِيَ بِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا الْآيَةَ۔

۹۶۱: محمد بن صباح بن سفیان (دوسری سند) عمرو بن عثمان' ولید' اوزاعی' ابوقلابہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی روایت بیان کی گئی ہے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے تعاقب میں مخبروں کو روانہ کیا وہ لوگ گرفتار ہو کر حاضر کئے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿إِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ نازل فرمائی۔ یعنی ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں (فتنہ) وفساد برپا کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کئے جائیں گے یا سولی دیئے جائیں گے یا ایک جانب کے ہاتھ اور دوسری جانب کے پاؤں کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا۔

۹۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' قتادہ' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان لوگوں میں سے میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ پیاس کی وجہ سے اپنے منہ سے زمین کھودتا تھا یہاں تک کہ وہ سارے مر گئے۔

۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۹۶۳: محمد بن بشار' ابن ابی عدی' ہشام' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح پر روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ

بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

اضافہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

مثلہ کرنے کا مفہوم:

شریعت میں ہاتھ پاؤں کاٹنے' آنکھ پھوڑنے' کان کاٹنے وغیرہ کو مثلہ کرنا کہا جاتا ہے مثلہ کیا جانا منع ہے لیکن آپ نے مثلہ کئے جانے کا جو حکم فرمایا وہ ممانعت سے قبل کا حکم ہے۔ بعض حضرات نے یہ جواب دیا کہ ان لوگوں نے بھی آپ کے چرواہوں کو مثلہ کیا تھا اس لئے ان لوگوں کو سزا کے طور پر مثلہ کئے جانے کا حکم فرمایا گیا۔

۹۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَحْمَدُ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ۔

۹۶۴: احمد بن صالح' عبداللہ' عمرو' سعید' ابوالزناد' عبداللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ لوٹ کر لے گئے اور مرتد ہو گئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جو مسلمان تھا' قتل کر ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا پھر وہ لوگ گرفتار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دیں۔ انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ﴾ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ہی لوگوں کا تذکرہ حجاج سے کیا تھا جب حجاج نے ان سے سوال کیا۔

۹۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَطَّعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا الْآيَةَ۔

۹۶۵: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' لیث بن سعد' محمد بن عجلان' حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہوں نے اُونٹ چوری کئے تھے' ہاتھ' پیر کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ﴾۔

غداروں کی سزا:

مطلب یہ ہے کہ ایسے غداروں کے لئے قصاص میں قتل کیا جانا یا پھانسی دیا جانا کافی تھا' ان کی آنکھیں پھوڑنا اور ان کو گرم زمین پر تڑپا' تڑپا کر مارنا غیر ضروری تھا اس بنا پر آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۹۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

۹۶۶: محمد بن کثیر' موسیٰ بن اسماعیل' ہمام' قتادہ' حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ (حکم) حدود کے نزول

قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ يَعْنِي حَدِيثَ أَنَسٍ۔

سے قبل کی ہے۔

۹۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ۔

۹۶۷: احمد بن محمد بن ثابت' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ﴾ یہ آیت کریمہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان لوگوں میں سے گرفتار ہونے سے قبل جو شخص توبہ کر لے تو یہ نہیں ہوگا کہ اس شخص کے ذمہ سے حد معاف ہو جائے۔

حدود کی سزا توبہ سے معاف نہ ہوگی:

انسان اگر گناہ سے توبہ کر لے تو آخرت کی سزا معاف ہو جائے گی لیکن حدود اور جرم کی سزا جو شریعت میں مقرر ہے وہ بہر حال لاگو ہوگی اور اگر کسی کافر نے' زمانہ کفر میں جب مذکورہ بالا کاموں میں سے کوئی کام کر لیا اور بعد میں وہ اسلام لے آیا اور سابقہ کاموں سے توبہ کر لی تو اس کے ذمہ سے حدود اور جرم کی سزا ساقط ہو جائے گی۔

بَاب فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ

باب: شرعی حد معاف کرنے کے لئے سفارش کرنے کا بیان

۹۶۸: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۸: زید بن خالد (دوسری سند) قتیبہ بن سعید' لیث' ابن شہاب' عروہ' عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ مخزوم کی ایک عورت نے قریش کو مشکل میں ڈال دیا اسلئے کہ اس عورت نے چوری کی تھی پھر وہ آپس میں کہنے لگے کہ نبیؐ سے اس عورت کی بابت کوئی شخص بات کر سکتا ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ اس بات پر اُسامہ بن زیدؓ (ہی) جرأت کر سکتے ہیں اسلئے کہ وہ نبیؐ کے لاڈلے ہیں۔ پھر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہما نے خدمت نبوی میں عرض کیا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا اے اُسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے خطبہ دیا

يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

اور ارشاد فرمایا اسی چیز نے تو ان کو ہلاک کر دیا جو کہ تم لوگوں سے قبل تھے کہ جب ان میں سے کوئی صاحب حیثیت چوری کا مرتکب ہوتا تو اس شخص کو سزا دیئے بغیر رہا کر دیتے اور جب ان لوگوں میں سے کوئی غریب شخص چوری کا مرتکب ہوتا تو اس شخص پر چوری کی سزا جاری کرتے اور اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی صاحبزادی فاطمہؓ بھی (خدانخواستہ) چوری کر لے تو اس کا بھی ضرور ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔

سزا سب کے لئے ہے:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ شریعت کا حکم سب کے لئے برابر ہے جو بھی جرم کرے سزا بہر حال اس کو ضرور ملے گی کسی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۹۶۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ فَقَالَ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ وَرَوَى مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ قَالَ سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِزَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۹: عباس' محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ مخزوم کی ایک عورت اس عادت کی تھی کہ وہ مانگی ہوئی چیز لے کر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ دوسری روایت میں (اس طرح) ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو ابن وہب نے یونس سے' انہوں نے زہری سے روایت کیا انہوں نے زہری سے اور اس روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے کہ جس طرح لیث کی روایت میں ہے کہ عورت نے دور نبوی میں فتح مکہ کے سال چوری کی تھی اور اس روایت کو لیث نے یونس سے روایت کیا' انہوں نے ابن شہاب سے اسی سند سے روایت کیا اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے کوئی شے اُدھار لی تھی (پھر اس عورت نے اس شے کا انکار کر دیا) اور اس روایت کو مسعود بن الاسود رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے آپ کے گھر میں سے ایک چادر چوری کی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو ابوزبیر نے جابر سے روایت کیا کہ ایک عورت نے چوری کی پھر اس نے حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لی۔

عاریت کا انکار کرنے کی سزا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی سے کوئی شے اُدھار لے کر اس کا انکار کر دینا اس سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ ہاتھ چوری کرنے سے کاٹا جاتا ہے اور چوری' سرقہ کی تعریف یہ ہے کہ حفاظت سے رکھا گیا مال غیر کی ملکیت سے خفیہ طور پر لے لینا اور عاریت یعنی مانگی ہوئی چیز تو خود لینے والے کے پاس موجود ہے اس لئے عاریت سے انکار کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ واضح رہے کہ مطلقاً سرقہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا بلکہ سرقہ کا نصاب مقرر ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ نَسَبَهُ جَعْفَرٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ۔

۹۷۰: جعفر بن مسافر' محمد بن سلیمان' ابن ابی فدیک' عبدالملک بن زید' جعفر بن سعید بن زید' عمرو بن نفیل' محمد بن ابی بکر' عمرۃ' عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اصحاب مروت لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو سوائے حدود کے۔ (یعنی ایسے لوگ جو عموماً نیک ہوتے ہیں اور عام طور پر گناہوں یا جرائم میں ملوث نہیں ہوتے' اگر ان سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے تو معاف کر دیا کرو۔ ہاں اگر ان سے کوئی ایسا جرم اور گناہ سرزد ہو جائے جو حدود کے زمرے میں آتا ہو تو وہ معاف نہ کیا جائے)۔

بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغْ السُّلْطَانَ

باب: جس وقت تک حدود کا معاملہ قاضی کے سامنے پیش نہ ہو تو اس کو معاف کرنا اچھا ہے

۹۷۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

۹۷۱: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن جریج' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ باہمی طور پر اپنی حدود کو معاف کر دیا کرو لیکن جب میرے پاس کوئی حد پہنچی (یعنی حدود سے متعلق کوئی معاملہ پیش ہوگا) تو ضرور حد واجب ہو گی (پھر معافی کا سوال نہیں ہوگا)

امام کے یہاں معاملہ پیش کرنے سے قبل معاف کرنا:

مطلب یہ ہے کہ قاضی' امیر المؤمنین کے یہاں معاملہ پیش کرنے سے قبل اگر حدود معاف کر دی جائیں تو بہتر ہے۔ قاضی کے یہاں معاملہ پیش ہونے کے بعد معاف کرنا درست نہ ہوگا بلکہ حد لاگو ہوگی۔ مذکورہ حدیث میں اگرچہ خطاب آپ کا اپنی جانب ہے لیکن مراد ائمہ' حکام اور قاضی حضرات کے یہاں معاملہ پیش کرنے سے ہے۔

بَابٌ فِي السَّتْرِ عَلَى

باب: اگر کسی سے حد کا کام صادر ہو جائے تو جہاں

أَهْلِ الْحُدُودِ

تک ہو سکے اس کو چھپایا جائے

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ ۔

۹۷۲: مسدد' یحیی' سفیان' زید بن اسلم' یزید بن نعیم' ان کے والد' حضرت نعیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے چار مرتبہ آپ کے سامنے زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور ہزال سے آپ نے فرمایا اگر تو اس بات کو کپڑا ڈال کر چھپا لیتا تو تمہارے لئے یہ بہتر ہوتا۔

ماعز رضی اللہ عنہ کی توبہ:

ہزال اس شخص کا نام ہے جس نے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو زنا کے اقرار کرنے کا کہا تھا حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے نادانی میں زنا کا ارتکاب ہو گیا تھا لیکن انہوں نے خشوع وخضوع کے ساتھ رورو کر توبہ کی وہ توبہ قبول ہوئی اور حد بھی لاگو ہو گئی۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنْ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ۔

۹۷۳: محمد بن عبید' حماد' یحیی' ابن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو ہزال نے کہا تھا کہ تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی حالت بیان کرو کہ میں نے یہ زنا کا قصور کر لیا ہے۔

بَابِ فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ

باب: حد والا جرم کر کے حاکم کے پاس آ کر اقرار کر لے

۹۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا

۹۷۴: محمد بن یحیی' فریابی' اسرائیل' سماک' علقمہ بن وائل' وائل بن حجرؓ سے مروی ہے کہ دورِ نبوی میں ایک خاتون نماز پڑھنے کے لئے نکلی اس خاتون کو (راستہ میں) ایک شخص مل گیا جو کہ اس پر چڑھ دوڑا اور اس نے اس سے صحبت کی اس خاتون نے شور مچایا لیکن وہ شخص چلا گیا۔ اس وقت ایک دوسرا شخص اس خاتون کے سامنے سے گزرا اس خاتون نے کہا "فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ کام کیا ہے اور مہاجرین میں سے ایک جماعت آئی ان سے اس خاتون نے یہی بات کہی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ حرکت کی ہے وہ تمام لوگ یہ بات سن کر چلے گئے اور اس شخص کو جا پکڑ لیا جس کے متعلق خاتون کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ پھر اس شخص کو (پکڑ کر) اس خاتون کے پاس لائے اس خاتون نے (تصدیق کی اور) کہا کہ ہاں وہ یہی شخص ہے۔ اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس شخص کو لے کر خدمت نبوی

رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُوذَ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ۔

میں حاضر ہوئے۔آپ اس پر کا حکم فرما ہی رہے تھے کہ وہ شخص خود کھڑا ہوگیا اور اس نے کہا (اقرار کرلیا) کہ یارسول اللہ! میں نے یہ حرکت اس خاتون سے کی ہے آپ نے اس خاتون سے فرمایا تم چلی جاؤ۔اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کردیا اور آپ نے اس شخص کو کچھ اچھا فرمایا پھر صحابہ ؓ نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ اس شخص کو سنگسار فرما دیجئے۔آپ نے فرمایا اس شخص نے اس قسم کی توبہ کی ہے کہ اگر تمام مدینہ منورہ کے لوگ اس قسم کی توبہ کرلیں تو ان کی طرف سے (توبہ) قبول ہو جائے۔امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو سماک سے اسباط بن نصر نے بھی روایت کیا ہے۔

بےقصور عورت:

خاتون سے آپ نے اس کا گناہ معاف ہو جانے کے بارے میں اس لئے فرمایا کیونکہ وہ خاتون بےقصور تھی اور اس سے زبردستی زنا کیا گیا تھا اور زنا کے اقرار کے باوجود آپ نے حدزنا کس وجہ سے لاگو نہیں فرمائی اس کی مختلف توجیہات بیان فرمائی گئی ہیں جس کی تفصیل شروحاتِ حدیث بذل المجہود جلد ۵ میں مذکور ہے۔

بَاب فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

باب: حد کے لئے تلقین کئے جانے کا بیان

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' اسحاق' حضرت اُمیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں چور کو پیش کیا گیا جس نے اقرار بھی کیا تھا۔لیکن اس کے پاس کچھ مال نہیں ملا۔تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میرا نہیں خیال کہ تم نے مال کی چوری کی ہو اس نے جواب دیا جی' کی ہے۔پھر آپ نے اس کے سامنے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا تو آپ نے اس پر حد کا حکم فرمایا اور (اس کا ہاتھ) کاٹ دیا گیا پھر اس کو آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی جانب رجوع کرو تو اس نے کہا میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور اس کی جانب رجوع کرتا ہوں۔پھر آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اے اللہ! اس شخص پر توجہ فرما' اور اس کی مغفرت فرما دیجئے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عمرو بن عاصم نے ہمام' اسحاق' ابواُمیہ انصاری کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔

اجراءِ حدود سے مغفرت نہ ہوگی:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ حدود کے اجراء سے مغفرت نہیں ہوتی بلکہ شریعت نے عبرت اور مجرم کو سزا کے لئے حدود جاری کئے جانے کا حکم دیا ہے اور حد کے گناہ کی مغفرت استغفار کرنے سے ہی ہوتی ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ

باب: کوئی شخص حد لازم ہونے کا اعتراف کرے لیکن یہ نہ کہے کہ کونسی حد ہے؟

۹۷۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَفَا عَنْكَ۔

۹۷۶: محمود بن خالد' عمر' اوزاعی' ابوعمار' حضرت ابواُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے حد کا کام کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم فرما دیں۔ آپ نے فرمایا جب تم ہمارے پاس آئے تو تم نے وضو کیا؟ اس شخص نے جواب دیا جی ہاں' آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ہمراہ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف فرما دیا۔

وضو کی برکت:

آپ نے شخص مذکور سے وضو کے بارے میں اس لئے دریافت فرمایا کیونکہ وضو کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں مذکور ہے۔

بَاب فِي الِامْتِحَانِ بِالضَّرْبِ

باب: تفتیش کے لئے مجرم کو مارنا پیٹنا

۹۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ

۹۷۷: عبدالوہاب' بقیہ' صفوان' حضرت ازہر بن عبداللہ حرازی سے روایت ہے کہ قبیلہ کلاع کے کچھ لوگ تھے ان لوگوں کا مال چوری ہو گیا ان لوگوں نے کچھ جولاہوں پر چوری کی تہمت لگائی اور ان کو صحابی رسول نعمان بن بشیرؓ کے پاس لے کر آئے۔ نعمانؓ نے ان جولاہوں کو کچھ دن تک گرفتار رکھا پھر ان کو رہا کر دیا اس وقت قبیلہ کلاع کے لوگ حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپ نے جولاہوں کو مار پیٹ کئے بغیر اور انکی تفتیش کئے بغیر رہا کر دیا۔ نعمانؓ نے فرمایا تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کو منظور ہو تو میں ان کو مارتا ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر ان لوگوں کے پاس تمہارا سامان نکلے تو ٹھیک ہے ورنہ میں تم کو بھی اسی

مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ فَقَالَ هَذَا حُكْمُ اللّٰهِ وَحُكْمُ رَسُولِهِ ﷺ۔

قدر ماروں گا جس قدر اس کو مارا۔ انہوں نے جواب دیا کیا یہ تمہارا اپنا حکم ہے؟ نعمانؓ نے جواب دیا! یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

شبہ کی وجہ سے گرفتار کرنا:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ شبہ قوی کی بنیاد پر مجرم کو گرفتار کرنا درست ہے تاکہ اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے لیکن اس کے ساتھ زیادتی کرنا یا سختی کر کے جرم کا اقرار کرانا جائز نہیں ہے ظلم ہے۔

بَاب مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ

باب: کس قدر مال میں چور کا ہاتھ کاٹنا درست ہے؟

۹۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۹۷۸: احمد بن محمد' سفیان' زہری' عمرة' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔

۹۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۹۷۹: احمد بن صالح' وہب بن بیان (دوسری سند) ابن سرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ' عمرة' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جائے۔ احمد بن صالح نے بیان کیا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے۔

۹۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۹۸۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے تین درہم کی ڈھال کی چوری کرنے (کی صورت) میں ہاتھ کاٹا۔

۹۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۹۸۱: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' ابن جریج' اسمٰعیل' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے (مقام) صُفَّةِ النِّسَاءِ میں سے ڈھال چوری کی تھی اور اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَطَعَ

۹۸۲: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن ابی سری' ابن نمیر' محمد بن اسحٰق' ایوب بن موسیٰ' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹا' ایک ڈھال کی چوری کے بدلہ میں کہ جس ڈھال کی مالیت ایک دینار یا دس درہم ہوگی۔ امام

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ دِينَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ۔

ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محمد بن سلمہ اور معدان بن یحییٰ نے اسی سند کے ساتھ ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَا لَا قَطْعَ فِيهِ

باب: جن اشیاء کی چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

۹۸۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک بن انس' یحییٰ بن سعید' محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک باغ میں کھجور کا ایک پودا چوری کر لیا اور اس کو اپنے آقا کے باغ میں لگایا تو پودے کا مالک اپنے پودے کو تلاش کرتا ہوا نکلا پھر اس نے وہ پودا پا لیا اور اس وقت کے مدینہ منورہ کے حاکم مروان بن حکم کے یہاں مقدمہ لے گیا اور اپنے لئے مدد مانگی' مروان نے اس غلام کو قید کر دیا اور اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ اس غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے پھل کے چوری کرنے اور خوشہ کی چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس شخص نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو گرفتار کیا ہے اور (وہ) اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے' میری خواہش ہے کہ آپؓ مروان کے یہاں میرے ساتھ چلیں اور آپ نے جو حدیث' نبیؐ سے سنی ہے (وہ حدیث) مروان کو سنائیں۔ رافع بن خدیجؓ ان کے ہمراہ تشریف لے گئے یہاں تک کہ مروان کے پاس پہنچ گئے اور بیان کیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ پھل اور (پھلوں کے) گچھے کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہ بات سن کر مروان نے غلام کو رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ لفظ کثر کے معنی خوشہ (گچھے) ہیں۔

تعزیر کی مقدار:

جن اشیاء کی چوری کرنے میں ہاتھ کاٹے جانا کا حکم نہیں ہے ان میں تعزیر ہے یعنی حاکم یا قاضی کوڑے وغیرہ لگائے یا کوئی دوسری مناسب سزا تجویز کر دے اور تعزیر میں کوڑے مارنے کی سزا کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اُنتالیس کوڑے ہیں۔ بہر حال مذکورہ واقعہ میں مروان نے اس غلام کو کچھ کوڑے مارے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں صراحت ہے۔

٩٨٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ۔

۹۸۴: محمد بن عبید' حماد' یحییٰ' حضرت محمد بن یحییٰ سے اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ مروان نے اس کے غلام کے کچھ کوڑے مارے پھر اس کو رہا کر دیا۔

٩٨٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ۔

۹۸۵: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' حضرت عمرو بن شعیب' اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ سے کسی شخص نے لٹکے ہوئے میوے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس ضرورت مند شخص نے (وہ پھل) کھالیا اور اپنی گود میں پھل جمع نہیں کیا تو اس شخص پر کچھ گناہ نہیں ہے اور جو شخص اس میں سے کچھ لے کر نکلے تو اس شخص پر مار پیٹ ہوگی اور اس کو دوگنا جرمانہ ادا کرنے پڑے گا اور جس شخص نے اس میں سے اس کے خشک کرنے کی جگہ سے جمع کرنے کے بعد چوری کیا اور وہ ڈھال کی مالیت کا تھا تو اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

محفوظ پھلوں کی چوری سے ہاتھ کاٹا جائے گا:

یعنی جس وقت کسی جگہ پھل' خشک کرنے کے لئے ڈال دیئے جائیں اور اس جگہ سے کوئی شخص پھل چوری کرے تو اگر تین درہم کی مالیت کے بقدر پھل چوری کرے تو جس وقت درخت سے علیحدہ کر دیا جائے تو اس کا حکم درخت میں لٹکے ہوئے پھلوں جیسا نہیں رہا بلکہ دوسرے اموال جیسا حکم ہوگیا کہ جن کے چوری کرنے سے ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۷ مکمل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ۲۸

بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ

باب: علی الاعلان کوئی چیز چھیننے یا امانت میں خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۹۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ۔

۹۸۶: نصر بن علی' محمد بن بکر' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مال لوٹنے (زبردستی چھیننے یا اُچکنے) پر ہاتھ نہیں کٹے گا اور جس نے علی الاعلانیہ چیز چھین لی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسی سند سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خیانت کرنے والے پر بھی قطع ید نہیں ہے یعنی اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا:

ان دونوں قسم کے لوگوں کے ہاتھ نہ کاٹے جانے کی وجہ یہ ہے کہ ان پر چوری کی تعریف صادق نہیں آتی۔ کیونکہ سرقہ یا چوری کی تعریف یہ ہے کہ کسی کا جو مال حفاظت سے رکھا گیا ہو اس کو خفیہ طریقہ سے نکال لینا۔ (فتاویٰ شامی کتاب السرقہ)

لیکن یاد رہے کہ اُوپر ذکر کی گئی دونوں وارداتیں بہت ہی گھناؤنا جرم ہیں۔ مال لوٹ لینا یا اُچک لینا اور اسی طرح امانت میں خیانت کرنا شریعت کی نگاہ میں بڑی مذموم حرکتیں ہیں جو رذائل اخلاق میں آتی ہیں اور بہت بڑا گناہ ہیں۔

۹۸۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ زَادَ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۹۸۷: نصر بن علی' عیسیٰ بن یونس' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اُچکنے والے شخص پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے ابوزبیر سے یہ دونوں احادیث نہیں سنی ہیں اور مجھے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے یہ خبر موصول ہوئی کہ ابن جریج نے یہ احادیث' یاسین زیات سے سنی ہیں امام ابوداؤد فرماتے ہیں ان دونوں روایات کو مغیرہ نے ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ

۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَيَّ خَمِيصَةٌ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ مُجَاهِدٌ وَطَاوُسٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأُخِذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَائَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: جو شخص کسی شے کو محفوظ جگہ سے چوری کر لے؟

۹۸۸: محمد بن یحییٰ' عمرو بن طلحہ' اسباط' سماک بن حرب' حمید' حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں (ایک دن) مسجد میں ایک اُونی چادر پر سو رہا تھا جس کی مالیت تیس درہم تھی۔ اس وقت ایک شخص آیا اور مجھ سے وہ چادر اُچک کر لے گیا۔ پھر وہ آدمی گرفتار ہو گیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اس شخص کا ہاتھ کاٹنے کے لئے فرمایا۔ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تیس درہم کے لئے اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں میں اس چادر کو اس شخص کو اُدھار پر فروخت کرتا ہوں (یہ سن کر) آپ نے فرمایا تم کو اگر اس طرح کرنا تھا تو میرے پاس لانے سے قبل ایسا کیا ہوتا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو زائدہ نے سماک سے' انہوں نے عبد بن حجیر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سو گئے طاؤس اور مجاہد کہتے ہیں کہ وہ سو رہے تھے کہ اتنے میں چور آیا اور اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر نکال لی۔ ایک روایت میں ہے کہ جب ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی تو وہ بیدار ہو گئے اور شور مچایا اور وہ چور پکڑ لیا گیا۔ دوسری روایت میں اس طریقہ سے ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ اپنی چادر کو تکیہ بنا کر مسجد میں سو رہے تھے کہ ایک چور آیا اور چادر لے گیا تو اس چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔

محفوظ مال کے سرقہ سے ہاتھ کاٹا جائے گا:

مذکورہ شخص کے ہاتھ کاٹے جانے کا اس وجہ سے حکم فرمایا گیا کہ وہ مال حفاظت سے رکھا گیا تھا جس طرح کہ کوئی شخص کسی کمرہ یا تالے میں رکھی گئی چیز چوری کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو چیز حفاظت سے نہ رکھی گئی ہو اس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ کتب فقہ میں ان مسائل کی مفصل بحث مذکور ہے۔

بَاب فِي الْقَطْعِ فِي الْعَوَرِ إِذَا جُحِدَتْ

باب: عاریت پر کوئی شے لے کر مکر جانے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

۹۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ

۹۸۹: حسن بن علی' مخلد بن خالد' عبد الرزاق' معمر' ایوب' نافع' حضرت

الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنِ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ وَرَوَاهُ ابْنُ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ مخزوم میں ایک عورت ایسی تھی کہ جو عاریتاً سامان لیتی پھر مکر جاتی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو جویریہ نے نافع سے روایت کیا انہوں نے ابن عمر یا صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کوئی عورت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرے۔ تین مرتبہ آپ نے فرمایا اور وہی عورت (جو کہ مانگ کر چیز لے کر انکار کر دیتی تھی) بیٹھی ہوئی تھی لیکن وہ نہ تو اُٹھی اور نہ ہی اس نے کوئی بات کی۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن غنج نے نافع سے اور انہوں نے صفیہ بنت ابوعبید سے روایت کیا ہے۔ جس میں فرمایا ہے کہ اس عورت پر گواہی دی۔

عاریت امانت ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مانگی ہوئی شے لے کر انکار کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ عاریت امانت ہے اور امانت میں خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن خیانت اپنی جگہ بذاتِ خود بہت بڑا گناہ ہے۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ تَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ۔

۹۹۰: محمد بن یحییٰ، ابوصالح لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کو کوئی نہیں جانتا تھا اس نے کچھ مشہور و معروف لوگوں کے ذریعہ سے زیور مستعار لیا۔ پھر اس نے زیور فروخت کر دیا (اور اس کی رقم ہضم کر لی) اس عورت کو گرفتار کر کے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اور یہ وہی عورت ہے جس کے سلسلہ میں اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش فرمائی تھی اور آپ نے ارشاد فرمایا جو ارشاد فرمایا یعنی جو بہت ہی مشہور ہے)

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ

۹۹۱: عباس، محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی مخزوم میں ایک عورت ایسی تھی کہ وہ عاریتاً چیز لے کر انکار کر دیا کرتی تھی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اس کے بعد قتیبہ لیث اور ابن

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَادَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا۔

شہاب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ جس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔

عاریت لے کر منکر ہو جانا:

ایسی عورت کے ہاتھ کاٹے جانے کی وجہ یہ ہے کہ کسی سے کوئی چیز لے کر منکر ہو جانا' چوری کرنے سے بھی بدتر ہے کیونکہ چوری تو چھپ کر کی جاتی ہے اور یہ طریقہ کھلے طور پر مکر و فریب ہے۔

بَابٌ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا

باب: اگر کوئی مجنون چوری یا حد کے لائق کوئی جوم کرے تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی

۹۹۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ

۹۹۲: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' حماد' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں سے قلم اُٹھالیا گیا ہے (یعنی وہ مرفوع القلم ہیں اور ان سے مواخذہ نہیں) ایک تو سونے والے شخص سے جب تک وہ بیدار نہ ہو دوسرے مجنون شخص سے جب تک وہ ہوش میں نہ آئے تیسرے لڑکے سے جب تک وہ سمجھدار نہ ہو (بالغ نہ ہو جائے)

بچہ اور مجنون غیر مکلّف ہیں:

یعنی بچہ یا بچی جب تک عاقل بالغ یا جوان نہ ہوں ان سے مواخذہ نہیں اور ان کی برائی' بھلائی قابل اعتبار نہیں اسی طرح مجنون اگر طلاق دے یا غلام آزاد کرے تو طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے اور جنون کی دو قسم ہیں ایک عارضی جنون اور دوسرے مستقل جنون' دونوں کے احکام میں فرق ہے۔

۹۹۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ مُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ

۹۹۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوظبیان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت پیش کی گئی جو کہ مجنون تھی اس عورت نے زنا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں رائے لی پھر انہوں نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا (اس وقت) اس طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو لوگوں نے اس عورت کے بارے میں بتلایا کہ یہ عورت مجنون ہے اور فلانی قوم کی ہے اس عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم فرمایا

الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ۔

ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس عورت کو پھر لے کر آؤ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اے امیر المومنین کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ تین اشخاص سے قلم اُٹھالیا گیا ہے۔ ایک تو مجنون سے جب تک کہ اس کو عقل نہ آئے دوسرے سونے والے شخص سے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو' تیسرے نابالغ کے جب تک وہ سمجھ دار نہ ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پھر کس وجہ سے اس عورت کو سنگسار کیا جا رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دیجئے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور تکبیر فرمانے لگے (کہ اللہ تعالیٰ نے غلط اقدام سے محفوظ فرمایا)۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا حَتَّى يَعْقِلَ وَقَالَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ۔

۹۹۴: یوسف بن موسیٰ' وکیع' اعمش سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حَتّٰى يَعْقِلَ وَقَالَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ یعنی (بچہ) جب تک سمجھ دار نہ ہو اور کہا کہ مجنون جب تک اس کو جنون سے افاقہ نہ ہو۔ راوی نے بیان کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر پڑھنے لگے۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِمَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ أَوَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَلَّى عَنْهَا۔

۹۹۵: ابن سرح' ابن وہب' جریر' سلیمان' ابوظبیان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گزر ہوا۔ پھر عثمان کی حدیث کی طرح روایت کیا اور اس میں یہ ہے کہ کیا آپ کو یاد نہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں سے قلم اُٹھا لیا گیا۔ ایک مجنون سے کہ جس کی عقل مغلوب ہو جائے' دوسرے سونے والے شخص سے کہ جب تک وہ جاگے۔ تیسرے نابالغ سے کہ جب تک اس کو احتلام ہو (یعنی بالغ ہو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ آپ سچ اور درست کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ الْجَنْبِيُّ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ عَلِيٌّ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى

۹۹۶: ہناد' ابو الاحوص (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' جریر' عطاء' حضرت ابوظبیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بدکاری کی مرتکب ایک عورت کو لایا گیا۔ آپ نے اس عورت کو رجم کئے جانے کا حکم فرمایا اس طرف سے (اس وقت) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گزر ہوا انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر رہا کر دیا۔ حضرت عمر

سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ قَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ وَأَنَا لَا أَدْرِي۔

فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی انہوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو میرے پاس بلاؤ (چنانچہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا اے امیر المؤمنین! آپ کو معلوم ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قلم اُٹھالیا گیا تین اشخاص سے ایک نابالغ سے جب تک کہ وہ بلوغ کو پہنچے دوسرے سونے والے شخص سے جب تک وہ بیدار ہو تیسرے عقل فوت شدہ شخص سے جب تک وہ ٹھیک ہو (اور) یہ عورت تو فلاں قوم کی مجنون عورت ہے۔ ہوسکتا ہے (اس وقت) کسی نے اس عورت سے اس وقت زنا کیا ہو جب اس عورت کو پاگل پن کا دورہ پڑا ہوا ہو (یہ سن کر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا معلوم نہیں ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ یہ عورت زنا کے وقت دیوانی نہیں تھی۔

شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہے:

ہوسکتا ہے کہ اس عورت کو کبھی کبھی پاگل پن کا دورہ پڑتا ہو اس وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ اعتراض کیا کہ یہ بات کس طرح معلوم ہو کہ اس عورت سے جنون کی حالت میں زنا کیا گیا تھا؟ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس کا بھی ثبوت نہیں کہ اس عورت نے خوشی سے زنا کرایا ہو اس لئے شبہ ہو گیا اور فقہ کا مسلّم اصول ہے کہ شبہ کی وجہ سے حدود ساقط اور ختم ہو جاتی ہیں الاشباہ والنظائر میں فقہ کے مذکورہ قانون کی مفصل بحث مذکور ہے۔

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفِ۔

۹۹۷: موسیٰ' وہیب' خالد' ابوالضحیٰ' علیؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا تین شخصوں سے قلم اُٹھالیا گیا ہے ایک تو سونے والے شخص سے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو' دوسرے بچے سے جب تک بالغ نہ ہو' تیسرے پاگل شخص سے جب تک کہ اس کو عقل نہ آئے امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کو ابن جریج نے قاسم بن یزید سے اور انہوں نے علیؓ سے روایت کیا البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ (اس) بوڑھے شخص سے بھی کہ (بڑھاپے کی وجہ سے) جس کی عقل جاتی رہی ہو۔

بَابٌ فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ

باب: اس لڑکے کے بارے میں جو کہ لائق حد جرم کرے

۹۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ

۹۹۸: محمد بن کثیر' سفیان' عبد الملک بن عمیر' حضرت عطیہ قرظی سے مروی ہے کہ میں بھی قبیلہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھا تو لوگوں

الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ۔

نے دیکھنا (جانچنا) شروع کر دیا جس کے ناف کے نیچے بال ہوتے تو اس کو قتل کر دیتے تو میری ناف کے نیچے بال نہیں (اُگے) تھے (اس لئے مجھ کو رہا کر دیا گیا)۔

بنو قریظہ کے قیدی:

قبیلہ بنو قریظہ کے قیدیوں کے بارے میں یہ حکم ہوا تھا کہ نوجوان لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں' بچوں کو باندی اور غلام بنا لیا جائے۔ اس لئے یہ دیکھنے کے لئے کہ کون لڑکا بالغ ہوا ہے اس کے زیر ناف کے بال دیکھتے' جو بالغ ہوتا اس کو قتل کر دیا جاتا اور نابالغ کو چھوڑ دیا جاتا۔

۹۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبُتْ فَجَعَلُونِي مِنَ السَّبْيِ۔

۹۹۹: مسدد' ابوعوانہ' عبدالملک بن عمیر سے اسی طریقہ سے مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ لوگوں نے میرے ناف کے نیچے کا حصہ کھول کر دیکھا تو ان لوگوں نے دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں نکلے ہیں (اس لئے مجھ کو چھوڑ دیا گیا) اور مجھ کو قیدی بنا لیا گیا یا ور مجھ کو نابالغ ہونے کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا)

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

۱۰۰۰: احمد بن حنبل' یحیی' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن وہ آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کئے گئے اور وہ اس وقت چودہ سال کے تھے آپ نے انہیں جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی پھر وہ غزوۂ خندق کے دن آپ کے سامنے پیش کئے گئے جب وہ پندرہ سال کے تھے تو آنحضرت ﷺ نے اجازت دے دی (گویا بلوغت کی عمر پندرہ برس طے ہوگئی)۔

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ۔

۱۰۰۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' عبیداللہ بن عمر' نافع نے فرمایا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ

باب: جو شخص سفر جہاد کے دوران چوری کر لے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ

۱۰۰۲: احمد بن صالح' ابن وہب' حیوۃ بن شریح' عیاش بن عباس قتبانی' شییم' یزید' حضرت جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بسر بن

الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شِيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ۔

ارطاۃ کے ساتھ سمندر میں سفر کر رہے تھے۔ ان کے پاس ایک چور لایا گیا جس کا نام مصدر تھا اس نے ایک اُونٹ چوری کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دورانِ سفر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس بنا پر میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹتا ورنہ میں اس کا ہاتھ لازمی طور پر کاٹتا۔

مجاہد اگر چوری کرے:

مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر کسی مجاہد نے مالِ غنیمت میں سے چوری کی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ وہ بھی خود اس میں شریک ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا اس سفر سے مراد جہاد کا سفر ہے یعنی سفر جہاد میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا عام سفر مراد نہیں اور سفر جہاد میں ہاتھ نہ کاٹے جانے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ مجاہدین کی کمی نہ ہو جائے۔

بَابٌ فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ

باب: کفن چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹے جانے کا بیان

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ يُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ۔

۱۰۰۳: مسدد' حماد' ابوعمران' مشعث' حضرت عبد اللہ بن صامت' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں اور اطاعت گزار ہوں یا رسول اللہ! پھر آپ نے ارشاد فرمایا جب لوگوں کو موت آجائے گی تو تم اس وقت کیا کرو گے؟ (اور اس وقت) گھر' خادم کے عوض ہوگا یعنی قبر۔ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب واقف ہیں یا عرض کیا کہ اللہ اور رسول میرے بارے میں جو ارشاد فرمائیں میں اسی طریقہ سے کروں گا۔ آپ نے فرمایا تم پر صبر کرنا ضروری ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا حماد بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ کفن چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس لئے کہ وہ مردے کے مکان میں داخل ہو گیا۔

مکان' خادم کے عوض ہونے کا مفہوم:

مکان خادم کے عوض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت لوگ اس قدر زیادہ تعداد میں مریں گے کہ ایک قبر کی جگہ غلام کے عوض خریدی جائے گی چند صفحات قبل بھی اسی جملہ کا مفہوم عرض کیا جا چکا ہے۔

بَاب فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا

باب: متعدد مرتبہ چوری کرنے والے شخص کی سزا

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔

۱۰۰۴: محمد بن عبداللہ' ان کے دادا' مصعب بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور کو پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے تو چوری کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا ہاتھ کاٹ دو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو دوسری مرتبہ لے کر حاضر ہوئے پھر آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ اس نے تو چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا پاؤں کاٹ دو۔ پھر اس شخص کا بایاں پاؤں کاٹ دیا گیا گیا اس کے بعد پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس شخص کے قتل کا حکم فرمایا پھر عرض کیا گیا یارسول اللہ اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ کاٹ دو تو اس کا (بایاں) ہاتھ کاٹ دیا گیا اس کے بعد اس کو چوتھی مرتبہ لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دیا جائے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا کاٹ دو تو اس کا دایاں پاؤں کاٹ دیا گیا پھر جب اس کو پانچویں مرتبہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے اس شخص کو قتل کرنے کا حکم فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں پھر ہم اس کو لے گئے اور اس کو قتل کر دیا اور اس کو گھسیٹ کر کنوئیں میں پھینک دیا اور اُوپر سے اس کے پتھر مارے۔

قصاص کی بابت منسوخ حکم:

مذکورہ بالا حدیث دیگر احادیث سے منسوخ ہے جو کہ چند صفحات قبل گزر چکی ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مسلمان تین جرم کے علاوہ کسی جرم میں قتل نہ کیا جائے اور مذکورہ جرم ان جرائم میں سے نہیں کہ جس کی وجہ سے قتل کرنا جائز ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ شخص مرتد ہو گیا ہو جس کی وجہ سے اس کو قتل کیا گیا۔

بَاب فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ

باب: چوری کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کے گلے میں لٹکا دینے کا بیان

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

۱۰۰۵: قتیبہ بن سعید' عمرو بن علی' حجاج' مکحول' حضرت عبدالرحمٰن بن

عَلِيٌّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ۔

محیریز نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکا دینا سنت ہے؟ انہوں نے جواب دیا یا یک مرتبہ) ایک چور کو حضرت رسول کریم ﷺ کے روبرو پیش کیا گیا اس چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور آپ نے اس کے ہاتھ کو لٹکانے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ ہاتھ اس چور کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

۱۰۰۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابوعوانہ' عمرو بن ابی سلمہ' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو اگرچہ اس کی قیمت ایک نش ہی ملے۔

چور غلام کو فروخت کرنا چاہئے:

یعنی چاہے کم قیمت ہی وصول ہو ایسے غلام کو فروخت کر دینا چاہئے یہ حکم وجوبی نہیں ہے بلکہ استحبابی ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے اور اس کے حالات سے اطمینان ہو جائے کہ آئندہ چوری نہیں کرے گا تو فروخت نہ کرنا بھی درست ہے اور نش آدھے اوقیہ اور بیس دراہم کو کہا جاتا ہے رسالہ ''اوزانِ شرعیہ'' میں حضرت مفتی اعظم پاکستان نے عربی اوزان کی مفصل بحث فرمائی ہے ان اوزان کی مکمل تشریح مذکورہ رسالہ میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجْمِ

باب: سنگسار کرنا

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا فَنَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

۱۰۰۷: احمد بن محمد' علی بن حسین' انکے والد' یزید نحوی' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ سَبِيلًا یعنی تم لوگوں میں سے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان پر چار شخصوں کو گواہ بناؤ پس اگر وہ (چار گواہ) شہادت دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید کر دو یہاں تک کہ انکو موت آ جائے یا اللہ ان کیلئے کوئی راستہ نکال دے۔ پھر آپ نے عورتوں کے تذکرہ کے بعد مردوں کا تذکرہ فرمایا پھر مرد و عورت دونوں کو ساتھ بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا: وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا یعنی جو دو مرد بدکاری (لواطت) کا ارتکاب کریں تو انکو تکلیف دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نیک بن جائیں تو انکو چھوڑ دو (معاف کر دو) یہ آیات' الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ سے منسوخ ہو گئی۔ یعنی زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کو ایک سو کوڑے مارے جائیں۔

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ السَّبِيلُ الْحَدُّ۔

۱۰۰۸: احمد بن محمد' موسیٰ' شبلی' ابن ابی نجیح' حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے (زانی اور زانیہ کے لئے) راستہ نکال دے گا اس راستہ سے مراد حد لگنا ہے۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَمْيٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ۔

۱۰۰۹: مسدد' یحییٰ' سعید' قتادہ' حسن' حطان بن عبداللہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مجھ سے سیکھ لو (تعلیم حاصل کرلو) مجھ سے سیکھ لو بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ مقرر کر دیا ہے' ثیب کو ثیب کے ساتھ ایک سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے اور کنواری لڑکی اور کنوارے مرد کو زنا کرنے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال تک جلا وطن کرنا ہے۔

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

۱۰۱۰: وہب بن بقیہ' محمد بن صباح' ہشیم' منصور' حسن سے پہلی روایت کی طرح روایت ہے اور اس روایت میں ہے کہ دونوں نے کہا ہے کہ (ثیب جس وقت ثیب کے ساتھ زنا کرے) تو اس کو ایک سو کوڑ اور سنگسار کرنا ہے۔

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ

۱۰۱۱: عبداللہ بن محمد' ہشیم' زہری' عبیداللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمایا اس میں (زانی کو) سنگسار کئے جانے کی آیت کریمہ تھی جس کو کہ ہم لوگوں نے تلاوت کیا اور یاد کرلیا اور اس کو خوب سمجھ لیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے (زانی کو) سنگسار کیا اور آپ کی وفات کے بعد ہم لوگوں نے بھی (زانی کو) سنگسار کیا اور اب مجھے ڈر ہے کہ ایک عرصہ گزر جائے اور کہنے والا شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو ہم سنگسار کرنے کا حکم نہیں پاتے پھر اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے فرض کو ترک کر دینے سے لوگ گمراہ ہو جائیں اور سنگسار کیا جانا ضروری ہے۔ زنا کرنے والے پر چاہے زنا کرنے والا مرد ہو یا عورت جو شادی شدہ ہو اور اس پر گواہ بن جائیں یا حمل ہو یا اقرار سے ثابت ہو اور اللہ کی قسم لوگ اگر یہ

اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَتَبْتُهَا۔

بات نہ کہتے کہ (حضرت) عمر فاروقؓ نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا تو میں اس آیت کو قرآن میں تحریر کر دیتا یعنی سنگسار کرنے کی آیت کو۔

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةٍ فَقَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۱۰۱۲: محمد بن سلیمان، وکیع، ہشام، حضرت یزید بن نعیم بن ہزیل سے مروی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ میرے والد کی زیر پرورش یتیم تھے۔ انہوں نے محلّہ کی ایک لڑکی سے زنا کر لیا تو میرے والد صاحب نے ان سے کہا تم نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو اور اپنے اس کام کی خبر دو۔ شاید نبیؐ تمہارے لئے گناہ سے توبہ کی دُعا فرمائیں اس (مشورہ) سے انکا مطلب یہ تھا کہ ان کیلئے کوئی راستہ نکلے تو حضرت ماعزؓ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے (غلطی سے) زنا کیا ہے مجھ پر آپ قرآن کے مطابق حکم [illegible] (یعنی سزا دیجئے) تو آپ نے چہرۂ انور پھیر لیا۔ (یعنی رخ موڑ لیا) تو دوبارہ انہوں نے یہی عرض کیا۔ یارسول اللہ میں نے زنا کر لیا ہے مجھ پر آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) کے مطابق حکم فرمائیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے چار مرتبہ آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے ان سے فرمایا تم چار مرتبہ کہہ چکے کہ میں نے زنا کیا ہے اب تم یہ بتلاؤ کہ تم نے کس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ ماعزؓ نے عرض کیا فلاں عورت سے۔ آپ نے فرمایا تم اس عورت کے ساتھ سوئے تھے؟ ماعزؓ نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تم اس عورت سے لپٹے تھے؟ ماعزؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم نے اس عورت سے صحبت کی تھی؟ ماعزؓ نے عرض کیا جی ہاں، تب آپ نے ان کو رجم کئے جانے کا حکم فرمایا۔ ان کو لوگ (مقام) حرہ میں لے کر گئے جب ان کو سنگسار کیا جانے لگا تو وہ پتھروں کی تکلیف سے گھبرائے اور دوڑ کر بھاگے تو عبد اللہ بن انیسؓ نے انکو جالیا۔ انکے ساتھی تھک گئے تھے تو انہوں نے ان کو اُونٹ کا کھر لگا کر مارا اور ان کو قتل کر دیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو یہ واقعہ سنایا آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا شاید وہ تائب ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دیتا۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ

۱۰۱۳: عبید اللہ بن عمر، یزید، محمد بن اسحٰق سے مروی ہے کہ میں نے عاصم

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَتَّهِمُ قَالَ وَلَمْ أَعْرِفْ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ حِينَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنَ الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ أَلَا تَرَكْتُمُوهُ وَمَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا يَا قَوْمُ رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي وَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ قَاتِلِي فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَجِئْتُمُونِي بِهِ لِيَسْتَثْبِتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَمَّا لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَا قَالَ فَعَرَفْتُ وَجْهَ الْحَدِيثِ۔

بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالکؓ کا واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حسن بن عمر' محمد بن علی بن ابی طالب نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے نبیؐ کا یہ فرمان بیان کیا کہ تم نے اس شخص کو کیوں نہیں چھوڑا جس کو تم لوگ چاہو اسلم کے آدمیوں میں سے وہ لوگ کہ میں جن پر تہمت نہیں لگاتا اس نے بیان کیا میں اس حدیث کو نہیں مانتا تو میں جابر بن عبداللہؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے تذکرہ کیا کہ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جب انہوں نے پتھر پڑنے کی وجہ سے ماعزؓ کی گھبراہٹ کا واقعہ بیان کیا تو کہا کہ تم نے ان کو (ماعزؓ کو) کیوں نہیں چھوڑ دیا اور میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا تو حضرت جابر نے بیان کیا اے میرے بھتیجے میں اچھی طرح اس حدیث سے واقف ہوں۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا کہ جنہوں نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو رجم کیا تھا۔ جب ہم لوگ ان کو لے کر نکلے اور ان کو پتھر مارے تو ان کو پتھروں کے مارنے کی تکلیف ہوئی اور انہوں نے چیخ ماری اور کہا کہ اے لوگو تم لوگ مجھ کو نبیؐ کی خدمت میں واپس لے چلو کیونکہ میری قوم نے مجھ کو دھوکہ دیا اور مجھے انہوں نے قتل کر ڈالا انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ نبیؐ مجھے قتل نہیں کریں گے لیکن ہم لوگ باز نہیں آئے اور ان کو مار دیا۔ جب ہم لوگ نبیؐ کی خدمت میں واپس آئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا یعنی رجم کرنا موقوف کیوں نہ کر دیا) اور میرے پاس ان کو لے کر کیوں حاضر نہیں ہوئے اور آپ نے یہ بات اس وجہ سے فرمائی تھی کہ آپ ان کو (ماعز رضی اللہ عنہ) کو حد قبول کرنے کے لئے ثابت قدم بنا دیں کہ دُنیوی تکلیف برداشت کرنا عذابِ آخرت سے بہتر ہے نہ کہ اس وجہ سے کہ (سزا) ملتوی کر دی جائے اس وقت حدیث کا مطلب میری سمجھ میں آیا۔

حد لگاتے وقت اگر مجرم بھاگنے لگے؟

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے کہ زانی حد لگاتے وقت بھاگنے لگے تو اس کو چھوڑا نہیں جائے گا بلکہ اس کا تعاقب کر کے اس کو سنگسار کر دیا جائے گا دیگر ائمہ کی رائے حضرت امام صاحب کی رائے سے مختلف ہے۔

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَسَأَلَ قَوْمَهُ أَمَجْنُونٌ هُوَ قَالُوا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ أَفَعَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَانْطُلِقَ بِهِ فَرُجِمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

۱۰۱۴: ابوکامل' یزید بن زریع' خالد الحذاء' عکرمہ' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ نے ان سے منہ موڑ لیا پھر انہوں نے بار بار یہی بات کہی تو آپ نے منہ موڑ لیا۔ اس کے بعد آپ نے ان کی قوم سے یہ دریافت فرمایا کہ یہ شخص مجنون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں اس کو کسی قسم کا کوئی مرض لاحق نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس عورت سے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا پھر لوگ ان کو لے گئے اور سنگسار کر دیا اور آپ نے ان کی نماز (جنازہ) نہیں پڑھی۔

زانی کی نمازِ جنازہ:

حضرت ماعز کی اس وقت نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی البتہ اگلے روز ان کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ زنا سے مرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَصِيرًا أَعْضَلَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْآخِرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ إِنْ يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَّلْتُهُ عَنْهُنَّ۔

۱۰۱۵: مسدد' ابوعوانہ' سماک' جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ جب ماعز بن مالکؓ کو خدمت نبوی میں لایا گیا تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے قد کے موٹے آدمی تھے۔ ان پر چادر نہیں تھی انہوں نے اپنے خلاف چار شہادتیں پیش کیں کہ مین نے زنا کیا ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا شاید تم نے بوسہ لیا ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا واللہ اس راندۂ درگاہ نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر آپ نے انکو سنگسار کیا اور خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا باخبر ہو جاؤ جب ہم لوگ راہِ الٰہی میں سفر کرتے ہیں (یعنی جہاد کیلئے روانہ ہوتے ہیں) تو کوئی آدمی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے اور کسی عورت کو کچھ دے دلا کر (زنا کر لیتا ہے) سن لو! اگر اللہ مجھ کو اس قسم کے کسی شخص پر قدرت عطا فرمائے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں کہ اسے عورتوں سے ہٹا کے ہی دم لوں۔ (یعنی میں اس کو سنگسار کیے جانے یا کوڑے مارنے کی سزا دوں گا)۔

اقرارِ زنا کتنی مرتبہ ضروری ہے؟

مطلب یہ ہے کہ انہوں نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے زنا کیا ہے اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہی ہے کہ زانی کو چار مرتبہ اور چار مجالس میں زنا کا اقرار کرنا لازمی ہے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ سِمَاكٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

۱۰۱۶: محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک کہتے ہیں کہ میں جابر بن سمرہؓ سے بھی اسی طرح روایت سنی ہے لیکن پہلی روایت اس سے زیادہ مکمل ہے اور اس روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبیؐ نے ماعزؓ کے اقرار کو دو مرتبہ رد کر دیا سماک کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے (ماعزؓ کا قول) چار مرتبہ رد کر دیا۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ فَقَالَ اللَّبَنُ الْقَلِيلُ۔

۱۰۱۷: عبدالغنیؒ، خالد، شعبہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سماک سے دریافت کیا کہ پہلی روایت میں کہ کثبہ کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ کثبہ تھوڑے سے دودھ کو کہا جاتا ہے (اس سے مراد منی ہے)۔

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

۱۰۱۸: مسدد، ابوعوانہ، سماک، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ماعز بن مالکؓ سے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو تمہارے متعلق جو اطلاع ملی ہے کیا وہ سچ ہے؟ (یعنی کیا تم نے زنا کیا ہے) انہوں نے عرض کیا کہ میرے متعلق آپ کو کیا معلوم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلہ کی لڑکی سے بدکاری کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر انہوں نے اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دی تو آپ نے حکم فرمایا اور ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ۔

۱۰۱۹: نصر بن علی، ابواحمد، اسرائیل، سماک بن حرب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے دو مرتبہ اپنے زنا کا اقرار کیا آپ نے اس کی بات رد کر دی۔ پھر وہ حاضر ہوئے اور انہوں نے دو مرتبہ زنا کرنے کا اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا اب تم نے اپنے اُوپر چار مرتبہ شہادت دے دی لوگو! اس کو لے جا کر سنگسار کر دو۔

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ح حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ

۱۰۲۰: موسیٰ بن اسماعیل، جریر، یعلی، عکرمہ (دوسری سند) ظہر، عقبہ، وہب ان کے والد، یعلی، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا شاید تم نے بوسہ لیا ہوگا یا اس کو ہاتھ سے چھوا ہوگا یا آنکھوں سے اشارہ کیا ہو

يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا قَالَ أَفَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا لَفْظُ وَهْبٍ۔

گا۔ انہوں نے عرض کیا نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تم نے اس عورت سے صحبت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر اس اقرار کرنے کے بعد آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ نے اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام نہیں لیا اور یہ وہب کے الفاظ ہیں۔

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَا مَنْ هَذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ

۱۰۲۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت عبدالرحمٰن بن صامت جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں' کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور انہوں نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے ایک عورت سے حرام طریقہ سے ہمبستری کی ہے۔ آپ ہر مرتبہ اس سے چہرہ موڑ لیتے تھے۔ پھر آپ پانچویں مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کیا تم نے اس عورت سے صحبت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس طرح کہ تمہارا اعضو اس عورت کے عضو میں غائب ہو گیا۔ حضرت ماعز نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ نے دریافت فرمایا اس طرح دخول ہوا کہ جس طرح سرمہ دانی میں سلائی اور کنویں میں رسّی جاتی ہے۔ حضرت ماعز نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ زنا کیا ہے؟ کہنے لگے جی ہاں' یہی کہ جو کام انسان حلال طریقہ سے اپنی بیوی سے کرتا ہے' میں نے وہی کام حرام طریقہ سے کیا ہے آپ نے فرمایا پھر اب تمہارا کیا مقصد ہے؟ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری خواہش ہے کہ آپ مجھے گناہ سے پاک فرما دیجئے۔ آپ نے حکم فرمایا اور اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپ نے حضرت ماعز کے رفقاء میں سے دو آدمیوں کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ دیکھو اس آدمی کو (یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو) کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا جرم چھپا دیا لیکن اس آدمی کے نفس نے اس آدمی کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ پتھروں سے ہلاک کیا جس طریقہ سے کتا ہلاک کیا جاتا ہے۔ آپ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر آپ کچھ دیر چلے تو آپ کو راستہ میں

أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْقَمِسُ فِيهَا۔

ایک مردہ گدھا ملا کہ جس کا پیر (پھول جانے کی بنا پر) اُٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا وہ شخص اور فلاں شخص کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم لوگ حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: نیچے اُترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ کون شخص اس کا گوشت کھائے گا؟ آپ نے فرمایا تم نے کچھ دیر پہلے اپنے مسلمان بھائی کی جو عیب جوئی کی کہ وہ اس مردار گدھے کے کھانے سے زیادہ سخت ہے۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے! حضرت ماعزؓ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أُحْصِنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

۱۰۲۲: محمد بن متوکل' حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم میں سے ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اقرار کیا تو آپ نے چہرہ پھیرلیا۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنے اُوپر چار بار زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تمہاری شادی ہوگئی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کے لئے رجم کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ ان کو سنگسار کر دیا گیا۔ جب ان پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ گئے اور پکڑ لئے گئے اور ان کو رجم کیا گیا۔ یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا آپ نے ان کی بھلائی بیان فرمائی اور ان پر (اس وقت) نمازِ جنازہ نہیں ادا فرمائی۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَوَاللَّهِ مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا

۱۰۲۳: ابوکامل' یزید بن زریع (دوسری سند) احمد بن منیع' یحییٰ بن زکریا' داؤد' ابونضرہ' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو ہم لوگ ان کو بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) کی جانب لے کر چلے تو واللہ ہم لوگوں نے نہ تو ان کو (رسّی وغیرہ میں) باندھا اور نہ ان کے لئے کوئی گڑھا کھودا لیکن (رجم کرانے کے لئے وہ خود کھڑے ہوگئے اور ہم لوگوں نے ان کو ہڈیوں' ڈھیلوں' کنکریوں سے مارا وہ بھاگنے لگے ان کے پیچھے ہم لوگ بھی بھاگے۔ یہاں تک کہ وہ (ایک سنگلاخ حصہ زمین) حرہ کی جانب پہنچے وہ وہاں پر کھڑے ہوگئے۔ ہم لوگوں نے بڑے بڑے پتھر لے کر ان کو مارا یہاں تک کہ وہ سرد ہوگئے (مرگئے)

سَبَّهُ۔

پھر نبیؐ نے ان کے لئے نہ تو دُعائے مغفرت فرمائی اور نہ ان کو بُرا کہا۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللَّهُ۔

۱۰۲۴: مؤمل' اسماعیل' جریری' ابونضرہ ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے اقرارِ زنا کیا۔ پھر اس شخص کو سنگسار کیا گیا اس شخص کو لوگ برا کہنے لگے آپ نے (اس کو برا کہنے سے) منع فرمایا پھر لوگ اس شخص کیلئے دُعائے مغفرت مانگنے لگے۔ آپ نے (دُعائے مغفرت سے) منع فرمایا اور فرمایا وہ ایک شخص تھا کہ جس نے گناہ کا ارتکاب کیا اب اللہ (خود) اس کو سمجھ لے گا یعنی یا تو اسکی بخشش فرمادیگا یا عذاب میں مبتلا کریگا تم لوگ اسکے بارے میں رائے زنی نہ کرو)۔

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا۔

۱۰۲۵: محمد بن ابی بکر' یحییٰ' ان کے والد' غیلان' علقمہ بن مرثد' ابن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا منہ سونگھا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ سونگھا کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے کہیں شراب تو نہیں پی لی)

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْغَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا لَمْ يَطْلُبْهُمَا وَإِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ۔

۱۰۲۶: احمد بن اسحٰق' ابواحمد' بشیر' عبداللہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کرتے تھے کہ غامدیہ اور حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ اگر زنا کا اقرار کر کے انکار کر دیتے یا یہ کہا انکار نہ کرتے تو آپ ان کو سزا نہ دیتے (رجم نہ کرتے) بلکہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کو اس وقت سنگسار کیا کہ جب وہ (واضح طور پر) چار دفعہ زنا کا اقرار کر چکے تھے۔

غامدیہ کون ہے؟

غامدیہ عرب کی ایک عورت کا نام ہے جو کہ زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کی گئی تھی اور آپ نے زانی اور زانیہ دونوں کو جب رجم کیا جبکہ ان کے اقرارِ زنا میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہا۔

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ أَنَّ

۱۰۲۷: عبدہ' حرمی بن حفص' محمد بن عبد اللہ' محمد بن داؤد بن صبیح' عبدالعزیز بن عمر' خالد بن لجلاج کہتے ہیں کہ انکے والد لجلاج نے انہیں بتایا کہ وہ (ایک دن) بازار میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے اس وقت ایک عورت نکلی (گزری) جو کہ ایک بچہ کو لئے ہوئے تھی لوگ اس عورت کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے میں بھی لوگوں کے ہمراہ (اس کو دیکھ کر) کھڑا ہو گیا)

اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثُرْتُ فِيمَنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ قَالَ الْفَتَى أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ وَهُوَ أَتَمُّ۔

اور خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ دریافت فرمار ہے تھے کہ اس بچہ کا والد کون شخص ہے؟ وہ عورت خاموش تھی۔ ایک نوجوان شخص نے جو کہ اس عورت کے برابر کھڑا تھا۔ عرض کیا یارسول اللہ! اس بچہ کا والد میں ہوں' نبی پھر اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا اس لڑکے کا والد کون شخص ہے؟ نوجوان شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میں اس بچہ کا والد ہوں۔ آپ نے یہ بات سن کر اپنے اردگرد بیٹھے کچھ لوگوں کو دیکھ کر ان سے اس نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا ہم لوگ اس شخص کو نیک وصالح ہی سمجھتے ہیں۔ پھر آپ نے اس نوجوان سے دریافت فرمایا کیا تمہاری شادی ہوگئی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں' آپ نے حکم دیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس شخص کو لے کر نکلے (چلے) اور اسے ایک گڑھے میں گاڑ دیا پھر ہم نے اس شخص کو پتھروں سے مارا۔ یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا) اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نوجوان کے بارے میں معلوم کرنے لگا۔ ہم لوگ اس شخص کو خدمت نبوی میں لے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ شخص اس خبیث (زانی) کا حال دریافت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ شخص اللہ کے ہاں پاکباز انسان ہے مشک سے بھی بڑھ کر۔ پھر (بعد میں) پتہ چلا کہ وہ آدمی اس نوجوان کا والد تھا ہم لوگوں نے اس نوجوان (مرنے والے) کے غسل تجہیز و تکفین میں اسکی مدد کی۔ راوی نے بیان کیا کہ مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ یہ (لفظ) بھی فرمایا اسکی نماز جنازہ بھی پڑھی یا نہیں اور یہ عبدۂ کی حدیث ہے جو زیادہ مکمل ہے۔

رجم کیے گئے شخص کی نمازِ جنازہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رجم کیے گئے شخص کی بھی نمازِ جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔ لقوله علیه السلام : صلوا علی کل بر و فاجر ۔

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ

۱۰۲۸: ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد (دوسری سند) نصر بن عاصم' ولید' محمد' ہشام نے بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ' خالد بن لجلاج' ان کے والد لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

۱۰۲۹: قتیبہ بن سعید' (دوسری سند) ابن ابی سرح' عبداللہ بن وہب' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا تو آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو حد مارنے کا حکم فرمایا اس عورت کے درے مارے گئے پھر آپ کو پتہ چلا کہ وہ تو شادی شدہ ہے۔ تو آپ نے حکم دیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يَعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عَلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ۔

۱۰۳۰: محمد بن عبدالرحیم' ابوعاصم' ابن جریج' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے زنا کیا اس شخص کے محصن ہونے کے بارے میں پتہ نہیں تھا تو اس شخص کے درے لگائے گئے پھر پتہ چلا کہ وہ شخص محصن ہے تو اس شخص کو سنگسار کیا گیا۔

بَابُ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ

باب: قبیلہ جہینہ کی ایک عورت کا واقعہ کہ جس نے زنا کا ارتکاب کیا اور آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ وَأَبَانَ ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيًّا لَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُصَلِّي

۱۰۳۱: مسلم' ہشام' ابان' یحییٰ' ابوقلابہ' ابومہلب' عمران بن حصین ؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور یہ کہ میں حمل سے ہوں آپ نے اس عورت کے ولی کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا تم اس عورت کو ٹھیک طریقہ سے رکھنا جب اس عورت کے بچہ کی پیدائش ہو جائے تو اس کو (میرے پاس) لے کر آنا چنانچہ جب اس عورت کے ولادت ہو گئی تو اس عورت کا ولی اس کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے اس عورت کے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو اس عورت کے کپڑے باندھے گئے پھر اس کو سنگسار کیا گیا اس کے بعد آپ نے صحابہ ؓ کو حکم فرمایا۔ ان حضرات نے اس عورت کی نماز (جنازہ) ادا کی عمر فاروق ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (کیا ہم لوگ اس عورت پر نمازِ جنازہ پڑھیں) جبکہ اس عورت نے زنا کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس

عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبَانَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا۔

کے قبضہ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ مدینہ کے ستر اشخاص پر تقسیم کر دی جائے تو انکو کافی ہو تو کیا کوئی بات اس سے زیادہ اچھی ہوگی کہ اس عورت نے اپنے نفس (جان) کو قربان کر ڈالا یعنی وہ خود رجم کرانے کیلئے خدمت نبوی میں حاضر ہوگئی) راوی نے ابان کا نام نہیں لیا پھر اس عورت کے کپڑے باندھے گئے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي فَشُدَّتْ۔

۱۰۳۲: محمد بن وزیر' ولید' اوزاعی نے بیان کیا کہ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے کپڑے باندھے گئے (تا کہ سنگسار کرنے کے وقت عورت کا بدن نہ کھلے)۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ فَطَمَتْهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ

۱۰۳۳: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' بشیر' عبد اللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ غامد کی ایک عورت خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے زنا کر لیا۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا تم واپس ہو جاؤ تو وہ عورت واپس چلی گئی پھر اگلے دن اس عورت نے آ کر عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ جس طرح آپ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو واپس فرما دیا تھا' آپ مجھے بھی واپس فرمانا چاہتے ہیں (یعنی آپ مجھے رجم نہیں کرنا چاہتے) اور واللہ میں تو زنا سے حاملہ بھی ہوں تو بھی آپ نے اس سے فرمایا واپس ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ عورت چلی گئی۔ اگلے دن وہ عورت پھر حاضر ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا واپس چلی جاؤ اور جب تک بچہ پیدا نہ ہو مت آنا وہ عورت واپس چلی گئی جب اس عورت کے بچہ کی پیدائش ہوئی تو وہ بچہ لے کر حاضر ہوئی اور اس نے کہا اس بچے کو میں نے جنم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم واپس ہو جاؤ اور اس بچہ کو دودھ پلاؤ یہاں تک کہ تم اس بچہ کا دودھ چھڑاؤ۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں بچہ کا دودھ چھڑا کر اسے لے آئی اور اس بچہ کے ہاتھ میں کوئی شے تھی جس کو وہ کھا رہا تھا پھر بچہ کسی مسلمان کے سپرد کر دیا گیا اور اس عورت کے فرمایا گیا تو اس عورت کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا اور اس کو رجم کرنے کا حکم ہوا تو وہ عورت رجم کی گئی اور اس کے رجم کرنے میں خالد بھی شامل تھے تو ان کا پتھر اس عورت کے ایسا لگا کہ اس عورت کے خون کا قطرہ ان کے چہرہ

وَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔

پر پڑا تو انہوں نے اس عورت کو گالی دی آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے خالد ٹھہرو! اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظالم انسان اور انسانوں کے حقوق میں خسارہ پیدا کرنے والا شخص ایسی توبہ کرتا تو اس کی بھی بخشش ہو جائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس عورت پر نماز پڑھی گئی اور اس کی (مسلمانوں کے قبرستان میں) تدفین ہوئی۔

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ امْرَأَةً فَحُفِرَ لَهَا إِلَى الثَّنْدُوَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَفْهَمَنِي رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْغَسَّانِيُّ جُهَيْنَةُ وَغَامِدٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلَ الْحِمَّصَةِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ فَلَمَّا طَفِئَتْ أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ۔

۱۰۳۴: عثمان بن ابی شیبہ وکیع بن جراح' زکریا ابوعمران' ایک محدث' ابن ابی بکرہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو اس کے لئے سینہ تک ایک گڑھا کھودا گیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بواسطہ عبدالصمد بن عبدالوارث' زکریا بن سلیم اسی طریقہ سے پہنچی ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کو چنے کے برابر کنکریوں سے مارا اور ارشاد فرمایا اس عورت کے مارو لیکن اس کے چہرہ کو بچا کر' جب اس عورت کا انتقال ہو گیا تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کو (گڑھے سے) نکالا اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور توبہ کے بارے میں وہی بات ارشاد فرمائی جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکی ہے۔

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَكَانَ أَفْقَهَهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ

۱۰۳۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ' ابوہریرہ اور خالد جہنی سے مروی ہے کہ نبی کی خدمت میں دو آدمی مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے درمیان آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اور دوسرے شخص نے بھی گزارش کی اور وہ شخص زیادہ عقلمند تھا اس نے کہا) سچ ہے یارسول اللہ! آپ ہم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ہی فیصلہ فرما دیجئے اور مجھے گزارش کرنے کی اجازت عطا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: بیان کرو۔ اس شخص نے عرض کیا بلاشبہ میرا لڑکا اس شخص کا نوکر تھا۔ عسیف' (مزدوری پر کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔) اس نے اس شخص کی بیوی سے زنا کیا اور لوگوں نے مجھے اطلاع دی کہ میرے لڑکے کو سنگسار ہونا ہے تو میں نے اس لڑکے کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک باندی فدیہ میں دے دی ہیں۔ پھر میں نے علماء سے دریافت کیا تو

فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

ان حضرات نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے پر ایک سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی لازمی ہے اور اس شخص کی بیوی پر سنگسار ہونا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم غور سے سنو اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی کے مطابق کروں گا تمہاری بکریاں اور باندیاں تو تم ہی کو واپس کر دی جائیں گی اور اس کے لڑکے کو آپ نے ایک سو کوڑے مارے اور ایک سال تک کے لئے جلاوطن کر دیا۔ پھر آپ نے انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ عورت اقرار کر لے تو اس کو رجم کر دے تو اس عورت نے اقرار کرلیا اور سنگسار کر دی گئی۔

بَابٌ فِي رَجْمِ الْيَهُودِيَّيْنِ

باب: یہودی اور یہودیہ کو زنا میں سنگسار کرنا

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الزِّنَا فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَجَعَلَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَيْكَ فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ۔

۱۰۳۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں یہودی حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے تذکرہ کیا کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ تورات میں زنا کے سلسلے میں کیا حکم دیکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ زنا کرنے والوں کو ذلیل کر کے کوڑے مارتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے ان لوگوں سے فرمایا تم لوگ جھوٹے ہو۔ بلاشبہ تورات میں زانی کو رجم کرنے کا حکم ہے پھر وہ تورات لائے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے زانی کو رجم کرنے کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس جگہ سے آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام نے اس شخص سے کہا تم اپنا ہاتھ اُٹھاؤ اس شخص نے اپنا ہاتھ جب اُٹھایا تو دیکھا اس میں سنگسار کئے جانے کی آیت موجود تھی۔ پھر تمام لوگ کہنے لگے اے محمد! آپ ہی نے درست فرمایا اس میں سنگسار کئے جانے کی آیت موجود ہے پھر آپ نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے اس مرد کو دیکھا کہ وہ مرد اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے اس پر جھکا جا رہا تھا۔

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ

۱۰۳۷: محمد بن علاء' اعمش' عبیداللہ بن مرہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَهُوَ يُطَافُ بِهِ فَنَاشَدَهُمْ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِهِمْ قَالَ فَأَحَالُوهُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَنَشَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ الرَّجْمُ وَلَكِنْ ظَهَرَ الزِّنَا فِي أَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا أَنْ يُتْرَكَ الشَّرِيفُ وَيُقَامُ عَلَى مَنْ دُونَهُ فَوَضَعْنَا هَذَا عَنَّا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا مَا أَمَاتُوا مِنْ كِتَابِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فَقَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَنَجْتَمِعُ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ

شخص نکلا یعنی گزرا) جس کا منہ کالا کیا گیا تھا آپ نے یہود کو طلب فرمایا اور ان سے دریافت کیا کیا تم لوگ توریت میں زنا کرنے والے شخص کی یہی سزا پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے ان لوگوں کے ایک عالم کو طلب فرمایا اور اسے اس اللہ کی قسم دی کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی (اور آپ نے فرمایا) کیا تم لوگ اپنی کتاب میں زنا کرنے والے شخص کی یہی سزا پاتے ہو (کہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیا جائے اور لوگوں میں اس کو گھمایا جائے) تو وہ کہنے لگا: نہیں اور اگر آپ مجھے اتنی بڑی قسم نہ کھلاتے تو میں آپ سے بیان نہ کرتا یعنی صحیح صحیح بات نہ بتاتا) ہم لوگوں کی کتاب میں زنا کرنے والے شخص کی حد اس کو رجم کرنا ہے لیکن جب امراء میں زنا عام ہو گیا تو جب کسی باعزت شخص کو ہم اس جرم میں پکڑتے تو اس کو رہا کر دیتے اور جب کسی غریب کمزور شخص کو پکڑتے تو اس کو حد لگاتے تھے۔ پھر ہم لوگوں نے مشورہ کیا کہ آؤ تمام لوگ مل کر ایک ہی سزا پر اتفاق کر لیں کہ جو باعزت اور کمزور شخص پر جاری کر سکیں تو ہم لوگوں نے منہ کالا کرنے اور مجرم کے کوڑے مارنے پر اتفاق کیا اور سنگسار کرنا ترک کر دیا۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا یا اللہ میں تمام لوگوں سے پہلے آپ جل جلالہ کے حکم کو زندہ کروں گا جب کہ ان لوگوں نے اسے کالعدم کر دیا تھا۔ تو آپ نے اس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور اس شخص کو سنگسار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی قولہ تعالیٰ: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ۔ آپ ان لوگوں کی وجہ سے غمگین نہ ہوں جو کافر ہونے میں جلدی کر رہے ہیں یا کفار سے دوستی کرنے میں (جلدی کرتے ہیں) ان لوگوں میں سے جو لوگ اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایمان لے آئے اور ان لوگوں کے دل میں یقین نہیں آیا یہاں تک کہ ارشاد فرمایا اگر یہ لوگ حکم دیں کہ (زانی کو) درے مارے جائیں تو اس کو قبول کر لو اور اگر سنگسار کیے جانے کا حکم دیں تو اس کو تسلیم نہ کرو پھر ارشاد فرمایا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ یعنی جو شخص کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا اور جو

فَاحْذَرُوا إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قَالَ هِيَ فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا يَعْنِي هَذِهِ الْآيَةَ۔

شخص کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ ظالم ہے پھر ارشاد فرمایا جو شخص کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ شخص فاسق ہے۔ ان تمام سے یہود مراد ہیں اور یہ آیاتِ کریمہ کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں (کتب تفسیر میں ان آیاتِ کریمہ کا شانِ نزول مفصل مذکور ہے)

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُودٍ فَدَعَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقُفِّ فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ أَنْزَلَكِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِكُمْ فَأُتِيَ بِفَتًى شَابٍّ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

۱۰۳۸: احمد بن سعید، ابن وہب، ہشام، زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ یہود آئے اور حضور اکرم ﷺ کو (مدینہ منورہ میں واقع وادی) قف میں بلا کر لے گئے آپ لوگوں کے پاس بیت المدراس میں تشریف لائے تو انہوں نے کہا اے ابو القاسم ہم لوگوں سے ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا تو آپ ان کا فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر ان لوگوں نے آپ کے لئے ایک تکیہ رکھ دیا۔ آپ اس تکیہ پر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: میرے پاس توریت لے کر آؤ۔ چنانچہ تورات پیش کی گئی آپ نے اپنے نیچے سے تکیہ نکالا اور اس پر تورات رکھی اور ارشاد فرمایا اس شخص کو بلاؤ جو کہ تم سب میں سب سے زیادہ صاحبِ علم ہو تو ایک نوجوان شخص طلب کیا گیا اس کے بعد سنگسار کئے جانے کا واقعہ بیان کیا۔

توریت میں زانی کی سزا:

حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن صوریا کو طلب فرمایا اور ان سے حلفاً دریافت فرمایا کہ توریت میں زانی کے لئے سنگسار کئے جانے کی سزا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا بلاشبہ زنا کرنے والے شادی شدہ کے لئے سنگسار کئے جانے کی سزا ہے۔

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ

۱۰۳۹: محمد بن یحییٰ، عبد الرزاق، معمر، زہری، قبیلہ مزینہ کا ایک شخص (دوسری سند) احمد بن صالح، عنبسہ، یونس اور محمد بن مسلم دونوں کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے سنا جو ان لوگوں میں سے تھا جو علم کو حاصل کرتے اور اسے یاد رکھتے ہیں اس کے بعد دونوں ایک ہی طرح کی بات کہتے ہیں کہ ہم حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے کہ انہوں نے ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث سنائی کہ یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا تو ان

وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى أَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ قَالُوا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيهُ أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ وَتُقَابَلُ أَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ أَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَ اللَّهِ قَالَ زَنَى ذُو قَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا فَأَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُونَهُ وَقَالُوا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجُمَهُ فَاصْطَلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُمْ۔

دونوں نے ایک دوسرے سے کہا اس رسول کی خدمت میں چلو کیونکہ وہ رسول وزن ہلکا کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے پس اگر وہ سنگسار کرنے کے حکم سے نیچے کوئی کم درجہ کی سزا کا حکم دیں گے تو ہم اس حکم کو تسلیم کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت بھی پیش کریں گے کہ یہ حکم تمہارے انبیاء میں سے ایک نبی کا ہے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ یہود نے کہا اے ابوالقاسم! آپ اس مرد اور عورت کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں کہ جنہوں نے زنا کیا۔ آپ نے یہ بات سن کر کوئی جواب نہ دیا اور ان لوگوں کے مدرسہ کی طرف تشریف لے گئے وہاں پر دروازہ پر کھڑے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس اللہ کی کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی تم لوگ توریت میں کیا حکم پاتے ہو اس شخص کے بارے میں جو زنا کا مرتکب ہوا ہو جبکہ وہ شادی شدہ بھی ہو یہود نے بیان کیا کہ ایسے شخص کا منہ کالا کیا جاتا ہے اور اس کو گدھے پر بٹھلا کر (شہر میں) گھمایا جاتا ہے اور اس کے درے مارے جاتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں سے ایک نوجوان یہ بات سن کر خاموش رہا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو خاموش دیکھا تو آپ نے اس شخص کو دوبارہ قسم کھلائی۔ اس پر اس شخص نے کہا جب تم نے ہم لوگوں کو بھرپور حلف دلایا تو ہم لوگ تو تورات میں (زانی کو) سنگسار کئے جانے کا حکم پاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو کب سے ہلکا سمجھ کر ترک کر دیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کسی بادشاہ کے رشتہ دار نے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار نہیں کیا پھر ایک دوسرے شخص نے عام لوگوں میں سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس شخص کو سنگسار کرنا چاہا لیکن اس کی قوم کے لوگ درمیان میں آ گئے اور کہنے لگے ہمارا آدمی سنگسار نہیں کیا جائے گا' جب تک کہ تم اپنے آدمی کو پیش نہ کرو اور اس کو سنگسار نہ کرو۔ آخر تمام لوگوں نے متفقہ طور پر اسی سزا پر اتفاق کیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں

تو وہی حکم کرتا ہوں جو کہ تورات میں موجود ہے پھر آپ نے حکم فرمایا وہ یہودی مرد اور عورت (جو کہ زنا کے مرتکب ہوئے تھے) سنگسار کر دیئے گئے۔ زہری نے بیان کیا کہ مجھے یہ اطلاع ملی کہ یہ آیت ان ہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ (ترجمہ) ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔ اس کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں وہ رسول جو کہ اللہ کے اطاعت گزار ہیں حضرت نبی ﷺ بھی انہی میں سے ہیں۔

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أُحْصِنَا حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَاةِ فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيهِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ فَاجْتَمَعَ أَحْبَارٌ مِنْ أَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فِيهِ قَالَ وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَخُيِّرَ فِي ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ۔

۱۰۴۰: عبدالعزیز' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' زہری' ایک مزنی آدمی' سعید بن مسیب' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ یہود میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لیا اور وہ دونوں محصن (شادی شدہ) تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ان لوگوں کی کتاب تورات میں (زانی کو) سنگسار کئے جانے کا حکم موجود تھا اور ان پر فرض تھا لیکن ان لوگوں نے اس حکم کو ترک کر دیا تھا اور (اسکے بجائے) انہوں نے (زانی کو) گدھے پر اُلٹے رخ سوار کرنا چاہا اور ایک سو مرتبہ روغن دار رسّی سے مارنا اختیار کر رکھا تھا۔ ان لوگوں کے علماء اکٹھے ہوئے اور ان لوگوں نے کچھ لوگوں کو خدمت نبوی میں حد زنا معلوم کرنے کیلئے بھیجا۔ پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا اور چونکہ وہ یہودی لوگ' آپ کے دین میں نہیں تھے اس لئے نبیؐ کو اس بات کا اختیار دیا گیا کہ آپ ان لوگوں کا فیصلہ فرمائیں یا فیصلہ نہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یعنی اگر یہود آپ کے پاس حاضر ہوں تو آپ ان کا فیصلہ کریں یا نہ کریں۔ آپ اگر فیصلہ نہیں کریں گے تو وہ لوگ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور آپ اگر فیصلہ کریں تو انصاف سے کام لیں۔ اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ مُجَالِدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي

۱۰۴۱: یحییٰ بن موسیٰ' ابواُسامہ' مجالد' عامر' جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ یہودی لوگ ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا' خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے دو زیادہ علم رکھنے والوں کو بلا کر لاؤ۔ وہ شخص صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ان دونوں کو قسم دی اور دریافت فرمایا ان کیلئے توریت میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو

التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا۔

تورات میں یہ حکم پاتے ہیں جب چار گواہ شہادت دیں کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی شرم گاہ میں اس طرح سے دیکھا ہے کہ جس طرح سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو وہ دونوں سنگسار کئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کو سنگسار کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے کہا کہ اب ہم لوگوں کی حکومت تو باقی نہیں رہی تو ہم لوگوں کو (کسی کو) مار دینا برا لگتا ہے۔ اس پر نبیؐ نے گواہوں کو طلب فرمایا وہ چار گواہ لے کر حاضر ہوئے۔ ان لوگوں نے اس طرح گواہی دی کہ ہم لوگوں نے مرد کے عضو مخصوص کو عورت کی شرمگاہ میں اس طرح دیکھا ہے جس طرح کہ سلائی' سرمہ دانی میں (ہوتی ہے) آپ نے (رجم کئے جانے کا) حکم فرمایا۔

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا۔

۱۰۴۲: وہب بن بقیہ' ہشیم' مغیرہ' ابراہیم' شعبی سے بھی یہی حدیث روایت ہے لیکن اس روایت میں یہ (مروی) نہیں ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے گواہوں کو طلب فرمایا اور انہوں نے شہادت دی۔

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوٍ مِنْهُ۔

۱۰۴۳: وہب بن بقیہ' ہشیم' ابن شبرمہ' شعبی سے اسی روایت جیسی روایت بیان کی ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ

باب: اگر کوئی شخص اپنی محرم عورت سے زنا کا مرتکب ہو تو اس کی سزا کیا ہے؟

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ لِوَاءٌ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يَطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَذَكَرُوا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ۔

۱۰۴۴: مسدد' خالد' مطرف' ابوالجہم' براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اُونٹ گم ہو گئے تھے میں ان کو تلاش کر رہا تھا کہ اسی دوران کچھ سوار پہنچے ان لوگوں کے ہمراہ ایک جھنڈا تھا تو دیہاتی لوگ رسول کریم ﷺ کے ہاں میری قدر و منزلت کی وجہ سے میرے گرد گھومنے لگے۔ پھر وہ لوگ ایک قبہ پر پہنچے اور انہوں نے وہاں سے ایک شخص کو باہر نکال کر اسکی گردن اُڑا دی۔ اسکے بارے میں میں نے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا تھا۔

محارم سے نکاح:

شخص مذکورہ نے دورِ جاہلیت کے دستور کے مطابق سوتیلی ماں سے نکاح کیا تھا۔ اسلام میں محارم سے نکاح' نکاح باطل ہے اور صحبت کرنے سے حد لگائے جانے کا حکم ہے۔

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ۔

۱۰۴۵: عمرو بن قسیط' عبیداللہ' زید' عدی بن ثابت' یزید بن براء' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے چچا سے ملاقات کی ان کے ہمراہ ایک جھنڈا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے کہ جس نے اپنے والد کی بیوی (سوتیلی ماں) سے نکاح کرلیا ہے۔ تو آپ نے اس شخص کی گردن اُڑا دینے اور اس کا مال ضبط کر لینے کا حکم فرمایا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

باب: اگر کوئی شخص بیوی کی باندی سے زنا کر لے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا۔

۱۰۴۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' خالد' حبیب بن سالم سے مروی ہے کہ ایک شخص عبدالرحمٰن بن حنین نامی نے اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر لی تو یہ معاملہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے یہاں پیش ہوا اور وہ حاکم کوفہ تھے انہوں نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ اسی طرح کروں گا جس طرح نبیؐ نے فرمایا تھا۔ اگر تمہاری بیوی نے اپنی باندی کو تمہارے لئے حلال کر دیا تھا تو میں تمہیں ایک سو درے ماروں گا' اور اگر حلال نہیں کیا تھا تو میں تم کو پتھروں سے سنگسار کروں گا۔ پھر جب تحقیق واقعہ کی تو پتہ چلا کہ اس شخص کی بیوی نے اس شخص کیلئے اپنی باندی کو حلال کر دیا تھا۔ پس انہوں نے اس شخص کے ایک سو درے مارے۔ قتادہؒ نے بیان کیا کہ میں نے اس سلسلہ میں حضرت حبیب بن سالم کو تحریر کیا تو انہوں نے یہ حدیث تحریر فرما کر روانہ کی۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ۔

۱۰۴۷: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' ابو بشر' خالد بن عرفطہ' حبیب بن سالم' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کرے تو اگر بیوی نے اجازت دے دی تو اس شخص کو ایک سو درے ماروں گا ورنہ اسے سنگسار کر دوں گا۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۰۴۸: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' حسن' قبیصہ' حضرت سلمہ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا فَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَسَلَّامٌ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ يُونُسُ وَمَنْصُورٌ قَبِيصَةَ۔

بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے سلسلہ میں کہ جس نے اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر لی تھی یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ اگر اس شخص نے زبردستی صحبت کر لی تو وہ باندی آزاد ہے اور اسے اس باندی کی مالکہ کو اسی قسم کی باندی ادا کرنا ضروری ہوگا اور اگر اس باندی نے بخوشی صحبت کرائی تو وہ باندی اس شخص کی ہو جائے گی اور اس باندی کی مالکہ عورت کو اس جیسی دوسری باندی ادا کرنا ضروری ہوگا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حسن سے یونس، عمرو، منصور اور سلام نے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے (البتہ) یونس اور منصور نے روایت میں قبیصہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا۔

۱۰۴۹: علی بن حسین، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا اور اس حدیث میں اس طرح مذکور ہے کہ اگر اس باندی نے بخوشی صحبت کرائی تو وہ باندی اور اس جیسی ایک دوسری باندی، بیوی کو شوہر کے مال میں سے دلوائی جائے گی۔

بَاب فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

باب: اغلام بازی کرنے والے کی سزا

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ۔

۱۰۵۰: عبداللہ بن محمد، عبدالعزیز، عمرو، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جس شخص کو قوم لوط کا عمل (اغلام بازی) کرتے دیکھو تو کرنے والے (یعنی اغلام باز) اور کروانے والے، دونوں افراد کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو سلیمان بن ہلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے اور عباد بن منصور نے عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے مرفوعاً اور ابن جریج نے ابراہیم، داؤد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

۱۰۵۱: اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن خثیم، سعید بن جبیر، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بکر (یعنی

ابْنُ خُثَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُؤْخَذُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ۔

کنوارا) شخص اگر اغلام بازی میں پکڑا جائے تو اس کو سنگسار کر دیا جائے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اغلام بازی کی سزا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اغلام بازی کرنے والے کی سزا قاضی یا امیر المؤمنین کی رائے پر موقوف ہے یعنی قاضی یا امام اغلام باز کو تعزیر کرے کتب فقہ میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَاب فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً

باب: جانور سے بدکاری کرنے والے کی سزا

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا أُرَاهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ۔

۱۰۵۲: عبداللہ بن محمد' عبدالعزیز' عمرو' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی چوپایہ سے زنا کیا تو اس شخص کو مار ڈالو اور اس کے ساتھ اس جانور کو بھی مار ڈالو عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ اس چوپایہ (جانور) کا کیا جرم ہے؟ عکرمہ خود ہی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے (جانور کو مار ڈالنے کی) بات اسلئے کی کہ جس جانور کے ساتھ ایسا برا کام کیا جا چکا ہو' ابن عباسؓ نے اس کے گوشت کھانے کو اچھا نہ سمجھا ہو۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ شَرِيكًا وَأَبَا الْأَحْوَصِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ و قَالَ الْحَكَمُ أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدَّ و قَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

۱۰۵۳: احمد بن یونس' شریک' ابوالاحوص اور حضرت ابوبکر بن عباس رضی اللہ عنہما' ابورزین' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چوپایہ سے بدکاری کرنے والے شخص پر کوئی حد نہیں لگائی جائے گی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عطاء نے اسی طریقہ سے بیان کیا اور حکم نے بیان کیا کہ اس شخص کے درے لگائے جائیں لیکن حد کے دروں سے کم' حسن نے بیان کیا کہ اس شخص کی سزا' زنا کرنے والے شخص جیسی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاصم کی روایت عمرو کی روایت کی تضعیف کر رہی ہے۔

بَاب إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْأَةُ

باب: اگر کوئی مرد اقرار زنا کرلے اور عورت منکر رہے؟

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

۱۰۵۴: عثمان بن ابی شیبہ' طلق' عبدالسلام' ابوحازم' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا۔

میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں نے فلانی عورت سے زنا کیا ہے اور اس عورت کا نام بھی لیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس عورت کو طلب فرمایا اور اس سے دریافت کیا مگر اس عورت نے انکار کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کے حد (زنا) لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

مرد کا اقرارِ زنا:

مذکورہ مرد کے حد لگائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ اس مرد کا زنا کا اقرار کرنا اس کے اُوپر حد جاری کرنے کے لئے کافی ہو گیا لیکن مرد کا اقرار کرنا عورت کے حد لگائے جانے کے لئے کافی نہیں جب تک کہ وہ خود اقرار نہ کرے یا چار گواہ نہ ہوں اس لئے آپ نے عورت کو حد نہیں لگائی اور چھوڑ دیا۔

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَبْنَاوِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ۔

۱۰۵۵: محمد بن یحییٰ' موسیٰ بن ہارون' ہشام' قاسم' خلاد' ابن میتب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی بکر اور قبیلہ بنی لیث میں سے ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس شخص نے ایک عورت کے ساتھ اپنے زنا کرنے کا چار دفعہ اقرار کیا تو آپ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے اور وہ شخص کنوارا تھا۔ پھر اس شخص سے عورت کے خلاف شہادت طلب کی گئی تو عورت نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ شخص جھوٹا ہے تو اس شخص پر حد قذف لگائی گئی (اور اس کے اسّی کوڑے مارے گئے)۔

حد قذف لگائے جانے کا واقعہ:

شخص مذکورہ نے مذکورہ عورت پر زنا کی تہمت لگائی اور اس نے اپنے لئے حد قبول کی۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے مذکورہ عورت سے زنا کرنے پر حسب ضابطہ شرع چار شاہد طلب فرمائے وہ شخص دعویٰ زنا پر گواہ نہ پیش کر سکا تو آپ نے اس شخص پر حد قذف لگائی۔ لقولہ تعالیٰ: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً (النور ۱۸:۴) یعنی جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت (زنا) لگائیں اور پھر وہ چار گواہ (زنا کے) پیش نہ کر سکیں تو اس شخص کے اسّی کوڑے لگائے جائیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ دُونَ الْجِمَاعِ فَيَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ

باب: کوئی شخص کسی عورت سے صحبت کے علاوہ تمام کام کرے پھر' پکڑے جانے سے قبل تائب ہو جائے؟

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۰۵۶: مسدد' ابوالاحوص' سماک' ابراہیم' علقمہ اور اسود' عبداللہ بن مسعود

الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَأَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً فَقَالَ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ! میں مدینہ کے کنارہ ایک عورت سے ملا اور میں نے صحبت کے علاوہ تمام کام کیا ہے۔تو اب میں حاضر خدمت ہوں' مجھے جو چاہیں سزا دے دیجئے۔عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا جرم چھپا دیا تھا اگر تم بھی اپنا جرم چھپا لیتے تو اچھا ہوتا۔آپ نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ وہ شخص چل دیا۔نبیؐ نے اسکے پیچھے ایک شخص روانہ کیا اور اس کو آپ نے طلب فرمایا اور اسکو یہ آیت سنائی: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ یعنی نماز کو قائم کرو' دن کے دونوں کناروں میں (اور ہر ایک فجر' ظہر' عصر میں) اور رات کے اندھیرے میں بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ حکم خاص اس شخص کیلئے ہے یا تمام لوگوں کے لئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں کے لئے۔

دن کے کناروں سے مراد:

دونوں کناروں سے مراد نمازِ فجر' ظہر' عصر سے اور رات کی تاریکی سے مراد مغرب' عشاء کے وقت کی نمازیں ہیں اور وضو کرنے سے گناہِ صغیرہ معاف ہو جانے کی تفصیل جلد اوّل کے ترجمہ میں عرض کی جا چکی۔بعض مفسرین نے مذکورہ بالا مسئلہ میں مزید تفصیل بیان فرمائی ہے۔

بَاب فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ

باب: غیر شادی شدہ باندی زنا کرے تو اس کی سزا

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ۔

۱۰۵۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عبیداللہ' ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنیؓ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا کہ غیر شادی شدہ باندی جب زنا کرے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ باندی زنا کرے تو اس کے درے مارو پھر اگر وہ زنا کرے تو اسکے درے مارو۔اگر پھر زنا کرے تو اس کے درے مارو۔پھر اگر وہ زنا کرے تو اس کو فروخت کر دو اگر چہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ ہو ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات اچھی طرح معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا یا چوتھی مرتبہ میں ارشاد فرمایا کہ اس باندی کو فروخت کر دو ایک رسی کے عوض اور ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ

۱۰۵۸: مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' حضرت ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيرٍ أَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کسی شخص کی باندی زنا کاری کرے تو اس کو حد لگائے اسے صرف شرمسار کر کے نہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کو تین مرتبہ تک حد (زنا) لگائی جائے اور اگر وہ چوتھی مرتبہ زنا کی مرتکب ہو تو اس کو فروخت کر دو اگر چہ (اس کی قیمت) بال کی رسّی ہی ملے۔

عرب کا خلافِ شرع طریقہ:

عرب کا یہ وطیرہ تھا کہ وہ لوگ باندی کے زنا کرنے کو عیب نہیں سمجھتے تھے صرف اس باندی پر غصہ ہو کر اور اس کو ڈرا کر اس شخص کے پاس چھوڑ دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ایسی باندی سے صرف ناراضگی ہی کافی نہیں بلکہ اس کو حد بھی لگائی جائے گی۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

۱۰۵۹: ابن نفیل' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس باندی کو ہر مرتبہ کتاب اللہ کے مطابق مارے (یعنی حد لگائے) اور اس کو صرف ڈانٹ ڈپٹ کر نہ چھوڑے یا حد مارنے کے بعد پھر اس کو ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے۔ اگر وہ باندی چوتھی مرتبہ زنا کرے تو پھر اس کو کتاب اللہ کے مطابق حد لگائے اس کے بعد اس باندی کو فروخت کر دے اگر چہ اس کی قیمت بال کی رسّی ہی وصول ہو۔

باندی کی حد کی مقدار:

باندی کی حد آزاد عورت کے مقابلہ میں آدھی ہے غیر محصنہ یعنی غیر شادی شدہ باندی کی حد پچاس کوڑے ہے کتب فقہ میں باندی کی حد سے متعلق تفصیلات مذکور ہیں۔

بَاب فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ

باب: مریض پر حد جاری کرنے کا بیان

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أُضْنِيَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ

۱۰۶۰: احمد بن سعید' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص بیمار پڑ گیا یہاں تک کہ وہ کمزور ہو کر ہڈی پر صرف کھال رہ گئی اس وقت اس شخص کے پاس کسی شخص کی باندی گئی اس کو دیکھ کر وہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس نے اس باندی سے صحبت کر لی۔ جب اس شخص کی

فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً۔

قوم کے لوگ اس شخص کے پاس مزاج پرسی کے لئے آئے تو اس شخص نے یہ واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تم لوگ آنحضرت ﷺ سے میرے متعلق دریافت کرو کیونکہ میں نے ایک باندی سے جماع کیا ہے جو میرے پاس آئی تھی۔ ان لوگوں نے یہ واقعہ خدمت نبوی میں عرض کیا اور کہا کہ ہم لوگوں نے تو ایسا مریض اور کمزور شخص کسی کو نہیں دیکھا جتنا کمزور اور مریض وہ شخص ہے۔ اگر ہم لوگ اس شخص کو آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوں تو اس شخص کی جسم کی ہڈیاں علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گی وہ تو صرف ہڈیوں پر کھال ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ درخت کی ایک سو شاخیں لے کر اس شخص کو ایک ہی مرتبہ مار دیں۔

قصاص یا دیت لازم ہونے کی صورت:

مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو درخت کی ایک سو شاخوں سے مارنا سو مرتبہ مارنے کے قائم مقام ہوگا پھر اگر وہ شخص مذکورہ طریقہ پر حد لگائی جانے کی صورت میں مر جائے تو اس شخص کا خون معاف ہے کسی پر قصاص یا دیت لازم نہ ہوگی۔

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِآلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَفَرَغْتَ قُلْتُ أَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيلُ فَقَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ قَالَ لَا تَضْرِبْهَا حَتَّى تَضَعَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

۱۰۶۱: محمد بن کثیر، اسرائیل، عبدالاعلیٰ، ابو جمیلہ، علیؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ کے اہلِ بیت میں سے کسی شخص کی باندی نے زنا کر لیا تو نبیؐ نے ارشاد فرمایا اے علیؓ! اُٹھو اور اس کے حد مارو آپ نے دیکھا تو اس باندی کے خون جاری تھا۔ میں واپس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ تم حد مار کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس باندی کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس باندی کے خون جاری ہے تو نبیؐ نے ارشاد فرمایا اچھا، اس باندی کو چھوڑ دو جب تک اس کا خون بند نہ ہو اس کے بعد اس پر حد قائم کرو اور تم لوگ اپنے غلام اور باندی پر حد قائم کیا کرو۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ابوالاحوص نے یہ روایت عبدالاعلیٰ سے روایت کی اور شعبہ نے عبدالاعلیٰ سے روایت بیان کی ہے البتہ اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس باندی کو حد نہ لگاؤ یہاں تک کہ اس کے بچہ پیدا ہو لیکن روایت کا اوّل زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي حَدِّ الْقَذْفِ

باب: جھوٹی تہمت لگانے والے کی حد کا بیان

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ

۱۰۶۲: قتیبہ، مالک، ابن ابی عدی، محمد بن اسحٰق، حضرت عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب

أَبِی عَدِیٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِی قَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنبَرِ فَذَكَرَ ذَاكَ وَتَلَا تَعْنِی الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَیْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ۔

میری تطہیر (پاکی) کے سلسلے میں آیت کریمہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تذکرہ فرمایا اور قرآن کریم تلاوت فرمایا اس کے بعد آپ جب منبر سے اُترے تو آپ نے دو مرد اور ایک عورت کے لئے (حد لگائے جانے کا) حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے انہیں حد لگائی۔

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْحَدِیثِ لَمْ یَذْكُرْ عَائِشَةَ قَالَ فَأَمَرَ بِرَجُلَیْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَمِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ قَالَ النُّفَیْلِیُّ وَیَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ۔

۱۰۶۳: نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحق سے اسی طریقہ پر مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے دونوں مردوں اور ایک عورت کو کہ جنہوں نے بری بات کہی تھی (نعوذ باللہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی) وہ مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت حمنہ بنت جحش تھی۔

بَابُ الْحَدِّ فِی الْخَمْرِ

باب: حد شراب

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَهٰذَا حَدِیثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَقِتْ فِی الْخَمْرِ حَدًّا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِیَ یَمِیلُ فِی الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَی بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَی الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ یَأْمُرْ فِیهِ بِشَیْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِینَةِ حَدِیثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ هٰذَا۔

۱۰۶۴: حسن بن علی، محمد بن مثنیٰ، ابو عاصم، ابن جریج، محمد بن علی، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کسی قسم کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ایک شخص نے شراب پی تو اسے نشہ ہو گیا اور وادی میں لڑکھڑاتا ملا تو اس شخص کو لوگ لے کر خدمت نبوی میں لے جانے لگے۔ جب وہ شخص ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مکان کے سامنے پہنچا تو وہ اچانک بھاگ گیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں داخل ہو کر ان سے لپٹ گیا پھر یہ پورا واقعہ خدمت نبوی میں عرض کیا گیا۔ آپ کو ہنسی آ گئی اور آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس شخص نے اس طرح کیا ہے؟ اور آپ نے اس کے سلسلے میں کوئی حکم نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن بن علی کی اس قسم کی حدیث ہے جس میں اہلِ مدینہ متفرد ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرابی کو معاف کرنے کی وجہ:

شخص مذکور کو آپ نے اس وجہ سے معاف فرما دیا کہ ثبوتِ شرعی سے اس شخص کا شراب پینا ثابت نہیں تھا۔ واضح رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے شرابی کی حد اسّی کوڑے مقرر فرمائی گئی۔ بذل المجہود ج ۵ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے۔

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

۱۰۶۵: قتیبہ' ابوضمرہ' یزید' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کو مارو۔ تو ہم لوگوں میں سے کسی شخص نے اسے ہاتھ سے' کسی نے اپنے جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے مارا۔ پھر جب فارغ ہوگئے تو قوم میں سے کسی نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کرے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح نہ کہو اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔

سزا یافتہ گنہگار کو برا کہنے کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے جب گنہگار کو سزا مل جائے تو اس کی برائی نہ کرو کیونکہ اس طرح برا کہنے سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ مسلمان کی ذلت سے شیطان خوش ہوگا تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی ایسی صورت میں تو یہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ مَا خَشِيتَ اللَّهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلَكِنْ قُولُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا۔

۱۰۶۶: محمد بن داؤد' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' حیوۃ اور ابن لہیعہ' ابن الہاد سے اس روایت میں اسی طریقہ پر بیان کیا گیا البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب لوگ اس شخص کو مار پیٹ کر فارغ ہو گئے تو آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اس شخص کو ڈانٹ ڈپٹ کرو تو لوگ اس کو یوں کہنے لگے: تجھے اللہ کا ڈر نہیں آیا۔ تجھے اللہ کا خوف نہیں ہے اور تجھے آنحضرت ﷺ سے بھی شرم و حیا نہیں آئی پھر اس شخص کو چھوڑ دیا۔ اس روایت کے اخیر میں یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن اے لوگو اس طرح کہو کہ اے اللہ اس شخص کی مغفرت فرما دے اور اس شخص پر رحم فرما اور بعض حضرات نے روایت میں کچھ کمی زیادتی کی ہے۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا

۱۰۶۷: مسلم بن ابراہیم' ہشام (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' ہشام' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے شرابی کو جوتوں اور کھجور کی چھڑیوں سے حد لگائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرابی کے چالیس کوڑے لگائے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو انہوں نے صحابہ رضی اللہ

وُلِّيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرِّيفِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْقُرَى وَالرِّيفِ فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ۔

عنہم کو بلایا لوگ آبادیوں کے قریب ہو گئے مسدد نے بیان کیا گاؤں اور آبادی سے (مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ شراب پینے لگے) تو اب شراب پینے والے شخص کی حد کے سلسلہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ سب سے جو ہلکی حد ہے وہی متعین کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے چالیس مرتبہ مارا۔ شعبہ نے (اس طرح) بیان کیا کہ اس کو دو لکڑی سے چالیس مرتبہ مارا۔

سب سے کم درجہ کی حد:

حدود میں سب سے کم درجہ کی حد حد قذف ہے جس میں اسی کوڑے لگائے جانے کا حکم ہے۔ قرآن میں اسی کی وضاحت فرمائی گئی ہے اسی حد قذف کے مطابق شراب کی حد بھی اسی کوڑے مقرر کیے گئے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

۱۰۶۸: مسدد، موسیٰ، عبدالعزیز، عبد اللہ بن داناج، حصین بن منذر رقاشی جو ساسان کے والد ہیں سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اس وقت لوگ حضرت ولید بن عقبہ کو لے کر آئے اور ان پر عمران نے (جو کہ حضرت کے آزاد کردہ غلام تھے) اور ایک حبشی نے گواہی دی تو ایک شخص نے (گواہی میں) بیان کیا کہ میں نے اس کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو شراب کی قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے شراب کی قے تبھی تو کی ہے جب اس نے پی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حد مارنے کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو حضرت حسن سے حد مارنے کے لئے حکم فرمایا۔ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ جس شخص نے خلافت کا مزہ حاصل کیا ہے اس کو بوجھ بھی برداشت کرنا چاہئے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہما جو خلیفہ ہیں وہ ہی حد ماریں یا اپنے کسی رشتہ دار کو حکم لگانے کا فرمائیں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر سے فرمایا تم حد لگا

وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ۔

دو۔ انہوں نے درّہ لے کر اس شرابی کو مارنا شروع کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ شمار فرماتے رہے جب چالیس پر پہنچے تو فرمایا کافی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے (شرابی کو) چالیس کوڑے مارے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس ہی مرتبہ مارا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے ہیں اور تمام مسنون ہے اور مجھ کو تو یہ چالیس (کوڑے) مارنا بہت پسندیدہ ہے۔

شرابی کی حد:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرابی کی حد اور حد قذف کی حد ایک ہی ہے یعنی اسی اسی کوڑے۔

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا وَلِّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّنَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ۔

۱۰۶۹: مسدد یحییٰ ابن ابی عروبہ داناج حصین بن منذر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے کی حد چالیس کوڑے مارے ہیں اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حد کو اسی کوڑوں سے مکمل فرمایا اور یہ تمام مسنون ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اصمعی نے بیان کیا وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص نے خلافت کی سہولیات حاصل کی ہیں اسی کو مشکلات بھی برداشت کرنے دو۔

بَاب إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

باب: جو شخص کئی مرتبہ شراب پیئے تو اسکی کیا سزا ہے؟

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ۔

۱۰۷۰: موسیٰ بن اسماعیل ابان عاصم ابوصالح حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو اور پھر اگر وہ (دوبارہ) شراب پئیں تو جب بھی ان کو کوڑے مارو اور اگر پھر بھی پئیں (یعنی تیسری مرتبہ) تو کوڑے مارو پھر (چوتھی مرتبہ) پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

شرابی کا قتل منسوخ ہے:

شرابی کو قتل کیے جانے کا حکم مندرجہ ذیل حدیث سے منسوخ ہے۔

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْخَامِسَةِ إِنْ شَرِبَهَا فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا فِي حَدِيثِ

۱۰۷۱: موسیٰ بن اسماعیل حماد حمید نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا اور آپ نے پانچویں مرتبہ میں فرمایا اگر وہ شخص (پانچویں مرتبہ) شراب پیئے تو اس کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ (راوی) ابوغطیف کی روایت میں بھی اسی طریقہ سے مذکور ہے کہ اس کو پانچویں مرتبہ میں قتل

أَبِي غُطَيْفٍ فِي الْخَامِسَةِ۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا حَدِيثُ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ وَرَفَعَ الْقَتْلَ وَكَانَتْ رُخْصَةً قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهَذَا

کر ڈالو۔

۱۰۷۲: نصر بن عاصم' یزید' ابن ابی ذئب' حارث' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نشہ کرے تو اس کو درے لگاؤ۔ اگر پھر (دوبارہ) نشہ کرے (شراب پیئے خواہ تھوڑی یا زیادہ) تو پھر اس کے درے لگاؤ اگر پھر (تیسری مرتبہ) شراب پیئے تو درے لگاؤ اور اگر وہ اس پر بھی نہ رکے تو چوتھی مرتبہ میں اس کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا عمرو بن ابی سلمہ نے اپنے والد' ابوسلمہ سے روایت کیا جب کوئی شخص شراب پیئے تو اس کو درے مارو اور اگر وہ پھر بھی نہ مانے (یعنی تین مرتبہ تک) تو پھر چوتھی مرتبہ اس شخص کو قتل کر دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سہیل نے ابوصالح سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا اور اس روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ چوتھی مرتبہ شراب پئیں تو ان کو قتل کر دو اور اسی طریقہ سے ابونعیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آپ سے ایسی ہی روایت ہے اور شرید کی روایت' حضرت رسول کریم ﷺ سے اور جدلی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے کہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۰۷۳: احمد بن عبدة' سفیان' زہری' حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب پیئے تو اس کو درے مارو اور اگر پھر (دوبارہ) پیئے تو درے مارو اور اگر وہ اس پر بھی نہ رکے تو تیسری یا چوتھی مرتبہ میں اس کو قتل کر دو پھر (صحابہؓ) ایک آدمی کو لائے جس نے کہ شراب پی رکھی تھی تو آپ نے اس شخص کو درے لگوائے پھر اس شخص کو لائے پھر اس کے درے مارے پھر اسے لایا گیا آپ نے اسے درے لگوائے پھر اسے لایا گیا تو آپ نے درے لگوائے اور اس کو قتل کرنے کا حکم اُٹھا لیا گیا جو کہ رخصت تھا۔

الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَمِخْوَلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا كُونَا وَافِدَيْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے اس حدیث کو اس وقت بیان فرمایا کہ جب انکے پاس منصور اور مخول بیٹھے ہوئے تھے ان سے زہری نے بیان کیا کہ تم اہلِ عراق کیلئے یہاں سے یہ روایت تحفتاً لیتے جانا۔

منسوخ حکم کی بابت حد شراب:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ شرابی کو قتل کیے جانے کا حکم منسوخ ہو گیا بہر حال شرابی پہلی مرتبہ یا زیادہ مرتبہ شراب پیئے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا أَدِي أَوْ مَا كُنْتُ لِأَدِيَ مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ۔

۱۰۷۴: اسماعیل بن موسیٰ' شریک' ابوحصین' عمیر بن سعید' علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کے حد لگاؤں اور وہ شخص (حد لگنے کی وجہ سے مر جائے) تو میں اسکی دیت نہیں ادا کروں گا سوائے شراب پینے والے شخص کے' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (پینے والے شخص کیلئے) کوئی حد مقرر نہیں فرمائی جو کچھ متعین کیا ہے وہ تو ہم لوگوں نے کیا ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ الْمِصْرِيُّ ابْنُ أَخِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ الْجَرِيدَةُ الرَّطْبَةُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ۔

۱۰۷۵: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ' ابن شہاب' حضرت عبد الرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں اب بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں' آپ اُونٹوں کے پالانوں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اُونٹوں کا کجاوہ ملاحظہ فرما رہے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ تو آپ نے لوگوں سے حکم فرمایا اس شخص کو (کسی چیز سے) مارو تو کسی شخص نے جوتے سے اور کسی شخص نے لاٹھی سے اس کو مارا اور کسی شخص نے کھجور کی چھڑیوں سے اس کو مارا۔ ابن وہب نے بیان کیا کہ یعنی کھجور کے درخت کے بغیر پتوں کے کچی اور تازہ چھڑیوں سے اس شرابی کو مارا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے کچھ مٹی لے کر اس شخص کے چہرہ پر ڈال دی۔

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۱۰۷۶: ابن سرح' عبد الرحمن' عقیل' ابن شہاب' حضرت عبد الرحمن بن ازہر کے والد سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شرابی شخص کو لے کر حاضر ہوئے آپ اس وقت غزوۂ حنین میں تھے۔ آپ نے اس شخص کے منہ پر مٹی ڈال دی اور صحابہ کرام رضی اللہ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ لَهُمْ ارْفَعُوا فَرَفَعُوا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ۔

عنہم سے اس شخص کو مارنے کا حکم دیا تو ان حضرات نے اپنے جوتوں سے اس شرابی کو مارا اور جوتوں کے علاوہ جو کچھ ان حضرات کے ہاتھ میں تھا اس سے مارا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا بس کرو اس پر لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کے بعد ابوبکر صدیقؓ حد شراب میں چالیس کوڑے لگاتے رہے پھر عمر فاروقؓ بھی اپنے ابتدائی زمانہ خلافت میں چالیس ہی کوڑے مارا کرتے تھے پھر اخیر زمانہ خلافت میں آپ نے اسی کوڑے مارے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی اسی کوڑے مارے اور کبھی چالیس کوڑے مارے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائے۔

بَاب فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حد لگائے جانے کا بیان

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ۔

۱۰۷۷: ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد' شعی ' زفر' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر قصاص لینے اور وہاں پر شعر پڑھنے اور مسجد میں حد لگانے سے منع فرمایا۔ (تا کہ مسجد میں شور وغل نہ ہو)

بَاب فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ

باب: حد میں مُنہ پر مارنے کا بیان

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ۔

۱۰۷۸: ابوکامل' ابوعوانہ' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی شخص کو (ادب کے سکھلانے کے لئے) مارے تو منہ کو بچائے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔

بَاب فِي التَّعْزِيرِ

باب: تعزیر کا بیان

۱۰۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ

۱۰۷۹: قتیبہ بن سعید' لیث ' یزید بن ابی حبیب' بکیر بن عبداللہ' سلیمان بن یسار' عبدالرحمٰن' جابر بن عبداللہ' حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے علاوہ (بطور تعزیر) دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں۔

جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۰۸۰: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' بکیر بن الاشج' سلیمان بن یسار' عبدالرحمٰن بن جابر' حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے۔ پھر انہوں نے پہلی روایت جیسی روایت بیان فرمائی۔

اَوَّلُ كِتَابِ الدِّيَاتِ

دیات کا بیان

بَابُ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ۔

باب: جان کے عوض جان لینا

۱۰۸۱: محمد بن علاء' عبداللہ بن موسیٰ' علی بن صالح' سماک بن حرب' عکرمہ' ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر میں سے قبیلہ بنو نضیر زیادہ باعزت تھا جس وقت قبیلہ بنی قریظہ میں سے کوئی آدمی بنو نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو اس کے عوض (بنو قریظہ میں بطور قصاص ایک شخص قتل کر دیا جاتا) اور جب قبیلہ بنو نضیر کا کوئی شخص بنو قریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو (قاتل) ایک سو وسق کھجور فدیہ ادا کر کے رہا کرا لیا جاتا۔ جب آنحضرتؐ کی بعثت ہوئی تو قبیلہ بنو نضیر کے ایک آدمی نے بنو قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا۔ بنو قریظہ کے لوگوں نے کہا کہ قاتل کو ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ ہم لوگ اس کو قتل کریں (قبیلہ بنو نضیر نے حسب سابق قاتل کو دینے سے انکار کر دیا) پھر ان لوگوں نے کہا کہ نبیؐ کی خدمت میں لے چلو آپ جو فیصلہ فرمائیں اس کو تسلیم کر لو یہ تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اس پر یہ آیت کریمہ: وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ نازل ہوئی یعنی اے نبی اگر آپ یہودیوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائیں عدل یہ ہے کہ جان کے عوض جان لی جائے پھر یہ آیت نازل ہوئی: أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ یعنی کیا وہ لوگ جاہلیت کے حکم کو پسند کرتے ہیں۔

بَابٌ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ أَوْ أَبِيهِ

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي ابْنُكَ هَذَا قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلِفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى۔

باب: بھائی یا والد کے قصور کرنے کی وجہ سے بھائی یا بیٹے پر گرفت نہیں کی جائے گی

۱۰۸۲: احمد بن یونس' عبید اللہ بن ایاد' حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میرے والد ماجد نے فرمایا جی ہاں۔ قسم ہے بیت اللہ شریف کے پروردگار کی۔ آپ نے فرمایا: سچ؟ میرے والد نے جواب دیا بلاشبہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' آپ مسکرائے اس لئے کہ میں کھلے طور پر والد کے ہم شکل تھا اور پھر میرے والد نے قسم کھائی کہ میں اس کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خبردار! نہ وہ تمہارے گناہ کی وجہ سے پکڑا جائے گا اور نہ تم سے اس کے گناہ میں مواخذہ ہوگا اور نبیؐ نے آیت: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى یعنی کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا' تلاوت فرمائی۔

بَابُ الْإِمَامِ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلٍ أَوْ خَبْلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ وَمَنْ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

باب: اگر حاکم صاحب حق کو خون کی معافی کا حکم دے

۱۰۸۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحٰق' حارث' سفیان' ابوشریح خزاعی سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص پر قتل کی آفت پڑ جائے یا جسم کے کسی عضو کے کاٹنے کی (مصیبت پڑ جائے) تو اس شخص کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا قصاص (یعنی جان کے بدلے جان لے) یا معاف کر دے یا دیت وصول کرے۔ پھر اگر وہ شخص ان کے علاوہ کوئی چوتھی بات اختیار کرنا چاہے تو اس شخص کے ہاتھوں کو پکڑ لو (یعنی اس کو وہ بات کرنے سے باز رکھو) اور جو شخص حد سے تجاوز کرے تو ایسے شخص کیلئے دردناک عذاب ہے۔

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ

۱۰۸۴: موسیٰ بن اسماعیل' عبد اللہ بن بکر' عطاء بن ابی میمونہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب بھی آپ کی خدمت میں کوئی ایسا مقدمہ پیش ہوتا جس

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ شَیْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ۔

میں قصاص لازم ہوتو آپ معاف کرنے کا حکم فرماتے (یعنی مقتول کے ورثاء سے قاتل کو معاف کرنے کی ترغیب فرماتے)

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَی وَلِیِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْوَلِیِّ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ فَخَلَّی سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّیَ ذَا النِّسْعَةِ۔

۱۰۸۵: عثمان بن ابی شیبہ ابومعاویہ اعمش ابوصالح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی دور نبوی میں قتل کر دیا گیا اور آپ کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا) تو آپ نے قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد فرمایا۔ قاتل نے عرض کیا یارسول اللہ! واللہ میں نے مقتول کو قتل کرنے کے ارادہ سے قتل نہیں کیا۔ رسول کریم ﷺ نے مقتول کے وارث سے فرمایا دیکھو! اگر یہ شخص سچا ہے اور تم نے اسے قتل کر دیا تو تم دوزخ میں جاؤ گے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے قاتل کو چھوڑ دیا اس (قاتل) کے دونوں ہاتھ تسمے سے بندھے ہوئے تھے وہ اپنے تسمہ کو کھینچتا ہوا نکلا اس دن سے قاتل کا نام ذَا النِّسْعَةِ یعنی تسمہ والا پڑ گیا۔

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِذِیُّ حَدَّثَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِی وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جِیءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِی عُنُقِهِ النِّسْعَةُ قَالَ فَدَعَا وَلِیَّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا وَلَّی قَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا كَانَ فِی الرَّابِعَةِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِهِ قَالَ فَعَفَا عَنْهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ النِّسْعَةَ۔

۱۰۸۶: عبیداللہ بن میسرہ یحییٰ بن سعید عوف حمزہ علقمہ بن وائل وائل بن حجرؓ سے مروی ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک قاتل آیا کہ جس کی گردن میں تسمہ بندھا ہوا تھا۔ آپ نے مقتول کے وارث کو طلب فرمایا اور آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا پھر اس کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کو (قاتل کو) لے جاؤ' جس وقت وہ لے کر چلنے لگا تو آپ نے فرمایا تم اس کو معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا قتل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کو (یعنی قاتل کو لے جاؤ) پھر چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا دیکھو! اگر تم اسکو معاف کر دو گے تو وہ اپنا گناہ اور مقتول کا گناہ دونوں اپنے اُوپر اُٹھائے گا۔ یہ سن کر مقتول شخص کے وارث نے اسکو چھوڑ دیا۔ وائل نے بیان کیا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ تسمہ کھینچتے ہوئے جا رہا تھا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِی جَامِعُ بْنُ

۱۰۸۷: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ یحییٰ بن سعید جامع بن مطر علقمہ بن حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔

مَطَرٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبَشِيٍّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَتَلَ ابْنَ أَخِي قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ ضَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلُ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ وَقَالَ مَرَّةً دَعْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ قَالَ فَأَرْسَلَهُ۔

۱۰۸۸: محمد بن عوف طائی' عبدالقدوس' یزید بن عطاء' سماک' علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبوی میں ایک حبشی شخص کو لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس شخص نے میرے بھتیجے کو قتل کر دیا ہے۔ آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا تم نے اس شخص کے بھتیجے کو کیسے قتل کیا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے اسکے سر پر کلہاڑی ماری ہے (وہ مر گیا) لیکن میں نے اسکو جان سے مار دینے کے ارادہ سے نہیں مارا تھا۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ مال موجود ہے کہ جس سے تم اسکی دیت ادا کر سکو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں تم کو چھوڑ دوں تو تم لوگوں سے سوال کر کے اسکی دیت جمع کر سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تیرے رشتہ دار تجھے مال دے دینگے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس پر آپ نے اس آدمی سے (یعنی مقتول کے چچا سے) فرمایا اسکو لے جاؤ۔ وہ اس کو قتل کرنے کے ارادہ سے لے کر چل دیا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ اس شخص کو قتل کر دیگا تو یہ بھی اسی جیسا ہو جائیگا یہ بات اس شخص نے سن لی (یعنی مقتول کے چچا نے) تو وہ شخص پھر اس حبشی کو لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یہ حاضر ہے جو چاہیں اسکے متعلق حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ شخص اپنا گناہ اور تمہارے بھتیجے کا گناہ اپنے سر پر لے کر دوزخ میں ہوگا۔ تو اس بات پر اس نے اس کو چھوڑ دیا (قتل نہیں کیا)۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ فَدَخَلَهُ عُثْمَانُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ آنِفًا قَالَ قُلْنَا يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۰۸۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحق' محمد بن جعفر' زیاد (دوسری سند) وہب' احمد بن سعید' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن ابوالزناد' عبدالرحمٰن بن حارث' محمد بن جعفر' زیاد بن سعد بن ضمیرہ' حضرت عروہ بن زبیر اپنے والد سے اور دادا سے روایت کرتے ہیں اور وہ دونوں حضرات غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ پھر ہم وہب کی حدیث کی طرف آتے ہیں کہ محلم بن جثامہ لیثی نامی شخص نے اسلام کے دور میں قبیلہ اشجع میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا اور یہ (سب سے) پہلی دیت ہے جس کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو عیینہ نے اشجعی کی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ وَلَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللّٰهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي قَالَ أَبُو دَاوُد عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ تَرَكَا الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضُمَيْرَةَ الضُّمَرِيَّ ح و أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهَذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُوسَى وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتْ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتْ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَا وَاللّٰهِ حَتَّى أُدْخِلَ

طرف سے گفتگو کی کیونکہ وہ قبیلہ غطفان میں سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی جانب سے گفتگو کی اس لئے کہ وہ خندف میں سے تھا تو کافی آوازیں بلند ہوئیں اور (دونوں فریق کی جانب سے گفتگو میں) شور وغل برپا ہوا' آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عیینہ تم دیت نہیں لیتے ہو؟ عیینہ نے جواب دیا: نہیں' اللہ کی قسم میں دیت نہیں لوں گا جس وقت تک کہ میں اس شخص کی عورتوں کو وہی تکلیف اور غم نہ پہنچاؤں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے۔ پھر صدائیں بلند ہوئیں اور خوب لڑائی اور شور وغل برپا ہوا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تم دیت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث میں سے کھڑا ہوا کہ جس کو مکیتل کہا کرتے تھے وہ شخص اسلحہ باندھے ہوئے تھا اور ہاتھ میں (تلوار کی) ڈھال لئے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس قتل کرنے والے شخص کے یعنی محلم کے شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں جس طرح کچھ بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کے لئے پہنچیں تو کسی نے پہلی بکری کو تو مار دیا کہ جس کی وجہ سے آخری بکری بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو آپ آج ایک دستور بنا لیجئے اور کل اس کو ختم کر دیجئے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پچاس اُونٹ اب ادا کرے اور پچاس اُونٹ اس وقت ادا کرے جب ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئیں (چنانچہ آپ نے اس شخص سے دیت ادا کرائی) اور یہ واقعہ دورانِ سفر پیش آیا تھا محلم ایک طویل قد گندمی رنگ کا شخص تھا وہ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا لوگ بیٹھے تھے کہ وہ بچتے بچاتے آنحضرت ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گناہ کیا ہے جس کی آپ کو اطلاع ملی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں آپ میرے لئے دُعائے مغفرت فرما دیجئے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس شخص کو اپنے اسلحہ سے قتل کیا ہے؟ اے اللہ! محلم کی مغفرت نہ کرنا آپ نے یہ بات بآوازِ بلند فرمائی (راوی)

عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هَذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ زَادَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

ابوسلمہ نے یہ اضافہ کیا کہ محلم یہ بات سن کر کھڑا ہوگیا اور وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا(راوی) ابن اسحق نے بیان کیا کہ محلم کی قوم نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت:

مذکورہ حدیث کے جملہ ''شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں'' کا مطلب یہ ہے کہ ابھی اسلام کا شروع زمانہ ہے اگر قانون اسلام کے مطابق آپ قصاص میں اس شخص کو قتل کریں گے تو اس شخص کے دوسرے متعلقین جو کہ ابھی کافر ہیں' وہ اسلام نہیں لائیں گے۔ بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں یہ کہا ہے کہ مفہومِ حدیث یہ ہے کہ اگر آپ قصاص نہیں لیں گے اور قتل کرنے والے سے دیت وصول کر کے اس کو معاف فرمادیں گے تو عرب کے دیگر قبائل مسلمان نہ ہوں گے اور وہ اسلام سے نفرت اس بنیاد پر کریں گے کہ اسلام میں قاتل پر قصاص نہیں ہے پس یہ مثال صادق آئے گی کہ تم نے ایک بکری جو کہ ریوڑ کے شروع میں تھی اس کو مار کر بقیہ ریوڑ کی تمام بکریوں کو بھگا دیا اور بکریوں کی دوسری مثال کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ آج تو دیت وصول فرمائیں پھر آئندہ قاتل سے قصاص لیں تو سابقہ حکم منسوخ ہو جائے گا کیونکہ دیت ہمیشہ تو نہیں لی جائے گی۔ واللہ اعلم

بَابُ وَلِيِّ الْعَمْدِ يَرْضَى بِالدِّيَةِ

باب: مقتول کا ولی اگر دیت لینے پر رضامند ہو تو دیت دلائی جائے گی

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۰۹۰: مسدد بن مسرہد' یحیٰ بن سعید' ابن ابی ذئب' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے قبیلہ خزاعہ والو! تم لوگوں نے قبیلہ ہذیل میں سے اس آدمی کو قتل کر دیا اور میں اس کو دیت ادا کراؤں گا تو پھر ہمارے اس حکم کے بعد جس کا بھی کوئی مقتول ہو تو لوگوں (ورثاء) کو دو اختیار حاصل ہیں یا تو وہ لوگ دیت وصول کریں ورنہ قاتل کو قتل کر دیں۔

قتل عمد میں قصاص ہے:

مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ قتل عمد ہو اور قتل کی مختلف اقسام ہیں جن کی مفصل بحث تنویر الحواشی شرح سراجی ص ۶ پر تفصیلی طور پر مذکور ہے۔

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُودَى أَوْ يُقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي قَالَ الْعَبَّاسُ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۰۹۱: عباس بن ولید' ان کے والد' اوزاعی' یحییٰ (دوسری سند) احمد بن ابراہیم' ابوداؤد' حرب' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب فتح مکہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو تو اس شخص کو اختیار حاصل ہے یا (قاتل سے) دیت وصول کرے یا قصاص (جان کے بدلہ جان) لے یہ حکم سن کر ایک یمنی شخص جس کا نام ابوشاہ تھا' اُٹھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم تحریر فرما دیں۔ عباس بن ولید (راوی) کہتے ہیں کہ ابوشاہ نے اُكْتُبْ لِي کے بجائے اُكْتُبُوا لِي کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو یہ حکم تحریر کرا دو اور یہ احمد کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ (اس شخص نے اس طرح کہا تھا) مجھے آنحضرت ﷺ کا خطبہ تحریر کر دو۔

بَابِ مَنْ يَقْتُلُ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ

باب: قاتل سے دیت وصول کر کے قتل کرنا

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ۔

۱۰۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' مطر' حسن' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس شخص کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا جو کہ دیت وصول کر کے (قاتل کو) قتل کرے (یعنی ایسے شخص سے ضرور قصاص لیا جائے گا)۔

بَاب فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سَمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ أَيُقَادُ مِنْهُ

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ فَقَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَارُونُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَاةً مَسْمُومَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذِهِ أُخْتُ مَرْحَبٍ الْيَهُودِيَّةُ الَّتِي سَمَّتْ النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ

باب: زہر کھلانے والے شخص سے قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟

۱۰۹۳: یحییٰ بن حبیب' خالد بن حارث' شعبہ' ہشام' انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت' آنحضرت ؐ کے پاس زہر آلود بکری لے کر آئی۔ آپ نے اس میں سے کھا لیا پھر اس کو لوگ پکڑ کر نبیؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس سے معلوم کیا کہ تم نے کس وجہ سے زہر ملایا؟ اس نے جواب دیا میں نے آپ کو جان سے مارنے کی نیت سے زہر ملایا تھا' آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی یہ کام نہیں کرنے دے گا یا (آپ نے یہ فرمایا) اللہ تعالیٰ تم کو میرے اُوپر مسلط نہیں کرے گا۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا آپ حکم فرمائیں تو ہم اس کو قتل کر دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ انس ؓ نے فرمایا پھر اس زہر کا اثر ہمیشہ میں آپ کے مسوڑھوں میں دیکھتا رہا۔

۱۰۹۴: داؤد بن رشید' عباد بن عوام (دوسری سند) ہارون بن عبد اللہ' سعید بن سلیمان' عباد' سفیان' حسین' زہری' سعید' حضرت ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودیہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک زہر آلود بکری بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کوئی اُلجھاؤ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عورت مرحب نامی شخص کی ہمشیرہ تھی کہ جس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کے گوشت میں) زہر ملا کر دیا تھا۔

۱۰۹۵: سلیمان' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ خیبر کی رہنے والی ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور نبیؐ کی خدمت میں وہ (زہر آلود بکری) ہدیۃً بھیجی آپ نے اس میں سے (شانہ کا کچھ گوشت لے کر) کھایا اور آپ کے ہمراہ کچھ صحابہ ؓ نے بھی کھایا پھر آپ نے ان حضرات سے فرمایا ہاتھ اُٹھالو اور آپ نے اس عورت کے پاس کسی کو بھیج کر اسے طلب فرمایا پھر اس سے دریافت فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا۔ اس نے عرض کیا

قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُودِيَّةُ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

آپ کو یہ بات کس نے بتلائی؟ آپ نے ارشاد فرمایا مجھ سے شانے نے بتلایا جو کہ میرے ہاتھ میں ہے (یعنی معجزہ کے طور پر خود دست کے گوشت نے بتلا دیا کہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے) اس عورت نے جواب دیا بلاشبہ میں نے زہر ملایا۔ آپ نے دریافت فرمایا (زہر ملانے سے) تمہارا کیا مقصد تھا؟ اس عورت نے جواب دیا میں نے اپنے دِل میں یہ کہا کہ اگر تو یہ اللہ کے پیغمبر ہیں تو ان کو زہر نقصان نہیں دیگا اور اگر آپ پیغمبر نہیں ہیں تو ہم لوگوں کو آپ کی طرف سے آرام مل جائیگا یعنی ہم سب آپ سے نجات حاصل کر لینگے) تو نبیؐ نے اس عورت کا جرم معاف فرما دیا اور اس عورت کو کوئی سزا نہیں دی اور نبیؐ کے بعض صحابہؓ میں سے کہ جنہوں نے گوشت تناول کیا تھا' وہ (زہر آلود گوشت کھانے کی وجہ سے) وفات پا گئے اور نبیؐ نے اسی زہر کی وجہ سے اپنے دونوں مونڈھے کے درمیان سینگی لگوائی اور ابوہند نے گائے کے سینگ اور چھری سے آپ کے سینگی لگائی اور ابوہند قبیلہ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْحِجَامَةِ۔

۱۰۹۶: وہب بن بقیہ' خالد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری ہدیتاً بھیجی۔ پھر انہوں نے حدیث کو اسی طریقہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ بشر بن براء بن معرور انصاریؓ صحابی اس گوشت کے تناول کرنے سے وفات پا گئے۔ آپ نے اس عورت کو بلایا اور دریافت فرمایا تم نے ایسا کس وجہ سے کیا؟ آگے جابرؓ کی حدیث کی طرح بیان فرمایا۔ اسکے بعد آنحضرتؐ نے حکم فرمایا اور وہ عورت قتل کر دی گئی (یعنی حضرت بشر بن براء صحابی کے قصاص میں اس عورت کو قتل کر دیا گیا) اس روایت میں حجامت (سینگی) لگائے جانے کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَّلَ بِهِ أَيُقَادُ مِنْهُ

باب: جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے یا اس کا کوئی عضو کاٹ دے تو قصاص لیا جائے گا

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۱۰۹۷: علی بن جعد' شعبہ (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حسن' سمرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم بھی اس شخص کو قتل کر دیں گے اور جو شخص

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

اپنے غلام کو جدع کرے گا یعنی ناک' کان کاٹے گا) تو ہم بھی اس کو جدع کریں گے (یعنی اس کے ناک' کان کاٹیں گے)

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَیْنَاهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِیثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَ حَدِیثِ مُعَاذٍ۔

۱۰۹۸: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' ان کے والد قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا تو ہم بھی اس کو خصی کریں گے پھر شعبہ اور حماد کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوداؤد طیالسی نے اس حدیث کو ہشام سے معاذ کی روایت جیسی روایت نقل کی ہے۔

منسوخ شدہ حکم بابت قصاص:

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مذکورہ حکم منسوخ ہے کیونکہ آقا سے اس کے غلام کا قصاص نہیں لیا جاتا۔ تفصیل کے لئے بذل المجہود ملاحظہ فرمائیں بہر حال مندرجہ ذیل حدیث سے بھی مذکورہ حکم ناسخ ہونا واضح ہے۔

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ زَادَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِیثَ فَكَانَ یَقُولُ لَا یُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ۔

۱۰۹۹: حسن بن علی' سعید بن عامر' ابن ابی عروبہ' قتادہ سے اسی طرح روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر اس حدیث کے راوی حسن' اس حدیث کو بھول گئے اور وہ کہنے لگے کہ آزاد شخص غلام کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا یُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ۔

۱۱۰۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حسن سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِیمٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا سَوَّارٌ أَبُو حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَارِیَةٌ لَهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَیْحَكَ مَا لَكَ قَالَ شَرًّا أَبْصَرَ لِسَیِّدِهِ جَارِیَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِیرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ یُقْدَرْ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۰۱: محمد بن حسن' محمد بن بکر' سوار' عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص چیختا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اسکی باندی تھی۔ آپ نے فرمایا او بھلے مانس! تجھے کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا بہت برا ہوا میرے مالک کی ایک باندی تھی میں نے اسکو دیکھ لیا تو اس نے مارے غیرت کے میرا عضو مخصوص کٹوا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے مالک کو بلاؤ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ مل نہ سکا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ تم آزاد ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اگر میرا مالک زبردستی مجھے غلام بنانا چاہے) تو میری کون

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي قَالَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

شخص امداد کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک مسلمان شخص یا ہر ایک صاحب ایمان تمہاری امداد کرے گا۔

غلام آزاد کرنے کے لئے حکم کا اختیار:

اگر کوئی آقا اپنی باندی یا غلام کو بلاوجہ شرعی تکلیف پہنچائے یا اُنکی طاقت سے زیادہ کام لے تو حاکم کو اس غلام یا باندی کو آزاد کر دینا جائز ہے۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۲۸ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پارہ ۲۹

بَابُ الْقَسَامَةِ

۱۱۰۲ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكُبْرَ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ أَتَحْلِفُونَ

باب: قسامت کا بیان

۱۱۰۲: عبیداللہ بن عمر محمد بن عبید حماد یحییٰ بشیر حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور ایک نخلستان میں دونوں علیحدہ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل قتل کیے گئے ان کے متعلقین نے یہودیوں پر تہمت لگائی پھر ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور چچا زاد بھائی حویصہ اور محیصہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن جو چھوٹا بھائی تھا اس نے اپنے بھائی کے معاملہ میں آپ سے گفتگو کی تو آنحضرت ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا تم اپنے سے بڑے آدمی کی عظمت و احترام کرو یا تم اپنے سے بڑے شخص کو بات کہنے دو۔ پھر ان دونوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے پچاس شخص یہودیوں کے شخص پر قسم کھائیں (جس پر قتل کا شک ہو) پھر وہ اپنا گلا حوالے کر دے۔ ان لوگوں نے عرض کیا ہم نے تو قتل کرتے ہوئے نہیں دیکھا پھر ہم کس طرح قسم کھائیں گے آپ نے فرمایا پھر یہودیوں کے پچاس شخص قسم کھا کر اپنے آپ کو رہا کرا لیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں۔ راوی نے بیان کیا پھر آپ نے اپنی طرف سے ان کو دیت عطا فرمائی۔ سہل نے بیان کیا کہ میں ایک دن ان لوگوں کے اُونٹ باندھنے کی جگہ گیا وہاں پر ایک اُونٹ نے مجھے لات ماردی۔ حماد نے بھی یہی یا اس قسم کی بات کہی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھانے کے لئے تیار ہو اور اپنے قتل

خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمًا و قَالَ عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرْ الِاسْتِحْقَاقَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

کرنے والے شخص کے خون کے مستحق بنتے ہو؟ بشر نے اپنی روایت میں دم کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ بشر کے علاوہ دوسرے راویوں نے یحییٰ سے حماد کی طرح روایت کیا ہے۔ ابن عیینہ نے یحییٰ سے تو رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے ابتداء کی: یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے اپنے آپ کو چھڑالیں گے اور انہوں نے خون کے استحقاق کا تذکرہ نہیں کیا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔

قسامت کی وضاحت:

جس وقت کسی قتل کئے گئے شخص کی نعش کسی محلہ میں پڑی ملے اور اس کے قاتل کے بارے میں معلوم نہ ہو تو جن اہل محلہ پر قتل کرنے کا الزام ہو ان سے پچاس قسم لیں گے اگر اہل محلّہ پچاس افراد سے کم ہوں تو ان سے ہی دو بارہ سہ بارہ قسمیں لے کر پچاس قسمیں پوری کریں گے شریعت میں اسی کا نام قسامت ہے۔ واضح رہے کہ یہ احکام یا دیگر حدود پر دیت کے احکام دارالاسلام میں جاری ہوں گے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۱۰۳: احمد بن عمرو ابن وہب مالک ابولیلیٰ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے بزرگوں سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کسی پریشانی کی بنا پر خیبر کی طرف نکل گئے؟ پھر محیصہ واپس آئے اور بتایا کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا ہے اور انہیں کسی گڑھے یا چشمہ میں پھینک دیا گیا ہے۔ پھر وہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا اللہ کی قسم تم نے ہی اس کو قتل کیا ہے انہوں نے بیان کیا تو وہ ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ محیصہ نے یہ پورا واقعہ بیان کرنا شروع کیا اور یہ خیبر میں تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا عمر کے لحاظ سے بزرگی قائم رکھو بزرگی قائم رکھو اس کے بعد حویصہ نے بیان کیا پھر محیصہ نے بھی بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا یا تو یہ لوگ دیت ادا کر دیں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سلسلہ میں خط لکھا۔ ان لوگوں نے اس خط کا یہ جواب تحریر کیا کہ اللہ کی قسم ہم لوگوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمٰن سے ارشاد فرمایا کیا تم لوگ قسم کھا کر اپنے بھائی کے خون کا قصاص وصول کرو گے تو انہوں نے عرض کیا نہیں پھر

لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا یہودی لوگ تمہارے لئے قسم کھائیں گے۔انہوں نے عرض کیا وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں پھر آپ نے اپنی طرف سے ایک سو اُونٹنیاں بطور دیت عطا فرمائیں۔ یہاں تک کہ وہ اُونٹنیاں ان کی گھروں میں ان کے پاس پہنچ گئیں۔سہل نے بیان کیا ان ہی میں سے ایک لال رنگ کی اُونٹنی نے میرے لات ماری تھی۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ۔

۱۱۰۴: محمود بن خالد' کثیر بن عبید (دوسری سند) محمد بن صباح' سفیان' ولید' ابوعمرو' عمرو بن شعیب اپنے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے قسامت میں ایک شخص کو بحرۃ الرغاء میں سمندر کے کنارے قتل کیا جو کہ قبیلہ بنی نصر بن مالک سے تھا راوی کہتے ہیں کہ قاتل اور مقتول دونوں کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا اور یہ محمود بن خالد کے الفاظ ہیں۔ بِبَحْرَةٍ کا لفظ صرف محمود نے کہا ہے۔لِيَّةِ الْبَحْرِ کے کنارے پر۔

حرۃ الرغا اور لیۃ البحر' قتل عمد میں قصاص لازم ہے:

حرۃ الرغا ایک گاؤں کا نام ہے اور لیۃ البحر ایک پہاڑی کا نام ہے جو شہر طائف میں واقع ہے بعض حضرات نے کہا کہ لیہ ایک وادی کا نام ہے۔

مذکورہ حدیث منقطع ہے اور اس حدیث کی سند کمزور ہے بہر حال قتل عمد میں بہر صورت قصاص واجب ہوتا ہے اس مسئلہ میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا اختلاف ہے بذل المجہود میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَاب فِي تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں قصاص ترک کرنے کا بیان

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا فَقَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونِي بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ هَذَا قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ

۱۱۰۵: حسن بن محمد' ابونعیم' سعید' بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انصار میں سے جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے پھر وہاں پر پہنچ کر (تمام لوگ) علیحدہ علیحدہ ہو گئے پھر ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا۔جس جگہ وہ شخص مقتول ہونے کی حالت میں ملا تھا وہاں کے لوگوں سے انہوں نے کہا کہ تم نے اس شخص کو قتل کیا ہے۔ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں۔ اس کے بعد ہم تمام لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔راوی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم گواہ پیش کرو اس شخص پر کہ جس نے اس کو قتل کیا ہے' ان لوگوں نے جواب دیا ہمارے پاس گواہ موجود نہیں۔آپ نے

فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

فرمایا پھر وہ لوگ (یعنی جن کے بارے میں تمہارا خیال ہے کہ انہوں نے قتل کیا ہے) تمہارے واسطے قسم کھائیں گے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ یہود کے حلف کرنے پر رضامند نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ برا لگا کہ اس شخص کا خون برباد ہو جائے (یعنی نہ تو قاتل سے قصاص لیا جائے اور نہ دیت وصول کی جائے) آپ نے زکوٰۃ کے اُونٹ میں سے ایک سو اُونٹ اس کی دیت میں ادا کیے۔

۱۰۶ا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هَذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔

۱۰۶ا: حسن بن علی' ہشیم' ابوحیان' عبادہ بن رفاعہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی خیبر میں قتل کیا گیا تو اس شخص کے ورثاء خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے ان سے فرمایا تمہارے پاس دو ایسے شاہد موجود ہیں جو کہ تم لوگوں کے ساتھی کے قتل کئے جانے کی شہادت دیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہاں پر تو مسلمانوں میں سے کوئی موجود نہیں تھا اور وہ تو تمام کے تمام یہودی ہیں اور لازمی طور پر وہ لوگ اس سے زیادہ بڑے کام کی جرأت کر سکتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ان لوگوں میں سے پچاس آدمی منتخب کر لو اور ان سے قسم کھلواؤ مگر ان لوگوں نے انکار کر دیا پھر آپ نے اس کی دیت اپنی طرف سے ادا فرمائی۔

۱۰۷ا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ قَالَ إِنَّ سَهْلًا وَاللَّهِ أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَتِيلٌ فَدُوهُ فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ۔

۱۰۷ا: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن بجید سے مروی ہے کہ سہل نے اس حدیث میں وہم کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کو تحریر کیا کہ تم لوگوں کے درمیان ایک مقتول ملا ہے تو اب تم لوگ اس مقتول کی دیت ادا کرو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ پچاس قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اس شخص کو نہ قتل کیا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی (روایت میں) ایک سو اُونٹ ادا فرمائے۔

۱۰۸ا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

۱۰۸ا: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار انصار حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْيَهُوْدِ وَبَدَاَ بِهِمْ يَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ رَجُلًا فَاَبَوْا فَقَالَ لِلْاَنْصَارِ اسْتَحِقُّوْا قَالُوْا نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةً عَلَى يَهُوْدَ لِاَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ۔

ﷺ نے پہلے یہود سے فرمایا تم لوگوں میں سے پچاس اشخاص حلف لیں انہوں نے انکار کیا۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا تم لوگ اپنا حق (حلف کر کے) ثابت کرو۔ ان لوگوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم لوگ غیب کی بات پر قسمیں کھائیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہود سے ان کی دیت ادا کرائی کیونکہ اس کی لاش ان لوگوں کے ہاں (پاس) سے ملی تھی۔

باب اَيُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ بِحَجَرٍ اَوْ بِمِثْلِ مَا قَتَلَ

باب: کیا جس طرح قاتل نے پتھر وغیرہ سے قتل کیا اسی طریقہ سے اسے بھی قتل کیا جائے

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَاْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَاُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرَضَّ رَاْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

۱۱۰۹: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک لڑکی اس طرح پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں سے کچل دیا گیا تھا تو اس سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں فلاں شخص نے یہاں تک کہ اس یہودی کا بھی نام لیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کر کے بتایا۔ پھر اس یہودی کو پکڑ کر لایا گیا تو اس نے اقرار کیا اور آنحضرت ﷺ نے اس (یہودی) کا بھی سر کچلنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوبَ نَحْوَهُ۔

۱۱۱۰: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' ابوقلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے انصار کی کسی لڑکی کو اس کے زیور کی وجہ سے جان سے مار ڈالا اور پھر اس کو ایک کنویں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھروں سے کچل ڈالا پھر وہ شخص پکڑا گیا اور آپ کے روبرو پیش کیا گیا آپ نے اس کے رجم کرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص مر جائے تو اس شخص کو سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں ایوب سے ابن جریج نے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ اَنَسٍ اَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَاْسَهَا يَهُوْدِيٌّ بِحَجَرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَقَالَتْ لَا بِرَاْسِهَا قَالَ مَنْ

۱۱۱۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' شعبہ' حضرت ہشام بن زید اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک لڑکی زیور پہنے ہوئے تھی اس لڑکی کو ایک یہودی شخص نے پکڑ لیا اور پتھر سے اس کا کچل دیا پھر نبی ﷺ اس لڑکی کے پاس تشریف لے گئے اور ابھی اس کی زندگی کی کچھ رمق باقی تھی۔ آپ نے اس سے معلوم کیا تمہیں کس نے قتل کیا ہے کیا فلاں فلاں شخص نے؟ اس لڑکی نے اپنے سر کے اشارہ سے بتلایا کہ نہیں۔ پھر

قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ نَعَمْ بِرَأْسِهَا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تمہیں قتل کیا ہے؟ پھر اس لڑکی نے اپنے سر کے اشارہ سے انکار کیا پھر آپ نے اس لڑکی سے تیسری مرتبہ دریافت فرمایا کہ کیا فلاں شخص نے تمہیں قتل کیا ہے؟ اس لڑکی نے اپنے سر کے اشارے سے بتلایا جی ہاں۔ پھر آپ نے اس لڑکی کے قاتل کے بارے میں حکم فرمایا اور اسے دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کر دیا گیا۔

حنفیہ کے نزدیک قصاص صرف تلوار سے لینا درست ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا چاہے قاتل' مقتول کو کسی دھار والے آلہ یا کسی بھی طریقہ سے قتل کرے گویا تلوار کے علاوہ کسی دیگر چیز سے قصاص لینا درست نہیں ہے۔ ان کی دلیل طحاوی شریف کی حدیث ((لَا قَوْدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ)) ہے یعنی تلوار کے علاوہ کسی چیز سے قصاص نہیں لیا جائے گا اور باقی تینوں ائمہ کے نزدیک تلوار کے علاوہ سے بھی قصاص درست ہے یعنی جس چیز یا جس طریقہ سے قاتل قتل کرے تو اس کو بھی اسی طریقہ سے قتل کیا جائے گا ان حضرات کی دلیل مذکورہ حدیث نمبر ۱۱۱۱ ہے حنفیہ نے اس حدیث کے مختلف جوابات دیئے جس کی تفصیل بذل المجہود میں مذکور ہے۔

بَابُ أَيُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

باب: مسلمان کو کافر کے بدلے قتل کئے جانے کا بیان

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا۔

۱۱۱۲: احمد بن حنبل' مسدد' یحییٰ' سعید' قتادہ' حسن' قیس بن عباد سے مروی ہے کہ میں اور اشتر بن مالک علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص حکم ارشاد فرمایا جو دوسروں سے نہ فرمایا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے جو میری کتاب میں ہے مسدد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے ایک کتاب نکالی امام احمد فرماتے ہیں کہ اپنی تلوار کے غلاف سے نکالی۔ اس میں یہ تحریر تھا کہ تمام اہل اسلام کا خون برابر ہے ہر ایک مسلمان شخص دوسرے مسلمان کے عوض قتل کیا جائے گا اور وہ ایک ہاتھ ہیں اپنے غیر (کافر) پر اور ان کا ادنیٰ آدمی بھی ان کے عہد و پیمان کا ذمہ دار ہوگا۔ خبردار کوئی صاحب ایمان شخص کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے نہ ذمی اپنے اقرار میں۔ اور جو شخص دین میں نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اسی کو ہوگا اور جو شخص دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا کسی نئی بات کرنے والے کو اپنے پاس جگہ (پناہ دے) تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ' ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ مسدد ابی عروبہ سے روایت کرتے کہ انہوں نے ایک کتاب نکالی۔

ذمی کے بدلہ مسلمان کو قتل کرنا:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کسی ذمہ کافر یعنی اس کافر کے جو کہ دارالاسلام میں جزیہ ادا کر کے رہتا ہو اس کو کسی مسلمان نے قتل کر دیا وہ مسلمان اس ذمی کے بدلہ قتل کیا جائے گا دلیل یہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا: ((دمائهم كدمائنا واموالهم كاموالنا))۔

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَلِيٍّ زَادَ فِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ۔

۱۱۱۳: عبیداللہ بن عمرو ہشیم یحییٰ عمرو بن شعیب اپنے والد اور انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان فرمائی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ان لوگوں میں سے معمولی شخص پناہ دے سکتا ہے اور مالِ غنیمت میں عمدہ جانور اور کمزور جانور والا برابر ہوگا اور جو شخص لشکر سے باہر نکلے اور جنگ کرے اور جو لشکر ہی میں بیٹھا رہے (وہ بھی مالِ غنیمت میں برابر حصہ کا حقدار ہوگا)

بَاب فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ

باب: جو شخص اپنی بیوی کے پاس کسی غیر شخص کو پائے کیا وہ اس شخص کو قتل کر دے

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ۔

۱۱۱۴: قتیبہ بن سعید عبدالوہاب عبدالعزیز بن محمد سہیل ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی غیر آدمی کو دیکھے تو کیا وہ شخص اس آدمی کو مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو عزت عطا فرمائی حق کے ساتھ (یعنی میں اس آدمی کو قتل کروں گا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! تم لوگوں کے سردار کیا کہتے ہیں راوی عبدالوہاب نے بیان کیا آپ نے فرمایا دیکھو سعد کیا کہہ رہے ہیں (غیرت دلانے کے لئے بھی)

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ۔

۱۱۱۵: عبداللہ بن مسلمہ مالک سہیل ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو مہلت دوں چار گواہ اکٹھا کرنے تک؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں (ضرور)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا اظہارِ غیرت:

حضرت سعد نے پھر فرمایا یا رسول اللہ میں تو ایسے شخص کو اسی وقت قتل کر ڈالوں گا۔ یہ سن کر آپ نے انصار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو تم لوگوں کے سردار کیا کہہ رہے ہیں؟ اور مجھ کو ان سے بھی زیادہ غیرت ہے یعنی ایسا شخص واجب القتل ہے یہ غیرت کا تقاضا ہے۔

بَاب الْعَامِلِ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا أَرَضِيتُمْ قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ

باب: اگر عامل کے ہاتھ سے غلطی سے کسی کے چوٹ لگ جائے؟

۱۱۱۶: محمد بن داؤد' عبدالرزاق' معمر' زہری' عروہ' عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا ایک شخص نے اپنا صدقہ ادا کرنے کے سلسلہ میں ان سے لڑائی کی تو ابوجہم نے اس شخص کی پٹائی کر دی۔ اس شخص کا سر پھٹ گیا۔ اس پر اسکے متعلقین خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ (ابو جہم سے) قصاص دلوائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس قدر مال وصول کرلو۔ وہ لوگ اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا اس قدر مال قبول کرلو (لیکن) وہ لوگ رضامند نہیں ہوئے آپ نے فرمایا تو اس قدر مال لے لو وہ لوگ رضامند ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں آج تیسرے پہر لوگوں کے سامنے خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو تمہاری رضامندی کے بارے میں بتاؤں گا ان لوگوں نے جواب دیا ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا قبیلہ لیث میں سے یہ لوگ میرے پاس قصاص لینے کے مقصد سے آئے۔ میں نے ان لوگوں کو اس قدر مال ادا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ لوگ تیار ہو گئے۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم راضی ہو؟ ان لوگوں نے کہا نہیں۔ مہاجرین نے ان لوگوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے مہاجرین کو روکے رکھا وہ لوگ رکے رہے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو طلب فرمایا اور کچھ زیادہ مال ادا کرنے کیلئے فرمایا پھر ان لوگوں سے دریافت فرمایا کیا تم لوگ رضامند ہو گئے؟ ان لوگوں نے جواب دیا ہم لوگ رضامند ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کے سامنے خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کے سامنے تم لوگوں کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ۔

رضامندی بیان کروں گا ان لوگوں نے جواب دیا ٹھیک ہے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور ان لوگوں سے دریافت فرمایا کیا تم لوگ رضامند ہو گئے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَاب الْقَوَدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

باب: مارنے پیٹنے کی وجہ سے قصاص لینا اور حاکم کو اپنے سے قصاص دلانے کا بیان

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۱۷: احمد بن صالح' ابن وہب' عمر' بکیر' عبادہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور آپ کے اُوپر اوندھا گرنے لگا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس شخص کو ٹھوکا دیا جو آپ کے پاس تھی تو لکڑی اس شخص کے چہرہ پر لگی اور اس کے زخم ہو گیا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا آؤ مجھ سے قصاص لو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أُقِصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ۔

۱۱۱۸: ابوصالح' ابواسحق جریری' ابونضرہ' حضرت ابوفراس سے مروی ہے کہ عمر فاروقؓ نے خطبہ دیا تو فرمایا میں اپنے عاملین کو اس وجہ سے نہیں بھیجتا کہ وہ لوگ تم لوگوں کے بدن کو ماریں یا تم لوگوں کے مال وصول کریں اگر کوئی شخص ایسا کرے تو تم میرے پاس اس کا معاملہ پیش کرنا میں اس سے اُنتقام لوں گا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر کوئی عامل اپنی رعایا کو کچھ سزا دے تو آپ اس کا بدلہ اس شخص سے لیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تو بدلہ لوں گا۔ اور میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے اپنی ذات سے قصاص دلوایا۔

بَاب عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

باب: خواتین بھی قصاص معاف کر سکتی ہیں

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلَى

۱۱۱۹: داؤد بن رشید' ولید' اوزاعی' حصن' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لڑائی کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ قصاص لینے سے باز رہیں پہلے

الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ عَفْوَ النِّسَاءِ فِي الْقَتْلِ جَائِزٌ إِذَا كَانَتْ إِحْدَى الْأَوْلِيَاءِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ فِي قَوْلِهِ يَنْحَجِزُوا يَكُفُّوا عَنِ الْقَوَدِ۔

جو زیادہ نزدیکی (رشتہ دار) ہے وہ معاف کرے۔ پھر جو اس کے (رشتہ دار) کے بعد ہے (وہ معاف کرے) اگرچہ عورت ہو امام ابوداؤد فرماتے ہیں وہ يَنْحَجِزُوا کے معنی قصاص سے باز رہنے کے ہیں۔

قصاص معاف کرنا اولیٰ ہے:

مطلب یہ ہے کہ اگر مقتول کی وارث کوئی خاتون ہو تو وہ بھی معاف کر سکتی ہے بعض علماء نے اس کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ جو مسلمان آپس میں لڑائی کریں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ انتقام نہ لیں بلکہ اچھا یہ ہے کہ درگزر سے کام لیں۔ بعض حضرات نے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء قصاص لینا چاہیں یا قاتل کے ورثاء قصاص نہ دینا چاہیں تو اس صورت میں مقتول کے ورثاء کو قصاص کے معاف کرنے کی ترغیب دے کہ قصاص معاف کر دو۔

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَوَدُ يَدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ۔

۱۱۲۰: محمد بن عبید' حماد (دوسری سند) ابن سرح' سفیان' عمرو' طاؤس' حضرت ابن عبید سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بغیر دیکھے ہوئے قتل کر دیا گیا یعنی تیراندازی میں جو لوگوں کے درمیان ہو رہی ہو یا دُرّے سے مارا گیا یا لاٹھی مارنے سے تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو شخص ارادہ سے قتل کیا گیا تو اس صورت میں قصاص واجب ہے ابن عبید کہتے ہیں کہ برابر کی دیت ہے اور جو شخص اس کے درمیان میں حائل ہو جائے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس کی ناراضگی سے اس کا نہ کوئی فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل۔

قتل خطا:

مطلب یہ ہے کہ آپس میں لڑائی کر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کا پتھر دوسرے شخص کے لگ گیا اور وہ شخص ہلاک ہو گیا۔

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ۔

۱۱۲۱: محمد بن ابی غالب' سعید بن سلیمان' سلیمان بن کثیر' عمرو بن دینار' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الدِّيَةِ كَمْ هِيَ

باب: مقدارِ دیت

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۱۲۲: ہارون بن زید بن ابی زرقا' ان کے والد' محمد بن راشد' سلیمان'

بْنُ رَاشِدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ ذَكَرٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جس شخص کو خطاء قتل کیا گیا اس کی دیت ایک سو اُونٹ ہو گی۔ جن میں تمیں اُونٹنیاں ایک سال کی عمر کی اور تمیں اُونٹنیاں دو سال کی عمر کی اور تین سال کی جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور دس اُونٹ دو سال کے۔ جو کہ تیسرے سال میں لگے ہوں۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ۔

۱۱۲۳: یحییٰ بن حکیم، عبدالرحمٰن، حسین معلم، حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار دراہم (دیت کے اُونٹوں کی قیمت) مقرر تھی اور اہل کتاب کی دیت اس وقت مسلمانوں سے نصف مقرر تھی راوی کہتے ہیں کہ پھر اس طریقہ سے دیت کا حکم جاری رہا' یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اُونٹ کی قیمت تو مہنگی ہوگئی راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والے کی دیت ایک ہزار دینار اور چاندی والے شخص پر بارہ ہزار (دراہم دیت) مقرر فرمائی اور گائے' بیل والے شخص پر دو سو گائے اور بکری والے شخص پر دو ہزار بکریاں اور حلہ والے شخص پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے اور آپ نے اہل ذمہ کی دیت چھوڑ دی اس کو نہیں بڑھایا جس طریقہ سے اہل اسلام کی دیت کو بڑھایا۔

اہل حلہ:

مذکورہ حدیث میں اہل حلہ کا مطلب ہے کپڑے والے یعنی اہل حلہ پر دو سو جوڑے کی دیت ہے عربی زبان میں حلہ' چادر اور تہبند کو کہا جاتا ہے اس کا اطلاق پورے جوڑے پر ہوتا ہے اور ذمی کی دیت چار سو دینار یا چار ہزار دراہم ہے اور مذکورہ حدیث میں ذمی لوگوں کی دیت کے نہ بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اہل ذمہ کی دیت چاندی سونے والے شخص کے برابر نہیں کی اس کو حسب سابق چھوڑ دیا۔

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۲۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن اسحق' حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے سلسلہ میں فرمایا کہ اُونٹ والوں پر ایک سو اُونٹ اور گائے اور بیل

قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ۔

والوں پر دو سو گائے اور بکریوں والے لوگوں پر دو ہزار بکریاں اور حلہ والوں پر دو سو حلے اور گیہوں والوں پر اس قدر گیہوں جو کہ اس حدیث کے راوی محمد بن اسحق کو یاد نہیں رہا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سعید بن یعقوب نے بواسطہ ابوتمیلہ' محمد بن اسحق' عطاء' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے موسیٰ کی روایت کے طریقہ سے روایت بیان کی اور بیان کیا کہ گندم والوں کے ذمہ کچھ (دیت ہے) جو کہ مجھے یاد نہیں رہا۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُرٍ۔

۱۱۲۵: مسدد' عبدالواحد' حجاج' زید بن جبیر' خشف بن مالک' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قتل خطا کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس میں) بیس حلقے ہیں' بیس جذعہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس بنی مخاض نر ہیں (یعنی ایک ایک سال کے مذکر اُونٹ)۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۱۱۲۶: محمد بن سلیمان' زید بن حباب' محمد بن مسلم' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی عدی میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس شخص کی دیت بارہ ہزار مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن عیینہ نے عمرو' عکرمہ کے واسطہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: قتل خطا اور قتل شبہ عمد کی دیت کا بیان

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا

۱۱۲۷: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' خالد' قاسم' عقبہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مکہ مکرمہ کی فتح کے دن خطبہ دیا تو آپ نے تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا اور پھر فرمایا نہیں ہے خدائے واحد کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق' اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا' اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے (دشمن کے) لشکر کو تنہا شکست

ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِ أَوْلَادِهَا وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ۔

دی راوی کہتے ہیں کہ یہاں تک میں نے مسدد سے یاد رکھا۔ پھر دونوں راوی ایک جیسی بات بیان کرتے ہیں سن لو' دورِ جاہلیت کی جس قدر فضیلت تھی اور ان کا تذکرہ ہوتا تھا یا دورِ جاہلیت کے جس قدر وعدے تھے چاہے وہ وعدے خون کے ہوں یا مال کے وہ تمام میرے دونوں پیروں کے نیچے ہیں مگر حاجیوں کا پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا خبردار قتل خطا کی دیت قتل شبہ عمد کے برابر ہوگی۔ جبکہ کوڑے اور لاٹھی سے (قتل کیا گیا ہو) اور وہ دیت ایک سو اُونٹنیاں ہیں ان میں چالیس اُونٹنیاں حاملہ ہوں گی (اور باقی اس قسم کی اُونٹنیاں) اور مسدد کی حدیث مکمل ہے۔

قتل عمد میں قصاص ہے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل عمد میں ہی قصاص لیا جائے گا اور قتل عمد کے علاوہ قتل کی دیگر اقسام' قتل خطا' قتل شبہ عمد' قتل جاری' مجرای خطا وغیرہ میں قصاص نہیں ہے بلکہ دیت ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ بندوق وغیرہ تیز دھار آلہ یا زخم دینے والے آلے سے قتل کرے جو کہ قتل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے جیسے تلوار' چاقو' خنجر' بندوق' رائفل وغیرہ اور قتل کی جملہ اقسام کی مفصل بحث تنویر الحواشی شرح سراجی پر تفصیلی طور سے مذکور ہیں اور دیگر کتب فقہ میں بھی قتل کی جملہ اقسام کی تفصیلی بحث واحکام مذکور ہیں۔

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوْ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۲۸: مسدد' عبدالوارث' علی بن زید' قاسم' ابن عمرؓ سے اسی طریقہ پر مروی ہے جس طرح اُوپر مذکور ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے مکہ معظمہ کی فتح کے روز بیت اللہ شریف یا فرمایا کہ کعبہ کی سیڑھی پر خطبہ دیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے علی بن زید کے واسطہ سے انہوں نے قاسم بن ربیعہ سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے اور ایوب نے قاسم بن ربیعہ سے' اور انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے خالد کی حدیث کے طریقہ پر روایت کیا اور حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے یعقوب سے اور انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اور انہوں نے نبیؐ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ

۱۱۲۹: نفیلی' سفیان' ابن ابی نجیح' مجاہد سے قتل شبہ عمد کے سلسلے میں مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (قتل شبہ عمد میں) فیصلہ فرمایا کہ وہ تینتیس حقے اور تیس جذعہ ہیں اور چالیس اُونٹ چھ سال کی عمر

خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا۔

سے لے کر نو سال کی عمر تک کے ہیں۔

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا وَكُلُّهَا خَلِفَةٌ۔

۱۱۳۰: ہناد' ابو الاحوص' سفیان' ابو اسحق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قتل شبہ عمد کی دیت تین ثلثوں کی رو سے ہے یعنی تینتیس حقہ' تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ بازل کے سال تک ہیں اور یہ تمام حاملہ ہوں۔

قتل شبہ عمد:

مذکورہ حدیث میں قتل شبہ عمد کے سلسلے میں بیان فرمایا گیا ہے اور بازل اس اُونٹ کو کہا جاتا ہے کہ جس کے پورے دانت نکل آئیں اور اس میں پوری جسمانی طاقت موجود ہو اور اس دانت نکلنے کے بعد پھر کوئی دانت نہ نکلے اُونٹ میں یہ کیفیت آٹھ سال پورے ہونے کے بعد نوے سال کے شروع ہونے تک ہوتی ہے حدیث نمبر ۱۱۳۴ میں مذکورہ الفاظ کی تشریح مذکور ہے۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

۱۱۳۱: ہناد' ابو الاحوص' سفیان' ابو اسحق' حضرت عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل خطا کی دیت چوتھائی کے اعتبار سے ہے یعنی چار قسم سے ہے پچیس حقہ' پچیس جذعہ' پچیس بنت لبون' پچیس بنات مخاض ہیں۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

۱۱۳۲: ہناد' ابو الاحوص' ابی اسحق' حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ ۲۵ حقے' ۲۵ جذعے' ۲۵ بنت لبون اور ۲۵ بنت مخاض ہوں گی۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَإِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

۱۱۳۳: محمد بن مثنیٰ' محمد بن عبد اللہ' سعید' قتادہ' عبد ربہ' حضرت ابوعیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظ (یعنی قتل شبہ عمد کے سلسلے میں) روایت ہے کہ چالیس حاملہ جذعہ' تیس حقہ' تیس بنت لبون اور قتل خطا کی دیت میں تیس حقہ' تیس بنت لبون' بیس ابن لبون اور بیس بنت مخاض ہیں۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً باب أسنان الابل قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَالْأُنْثَى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَيُرْكَبَ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَثَنِيَّةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابُهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ابْنَةُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ وَابْنَةُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ وَحِقَّةٌ لِثَلَاثٍ وَجَذَعَةٌ لِأَرْبَعٍ وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ وَلَيْسَ بِسِنٍّ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ فَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَإِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا لَقِحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ۔

۱۱۳۴: محمد بن مثنیٰ' محمد بن عبداللہ' سعید' قتادہ' حضرت سعید بن میسب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظ کے سلسلے میں اس طریقہ پر روایت ہے کہ جس طرح اُوپر مذکور ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعبید نے ایک سے زائد افراد سے فرمایا کہ جب کوئی اُونٹنی چوتھے سال میں لگے تو وہ حق ہے اور اس کی مؤنث حقہ ہے۔ اس لئے کہ وہ سواری اور سامان لادنے کے لائق ہوگئی اور جب وہ پانچویں سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے یا جذع اور جس وقت وہ چھٹے سال میں لگے اور وہ سامنے کے دانت گرائے تو وہ ثنی ہے پھر جب وہ ساتویں سال میں لگے تو وہ رباع اور رباعیہ ہے۔ جب وہ آٹھویں سال میں لگے اور وہ دانت گرائے جو چوتھے سال کے بعد کا ہے تو وہ اُونٹنی سدیس اور سدس پھر جب وہ اُونٹنی نویں سال میں لگے اور اس کی دانتوں کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ اُونٹنی بازل ہے اور جب وہ اُونٹنی دسویں سال میں لگے تو وہ مخلف ہے اس کے بعد اُونٹنی کا کوئی نام نہیں لیکن پھر اس طرح کہا جاتا ہے کہ ایک سال کا بازل دو سال کا بازل ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف راوی بضر بن شمیل نے بیان کیا بنت مخاض ایک سال کی اُونٹنی' بنت لبون دو سال کی اُونٹنی اور حقہ تین سال کی اُونٹنی اور جذعہ چار سال کی' ثنی پانچ سال کی رباع چھ سال کی' سدیس سات سال کی' بازل آٹھ سال کی' ابوحاتم اور اصمعی نے بیان کیا کہ جذوعہ ایک وقت کا نام ہے کسی عمر کا نام نہیں ہے۔ ابوحاتم نے بیان کیا جس وقت وہ اُونٹنی رباعی گرائے تو وہ رباع بن جاتی ہے۔ ابوعبیدہ نے بیان کیا کہ جب وہ اُونٹنی حاملہ ہو جائے تو اس کو خلفہ کہا جاتا ہے دس مہینے تک۔ پھر دس مہینے کے بعد وہ اُونٹنی عشراء ہے۔ اور ابوحاتم نے بیان کیا جس وقت وہ اُونٹنی سامنے کے دانت نکالے تو اس کو ثنی کہا جاتا ہے پھر جب وقت رباعیہ اُونٹنی دانت نکالے تو وہ رباع ہے۔

بَابُ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ

باب: اعضاء کی دیت کا بیان

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

۱۱۳۵: اسحاق بن اسماعیل' عبدہ بن سلیمان' سعید بن ابی عروبہ' غالب' حمید بن ہلال' مسروق بن اوس' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُنگلیاں سب برابر ہیں ان کی دیت دس دس اُونٹ ہیں۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ۔

۱۱۳۶: ابو ولید' شعبہ' غالب' مسروق بن اوس' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُنگلیاں سب برابر ہیں میں نے عرض کیا کیا ہر ایک اُنگلی کی دیت میں دس دس اُونٹ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو محمد بن جعفر نے شعبہ کے واسطہ سے انہوں نے غالب سے انہوں نے مسروق بن اوس سے سنا اور اسماعیل نے غالب سے ابوالولید کی سند سے بیان کیا۔ اور حنظلہ نے غالب سے اسماعیل کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ۔

۱۱۳۷: مسدد' یحییٰ' (دوسری سند) ابن معاذ' ان کے والد (تیسری سند) نصر بن علی' یزید' شعبہ' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی اُنگلی۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه الدَّارِمِيُّ عَنِ النَّضْرِ۔

۱۱۳۸: عباس' عبدالصمد' شعبہ' قتادہ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُنگلیاں اور دانت (دونوں) برابر ہیں اور دانت برابر ہیں چاہے سامنے کے دانت ہوں یا داڑھیں ہوں یہ اور وہ (دونوں) برابر ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو نضر بن شمیل نے شعبہ سے' عبدالصمد کی طرح روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں سے دارمی نے بواسطہ نضر یہ حدیث بیان کی۔

جاڑے دانت کی دیت:

دانت برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دانتوں میں سے کوئی سا دانت ہو یا داڑھ ہو کسی نے اگر کسی کا دانت یا داڑھ توڑ ڈالی تو اس کی دیت پانچ اُونٹ ہیں۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ۔

۱۱۳۹: محمد بن حاتم' علی بن حسن' ابوحمزہ' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دانت برابر ہیں اور اُنگلیاں برابر ہیں۔

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً۔

۱۱۴۰: عبداللہ بن عمرو' ابوتمیلہ' حسین معلم' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کو برابر قرار دیا (یعنی دیت ہر ایک اُنگلی کی برابر ہے) خواہ پاؤں کی کوئی سی اُنگلی ہو یا ہاتھ کی۔

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۱۱۴۱: ہدبہ بن خالد' ہمام' حسین معلم' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت اپنی پشت مبارک) بیت اللہ کی جانب کئے ہوئے تھے اُنگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں۔

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ شَيْبَانَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبٌ لَنَا ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَإِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ

۱۱۴۲: زہیر بن حرب' یزید' حسین معلم' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دانتوں میں (دیت کے) پانچ پانچ اُونٹ ارشاد فرمائے (یعنی ہر ایک دانت کی دیت پانچ اُونٹ ہیں) امام ابوداؤد نے فرمایا میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت کیا لیکن میں نے ان سے اس حدیث کو نہیں سنا۔ پھر ہمارے ایک ساتھی ابوبکر نے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہوں نے محمد بن راشد سے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے اور سلیمان بن موسیٰ نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ قتل خطا کی دیت کی قیمت لگاتے تھے اہل بستی پر چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی اور اس کی قیمت اُونٹوں کی قیمت سے لگاتے تھے۔ پھر جب مہنگائی ہوتی تو اس کی مالیت میں اضافہ فرما دیتے تھے اور جس وقت ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے کم کر دیتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے دور میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ وَعَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَيْ شَاةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَإِذَا جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ أُصْبُعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

آٹھ سو دینار تک ہوگئی اور اس کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم اور آنحضرت ﷺ نے گائے' بیل والے لوگوں پر دو سو گائے کا حکم فرمایا اور بکری والوں پر دو ہزار بکری کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا دیت کا مال مقتول کے ورثاء کی وراثت ہے اپنی اپنی رشتہ داری کے مطابق پھر جو مال ان ورثاء سے فاضل رہ جائے وہ مقتول کے عصبات کو ملے گا۔ راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرمایا جب پوری ناک کاٹ دی جائے تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب ناک کے نیچے کا نرم حصہ (جس کو نرمہ سے تعبیر کیا گیا ہے) تو نصف دیت ہوگی یعنی پچاس اُونٹ یا اس کے برابر سونا چاندی یا ایک سو گائے یا ایک ہزار بکریاں ہوں گی اور جب کسی کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے تو (اس صورت میں) نصف دیت ضروری ہوگی اسی طریقہ سے ایک پاؤں (کاٹنے) میں نصف دیت ادا کرنا ضروری ہوگی اور مامومہ (یعنی اس زخم وغیرہ میں جو کہ دماغ تک پہنچے) میں ایک تہائی دیت ادا کرنا ہوگی یعنی ۳۳ اُونٹ اور ایک ثلث یا اس کی مالیت' چاندی' سونے یا گائے' بکریاں ہیں اور جائفہ (یعنی پیٹ تک پہنچ جانے والے زخم) میں بھی اسی طرح ہے (یعنی جو حکم مامومہ کا ہے وہی جائفہ کا بھی ہے) اور اُنگلیوں میں سے ہر ایک اُنگلی کے عوض دس اُونٹ ادا کرنا ہوں گے اور دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت پانچ اُونٹ ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ عورت کی جنابت کی دیت اس کے عصبات کے درمیان تقسیم ہوگی یعنی وہ عصبات جو عورت کی کسی چیز کے وارث نہیں بن سکتے البتہ جو ذوی الفروض سے بچ جاتا وہ اس کے وارث بن جاتے ہیں۔ (یہ لوگ عورت کے ذمہ دیت کو آپس میں تقسیم کر کے ادائیگی کریں گے) پس اگر کوئی عورت خود مار ڈالی جائے تو اس کی دیت اس کے تمام ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہوں گے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قتل کرنے والے شخص کو ترکہ میں سے کچھ نہیں ملے گا اور مقتول شخص کا اگر کوئی وارث نہ ہو تو سب سے نزدیک رشتہ دار جو ہوگا وہی اس کا وارث بنے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گا۔لیکن قتل کرنے والا شخص ہرگز وارث نہیں ہوگا۔محمد نے بیان کیا کہ یہ تمام کے تمام سلیمان، عمرو بن شعیب ان کے والد اور دادا کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

عصبہ کی تشریح اور قاتل کا ترکہ سے محروم ہونا:

عصبات ان ورثاء کو کہا جاتا ہے جو کہ ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد حصہ لیں۔ عصبہ کی دو قسمیں ہیں عصبہ بنفسہ، عصبہ لغیرہ، سراجی باب العصبات میں عصبات کی تفصیلی بحث مذکور ہے اور قاتل، مقتول کے ترکہ سے محروم ہے اور یہ سزا ان کے جرم کی ہے کہ وہ قتل کا مرتکب ہوا اس لئے ترکہ سے محروم ہوگا اور جو عورت کوئی جنایت کرے تو اس کی دیت اس کے عصبات کو ادا کرنا ہوگی۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ قَالَ وَزَادَنَا خَلِيلٌ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ وَذَلِكَ أَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَتَكُونُ دِمَاءٌ فِي عِمِّيًّا فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ۔

۱۱۴۳: محمد بن یحییٰ، محمد بن بکار، محمد بن راشد، سلیمان، حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی طرح سخت ہے اور اس صورت میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا راوی کہتے ہیں کہ خلیل نے ابن راشد سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ شیطان لوگوں کے درمیان گھس جاتا ہے اور یوں اندھا دھند قتل ہو جاتا ہے جس میں کسی عداوت، دشمنی یا ہتھیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ۔

۱۱۴۴: ابوکامل فضیل، خالد بن حارث، حسین معلم، عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مواضع (کی دیت) میں پانچ اُونٹ ہیں۔ (ایسا زخم یا چوٹ جو کہ ہڈی کھول دے تو ایسے زخم کی دیت پانچ اُونٹ ہیں اور مواضح، موضحہ کی جمع ہے)۔

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ۔

۱۱۴۵: محمود بن خالد، مروان بن محمد، ہیثم علاء بن حارث، حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو آنکھ اپنی جگہ جمی رہے لیکن آنکھ کی روشنی جاتی رہے تو اس میں تہائی دیت ادا کرنا ضروری ہے۔

بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ

باب: پیٹ کے بچہ کی دیت سے متعلق

۱۱۴۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

۱۱۴۶: حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابراہیم، عبید، مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ ہذیل کے ایک آدمی کے پاس دو بیویاں تھیں پھر ان میں سے

نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

ایک عورت نے دوسری عورت کے لکڑی مار کر اس کو اور اس عورت کے پیٹ کے بچہ کو مار ڈالا اور دونوں قبیلہ والے اپنا مقدمہ نبیؐ کی خدمت میں لائے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا ہم لوگ کس طریقہ سے اسکی دیت ادا کریں جو کہ نہ تو رویا اور نہ اس نے کھایا' پیا اور نہ وہ چیخا اور اس قبیلہ (والے) نے یہ بات قافیہ دار عبارت میں بیان کی آپ نے فرمایا کیا تم دیہات والوں کی طرح قافیہ بندی سے کام لے رہے ہو؟ پھر آپ نے قاتلہ (عورت) کے ورثاء کو ایک غرہ دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے (قاتلہ) عورت کے ورثاء کے ذمہ ڈالا (غرہ سے مراد ایک غلام یا لونڈی ہے) بچے کی دیت میں ایک غلام (یا باندی) دینے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ۔

۱۱۴۷: عثمان ابن ابی شیبہ' جریر' منصور نے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی جو کہ اُوپر مذکور ہوئی اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مقتول عورت کی دیت کو قتل کرنے والی عورت کے عاقلہ پر لازم قرار دیا۔ آپ نے غرہ کو اس بچہ کی دیت میں جو کہ پیٹ مین تھا دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حکم نے مجاہد کے واسطہ سے مغیرہ بن شعبہ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح حکم نے مجاہد سے اور انہوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

غرہ کیا ہے؟

غرہ غلام یا باندی کو کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس بچہ کو جو کہ پیدا ہونے سے قبل ہلاک کر دیا گیا تھا اس کی دیت میں ایک غرہ ادا کئے جانے کا حکم فرمایا۔ (بذل المجہود)

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ زَادَ هَارُونُ فَشَهِدَ لَهُ يَعْنِي ضَرْبَ

۱۱۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' ہارون بن عباد' وکیع' ہشام' عروہ' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اسقاطِ حمل کے سلسلہ میں رائے لی تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں موجود تھا اور آنحضرت ﷺ نے ایک غلام' باندی ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک دوسرے شخص کو (بھی) لے کر آؤ جو کہ تمہاری بات کی شہادت دے تو وہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے انہوں نے اسقاطِ حمل کے متعلق شہادت دی کہ مرد نے اپنی بیوی کے پیٹ پر مکا وغیرہ مارا جس سے اس

الرَّجُلِ بَطْنَ امْرَأَتِهِ۔

کا بچہ ضائع ہو گیا۔

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تُزْلِقُهُ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلَقَ مِنَ الْيَدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ۔

۱۱۴۹: موسیٰ بن اسماعیل وہیب ہشام ان کے والد حضرت مغیرہ نے عمرؓ سے اسی طریقہ سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا اس روایت کو حماد بن زید حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ عروہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھ کو ابوعبید سے یہ بات پہنچی ہے کہ اسقاطِ حمل کو املاص کہا جاتا ہے کیونکہ املاص کے معنی ازلاق کے یعنی کسی چیز کے پھسلانے کے ہیں اور گویا عورت بچہ کی پیدائش سے قبل اس کو پھسلاتی ہے اسی طریقہ سے ہاتھ وغیرہ سے کوئی شے پھسل جاتی ہے تو اس کو بھی مَلَصَ کہا جاتا ہے۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمِسْطَحُ هُوَ الصَّوْبَجُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الْمِسْطَحُ عُودٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ۔

۱۱۵۰: محمد بن مسعود ابوعاصم ابن جریج عمرو بن دینار طاؤس ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں دریافت فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقاطِ حمل کے سلسلہ میں کیا حکم فرماتے تھے؟ تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا میں دو خواتین کے درمیان میں تھا ان میں سے ایک خاتون نے دوسری خاتون کے لکڑی مار کر اسے اور اس کے پیٹ کے اندر کے بچے کو قتل کر دیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بچے کی دیت میں ایک بردہ (غلام یا باندی) دیئے جانے کا حکم فرمایا اور اس خاتون کو قتل کرنے والی کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا (بطور قصاص کے) امام ابوداؤد نے فرمایا نضر بن شمیل نے بیان کیا کہ یہ لکڑی روٹی پکانے کی تھی۔ ابوعبید نے بیان کیا کہ وہ خیمہ کی ایک لکڑی تھی۔

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ وَأَنْ تُقْتَلَ زَادَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هَذَا۔

۱۱۵۱: عبداللہ بن محمد سفیان عمرو طاؤس عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ منبر پر کھڑے ہوئے۔ پھر اسی طریقہ سے روایت بیان کی جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے البتہ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ آپ نے اس خاتون کے قتل کئے جانے کا حکم فرمایا تھا۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ (غلام یا باندی) ادا کرنے کا حکم فرمایا عمرؓ نے فرمایا اللہ اکبر! اگر ہم پہلے سے اس حکم کو نہ سنتے تو ہم کوئی دوسرا حکم دیتے۔

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ

۱۱۵۲: سلیمان عمرو بن طلحہ اسباط سماک عکرمہ ابن عباسؓ سے حمل بن

أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتَهَا أَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمَّ غُطَيْفٍ۔

مالک کے واقعہ کے سلسلہ میں مذکور ہے کہ اس خاتون کے پیٹ سے بچہ گر گیا کہ جس کے بال اگ چکے تھے لیکن وہ بچہ مردہ برآمد ہوا اور پھر وہ خاتون بھی ہلاک ہوگئی تو آپ نے قاتلہ خاتون کے اہل خاندان سے دیت ادا کرائی۔ اس کے چچا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس خاتون کے پیٹ سے ایسے بچہ کا اسقاط ہوا کہ جس کے بال نکل چکے تھے۔ قتل کرنے والی خاتون کے والد نے عرض کیا یہ شخص جھوٹا ہے اللہ کی قسم وہ بچہ چیخا نہیں تھا اور نہ اس بچہ نے کھایا' پیا اس قسم کے بچہ کا قتل ضائع ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا تم اہل جاہلیت جیسی مقفی عبارت بول رہے ہو۔ جس طریقہ سے (عرب) کے کاہن بولا کرتے تھے۔ تم ایک بچہ کے عوض ایک غرہ ادا کرو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دونوں خواتین میں سے ایک کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام اُمّ غطیف تھا۔

پیٹ کے بچہ کو قتل کرنے کی دیت:

بچہ کا قتل باطل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بچہ کے قتل کرنے سے قصاص یا دیت کچھ واجب نہیں ہے اور جاہلیت میں لوگ کاہن وغیرہ بہت دلکش عبارت بولتے تھے تاکہ اپنے الفاظ کے جادو سے مخاطب کو مرعوب کرسکیں آپ نے اس سے روکا اور فرمایا جو اصل کام ہے یعنی دیت ادا کرنا وہ کرو باتیں نہ بناؤ اور غرہ سے مراد غلام یا باندی ہے۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا قَالَ فَقَالَ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ مِيرَاثُهَا لَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا۔

۱۱۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' یونس' عبدالواحد' مجالد' شعبی' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک عورت نے دوسری عورت کو قتل کر دیا اور ان میں سے ہر ایک عورت کا شوہر بھی موجود تھا اور اولاد بھی موجود تھی راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ عورت کی دیت قتل کرنے والی عورت کے خاندان والوں سے ادا کرائی اور اس عورت کے شوہر اور اس کی اولاد سے کسی قسم کا مواخذہ نہیں کیا تو مقتول عورت کے خاندان والوں نے عرض کیا اس عورت کی وراثت ہم لوگوں کو ملنی چاہئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اس عورت کی وراثت اس عورت کے شوہر اور اس کی اولاد کو ملے گی۔

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

۱۱۵۴: وہب' ابن سرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' سعید بن مسیب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتْ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةً عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ لَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ۔

ہذیل میں سے دوعورتوں میں آپس میں لڑائی ہوئی۔ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر سے ہلاک کر دیا پھر وہ جھگڑا خدمت نبوی میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بچہ کی دیت غرہ ہے یعنی غلام یا باندی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت کا قاتل کے خاندان والوں پر دیت دینے کا حکم فرمایا اور اس کے لڑکے کو اور جو اس کے ہمراہ تھے ان کو وارث قرار دیا تو حمل بن مالک بن نابغہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس وجہ سے اس بچہ کا تاوان دوں کہ جس نے نہ کچھ پیا تھا اور نہ کچھ کھایا تھا نہ اس نے آواز نکالی اور نہ وہ چیخا۔ایسا قتل تو باطل ہے۔آپ نے فرمایا یہ شخص تو کاہنوں کا بھائی لگتا ہے کیونکہ اس شخص نے قافیہ دار عبارت بولی ہے۔ (یعنی بناوٹی اور پرتکلف گفتگو کر رہا ہے)

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

۱۱۵۵: قتیبہ لیث 'ابن شہاب 'ابن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کے متعلق مروی ہے کہ بے شک وہ عورت کہ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا حکم فرمایا تھا وہ ہلاک ہوگئی پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اس عورت کی وراثت اس عورت کے لڑکے کے لئے ہے اور اس کی دیت اس کے عصبات کے ذمہ ہے۔

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ۔

۱۱۵۶: عباس 'عبیداللہ' یوسف 'عبداللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مار دیا اس عورت کا حمل ساقط ہو گیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بچے کے عوض پانچ سو بکریاں دلوائیں اور آئندہ کے لئے لوگوں کو کسی کے پتھر مارنے کی ممانعت فرما دی۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا اس طریقہ سے پانچ سو بکریوں کی روایت ہے اور صحیح ایک سو بکریاں ہیں۔

پتھر پھینکنے کی ممانعت:

بہت سے لوگ خواہ مخواہ اِدھر اُدھر ڈھیلے' پتھر پھینکتے ہیں۔آنحضرت ﷺ نے اس طرح کرنے کی ممانعت فرمائی کہ اس سے دوسروں کو اذیت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات تو نوبت قتل تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۵۷: ابراہیم 'عیسیٰ' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو بچہ (عورت کے) پیٹ میں ہلاک ہو گیا اس کے عوض غرہ غلام ہو یا باندی یا گھوڑا یا خچر دیا جائے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو محمد بن عمرو' حماد خالد نے روایت کیا ہے جس میں کہ گھوڑے اور خچر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَبِيعَةُ الْغُرَّةُ خَمْسُونَ دِينَارًا۔

۱۱۵۸: محمد بن سنان' شریک' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ابراہیم سے اور جابر نے شعبی سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا ربیعہ الرائے نے فرمایا کہ غرہ سے مراد پچاس دینار ہیں۔

بَاب فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب کی دیت

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُودَى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْمَمْلُوكِ۔

۱۱۵۹: عثمان بن ابی شیبہ' یعلی' حجاج' یحییٰ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جب مکاتب قتل کیا جائے تو بدل کتابت میں سے جتنا حصہ وہ دے چکا ہے۔ اتنے حصہ کی دیت آزاد شخص کی دیت کی طرح ادا کی جائے اور باقی کی (دیت) غلام کی دیت کی طرح ادا کی جائے گی۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَعَلَهُ إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ۔

۱۱۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا وہ میراث کا حق دار ہو تو وہ جتنا آزاد ہوا ہو اس کے مطابق وہ وارث ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو وہیب نے ایوب کے واسطہ سے' انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور حماد اور اسماعیل نے ایوب کے واسطہ سے انہوں نے عکرمہ سے یہ روایت مرسلاً روایت کی ہے اور اسماعیل بن عیینہ نے اس روایت کو عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

مکاتب کی حد:

مکاتب پر اسی اعتبار سے حد قائم ہوگی مثال کے طور پر اگر مکاتب آدھا بدل کتابت دے چکا ہے تو وہ آدھا آزاد سمجھا جائے گا اور آدھا غلام سمجھا جائے گا اور اس کے مطابق سزا یا وراثت پائے گا۔

بَاب فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ۔

باب: ذمی کی دیت

۱۱۶۱: یزید بن خالد' عیسیٰ بن یونس' محمد بن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا معاہد (ذمی' اسلامی ریاست میں جزیہ دے کر رہنے والا) کی دیت آزاد شخص کی نسبت نصف دیت ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اُسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن نے اس روایت کو عمرو بن شعیب سے اس طریقہ سے بیان کیا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعِدَتْ سِنُّهُ۔

باب: کوئی شخص کسی سے لڑائی کر رہا ہو اور وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے اس کا نقصان کر دے

۱۱۶۲: مسدد' یحییٰ بن جریج' عطاء' صفوان بن یعلی اپنے والد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ میرے ایک خادم نے ایک شخص سے لڑائی کی تو اس نے اس شخص کے ہاتھ کو اپنے دانتوں سے کاٹ ڈالا۔اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اسکا دانت نکل گیا۔پھر یہ شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے اسکے دعویٰ کو باطل کر دیا (یعنی اسکی دیت نہیں دلوائی) اور آپؐ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں دے ڈالے اور تم اس کو اُونٹ کی طرح سے چبا ڈالو؟ راوی نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا اپنے دادا سے کہ صدیق اکبرؓ نے اس دانت کی دیت نہیں دلوائی اور فرمایا اللہ کرے اس شخص کا دانت دور ہو جائے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضَّهَا ثُمَّ تَنْزِعُهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ۔

۱۱۶۳: زیاد' ہشیم' حجاج' عبدالملک' حضرت عطاء' یعلی بن اُمیہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کاٹنے والے شخص سے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ ہو سکتا ہے کہ تم بھی اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دے دو وہ شخص (تمہارا ہاتھ) کاٹے پھر تم اس کو کھینچ لو اور آپ نے اس شخص کے دانتوں کی دیت نہیں دلوائی۔

باب فِي مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ

باب: جو شخص علم طب سے واقف نہ ہو اور وہ کسی کا

طِبٌّ فَأَعْنَتَ!

معالجہ کرتے ہوئے نقصان پہنچادے؟

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ لَا نَدْرِي هُوَ صَحِيحٌ أَمْ لَا۔

۱۱۶۴: نصر بن عاصم' محمد بن صباح' ولید' ابن جریج' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اورانہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم طب نہ جانتا ہواور وہ شخص خود کو طبیب قرار دے (اوراس کے معالجہ سے کوئی شخص مرجائے) تو وہ شخص ضامن ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کوصرف ولید نے بیان کیا ہے' ہمیں معلوم نہیں کہ درست ہے یا نہیں؟

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ۔

۱۱۶۵: محمد بن علا' حفص' عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ کچھ لوگ میرے والد کے پاس آئے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص طبیب نہ ہواور وہ کسی کا معالجہ کرے اوراس شخص کا علم طب جاننا مشہور نہ ہو پھر اس شخص کا علاج معالجہ سے کسی کو نقصان پہنچ جائے تو وہ شخص ضامن ہے۔ عبدالعزیز کہتے ہیں کہ کہ یہ صرف طبابت کی ہی بات نہیں بلکہ سینگی لگانے میں کوئی شخص رگ کو کاٹ دے یا برے طریقہ سے زخم ڈال دے یا داغ لگا دے (وہ بھی ضامن ہوگا)

طب نہ جاننے والے کا علاج:

مطلب یہ ہے کہ جو شخص طب سے واقف نہ ہواوراس کے علاج سے کوئی مرجائے تو طبیب پر دیت ہوگی جیسے کہ فصد لگانے والا اگر رگ کاٹ دے یا چہرہ پر زخم کردے تو اس پر دیت ہے اسی طرح اس طبیب پر بھی دیت ہوگی۔

بَاب الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ

باب: دانت کا قصاص

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِكِتَابِ اللّٰهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا أَنَسُ

۱۱۶۶: مسدد' معتمر' حمید طویل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انس بن نضر کی ہمشیرہ ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑ دیا۔ اس کے اولیاء خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے کتاب اللہ کے مطابق قصاص لینے کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے بیان کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا اس عورت کا دانت تو آج نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اے انس!

كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ أَخَذُوهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبْرَدُ۔

کتاب اللہ قصاص کا حکم دیتی ہے پھر جس عورت کا دانت ٹوٹا تھا اس کے ورثاء دیت لینے کے لئے رضامند ہو گئے تو آنحضرت ﷺ نے تعجب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے توکل پر کسی بات کا حلف کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے حلف کو سچا کر دیتا ہے۔

بَاب فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

باب: کوئی جانور کسی کے لات مار دے تو اس کے مالک سے دار و گیر نہ ہوگی

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ۔

۱۱۶۷: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن یزید' سفیان' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جانور کا پیر ''جبار'' ہے یعنی بیکار ہے (اور اس کے پاؤں رکھنے یا لات مارنے کی وجہ سے مالک پر دیت نہیں ہوگی)

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ۔

۱۱۶۸: مسدد' سفیان' زہری' سعید' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چوپائے کا زخم لگانا باطل ہے اور کان اور کنواں بھی باطل ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس سے وہ چوپایہ مراد ہے جو کہ کھلا ہوا ہو اور اس کے ساتھ کوئی اس کی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو اور دن کے وقت ہو رات میں نہ ہو۔

اگر کوئی چوپایہ نقصان کر دے:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے جانور' گائے' بیل' بھینس وغیرہ چوپایہ نے کسی شخص کی کھیتی یا مال ضائع کر دیئے تو اس میں تاوان وغیرہ نہیں ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ چوپایہ کے ہمراہ اس کا رکھوالا نہ ہو اگر جانور کا ہانکنے والا ساتھ موجود ہے تو اس صورت میں تاوان ہے کیونکہ جانور کی رکھوالی اس کے ذمہ تھی اور کان کھودنے سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی کسی جگہ کان کھدوائی یا اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا پھر کوئی شخص گر کر ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں اس جگہ کے مالک وغیرہ پر ضمان یا تاوان نہیں ہے اور رکاز زمین میں مدفون مال کو کہا جاتا ہے ایسے مال میں خمس' حاکم کا ہوتا ہے اور باقی جو بچے وہ اس شخص کو ملے گا کہ جس کو وہ مدفون مال ملا ہے تفصیل کے لئے فتاویٰ شامی باب الرکاز جلد اوّل ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي النَّارِ تَعَدَّى

باب: اس آگ کے بارے میں جو کہ پھیلتی چلی جائے

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارُ جُبَارٌ۔

۱۱۶۹: محمد بن متوکل‘ عبدالرزاق (دوسری سند) جعفر بن مسافر‘ زید بن مبارک‘ عبدالملک‘ معمر‘ ہمام‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا آگ باطل (بیکار) ہے۔

غلطی سے دوسرے کے آگ لگ جانا:

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی مملوکہ زمین یا مکان میں آگ جلائی اور ہوا چلنے سے دوسرے کے مکان یا کھیت وغیرہ میں آگ لگ جائے تو آگ جلانے والے پرتاوان نہیں ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے جو کتب فقہ میں مذکور ہے۔

بَاب فِي جِنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ

باب: اگر نادار فقیر آدمی کا بچہ کسی قسم کی جنایت کرے تو اس سے دیت کی دارو گیر نہ ہوگی

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا۔

۱۱۷۰: احمد بن حنبل‘ معاذ‘ ان کے والد‘ قتادہ‘ ابونضرہ‘ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فقراء میں سے کسی فقیر کے لڑکے نے کسی مالدار آدمی کے لڑکے کا کان کاٹ لیا تو اس غریب لڑکے کے تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم لوگ تو نادار فقیر ہیں (یہ سن کر) آپ نے ان پر کوئی جرمانہ نہ لگایا۔

فقیر پر دیت نہیں:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے ان سے کوئی دیت وغیرہ نہیں دلوائی کیونکہ وہ نادار فقیر تھے ان کے پاس ادا کرنے کے لئے دیت موجود نہیں تھی اور آپ نے قصاص اس وجہ سے واجب نہ فرمایا کیونکہ غلطی سے جنایت ہوئی ہوگی اور ایسی صورت میں قصاص واجب نہیں ہوتا۔

بَاب فِي مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ

باب: جو شخص اندھیر نگری میں قتل کیا جائے؟

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رِمِّيًّا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ وَمَنْ قَتَلَ

۱۱۷۱: سعید‘ سلیمان‘ عمرو بن دینار‘ طاؤس‘ ابن عباسؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشادفرمایا جو شخص بغیر دیکھے (یعنی اندھا دھند) قتل کر دیا گیا یا پتھر چلانے میں یا کوڑے سے جو آپس میں ہو رہی تھی کوئی آدمی مارا گیا تو اس شخص کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جو شخص ارادہ سے قتل کیا گیا تو وہ شخص قصاص لئے جانے کا موجب ہے اور جو شخص دو شخصوں کے

عَمْدًا فَقَوَدُ يَدَيْهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

درمیان پڑ کر قتل کرنے والے شخص کو بچانے کے لئے درمیان میں حائل ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ السُّنَّة

سنت کے اتباع کا بیان

بَابٌ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

باب: سنت کی تشریح

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً۔

۱۱۷۲: وہب بن بقیہ' خالد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی لوگ اکہتر یا بہتر فرقوں میں متفرق ہو گئے اور نصرانی' اکہتر یا بہتر فرقوں میں متفرق ہو گئے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی۔

<u>یہود ونصاریٰ کے فرقے کے بیان میں شک راوی:</u>

مذکورہ حدیث میں ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں متفرق ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے وہ راوی کا شک ہے کہ آپ نے ۷۱ فرمایا یا ۷۲' آنحضرت ﷺ کا شک نہیں ہے اور ارشاد نبوی کا حاصل یہ ہے کہ تمام فرقے میری اُمت میں شامل ہیں اور جو فرقے میرے راستے پر نہیں ہیں وہ جہنم رسید ہوں گے۔

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ نَحْوَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي

۱۱۷۳: احمد بن حنبل' محمد بن یحییٰ' ابوالمغیرہ' صفوان (دوسری سند) عمرو بن عثمان' بقیہ' صفوان' سے اسی طرح مروی ہے۔ ازہر بن عبد اللہ' ابوعامر' حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا خبردار! تم لوگوں میں سے (تم سے قبل) اہل کتاب بہتر فرقے ہو گئے اور اس اُمت کے لوگ قریب ہے کہ تہتر فرقے بن جائیں ان فرقوں میں سے بہتر فرقے دوزخ میں داخل ہوں گے اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے۔ راوی ابن یحییٰ اور عمرو کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ میری اُمت میں اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جن میں گمراہیاں گھس جائیں گی جیسے کہ کلب انسان

الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

کی ہر ایک رگ اور (بدن کے ہر ایک) جوڑ میں گھس جاتا ہے۔ (جماعت اہل سنت: (مراد وہ فرقہ ہے جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول پر قائم ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین تبع تابعین کے طریقوں پر چلتا ہے اور اس کا مسلک اعتدال ہے اور فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور کلب ایک قسم کی بیماری ہوتی ہے جو کہ پاگل کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

باب: قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنے اور قرآن کریم کے متشابہات کی جستجو

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

۱۱۷۴: قعنبی' یزید بن ابراہیم' عبداللہ' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تلاوت فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس نے تم لوگوں پر کتاب نازل کی اس میں بعض آیاتِ کریمہ صاف واضح ہیں وہ تو کتاب (اللہ) کی اصل ہیں اور بعض آیاتِ کریمہ متشابہ ہیں۔ (جن کے مختلف پہلو ہیں) تو اب جن لوگوں کے قلوب میں ضلالت و گمراہی ہے وہ لوگ ان مشکل' آیاتِ کریمہ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں فتنہ برپا کرنے کے لئے اور اس کا مطلب پانے کے لئے۔ حالانکہ ان آیاتِ کریمہ کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم نہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو جو کہ قرآن کریم کی متشابہ آیاتِ کریمہ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو وہ لوگ وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نام لیا ہے تو تم لوگ ان لوگوں کی صحبت سے احتراز کرو (بچو)

محکم' متشابہ آیات:

قرآن کریم کی آیات کی دو قسمیں ہیں ایک قسم کو محکم اور دوسری کو متشابہ کہا جاتا ہے پہلی قسم یعنی محکم وہ آیاتِ کریمہ کہلاتی ہیں جن کا مفہوم واضح ہے اور متشابہ وہ آیاتِ کریمہ ہیں کہ جس کا مفہوم واضح اور صاف نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب پیچیدہ ہے تو جو آیاتِ کریمہ محکم ہیں وہ قرآن کریم کی اصل ہیں ان آیاتِ کریمہ پر عمل کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اور جو آیات متشابہات ہیں ان کی تحقیق و جستجو کا حکم نہیں ہے۔ ایک مسلمان محکم آیات پر عمل کرنے کا مکلف ہے اور جو آیات متشابہات ہیں ان پر بھی ایمان رکھنا لازم ہے لیکن اس کا مطلب اللہ کے سپرد کرے اور اس مسئلہ کی تحقیقی بحث حضرت ولی اللہ دہلوی نے الفوز الکبیر میں فرمائی ہے۔ کتب تفسیر میں بھی یہ بحث مفصل طریقہ سے مذکور ہے۔

بَابُ مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

باب: بدعتی لوگوں کی صحبت سے بچنے اور ان سے بغض

وَبُغْضِهِمْ

رکھنے کا بیان

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔

۱۱۷۵: مسدد' خالد' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' ایک شخص' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ۔

۱۱۷۶: ابن سرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عبدالرحمٰن' حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ ان کے تمام صاحبزادوں میں سے وہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے جب وہ نابینا ہو گئے تھے اور وہ کہتے ہیں غزوۂ تبوک میں ان کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا پھر میں نے حضرت کعب سے سنا اور ابن السرح کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اہل اسلام کو ہم تین شخصوں سے گفتگو کرنے سے منع فرما دیا جب یہ مدت میرے لئے طویل ہو گئی تو میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھاند کر ان کے پاس پہنچا۔ اور وہ میرے چچا زاد بھائی تھے تو میں نے ان کو سلام کیا اللہ کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے اپنی توبہ نازل ہونے کا واقعہ بیان فرمایا۔

بَاب تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

باب: اہل بدعت کو سلام کے جواب نہ دینے کا بیان

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ۔

۱۱۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطا' یحییٰ بن عمر' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے تو انہوں نے میرے ہاتھ میں زعفران مل دی میں اگلی صبح کو خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا اور ارشاد فرمایا جاؤ اپنے ہاتھوں کو دھو کر آؤ۔

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ سُمَيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' سمیہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی کا اُونٹ بیمار پڑ گیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اُونٹ (ضرورت سے) زائد تھا حضرت رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا

وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ۔

''تم وہ اُونٹ صفیہ کو دے دو۔ انہوں نے کہا میں یہ اُونٹ اس یہودی عورت کو دے دوں؟ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ غصہ ہو گئے اور آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ماہ ذی الحجہ محرم اور صفر کے مہینہ کے کچھ ایام تک گفتگو فرمانا چھوڑ دی۔

طنزیہ کلام:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو طنز کے طور پر یہودیہ کہہ دیا تھا۔ صفیہ رضی اللہ عنہا اسلام لانے سے قبل یہودی تھیں بعد میں انہوں نے اسلام قبول فرمایا تھا زینب رضی اللہ عنہا کا مقصد خدانخواستہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حقیر سمجھنا نہیں تھا بلکہ یہ ایک طنزیہ جملہ تھا جو ایسے مواقع پر اکثر خواتین کی زبان پر آ ہی جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ناراضگی سے اس کی اصلاح فرمادی۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآنِ کریم میں جھگڑنے کی ممانعت

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ۔

۱۱۷۹: احمد بن حنبل' یزید' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں شبہ کر کے جھگڑنا کفر ہے۔

بَاب فِي لُزُومِ السُّنَّةِ

باب: سنتِ نبوی کی اتباع لازمی ہے

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ

۱۱۸۰: عبدالوہاب' ابوعمرو' جریر' عبدالرحمٰن' مقدام بن معدی کرب ؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا سن لو' بلاشبہ دی گئی ہے مجھے کتاب یعنی قرآن اور اسی کے ساتھ اسی کے مثل (حدیث) دی گئی ہے۔ عنقریب ایک شکم سیر شخص (یعنی آسودہ آدمی) اپنے چھپر کھٹ (یعنی اپنے بستر وغیرہ' آرام کرنے کی جگہ) پر لیٹا ہوا کہے گا کہ تم لوگ اس قرآن کریم ہی کو اختیار کرو اور تم قرآن کریم میں جو حلال پاؤ اس کو تو حلال سمجھو اور قرآن میں جو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو خوب سن لو گھریلو گدھا تم لوگوں کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی درندوں میں سے دانت والا جانور حلال ہے (جیسے شیر' چیتا' بھیڑیا وغیرہ) اور نہ ذمی شخص کا پڑا ہوا مال (و اسباب حلال ہے) لیکن جب اس مال کا مالک مستغنی ہو اور جو آدمی کسی قوم کے پاس مہمان ہو تو اس قوم کے ذمہ اس شخص کی مہمانداری کرنا

فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

ضروری ہے اور اگر کوئی قوم اس کی مہمانداری نہ کرے تو اس مہمان کو حق حاصل ہے کہ اس قوم سے اپنی مہمانداری کا حق وصول کرے۔

مہمانداری کے وجوب کا حکم منسوخ ہے:

ابتدائے اسلام میں مہمانداری کرنا واجب تھا لیکن اب یہ حکم مستحب ہے اور اب زبردستی مہمان داری کا مذکورہ حق وصول کرنا منسوخ ہوگیا۔ بہرحال اب بھی مہمان کی خاطر کرنا مستحب ہے بخاری شریف کی حدیث ہے: ((من كان يومن بالله واليوم الأخر فليكرم ضيفه)) یعنی جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر کامل ایمان رکھتا ہو تو وہ مہمان کی مہمانداری اور اس کی ہر ممکن عزت و احترام کرے۔

۱۱۸۱ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ

۱۱۸۱: یزید بن خالد لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوادریس، یزید بن عمیرہ جو کہ معاذ بن جبلؓ کے رفقاء میں سے تھے کہ جب معاذ بن جبلؓ وعظ کرنے کیلئے بیٹھا کرتے تھے تو یہ فرماتے اللہ تعالیٰ بڑا عادل و حاکم ہے (دین میں) شبہ کرنے والے لوگ تباہ و ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے ایک دن بیان کیا تمہارے بعد بڑے بڑے فتنہ و فساد ہوں گے اور مال کافی ہو جائے گا (یعنی آج کے دور کی بہ نسبت لوگ بہت زیادہ دولت مند ہوں گے) اور قرآن کریم آسان ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کو مؤمن اور منافق مرد اور عورت، اور بڑے اور چھوٹے حاصل کر لیں گے۔ پھر قریب ہے کہ ایک کہنے والا شخص کہے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ میری اتباع نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن کریم کو پڑھتا ہوں۔ اب وہ میری اتباع نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے لئے قرآن کریم کے علاوہ کوئی نئی بات نہ نکالوں۔ پھر اگر وہ نئی بات پیدا کرے تو تم لوگ اس سے احتراز کرو۔ جو نئی بات پیدا ہوگی وہ ضلالت و گمراہی ہے اور میں تم کو عالم کی گمراہی سے ڈراتا ہوں اس لئے کہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبان سے کہتا ہے اور کبھی منافق آدمی حق بات کہہ دیتا ہے یزید نے بیان کیا میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ مجھے اس بات کا کس طرح علم ہوگا کہ دانا شخص گمراہی کی بات بتلا رہا ہے اور منافق کبھی حق بات کہہ دیتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں تم عالم شخص کی ان باتوں سے احتراز کرو جو کہ جھوٹ اور غلطی کے ساتھ شہرت پا جائیں اور تمام لوگ اس کا انکار کریں لیکن ایسی باتوں کی وجہ سے تو عالم سے منحرف نہ ہو جانا کیونکہ

ذٰلِکَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُنْبِئَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ و قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْمُشَبِّهَاتِ مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ وَقَالَ لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ و قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ۔

ہوسکتا ہے کہ وہ واپس آجائے اور تم جب بھی حق بات سنو قبول کرلو کیونکہ حق ایک روشنی ہوتی ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عمر نے زہری کے واسطہ سے یُثْنِیَنَّکَ کی جگہ لَا یُثْنِیَنَّکَ بیان کیا ہے اور صالح بن کیسان نے زہری سے لفظ مُشْتَهِرَاتِ کی جگہ مُشْتَبِهَاتِ بیان اور اس جگہ یُثْنِیَنَّکَ ہی بیان کیا ہے جس طریقہ سے عقیل نے بیان کیا ہے اور زہری ابن اسحٰق نے یہ روایت نقل کی ہے کہ معاذؓ نے فرمایا ہاں۔ دانا آدمی کی بات تجھے اشتباہ میں ڈال دے اور تو یوں کہہ اُٹھے کہ آخر اس بات سے کیا مراد ہے (مطلب یہ ہے کہ دانا آدمی کو دوٹوک واضح اور سچی بات کہنا چاہئے۔ایسی بات کہنے سے احتراز کرنا چاہئے جو لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے۔اگر اس کی زبان سے ایسی بات سنو تو سمجھ لو کہ دال میں کالا ہے)۔

۱۱۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ دُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ فَكَتَبَ أَمَّا بَعْدُ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ عِصْمَةٌ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا

۱۱۸۲: محمد بن کثیر' حضرت سفیان سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے تقدیر کے بارے میں خط کے ذریعہ دریافت کیا (دوسری سند) ربیع بن سلیمان' اسد' حماد' سفیان ثوری' نضر روایت کرتے ہیں (تیسری سند) ہناد' قبیصہ' ابورجاء' ابوصلت سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط تحریر کر کے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا ''حمد و ثنا کے بعد معلوم کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کے حکم اور اس کے نبی کے طریقہ پر راہ اعتدال پر چلنے کی وصیت کرتا ہوں اور اہل بدعت نے جو باتیں ایجاد کی ہیں ان کو چھوڑنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اہل بدعت نے یہ باتیں اس وقت ایجاد کیں جب نبی ﷺ کی سنت جاری ہو چکی تھی اور وہ لوگ اس کی شفقت سے سبکدوش ہو گئے تھے تو تم پر سنت نبوی پر عمل کرنا ضروری ہے اس لئے کہ سنت پر عمل کرنے سے تم گمراہی سے بچ جاؤ گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پھر یہ بات بھی سمجھ لو کہ لوگوں نے کوئی بدعت ایسی نہیں پیدا کی کہ جس کے باطل ہونے پر دلائل سامنے نہ آچکے ہوں یا اس کے دیکھنے سے عبرت حاصل نہ ہوئی ہو اس لئے کہ سنت کو اس شخص نے جاری کیا تھا جس کو معلوم تھا کہ اس کے خلاف کرنے میں کون کونسی غلطیاں اور بھول چوک اور بیوقوفیاں اور

وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا وَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَغَلَوْا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَعْتَ مَا أَعْلَمُ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ لَقَدْ كَانَ ذَكَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءُ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ وَإِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ كَذَا لِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ

گہرائیاں ہیں پس تم وہ طریقہ اختیار کرو جو طریقہ جماعت سلف نے اختیار کیا تھا اس لئے کہ وہ علم دین سے اچھی طرح واقف تھے اور بہت باریک بینی اور غور وفکر سے کام لے کر ان سے رکے تھے۔ اور وہ حضرات ہم لوگوں سے زیادہ مطلب سمجھنے پر قدرت رکھتے تھے اور ان میں جو فضائل تھے ان کی وجہ سے اور وہ زیادہ بہتر تھے۔ اگر تم لوگ جس طریقہ پر (قائم) ہو۔ یہی طریقہ ہدایت کا طریقہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ جن لوگوں نے نئی باتیں پیدا کیں وہ لوگ اگلے لوگوں کے راستہ پر نہیں چلے اور ان سے نفرت کی تو ہم لوگ بھی کہیں گے کہ اگلے لوگ ہی بہتر تھے اور وہ لوگ ان سے آگے بڑھے ہوئے تھے اور انہوں نے جس قدر بیان کر دیا وہ کافی ہے اور جس قدر کہہ دیا وہ شافی ہے ان کے پیچھے بھی کوئی کمی نہیں اور ان سے آگے بھی کوئی مقام نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے ان سے کمی کی انہوں نے ظلم کیا اور کچھ لوگ ان سے آگے بڑھ گئے اور انہوں نے غلو کیا (یعنی کچھ لوگوں نے افراط وتفریط سے کام لیا اور تعصب کیا) اور اگلے لوگ درمیان میں سیدھے راستے پر تھے۔ تم نے تقدیر کے بارے میں سوال لکھا ہے تو اللہ کے حکم سے تم نے یہ سوال اس شخص سے کیا جو کہ اچھے طریقہ سے جانتا ہے۔ میں تو یہ بات سمجھتا ہوں کہ لوگوں نے جس قدر بدعات پیدا کی ہیں اور جس قدر نئی چیزیں پیدا کی ہیں وہ تقدیر کا اقرار کرنے سے نہ تو اثر کے اعتبار سے زیادہ واضح ہیں اور نہ ہی حکم کے اعتبار سے زیادہ مضبوط ہیں۔ یہاں تک کہ دور جاہلیت میں جہلاء بھی اپنے اپنے کلام میں تقدیر کا تذکرہ کرتے تھے اور اپنے اشعار میں تقدیر سے ضائع ہونے والی چیز پر تسلی حاصل کرتے تھے۔ پھر اسلام نے اس خیال کو اور زیادہ قوت بخشی۔ نبیؐ نے ایک دو حدیث نہیں بلکہ متعدد احادیث میں تقدیر کا تذکرہ فرمایا اور مسلمانوں نے آپ سے سنا اور اس کو بیان کیا آپ کی زندگی اور آپ کے وصال کے بعد۔ اس پر یقین کر کے اور اس کو تسلیم کر کے اور خود کو کمزور جان کر کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ آئی ہو یا اس کی کتاب میں تحریر نہ کی گئی ہو یا اس کے متعلق تقدیر الٰہی جاری نہ کی گئی ہو

قَرَئُوا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ وَكُتِبَتِ الشَّقَاوَةُ وَمَا يُقْدَرْ يَكُنْ وَمَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا۔

ان تمام باتوں کے باوجود تقدیر کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی مستحکم کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے اس میں سے گزشتہ لوگوں نے مسئلہ تقدیر سیکھا اور اسی میں سے (تقدیر کا علم) حاصل کیا۔ تم اگر یہ بات کہو کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے یہ آیت کریمہ کس وجہ سے نازل فرمائی؟ اور اس طرح کیوں کیا؟ تو تمہاری اس بات کا یہ جواب ہے کہ پہلے لوگوں نے بھی ان آیاتِ کریمہ کو تلاوت کیا تھا۔ اور ان لوگوں کو اس کی تاویل کا اچھے طریقہ سے علم تھا جس کا تم کو علم نہیں۔ اس کے باوجود وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب (لوحِ محفوظ) اور تقدیر کو مانتے تھے مقدر میں جو ہے وہ ہو کر رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی جو مرضی ہوگی وہ ہوگا اور جو اللہ کی مرضی نہ ہو وہ نہیں ہوگا۔ ہم لوگ اپنے کو نفع یا نقصان پہنچانے کا مکمل اختیار و قدرت نہیں رکھتے پھر وہ لوگ اسی اعتقاد پر اچھے کام انجام دیتے اور برے کاموں سے ڈرتے رہے۔

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ۔

۱۱۸۳: احمد بن حنبل' عبداللہ' سعید' ابوضمرہ' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دوست ملک شام میں تھا جو کہ ان سے خط و کتابت کرتا رہتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو ایک مرتبہ تحریر کیا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم نے مسئلہ تقدیر کے بارے میں کوئی بات پیدا کی ہے تو اب تم مجھ سے خط و کتابت نہ کرنا اس لئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری اُمت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ تقدیر کی تکذیب کریں گے (یعنی اس کو جھوٹا بتلائیں گے)۔

منکرینِ تقدیر:

مطلب یہ ہے کہ آنے والے بعض لوگ تقدیر کا انکار کریں گے اور یہ بات کہیں گے کہ تقدیر کچھ نہیں اور تمام کام تدبیر سے ہی وجود میں آتے ہیں۔ بہرحال حکم شرع یہ ہے کہ اسباب اور تدبیر اختیار کرنے میں کوتاہی نہ کرو اور نتیجہ اللہ کے سپرد کر دو اور مسئلہ تقدیر پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تقدیر کیا ہے؟'' میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَرْضِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى

۱۱۸۴: عبداللہ بن جراح' حماد' خالد الحذاء سے روایت ہے کہ حسن بصری سے میں نے دریافت کیا کہ اے ابوسعید! مجھ کو بتلاؤ کہ آدم علیہ السلام آسمان کیلئے پیدا فرمائے گئے تھے یا زمین کیلئے؟ انہوں نے جواب دیا زمین کیلئے۔ میں نے عرض کیا اگر وہ بچ جاتے اور درخت میں سے نہ کھاتے؟ انہوں نے جواب دیا وہ ضرور (اس درخت میں سے) کھاتے (اسلئے کہ مقدر میں یہی لکھا ہوا تھا) میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ۔

شیاطین سے کہ تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اس کو جو کہ دوزخ میں جانے والا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا بلاشبہ شیاطین اپنی گمراہی میں کسی کو نہیں پھنسا سکتے سوائے اس کو کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ بنائی۔

مسئلہ تقدیر کے بارے میں بحث کی ممانعت:

مسئلہ تقدیر کے بارے میں شریعت نے بحث کرنے سے منع فرمایا ہے اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اس مسئلہ کی مزید تفصیل حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ''مسئلہ تقدیر'' اور ''الاکسیر فی اثبات التقدیر'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۸۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ وَهٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ۔

۱۱۸۵ : موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حضرت خالد الحذاء، حسن نے اس آیت کریمہ: وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنت کے واسطے اور ان لوگوں کو دوزخ کے واسطے پیدا فرمایا۔

۱۱۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ۔

۱۱۸۶: ابوکامل، اسماعیل، خالد الحذاء، حسن نے اس آیت: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ کے بارے میں فرمایا۔ شیطان اسی کو پھنسائے گا کہ جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھ دی ہے۔

۱۱۸۷ : ۴۶۱۷حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي۔

۱۱۸۷: ہلال بن بشر، حماد، حضرت حمید نے روایت کیا کہ حسن بیان کرتے تھے کہ آسمان سے گر جانا زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت یہ بات کہنے کہ معاملات میرے ہاتھ میں ہیں۔

۱۱۸۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ خَلَقَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هٰذَا

۱۱۸۸: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حضرت حمید سے مروی ہے کہ حسن بصری ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں آئے تو مجھ سے مکہ معظمہ کے علماء نے بیان کیا کہ حسن سے عرض کرو کہ ایک دن بیٹھ کر وعظ فرمائیں۔ انہوں نے جواب دیا بہت بہتر ہے۔ پھر تمام اہل مکہ اکٹھا ہو گئے حضرت حسن نے ان سے خطاب فرمایا تو میں نے ان سے اچھا کوئی خطیب نہیں دیکھا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا ابوسعید! شیطان کو کس نے بنایا؟ انہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی پیدا کرنے والا (بنانے والا) ہے؟ شیطان کو اسی نے پیدا فرمایا۔ اسی نے اچھا، برا پیدا فرمایا۔ اس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے اس بزرگ کی

الشَّيْخِ۔

طرف کس قدر جھوٹ منسوب کرتے ہیں۔

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ۔

۱۱۸۹: ابن کثیر' سفیان' حمید نے بیان کیا کہ حسن نے بیان کیا كَذٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ یعنی ہم شرک کو کفار کے قلوب میں ڈالتے ہیں۔ یعنی یہاں ہٗ کی ضمیر شرک کی طرف راجع ہے۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصِّيدِ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ۔

۱۱۹۰: محمد بن کثیر' سفیان' ابن کثیر' ایک شخص' سفیان' عبید الصید' حسن نے بیان کیا کہ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ یعنی ان لوگوں میں اور ایمان میں رکاوٹ پیدا ہوگئی یعنی مَا يَشْتَهُونَ سے مراد ایمان ہے۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا۔

۱۱۹۱: محمد بن عبید' سلیمان' ابن عون سے مروی ہے کہ میں ملک شام جا رہا تھا کہ مجھے پیچھے سے ایک آدمی نے آواز دی۔ میں نے (مڑ کر) دیکھا تو رجاء بن حیوۃ ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اے ابوعون! لوگ حضرت حسن بصری کے حوالہ سے کس بات کا چرچا کر رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ وہ زیادہ تر ان کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں۔

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنَفِّقُوا بِذَلِكَ رَأْيَهُمْ وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا۔

۱۱۹۲: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب نے بیان کیا کہ دو قسم کے لوگوں نے حضرت حسن بصری کی طرف جھوٹ منسوب کیا۔ ایک تو (فرقہ) قدریہ نے وہ لوگ یہ بات چاہتے تھے کہ ان کے (حضرت حسن کے) نام لینے سے ہماری (یعنی قدریہ) کی بات کا اعتبار ہو۔ دوسرے وہ لوگ جو کہ ان سے عناد رکھتے تو وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فلاں اور فلاں بات نہیں کہی؟

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ۔

۱۱۹۳: ابن مثنیٰ' یحییٰ بن کثیر' عنبری نے کہا کہ قرہ بن خالد بیان کرتے تھے کہ حضرت حسن کو قدریہ نہ سمجھو ان کی رائے سنت کے مطابق اور صحیح تھی۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ

۱۱۹۴: ابن مثنیٰ' ابن بشار' مؤمل' حماد' ابن عون نے بیان کیا کہ اگر ہم لوگوں کو علم ہوتا (اس بات کا) کہ جو بات حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ اس بات کو اس قدر شہرت حاصل ہو جائے گی تو ہم لوگ

تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلَكِنَّا قُلْنَا كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ۔

ان کے رجوع پر ایک کتاب تحریر کر لیتے اور لوگوں کی شہادتیں (قلم بند کرتے) لیتے ہم لوگ یہ سمجھے کہ چلو انہوں نے ایک بات بیان فرمائی ہے اب اس بات کو کون شہرت دے گا؟

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا۔

۱۱۹۵: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب نے بیان کیا کہ حسن نے کہا کہ میں اب آئندہ اس قسم کی بات نہیں بیان کروں گا۔

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَنِ الْإِثْبَاتِ۔

۱۱۹۶: ہلال بن بشر' عثمان بن عثمان' عثمان بتی نے بیان کیا کہ حضرت حسن نے جب بھی کسی آیت کریمہ کی تفسیر بیان فرمائی تو (انہوں نے) تقدیر کو ثابت فرمایا۔

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

۱۱۹۷: احمد بن حنبل' عبد اللہ بن محمد' سفیان' ابونضر' عبید اللہ' حضرت ابورافع سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم لوگوں میں کسی شخص کو نہ دیکھوں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگا کر بیٹھا ہوا ہو کہ اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی اس قسم کا حکم آ جائے کہ میں نے اس کا حکم کیا ہے یا اس سے منع کیا ہے تو وہ شخص یوں کہے۔ مجھے تو علم نہیں میں نے تو کتاب اللہ میں جو چیز پائی بس ہم نے اسی کا اتباع کیا ہے۔

منکرین حدیث کا باطل خیال:

حدیث کے آخری حصہ میں جس شخص کا تذکرہ ہے اس سے مراد ایسا شخص ہے جو کہ نیک کام سے بچنا چاہتا ہے اور یہ لغو دلیل پیش کرتا ہے کہ یہ حکم تو قرآن کریم میں مذکور نہیں ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر جس طرح قرآن کریم نازل فرمایا ہے اسی طریقہ سے حدیث شریف بھی عنایت فرمائی ہے یعنی قرآن کریم متن ہے اور حدیث شریف اس کی شرح ہے اس لئے قرآن کریم میں جو حکم نہ ملے وہ حدیث وفقہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا

۱۱۹۸: محمد بن صباح' ابراہیم بن محمد (دوسری سند) محمد بن عیسیٰ' عبد اللہ' ابراہیم' سعد' قاسم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے اس کام میں نئی بات پیدا کرے یعنی ہمارے اس دین اور شریعت میں (نئی بات نکالے) جو اس میں نہیں تو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا شخص مردود ہے ابن عیسیٰ نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جو شخص کوئی کام کرے علاوہ اس

لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

کام کے (یعنی ہمارے طریقہ کے علاوہ کام کرے) تو وہ شخص مردود ہے۔

بدعت کیا ہے؟

مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین میں ایسی بات پیدا کرے کہ جس کی شریعت میں کچھ اصل اور بنیاد نہ ہو وہ بدعت ہے۔ دین کی اصل قرآن' حدیث' اجماع' فقہ و قیاس ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا تھا تو انہوں نے یہی فرمایا تھا کہ میں سب سے پہلے حکم شرع قرآن کریم میں تلاش کروں گا' اس کے بعد حدیث میں پھر صحابہ کے تعامل کو دیکھوں گا اس کے بعد قیاس سے کام لوں گا۔ بہرحال خیر القرون میں جس کی اصل نہ ہو وہ بدعت میں داخل ہے۔ جیسے کہ عرس' فاتحہ' قوالی' میلاد وغیرہ مروجہ رسوم بدعت ہیں اور دین میں ان کی کوئی اصل نہیں ہے حضرت مفتی محمود صاحب نے فتاویٰ محمودیہ میں اور حضرت مفتی اعظم پاکستان نے سنت و بدعت میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث فرمائی ہے اور کتاب ''بدعت کیا ہے'' بھی اس موضوع پر تحقیقی کتاب ہے۔

۱۱۹۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ

۱۱۹۹: احمد بن حنبل' ولید' ثور' خالد بن معدان' حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ ان حضرات میں شامل تھے کہ جن کی شان میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ۔ یعنی ان لوگوں پر کچھ حرج نہیں ہے جو تمہارے پاس اس وجہ سے آتے ہیں کہ تم ان کو سوار کرو پھر تم کہتے ہو میرے پاس سواری نہیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا اور ان سے کہہ دیا کہ آپ کی زیارت اور مزاج پرسی اور آپ سے استفادہ کے لئے حاضر ہوئے ہیں (یعنی علم دین سیکھنے کے لئے آئے ہیں) تو انہوں نے (یعنی حضرت عرباض نے) جواب دیا کہ ہم لوگوں کو ایک دن آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی پھر آپ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں پر اثر نصیحت فرمائی جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے قلوب خوف زدہ ہو گئے۔ پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ نصیحت تو گویا رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا میں تم کو خوف کرنے اور حکم الٰہی قبول کرنے اور اتباع کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ دوسرا ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم لوگوں میں سے میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا' وہ بہت سے

وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

اختلاف دیکھے گا' تو تم میرا اور خلفاء کا طریقہ لازم پکڑ لو۔ جو نیک راستہ پر ہیں اور صراط مستقیم پر ہیں میرے اور خلفاء رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو تھام لو اور دانتوں سے پکڑ لو۔ اور تم لوگ نئی باتوں سے بچو۔ کیونکہ جو نئی بات ہے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا خلوص اور اتباع امیر کا حکم:

مذکورہ حدیث کی آیت کریمہ :وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ میں لوگوں کا خدمت نبوی میں سواری مانگنے کے لئے آنے کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی! وہ لوگ اپنی طرف سے جہاد میں شرکت کے لئے جانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے لیکن وہ بیچارے اپنے پاس سواری کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں۔ اور حبشی غلام کی اتباع کا آپ نے جو حکم فرمایا ہے تو آپ نے تاکید کے لئے مبالغہ فرمایا یعنی چاہے امیر اور حکمران کوئی بھی ہو۔ بہر حال اس کی اتباع لازمی ہے اور حکم قبول کرنے سے مراد یہی ہے کہ مسلمانوں کے سردار کی اتباع کرنا اور اس کے حکم کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

۱۲۰۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۲۰۰: مسدد' یحییٰ' ابن جریج' سلیمان' طلق بن حبیب' احنف' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگاہ رہو' بہت مباحثہ اور جھگڑا کرنے والے ہلاک ہوگئے (یعنی حکم الٰہی نہ ماننے والے) یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی۔

بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ

باب: اتباع سنت کی فضیلت کا بیان

۱۲۰۱ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

۱۲۰۱: یحییٰ بن ایوب' اسماعیل' علاء' انکے والد عبدالرحمٰن' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کو نیک کام کی طرف بلائے گا تو اس شخص کو بھی ثواب ملے گا انکے ثواب کے برابر جو نیک کام میں اسکے تابع ہوں گے۔ اور رہبری کرنے والے کا اجر' عمل کرنے والے شخص کے اجر کو کم نہ کرے گا اور جو شخص لوگوں کو گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس شخص پر بھی اسی قدر گناہ (اور وبال) ہوگا کہ جس قدر اس کی بات ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والے کا گناہ (عمل) کرنے والوں کے گناہ کو کم نہ کرے گا (یعنی دونوں کے برابر گناہ ملے گا)

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ

۱۲۰۲: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان' زہری' عامر بن سعید اپنے والد سعید سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام مسلمانوں میں بہت زیادہ گنہگار مسلمان وہ شخص ہے کہ جس نے ایسی بات کے متعلق دریافت کیا جو حرام نہیں تھی پھر اس کے معلوم کرنے کی

فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ۔

وجہ سے لوگوں پر حرام ہوگئی۔

بلاضرورت سوال کرنا:

ضرورت کے لئے حکم شرع دریافت کرنے کا تو حکم ہے لیکن بلاضرورتِ شرعی سوال کرنا اور غیر ضروری سوالات دریافت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ اے لوگو! ایسے سوالات نہ کرو کہ اگر ان کے جوابات معلوم ہو جائیں تو تم کو ناگواری ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

بَاب فِي التَّفْضِيلِ

باب: صحابہؓ میں سب سے زیادہ کون افضل ہے؟

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔

۱۲۰۳: عثمان بن ابی شیبہ' اسود' عبدالعزیز' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دور نبوی میں ہم لوگ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں کرتے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے برابر' پھر حضرت عثمان عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہ کرتے تھے پھر دوسرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہم لوگ چھوڑ دیتے تھے ان میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ أَجْمَعِينَ۔

۱۲۰۴: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہم لوگ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُمت کے بہترین فرد ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُولَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَةِ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۲۰۵: محمد بن کثیر' سفیان' جامع' ابویعلیٰ' محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں کون افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر صدیقؓ۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر میں نے دریافت کیا پھر کون؟ (افضل ہے) فرمایا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ پھر میں اس بات سے ڈر گیا کہ میں دریافت کروں پھر کون (افضل ہے) اور وہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا نام لیں تو میں نے کہا: پھر ابا جان آپ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں کیا ہوں میں تو صرف ایک شخص ہوں مسلمانوں میں سے۔

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تواضع:

حضرت محمد بن حنفیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے ہیں۔ کتب تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عظیم کارنامے

مذکور ہیں انہوں نے اہل اسلام میں سے اپنے کو ایک شخص یعنی عام مسلمان جو فرمایا ہے یہ آپ کا فرمانا عاجزی اور انکساری کے طور پر تھا ورنہ جمہور علماءِ اُمت کے نزدیک خلفاء ثلاثہ کے بعد سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کا مقام ہے۔

١٢٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۲۰۶: محمد بن مسکین' محمد فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ جو شخص یہ بات سمجھے کہ علی کرم اللہ وجہہٗ ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی بہ نسبت خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اس شخص نے ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور تمام مہاجرین اور انصار کی غلطی نکالی' اور جو شخص اس قسم کا اعتقاد رکھے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس شخص کا کوئی عمل آسمان کی طرف جائے۔

خلافتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت حضرات مہاجرین اور انصار کے اتفاق سے ہوئی تھی کتب تاریخ "اسد الغابه في احوال الصحابة" اور اردو میں "تاریخ الخلفاء" "سیرت خلفاءِ راشدین میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے اور آسمان کی طرف عمل جانے سے مراد کوئی عمل قبول ہونا ہے یعنی حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی رائے میں ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں۔

١٢٠٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ السَّمَّاكُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ۔

۱۲۰۷: محمد بن یحییٰ' قبیصہ' حضرت عباد بن سماک کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوریؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ خلفاء پانچ ہیں: ابوبکر صدیقؓ' عمر فاروق رضی اللہ عنہ' عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ' علی رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ۔

بَابِ فِي الْخُلَفَاءِ

باب: خلافت کا بیان

١٢٠٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا

۱۲۰۸: محمد بن یحییٰ' عبدالرزاق' معمر' زہری' عبیداللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے رات (خواب کی حالت میں) ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا تو میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں وہ لوگ شہد اور گھی لے رہے تھے۔ کسی شخص نے بہت سا (شہد اور گھی) لے لیا۔ کسی نے تھوڑا سا لیا اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسّی لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے پہلے آپ کو دیکھا یارسول اللہ! کہ آپ نے اس رسّی کو پکڑ لیا اور آپ اُوپر

الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

تشریف لے گئے اس کے بعد ایک دوسرے آدمی نے اس رسّی کو پکڑ لیا وہ بھی اُوپر کی طرف چلا گیا پھر ایک اور شخص نے (اس رسّی کو) پکڑا۔ وہ بھی اُوپر چلا گیا پھر ایک اور (تیسرے) آدمی نے وہ رسّی پکڑی تو وہ رسّی (درمیان سے) ٹوٹ گئی' لیکن پھر مل گئی اور وہ شخص اُوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خواب سن کر فرمایا یارسول اللہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں مجھ کو اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا چلو تم تعبیر بیان کرو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بادل کا ٹکڑا تو دینِ اسلام ہے اور وہ گھی اور شہد جو اسلام میں سے ٹپک رہا ہے تو اس سے مراد قرآن کریم ہے جس میں نرمی اور مٹھاس ہے اور یہ جو کچھ لوگوں نے اس سے بہت سا لے لیا اور کچھ لوگوں نے اس سے تھوڑا سا حاصل کیا۔ تو (اس سے مراد) یہی ہے کہ کسی شخص نے بہت قرآن کریم حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا۔ پھر وہ رسّی جو کہ آسمان سے زمین تک معلق ہے تو وہ وہ حق ہے جس کو آپ لئے ہوئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اُٹھا لے گا (یعنی آپ کی وفات ہو جائے گی) اور آپ کے (وصال کے) بعد اس (خلافت کے) حق کو ایک دوسرا شخص لے لے گا اور وہ بھی اُٹھ جائے گا (یعنی اس کا بھی انتقال ہو جائے گا) پھر ایک اور شخص (خلافت) حاصل کرے گا وہ شخص کٹ جانے کے نزدیک ہوگا لیکن پھر وہ مل جائے گا۔ اور وہ اُوپر اُٹھ جائے گا یارسول اللہ آپ ارشاد فرمائیں کہ میں نے (خواب کی) تعبیر درست بیان کی یا غلط بیان کی؟ آپ نے فرمایا تم نے کچھ تو درست بیان کی اور کچھ غلط بیان کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ارشاد فرمائیں میں حلف کرتا ہوں کہ میں نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا نہیں تم قسم نہ کھاؤ۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت سے متعلق:

حدیث میں جو فرمایا ہے کہ وہ شخص کٹ جانے کے قریب ہوگا اس کا مطلب یہ ہے کہ حالات ایسے بن جائیں گے وہ شخص خلافت چھوڑنے پر تیار ہو جائے گا جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال ہوا اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں قسم سے متعلق جو مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نہیں بتلاؤں گا' پھر تمہاری قسم پوری نہیں ہوگی آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعبیر کی غلطی اور اس کے درست ہونے کی تفصیل بیان نہیں فرمائی تا کہ پہلے ہی سے فتن وفساد کی خبریں شہرت حاصل نہ کر لیں' حکم الٰہی کے مطابق اس کو مبہم رکھنا ہی تھا اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ خلافت کا معاملہ مبہم رہے۔ اتفاق رائے سے مسلمان جس کو خلیفہ مقرر کر لیں وہی ٹھیک ہے۔

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ

۱۲۰۹: محمد بن یحییٰ' محمد بن کثیر' سلیمان بن کثیر' زہری' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی واقعہ مذکور ہے اس میں اس طرح ہے

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ۔

کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آپ ان کی غلطی بیان فرمائیں تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار فرمادیا۔

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۱۰: محمد بن مثنیٰ' محمد بن عبداللہ' اشعث' حسن' ابوبکرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک دن ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جس نے (رات) کوکوئی خواب دیکھا ہوتو وہ (اپنا خواب) بیان کرے۔ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک ترازو اُتری۔ پھر آپ کو اور ابوبکرؓ کو (اس ترازو میں) تولا گیا تو آپ ابوبکرؓ کے مقابلہ میں وزنی تھے۔اسکے بعد ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وزنی ہوئے پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وزنی ہو گئے اور اس کے بعد وہ ترازو اُٹھ گئی۔راوی نے بیان کیا کہ اس خواب کی وجہ سے ہم نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری محسوس کی۔

رازِ خلافت کے اظہار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی:

اِس ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ خلافت کا راز مخفی تھا۔مذکورہ خواب بیان کرنے سے ایک درجہ میں وہ راز کھل گیا کیونکہ خلافت اسی ترتیب سے قائم ہوئی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مذکورہ شخص نے پورا خواب نہیں دیکھا کہ عثمانِ رضی اللہ عنہ کے بعد کون خلیفہ قرار دیا جائے گا؟ اسی طریقہ سے اس خواب میں علی کرم اللہ وجہہ کا بھی تذکرہ نہیں ہے اور مسئلہ خلافت کی تفصیل کتب تاریخ و مغازی میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَائَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ۔

۱۲۱۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' علی بن زید' عبدالرحمٰن بن حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جس شخص نے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے۔اس کے بعد یہی حدیث بیان کی لیکن ناراضگی کا (اس روایت میں) تذکرہ نہیں کیا البتہ یہ بیان کیا کہ آپ کو یہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے ارشاد فرمایا تم نے جو یہ دیکھا ہے وہ نبوت کی خلافت ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے حکومت عنایت فرمادیں گے۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ

۱۲۱۲: عمرو بن عثمان' محمد بن حرب' زبیدی' ابن شہاب' عمرو بن ابان' عثمان' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبیؐ نے ارشاد فرمایا ''آج کی شب ایک نیک شخص کو دکھلایا گیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہؐ کے

كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَو بْنَ أَبَانَ۔

ساتھ پیوست کیے گئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیوست کر دیئے گئے اور عثمان رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیوست کر دیئے گئے۔ جابر نے بیان کیا کہ پھر ہم لوگ جس وقت آپ کے پاس سے اُٹھ گئے تو ہم لوگوں نے (اپنے گمان سے یہ بات کہی کہ آپ نے جو نیک شخص ارشاد فرمایا تو (ہمارے خیال میں) اس سے مراد خود نبیؐ ہی ہیں اور بعض حضرات کا بعض سے جو پیوست کیا جانا اور ملنا (خواب میں دکھلایا گیا) ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ حضرات اس خدمت کیلئے (بھیجے گئے) ہیں کہ جس خدمت کیلئے اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو یونس اور ابن شہاب نے بھی بیان کیا ہے اور ان حضرات نے روایت میں عمرو بن ابان کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

ترتیب خلافت سے متعلق خواب:

نیک شخص (نے خواب میں) دیکھا سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا مراد ہے اور یہ واقعہ خواب کی حالت کا ہے اور اس خواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آپ کے اتصال اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک دوسرے سے غیر معمولی تعلق دکھلایا گیا ہے۔ اور اس خواب میں خلافت راشدہ کی ترتیب بھی دکھلائی گئی ہے چنانچہ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تفصیل کے لئے سیرت خلفاء راشدین از مولانا عبدالشکور لکھنوی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۱۲۱۳: محمد بن مثنیٰ' عفان' حماد' اشعث' عبدالرحمن' انکے والد' سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ (یعنی خواب دیکھا) آسمان سے ڈول لٹکایا گیا تو پہلے ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور انہوں نے لکڑی کے دونوں کونے پکڑ کر کچھ پیا (مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اچھی طرح نہیں پایا) پھر عمر فاروقؓ تشریف لائے تو انہوں نے اس کو پکڑ کر اچھے طریقہ سے خوب سیر ہو کر پانی نوش فرمایا اس کے بعد عثمانِ غنیؓ تشریف لائے انہوں نے اس لکڑی کو پکڑ کر پانی خوب اچھی طرح سے نوش فرمایا اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے انہوں نے اس کو پکڑا تو وہ ڈول (جگہ سے) ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی علی کرم اللہ وجہہ پر گر گیا۔

دورِ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں آنے والے فتنے:

مذکورہ بالا حدیث میں سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کے دورِ خلافت میں پیش آنے والے فتنہ وفساد کی طرف اشارہ ہے کہ جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت متاثر ہوئی۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقَ وَعَمَّانَ۔

۱۲۱۴: علی بن سہل' ولید' سعید' حضرت مکحول نے بیان کیا کہ اہل روم' ملک شام میں چالیس روز تک داخل رہیں گے ان لوگوں کے ہاتھ سے دمشق اور عمان کے علاوہ کوئی شہر محفوظ نہیں رہے گا۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُولُ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ۔

۱۲۱۵: موسیٰ بن عامر' ولید' حضرت عبدالعزیز بن علاء' ابو الاعیس' عبد الرحمٰن بن سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غلبہ پالے گا۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ۔

۱۲۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' برد' حضرت مکحول سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگوں کے وقت میں' اہل اسلام کا خیمہ ایک جگہ میں ہوگا جس کا نام غوطہ ہے (غوطہ ملک شام میں شہر دمشق کے قریب ایک مقام ہے)

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنْ الَّذِينَ كَفَرُوا يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ۔

۱۲۱۷: ابوظفر' جعفر' عوف بن ابی حمید سے مروی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ حجاج بن یوسف خطبہ دے رہا تھا اور (خطبہ میں) بیان کر رہا تھا کہ عثمانؓ کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کی پھر اس نے آیت: اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ پڑھی' یعنی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عیسیٰ! میں تم کو دُنیا سے اُٹھانے والا ہوں اور اپنی جانب تم کو بلانے والا ہوں اور تم کو کفار سے پاک کرنے والا ہوں قیامت تک (حجاج یہ کہہ کر) ہماری اور اہل شام کی طرف اشارہ کیا۔

حجاج: حجاج تاریخ اسلام کا ظالم ترین شخص ہے تاریخ کی کتب میں اس کے تفصیلی حالات مذکور ہیں حجاج کیونکہ ایک ظالم انسان تھا اس وجہ سے اس نے خود کو اور خلفائے بنی اُمیہ کو اور اہل شام کو حضرت عیسیٰ کے (ماننے والے) متبعین سے تشبیہ دی۔

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدٍ

۱۲۱۸: اسحٰق' زہیر' جریر' مغیرہ' حضرت ربیع بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ اپنے خطبہ میں بیان کر رہا تھا کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کا پیغام رساں مرتبہ میں زیادہ ہے یا اس

الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لِلَّهِ عَلَيَّ أَلَّا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتَّى قُتِلَ

کے گھر میں جو خلیفہ ہو وہ درجہ میں زیادہ ہے؟ میں نے اپنے دِل میں یہ بات کہی کہ اب اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں گا اور اگر مجھ کو اس قسم کے لوگ مل جائیں جو کہ تجھ سے جہاد کریں تو میں بھی ان کے ساتھ مل کر تیرے خلاف جہاد کروں گا۔ اسحٰق نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا کہ ربیع بن خالد نے جماجم کی لڑائی میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔

حجاج کا باطل خیال:

حجاج کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ لوگ حاکم وقت عبدالملک بن مروان کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سمجھیں اور حجاج کا کہنا یہ تھا کہ حضرات انبیاء تو دُنیا میں پیغامِ الٰہی لے کر آئے ہیں اور عبدالملک بن مروان اللہ کا خلیفہ تھا (نعوذ باللہ) اور اس کا یہ کہنا ظاہر ہے کہ بالکل باطل اور لغو تھا کیونکہ حضرات انبیاء اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے سردار ہیں۔

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللَّهِ لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَاللَّهِ لَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللَّهِ حَلَالًا وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَائَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَام وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ فَوَاللَّهِ لَأَدَعَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّابِرِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ أَنَا وَاللَّهِ

۱۲۱۹: محمد بن علاء ابوبکر حضرت عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا' اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس میں نہ کوئی شرط نہ استثناء۔ اور اسی طرح امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کی اطاعت کرو' اس میں کوئی استثناء نہیں ہے قسم اللہ کی اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ وہ مسجد کے اس دروازہ سے باہر نکلا کریں مگر وہ لوگ دوسرے دروازے سے باہر نکل جائیں تو میرے لئے ان کے خون اور مال حلال ہو جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں (قبیلہ) مضر کی غلطیوں پر ربیعہ سے مواخذہ کروں تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ بات ٹھیک ہے۔ کون شخص میرے پاس عذر پیش کرے گا عبد ہذیل کی طرف سے (اس سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں) جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت میں کرتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ کی قسم وہ تو اہل عرب کے گانوں میں سے ایک گانے کی طرح پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے پیغمبر پر نازل نہیں فرمایا ان اہل عجم کی جانب سے کون شخص میرے پاس عذر پیش کرے گا کہ ان میں سے ایک آدمی پتھر پھینکتا ہے (یعنی فتنہ کی بات پیدا کرتا ہے) پھر وہ کہتا ہے (اے لوگو!) دیکھو کہاں تک پتھر جاتا ہے کوئی نئی بات پیدا

سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔ ہوئی۔ اللہ کی قسم! ان لوگوں کو گزشتہ کل کی طرح سے مٹا ڈالوں گا (یعنی ان کا نام ونشان نہیں رہے گا) راوی نے بیان کیا کہ میں نے اعمش کے سامنے یہ اقوال نقل کیے تو انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم حجاج سے میں نے بھی اسی طرح سنا ہے۔

حجاج کا زمانہ:

حجاج کا یہ خیال تھا کہ لوگ کسی قسم کی شرط کے بغیر اس کی اطاعت کریں اور اس کو امیر تسلیم کر لیں اس دور میں بنی اُمیہ کے غلبہ کے دور میں بعض متقی حضرات فتنہ سے بچنے کے لئے بیعت کر لیتے تھے اور کہہ دیتے تھے کہ ہم تمہاری اطاعت کریں گے بشرطیکہ تمہارا حکم خلاف شرع نہ ہو اور حجاج کے مظالم اور اس کے واقعات کی تفصیل کتب تاریخ میں مفصل طور پر مذکور ہے۔

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ هَذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بِعَصًا لَأَذَرَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الذَّاهِبِ يَعْنِي الْمَوَالِيَ

۱۲۲۰: عثمان بن ابی شیبہ ابن ادریس اعمش نے بیان کیا میں نے حجاج سے سنا کہ یہ اہل عجم کاٹ ڈالنے کے لائق ہیں کاٹ ڈالنے کے۔ اللہ کی قسم اگر میں لکڑی کو لکڑی پر ماروں تو میں ان کا اس طرح نشان مٹادوں گا کہ جس طریقہ سے گزشتہ کل (کا نام ونشان نہیں تھا)

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ فِيهَا فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللَّهِ وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۲۲۱: قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، داؤد بن سلیمان، شریک، سلیمان اعمش، نے بیان کیا کہ میں نے حجاج کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اس نے خطبہ پڑھا پھر پہلی روایت کی طرح روایت بیان کی۔ اس خطبہ میں حجاج نے بیان کیا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور بزرگ ہستی عبد الملک بن مروان کی فرمانبرداری کرو پھر انہوں نے گزشتہ کی طرح روایت بیان کی۔

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَعُمَرُ عَشْرًا وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٌّ كَذَا قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَفِينَةَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ كَذَبَتْ

۱۲۲۲: سوار، عبد الوارث، سعید بن جمہان، سفینہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا نبوت کی خلافت تیس سال تک (باقی) رہے گی پھر اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہیں گے سلطنت (یعنی خلافت) عطا فرما دیں گے۔ سعید نے بیان کیا کہ سفینہ نے مجھ سے بیان کیا اب تم لوگ حساب لگا لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دس سال اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال اور علی کرم اللہ وجہہ کی اس قدر سال۔ سعید نے بیان کیا کہ میں نے سفینہ سے کہا کہ یہ لوگ یعنی (مروان والے) سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے۔ انہوں نے جواب دیا انکے سرین جھوٹ بولتے ہیں (یعنی مروانی جھوٹے ہیں) اور یہ اس

أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ۔

قدر بیہودہ ہے کہ زبان سے نہیں نکلی بلکہ انکے سرین سے آواز نکلی ہے۔

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ وَسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ آثَمُ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۲۲۳: محمد بن علاء ٔ ابن ادریس ٔ حصین ٔ ہلال بن یساف ٔ عبداللہ ٔ سفیان ٔ منصور ٔ ہلال بن یساف ٔ عبداللہ بن مازنی سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن زید سے سنا ٔ وہ کہتے تھے کہ جب فلاں شخص کوفہ میں آیا اور اس نے فلاں شخص کو خطبہ دینے کے لئے کھڑا کیا تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا تم نہیں دیکھتے اس ظالم شخص کو (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذمت بیان کر رہا ہے) میں نو آدمیوں کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں اور اگر میں دسویں شخص کا بھی تذکرہ کردوں تو میں گنہگار نہ ہوں گا۔ ابن ادریس کہتے ہیں اہل عرب اثم کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ حضرات کون کونسے ہیں؟ سعید نے جواب دیا آنحضرت ﷺ (کوہ) حراء تشریف لے گئے آپ نے وہاں پر ارشاد فرمایا (اے پہاڑ!) ٹھہر جاؤ۔ تم پر نبی اور شہید و صدیق کے علاوہ کوئی شخص نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا وہ نو حضرات کون کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر ٔ حضرت عمر ٔ حضرت عثمان غنی ٔ حضرت علی ٔ حضرت طلحہ ٔ حضرت زبیر ٔ حضرت سعد بن ابی وقاص ٔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پھر میں نے عرض کیا وہ دسواں کون شخص ہے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر انہوں نے جواب دیا وہ دسواں شخص میں ہوں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شجعی نے سفیان ٔ منصور ٔ ہلال بن یساف ٔ ابن حیان ٔ عبداللہ مازنی سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی ہے۔

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ

۱۲۲۴: حفص بن عمر ٔ شعبہ ٔ حر بن صباح ٔ حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس سے مروی ہے کہ وہ (ایک دن) مسجد میں تھے اسی وقت ایک شخص نے (بطور مذمت) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ پر کہ میں نے آپ سے سنا ہے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ دس حضرات جنت میں ہیں۔ ایک تو آنحضرت ﷺ جنت میں ٔ

فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَقَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ۔

ابوبکر صدیق جنت میں' حضرت عمر فاروق جنت میں' حضرت عثمان غنی جنت میں' حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنت میں' حضرت طلحہ جنت میں' زبیر بن عوام جنت میں' سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جنت میں' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا بھی نام بیان کردوں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ دسواں شخص کون ہے؟ وہ (یہ سن کر) خاموش ہوگئے جب انہوں نے پھر دریافت کیا کہ وہ دسواں شخص کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے انہوں نے اپنا نام سب سے آخر میں بیان فرمایا تاکہ فخر ومباہات ظاہر نہ ہوا نہوں نے لوگوں کے اصرار پر اپنا نام عشرہ مبشرہ میں سے ہونا بیان فرمایا۔

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ سَعِيدٌ مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ

۱۲۲۵: ابوکامل' عبدالواحد' صدقہ' حضرت رباح بن حارث سے مروی ہے کہ میں فلاں آدمی کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا (فلاں شخص سے مراد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں) اور ان کے گرد کوفہ کے حضرات اکٹھے تھے۔ اسی وقت حضرت سعید بن زید اور عمرو بن نفیل تشریف لائے (حضرت مغیرہ بن شعبہ) نے مرحبا کہا اور السّلام علیکم کہا اور انہوں نے ان کو اپنے پیر کے پاس چارپائی پر بٹھایا پھر ایک کوفہ کا باشندہ حاضر ہوا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا اس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مذمت کی۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ شخص کس کی مذمت کر رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ (یہ شخص) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مذمت کر رہا ہے۔ سعید نے جواب دیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت بیان کرتے ہیں پھر نہ تو تم (اس سے) روکتے ہو اور نہ ٹوکتے ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور مجھے کیا پڑی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وہ بات منسوب کروں کہ جو آپ نے بیان نہیں فرمائی۔ پھر آپ مجھ سے قیامت میں بوقت ملاقات دریافت فرمائیں (حضرت) ابوبکر

وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ۔

صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اس کے بعد حدیث کو اخیر تک بیان اسی طریقہ سے بیان فرمایا کہ جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے پھر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی شخص کا آپ کے ہمراہ جہاد میں رہنا کہ جس سے اس شخص کے چہرہ پر غبار گیا' تم لوگوں میں سے زندگی بھر تمام اعمال سے افضل ہے اگر چہ اس شخص کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر ہو۔

صحابی (رضی اللہ عنہ) کا مرتبہ:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سینکڑوں سال تک بھی نیک کام کرتا رہے تو اس کا مرتبہ صحابی کے برابر نہیں ہوگا اور کوئی بزرگ یا ولی یا عبادت گزار شخص' صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا' حضرت مفتی اعظم پاکستان کی تالیف ''مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم'' میں صحابی کے مقام پر تفصیلی کلام فرمایا گیا ہے۔

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

۱۲۲۶: مسدد' یزید بن زریع (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' سعید بن ابی عروبہ' حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ (اس وقت) پہاڑ کانپنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیر مبارک سے اس کو مارا اور فرمایا رک جا اے اُحد! تم پر ایک نبی ہے' ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

صدیق کا مفہوم:

صدیق سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی اور دو شہداء سے مُراد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما ہیں۔ آپ کی مذکورہ پیشین گوئی درست ثابت ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبعی طریقہ سے وفات ہوئی اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما شہید کئے گئے۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۱۲۲۷: قتیبہ' یزید' لیث' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان آدمیوں میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (مراد صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان ہے)

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا

۱۲۲۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ (دوسری سند) احمد بن سنان' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' عاصم' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى فَلَعَلَّ اللَّهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور ارشاد فرمایا تم لوگ جس قسم کے چاہے اعمال کرلو' اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی مغفرت فرمادی۔

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ۔

۱۲۲۹: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' عروہ' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ صلح حدیبیہ کے لئے نکلے۔ (یعنی حدیبیہ کے لئے تشریف لے گئے) پھر حدیث (مندرجہ بالا حدیث کی طرح) بیان کی تو عروہ بن مسعود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بات چیت کرنے لگا۔ پھر جب وہ آپ سے باتیں کرتا تو آپ کی داڑھی مبارک ہاتھ میں لیتا اور (اس وقت) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ آپ کے نزدیک کھڑے تھے (موجود تھے) ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور ان کے سر پر خود تھا۔ انہوں نے تلوار کے قبضہ سے عروہ کے ہاتھ پر مارا اور کہا تم آنحضرت ﷺ کی داڑھی مبارک سے اپنا ہاتھ الگ رکھو۔ عروہ نے سر اُٹھا کر پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ مغیرہ بن شعبہ ہیں (پھر عروہ حضرت مغیرہ پر ناراض ہوا کہ میں نے تم پر اِس اِس طرح کے احسانات کئے ہیں اور تم مجھ سے یہ کہتے ہو)

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي۔

۱۲۳۰: ہناد بن سری' عبدالرحمٰن' عبد السّلام بن حرب' ابو خالد الدالانی' آل جعدہ کے آزاد کردہ غلام' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبریل امین میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو جنت کا دروازہ دکھایا کہ جس میں سے میری اُمت (جنت میں) داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ہمراہ ہوتا اور جنت کا دروازہ دیکھ لیتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر! تم میری اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ

۱۲۳۱: حفص بن عمر' حماد بن سلمہ' سعید بن ایاس' عبداللہ بن شقیق' اقرع'

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ الْأَقْرَعِ مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِّ فَدَعَوْتُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَهَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي قَالَ أَجِدُكَ قَرْنًا فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ قَرْنٌ مَهْ فَقَالَ قَرْنٌ حَدِيدٌ أَمِينٌ شَدِيدٌ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي فَقَالَ أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ قَالَ عُمَرُ يَرْحَمُ اللَّهُ عُثْمَانَ ثَلَاثًا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ قَالَ أَجِدُهُ صَدَأً حَدِيدٍ فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ يَا دَفْرَاهُ يَا دَفْرَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِينَ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد الدَّفْرُ النَّتْنُ۔

جو کہ عمر فاروقؓ کے مؤذن تھے کہ مجھ کو عمر فاروقؓ نے نصرانیوں کے ایک پادری کی طرف بھیجا میں نے اس کو بلایا عمر فاروقؓ نے اس سے دریافت فرمایا تم اپنی کتاب میں میرے بارے میں کوئی بات دیکھتے ہو؟ (یعنی تمہاری مذہبی کتاب میں میرا تذکرہ ہے یا نہیں) اس نے کہا جی ہاں انہوں نے فرمایا کس طرح سے؟ اس پادری نے جواب دیا "قرْن" اس بات پر عمر فاروقؓ نے کوڑا اُٹھایا اور فرمایا: قرْن کیا ہے؟ اس نے کہا قرن کے معنی امانت اور مضبوط طاقتور اور سخت کے ہیں۔ پھر عمرؓ نے فرمایا "میرے بعد جو شخص خلیفہ ہوگا اس کی کیا حالت ہے؟ اس نے جواب دیا وہ نیک خلیفہ ہے لیکن وہ اپنی رشتہ داری کا زیادہ خیال رکھے گا۔ عمرؓ نے (یہ سن کر) فرمایا اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد اسکے بعد جو خلیفہ ہوگا اس کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا وہ تو لوہے کا میل کچیل ہوگا (مطلب یہ ہے کہ وہ شب و روز یعنی مسلسل جنگ میں مشغول رہے گا) عمرؓ نے فرمایا اے بدبودار گندے شخص! کیا کہہ رہا ہے؟ وہ کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! وہ نیک خلیفہ ہوگا لیکن جب وہ خلیفہ بنے گا تو اس وقت تلوار کھینچی ہوئی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ دَفر کے معنی بدبو کے ہیں۔

بَابٌ فِي فَضْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ لَا ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ۔

۱۲۳۲: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد ابوعوانہ قتادہ زرارہ عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے بہترین لوگ اس دور کے لوگ ہیں کہ جن میں مَیں مبعوث کیا گیا اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان کے نزدیک ہیں (یعنی حضرات تابعین کا دور) اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان سے قریب ہے (یعنی تبع تابعین) واللہ اعلم آپ نے تیسرے قسم کے حضرات کا تذکرہ فرمایا یا نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا پھر وہ لوگ نکلیں گے جو کہ فی مطالبہ گواہی دیں گے نذر مانیں گے لیکن پوری نہ کریں گے وہ خیانت کریں گے ان کے پاس امانت نہیں رکھی جائے گی اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ

باب: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت کی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ممانعت کا بیان

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ۔

۱۲۳۳: مسدد' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشادفر مایا میرے صحابہ کو برانہ کہواس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگوں میں سے (وہ لوگ جو کہ میرے بعد پیدا ہوں گے ان میں سے) کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو ان کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر نہ ہوگا۔

صحابی کے صدقہ کی فضیلت:

مد عربی کا ایک وزن ہے جو کہ سوا رطل یا دو رطل کا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ صحابی کا معمولی سا صدقہ بھی دوسرے لوگوں کے کوہِ اُحد کے برابر سونا صدقہ کرنے سے بڑھ کر ہے۔

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ

۱۲۳۴: احمد بن یونس' زائدہ' عمر' حضرت عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ مدائن میں ان باتوں کا تذکرہ فرماتے تھے جو کہ حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے کچھ صحابہ سے غصہ کی حالت میں بیان فرمائی تھیں پھر کچھ لوگ ان سے یہ باتیں سن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو باتیں سنتے وہ ان کو بتاتے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان باتوں کو سن کر یہ فرماتے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا علم ان ہی کو ہے لوگ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور یہ کہتے کہ ہم نے آپ کی حدیث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے اس حدیث کی نہ تو تصدیق فرمائی اور نہ تکذیب۔ یہ بات سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اپنی سبزی کے کھیت میں تھے اور ان سے کہا: اے سلمان! تم کو کیا ہو گیا کہ تم میری ان باتوں کی تصدیق کیوں نہیں کرتے کہ جو میں نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنی ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بعض مرتبہ غصہ ہو جاتے تو آپ غصہ کی حالت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ باتیں فرما دیتے۔ پھر بعض مرتبہ آپ خوش ہوتے تو آپ خوشی میں کچھ باتیں اپنے صحابہ سے

عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ۔

فرماتے تم باز نہ آؤ گے جب تک کہ تم کچھ لوگوں کی محبت اور کچھ لوگوں سے نفرت لوگوں کے دِلوں میں نہ ڈال دو اور جب تک کہ لوگوں میں اختلاف اور شقاق پیدا نہ کر دو حالانکہ تم لوگ واقف ہو کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا ''میں نے اپنی اُمت میں سے جس شخص کو برا بھلا کہا یا میں نے اس پر بحالتِ غصہ لعنت کی تو اس وجہ سے کہ میں بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں جس طرح دوسرے لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی اسی طرح غصہ آجاتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اے اللہ! تم اس لعنت یا برے کہنے کو قیامت کے دن ان لوگوں پر رحمت (کا باعث) بنا دے۔ واللہ تم رُک جاؤ (یعنی اس قسم کی روایات بیان کرنے سے باز آجاؤ) ورنہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ دوں گا (اور وہ وہ صحیح بندوبست کر دیں گے)

بَاب فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ

باب: سیّدنا ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ مقرر کئے جانے کا بیان

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا فَقُلْتُ يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا قَالَ فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ يَأْبَى اللّٰهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ يَأْبَى اللّٰهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ۔

۱۲۳۵: عبداللہ بن محمد' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' زہری' عبدالملک' حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ پر مرض (الوفات) کی شدت ہوئی تو میں آپ کی خدمت میں کچھ اور لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت نماز کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو بلانے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کسی دوسرے کو کہہ دو کہ وہ نماز پڑھا دے تو میں باہر آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی اور اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھائیں وہ (نماز پڑھانے کے لئے) آگے بڑھے اور انہوں نے تکبیر پڑھی جب آنحضرتؐ نے ان کی آواز سنی کہ وہ ایک گرج دار آواز کے شخص تھے تو آپ نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کا انکار فرماتے ہیں اور اہل اسلام میں بھی اللہ تعالیٰ اور مسلمان اس کو روا نہیں رکھتے پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی وہی نماز جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھا چکے تھے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل:

مذکورہ حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل ثابت ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے دیگر اجلاء

صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے امامت کرنے کے لئے فرمایا اور ظاہر ہے کہ یہ چھوٹے درجہ کی امامت بڑے درجہ کی امامت یعنی خلیفہ بنانے کے لئے موید ہے۔

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ ذَلِكَ مُغْضَبًا۔

۱۲۳۶: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' موسیٰ بن یعقوب' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' ابن شہاب' عبید اللہ' حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی گئی ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجرہ سے باہر نکالا پھر ارشاد فرمایا: نہیں نہیں۔ لوگوں کو ابن ابی قحافہ نماز پڑھائیں۔ یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت غصہ میں فرمایا۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت:

وفات سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت فرمائیں چنانچہ دوسری روایت میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے آپ کا امامت کرنے کی بابت واضح فرمان مذکور ہے لیکن اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ خیال فرما کر کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ طبعاً نرم دِل ہیں ایسا نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرنے کی خالی جگہ دیکھ کر غمگین ہوں اس لئے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے امامت کے لئے فرمادیا لیکن آپ نے پھر دوبارہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے امامت کے لئے فرمایا اور ابن ابی قحافہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَاب مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے زمانہ میں خاموش رہنے کا حکم

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ۔

۱۲۳۷: مسدد' مسلم بن ابراہیم' حماد' علی بن زید' حسن' ابوبکرہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ' محمد بن عبداللہ' اشعث' حسن' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب میری اُمت کی دو جماعتوں میں مصالحت فرما دے۔ حماد کی روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں مصالحت کرا دے۔

سچی پیشین گوئی:

آنحضرت ﷺ کی مذکورہ پیشین گوئی بالکل سچی ثابت ہوئی اور حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مصالحت فرمائی جس کی وجہ سے فتنہ عظیم ملتوی ہوگیا ''تاریخ اسلام'' کی کتب میں اس واقعہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ۔

۱۲۳۸: حسن بن علی' یزید' ہشام' حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ لوگوں میں سے سوائے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جو فتنہ کو پائے اور اس میں مبتلا نہ ہو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ محمد بن مسلمہ سے ارشاد فرماتے تھے کہ تمہیں کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا قَالَ فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَ عَمَّا انْجَلَتْ ـ

۱۲۳۹: عمرو' شعبہ' اشعث' حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ حضرت ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک شخص سے واقف ہوں کہ جس کو کوئی فتنہ فساد نقصان نہیں پہنچائے گا پھر ہم لوگ ان کے پاس سے نکلے (چلے) تو ہم نے دیکھا کہ ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم لوگ اس میں داخل ہوئے۔ وہاں پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ہم نے ان سے خیمہ میں رہنے اور شہر چھوڑنے کی وجہ معلوم کی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ نہیں چاہتا (یعنی پسند نہیں کرتا کہ) تم لوگوں کے شہر میں سے کوئی جگہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے لے جب تک شہر ان فتنہ وفساد سے (پاک) صاف نہ ہو جائیں۔

بوقت فتنہ گوشہ نشینی کا حکم:

مسلمانوں کے درمیان جب فتنہ ہو اور اصلاح کی کوشش غیر مفید ہو جائے تو ایسے وقت میں گوشہ نشینی بہتر ہے کتاب الفتن میں اس سلسلہ میں کافی کچھ ''خلاصۃ الباب'' کے تحت عرض کیا جا چکا ہے۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ۔

۱۲۴۰: مسدد' ابوعوانہ' اشعث بن سلیم' حضرت ابو بردہ' ضبیعہ بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی گئی ہے۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ أَخْبِرْنَا عَنْ

۱۲۴۱: اسماعیل' ابن علیہ' یونس' حسن' حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ آپ ہمیں اپنے سفر کے متعلق (جو آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑائی کے

مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأْىٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ رَأْىٌ رَأَيْتُهُ۔

لئے کرتے تھے) بتائیں یہ آپ کے لئے حضرت رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے یا آپ اپنے خیال میں اس بات کو مناسب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے تو مجھ کو اس سلسلہ میں حکم نہیں فرمایا البتہ یہ میری رائے ہے۔

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ۔

۱۲۴۲: مسلم بن ابراہیم' قاسم بن فضل' ابونضرہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہو جانے کے وقت ایک فرقہ پیدا ہوگا اس سے وہ فرقہ جنگ کرے گا جو کہ حق کے نزدیک ہوگا۔

بَابٌ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

باب: حضرات انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ۔

۱۲۴۳: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' عمرو' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو۔

ایک پیغمبر کو دوسرے سے افضل سمجھنا:

تمام حضرات انبیاء کو مقدس اور افضل تسلیم کرنا ضروری ہے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت کا مفہوم یہ ہے کہ ایک نبی سے دوسرے نبی کو اس طرح افضل نہ سمجھو کہ تحقیر کا کوئی پہلو نکلے۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ

۱۲۴۴: حجاج' محمد بن یحییٰ' یعقوب' ان کے والد' ابن شہاب' ابوسلمہ' عبد الرحمٰن' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے بیان کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برگزیدہ فرمایا۔ ایک مسلمان نے یہ بات سن کر اس کے طمانچہ مارا وہ یہودی شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ میدانِ حشر میں ایک مدہوشی کا عالم ہوگا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا' اور میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ تھامے ہوئے ہیں اب مجھے علم

يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَتَمُّ۔

نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہونے کے بعد مجھ سے قبل ہوش میں آ گئے یا وہ بے ہوش ہی نہیں ہوں گے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ (راوی) ابن یحییٰ کی حدیث مکمل ہے۔

فضیلت سے متعلق ایک اصول:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص کسی سے مفضول ہو تو افضل شخص سے تمام کمالات میں کم درجہ ہونا ضروری نہیں ہے مثلاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں بعض اس قسم کے کمالات تھے اور ایسی صفات تھیں جو کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم میں نہیں تھی۔

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

۱۲۴۵: عمرو بن عثمان' اوزاعی' ابوعمار' عبداللہ بن فروخ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں زمین سب سے پہلے (قیامت کے دن) میرے ہی پاس سے پھٹے گی۔ میں ہی سب سے پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت:

مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن صور پھونکے جانے کے وقت سب سے پہلے قبر سے میں نکلوں گا اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

۱۲۴۶: حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' ابوالعالیہ' حضرت ابن شہاب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کو اس طرح نہیں کہنا چاہئے کہ میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہوں۔

دیگر انبیاء علیہم السلام کو کم درجہ سمجھنا:

آپ کا فرمان عاجزی اور انکساری کے طور پر ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کو فضیلت دیتے دیتے دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی تحقیر نہ ہونے پائے۔ ورنہ تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انبیاء میں بھی بعض بعض سے افضل ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ

۱۲۴۷: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحاق' اسماعیل' قاسم بن محمد'

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِی حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَنْبَغِی لِنَبِیٍّ أَنْ يَقُولَ إِنِّی خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی نبی کے لئے یہ کہنا (اس کی) شایان شان نہیں کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہوں۔

۱۲۴۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ۔

۱۲۴۸: زیاد بن ایوب' عبد اللہ بن ادریس' مختار بن فلفل' انسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو ایک آدمی نے ''یَا خَيْرَ الْبَرِيَّة'' (یعنی تمام مخلوقات میں سے سب سے افضل) کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

آپ ﷺ کی تواضع کا نمونہ:

آنحضرت ﷺ تمام مخلوق سے افضل اور برتر ہیں لیکن اس کے باوجود تواضع کی بنا پر آپ نے ''یا خیر البریہ'' کا لقب اپنے لئے پسند نہیں فرمایا۔

۱۲۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِیُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِیُّ الْمَعْنٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِی سَعِيدٍ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَدْرِی أَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ أَمْ لَا وَمَا أَدْرِی أَعُزَيْرٌ نَبِیٌّ هُوَ أَمْ لَا۔

۱۲۴۹: محمد بن متوکل' مخلد بن خالد' عبد الرزاق' معمر' ابن ابی ذئب' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ ''تبع'' لعنت کے لائق ہے یا نہیں اور مجھے علم نہیں کہ حضرت عزیر پیغمبر تھے یا نہیں؟

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِی وَبَيْنَهُ نَبِیٌّ۔

۱۲۵۰: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ کو سب سے زیادہ ابن مریم سے تعلق ہے اس لئے کہ حضرات انبیاء آپس میں باپ شریک بھائی ہیں اور اس وجہ سے کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نبی مبعوث نہیں کیا گیا۔

انبیاء علیہم السلام باپ شریک بھائی ہیں:

جس طریقہ سے باپ شریک بھائیوں کا ایک باپ ہوتا ہے اور ماں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے اسی طریقہ سے تمام پیغمبروں کے اصول ایک ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا بغیر کسی شرکت کے معبود برحق ہونا اور فرشتوں اور قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی وغیرہ اصول پر تمام پیغمبروں کا اتفاق ہے اور سب کی یہی تعلیم ہے البتہ جزئیات میں فرق ہے اور آپ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے

درمیان کا زمانہ زمانہ فترت کہلاتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آپ کی آمد کی خوشخبری دی۔

بَاب فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ

باب: فرقہ مرجیہ کی تردید

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۱۲۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل' عبداللہ بن دینار' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں سب سے افضل یہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور سب سے کم درجہ ایمان کا یہ ہے کہ راستہ سے ہڈی' کانٹے' پتھر کو ہٹا دے جس کی وجہ سے راہ گیروں کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فرقہ مرجیہ:

مرجیہ ایک فرقہ ہے اس کا مسلک یہ ہے کہ اگر مؤمن کسی گناہ کا مرتکب ہو تو گناہ کرنے سے ایمان کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا' اور اس کا کہنا یہ بھی ہے کہ نیک اعمال ایمان میں داخل نہیں ہیں یہ فرقہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے اور اس مسئلہ میں اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نیک اعمال مؤمن کے لئے لازمی ہیں اور گناہ اور اعمال بد کے ارتکاب سے ایمان کم ہو جاتا ہے اور ایمان کو نقصان پہنچتا ہے۔

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔

۱۲۵۲: احمد بن حنبل' یحییٰ' شعبہ' حضرت ابوجمرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کے فرستادہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا آپ نے فرمایا تم لوگوں کو علم ہے کہ اللہ پر ایمان کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کو اچھی طرح علم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد اس کے پیغمبر ہیں اور نماز' وقت پر ادا کرے اور زکوۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور مال غنیمت میں سے خمس نکالو۔

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ۔

۱۲۵۳: احمد بن حنبل' وکیع' سفیان' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ کے اور کفر کے درمیان میں نماز کو چھوڑ دینا ہے۔

نماز چھوڑنے کی وعید:

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے:((مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ)) یعنی جس نے قصداً نماز چھوڑی اس نے کفر کیا اور نماز کفر کی رکاوٹ ہے جب کسی نے نماز ترک کر دی تو گویا اب یہ شخص کفر کے قریب آ گیا۔

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ۔

۱۲۵۴: محمد بن سلیمان، عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سماک، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے بیت اللہ کی جانب رُخ کرنا شروع کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے انتقال کر گئے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ نازل فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے ایمان ضائع نہیں کرے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک اشکال:

بیت اللہ سے قبل بیت المقدس قبلہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اشکال ہوا کہ جن حضرات نے قبلہ اوّل بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی تو ان کی نماز قبول ہوگی یا نہیں؟ اس پر مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ۔

۱۲۵۵: مؤمل بن فضل، محمد بن شعیب، یحییٰ، قاسم، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کے لئے محبت رکھے، اللہ کے لئے عداوت رکھے اور اللہ کے لئے دے (صدقہ کرے) اور اللہ کے لئے روکے اس شخص نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

اللہ کے لئے دوستی دشمنی رکھنا:

مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے تعلق رکھے اور دشمنی بھی اللہ کے لئے رکھنے والے کا ایمان مکمل ہے ورنہ ایمان ناقص ہے۔

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ

۱۲۵۶: احمد بن عمرو، ابن وہب، بکر، ابن الہاد، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے خواتین سے فرمایا میں نے دین اور عقل میں ناقص ہونے کے باوجود کسی دانشمند کو بیوقوف بنانے والا تم سے زیادہ (کسی کو) نہیں دیکھا۔ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا عقل کا نقصان یہ ہے کہ دو خواتین کی شہادت، ایک مرد کی

فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي۔

شہادت کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک خاتون رمضان المبارک میں روزے میں ناغہ کرتی ہے اور کئی کئی دنوں تک نماز نہیں پڑھتی۔

خُلاصۃُ الباب: مطلب یہ ہے کہ حیض اور نفس کی بناء پر خواتین کو روزہ اور نماز چھوڑنا پڑتی ہیں اگر چہ شریعت نے نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا صرف روزہ کی قضا کا حکم دیا ہے۔ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب: ایمان کے کم زیادہ ہونے کے دلائل

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

۱۲۵۷: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' محمد بن عمرو' ابو سلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا ایمان تمام لوگوں سے زیادہ مکمل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

خوش اخلاقی کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ وہ شخص خوش اخلاقی اور نرم دل اور صاحب مروت ہو۔ خوش اخلاقی کے احادیث میں متعدد فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اور خوش اخلاقی کا حکم دیا گیا ہے ''اسلامی اخلاق'' نامی کتاب میں والد ماجد حضرت مولانا سید حسن صاحب سابق استاذ تفسیر و حدیث دارالعلوم دیوبند نے خوش اخلاقی کے فضائل پر متعدد احادیث جمع فرمائی ہیں۔

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسْمًا فَقُلْتُ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ أَوْ مُسْلِمٌ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُكَبَّ عَلَى وَجْهِهِ۔

۱۲۵۸: احمد بن حنبل' عبدالرزاق (دوسری سند) ابراہیم' سلیمان' معمر' زہری' عامر اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کے درمیان مال تقسیم فرمایا (اور تقسیم میں ایک آدمی کو مال نہیں عطا فرمایا) میں نے عرض کیا فلاں شخص کو بھی مال عطا فرمائیں' وہ مؤمن ہے یا یہ لفظ بیان کیا کہ (وہ) مسلمان ہے۔ آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں اور میں جس شخص کو نہیں دیتا ہوں اس شخص سے مجھ کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جس شخص کو دیتا ہوں تو میں اسکو اس اندیشہ سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ دوزخ میں اُلٹے منہ گر جائے۔

ضعیف الایمان کو مال دینے کی وجہ:

آپ کی رائے یہ تھی کہ جس شخص کو میں مال دے رہا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص ابھی کفر چھوڑ کر مسلمان ہوا ہے اس کا اسلام ابھی مکمل نہیں ہوا' مال کے شوق میں وہ اسلام کی طرف راغب رہے گا اس کی جانب سے اسلام سے منحرف ہونے کا اندیشہ ہے اور جو لوگ پختہ مسلمان ہو چکے ان کی طرف سے اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے اس لئے میں ان کو مال نہیں دے رہا ہوں۔

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ۔

۱۲۵۹: محمد بن عبید' محمد بن ثور' معمر' زہری' حضرت عامر' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کچھ حضرات کو مال عنایت فرمایا اور آپ نے ایک شخص کو عنایت نہیں فرمایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں' فلاں کو عنایت فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ شخص صاحب ایمان ہے۔ آپ نے فرمایا یا مسلمان ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ تین بار کہا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (وہ شخص) مؤمن ہے یا مسلم ہے؟ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میں کسی شخص کو دیتا ہوں اور میں جس سے زیادہ محبت کرتا ہوں اس کو کچھ نہیں دیتا اس اندیشہ سے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ دوزخ میں اُلٹے مُنہ نہ گر جائیں (یعنی جن لوگوں کو کچھ نہ دوں۔ اس لئے انہیں دے دیتا ہوں)

ایمان میں کمی زیادتی:

اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے۔ الایمان یزید وینقص مذکورہ حدیث میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مذکورہ شخص کو مؤمن کہا اور آپ نے اس کو مسلم ہونے سے تعبیر فرمائی مسلم کی بہ نسبت مؤمن کا ایمان زیادہ کامل ہوتا ہے۔

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا قَالَ نَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ۔

۱۲۶۰: محمد بن عبید' ابن ثور' معمر اور زہری نے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا ہے: قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا یعنی (اے اعراب!) تم لوگ ایمان نہیں لائے لیکن اس طرح کہو کہ ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہم لوگوں کی رائے میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام زبان سے اقرار کرنے کو کہتے ہیں اور ایمان اعمالِ صالحہ انجام دینے کا نام ہے۔

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۲۶۱: ابو ولید' شعبہ' واقد بن عبد اللہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ میرے (وصال) کے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اُڑانے لگو۔

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا

۱۲۶۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' فضیل' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص کسی دوسرے مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ شخص (جس کی طرف کفر

رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ۔

منسوب کیا ہے) کافر ہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ کہنے والا شخص (خود) کافر ہو جائے گا۔

تکفیر میں احتیاط کی تاکید:

کسی شخص کو کافر قرار دینے میں بڑی احتیاط لازم ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے کہ اگر کسی شخص کے کلام میں ۹۹/۱۱ احتمالات کفر کے ہوں اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو مفتی کے لئے ضروری ہے کہ اس احتمال پر فتویٰ دے اور مؤمن ہونے کا حکم کرے۔ مزید تفصیل کے لئے کتاب ''ایمان وکفر قرآن کی روشنی میں'' ملاحظہ فرمائیں۔ بہر حال یہ بات انتہائی احتیاط کی متقاضی ہے اور ہر کہ ومہ کو بلا سوچے سمجھے دوسرے مسلمان بھائی پر کفر کا فتویٰ دینا انتہائی سنگین گناہ ہے اور اس کے جو نتائج بد نکل رہے ہیں وہ بھی کسی ہوش مند سے پوشیدہ نہیں۔

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

۱۲۶۳: ابوبکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن نمیر اعمش عبداللہ بن مرہ مسروق حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میں چار عادت ہوں گی وہ شخص خالص منافق ہے اور جس شخص میں ایک عادت ہو تو اس شخص میں ایک ہی نفاق کی عادت ہے جب تک کہ وہ شخص اس کو چھوڑ نہ دے۔ (منافق شخص کے خصائل یہ ہیں) جب وہ کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو (وعدہ کے) خلاف کرے اور جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے اور جب کسی شخص سے جھگڑا کرے تو زبان سے گالیاں بکے۔

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔

۱۲۶۴: ابوصالح' ابواسحق' اعمش' ابوصالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زانی زنا کے وقت صاحب ایمان نہیں ہوتا اور شراب پینے والا شخص شراب پیتے وقت صاحب ایمان (مؤمن) نہیں ہوتا اور چوری کرنے والا شخص چوری کرتے وقت صاحب ایمان (مؤمن) نہیں ہوتا پھر توبہ (واستغفار) کا معاملہ اس کے بعد ہوتا ہے۔

گناہِ کبیرہ کے مرتکب سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کے وقت ایمان اس سے جدا ہو جاتا ہے بعد میں ایمان واپس آجاتا ہے اور ایسا شخص صدقِ دل سے توبہ کرلے اور آئندہ یہ گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرلے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ

۱۲۶۵: اسحق' ابن ابی مریم' نافع بن یزید' ابن الہاد' سعید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ

حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے اس میں سے ایمان نکل کر اس کے سر پر چھتری کی طرح کھڑا رہتا ہے جب وہ اس حرکت سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان پھر واپس آجاتا ہے۔

ایک توجیہہ:

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس وقت مؤمن سے حیا نکل جاتی ہے کیونکہ حیا اور شرم بھی ایمان کا جزء ہے اور بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ حکم بطور وعید کے ہے بہر حال مذکورہ گناہ کا مرتکب ایمان سے خارج نہیں ہوتا اگر چہ فاسق اور مستحق عذابِ الٰہی ہے۔

الحمد للہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۲۹ مکمل ہوا

پارہ ۳۰

بَابٌ فِي الْقَدَرِ

باب: تقدیر کے بارے میں ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۶۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ۔

۱۲۶۶: موسیٰ بن اسماعیل' عبدالعزیز' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (فرقہ) قدریہ اس اُمت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ لوگ بیمار پڑ جائیں تو ان لوگوں کی عیادت نہ کرو اگر ان کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو۔

فرقہ قدریہ:

قدریہ' ایک فرقہ ہے جو کہ اہلسنّت والجماعت سے خارج ہے اس کا کہنا یہ ہے کہ نیکی' بدی تمام افعال کا بندہ خود پیدا کرنے والا ہے اور اہلسنّت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نیکی اور برائی تمام افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے البتہ بندہ کو ہر قسم کے افعال کا اختیار دیا گیا ہے اگر وہ برے کام اور گناہ کا مرتکب ہوگا تو عنداللہ ماخوذ ہوگا اور اعمالِ صالحہ اختیار کرے گا تو عنداللہ ماجور ہوگا۔ شرح عقائد نسفی اور علم کلما کی دیگر کتب میں اس قسم کے مسائل کی مفصل بحث مذکور ہے۔

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ۔

۱۲۶۷: محمد بن کثیر' سفیان' عمرو بن محمد' عمر مولیٰ غفرہ' ایک انصاری شخص' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر اُمت میں مجوسی لوگ ہیں اور اس اُمت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہ تقدیر کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے جب کسی کا انتقال ہو جائے تو تم اس کے جنازہ میں شرکت نہ کرو اور جب ان میں سے کوئی شخص بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو اور وہ لوگ دجال کے گروہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دجال ملعون سے ملا کر رہے گا۔

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى

۱۲۶۸: مسدد' یزید بن زریع' یحییٰ بن سعید' عوف' قسامہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک مشت مٹی سے

الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ۔

پیدا فرمایا جو اس نے تمام زمین سے لی۔ (یعنی اکٹھا کی) پھر اولادِ آدم علیہ السلام اپنی اپنی خاک کے مطابق پیدا ہوں۔ کوئی سفید' کوئی سرخ' کوئی کالی اور ان لوگوں میں سے کوئی نرم' کوئی سخت اور بُرے اخلاق والا' کوئی نجس ہے (مشرک' کافر) کوئی پاک (یعنی مؤمن' مسلمان) راوی یحییٰ کی روایت میں جملہ ''بَیْنَ ذٰلِکَ'' کا اضافہ ہے اور اخبار' یزید کی روایت میں ہے۔

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيبٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى الشِّقْوَةِ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلشِّقْوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى۔

۱۲۶۹: مسدد' معتمر' منصور' سعد' حضرت عبداللہ بن حبیب' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جنازہ میں شریک تھے جس میں کہ بقیع غرقد (قبرستان) میں شریک ہوئے جس میں کہ آنحضرت ﷺ بھی شریک تھے تو آپ تشریف لائے اور آپ تشریف فرما ہوئے آپ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی آپ اس چھڑی کی نوک کو زمین پر مار رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنا سر مبارک اُونچا کیا اور ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص باقی نہیں یا کوئی نفس پیدا نہیں ہوا مگر اس کا ٹھکانہ تحریر فرما دیا گیا ہے جنت میں یا دوزخ میں اور یہ بھی تحریر فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص بدبخت ہے یا نیک بخت ہے۔ یہ بات سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم لوگ اپنے لکھے پر (یعنی نوشتہ تقدیر) پر تکیہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ نہ دیں؟ کیونکہ جو نیک بخت ہے وہ یقیناً نیک بختی ہی کی طرف جائے گا اور جو بدبخت ہے وہ بھی یقیناً بدبختوں میں سے ہی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر آدمی کو (اللہ ہی کی طرف سے) توفیق میسر ہوتی ہے۔ نیک بختوں کو نیک بختی کی توفیق ملتی ہے اور بدبختوں کو بدبختی کی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جس شخص نے اللہ کی راہ میں مال دیا' اللہ سے ڈرتا رہا اور سچی بات کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی کے اسباب مہیا کر دیں گے اور جس نے بخل کیا' بے پروائی برتی اور سچی بات کو جھٹلا دیا تو ہم اس کے لئے مشکل کے اسباب مہیا کریں گے۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۱۲۷۰: عبیداللہ' ان کے والد' کہمس' ابن بریدہ' حضرت یحییٰ بن یعمر

حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوَفَّقَ اللَّهُ لَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَفَقَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَالْأَمْرَ أُنُفٌ فَقَالَ إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بُرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ

سے مروی ہے کہ مسئلہ تقدیر کے بارے میں سب سے پہلے جس شخص نے گفتگو کی وہ شخص بصرہ میں معبد جہنی تھا تو میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حج یا عمرہ کے قصد سے نکلے اور ہم نے اپنے دِل میں یہ بات کہی کہ اگر ہماری کسی صحابی سے ملاقات ہو جائے تو ہم ان سے اس کی بابت دریافت کرلیں جو یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اسی قسم کی توفیق عطا فرمائی کہ ہم لوگوں کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد میں جاتے ہوئے ملاقات ہوگئی میرے ساتھی اور میں نے ان کو گھیر لیا (یعنی ان کے گرد ہم جمع ہو گئے) میں نے سمجھا کہ میرا ساتھی مجھے گفتگو کرنے دے گا تو میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ نمودار ہو گئے ہیں جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور اس میں وہ لوگ باریک باتیں پیدا کرتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے تمام کام اسی طرح (یعنی خود بخود) ہو گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو یہ کہنا کہ میں ان لوگوں سے علیحدہ ہوں وہ لوگ مجھ سے علیحدہ ہیں اس ذات کی قسم کہ جس کی عبداللہ قسم کھاتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم) اگر ان میں سے کسی شخص کے پاس کوہ احد کے بقدر سونا موجود ہو پھر وہ اس کو راہِ الٰہی میں خرچ کرے (صدقہ کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں فرمائیں گے جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد انہوں نے بیان فرمایا کہ مجھ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص اچانک نظر آیا جو کہ بہت صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور جس کے بال بالکل سیاہ تھے اور اس پر سفر کے کچھ نشان نہ تھے اور ہم لوگ اس شخص سے واقف نہ تھے وہ شخص آ کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گیا اور آپ کے مبارک گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیئے اور اس نے رانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں

قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ ۔

ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے فرستادہ ہیں اور نماز وقت پر ادا کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اگر قوت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرے۔ اس نے کہا: آپ سچ کہتے ہیں ہمیں اس پر حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر خود ہی تصدیق کرتا ہے اس کے بعد اس نے کہا مجھے بتلاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر' اس کے پیغمبروں' ملائکہ اور اس کی کتب پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر پر ایمان لاؤ کہ اچھا اور برا تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: آپ سچ کہتے ہیں مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے۔ اس کو سائل سے زیادہ علم نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے قیامت کی علامات بتلائیں۔ آپ نے فرمایا اس کی علامت یہ ہے کہ باندی اپنی مالکہ کو جنے گی یا اپنے شوہر کو جنے گی' اور تم ننگے پاؤں' ننگے بدن بکریاں چرانے والے شخص کو دیکھو گے کہ وہ بلند بلند عمارتیں بنائیں گے۔ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تین روز تک یا تین گھڑی تک رکا رہا۔ آپ نے دریافت فرمایا اے عمر! تمہیں علم ہے کہ یہ دریافت کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو اچھی طرح علم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص حضرت جبریل امین تھے تم لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کی غرض سے تشریف لائے تھے۔

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ

۱۲۷۱: مسدد' یحییٰ' عثمان' عبداللہ' یعلی بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کی عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات ہوئی اور ہم نے ان سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا اور اس بارے میں لوگوں کے خیالات ذکر کئے۔ اس کے بعد گزشتہ روایت کی طرح بیان کیا اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ نے تقدیر کا مسئلہ بیان فرمایا تو قبیلہ مزینہ یا قبیلہ جہینہ کا ایک شخص کہنے لگا: کیا یہ سمجھ کر کہ یہ ایسا کام ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے یا یہ سمجھ کر کہ یہ بس یہ کام یوں ہی ابھی ہو گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں' یہ سمجھ کر کہ تمام کچھ مقدر میں لکھ دیا گیا ہے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا چند لوگوں نے یہ عرض کیا پھر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والے

أَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ۔

توفیق (الٰہی) بخشے جائینگے اہل جنت کے اعمال کی اور جہنم میں داخل ہونے والے لوگ اہل جہنم کے اعمال کی توفیق دیئے جائیں گے۔

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالِاغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَلْقَمَةُ مُرْجِئٌ۔

۱۲۷۲: محمود فریابی' سفیان' علقمہ' حضرت سلیمان بن بریدہ' یحییٰ ابن یعمر سے کچھ کمی زیادتی کے ساتھ یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں ہے کہ اس شخص نے عرض کیا مجھے بتلائیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علقمہ (فرقہ) مرجیہ میں سے تھے۔

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ قَالَ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

۱۲۷۳: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' ابوفروہ' ابوزرعہ' حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان میں تشریف رکھتے تو جس وقت کوئی نیا آدمی حاضر ہوتا تو آپ کو نہ پہچان سکتا جب تک کہ وہ معلوم نہ کرتا۔ ہم لوگوں نے چاہا کہ آپ کے لئے ایک ایسی نشست گاہ بنادیں کہ نیا (یعنی ناواقف) آدمی آتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت کرلے۔ راوی کہتے ہیں پھر ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنایا آپ اس پر تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ آپ کے گرد بیٹھ گئے پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی اس کے بعد بیان کیا کہ ایک آدمی حاضر ہوا جس کی حالت انہوں نے بیان کی۔ یہاں تک کہ اس شخص نے جماعت کے کونے سے سلام کیا اور عرض کیا السلام علیک یا محمد آپ نے سلام کا جواب دیا (وہ آدمی حضرت جبرئیل امین تھے)

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ

۱۲۷۴: محمد بن کثیر' سفیان' ابوسنان' وہب بن خالد' عبداللہ بن دیلمی سے مروی ہے کہ میں ابی بن کعب کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا کہ میرے دِل میں مسئلہ تقدیر کے سلسلہ میں کچھ شک پیدا ہوگیا ہے۔ آپ اس سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دِل سے اس شک کو رفع فرمادے۔ اُبی نے بیان کیا کہ اگر اللہ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب دے دے تو وہ دے سکتا ہے اور ایسا کر کے وہ ظالم نہ ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ تمام (مخلوقات) پر رحم فرمائے تو اس

كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

کی رحمت ان لوگوں کیلئے ان کے اعمال سے زیادہ بہتر ہوگی اور اگر تم لوگ کوہ احد کے بقدر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سونا خرچ کر دو تو اللہ تعالیٰ اسکو قبول نہیں فرمائیں گے جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یہ یقین نہ رکھو کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتا تھا اور جو کچھ تجھ سے چوک کر چلا گیا ہے وہ تمہیں مل نہیں سکتا تھا۔ اگر تم اس اعتقاد کے علاوہ کسی دوسرے اعتقاد پر مرو گے تو دوزخ میں داخل ہو گے۔ پھر میں عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا پھر زید بن ثابتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی آنحضرتؐ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی۔

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي۔

۱۲۷۵: جعفر' یحییٰ' ولید' ابراہیم بن ابی عبلہ' حضرت ابوحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا اے میرے بیٹے! تم ایمان کی چاشنی کبھی حاصل نہ کر سکو گے جب تک تم یہ نہ سمجھو کہ تم کو جو ملا وہ کبھی خطا ہونے والا نہ تھا اور جو کچھ تم کو نہیں ملا وہ کبھی حاصل ہونے والا نہیں تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا لکھو اس نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہر ایک شے کا قیامت تک کا تخمینہ (تحریر کرو)۔ بیٹا! میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص کسی دوسرے عقیدہ پر مر گیا تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ

۱۲۷۶: مسدد' سفیان (دوسری سند) احمد بن صالح' سفیان' عمرو بن دینار' طاؤس' ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے آدم! آپ ہمارے والد بزرگوار ہیں۔ آپ ہی نے ہم لوگوں کو محروم فرمایا اور جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے فرمایا اے موسیٰ! تم وہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرما کر بزرگ و برتر فرمایا اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تورات شریف تحریر فرمائی کیا تم مجھ پر

بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ۔

اس کام کے بارے میں ملامت کر رہے ہو کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں میرے پیدا ہونے سے چالیس سال قبل تحریر فرما دیا تھا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ ابن صالح کے توسط سے احمد نے عمر' طاؤس' ابو ہریرہؓ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوال کا مقصد:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی وجہ سے ہم سب دُنیا میں آئے ورنہ جنت میں آرام سے زندگی گزارتے تھے اور اس بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام مغلوب ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام غالب آئے کیونکہ انسان کو دوسرے شخص کی غلطی پر نکیر کرنے کا حق نہیں یہ تو ذات باری تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی گرفت کرے یا معاف فرما دے۔

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى قَالَ يَا رَبِّ أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَرَاهُ اللَّهُ آدَمَ فَقَالَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَقَالَ لَهُ آدَمُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

۱۲۷۷: احمد بن صالح' ابن وہب' ہشام' زید بن اسلم' ان کے والد' عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! ہمیں آدم علیہ السلام کا دیدار فرما دیجئے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو اور ہمیں بھی جنت سے نکلوا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آدم سے عرض کیا آپ ہمارے والد آدمؑ ہیں انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ وہی آدمؑ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن میں اپنی پیدا فرمائی ہوئی روح پھونکی ہے؟ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام نام سکھلائے اور اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آدمؑ نے جواب میں فرمایا جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر کیا ہوا کہ آپ نے ہم لوگوں کو اور اپنے آپ کو (جنت سے) نکالا' آدمؑ نے فرمایا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں موسیٰ ہوں۔ آدمؑ نے فرمایا آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں آپ سے اللہ تعالیٰ نے پردہ کی اوٹ میں گفتگو فرمائی۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آدمؑ نے فرمایا کیا تم کو علم نہیں جو میں نے کام انجام دیا ہے وہ کتاب الٰہی میں میری پیدائش سے قبل موجود تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں' علم ہے۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا پھر تم کس وجہ سے اس کام پر ملامت کر رہے ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے پہلے ہی تحریر فرما دیا تھا۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا اس وقت آدم موسیٰ پر غالب آ گئے اور یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ۔

۱۲۷۸: عبد اللہ قعنبی' مالک' زید' عبد الحمید' حضرت مسلم بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے آیت: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْۤ اٰدَمَ﴾ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ یعنی اس وقت کو یاد کرو کہ جب تمہارے ربّ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا پھر ان کو اس بات پر گواہ بنایا کہ میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا (اقرار کیا) کیوں نہیں (یعنی ضرور) ہم نے اس لئے تم کو گواہ بنایا کہ تم قیامت کو اس طرح نہ کہو کہ ہم لوگ اس سے غافل تھے یا اس طرح کہنے لگو کہ ہمارے باپ' دادا ہم لوگوں سے قبل شرک میں مبتلا ہو گئے ہم لوگ ان کی اولاد ہوئے کیا تم ہم کو ہلاک کر رہے ہو اس معصیت سے جو کہ جھوٹے لوگوں نے کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی آیت کریمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کے لئے پیدا کیا یہ لوگ اہل جنت کے کام انجام دیں گے پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور ارشاد فرمایا میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا یہ لوگ اہل جہنم کے کام کریں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ پھر عمل کیوں کیا جائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کسی بندہ کو اللہ تعالیٰ جنت کے لئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے اہل جنت کے کام کراتا ہے۔ یہاں تک کہ اس شخص کا اہل جنت کے کاموں میں سے کسی کام پر انتقال ہو جاتا ہے (یعنی اس کا انجام نیک اور خیر پر خاتمہ ہوتا ہے) تو اس کو جنت میں داخل کرتا ہے اور جس کسی بندہ کو جہنم کے لئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے اہلِ دوزخ کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اہلِ دوزخ کے کام میں سے کسی کام پر مر جاتا ہے (یعنی اس کا خاتمہ شر پر ہوتا ہے اللّٰھم حفظنا) پھر اس کو جہنم میں لے جاتا ہے۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ

۱۲۷۹: محمد بن مصفیٰ' بقیہ' عمر بن جعثم' زید بن ابی انیسہ' عبدالحمید بن عبد الرحمٰن' مسلم بن یسار' حضرت نعیم بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پھر یہی حدیث روایت کی اور مالک کی حدیث مکمل ہے۔

رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا۔

۱۲۸۰: قعنبی' معتمر' ان کے والد' رقبہ بن مصقلہ' ابواسحٰق' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ کفر پر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ لڑکا زندہ رہتا تو اپنے والدین کو فتنہ اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا۔

۱۲۸۱: محمود بن خالد' اسرائیل' ابواسحٰق' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس آیت کریمہ: ﴿وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ﴾ کی تفسیر کے بارے میں سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ لڑکا پیدائش کے دن ہی کفر پر پیدا ہوا تھا۔

کفر پر پیدا ہونے کا مطلب:

مطلب یہ ہے کہ اس لڑکے کی تقدیر میں لکھا تھا کہ بالغ ہو کر وہ لڑکا کافر و مشرک بنے گا۔ اس لئے حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو قتل کر دیا تفسیر معارف القرآن سورۂ کہف میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً الْآيَةَ۔

۱۲۸۲: محمد بن مہران' سفیان' عمرو' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو انہوں نے اس لڑکے کے سر کو پکڑ کر اُکھاڑ دیا (یعنی قتل کر دیا) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے ایک انسان کو قتل کر دیا کہ جس نے کوئی قتل نہیں کیا تھا۔

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ

۱۲۸۳: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' زید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے بیان فرمایا اور آپ صادق القول ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ (رحم) میں چالیس دن رکھا جاتا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

ہے پھر وہ نطفہ اسی طرح ایک خون کا ٹکڑا ہو جاتا ہے پھر اسی طرح گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے وہ فرشتہ حکم الٰہی سے چار چیزیں تحریر کرتا ہے (۱) روزی' (۲) اس کی زندگی' (۳) اس کے اعمال (۴) یہ کہ وہ شخص بد بخت ہے یا خوش نصیب ہے؟ پھر اس نطفہ میں روح پھونک دی جاتی ہے تم لوگوں میں سے کوئی شخص اہل جنت جیسے اعمال انجام دیتا ہے جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کے برابر فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کے مقدر میں جو لکھ دیا گیا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے اور وہ شخص' اہل دوزخ کا کام کرتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہوتا ہے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص اہل دوزخ کے کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلہ کے برابر رہ جاتا ہے پھر اس شخص پر مقدر کا تحریر کردہ زور لگاتا ہے تو وہ شخص اہل جنت کا کام انجام دیتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

اعتبار خاتمہ کا ہے:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اصل اعتبار خاتمہ کا ہے انما العبرة بالخواتیم اور انسان کو ہمیشہ اعمالِ صالحہ کی کوشش کرنا چاہئے اور خاتمہ بالخیر کی دُعا مانگنی چاہئے۔ شریعت نے اسی کا حکم دیا ہے۔

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

۱۲۸۴: مسدد' حماد' یزید' مطرف' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنتی اور دوزخی کا پہلے سے ہی علم ہو چکا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ پھر عمل کرنے والے کس بنیاد پر عمل کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک شخص کو اسی کام کی توفیق بخشی جائے گی کہ جس کے لئے اس کو پیدا کیا جاتا ہے۔

بَاب فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

باب: اولادِ مشرکین کا بیان

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۸۵: مسدد' ابوعوانہ' ابوبشر' سعید بن جبیر' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے کہ وہ بڑے ہونے کے بعد جو کچھ عمل انجام دیتے۔

کفار کے بچوں کا حکم:

مذکورہ شخص کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ کفار کے بچے' بالغ ہونے سے قبل مرجائیں تو ان کا کیا انجام ہوگا وہ دوزخ میں جائیں گے یا جنت میں؟ اور بڑے ہونے کے بعد عمل کا مطلب ہے بالغ ہونے کے بعد۔ واضح رہے کہ مذکورہ مسئلہ میں اہلسنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور اس مسئلہ میں متعدد اقوال ہیں حضرت تھانوی نے بوادر النوادر میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث بیان فرمائی ہے۔

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۸۶: عبدالوہاب' بقیہ (دوسری سند) موسیٰ' کثیر' محمد بن حرب' محمد بن زیاد' عبداللہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کی نابالغ اولاد کا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ اپنے والدین کے دین پر ہوں گے۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمل کے؟۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کی زیادہ خبر ہے (کہ وہ بڑے ہوکر) کیا کرتے۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ مشرکین کی نابالغ اولاد کا کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا وہ بھی اپنے والدین کے دین پر ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کیا بغیر (برے) عمل کے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ وہ (بڑے ہوکر) کس قسم کا عمل کرتے۔

اولادِ مشرکین کا حکم:

اولادِ مشرکین کے بارے میں علماء کے متعدد اقوال ہیں بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ بچے اپنے والدین کے تابع ہوں گے اگر ان کے والدین جنتی ہیں تو وہ بچے بھی جنتی ہوں گے اور والدین اگر دوزخی ہیں تو بچے بھی دوزخی ہوں گے۔ لیکن اس مسئلہ میں ہمارے حضرات نے خاموش رہنے کا حکم دیا ہے اللہ ہی کو علم ہے کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ واللہ اعلم بما کانوا عاملین بذل المجھود ج ۵ میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے وہاں ملاحظہ فرمائی جائے۔

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ فَقَالَ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي

۱۲۸۷: محمد بن کثیر' سفیان' حضرت طلحہ بن یحییٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس انصار کے ایک لڑکے کا جنازہ آیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس کے لئے خوشخبری ہے نہ تو اس نے کسی قسم کا گناہ کیا نہ گناہ کو جانا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسی طرح سمجھتی ہو؟ حالانکہ (واقعہ) اس طرح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے انسانوں کو بھی پیدا فرمایا اور جنت کو ان ہی کے لئے بنایا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ

أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

کو پیدا فرمایا اور دوزخ کے لئے انسانوں کو (اور جنات کو) پیدا فرمایا جبکہ ابھی وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۸۸: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی اور نصرانی بنادیتے ہیں جس طرح اُونٹ کی صحیح وسالم جانور سے پیدائش ہوتی ہے کیا ان میں کوئی کان کٹا ہوا اُونٹ دکھلائی دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ جو بچپن میں انتقال کر جائے اس کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ آپ نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے کہ (وہ بڑے ہوکر) کیاعمل کریں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میری موجودگی میں حارث بن مسکین کے سامنے اس طریقہ سے پڑھا گیا کہ یوسف ابن وہب سے روایت ہے کہ مالک سے بیان کیا گیا ہے کہ بے دین لوگ ہم لوگوں کے خلاف اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں تو امام مالک نے جواب دیا: تم آخر حدیث سے دلیل پیش کرو کیونکہ اس حدیث میں اس طرح ہے لوگوں نے کہا کہ اس شخص کے بارے میں کیارائے ہے کہ جو بچپن میں انتقال کر جائے؟ تو آپ نے جواب دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کہ (وہ بڑے ہوکر) کس قسم کے عمل کریں گے۔

فطرت کا مفہوم:

فطرت پر بچہ کے پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بچہ بالکل کورا ہوتا ہے شرک وکفر کی گندگیاں اس کے ذہن میں نہیں ہوتیں۔ والدین اور ماحول اس کو کافر ومشرک بنادیتے ہیں جس طریقہ سے جانور کا بچہ بالکل صحیح وسالم پیدا ہوتا ہے اس طرح انسان کا بچہ بھی بالکل صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور جس طریقہ سے جانور کے کان کاٹ کر اس کو عیب دار بنادیتے ہیں اسی طرح انسان کے بچہ کو بھی شرک وکفر میں ڈال دیتے ہیں۔

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى۔

۱۲۸۹: حسن بن علی سے روایت ہے کہ حجاج بن منہال نے فرمایا کہ میں نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ اس حدیث كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ کی تفسیر بیان کرتے تھے کہ اس حدیث میں فطرت سے مراد وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے لیا تھا جبکہ وہ اپنے باپ دادا کی پشت میں تھے کہ کیا میں تم لوگوں کا پروردگار نہیں ہوں؟ ان لوگوں نے جواب دیا بلاشبہ آپ ہمارے پروردگار ہیں۔

بچہ توحید پر پیدا ہوتا ہے:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ہر ایک بچہ کی اسی اقرار کے بعد ولادت ہوتی ہے پھر وہ کفار ومشرکین کی صحبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی

وحدانیت کو فراموش کردیتا ہے اور شرک و کفر اختیار کر لیتا ہے۔ چاہے نصرانی بن کر یا یہودی اور آتش پرست بن کر۔

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْئُودَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۹۰: ابراہیم حضرت ابن ابی زائدہ اپنے والد عامر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندہ درگور کرنے والی اور جو لڑکی زندہ درگور کی گئی دونوں دوزخ میں جائیں گی۔ یحییٰ نے اپنے والد کے واسطہ سے ابواسحٰق' عامر' علقمہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

لڑکی کو زندہ درگور کرنا:

جس عورت نے زندہ درگور کیا وہ تو اس وجہ سے دوزخ میں جائے گی کہ وہ کافرہ ہے اور اس نے ناحق ایک انسان کو قتل کر دیا اور جس کو زندہ درگور کر دیا گیا وہ تو اس وجہ سے کہ وہ کافرہ کی اولاد ہے اور وہ اپنے والدین کے تابع ہے۔ واضح رہے کہ اگر کوئی مسلمان شخص کسی لڑکی کو زندہ درگور کر دے تو اس مسلمان لڑکی کا دوزخ میں داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ لڑکی مظلوم ہے۔

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ۔

۱۲۹۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' انسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہؐ! میرا والد کہاں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا والد دوزخ میں ہے۔ جب وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ نے فرمایا میرے والد بھی دوزخ میں ہیں اور تمہارے والد بھی دوزخ میں ہیں۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے والدین کے بارے میں حکم:

آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے والدین کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے کا حکم ہے اور مذکورہ حدیث کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے کہ آپ نے اس شخص کی دلداری کے طور پر فرمایا تھا ایسا نہ ہو کہ وہ شخص غمگین ہو۔ کیونکہ اس شخص کا والد دوزخی تھا اس لئے آپ نے اپنے والد ماجد کی بابت بھی ایسا ہی فرمایا علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ''التعظيم و المنه ان ابوی رسول الله فی الجنة'' میں اس مسئلہ میں تفصیل سے بحث فرما کر آپ کے والدین کو جنتی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

۱۲۹۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے جسم میں شیطان اس طرح سے دوڑتا ہے جس طرح خون دوڑتا ہے۔

شیطان جسم کے ہر ایک حصے میں داخل ہوتا ہے:

مطلب یہ ہے کہ انسان کے جسم کے ہر ایک حصہ اور ہر ایک رگ و ریشہ میں شیطانی اثرات پہنچتے ہیں جس کے نتیجہ میں ہر ایک عضو شیطانی عمل اختیار کرتا ہے۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ۔

۱۲۹۳: احمد بن سعید' ابن وہب' ابن لہیعہ' عمرو بن حارث' سعید بن ابی ایوب' عطاء بن دینار' حکیم بن شریک' یحییٰ بن میمون' ربیعہ جرشی' حضرت ابو ہریرہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (فرقہ) قدریہ کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان لوگوں سے سلام اور گفتگو کی پہل کرو۔

باب فِي الْجَهْمِيَّةِ

باب: جہمیہ کا بیان

فرقہ جہمیہ ایک گمراہ فرقہ ہے یہ فرقہ اللہ تعالیٰ کی صفات جیسے اللہ تعالیٰ کا سننا' گفتگو فرمانا' آسمان دُنیا پر تشریف لانا یا اللہ تعالیٰ کا کسی جگہ اُترنا' چڑھنا' دیکھنا وغیرہ وغیرہ کا منکر ہے۔ اس فرقہ کی نسبت جہم بن صفوان نامی شخص کی جانب ہے شرح عقائد نسفی اور دیگر علم کلام کی کتب میں اس سلسلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ۔

۱۲۹۴: ہارون' سفیان' ہشام' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ ہمیشہ جھگڑا اور مباحثہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو تمام مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا تو جس آدمی کو اس قسم کا شک ہو تو وہ اس طرح کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ!

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

۱۲۹۵: محمد بن عمرو' سلمہ' محمد بن اسحٰق' عقبہ بن مسلم' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا ہے اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ اس طرح کہنے لگیں تو تم لوگ اس طرح کہو اللہ ایک ہے اللہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں (وہ بے نیاز ہے) نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے پھر وہ شخص بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان (مردود) سے اللہ کی پناہ مانگے۔

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ

۱۲۹۶: محمد بن صباح' ولید' سماک' عبد اللہ بن عمیرہ' حضرت احنف بن قیس حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جس میں آنحضرت

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أُتْقِنْ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوْ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمْ الْعَرْشُ مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ۔

صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی تشریف فرما تھے کہ اسی وقت اُوپر سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا۔ آنحضرت صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کو دیکھا اور ارشاد فرمایا تم لوگ اس کو کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا سحاب (یعنی آسمان' بادل) آپ نے ارشاد فرمایا مزن بھی کہتے ہیں؟ عرض کیا گیا مزن بھی کہتے ہیں آپ نے فرمایا عنان بھی' عرض کیا گیا عنان بھی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مجھے عنان کے بارے میں صحیح یاد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کو علم ہے کہ زمین وآسمان کے درمیان کس قدر مسافت ہے؟ عرض کیا گیا ہم لوگوں کو علم نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا۔ پھر اس کے اُوپر دوسرا آسمان بھی اسی قدر مسافت پر ہے پھر تیسرا آسمان (بھی اسی قدر مسافت پر ہے) حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان کو بیان فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا ساتویں آسمان کے اُوپر ایک دریا ہے کہ جس کے اُوپر اور جس کی گہرائی میں اس قدر مسافت ہے کہ جس طرح (ایک) آسمان سے دوسرے (آسمان تک) پھر اس کے اُوپر آٹھ بکریاں ہیں (مطلب یہ ہے کہ بکریوں کی شکل میں ملائکہ ہیں جن کے ناخن اور گھٹنوں میں اس قدر مسافت ہے کہ جیسے (ایک) آسمان سے دوسرے آسمان تک کی مسافت ہے پھر ان کی پشت پر عرش واقع ہے اس کے اُوپر کے اور نیچے کے کناروں میں اس قدر مسافت ہے کہ جتنی کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کی مسافت ہے پھر اللہ تعالیٰ اس عرش کے اُوپر ہے۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

۱۲۹۷: احمد بن ابی شریح' عبدالرحمٰن' محمد بن قیس' عمرو بن ابی قیس' سماک سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ۔

۱۲۹۸: احمد بن حفص' ان کے والد' ابراہیم' سماک سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَحْمَدُ

۱۲۹۹: عبدالاعلیٰ' محمد بن مثنیٰ' محمد بن بشار' احمد بن سعید' وہب ان کے والد' محمد بن اسحٰق' یعقوب' حضرت جبیر بن محمد' محمد بن جبیر بن مطعم' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت

كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهِكَتْ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللَّهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللَّهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ لَهَكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ و قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي۔

نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ لوگ آفت میں مبتلا ہو گئے اور گھر بار برباد ہو گئے اور مال و اسباب گھٹ گئے اور جانور مر گئے تو آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے دُعا فرمائیں ہم اللہ تعالیٰ کے پاس آپ کی سفارش لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آپ کے پاس سفارش لاتے ہیں (یہ سن کر) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا بات کہہ رہے ہو؟ پھر آنحضرت ﷺ نے سبحان اللہ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ اس دیہاتی شخص کے کہنا کا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر اثر معلوم ہوا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا بھلا ہو اس کی مخلوق میں سے کسی پر اللہ کی سفارش نہیں کی جاتی' اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی شان ہے اور وہ اس قسم کی بات سے برتر ہے تمہارا بھلا ہو تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان کیسی ہے؟ اس کا عرش آسمانوں پر اس طریقہ سے ہے (اور آپ نے اُنگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کہ اس کا عرش گنبد کی طرح ہے اس کے باوجود وہ (عرشِ الٰہی کی عظمت اور اس کے خوف سے) چرچراتا ہے جس طرح کہ کسی سوار کے نیچے (اُونٹ وغیرہ کے) پالان چرچراتے ہیں۔ اپنی روایت میں ابن بشار نے اس قدر اضافہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اُوپر ہے۔ عبدالاعلیٰ' ابن مثنیٰ' ابن بشار نے یعقوب کے واسطہ سے' جبیر' محمد بن جبیر' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث احمد بن سعید کی سند سے صحیح ہے (اس لئے کہ) اس کی ایک جماعت نے موافقت فرمائی ہے جن میں یحییٰ' علی بن مدینی ہیں اور ابن اسحٰق سے ایک جماعت نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جس طریقہ سے احمد نے روایت کیا ہے اور مجھ کو جو اطلاع ملی ہے اس میں عبدالاعلیٰ ابن مثنیٰ' ابن بشار کا روایت سننا ایک ہی نسخہ سے ہے۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ

۱۳۰۰: احمد بن حفص' ان کے والد' ابراہیم' موسیٰ' محمد بن منکدر' جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ۔

کرنے کی اجازت ہوئی جو کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اس فرشتہ کے کان کی لو سے مونڈھے تک سات سو سال کا راستہ ہے۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِءُ يَعْنِي إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْنِي أَنَّ لِلَّهِ سَمْعًا وَبَصَرًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ۔

۱۳۰۱: علی بن نصر' محمد بن یونس' عبداللہ' حرملہ بن عمران' حضرت ابو یونس مولیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس آیت کریمہ کی تلاوت فرماتے تھے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا سَمِیْعًا بَصِیْرًا﴾ تک اور فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَمِیْعًا بَصِیْرًا﴾ تلاوت فرماتے وقت انگوٹھا کان پر رکھا ہوا تھا اور شہادت کی اُنگلی آنکھ پر رکھی ہوئی تھی (اللہ تعالیٰ کی سننے اور دیکھنے کی صفت کو واضح کرنے کے لئے) یعنی اللہ تعالیٰ دیکھتا اور سنتا ہے جیسا کہ (فرقہ) جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد (اللہ تعالیٰ کا) علم ہے۔ مقری نے بیان کیا کہ یہ فرقہ جہمیہ پر رَد ہے۔

صفاتِ الٰہی سے مراد:

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصر سے مراد اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا حقیقتاً مراد ہے نہ کہ مجازاً۔ فرقہ جہمیہ کا یہی قول ہے لیکن حضرات اہلسنت والجماعت کا قول اور مسلک یہ ہے کہ سمع و بصر وغیرہ اللہ تعالیٰ کی جیسی شان کے لائق ہے اسی جیسا یعنی مجازً اسنناد یکھنا وغیرہ مراد ہے۔

بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ

باب: دیدارِ الٰہی

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ

۱۳۰۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' وکیع' اُسامہ' اسماعیل' قیس' جریر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کو دیکھو کہ جیسے اس کو (چودھویں کے چاند کو) دیکھتے ہو کہ اسکے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اسلئے اگر تم لوگوں سے ہوسکتا ہو تو اس نماز کی حفاظت کرو جو کہ سورج کے طلوع ہونے سے قبل ہے (یعنی صبح کی نماز کی) اور جو سورج کے غروب ہونے سے قبل ہے (یعنی عصر کی

لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا۔

نماز کی) تو ضرور کرو پھر آپ نے اس آیت: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ﴾ تلاوت فرمائی یعنی سورج کے طلوع ہونے سے قبل اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرو اور سورج غروب ہونے سے پہلے۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا۔

۱۳۰۳: اسحٰق بن اسماعیل' سفیان' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگ قیامت میں اپنے ربّ کا دیدار کریں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگوں کو دوپہر کے وقت آفتاب کے دیکھنے میں جب بادل نہ ہوں کوئی دُشواری ہوتی ہے عرض کیا گیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دیدار میں بھی کوئی دُشواری نہیں ہوگی مگر جس قدر کہ چاند یا آفتاب کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ مُوسَى ابْنِ عُدُسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ مُوسَى الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاللَّهُ أَعْظَمُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَاللَّهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ۔

۱۳۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) عبیداللہ' ان کے والد' شعبہ' یعلیٰ' وکیع' حضرت ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کہ کیا ہم لوگوں میں سے ہر ایک آدمی اپنے پروردگار کی ابن معاذ نے کہا علیحدہ علیحدہ زیارت کرے گا۔ قیامت کے دن (یعنی بغیر کسی دُشواری کے؟) اگر اللہ تعالیٰ کا (قیامت کے دن) دیدار کرے گا تو دُنیا میں اس کی کیا مثال ہے؟؟ آپ نے فرمایا اے ابارزین! کیا تم لوگوں میں سے ہر ایک آدمی چاند کو دیکھتا ہے' ابن معاذ نے کہا چودھویں رات کے چاند کو بغیر دُشواری کے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ (یعنی ضرور) آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت بڑی ہے چاند تو اس کی پیدا کی ہوئی ایک شے ہے۔

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَطْوِي اللَّهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ ثُمَّ

۱۳۰۵: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن علاء' ابواُسامہ' عمر بن حمزہ' حضرت سالم کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ دیں گے پھر ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر فرمائیں گے میں شہنشاہ ہوں۔ ظالم کہاں ہیں' متکبرین کہاں ہیں' پھر زمینوں کو لپیٹ کر ابن العلاء نے کہا دوسرے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمائیں گے

يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ۔

میں بادشاہ ہوں۔ بڑے بڑے ظالم بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

۱۳۰۶: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ' عبد اللہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارا ربّ ہر ایک رات کو آسمان اوّل پر نازل ہوتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہتا ہے پھر ارشاد فرماتا ہے کون شخص مجھ سے دُعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دُعا قبول کروں اور کون شخص مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو دوں' کون شخص مغفرت مانگتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔

بَابٌ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کریم کا بیان

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي۔

۱۳۰۷: محمد بن کثیر' اسرائیل' عثمان' سالم' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ خود کو موقف میں لوگوں کے سامنے پیش فرماتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے کہ کیا کوئی شخص ہے جو مجھ کو اپنی قوم کے پاس لے کر چلے اس لئے کہ قریش نے مجھے میرے پروردگار کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے (موقف سے مراد میدانِ عرفات ہے)

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ۔

۱۳۰۸: اسماعیل' ابراہیم' ابن ابی زائدہ' مجالد' عامر شعبی' حضرت عامر بن شہر سے روایت ہے کہ میں نجاشی (بادشاہ) کے پاس موجود تھا ان کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت تلاوت کی تو میں ہنسنے لگا نجاشی نے کہا تم کلام الٰہی پر ہنستے ہو؟

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ

۱۳۰۹: سلیمان بن داؤد' عبد اللہ بن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' حضرت عروہ بن زبیر' سعید بن مسیّب' علقمہ بن وقاص' عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اور سب نے مجھے حدیث کا ایک جزء سنایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کچھ کلام فرمائیں گے (جس کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی)۔

أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى۔

واقعہ افک کی طرف اشارہ:

مذکورہ حدیث میں واقعہ افک کی طرف اشارہ ہے جس میں منافقین اور بدبخت لوگوں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تہمت لگائی تھی جس کی تفصیل کتب تفسیر میں مذکور ہے۔ سورۂ نور کی دس آیات آپ کی برائت کے سلسلہ میں نازل ہوئیں۔ جن کی تلاوت تا روزِ قیامت جاری رہے گی۔

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ۔

۱۳۱۰: عثمان بن ابی شیبہ جریر منصور منہال سعید بن جبیر ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے اور اس طرح ارشاد فرماتے تھے میں تم کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ہر ایک شیطان ملعون سے اور زہریلی چیز سے (جیسے سانپ بچھو زہریلے جانور وغیرہ) اور ہر ایک آنکھ سے جو لگ جائے (یعنی بری نظر سے) پھر ارشاد فرماتے تھے کہ تمہارے والد یعنی ابراہیم علیہ السلام ان ہی کلمات کے ذریعے اسماعیل اور اسحٰق علیہما السلام کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتَّى إِذَا جَائَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ الْحَقَّ فَيَقُولُونَ الْحَقَّ الْحَقَّ۔

۱۳۱۱: احمد بن ابی سریح، علی بن حسین، علی بن مسلم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ (اپنے پیغمبر پر) وحی بھیجنے کے لئے گفتگو فرماتے ہیں (یعنی وحی نازل فرماتے ہیں) تو آسمان والے آسمان کی ایسی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر کو پتھر پر کھینچا جائے وہ یہ آواز سن کر مدہوش ہو جاتے ہیں پھر وہ اسی کیفیت میں رہ جاتے ہیں یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے ہیں جب حضرت جبریل علیہ السلام وہاں تشریف لاتے ہیں تو ان کو ہوش آ جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ حق فرمایا وہ بھی کہنے لگتے ہیں (ہمارے پروردگار نے) حق فرمایا ہے حق۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کی نوعیت:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ گفتگو فرماتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ کی گفتگو اور آپ کے کلام میں آواز بھی ہوتی ہے جس کو حضرت جبریل امین اور دیگر حضرات ملائکہ بھی سنتے ہیں آیت کریمہ: ﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يَّا اِبْرٰهِيْمُ، وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ اور دیگر آیات سے ایسا ہی مستنبط ہوتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک

آواز سے لوگوں کو پکاریں گے جس کو نزدیک اور فاصلہ کے لوگ سب ہی سن لیں گے۔

بَاب فِي ذِكْرِ الْبَعْثِ وَالصُّور

باب: قیامت اور دوبارہ اُٹھائے جانے والے صور کا بیان

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ۔

۱۳۱۲: مسدد' معتمر' ان کے والد' اسلم' بشر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صور ایک سنکھ ہے جس میں (قیامت کے دن) پھونک ماری جائے گی۔

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

۱۳۱۳: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے تمام اعضاء کو زمین کھا لیتی ہے لیکن ریڑھ کی ہڈی۔ اسی سے انسان کی پیدائش ہوئی اور اسی سے (روزِ قیامت) دوسری مرتبہ زندہ ہوگا۔

مُردہ کی ریڑھ کی ہڈی باقی رہتی ہے:

دیگر احادیث سے بھی مردہ کے اعضاء میں سے ریڑھ کی ہڈی باقی رہ جانے کی صراحت مذکور ہے۔

بَاب فِي الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کا بیان

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي۔

۱۳۱۴: سلیمان' بسطام' اشعث' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہے جو لوگ میری اُمت میں سے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کریں۔

گناہِ کبیرہ:

گناہ کبیرہ بہت سے ہیں جیسے چوری کرنا' شراب پینا' سود کھانا' سودی لین دین کرنا' جھوٹی گواہی دینا' والدین کی نافرمانی کرنا وغیرہ اور گناہ کبیرہ وصغیرہ کی تفصیل حضرت مفتی اعظم پاکستان کی تالیف ''گناہ بےلذت'' میں مفصل طور پر مذکور ہے اور عربی میں کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر مصنفہ علامہ ابن حجر مکی میں بھی تفصیل ہے۔

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

۱۳۱۵: مسدد' یحییٰ' حسن' ابورجاء' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ لوگ دوزخ میں سے میری شفاعت سے نکلیں گے پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' لوگ ان کو دوزخی کہیں گے۔

وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

اہل جنت کو دوزخی کہنا:

ایسے لوگوں کو دوزخی اس لئے کہا جائے گا تا کہ ان کو دوزخ کی یاد آئے اور وہ جنت کی نعمت کی اور زیادہ قدردانی کر سکیں۔

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ۔

۱۳۱۶: عثمان بن ابی شیبہ جریر اعمش ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جنتی لوگ جنت میں کھائیں اور پئیں گے۔

بَاب فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: جنت دوزخ دونوں کو اللہ تعالیٰ پیدا کر چکے ہیں

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

۱۳۱۷: موسیٰ بن اسماعیل حماد محمد بن عمرو ابوسلمہ ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریل ؑ سے فرمایا جاؤ جنت کو دیکھ لو۔ وہ اور (جنت کو) دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا تیری عزت کی قسم اے میرے پروردگار! جو شخص بھی جنت کا حال سنے گا تو وہ اس میں ہی داخل ہونا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو دشواریوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جبریل سے فرمایا جاؤ جنت کو دیکھ کر آؤ چنانچہ وہ گئے اور (جنت کو) دیکھا پھر واپس آ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے رب! آپ کی عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ جنت میں کوئی بھی نہ داخل ہو سکے گا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جہنم بنائی تو ارشاد فرمایا اے جبریل جاؤ اور اس کو دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور اس کو دیکھا پھر اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا اے پروردگار تیری عزت کی قسم کوئی شخص جہنم کا حال سن کر اس میں داخل نہ ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو ڈھانپ دیا شہوتوں سے پھر ارشاد فرمایا اے جبریل جاؤ اور اس کو دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے اور عرض کیا اے رب! تیری عزت اور جلال کی قسم! مجھے تو خطرہ ہے (ایسا) کوئی نہ بچے گا کہ جو جہنم میں داخل نہ ہو۔

جنت دوزخ سے متعلق:

جنت کو ناگوار چیزوں سے ڈھانپ دینے کا مفہوم یہ ہے کہ جنت ایسے کاموں کے لئے مقرر کی گئی ہے جو کام نفس پر شاق ہیں جیسے کہ نماز روزہ زکوٰۃ جہاد اور دوزخ کو شہوتوں سے ڈھانپ دینے کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ ایسے کاموں سے بھر دی گئی ہے

کہ جو کام انسان کو پسندیدہ ہیں جیسے شراب پینا' سود خوری اور نماز کو ترک کرنا وغیرہ یا اور دوسرے گناہ کا ارتکاب وغیرہ وغیرہ۔

بَابٌ فِي الْحَوْضِ

١٣١٨: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ۔

باب: حوضِ کوثر

۱۳۱۸: سلیمان' مسدد' حماد بن زید' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کے سامنے ایک حوض ہے (یعنی قیامت کے دن تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا) اس کے دونوں کناروں میں اس قدر مسافت ہوگی جیسے (موضع) جر با اور موضع اُذرح کے درمیان۔

ملک شام کے دو گاؤں:

جر با اور اُذرح شام میں واقع دو گاؤں کے نام ہیں ان دونوں کے درمیان تین روز کی مسافت ہے اور یہ مثال آپ نے حوضِ کوثر کے مفہوم کو سمجھانے کے لئے بیان فرمائی۔

١٣١٩: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ. قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ۔

۱۳۱۹: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو' ابو حمزہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ان لوگوں کے ایک لاکھ میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو بہ نسبت جو کہ (میدان) حشر میں حوضِ کوثر پر حاضر ہوں گے راوی نے فرمایا میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ لوگ اس روز کتنے تھے؟ تو حضرت زید نے جواب دیا: سات سو یا آٹھ سو۔

١٣٢٠: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

۱۳۲۰: ہناد بن سری' محمد بن فضیل' مختار' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلکی سی نیند آ گئی پھر آپ نے ہنستے ہوئے سر اُٹھایا تو آپ نے از خود ارشاد فرمایا یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وجہ سے آپ کو ہنسی آئی؟ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے اس سورت کو یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ' اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ تلاوت فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا تم لوگوں کو علم ہے کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو اچھی طرح علم ہے۔ آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر کا نام ہے کہ جس کو جنت میں

فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ۔

میرے ربّ نے دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اس میں بڑی بھلائی ہے اور اس پر ایک حوض بنا ہوا ہے کہ جس پر قیامت کے دن میری اُمت (پانی پینے کیلئے) اکٹھا ہوگی اسکے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ مَا هَذَا قَالَ الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۳۲۱: عاصم بن نضر' معتمر' ان کے والد' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (معراج شریف کی رات میں) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں اُوپر تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نہر دکھلائی گئی کہ جس کے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو فرشتہ تھا اس نے ایک ہاتھ مارا اور اندر سے مشک نکالی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتہ سے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ (حوض) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے۔

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ نَعَمْ لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا۔

۱۳۲۲: مسلم بن ابراہیم' حضرت عبدالسلام بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو برزہ کو دیکھا کہ وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے پھر مجھ سے ایک آدمی ایک راوی نے اس کا نام مسلم بتایا ہے اور وہ جماعت میں شریک تھا۔ اس نے بتایا کہ جب ابو برزہ کو عبیداللہ نے دیکھا تو کہنے لگا کہ دیکھو تمہارا محمدی شخص (یعنی صحابی رسول آپ کی صحبت یافتہ) یہ موٹا اور پستہ قد ہے۔ حضرت ابو برزہ (اس بات کو سن کر) سمجھ گئے کہ (اس شخص نے میری اہانت کی ہے) انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو یہ گمان نہیں تھا کہ میں ایسے لوگوں میں رہ جاؤں گا جنہیں صحبت نبوی کی وجہ سے شرمندہ کیا جائے گا۔ عبیداللہ نے کہا کہ تمہارے لئے صحبت نبوی تو باعث فخر ہے نہ کہ عیب۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کو حوضِ کوثر کی کیفیت بیان کرنے کے لئے طلب کیا ہے؟ جو آپ نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ابو برزہ نے جواب دیا ہاں سنا ہے ایک' دو' تین' چار' پانچ نہیں بلکہ متعدد مرتبہ سنا ہے۔ جو شخص اس بات کی تکذیب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس حوض سے نہ پلائے؟ پھر اس کے بعد وہ غصہ میں نکل گئے۔

بَابٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر میں سوال اور عذابِ قبر

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

۱۳۲۳: ابو ولید' شعبہ' علقمہ' سعد بن عبیدہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل اسلام سے قبر میں جب سوال ہوتا ہے تو وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں اور آیت کریمہ: ﴿یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ایمان کو آخرت میں پختہ بات کے ساتھ مضبوط کرتا ہے۔ تلاوت فرمائی۔

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ أَبُو نَصْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنِ اللَّهُ هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ هَذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيُقَالُ لَهُ

۱۳۲۴: محمد بن سلیمان' عبدالوہاب' سعید' قتادہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ قبیلہ بنی نجار کے باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں پر ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور دریافت فرمایا یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ کچھ لوگوں کی قبریں ہیں جو دورِ جاہلیت میں انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ دجال سے پناہ مانگو۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس وجہ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مؤمن جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو (دُنیا میں) کس کی عبادت کرتا تھا؟ پس اگر اللہ اس کو (سیدھا) راستہ دکھلاتے ہیں تو وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ پھر اس شخص سے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو (یعنی آنحضرت ﷺ کے بارے میں) وہ شخص جواب دیتا ہے کہ وہ (یعنی آپ) اللہ کے بندے اور اس کے فرستادہ ہیں۔ پھر اور کچھ سوال نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اس کو ایک گھر کی طرف لے جاتے ہیں جو کہ اس کے لئے دوزخ میں تھا اور اس سے کہتے ہیں تمہارا دوزخ میں یہ گھر تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری حفاظت فرمائی اور تم پر رحم فرمایا اور اس کے عوض جنت میں گھر عطا فرمادیا۔ وہ شخص (یہ سن کر) کہتا ہے کہ مجھ کو چھوڑ دو تو میں جاؤں اور اپنے اہل خانہ کو اس کی خوشخبری سناؤں (کہ مجھ کو جنت میں مکان مل گیا) لیکن اس شخص سے کہا جاتا ہے ٹھہرو اور جب کافر قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے

فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

اور ڈانٹ کر اس سے پوچھتا ہے کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں۔ پھر اس سے کہتے ہیں کہ تو نے نہ تو خود علم حاصل کیا اور نہ کسی کی اتباع کی۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص (نبی ﷺ) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں وہی بات کہتا تھا جو کہ لوگ کہتے تھے پھر وہ فرشتہ اس شخص کو اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے گرز سے مارتا ہے وہ شخص ایسی چیخ مارتا ہے کہ اللہ کی تمام مخلوق اس کو سنتی ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

قبر عالم برزخ کا نام ہے:

عالم برزخ میں مردہ سے آنحضرت ﷺ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کون ہیں؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کا نام لے کر معلوم کیا جاتا ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کی صورتِ مبارکہ دکھلائی جاتی ہے اور دیگر احادیث میں مذکورہ ملائکہ کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ منکر نکیر ہیں جو کہ مردے سے سوال کرتے ہیں واضح رہے کہ اگر کوئی شخص قبر میں دفن نہ کیا جائے بلکہ اس کو جلا دیا جائے یا پانی میں غرق کر دیا جائے اور اس کی لاش دفن نہ ہو جب بھی اس سے مذکورہ سوال اور عذاب وثواب ہوگا اور یہ سوال اور عذاب وثواب عالم برزخ میں ہوتا ہے قبر عالم برزخ کا نام ہے نہ کہ گھرے گڑھے کا اور جنّات اور انسان کیونکہ احکام شرع کے مکلّف ہیں اس وجہ سے ان کو غیبی اشیاء نہیں دکھلائی جاتیں دوسرے مخلوق کو دکھلائی جاتی ہیں کیونکہ وہ مکلّف نہیں جیسے کہ چوپائے چرند و پرند وغیرہ کو عذاب وثواب نظر آتا ہے۔

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ زَادَ الْمُنَافِقَ وَقَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ وَلِيَهُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

۱۳۲۵: محمد بن سلیمان، عبدالوہاب سے اسی طریقہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے دوست اس کی تدفین کر کے پشت موڑتے ہیں تو وہ شخص ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس شخص کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کے بعد پہلی حدیث کے قریب قریب بیان فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کافر یا منافق شخص اور ارشاد فرمایا اس کی آواز جن اور انسان کے علاوہ جو اس کے قریب ہیں (سب) سنتے ہیں۔

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهَذَا لَفْظُ هَنَّادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا

۱۳۲۶: عثمان بن ابی شیبہ، جریر (دوسری سند) ہناد بن سری، ابو معاویہ، ہناد، اعمش، منہال، زاذان، براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ آنحضرتؐ کے ہمراہ ایک انصاری شخص کے جنازہ میں (شرکت کرنے کیلئے) نکلے (چلے) جب قبر پر پہنچے اور ابھی قبر تیار نہ تھی اس لئے آنحضرتؐ وہاں پر بیٹھ گئے اور ہم لوگ آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں (یعنی بالکل خاموش بیٹھ

يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا الْآيَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا

گئے) آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس سے زمین کرید رہے تھے) آپ نے سر اُٹھایا اور ارشاد فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو آپ نے یہ جملہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ایک روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ مردہ ان لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے (جب وہ لوگ تدفین سے فارغ ہو کر چل دیتے ہیں) تب اس شخص سے (یعنی مردہ سے) کہا جاتا ہے کہ اے شخص تیرا پروردگار کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ ہناد نے بیان کیا کہ مردے کے پاس دو فرشتے (یعنی منکر نکیر) آتے ہیں اس کو (قبر میں) بٹھلاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر سوال کرتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو کہ تم لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا (یعنی آنحضرتؐ کے بارے میں معلوم کرتے ہیں) وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ تھے۔ پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ تم کو یہ کہاں سے پتہ چلا وہ جواب دیتا ہے میں نے کتابِ الٰہی (یعنی قرآن کریم) تلاوت کی اور اس پر ایمان لایا۔ اس کو برحق سمجھا جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ یہی مفہوم ہے آیت: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ کا' اس کے بعد ایک منادی دینے والا شخص' آسمان سے آواز دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اب جنت میں اس کا بستر کر دو اور اس کو جنتی لباس پہنا دو پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اس پر آنے لگتی ہے اور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک قبر کشادہ ہو جاتی ہے پھر کافر کی موت کا حال بیان کیا کہ اس کی روح اس کے جسم میں (واپس) لائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھلاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ ہاہ' ہاہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ ہاہ' ہاہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے کہ جو تم لوگوں کی جانب مبعوث کیا گیا (یعنی آنحضرتؐ) وہ جواب دیتا ہے ہاہ' ہاہ مجھے معلوم نہیں۔ اس وقت ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرتا ہے یہ جھوٹا ہے۔ اس لئے دوزخ میں اس کا بستر کر دو اور اس

لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ۔

کو دوزخی لباس پہنا دو اور اس پر دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو اور پھر اس پر دوزخ کی گرمی اور لو آنے لگتی ہے اور اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اس طرف سے اس طرف ہو جاتی ہیں جریر راوی کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ پھر اس پر ایک نابینا گونگا فرشتہ (کہ جو نہ مردہ کی اذیت کو دیکھتا ہے اور نہ اس کی آہ وفغاں سنتا ہے) مقرر کر دیا جاتا ہے اس کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے وہ گرز اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو وہ مٹی بن جائے وہ فرشتہ اسی گرز سے اس (کافر کو) ایک مرتبہ مارتا ہے جس کی آواز جن اور انسان کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے وہ کافر مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔

کافر کا عذابِ قبر:

مطلب یہ ہے کہ کافر ایک مرتبہ مٹی بن جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کو زندہ کر کے عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تا قیامت اس پر عذابِ الٰہی مسلط رہتا ہے۔

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ أَبِي عُمَرَ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۳۲۷: ہناد بن سری' عبد اللہ بن نمیر' اعمش' منہال' ابوعمر زاذان' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ

باب: میزان کا بیان

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ

۱۳۲۸: یعقوب' حمید' اسماعیل' یونس' حسن' عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے دوزخ کا تذکرہ فرمایا اور رونے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اے عائشہ) تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا مجھے دوزخ کی یاد آئی تو میں نے رونا شروع کر دیا آپ اپنے اہل خانہ کو قیامت کے روز یاد کریں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مقامات پر کوئی شخص کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ ایک تو میزان (یعنی نامہ اعمال وزن کئے جانے والی ترازو) کے پاس۔ جب تک کہ یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کی (نامہ اعمال کی) ترازو ہلکی ہوئی ہے یا وزن دار۔ دوسرے جب کہا جائے گا کہ اے لوگو! آؤ اپنی اپنی کتاب کو پڑھو (نامہ اعمال) جب تک یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کا نامہ اعمال کس طرف سے ملتا ہے دائیں ہاتھ سے یا بائیں ہاتھ سے یا

مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قَالَ يَعْقُوبُ عَنْ يُونُسَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ۔

پشت کے پیچھے سے اور تیسرے پل صراط پر جب وہ دوزخ پر رکھا جائے گا جب تک اس سے (یعنی پل صراط سے) گزر نہ جائیں۔ یعقوب نے یونس سے روایت کیا اور یہ انہی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

پل صراط:

پل صراط کی کیفیت کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے احادیث میں اس کی پوری کیفیت مذکور ہے۔

بَاب فِي الدَّجَّالِ

باب: دجال کا تذکرہ

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ۔

۱۳۲۹: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' خالد حذاء' عبد اللہ بن شقیق' عبد اللہ بن سراقہ' حضرت عبیداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نوح علیہ السلام کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوا کہ جس نے اپنی اُمت کو دجال ملعون سے نہ ڈرایا ہو۔ میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ نے اس ملعون کی کیفیت بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ممکن ہے کہ اس کو وہ شخص پائے جس نے مجھ کو دیکھا ہے اور میری بات سنی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس روز ہم لوگوں کے دِل کیسے ہوں گے؟ کیا اسی جیسے ہوں گے کہ جیسے (ہمارے قلوب) آج ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

زمانہ دجال سے متعلق:

دجال ملعون کے آنے کے وقت قلوب بہتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دور فتنوں وفسادات کا دَور ہوگا اور فتنہ وفساد کے دَور میں ایمان پر قائم رہنا مشکل ہے اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس کو دجال کے پانے کا مطلب یہ ہے کہ میرا ایک صحابی اس کو دیکھ لے گا اس سے مراد حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ دجال کو دیکھ کر آئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے دجال کے بارے میں بیان کیا تھا یا پھر حضرت خضر علیہ السلام ہیں جو کہ قیامت تک زندہ رہیں گے اور دجال کو دیکھیں گے۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ

۱۳۳۰: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی تعریف بیان فرمائی پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا میں تم لوگوں کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی ایسا نہیں ہوا کہ جس نے اپنی اُمت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ یہاں تک

قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

کہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تم لوگوں کو ایسی بات بیان کرتا ہوں کہ کسی پیغمبر نے ایسی بات اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ اے لوگو خبر دار! دجال ملعون کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْخَوَارِجِ

باب: خارجی لوگوں کو قتل کرنے کا بیان

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي جَهْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔

۱۳۳۱: احمد بن یونس' زہیر' ابوبکر' مندل' مطرف' ابوجہم' خالد بن وہبان' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی خارج ہوگیا تو اس نے اسلام کی رسّی کو اپنی گردن سے نکال دیا۔

خوارج: خوارج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں پیدا ہونے والے ایک فرقہ کا نام ہے۔ یہ فرقہ ایک گمراہ فرقہ ہے یہ فرقہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تھا اس فرقہ کا خیال تھا کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ فرقہ قرآن وحدیث کا غلط مفہوم پیش کرتا تھا۔

اور اس حدیث میں جماعت سے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہوگیا یعنی کفر کے قریب ہوگیا احادیث میں جماعت کے ساتھ رہنے کی بہت تاکید اور فضیلت آئی ہے اور جماعت سے ہٹ جانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ أَوْ أَلْحَقَكَ قَالَ أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي۔

۱۳۳۲: عبداللہ بن محمد' زہیر' مطرف' ابوجہم' خالد بن وہبان' ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب میرے بعد جو حکمران ہوں گے وہ مالِ غنیمت کو اپنا مال سمجھیں گے۔ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو پیغمبر برحق بنا کر مبعوث فرمایا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا پھر اس سے ماروں گا یہاں تک کہ میں آپ سے مل جاؤں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اس سے عمدہ تدبیر نہ بتلاؤں' تم صبر سے کام لو یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔

غنیمت سے متعلق پیشینگوئی:

مالِ غنیمت کو اپنا مال سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجاہدین کو حسب ضابطہ شرع حصے نہیں دیں گے گویا تقسیم غنیمت میں انصاف سے کام نہ لیں گے۔

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هِشَامٌ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِءَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

۱۳۳۳: مسدد' سلیمان' حماد' معلیٰ' ہشام' حسن' ضبہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد ایسے ایسے حکمران ہوں گے جن کے کام اچھے بھی ہوں گے اور برے بھی ہوں گے پھر ان میں سے جو شخص برے کام پر اپنی زبان سے نکیر کرے تو وہ شخص (گرفت سے) بری ہو گیا اور جو شخص زبان سے برا نہ کہہ سکے لیکن دِل سے اس کو بُرا سمجھے وہ بچ گیا۔ لیکن جس نے اس فعل پر رضامندی ظاہر کی اور اس کی اتباع کی (وہ شخص برباد ہو گیا اور اس کا دین تباہ و برباد ہو گیا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ انہیں قتل نہ کر دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ جب تک وہ لوگ نماز پڑھتے جائیں (ان کو قتل نہ کرو)

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِءَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ۔

۱۳۳۴: ابن بشار' معاذ' ان کے والد' قتادہ' حسن' ضبہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت ہے اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ جس نے بُرا سمجھا تو وہ شخص بری الذمہ ہو گیا اور جس نے نکیر کی وہ محفوظ ہو گیا۔ قتادہ نے بیان کیا یعنی جس شخص نے دِل سے نکیر کی اور دِل سے اس کو بُرا سمجھا۔

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

۱۳۳۵: مسدد' یحییٰ' شعبہ' زیاد' حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میری اُمت میں فتنہ و فساد ہوں گے' فتنہ و فساد ہوں گے' فتنہ و فساد ہوں گے۔ پھر جو آدمی مسلمانوں کے معاملہ میں پھوٹ اور اختلاف پیدا کرنا چاہے جبکہ وہ مسلمان اتفاق کئے ہوئے ہوں تو اس کو تلوار سے قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

۱۳۳۶: محمد بن عبید' محمد بن عیسیٰ' حماد' ایوب' حضرت عبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کا تذکرہ فرمایا تو فرمایا ان میں ایک آدمی ہے چھوٹے ہاتھوں والا۔ اگر تم لوگ میرا کہنا مانتے تو میں تم لوگوں کو وہ وعدہ بتلاتا کہ جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے مار ڈالنے کا حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک پر کیا ہے۔ عبیدہ نے بیان کیا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْهُ قَالَ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں بیت اللہ شریف کے پروردگار کی قسم۔

نہروان کی وضاحت:

نہروان اس جگہ کا نام ہے کہ جہاں پر خارجی لوگ اکٹھا ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو قتل کرنے کا عند اللہ اجر ملے گا۔

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَّمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِءُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ فَمَنَعَهُ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

۱۳۳۷: محمد بن کثیر، سفیان، ان کے والد، ابن ابی نعم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کی خدمت اقدس میں مٹی میں لگا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا۔ آپ نے اس سونے کو چار حضرات حضرت اقرع بن حابس حنظلی المجاشعی، عیینہ بن بدر الفزاری، زید الخیل طائی جو بنی نبہان کے بھی ایک فرد تھے اور علقمہ بن علاثہ العامری جو بنی کلیب کے بھی ایک فرد تھے کے درمیان تقسیم فرما دیا تو قریش اور انصار غصہ ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ تو نجد کے مالدار لوگوں کو دیتے ہیں اور ہم کو نظر انداز کرتے ہیں (یہ سن کر) نبی نے ارشاد فرمایا میں ان لوگوں کی تالیف قلب کرتا ہوں اسی وقت ایک آدمی حاضر ہوا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں اور اسکے رُخسار اُوپر کو تھے اور اس کی پیشانی بلند تھی اور اسکی داڑھی اچھی طرح سے گھنی تھی اس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ کہنے لگا: اے محمد خوف الٰہی کرو، آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو پھر اسکی فرمانبرداری کون کریگا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اہل زمین پر امانت دار بنایا اور تم مجھ کو امانت دار نہیں سمجھتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی اور میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے آپ نے منع فرما دیا جب وہ شخص چلا گیا، تو آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل میں کچھ اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کے حلق کے نیچے سے قرآن کریم نہیں اُترے گا (یعنی ان لوگوں پر قرآن کریم کا کوئی اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے وہ لوگ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے میں اگر ان لوگوں کو پاؤں تو میں ان کو قومِ عاد کی طرح مار ڈالوں گا۔

نہروان کی وضاحت:

نہروان اس جگہ کا نام ہے کہ جہاں پر خارجی لوگ اکٹھا ہوئے تھے اور حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک پر جملہ کا مفہوم یہ ہے۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ الْحَلَبِيَّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَعْنِي الْوَلِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنْ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيقُ۔

۱۳۳۸: نصر بن عاصم' ولید' مبشر' ابوعمرو' قتادہ' حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں افتراق و اختلاف ہوگا' کچھ اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ اچھی باتیں کریں گے اور برے کام کریں گے' تلاوت قرآن کریں گے لیکن وہ (قرآن) ان لوگوں کی ہنسلی (حلق کی ہڈی) سے نیچے نہیں اُترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے کہ وہ لوگ دین کی طرف نہیں لوٹیں گے جب تک کہ تیر تانت پر نہ واپس آئے۔ (اور تیر کا تانت پر واپس آنا ناممکن ہے پس اسی طرح وہ لوگ گمراہی میں اس طرح مضبوط ہوں گے کہ ان کا دینِ اسلام کی طرف واپس آنا ناممکن ہے) وہ تمام مخلوق میں بدترین لوگ ہیں۔ اس کے لئے خوشخبری ہے جو ان کو مار ڈالے اور جسے وہ قتل کر ڈالیں وہ لوگ' دوسروں کو کتاب الٰہی کی طرف دعوت دیں گے حالانکہ اللہ کی کتاب سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا جو آدمی ان سے جنگ کرے وہ میری اُمت میں' اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کی کیا پہچان ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا سر منڈانا۔

باطل فرقہ سے متعلق فرمان:

مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے سر منڈے ہوں گے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ بالکل سر منڈانا اگرچہ درست ہے لیکن اچھا یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ سر پر بال ہونے چاہئیں۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ سِيمَاهُمْ التَّحْلِيقُ وَالتَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد التَّسْبِيدُ اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ۔

۱۳۳۹: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ ان لوگوں کی نشانی سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو ان کو مار ڈالو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ تسمیہ سے مراد بالوں کو جڑ سے نکالنا ہے۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ

۱۳۴۰: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' خیثمہ' حضرت سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں تم لوگوں سے

قَالَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَام إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِیثًا فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَیْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِیمَا بَیْنِی وَبَیْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ یَأْتِی فِی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ یَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ إِیمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَیْنَمَا لَقِیتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حدیث رسول بیان کروں تو جان لو کہ مجھ کو آسمان سے گر جانا آپ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور جب میں تم لوگوں سے آپس میں گفتگو کروں تو سن لو کہ جنگ فریب کا نام ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے آخر دور میں کچھ اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ کم عمر اور کم عقل ہوں گے وہ اس قسم کی باتیں بیان کریں گے کہ جو تمام مخلوق کی باتوں سے اچھی بات ہوگی وہ اسلام سے نکل جائیں گے کہ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں کا ایمان حلق سے نیچے نہیں اُترے گا تو تم جہاں بھی انہیں ملو ان کو مار ڈالو اس لئے ان لوگوں کا مار ڈالنا قتل کرنے والے کے لئے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِی سُلَیْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِی زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِیُّ أَنَّهُ كَانَ فِی الْجَیْشِ الَّذِینَ كَانُوا مَعَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَام الَّذِینَ سَارُوا إِلَی الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَام أَیُّهَا النَّاسُ إِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِی یَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَیْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَی قِرَاءَتِهِمْ شَیْئًا وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَی صَلَاتِهِمْ شَیْئًا وَلَا صِیَامُكُمْ إِلَی صِیَامِهِمْ شَیْئًا یَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ یَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَیْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنْ الرَّمِیَّةِ لَوْ یَعْلَمُ الْجَیْشُ الَّذِینَ یُصِیبُونَهُمْ مَا قُضِیَ لَهُمْ عَلَی لِسَانِ نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآیَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِیهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَیْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَی عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْیِ عَلَیْهِ شَعَرَاتٌ بِیضٌ

۱۳۴۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' عبدالملک' حضرت سلمہ بن کھیل کہتے ہیں کہ حضرت وہب جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس لشکر میں موجود تھے جو کہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ خوارج سے جنگ کرنے کے لئے گیا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے لوگو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری اُمت میں اس قسم کے لوگ نکلیں گے جو کہ تلاوت قرآن کریں گے اور تم لوگوں کا تلاوت قرآن کرنا' ان لوگوں کے سامنے کچھ نہ ہوگا کہ تم لوگوں کی نماز ان لوگوں کے سامنے کچھ ہوگی۔ نہ تم لوگوں کا روزہ ان لوگوں کے سامنے کچھ ہوگا وہ لوگ قرآن کریم کی تلاوت ثواب سمجھ کریں گے حالانکہ وہ ان لوگوں کے لئے عذاب ہوگا ان لوگوں کی نماز ہنسلی (حلق کی ہڈی) کے نیچے نہ اُترے گی۔ وہ لوگ دینِ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے کہ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اس لشکر کے لوگ جو ان کو مار ڈالیں گے ان فضائل کو جان لیں جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے بیان فرمائے ہیں تو وہ لوگ مزید نیک عمل چھوڑ دیں گے۔ ان لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ ان لوگوں میں ایک اس قسم کا شخص ہوگا کہ جس کا بازو ہوگا لیکن ہاتھ (کلائی تک) نہیں ہوگا اور اس کے بازو پر پستان کی گھنڈی جیسی' ایک قسم کی گھنڈی ہوگی اس پر سفید بال

أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتَّى مَرَّ بِنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ قَالَ فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضِهِمْ قَالَ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ۔

ہوں گے کیا تم لوگ (حضرت) معاویہ اور ملک شام والوں سے جنگ کرنے کے لئے جاتے ہو؟ اور ان لوگوں کو اپنی اولاد اور سامان پر چھوڑ دیتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں توقع رکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو حضرت رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا وہ یہی لوگ ہیں کیونکہ ان لوگوں نے اس خون کو بہایا جو کہ حرام تھا اور لوگوں کی چراگاہ کو لوٹ لیا پس تم لوگ اللہ کا نام لے کر چلو۔ حضرت سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ مجھے زید بن وہب نے ان جگہوں میں سے ایک جگہ بتلائی کہ جس جگہ وہ جنگ کرنے کے لئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ ایک پل پر گزرے تو حضرت زید بن وہب نے فرمایا جس وقت دونوں جانب کے لشکر آمنے سامنے ہوئے خوارج کا سردار عبداللہ بن وہب تھا۔ اس نے اپنے لوگوں سے کہا تم لوگ نیزے پھینک دو اور میان سے تلواریں کھینچ لو ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ تم کو قسم کھلائیں کہ جیسی حروراء میں قسم کھلائی تھی۔ راوی نے بیان کیا انہوں نے نیزوں کو پھینک ڈالا اور تلواریں کھینچ لیں۔ اہل اسلام نے ان لوگوں کو اپنے نیزوں سے روکا۔ پھر وہ لوگ یکے بعد دیگرے قتل کئے گئے اور اس روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے دو شخصوں کے علاوہ کوئی نہیں قتل کیا گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگ ان لوگوں میں مخدج (گنجے) کو تلاش کرو۔ انہوں نے تلاش کیا لیکن اس کو نہیں پایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے اور ان کی لاشوں کے پاس آئے جو کہ اُوپر نیچے پڑی ہوئی تھیں اور فرمایا ان (لاشوں کو) علیحدہ کردو دیکھا تو وہ زمین پر سب لوگوں کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور کہا اللہ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے (اپنا پیغام) پہنچا دیا۔ پھر عبیدہ سلمانی کھڑا ہوا اور کہا اس اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کیا آپ نے یہ سب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپؓ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں (میں نے سنا ہے)۔ یہاں تک کہ اس شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تین مرتبہ قسم دی اور انہوں نے تین مرتبہ قسم کھائی۔

بدترین لوگ:

مذکورہ حدیث میں ان لوگوں کے لئے قرآن کو عذاب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ قرآن کریم کے صحیح معنی کو تسلیم نہیں

کریں گے اور قرآن کے معنی کا غلط مفہوم نکالیں گے اور نماز حلق سے نیچے نہ اُترنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا اثر قلب تک نہیں پہنچے گا صرف زبان سے اور ظاہری طور پر نماز ادا کریں گے اور مخدج 'اپاہج' چھوٹے چھوٹے ہاتھ والا شخص مراد ہے اور حروراء ایک جگہ کا نام ہے کہ جہاں پر خارجی لوگ اکٹھا ہوئے تھے۔

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيءِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْنِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ۔

۱۳۴۲: محمد بن عبید' حماد' جمیل' ابوالوضی سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو' پھر حدیث کو بیان فرمایا تو لوگوں نے اس کو مقتول لوگوں میں سے مٹی کے نیچے سے نکالا' ابوالوضی نے بیان کیا گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں وہ ایک حبشی شخص تھا قمیص پہنے ہوئے تھا اور اس کا ہاتھ عورت کے پستان جیسا تھا اس پر اس قسم کے بال تھے کہ جیسے جنگلی چوہے کی دُم ہوتی ہے۔

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ أَبُو مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ۔

۱۳۴۳: بشر بن خالد' شبابہ' سوار' نعیم بن حکیم' حضرت ابومریم سے مروی ہے کہ یہ گنجا آدمی اس دن ہم لوگوں کے ساتھ تھا شب و روز وہ مسجد ہی میں بیٹھا رہتا تھا وہ غریب فقیر تھا۔ میں نے اس کو فقراء کے ساتھ آتے جاتے دیکھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے میں نے اس کو استعمال کے لئے ایک کپڑا دیا تھا ابومریم کہتے ہیں کہ اس کو نافع' ذوالثدیہ یعنی پستان والا۔ نافع کہتے تھے کیونکہ اس کے ہاتھ میں پستان تھی جیسی عورت کی پستان ہوتی ہے اور اس پر گھنڈی بھی تھی جس طرح سے پستان پر گھنڈی ہوتی ہے اور گھنڈی پر بلی کی مونچھ جیسے بال تھے۔

بَاب فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ

باب: چوروں سے مقابلہ کرنا

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۱۳۴۴: مسدد' یحییٰ' سفیان' عبداللہ' ابراہیم' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا ناحق مال حاصل کرنے کا قصد کیا جائے اور وہ شخص اپنے مال کی حفاظت کے لئے لڑائی کرے یہاں تک کہ وہ قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۳۴۵: ہارون بن عبداللہ' ابوداؤد طیالسی' ابراہیم ان کے والد' ابوعبیدہ'

دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا أَيُّوبَ الْهَاشِمِيَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

طلحہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کی خاطر قتل کر دیا جائے یا اہل وعیال یا اپنی جان یا اپنے دین کی حفاظت کی خاطر قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

درجہ کے اعتبار سے شہید:

کیونکہ ایسا شخص ظلم کرنے والے کے ظلم کو دور کر رہا ہے پس اگر اس حالت میں وہ قتل کر دیا گیا تو ظلماً قتل کیا گیا اور درجہ کے اعتبار سے ایسا شخص شہید ہے لیکن ایسے شہید کا درجہ میدانِ جہاد میں شہید ہونے والے شخص سے کم ہے۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْاَدَبِ

بَابٌ فِي الْحِلْمِ وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: تحمل اور اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا۔

۱۳۴۶: مخلد، عمر، عکرمہ، اسحق، انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہترین شخص تھے۔ آپ نے مجھے ایک دن کسی کام کیلئے بھیجا، میں نے کہہ دیا کہ بخدا میں اس کام کو نہیں جاؤں گا اور دل میں یہی ارادہ تھا کہ (ضرور) جاؤں گا کیونکہ حکم نبوی تھا چنانچہ میں نکلا تو میں نے لڑکوں کو بازار میں کھیلتا ہوا دیکھا (میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آ کر میری گردن پکڑ لی میں نے آپ کی جانب دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے انیس! (یہ لفظ انس سے ہے شفقت ومحبت میں آپ نے انس کے بجائے انیس فرمایا) جاؤ جہاں میں نے جانے کیلئے کہا ہے۔ میں نے عرض کیا بہت بہتر جا رہا ہوں یا رسول اللہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نے آپ کی سات سال یا نو سال خدمت کی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کوئی کام انجام دیا ہو اور آپ نے حکم فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

۱۳۴۷: عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ

سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ أَكُونَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هَذَا أَوْ أَلَّا فَعَلْتَ هَذَا۔

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے دس سال تک مدینہ منورہ میں خدمت کی اور میں لڑکا تھا اور میرا ہر ایک کام آپ کی مرضی کے مطابق نہیں تھا لیکن آپ نے کبھی اُف نہیں فرمایا اور نہ آپ نے کبھی یہ فرمایا تم نے یہ کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہ کیا؟

اُف کا مفہوم:

لفظ اُف عربی زبان میں جھڑکنے کے وقت بولا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر میں نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ نے کبھی مجھ پر اظہار ناگواری نہیں فرمائی۔ شمائل ترمذی میں اخلاقِ نبوی کی تفصیلی بحث مذکور ہے۔

۱۳۴۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى۔

۱۳۴۸: ہارون' ابو عامر' حضرت محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہم لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور ہم سے گفتگو فرماتے جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم لوگ بھی (آپ کے ساتھ) کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم لوگ آپ کو اپنی کسی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔ ہم لوگوں نے ایک دن آپ سے باتیں کیں پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے ہم نے ایک دیہاتی شخص کو دیکھا کہ انہوں نے آپ کو پکڑ کر چادر ڈال کر کھینچا۔ یہاں تک کہ آپ کی گردن مبارک سرخ ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ چادر کھردری تھی آپ نے اس شخص کی طرف دیکھا اس دیہاتی نے کہا میرے ان دونوں اُونٹ کو آپ (غلّہ سے) لادیں کیونکہ آپ مجھ کو اپنا مال نہیں دیتے نہ اپنے والد (کا مال مجھے دیتے ہیں) آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا بلاشبہ میں اپنا مال نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا میں تمہارے اُونٹوں کو نہیں لادوں گا جب تک کہ تم مجھ کو اس کھینچنے کا بدلہ نہ دو گے جو تم نے مجھے کھینچا' دیہاتی شخص ہر مرتبہ یہی کہتا رہا کہ بخدا میں آپ کو بدلہ نہیں دوں گا۔ پھر آپ نے ایک شخص کو بلایا اور اس سے فرمایا اس شخص کے دونوں اُونٹوں کو لاد دو۔ ایک اُونٹ کو جو

سے اور دوسرے کو کھجور سے۔ پھر آپ نے ہم لوگوں کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی خیر و برکت پر توکل کر کے جاؤ۔

دیہاتی کا عمل:

غلّہ اُونٹ پر لادنے کے لئے اس دیہاتی نے آپ سے گستاخی کے طور پر کہا تھا۔ اس دیہاتی کو معلوم تھا کہ آپ انتقام نہیں لیں گے اس وجہ سے وہ انتقام دینے سے انکار کر رہا تھا۔

بَابٌ فِي الْوَقَارِ

باب: باوقار رہنے کی فضیلت کا بیان

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۴۹: نفیلی' زہیر' قابوس بن ابی ظبیان' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نیک چال چلن' خوش اخلاقی' اعتدال' نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

اعتدال کا حکم:

اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کام میں میانہ روی قائم رکھے اور فضول خرچی سے بچے' نہ کنجوسی کرے اور نہ بہت زیادہ خرچ کرے ہر ایک کام میں شائستہ اور مہذب رہے۔

بَابُ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا

باب: غصہ پر قابو رکھنے کی فضیلت

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ۔

۱۳۵۰: ابن سرح' ابن وہب' سعید' ابو مرحوم' حضرت سہل بن معاذ اپنے والد حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غصہ کو پی لے حالانکہ وہ اپنا غصہ اُتار سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ تم جس حور کو چاہو پسند کر لو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو مرحوم کا نام عبدالرحمٰن بن میمون ہے۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۳۵۱: عقبہ بن مکرم' عبدالرحمٰن بن مہدی' بشر بن منصور' محمد بن عجلان' حضرت سوید بن وہب' ایک صحابی کے بیٹے سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسی طرح فرمایا اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا اور اس حدیث میں (قیامت میں) بلانے کا حال بیان نہیں فرمایا ہے۔

ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللّٰهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللّٰهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلّٰهِ تَعَالَى تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔

البتہ یہ اضافہ ہے کہ جو شخص بطور عاجزی اچھے کپڑے پہننا چھوڑ دے حالانکہ وہ اس کے پہننے (استعمال کرنے) کی قدرت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے روز عزت کا جوڑا پہنائے گا اور جو شخص (کسی غریب محتاج) کا اللہ کے لئے نکاح کرا دے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ بادشاہی کا تاج پہنائے گا۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

۱۳۵۲: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' حارث' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ پہلوان' کشتی مارنے والے کس کو کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا وہ شخص کہ جس کو لوگ نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں' پہلوان وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس پر غصہ کے وقت قابو رکھے۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غصہ آنے کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا۔

۱۳۵۳: یوسف بن موسیٰ' جریر بن عبدالحمید' عبدالملک بن عمیر' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے گالم گلوچ کی۔ ان میں سے ایک آدمی کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ اس کی ناک غصہ کی وجہ سے پھٹ جائے گی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے ایک ایسی بات کا علم ہے کہ اگر یہ شخص اس کو کہہ لے تو اس شخص کا غصہ زائل ہو جائے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ آپ نے بیان فرمایا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس شخص کو یہ کلمہ پڑھنے کا حکم فرمانے لگے اس شخص نے انکار کر دیا اور اس نے مزید لڑائی کرنا شروع کر دی اور زیادہ غصہ کرنے لگا۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا

۱۳۵۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' عدی' حضرت سلیمان بن صرد سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گالم گلوچ کیا ان دونوں میں سے ایک آدمی کی آنکھیں لال ہو گئیں (غصہ کی زیادتی کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک

تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ۔

بات کا علم ہے اگر یہ شخص اس کو کہے تو اس کا غصہ زائل ہو جائے اور وہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے یہ سن کر اس شخص نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مجنون سمجھتے ہیں؟

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔

۱۳۵۵: احمد بن حنبل' ابومعاویہ' داؤد' ابوحرب' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص غصہ ہو (تو اگر وہ) کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ لیٹ جائے۔

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ۔

۱۳۵۶: وہب بن بقیہ' خالد' داؤد' اس سند سے بھی آنحضرت ﷺ نے اسی طریقہ سے روایت کیا گیا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۱۳۵۷: بکر' حسن' ابراہیم' ابووائل قِصّہ گو سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے ان سے ایک آدمی نے باتیں کیں اور ان کو غصہ دلا دیا۔ وہ کھڑے ہوئے اور وضو کی اور کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی' انہوں نے میرے دادا' عطیہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا غصہ شیطان کی طرف ہوتا ہے اور شیطان کی آگ سے پیدائش ہوئی ہے اور آگ پانی سے ٹھنڈی کی جاتی ہے لہٰذا جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کو غصہ آجائے تو وہ وضو کرلے۔

بَابٌ فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ

باب: معاف کر دینے کا بیان

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ

۱۳۵۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ آسان کام کو اختیار فرماتے جب تک کہ وہ گناہ کا کام نہ ہو اور اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس کام سے دُور رہتے اور آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنے لئے انتقام نہیں لیا ہاں البتہ جس صورت میں کوئی شخص حرمت الٰہی کو چاک کرتا (یعنی

إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا۔ حرام کا ارتکاب کرتا) تو آپ اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے۔

اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :

مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص زنا کرتا تو آپ اس کو سنگسار کرتے اور چوری کرتا تو ہاتھ کاٹ دیتے اور شراب پیتا تو شراب کی حد قائم فرماتے لیکن اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہ لیتے۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ۔

۱۳۵۹: مسدد' یزید' معمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خادم یا کسی خاتون کو نہیں مارا۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ۔

۱۳۶۰: یعقوب' محمد بن عبدالرحمٰن' ہشام' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ کی تفسیر میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے اخلاق میں سے معاف اور درگزر کر دینے کا حکم ہوا۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ

باب: حسن معاشرت اور مہذب رہنے کا بیان

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا۔

۱۳۶۱: عثمان بن ابی شیبہ' عبدالحمید' اعمش' مسلم' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کسی شخص کے بارے میں ناگوار چیز کا علم ہوتا تو آپ یوں نہ فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہو گیا کہ وہ اس طرح کہتا ہے بلکہ آپ اس طرح فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس اس طرح کہتے ہیں۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ

۱۳۶۲: عبیداللہ' حماد' سلم' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور اس پر زردی کا نشان تھا اور آپ کی یہ عادت تھی کہ کسی شخص کے سامنے اس شخص کی ایسی بات نہ کہتے کہ جو بات اس شخص کو ناگوار ہو۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کاش تم لوگ اس شخص سے کہو کہ وہ زردی کو دھو کر صاف کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس حدیث کی اسناد میں مسلم علوی ہے اور علوی کو اس بنا پر نہیں کہتے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہے بلکہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ وہ شخص ستاروں کو دیکھتا تھا یعنی علم نجوم سیکھا کرتا تھا اس نے ایک مرتبہ ابن ارطاۃ کے پاس شہادت دی چاند

يُجِزْ شَهَادَتَهُ۔

دیکھنے کی۔ انہوں نے اس کی شہادت قبول نہیں فرمائی۔

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ۔

۱۳۶۳: نصر بن علی' ابواحمد' سفیان' حجاج' ایک شخص' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) محمد بن متوکل' عبدالرزاق' بشر' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن سیدھا (بھولا بھالا) اور شریف ہوتا ہے جبکہ فاسق وفاجر شخص دھوکہ باز اور کمینہ ہوتا ہے۔

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ۔

۱۳۶۴: مسدد' سفیان' ابن منکدر' عروہ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا (یہ شخص) خاندان کا برا شخص ہے پھر ارشاد فرمایا اس شخص کو اندر داخل ہونے دو۔ جس وقت وہ شخص حاضر ہوا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ' آپ نے اس شخص سے نرمی سے باتیں کیں اور اسکے متعلق آپ پہلے کیا ارشاد فرما چکے تھے (کہ یہ برا آدمی ہے اسکے ساتھ برا برتاؤ کرنا چاہئے تھا) آپ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے برا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہوگا کہ جس سے لوگ اس کی سخت زبانی (یا بدزبانی) کی وجہ سے میل جول چھوڑ دیں۔

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ۔

۱۳۶۵: عباس عنبری' اسود' شریک' اعمش' مجاہد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اے عائشہ وہ لوگ برے ہیں کہ جن کی زبان کے ڈر سے ان لوگوں کی تعظیم کی جائے۔

خوف کی وجہ سے تعظیم کرنا:

مطلب یہ ہے کہ لوگ ان کے فتنہ پرور ہونے کی وجہ سے ان کے خوف سے ان کی عزت کریں کہ ایسا نہ ہو کہ اگر ان کی تعظیم نہ کی تو شرانگیزی کریں گے۔

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ۔

۱۳۶۶: احمد بن منیع' ابوقطن' مبارک' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں پر (اپنا) منہ رکھا ہو (یعنی چپکے سے کوئی بات کہنے کے لئے) پھر آپ نے اپنا سر مبارک ہٹالیا ہو اس شخص کے سر ہٹانے سے قبل اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا ہو پھر آپ نے اس شخص سے اپنا ہاتھ چھڑالیا ہو اس کے ہاتھ چھوڑنے سے قبل۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔

۱۳۶۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی' آپ نے فرمایا یہ شخص اپنے خاندان میں برا شخص ہے' جس وقت وہ شخص اندر داخل ہوا تو آپ اس شخص سے خندہ پیشانی سے ملے اور آپ نے اس شخص سے باتیں کیں جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے جس وقت اجازت طلب کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا (یہ شخص) اپنے خاندان کا برا شخص ہے۔ پھر جب وہ شخص اندر داخل ہوا تو آپ نے اس شخص سے خندہ پیشانی سے ملاقات فرمائی۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ بے ہودہ گو اور فحش گفتگو کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

بَابٌ فِي الْحَيَاءِ

باب: شرم وحیا کے بارے میں

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۱۳۶۸: قعنبی' مالک' ابن شہاب' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انصاری شخص کے پاس سے گزر ہوا وہ اپنے بھائی کو شرم وحیا کے بارے میں کہہ رہا تھا (یعنی اتنے شرم وحیا کی ضرورت نہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو رہنے دے شرم و حیا تو ایمان میں داخل ہے۔

حیا کی تاکید:

مطلب یہ ہے کہ وہ انصاری دوسرے کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم وحیا نہیں کرنا چاہئے زیادہ شرمیلا ہونا ٹھیک نہیں۔ آپ نے اسے اس طرح کی نصیحت سے منع فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ بہرحال شرم وحیا کی احادیث میں بہت تاکید ہے بخاری شریف کی حدیث ہے: ((اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ)) یعنی شرم وحیا ایمان کا جزء ہے۔

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ وَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ۔

۱۳۶۹: سلیمان بن حرب' حماد' اسحق' حضرت ابوقتادہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور حضرت بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ تشریف فرما تھے تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شرم وحیا سب سے بہتر ہے یا (فرمایا) شرم وحیا تمام کی تمام بہتر ہے۔ بشیرؓ نے کہا کہ ہم لوگوں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ بعض شرم وقار واطمینان کی وجہ سے ہوتی ہے اور بعض شرم وحیا کمزوری سے ہوتی ہے۔ حضرت عمران نے پھر یہی حدیث بیان کی۔ بشیرؓ نے پھر وہی بات کہی تب عمران کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور کہنے لگے کہ میں تم سے نبیؐ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور (تم اسکے بالمقابل) اپنی کتاب بیان کرتے ہو' ہم لوگوں نے عمران بن حصینؓ سے کہا اے ابونجید (یہ حضرت عمران کی کنیت ہے) بس کیجئے بس کیجئے۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔

۱۳۷۰: عبداللہ بن مسلمہ' شعبہ' منصور' ربعی بن حراش' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو پہلے حضرات انبیاء علیہم السلام کا جو کلام یاد رہ گیا ہے اس میں یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم وحیا نہ ہو جو چاہو سو کرو۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: خوش اخلاقی کا بیان

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔

۱۳۷۱: قتیبہ' یعقوب' عمرو' مطلب' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے اُس شخص جیسا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے جو کہ تمام دن روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

۱۳۷۲: ابو ولید' حفص بن عمر (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' قاسم' عطاء' اُمّ درداءؓ ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میزان (نامہ اعمال کی ترازو) میں کوئی شے حسن اخلاق سے زیادہ وزن دار نہ ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ تمام نیک کاموں میں حسن اخلاق کا سب سے زیادہ وزن ہوگا اور قیامت کے دن تمام نیکیوں میں

شَیْءٍ أَثْقَلُ فِی الْمِیزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔

سب سے زیادہ پلہ حسن اخلاق کا بھاری ہوگا)۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ۔

۱۳۷۳: محمد بن عثمان' ابوکعب' سلیمان' حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک مکان کا ذمہ دار ہوں جو کہ لڑائی جھگڑا چھوڑ دے اگر چہ وہ شخص برحق ہو اور (میں اس شخص کے لئے (ذمہ دار ہوں) جنت کے درمیان میں ایک مکان کا جو کہ جھوٹ چھوڑ دے اگر چہ دِل لگی (جھوٹ موٹ) اور مذاق سے ہو اور (میں ذمہ دار ہوں) جنت کی بلندی میں ایک مکان کا اس کے لئے جس کے اخلاق عمدہ ہوں۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ۔

۱۳۷۴: ابوبکر' عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' معبد' حضرت حارثہ بن وہب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا بدخلق و بدلحاظ اور مغرور و متکبر شخص یا موٹا اور بداخلاق شخص جواظ' بدخلق اور بدطینت آدمی کو کہتے ہیں۔

جنت میں نہ جانے والا:

جنت میں موٹے آدمی کے داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مال حرام کھا کر موٹا ہوا ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور لفظ جواظ کے متعدد معنی ہیں چنانچہ مذکورہ حدیث میں جواظ کے چند معنی بیان کئے گئے ہیں جو کہ سب ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ

باب: شیخی بھگارنے کی ممانعت

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

۱۳۷۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (آنحضرت ﷺ کی اُونٹنی) عضباء کبھی شرط میں پیچھے نہیں رہتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص اپنے نوعمر اُونٹ پر آیا اور اس نے عضباء سے دوڑ کا مقابلہ کیا پھر وہ اُونٹ عضباء سے آگے نکل گیا تو یہ بات آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ناگوار گزری۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہے کہ جو شے بڑھ جائے اس کو نیچا دکھائے۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۳۷۶: نفیلی' زہیر' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ پر حق

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

ہے کہ جب دُنیا کی کوئی شے بہت بڑھ جائے تو اس کو کم کر دے (گھٹادے)۔

عادتِ الٰہی:

عادتِ الٰہی یہ ہے کہ جو چیز زیادہ آگے ہو جاتی ہے تو ایک دن اس کو اللہ تعالیٰ گھٹا دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار ہو۔ یہی بات آپ کی اُونٹنی کے ساتھ پیش آئی کہ وہ کبھی کسی سے ہارتی نہیں تھی لیکن اس دفعہ ایک اُونٹ سے ہار گئی۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ

باب: خوشامد' چاپلوسی کی مذمت

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ۔

۱۳۷۷: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' منصور' ابراہیم' حضرت ہمام سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے ان کی خوشامد کرنے لگا تو حضرت مقداد بن الاسود نے مٹی لے کر اس کے چہرے پر ڈال دی اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم خوشامد کرنے والے لوگوں سے ملو تو ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَثْنَى عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ إِذَا مَدَحَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُهُ كَمَا يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ وَلَا أُزَكِّيهِ عَلَى اللّٰهِ۔

۱۳۷۸: احمد بن یونس' ابوشہاب' خالد حذاء' عبدالرحمٰن' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے کسی کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی ضرورت کے وقت تعریف کرے تو اس طرح کہے میں اس کو ایسا خیال کرتا ہوں لیکن میں اس کو اللہ کے سامنے بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کرتا۔

خُلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ میں یہ بات نہیں کہتا کہ وہ شخص عنداللہ بھی مقبول ہے۔ یہ تو اللہ ہی کے علم میں ہے کہ کون مقبول ہے اور کون نہیں۔

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ أَبِي انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ

۱۳۷۹: مسدد' بشر' ابومسلمہ' ابونضرہ' حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میرے والد قبیلہ بنی عامر کے لوگوں کے ساتھ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے آقا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا آقا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم نے عرض کیا ٹھیک ہے ہم تمام میں صاحب فضیلت اور مرتبہ میں آپ سب سے بڑے ہیں۔ آپ نے

تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔

ارشاد فرمایا تم لوگ جو کہتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول اور نبی کہو) یا اس میں سے کچھ کہو (یعنی رسول اللہ و نبی اللہ کہو) تم لوگوں کو شیطان وکیل نہ کر لے۔

سیّد کہنے سے منع کرنے کی وجہ:

سیّد کے معنی سردار کے ہیں حقیقی طور پر تو تمام کائنات کا سردار اللہ تعالیٰ ہے اور تمام انسان اسی کے بندے ہیں۔ آپ نے ان لوگوں کو خود اپنے کو سیّد کہنے سے اس وجہ سے منع فرمایا کیونکہ وہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ آپ کے سیّد ہونے کو دُنیاوی سردار جیسا نہ سمجھیں بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں اور اوّلین اور آخرین کے سیّد ہیں۔ درود شریف کے بعض صیغوں میں بھی سیّدنا کا لفظ موجود ہے۔

بَاب فِي الرِّفْقِ

باب: نرمی کرنے کا بیان

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔

۱۳۸۰: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، یونس، حسن، حماد، یونس، حمید، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نرم ہے (وہ) ملائمت اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر جو کچھ عطا فرماتا ہے، وہ تندخوئی اور سختی پر عطا نہیں فرماتا۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ مُحَرَّمَةٌ يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ۔

۱۳۸۱: عثمان اور ابوبکر، محمد بن صباح، شریک، حضرت مقدام اپنے والد شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جنگل میں جانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان نالوں کی جانب جنگل میں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے جنگل تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اُونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی زکوٰۃ کے اُونٹوں میں سے اور فرمایا اے عائشہ! نرمی کیا کرو کیونکہ جس شے میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس شے سے نرمی نکل جاتی ہے اس کو معیوب بنا دیتی ہے۔ ابن الصباح اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مُحَرَّمَةٌ کا مطلب ہے جس پر سواری نہیں ہوئی تھی۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ

۱۳۸۲: ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، تمیم، عبد الرحمٰن، حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی نرمی سے محروم ہے وہ تمام قسم کی خیر و خوبی

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ۔

سے محروم ہے۔

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ۔

۱۳۸۳: حسن بن محمد الصباح' عفان' عبدالواحد' سلیمان' اعمش' مالک' حضرت مصعب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کام میں ارشاد فرمایا جلدی نہ کرنا اچھا ہے لیکن آخرت کے کاموں میں۔

بَاب فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ

باب: احسان کا شکر ادا کرنا لازمی ہے

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ۔

۱۳۸۴: مسلم' ربیع' محمد بن زیاد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا (وہ) اللہ تعالیٰ کا شکر گزار نہیں ہوتا۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

۱۳۸۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' انسؓ سے مروی ہے کہ مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ! انصاری لوگ تمام اجر و ثواب لوٹ گئے (لے گئے) آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں کیلئے دعا مانگتے رہو گے اور انکی تعریف کرتے رہو گے (تمہیں بھی ان جیسا اجر ملتا رہیگا)

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ۔

۱۳۸۶: مسدد' بشر' عمارہ' ایک شخص' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو کوئی شے دی جائے پھر اس کو قدرت ہو تو اس کا عوض ادا کرے اگر عوض نہ دے سکے تو اس کی تعریف کر دے جس شخص نے (کسی کی) تعریف کی اس نے اس کا شکر ادا کیا اور (احسان کو) جس شخص نے چھپایا اس نے ناشکری کی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس روایت کو یحییٰ' عمارہ' شرحبیل' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔

۱۳۸۷: عبداللہ' جریر' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کوئی شے ملے وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کیا تو جس شخص نے اس کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ

باب: راستہ میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

۱۳۸۸: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' زید' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ راستوں (اور سڑک) میں بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہاں بیٹھے بغیر ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر راستہ پر بیٹھنا ضروری ہے تو راستہ کا حق ادا کیا کرو ان حضرات نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچانا' سلام کا جواب دینا اور خیر کی بات کا حکم دینا اور بری بات سے لوگوں کو روکنا۔

نگاہ نیچی رکھنے کا بیان:

نگاہ نیچی رکھنے کا اس لئے حکم فرمایا تا کہ نامحرم پر نظر نہ پڑے اور انسان برائی سے محفوظ رہے' واضح رہے کہ شریعت نے بازار کو بری جگہ قرار دیا ہے اس لئے بلاضرورت بازاروں میں گھومنا بہتر نہیں کیونکہ وہاں نظر کی حفاظت ایک مشکل مسئلہ ہے۔

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ۔

۱۳۸۹: مسدد' بشر بن مفضل' عبدالرحمن بن اسحٰق' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت بیان کی ہے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ (راستہ بھولے ہوئے کو) راستہ بتلانا۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ۔

۱۳۹۰: حسن بن عیسیٰ' ابن مبارک' جریر بن حازم' اسحٰق بن سوید' ابن حجیر' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت بیان کی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ مصیبت زدہ شخص کی امداد کرو اور راستہ بھولے ہوئے کو راستہ بتلاؤ۔

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ

۱۳۹۱: محمد بن عیسیٰ' کثیر بن عبید' مروان' انس سے مروی ہے کہ نبی کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی یارسول اللہ! آپ سے مجھ کو کچھ کام ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اچھا تم کسی گلی کے کونے میں چلو' جس جگہ تمہارا دل چاہے گا میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ وہ عورت بیٹھ گئی اور آنحضرت نے (اس جگہ جا کر) تشریف فرما ہو گئے یہاں تک

لَهَا يَا أُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَجْلِسَ إِلَيْكِ قَالَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عِيسَى حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا و قَالَ كَثِيرٌ عَنْ حُمَيْدٍ۔

کہ اس عورت نے اپنا کام مکمل کرلیا۔ راوی ابن عیسیٰ نے راستہ میں بیٹھنا یہ الفاظ ''اس عورت نے کام مکمل کرلیا'' بیان نہیں کئے البتہ کثیر نے حمید سے اسی طرح بیان کیا۔ (اس عورت کو جو عرض کرنا تھا اس نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ واضح رہے کہ راستہ میں بیٹھ جانا اچھا نہیں ہے اگر ضرورت ہو تو کسی کونے میں جو راستہ سے علیحدہ ہو وہاں بیٹھ جائے)۔

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ بِمَعْنَاهُ۔

۱۳۹۲: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خلل تھا۔ پہلی روایت کی طرح (روایت بیان کی)۔

بَاب فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ

باب: کشادہ ہو کر بیٹھنا

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔

۱۳۹۳: قعنبی' عبدالرحمٰن بن ابوالموال' عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بیٹھنے کی عمدہ جگہ وہ ہے جو کہ کھلی ہوئی ہو۔

مجلس میں بیٹھنے سے متعلق ایک ادب:

مطلب یہ ہے کہ جس جگہ لوگوں کو تنگی کی وجہ سے تکلیف نہ ہو واضح رہے کہ مجلس میں اس طرح بیٹھنا چاہئے کہ جس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور مجلس میں تنگی کے وقت جگہ دینے کا حکم ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا﴾۔

بَاب فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ!

باب: کچھ دھوپ اور کچھ سایہ میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ وَقَالَ مَخْلَدٌ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ

۱۳۹۴: ابن سرح' مخلد بن خالد' سفیان محمد بن منکدر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کچھ دھوپ میں بیٹھا ہو اور مخلد کہتے ہیں کہ سائے میں بیٹھا ہو۔ پھر وہ سایہ اس سے سرک جائے جس کی وجہ سے اس کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو تو اسے وہاں سے اُٹھ جانا چاہئے۔

وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ۔

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ۔

۱۳۹۵: مسدد' یحیی' اسماعیل' قیس' ان کے والد' حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آئے جبکہ آنحضرت ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے آپ نے ان کے متعلق فرمایا تو وہ سائے میں آ گئے۔

بَاب فِي التَّحَلُّقِ

باب: حلقہ بنا کر بیٹھنا کیسا ہے؟

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ۔

۱۳۹۶: مسدد' یحیی' اعمش' مسیب' تمیم' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگ علیحدہ علیحدہ حلقے باندھے بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے کیا ہو گیا میں تم کو علیحدہ علیحدہ دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا قَالَ كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ۔

۱۳۹۷: واصل' ابن فضیل' حضرت اعمش سے اسی طرح روایت ہے اس روایت میں اس طرح ہے کہ گویا آپ کو جماعت کی صورت میں بیٹھنا پسند تھا۔

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ وَهَنَّادٌ أَنَّ شَرِيكًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي۔

۱۳۹۸: محمد بن جعفر' ہناد' شریک' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی ہم وہیں بیٹھ جاتے۔

بَاب فِي الْجُلُوسِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

باب: حلقہ کے درمیان میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

۱۳۹۹: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' ابومجلز' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ

باب: کسی شخص کا دوسرے کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھنا

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى

۱۴۰۰: مسلم' شعبہ' عبدربہ' ابوعبداللہ' حضرت سعید بن ابوالحسن سے مروی ہے کہ ایک شہادت کے سلسلہ میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہم لوگوں

آلِ أَبِی بُرْدَةَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی الْحَسَنِ قَالَ جَائَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِی شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَی أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ ذَا وَنَهَی النَّبِیُّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ۔

کے پاس آئے تو ان کے لئے ایک آدمی اپنی جگہ سے اُٹھا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار فرما دیا اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا ہے اور آپ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنا ہاتھ ایسے کپڑے سے پونچھے جو اسے پہنایا نہیں گیا (یعنی اس کا اپنا نہیں ہے)

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

۱۴۰۱: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن جعفر' شعبہ' عقیل' ابوالخصیب' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے لئے ایک آدمی اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا اور وہ آدمی اس جگہ بیٹھنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس جگہ بیٹھنے سے منع فرما دیا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوالخصیب کا نام زیاد بن عبدالرحمٰن تھا۔

بَاب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ

باب: کس شخص کی صحبت میں بیٹھنا چاہئے؟

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِی لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَیْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ۔

۱۴۰۲: مسلم' ابان' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج' اس کی بو بھی اچھی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا کھجور جیسی ہے اس کا ذائقہ عمدہ ہے اور اس کی خوشبو نہیں ہے اور اس فاسق شخص کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے گلاب جیسی ہے کہ جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس فاسق کی مثال جو کہ قرآن کریم نہیں پڑھتا اندرائن کے پھل جیسی ہے اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور اچھے ساتھی کی مثال مشک والے جیسی ہے اگر اس میں سے تم کو کچھ نہ ملے تو خوشبو ہی سہی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے کہ جیسے دھو نکنے والا' اگر اس کی کالک سے تم بچ بھی جاؤ تو دھواں ہی لگ جائیگا۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَی ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِی مُوسَی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۴۰۳: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) ابن معاذ' ان کے والد' شعبہ' قتادہ' حضرت انس' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم آپ س

وَسَلَّمَ بِهَذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

میں کہتے تھے کہ اچھے ساتھی کی مثال' پھر بقیہ حدیث اسی طریقہ سے ہے۔

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۴۰۴: عبداللہ بن صباح' سعید بن عامر' شبیل بن عزرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔

۱۴۰۵: عمرو بن عون' ابن مبارک' حیوۃ بن شریح' سالم' ولید' ابوسعید یا ابوالہیثم' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن کے علاوہ کسی شخص کا ساتھ نہ رکھو اور تیرا کھانا پرہیزگار شخص کے علاوہ کوئی نہ کھائے۔

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

۱۴۰۶: ابن بشار' ابوعامر' ابوداؤد' زہیر' موسیٰ بن وردان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا۔ (تم اچھی طرح دیکھ لو کہ تم کس شخص سے دوستی کر رہے ہو؟)

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

۱۴۰۷: ابن بشار' ان کے والد' جعفر' یزید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ارواح منظم لشکر تھیں پھر جس میں باہمی طور پر وہاں (ایک دوسرے سے) شناخت تھی وہ تو دُنیا میں ایک دوسرے سے الفت کرتے ہیں اور جن میں وہاں ناواقفیت تھی وہ لوگ دُنیا میں بھی علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔

روح سے متعلق:

روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کے جسم کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح میں روحیں منظم لشکر کی صورت میں تھیں۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ

باب: جھگڑے فساد کی ممانعت کا بیان

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۴۰۸: عثمان بن ابی شیبہ' ابواُسامہ' یزید' ان کے دادا ابوبردہ' حضرت

أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا۔

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی شخص کو کسی کام پر روانہ فرماتے تو فرما دیتے نفرت نہ دلانا اور سہولت کرتے رہنا اور دشواری نہ ڈالنا' تنگ اور پریشان نہ کرنا۔

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ قُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي۔

۱۴۰۹: مسدد' یحییٰ' سفیان' ابراہیم' مجاہد' قائد' حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور لوگ میرا تذکرہ اور میری تعریف کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہاری بہ نسبت اس کا زیادہ واقف ہوں میں نے کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ سچ فرماتے ہیں آپ میرے شریک تھے پھر آپ کتنے اچھے شریک تھے' نہ آپ لڑائی کرتے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔

بَابُ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ

باب: طریق گفتگو

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

۱۴۱۰: عبدالعزیز' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' یعقوب بن علیہ' عمر بن عبدالعزیز' یوسف' حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو کرنے کے لئے تشریف رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر آسمان کی جانب نظر اُٹھاتے۔

دورانِ گفتگو آسمان کی طرف دیکھنا:

گفتگو فرماتے وقت اکثر آپ آسمان کی جانب اس وجہ سے دیکھتے کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام وحی لے کر تشریف لا رہے ہوں۔

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ۔

۱۴۱۱: محمد بن علاء' محمد بن بشر' مسعر' ایک شخص' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف (یعنی واضح طور پر) گفتگو فرماتے تھے۔

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۴۱۲: عثمان اور ابوبکر' وکیع' سفیان' اُسامہ' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ طریقہ سے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ۔

علیحدہ علیحدہ (یعنی واضح الفاظ میں) گفتگوفرماتے کہ ہرایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سمجھ لیتا تھا۔

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يُونُسُ وَعَقِيلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ مُرْسَلًا۔

۱۴۱۳: ابوتوبہ ولید اوزاعی قرہ زہری ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جو گفتگو اللہ تعالیٰ کی تعریف سے شروع نہ کی جائے وہ ناقص اور اُدھوری ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو یونس عقیل شعیب سعید بن عبدالعزیز زہری نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ کے بارے میں

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔

۱۴۱۴: مسدد موسیٰ بن اسماعیل عبدالواحد بن زیاد عاصم بن کلیب ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے کہ جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی ایسا خطبہ نامکمل اور اُدھورا ہے)۔

بَابٌ فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ

باب: ہرایک شخص کو اس کے درجہ پر رکھنا چاہیے

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

۱۴۱۵: یحییٰ ابن ابی خلف یحییٰ بن یمان سفیان حبیب حضرت میمون بن ابی شبیب سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک بھیک مانگنے والا شخص گزرا انہوں نے اس شخص کو روٹی کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا پھر کپڑے پہنے ہوئے ایک معقول صورت شخص گزرا تو انہوں نے اس شخص کو بٹھا کر (کھانا وغیرہ) کھلایا لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہرایک انسان کو اس کے درجہ پر رکھو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میمون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ أَخْبَرَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ

۱۴۱۶: اسحٰق بن ابراہیم عبداللہ بن حمران عوف بن ابی جمیلہ زیاد بن مخراق ابوکنانہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے سفید بالوں والے مسلمان کا اکرام کرنا اور ایسے حامل قرآن کی عزت

اللّٰہِ إِكْرَامَ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

کرنا جو قرآن میں غلو اور کمی نہ کرتا ہو اور اس حکمران کی تعظیم کرنا جو کہ انصاف کرنے والا ہو۔

قرآن میں غلو اور نقصان:

مذکورہ حدیث میں غلو کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ شخص قرآن کریم میں حدودِ شرعیہ سے نہ بڑھے یعنی قرآن میں وسوسے یا شک وشبہ سے کام نہ لے یا تلاوتِ قرآن میں غیر معمولی جلدی نہ کرے اور اس کے آداب کی رعایت نہ رکھے اور نقصان کا مفہوم یہ ہے کہ احکام قرآن پر عمل پیرا نہ ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

باب: کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان ان کی بلا اجازت نہ بیٹھے

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُجْلَسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا۔

۱۴۱۷: محمد بن عبید' احمد بن عبدہ' حماد' عامر' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان بلا اجازت گھس کر نہ بیٹھے۔

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْلَتِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا۔

۱۴۱۸: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' اُسامہ' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے درست نہیں کہ بلا اجازت دو شخصوں کو علیحدہ کر دے۔

دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا:

مطلب یہ ہے کہ جو دو شخص مل کر یکجا بیٹھے ہوئے ہوں ان کے درمیان ان کی بلا اجازت گھس کر نہ بیٹھے کہ ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دے۔

بَابٌ فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ

باب: کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ

۱۴۱۹: سلمہ بن شبیب' عبداللہ' اسحاق بن محمد' ربیح بن عبدالرحمن' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں

عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ احْتَبَى بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَيْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

ہاتھوں سے اِحْتِبَاء فرما لیتے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابراہیم حدیث کے انکار کرنے والے ایک شیخ ہیں۔

احتباء کیا ہے؟

احتباء اس نشست کو کہا جاتا ہے کوئی شخص زمین پر سرین رکھے اور دونوں ہاتھ سے ٹانگوں پر حلقہ بنا لے یہ نشست نماز میں ممنوع ہے نماز کے علاوہ میں درست ہے۔

۱۴۲۰: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ قَالَ مُوسَى بِنْتِ حَرْمَلَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمُخْتَشِعَ وَقَالَ مُوسَى الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

۱۴۲۰: حفص بن عمر‘ موسیٰ بن اسماعیل‘ عبداللہ بن حسان‘ صفیہ‘ دُحیبہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قُرْفُصَاءِ کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ عاجزی انکساری فرمانے والے تھے تو میں خوف سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے) گزر گئی۔ (قرفصاء اس نشست کو کہتے ہیں کہ جس میں بطور احتباء (اس لفظ کا مفہوم اُوپر کی حدیث میں ہے) کے طریقہ پر بیٹھنا اور دونوں ہاتھ پر وزن دینا یا دونوں گھٹنے کے زور پر بیٹھنا اور دونوں ران کو پیٹ سے ملانا اور دونوں ہتھیلی کو بغلوں کے نیچے کرنا ہوتا ہے)۔

بَاب فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ

باب: ناپسندیدہ نشست

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

۱۴۲۱: علی بن بحر‘ عیسیٰ بن یونس‘ ابن جریج‘ ابراہیم‘ عمرو‘ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں اس طریقہ سے بیٹھا کرتا تھا کہ میرا بایاں ہاتھ پیٹھ پر رکھا تھا اور میں ایک ہاتھ کے انگوٹھے پر سہارا لگائے ہوئے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو کہ جن پر غضب الٰہی نازل ہوا۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: بعد عشاء گفتگو کرنے کا بیان

۱۴۲۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ

۱۴۲۲: مسدد‘ یحییٰ‘ عوف‘ ابوالمنہال‘ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے قبل سونے اور بعد عشاء

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا۔

باتیں کرنے کی ممانعت فرماتے تھے۔

ایک حکم:

نمازِ عشاء سے قبل سونے سے اس لئے منع فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز قضا ہو جائے اور بعد عشاء باتیں کرنے سے اس لئے منع فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ نمازِ فجر قضا ہو جائے اگر یہ وجہ پائے جانے کا امکان نہ ہو تو نمازِ عشاء سے قبل سونا اور بعد عشاء سے متعلق مذکورہ ممانعت نہ رہے گی۔ واضح رہے کہ بلاضرورت بعد عشاء باتیں کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا

باب: آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کا بیان

۱۴۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ۔

۱۴۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابوداؤد' سفیان' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر پڑھ کر چار زانو پر بیٹھتے جب تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

بَابٌ فِي التَّنَاجِي

باب: سرگوشی کرنے کا بیان

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ۔

۱۴۲۴: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش (دوسری سند) مسدد' عیسیٰ' اعمش' شقیق' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو شخص اپنے تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے کانا پھونسی (سرگوشی) نہ کریں اس لئے کہ اس سے اس کو تکلیف ہوگی (کہ گفتگو میں مجھے کس وجہ سے شریک نہیں کیا)

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ۔

۱۴۲۵: مسدد' عیسیٰ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طریقہ سے مروی ہے۔ ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے میں نے معلوم کیا اگر چار آدمی ہوں تو انہوں نے جواب دیا کوئی حرج نہیں۔

سرگوشی کی اجازت کی صورت:

مطلب یہ ہے کہ اگر تین سے زیادہ آدمی ہوں تو اس صورت میں سرگوشی درست ہے کیونکہ اس صورت میں بدگمانی کا امکان نہ رہے گا اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک شخص کو یہ خیال ہوگا کہ شاید میرے متعلق گفتگو ہو کوئی ایک شخص متعین نہ ہوگا۔

بَاب إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ

باب: کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر گیا اور دوبارہ آ گیا

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

۱۴۲۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن حضرت ابی صالح سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہاں پر ایک لڑکا بھی موجود تھا وہ شخص اُٹھ کر گیا پھر واپس آیا تو میرے والد صاحب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی' انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پھر وہ واپس آئے تو وہی شخص اس جگہ کا حق دار ہے۔

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ۔

۱۴۲۷: ابراہیم بن موسیٰ' مبشر' تمام' کعب ایادی' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ بیٹھتے اور آپ ﷺ کے گرد ہم لوگ بھی بیٹھتے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور آپ ﷺ کا واپس تشریف لانے کا ارادہ ہوتا تو آپ ﷺ اپنے جوتے اُتار کر رکھ جاتے یا آپ ﷺ کوئی دوسری چیز (وہاں پر) رکھ جاتے آپ ﷺ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ جاتے (کہ آپ ﷺ دوبارہ تشریف لائیں گے) لہٰذا وہ وہیں پر ٹھہر جاتے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللَّهَ

باب: آدمی کا کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اُٹھ جانا مکروہ ہے

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً۔

۱۴۲۸: محمد بن صباح' اسماعیل بن زکریا' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ کسی جگہ پر (بیٹھ کر پھر اس جگہ سے) کھڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں تو وہ لوگ گویا مردہ گدھے کے پاس سے اُٹھے اور یہ بیٹھنا ان لوگوں کے لئے (قیامت کے روز) حسرت کا باعث ہوگا۔

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۲۹: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' سعید مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی جگہ بیٹھے اور وہ اس نشست میں ذکرِ الٰہی نہ کرے تو اس کو (قیامت

أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ۔

کے دن) شرمندگی ہوگی اور اگر وہ کسی جگہ لیٹے (آرام کرے) اور اس جگہ ذکر الٰہی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو شرمندگی ہوگی۔

ذکر الٰہی کے بغیر مجلس:

مطلب یہ ہے کہ خواہ ایک ہی مرتبہ سہی مگر ذکر اللہ ضرور کرے اگر بالکل کسی مجلس میں ذکر الٰہی نہ کیا تو انسان ایسی مجلس کو یاد کر کے حسرت کرے گا اور سوچے گا کہ کاش میں نے ذکر الٰہی کر لیا ہوتا۔

بَابٌ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ

باب: مجلس کا کفارہ

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

۱۴۳۰: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' سعید بن ابی ہلال' سعید بن ابی سعید' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند کلمات ہیں جو شخص ان کلمات کو مجلس سے اُٹھتے وقت پڑھے گا تو وہ (مجلس میں کیے گئے گناہوں کا) کفارہ بن جائیں گے اور اگر نیک کام یا ذکر الٰہی کی مجلس میں ان کلمات کو کہے تو وہ کلمات مُہر کے مانند خاتمہ بن جائیں گے جس طرح تحریر پر آخر میں مہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۴۳۱: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو اور اسی طریقہ سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرو' مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

۱۴۳۲: محمد بن حاتم' عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ بن سلیمان' حجاج بن دینار' ابوہاشم' ابوالعالیہ' حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ﷺ یہ کلمات جو کہتے ہیں پہلے تو یہ نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ان اُمور کا کفارہ ہیں جو کہ مجلس میں

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى فَقَالَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ۔

پیش آئے۔

بَاب فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ الْوَلِيدُ ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ۔

باب: شکایت لگانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۳۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' فریابی' اسرائیل' ولید (دوسری سند) زہیر بن حرب' حسین بن محمد' اسرائیل' ولید' زید بن زائد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص میرے پاس دوسرے صحابی کی طرف بطور (شکایت) کوئی بات نہ پہنچائے اس لئے کہ میں چاہتا ہوں (میں) تم لوگوں کے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو:

مطلب یہ ہے کہ میرے دِل میں کسی شخص کی طرف سے کوئی میل نہ ہو اور جب میں تمہاری مجلس میں آؤں تو میرا دِل ہر ایک کے لئے صاف ہو اور یہ تب ہی ہوگا جب تم میں سے کوئی بھی کسی کی بات بطورِ شکایت مجھے نہ بتائے۔

الحمدللہ وبفضلہ پارہ نمبر: ۳۰ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۳۱

بَاب فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ

۱۴۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ فَجَائَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِي قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي قَدْ فُتُّهُ

باب: لوگوں سے پرہیز کرنے کا بیان

۱۴۳۴: محمد بن یحییٰ بن فارس' نوح' ابراہیم' ابن اسحٰق' عیسیٰ' حضرت عبد اللہ بن عمرو فغواء خزاعی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا آپ مجھے کچھ مال دے کر ابوسفیان کے پاس بھیجنا چاہتے تھے تا کہ وہ اس مال کو مکہ میں فتح مکہ کے بعد قریش میں تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنا دوسرا ساتھی تلاش کر لو۔ میرے پاس حضرت عمرو بن اُمیّہ ضمری رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے میں نے سنا ہے کہ تم مکہ معظمہ جانا چاہتے ہو اور کسی ساتھی کی تلاش کر رہے ہو میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ساتھی مل گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کون شخص (ملا ہے) میں نے کہا عمر بن اُمیّہ ضمری۔ آپ نے فرمایا جس وقت تم اس کی قوم کے ملک میں پہنچو تو تم ذرا بچ کر جانا (یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے خلاف سازش کر کے تم کو قتل نہ کرا دیں) اس لئے کہ ایک شخص کا قول ہے کہ اپنے حقیقی بھائی سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔ عمرو بن فغوا نے کہا پھر ہم لوگ نکلے (یعنی چل دیئے) جب ہم لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع مقام ابواء میں پہنچے تو حضرت عمرو بن اُمیّہ ضمری نے کہا کہ میں ایک ضرورت کی بناء پر اپنی قوم کے پاس (مقام) ودان میں جا رہا ہوں تو تم میرا انتظار کرنا میں نے کہا خوشی سے جاؤ جب وہ چلا گیا تو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آیا۔ میں اپنے اُونٹ پر سوار ہوا اور اس کو زور سے (یعنی تیزی سے) دوڑاتا ہوا نکل آیا۔ جب میں (مقام) اصافر میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ عمرو بن اُمیّہ ضمری اپنی قوم کے کچھ لوگوں کو لئے ہوئے میرے مقابلہ کے لئے

انْصَرِفُوا وَخَانَنِي فَقَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ۔

آ رہا ہے۔ میں نے اُونٹ کو اور زیادہ دوڑا دیا یہاں تک کہ میں ان سے بہت زیادہ آگے نکل گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں اس کی پہنچ سے باہر ہو گیا ہوں تو ان کے ساتھی واپس ہو گئے اور وہ میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنے لوگوں سے کچھ کام تھا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے کام ہو گا۔ پھر ہم لوگ چلتے رہے یہاں تک کہ مکّہ معظمہ میں پہنچ گئے اور وہ مال ابوسفیان کے حوالے کیا۔

آدابِ سفر:

مذکورہ حدیث میں سفر سے متعلق آداب ارشاد فرمائے گئے حاصل یہ ہے کہ دورانِ سفر کسی پر حد سے بڑھا ہوا اعتماد نہ کیا جائے اس لئے کہ نہ معلوم دوسرے سے کیا نقصان پہنچ جائے۔ رسالہ ''رفیق سفر'' میں سفر کے آداب مفصل طریقہ سے مذکور ہیں۔

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

۱۴۳۵: قتیبہ' لیث' عقیل' زہری' حضرت سعید بن میتب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (یعنی ایک مرتبہ دھوکہ کھانے کے بعد دوبارہ دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔ ایمان کا تقاضا یہی ہے)۔

بَابٌ فِي هَدْيِ الرَّجُلِ

باب: چال چلن

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَوَكَّأُ۔

۱۴۳۶: وہب بن بقیہ' خالد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ گویا آپ آگے کی طرف جھکے جا رہے ہیں۔

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ۔

۱۴۳۷: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' سعید' حضرت سعید جریر کہتے ہیں کہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' میں نے کہا کس کیفیت میں دیکھا۔ ابوالطفیل نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے ملیح تھے۔ جب آپ چلتے تو ایسا لگتا کہ آپ نشیب میں اُتر رہے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

باب: لیٹتے وقت ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہیں رکھنا چاہیے

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۴۳۸: قتیبہ بن سعید' لیث (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' زبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسرے ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا۔ قتیبہ کی

أَنْ يَضَعَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى زَادَ قُتَيْبَةُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

روایت میں ہے کہ ٹانگ نہ اُٹھائے۔

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

۱۴۳۹: نفیلی' مالک (دوسری سند) قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ چت لیٹے ہوئے تھے۔ قعنبی کہتے ہیں مسجد میں اور آپ نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔ (معلوم ہوا کہ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو تو ٹانگ پر ٹانگ رکھی جا سکتی ہے)۔

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ۔

۱۴۴۰: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ

باب: راز کی بات کسی کو بتانا

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔

۱۴۴۱: ابوبکر بن ابی شیبہ' یحییٰ بن آدم' ابن ابی ذئب' عبدالرحمٰن بن عطاء' عبدالملک بن جابر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کوئی بات کرے پھر اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (وہ بات راز ہے اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہیے)۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۱۴۴۲: احمد بن صالح' عبداللہ بن نافع' ابن ابی ذئب' ابن اخی جابر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھے تو وہ مجلس امانت ہے مگر تین قسم کی مجالس۔ ایک وہ مجلس کہ جہاں ناحق قتل کی بات ہو' دوسرے وہ مجلس کہ جس جگہ بدکاری کی بات کی جائے' تیسرے وہ مجلس کہ جس جگہ دوسرے کا مال ناحق لوٹ لینے کی بات ہو۔

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ

۱۴۴۳: محمد بن علاء' ابراہیم' ابواُسامہ' عمر' حضرت عبدالرحمٰن بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ ہوگی کہ مرد اپنی اہلیہ سے ہمبستر ہو اور عورت شوہر سے ہمبستر ہو' پھر مرد اس کے راز کو فاش کردے۔

أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

بہت بڑی خیانت:

مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات کی نوعیت بھی اسلام کی نظر میں ایک امانت ہے اور ان خصوصی تعلقات کا کوئی حصہ کہیں بھی کہنے کی اجازت نہیں۔ مرد یا عورت میں سے کسی نے اگر ایسا اقدام کیا تو روز قیامت اس امانت کی خیانت میں گرفتار ہوگا۔

بَابٌ فِي الْقَتَّاتِ

باب: چغل خور کے بارے میں

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

۱۴۴۴: مسدد ابوبکر بن ابی شیبہ ابومعاویہ اعمش ابراہیم ہمام حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چغل خور شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابٌ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب: دورُخے پن کا بیان

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

۱۴۴۵: مسدد سفیان ابوالزناد اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام لوگوں میں برا وہ شخص ہے جو کہ دو مُنہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک مُنہ لے کر آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرا مُنہ لے کر آئے (یعنی چغل خوری کرے)

چغل خوری کی وعید:

چغل خوری اور دورخہ پن شدید ترین گناہ ہے۔ دیگر احادیث میں بھی اس کی سخت ترین وعید مذکور ہے دورخہ پن اور پیشاب کے قطرے سے نہ بچنا عذاب قبر کا بھی باعث ہے۔ دیگر احادیث میں اس کی صراحت ہے۔

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔

۱۴۴۶: ابوبکر بن ابی شیبہ شریک رکین نعیم حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی کے دو چہرے ہوں قیامت کے دن اس کی دو زبانیں ہوں گی آگ کی۔

بَابٌ فِي الْغِيبَةِ

باب: غیبت کے بارے میں

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ

۱۴۴۷: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی عبدالعزیز علاء انکے والد ابوہریرہؓ سے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے کسی شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ! غیبت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (غیبت یہ ہے کہ) اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طریقہ سے تذکرہ کرنا کہ (اگر وہ سامنے موجود ہو تو) اس کو ناگوار محسوس ہو کسی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جس کا میں تذکرہ کروں (تو وہ عیب ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا اگر اس شخص میں وہ عیب موجود ہے تب تو غیبت ہے اور اگر اس شخص میں وہ عیب موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

۱۴۴۸: مسدد' یحییٰ' سفیان' علی بن اقمر' حضرت ابوحذیفہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ کو (حضرت) صفیہؓ کا فلاں فلاں عیب کافی ہے۔ مسدد کی روایت میں (اس طرح مذکور ہے کہ) یعنی ان کا قد چھوٹا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر وہ دریا میں گھول دی جائے تو وہ دریا پر غالب آ جائے۔ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل اُتاری آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میں کسی شخص کی نقل اُتاروں خواہ مجھے اس قدر' اس قدر مال بھی ملے۔

شدید ترین کلمہ:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوکن تھیں۔ بشری تقاضا کی بناء پر سوکنوں میں اس قسم کی بات ہو ہی جاتی ہے اور مذکورہ کلمہ کے دریا میں گھولنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلمہ اس قدر سخت ہے کہ اس سے دریا بھی بدمزہ ہو جائے اور کسی کی نقل اُتارنا بھی عیب میں داخل ہے۔

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۱۴۴۹: محمد بن عوف' ابوالیمان' شعیب' ابن ابی حسین' نوفل' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام (قسم کی) زیادتیوں سے زیادہ یہ زیادتی ہے کہ کوئی شخص ناحق کسی مسلمان کی عزت کے بارے میں زبانِ طعن دراز کرے۔

مسلمان کی عزت سے کھیلنا:

مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے مسلمان بھائی سے اصل سے زیادہ مال وصول کرنا حرام ہے یعنی سودی لین دین کرنا حرام ہے اسی طریقہ سے اس کی عزت کے درپے ہونا بھی حرام ہے۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى۔

۱۴۵۰: ابن مصفی' بقیہ' ابومغیرہ' صفوان' راشد' عبدالرحمٰن' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جس رات معراج پر گیا تو میں نے ایسے لوگ دیکھے کہ جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ ان سے اپنے مُنہ اور سینے نوچ رہے تھے' میں نے دریافت کیا اے جبریل' یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہ انسانوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت کے درپے رہتے تھے (یعنی بے عزتی کرتے تھے) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ نے بقیہ سے اس روایت کو بیان کیا لیکن (اس روایت میں) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ نے ابومغیرہ سے ابن مصفی کے طریقہ سے روایت کیا ہے۔

گوشت کھانے کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے قرآن میں غیبت کرنے کو مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر فرمایا گیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ﴾

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ۔

۱۴۵۱: عثمان بن ابی شیبہ' اسود' ابوبکر' اعمش' سعید' حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے وہ لوگو! جو کہ زبان سے ایمان لائے ہیں اور ان لوگوں کے دلوں میں ایمان نہیں پہنچا تم لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی عزتوں کے پیچھے (یعنی بے عزت کرنے کے درپے نہ ہو) نہ پڑو۔ اس لئے کہ جو شخص کسی شخص کی عزت کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے پیچھے پڑے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے تو وہ اس شخص کو اسی کے گھر میں ذلیل وخوار کرے گا۔

دوسروں کی بے عزتی کرنا:

مطلب یہ ہے کہ اگر وہ شخص لوگوں سے پوشیدہ بھی ہو جائے گا جب بھی ایسا شخص دوسرے کی بے عزتی کرنے کی وجہ سے ضرور ذلیل وخوار ہو کر رہے گا۔

۱۴۵۲: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ

۱۴۵۲: حیوۃ بن شریح' بقیہ' ابن ثوبان' ان کے والد' مکحول' وقاص' حضرت مستورد بن شداد سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص کسی

وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

مسلمان بھائی کا عیب ذکر کر کے ایک نوالہ کھالے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوزخ سے اسی قدر نوالہ کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ذکر کر کے ایک کپڑا پہنے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوزخ سے اسی قدر کپڑا پہنائے گا اور جو شخص کسی شخص کو یا کسی کی وجہ سے ریا کاری اور تشہیر کے مقام پر پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے روز ایسے مقام پر کھڑا کرے گا کہ جہاں پر اس کی اچھی طرح سے شہرت ہو۔

ایک دُنیاوی سزا:

مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو سخت سزا دی جائے گی اور اس کو ایسا بدترین عذاب ہوگا کہ تمام لوگوں میں اس شخص کی شہرت ہوگی۔

۱۴۵۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَعِرْضُهُ وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

۱۴۵۳: واصل' اسباط بن محمد' ہشام بن سعد' حضرت زید بن اسلم' ابو صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال' اس کی عزت و آبرو اور اس کا خون حرام ہے اور انسان میں اس قدر برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو کم تر سمجھے۔

باب الرَّجُلُ يَذُبُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ!

باب: کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کے لئے بولے

۱۴۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمُعَافِرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

۱۴۵۴: عبداللہ بن محمد' ابن مبارک' یحییٰ بن ایوب' عبداللہ بن سلیمان' اسمٰعیل بن یحییٰ' سہیل بن معاذ' معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی مسلمان کو کسی منافق شخص سے بچایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو کہ اس کے گوشت کو دوزخ سے بچائے گا اور جو آدمی کسی مسلمان شخص پر الزام تراشی کرے عیب لگانے کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر روک دے گا جب تک اس کی سزا پوری نہ ہو۔

۱۴۵۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمَعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ امْرِءٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنْ امْرِءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قِيلَ عُتْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ۔

۱۴۵۵: اسحق بن صباح' ابن ابی مریم' لیث' یحییٰ' حضرت اسمٰعیل بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری سے سنا وہ دونوں کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو ایسی جگہ رُسوا کرے کہ جہاں اس کی عزت کو نشانہ بنایا جا رہا ہو یا اس کی عزت کم ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسے مقام پر رسوا کرے گا کہ جہاں پر وہ اس کی امداد چاہے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی مدد کرے ایسی جگہ کہ جس جگہ اس کی عزت کم ہوتی ہو یا عزت جاتی رہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ مدد کرے گا کہ جس جگہ وہ اس کی مدد چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) یحییٰ نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عبداللہ اور عقبہ بن شداد نے مجھ سے یہ روایت بیان کی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سلیم بن زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے غلام ہیں اور اسمٰعیل بن بشیر قبیلہ بنی مغالہ کے آزاد کئے ہوئے غلام ہیں اور عقبہ کی جگہ عتبہ بن شداد بھی بیان کیا گیا ہے۔

بَابُ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ

باب: اس شخص کا بیان کہ جس کی غیبت کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُشَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى۔

۱۴۵۶: علی بن نصر' عبدالصمد' ان کے والد جریری' ابوعبداللہ جشمی' حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص آیا۔ اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اسے باندھا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ جب آپ نے نماز کا سلام پھیر دیا تو وہ اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کو کھول دیا پھر وہ اس پر سوار ہوا پھر اس نے آواز لگائی اے اللہ میرے اُوپر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر آنحضرت ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو یہ دیہاتی شخص زیادہ بے وقوف ہے یا اس کا اُونٹ؟ کیا تم لوگوں نے نہیں سنا اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کیوں نہیں سنا (یعنی ہم نے بھی ضرور سنا ہے)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ

باب: ٹوہ لگانے کی ممانعت

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ نَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا۔

۱۴۵۷: عیسیٰ بن محمد' ابن عوف' فریابی' سفیان' ثور' راشد' حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تم لوگوں کی عیب جوئی میں لگو گے تو تم انہیں مزید بگاڑ دو گے یا بگاڑنے کے قریب کر دو گے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ جملہ ہے جس کو آنحضرت ﷺ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے فائدہ پہنچایا۔

لوگوں کی عیب جوئی نہ کرنے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں لوگوں کر پردے دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تم جب لوگوں کے عیوب کی جستجو کرو گے اور ان کے عیب ان پر ظاہر کرو گے تو اس کا ان پر غلط ردعمل ہوگا اور وہ اس کے ردعمل میں اعلانیہ گناہ کریں گے کیونکہ اب تک تو وہ چوری سے اور خفیہ طریقہ پر گناہ کر رہے تھے اس لئے حسن تدبیر سے ہی لوگوں کو برائی سے روکنا چاہئے۔ قرآن کا یہی حکم ہے۔

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔

۱۴۵۸: سعید بن عمرو' اسماعیل' ضمضم' شریح' جبیر بن نفیر' حضرت کثیر بن مرہ' حضرت عمرو بن اسود' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حاکم جب لوگوں میں شک کی تلاش کرے گا تو وہ انہیں بگاڑ دے گا۔

حاکم کے لئے ایک ہدایت:

مطلب یہ ہے کہ جب حاکم ثبوتِ شرعی کو نظر انداز کر کے محض اپنے گمان کے مطابق فیصلہ کرے گا تو اس کے اس طریقہ کی وجہ سے لوگوں میں بگاڑ پیدا ہوگا اس لئے حاکم وقت کو چاہئے کہ وہ ثبوتِ شرعی کے مطابق فیصلہ کرے اور خواہ مخواہ کے لئے لوگوں کو مشکوک مت سمجھے۔

۱۴۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ هَذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ

۱۴۵۹: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' زید سے روایت ہے کہ ایک شخص کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے بتایا یہ وہ آدمی ہے کہ جس کی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں تجسس کرنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اگر کوئی بات ظاہر ہو

وَلٰكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهٖ۔

جائے تو ہم اس پر گرفت کریں گے۔

بَاب فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کے عیب کو پوشیدہ رکھنا بہتر ہے

۱۴۶۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً۔

۱۴۶۰: مسلم بن ابراہیم' عبداللہ' ابراہیم' کعب بن علقمہ' ابوالہیثم' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی کے عیب کو دیکھے پھر اس کو چھپا لے تو گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو زندہ کر دیا۔

۱۴۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ۔

۱۴۶۱: محمد بن یحییٰ' ابن ابی مریم' لیث' ابراہیم' کعب بن علقمہ' ابوالہیثم سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دُخین سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں کچھ لوگ رہا کرتے تھے جو کہ شراب پیا کرتے تھے میں نے ان لوگوں کو منع کیا لیکن وہ باز نہیں آئے میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارے تمام پڑوسی شراب پیتے ہیں میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے۔ اب میں ان لوگوں کے لئے پولیس کو بلاؤں گا۔ حضرت عقبہ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو۔ دوسری مرتبہ حضرت عقبہ کے پاس گیا اور کہا کہ ہم لوگوں کے پڑوسیوں نے شراب پینا نہیں چھوڑی اور میں نے ان لوگوں کو روکا لیکن وہ نہیں رکے۔ اب میں ان کے لئے پولیس کو بلانے لگا ہوں حضرت عقبہ نے فرمایا تمہاری خرابی ہو تم خاموش رہو۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اس حدیث کو بیان کیا جو اُوپر کی روایت میں بیان ہوئی تھی امام ابوداؤد نے فرمایا ایک روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ عقبہ نے کہا کہ تم داروغہ کو خبر نہ کرنا لیکن ان کو سمجھاتے اور ڈراتے رہو۔

بَاب الْمُؤَاخَاةِ

باب: بھائی چارہ اور اُخوت کا بیان

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي

۱۴۶۲: قتیبہ بن سعید' لیث' عقیل' زہری' حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر کسی قسم کا ظلم کرتا ہے نہ اس کو آفت میں چھوڑتا ہے اور جو شخص اپنے مسلمان

حَاجَةِ أَخِيهِ فَإِنَّ اللَّهَ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بھائی کے کام میں لگا ہوا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو پورا کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دُور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف کو رفع فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کے عیب کو چھپائے گا۔

بَاب الْاِسْتِبَاب!

باب: گالم گلوچ کرنے کا بیان

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ۔

۱۴۶۳: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' علاء' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب گالم گلوچ کرنے والے جو کچھ ایک دوسرے کو کہتے ہیں تو دونوں کا گناہ اس شخص پر ہوتا ہے کہ جس نے پہل کی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

بَاب فِي التَّوَاضُعِ

باب: تواضع اور عاجزی اختیار کرنا

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ۔

۱۴۶۴: احمد بن حفص' ابراہیم' حجاج' قتادہ' یزید' حضرت عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور نہ ہی کوئی ایک دوسرے پر فخر کرے۔

بَاب فِي الِانْتِصَارِ

باب: انتقام لینے کا بیان

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَآذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

۱۴۶۵: عیسیٰ بن حماد' لیث ' سعید' بشیر' حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے قریب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور ان کو تکلیف پہنچائی اور حضرت ابوبکر خاموش رہے۔ اس نے دوسری بار تکلیف پہنچائی تو بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے تیسری بار چھیڑ خانی کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ان کے جواب دیتے ہی آنحضرت ﷺ کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ۔

نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھ پر ناراض ہیں؟ آپ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا وہ تمہیں برا کہنے والے شخص کی تکذیب کرتا رہا جب تم نے جواب دیا تو شیطان (درمیان میں) آ گیا۔ پھر جب شیطان آ گیا تو میں بیٹھ نہیں سکتا۔

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ۔

۱۴۶۶: عبدالاعلیٰ بن حماد' سفیان' ابن عجلان' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ پر مروی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ پر صفوان نے بھی عجلان سے روایت بیان کی ہے۔

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنِ الِانْتِصَارِ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَّنْتُهُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَغَلَبَتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ عَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ إِنِّي قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ

۱۴۶۷: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد (دوسری سند) عبیداللہ بن عمر' معاذ' حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ میں اس آیت کریمہ: ﴿وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ﴾ میں لفظ انتصار کے معنی معلوم کرتا تھا تو مجھ سے علی بن زید بن جدعان نے اور انہوں نے اپنے والد کی بیوی اُمّ محمد سے حدیث بیان کی کہ لوگ بیان کرتے تھے کہ وہ حضرت اُمّ المؤمنین (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں جاتی تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ اُمّ المؤمنین نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور (دوسری زوجہ مطہرہ) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہمارے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ اپنے ہاتھ سے مجھ کو چھیڑنے لگے۔ میں نے ہاتھ کے اشارے سے آپ کو بتلایا کہ حضرت زینب بنت جحش بیٹھی ہوئی ہیں میں نے آپ کو بتایا اور آپ سمجھ گئے تو آپ رک گئے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنے لگیں۔ آپ نے ان کو منع فرمایا۔ انہوں نے نہیں مانا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم بھی ان کو برا بھلا کہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو برا کہنا شروع کیا اور ان پر غالب آ گئیں تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئیں اور ان سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں برا بھلا کہا ہے۔ پھر حضرت فاطمہ آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي ذٰلِكَ۔

کے پاس تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارے والد کی لاڈلی ہے قسم ہے بیت اللہ شریف کے پروردگار کی یہ بات سن کر حضرت فاطمہ تشریف لے گئیں اور انہوں نے قبیلہ بنی ہاشم سے بیان فرمایا کہ میں نے آپ سے عرض کیا آپ نے ایسا فرمایا۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کی۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتٰى

باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت

۱۴۶۸: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ۔

۱۴۶۸: زہیر بن حرب' وکیع' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں کا ساتھی انتقال کر جائے تو تم لوگ اس کی مذمت کرنا چھوڑ دو اور اس کا عیب بیان نہ کیا کرو۔

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ۔

۱۴۶۹: محمد بن علاء' معاویہ' عمران' عطاء' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کی اچھائیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے رک جاؤ۔

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ

باب: شرارت اور غرور کی ممانعت

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ

۱۴۷۰: محمد بن صباح' علی بن ثابت' عکرمہ' ضمضم بن جوس' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں دو برابر کے آدمی تھے ایک آدمی تو (شب و روز) گناہ کے کام کرتا تھا اور دوسرا عبادت کیا کرتا تھا۔ عبادت گزار شخص دوسرے کو ہمیشہ گناہ کا ارتکاب کرتے دیکھتا تو کہتا کہ اس گناہ سے باز آ جاؤ۔ ایک دن اس نے اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا کہ باز آ جاؤ تو اس نے کہا کہ تو میرا معاملہ میرے ربّ کے حوالے کر۔ کیا تم میرے نگران بن کر آئے ہو؟ اس (عبادت گزار شخص) نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہیں کرے گا یا کہا کہ تم کو جنت میں داخل نہ کرے گا پھر دونوں شخصوں کا انتقال ہو گیا اور ان دونوں کی ارواح ایک ساتھ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار شخص سے فرمایا کیا تم کو میرے حال کا علم تھا یا تم میرے

بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلْ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ۔

اُو پر اختیار رکھتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے گنہگار شخص سے کہا میری رحمت کی وجہ سے تم جنت میں جاؤ اور عبادت گزار کے بارے میں فرمایا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس شخص نے ایسی بات کہی کہ جس نے اس کی دُنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر دیا۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ۔

۱۴۷۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن علیہ' عیینہ' ان کے والد' حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ظلم و زیادتی اور قطع رحمی کے علاوہ کوئی اور گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو آخرت کی سزا کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی جلدی عذاب سے دوچار کر دے۔

شدید گناہ:

مطلب یہ ہے کہ شرانگیزی' تکبر اور رشتہ داری منقطع کرنا یہ ایسے سخت گناہ ہیں کہ انسان کی سزا کے لئے یہی گناہ بہت شدید ہیں اور ان گناہوں کی سخت وعید دیگر احادیث میں بھی بیان فرمائی گئی ہے۔

بَاب فِي الْحَسَدِ

باب: حسد کا بیان

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔

۱۴۷۲: عثمان بن ابی صالح' ابوعامر' سلیمان بن بلال' ابراہیم' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ حسد سے بچو۔ اس لئے کہ حسد نیک کاموں کو اس طرح کھا لیتا ہے کہ جس طرح آگ لکڑی یا گھاس کو کھا لیتی ہے۔

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْعَمْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي صَلَاةً خَفِيفَةً

۱۴۷۳: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' سعید' حضرت سہل بن ابی امامہ کہتے ہیں کہ وہ اور ان کے والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے کہا آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے تھے تم لوگ اپنی جانوں پر سختی نہ کیا کرو تم لوگوں پر سختی ہوگی اس لئے کہ بعض لوگوں نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان لوگوں پر سختی کی اور گرجاؤں اور عبادت گاہوں میں انہی کے بقایا جات ہیں۔

دَقِيقَةً كَأَنَّهَا صَلَاةُ مُسَافِرٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَرَأَيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ أَوْ شَيْءٌ تَنَفَّلْتَهُ قَالَ إِنَّهَا الْمَكْتُوبَةُ وَإِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْطَأْتُ إِلَّا شَيْئًا سَهَوْتُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ۔

رہبانیت (دُنیاوی لذات کو ترک کر دینا) ان لوگوں نے اس کو (یعنی احکام میں شدت خود پیدا کی تھی) خود نکال لیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر (وہ سخت حکم) فرض نہیں فرمایا تھا۔

بَابٌ فِي اللَّعْنِ

باب: لعنت کے بارے میں

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ فِيهِ۔

۱۴۷۴: احمد بن صالح‘ یحییٰ‘ ولید‘ نمران‘ اُمّ درداء‘ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ کسی شخص پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اس کے جاتے ہی آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے دائیں بائیں گھومتی ہے اس کو جب کوئی راستہ نہیں ملتا تو پھر اس شخص کی طرف جاتی ہے کہ جس پر لعنت بھیجی گئی تھی اگر وہ لعنت کا مستحق نہیں ہوتا تو وہ لعنت‘ کہنے والے شخص کی طرف واپس آ جاتی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مروان نے بیان کیا کہ وہ (ولید بن رباح نہیں بلکہ) رباح بن ولید ہے جس کا سماع نمران سے ثابت ہے اور یحییٰ بن حسان سے اس میں وہم ہو کہ انہوں نے (نام کو اُلٹ دیا)۔

۱۴۷۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ۔

۱۴۷۵: مسلم بن ابراہیم‘ ہشام‘ قتادہ‘ حسن‘ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ لعنت کرو اللہ کی لعنت سے‘ نہ اس کے غصہ سے‘ نہ دوزخ سے (یعنی کسی شخص کو اس طرح نہ کہو تم پر اللہ کی لعنت ہو یا اس کا غضب نازل ہو)

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ

۱۴۷۶: ہارون بن زید‘ ان کے والد‘ ہشام‘ ابوحازم‘ زید بن اسلم‘ حضرت اُمّ درداءؓ‘ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ لعنت بھیجنے والے نہ سفارش کریں گے نہ قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ (مفہوم حدیث یہ ہے کہ ایسے لوگ قیامت کے دن اُمت محمدیہ

وَلَا شُهَدَاءَ۔ سے نہیں ہوں گے کیونکہ آپ کی اُمت دیگر اُمتوں پر گواہ ہوگی)۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: مختصراً یہ کہ ان حدیث کے ذریعہ لعنت کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ جس چیز کو لوگ بہت معمولی سمجھتے ہیں اور ہر کس و ناکس پر لعنت کرتے رہتے ہیں انجام کار خود ہی اس لعنت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت ابتداء ہی سے اس پر متوجہ نہیں ہوتی اور یہ چاہتی ہے کہ اِدھر اُدھر سے ہو کر باہر نکل جائے مگر جب کسی طرف کو راستہ نہیں پاتی تو آخر کار اس پر متوجہ ہوتی ہے بشرطیکہ وہ اس لعنت کا سزاوار ہو اور اگر حقیقت کے اعتبار سے وہ اس لعنت کا سزاوار نہیں ہوتا تو پھر انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوٹ کر اس شخص پر واقع ہو جاتی ہے جس نے وہ لعنت کی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جب تک یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو کہ فلاں شخص لعنت کا واقعی مستوجب ہے اس پر لعنت نہ کی جائے اور ظاہر ہے کہ کسی شخص کا قابل لعنت ہونا شارع علیہ السلام کی طرف سے بتائے بغیر متعین نہیں ہوسکتا۔

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ ح حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ زَيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَائَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

۱۴۷۷: مسلم بن ابراہیم' ابان (دوسری سند) زید' بشر' ابان بن یزید' قتادہ' ابوالعالیہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لعنت بھیجی۔ مسلم نے بیان کیا کہ دور نبوی میں (تیز) ہوا نے ایک شخص کی چادر اُڑا دی تو اس شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ فرمانبردار ہے اور بلاشبہ جو شخص کسی پر لعنت کرے اور وہ اس لعنت کا مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اس شخص پر واپس آجاتی ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ہوا کا کوئی قصور نہیں وہ تو اپنے پروردگار کے حکم سے ہلکی اور تیز ہوتی ہے اس لئے ہوا یا کسی شے پر لعنت بھیجنا جائز نہیں)۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: ''وہ تو (فرمانبردار) حکم کے تابع ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ ہوا بذاتِ خود کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور نہ کسی طرح کا تصرف کرنے کے قابل ہے وہ تو چلنے پر منجانب اللہ مامور کی گئی ہے اور حق تعالیٰ نے اپنی حکمتوں اور مصالح کے تحت اس کو پیدا کیا اور چلایا ہے بس اس کا کام چلنا ہے اور وہ چلتی ہے اس صورت میں اگر اس کی وجہ سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس ہوا سے دل برداشتہ ہونا اور اس کو برا بھلا کہنا نہ صرف نہایت ناموزوں بات ہے بلکہ تقاضائے عبودیت اور استقامت کے منافی بھی ہے زمانہ کے حوادث وتغیرات اور انسان کے اپنے تابع ارادوں اور افعال کے بارے میں یہی حکم ہے کہ رنج وحادثہ کے وقت اپنے ظاہر و باطن دونوں میں قلب و زبان کو راضی و ساکت رکھے اور اگر کسی تکلیف و حادثہ کے وقت بتقاضائے بشریت اپنے اندر کوئی تغیر اور دل کو متاثر پائے تو لازم ہے کہ زبان کو قابو میں رکھے کہ اس سے شکوہ وشکایت اور اظہار رنج کا کوئی ایسا لفظ نہ نکل جائے جو مرتبہ عبودیت اور اسلامی تعلیمات وآداب کے خلاف ہو۔

بَاب فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ

باب: ظالم کے لئے بددُعا کرنے کا بیان

۱۴۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

۱۴۷۸: ابن معاذ' ان کے والد' سفیان' حبیب' عطاء' حضرت عائشہ

سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی کوئی شے چوری ہوگئی تو انہوں نے چور کو بدُ عا کرنا شروع کر دی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (تم بدُ عا کر کے) چور پر سے عذاب کم نہ کرو۔

بَاب فِيمَنْ يَهْجُرُ أَخَاهُ

باب: ناراض ہوکر اپنے بھائی سے ملاقات چھوڑنا

۱۴۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

۱۴۷۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ عداوت رکھو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے' نہ پشت دکھاؤ ایک دوسرے کو اور آپس میں اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے تین روز سے زیادہ قطع تعلق کرنا درست نہیں۔

خلاصۃ الباب: ''یَھْجُرُ'' کے معنی ہیں ترک کرنا' کاٹنا اور ''تقاطع'' کے معنی بھی یہ ہیں' اس اعتبار سے لفظ ''تقاطع'' معنوی طور پر لفظ تھاجر کی وضاحت اور اس کے بیان کے لئے ہے اور ان دونوں لفظوں سے مراد ہے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ سلام و کلام اور ملنا جلنا چھوڑے رکھنا' صحبت و ہم نشینی کے تعلق کو منقطع رکھنا اور اسلامی بھائی چارہ کو نظر انداز کرنا چونکہ ان امور کی ممانعت علی اطلاق نہیں ہے بلکہ بعض حالت میں اور بعض قیود کے ساتھ ان کو اختیار کرنا کوئی گناہ نہیں رکھتا۔

ترکِ ملاقات کی ممانعت:

مذکورہ حدیث میں پشت دکھانے کا مطلب یہ ہے یعنی ایسا نہ کرو کہ ایک دوسرے سے ملنا چھوڑ دو اور تین دن کے اندر صلح و صفائی کر لینا ضروری ہے یعنی کسی مسلمان سے اگر ناراضگی ہو جائے تو تین دن کے اندر دِل صاف کر لینا چاہئے لیکن اگر والد اپنی اولاد کو یا شوہر بیوی سے کسی شرعی وجہ سے قطع تعلق کر لے تو تین روز سے زیادہ بھی ضرورت کی بنا پر ترکِ تعلق کی گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ اگر وجہ شرعی کی بنا پر کسی سے ترکِ تعلق کیا ہے تو جب تک کہ وجہ شرعی موجود ہے تو میل جول ختم کرنے کی اجازت ہے۔

۱۴۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

۱۴۸۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عطاء' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین روز سے زیادہ گفتگو چھوڑنا درست نہیں۔ کہ دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ اس سے پھر جائے اور وہ اس سے پھر جائے (یعنی ایک دوسرے سے دونوں کترا کر چلیں) اور ان دونوں میں وہ شخص بہتر ہے جو سلام میں پہل کرے۔

۱۴۸۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ

۱۴۸۱: عبید اللہ بن عمر' احمد بن سعید' ابو عامر' محمد بن ہلال' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے

أَخْبَرَهُم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ زَادَ أَحْمَدُ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے مسلمان بھائی کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا درست نہیں کہ اگر تین روز گزر جائیں تو اس سے ملے اور اس کو سلام کرے پھر اگر وہ جواب دے تو دونوں شخص اَجر میں حصہ دار ہو گئے اور اگر جواب نہ دے تو تمام گناہ اسی شخص پر رہا (کہ جس نے سلام کا جواب نہیں دیا) احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ سلام کرنے والا شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا (یعنی اس پر اب ذمہ داری نہیں رہی)۔

خلاصۃ الباب: ''تین دن سے زیادہ'' کی قید کی بناء پر یہ سمجھا گیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے اظہارِ خفگی کی خاطر تین دن تک ملنا جلنا چھوڑے رکھا جائے تو یہ حرام نہیں ہے کیونکہ انسان کی طبیعت میں غیظ وغضب' غیرت وحمیت اور تندی و بے صبری کا جو مادہ ہے وہ بہر حال اپنا اثر ضرور ظاہر کرتا ہے اس لئے اس قدرت مدت معاف کر دی گئی ہے تا کہ انسان کے ان جذبات کی بھی کچھ تسکین ہو جایا کرے اور اس تین دن کے عرصہ میں خفگی و ناراضگی اور بغض ونفرت کے جذبات بھی ختم ہو جائیں یا کم سے کم ہلکے پڑ جائیں اور صلح وصفائی ہو جائے۔

بہر حال حدیث کی مراد یہ ہے کہ اجتماعی طور پر ایک جگہ رہنے سہنے اور روز مرہ کے باہمی معاملات کی وجہ سے آپس میں نزاع ہو جایا کرتا ہے اور ایک دوسرے سے کوئی شکایت پیدا ہو جانے کی وجہ سے خفگی و ناراضگی کی صورت پیش آ جاتی ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کی غیبت کر دی۔ اس کو برا بھلا کہہ دیا اور یا اس کو اس شخص سے خیر خواہی کی امید تھی مگر اس نے خیر خواہی نہیں کی تو اس طرح کی صورتوں میں اگر آپس میں ناراضگی وخفگی ہو جائے اور ترک ملاقات کی آ جائے تو اس خفگی اور ترک ملاقات کو تین دن سے زیادہ نہیں رہنے دینا چاہئے۔ ہاں اگر ترک موالات کسی دینی معاملہ کی وجہ سے ہو جیسے کوئی شخص خواہشات نفسانی کا غلام بن گیا ہو یا کوئی شخص بدعتی ہو تو اس سے ترک ملاقات اس وقت تک جائز ہے۔ جب تک کہ وہ توبہ کر کے راہِ راست اختیار نہ کرے اور حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

سیوطیؒ نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبدالبرؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ اگر میں فلاں آدمی سے سلام کروں اور اس سے ملنا جلنا رکھوں تو اس کی وجہ سے مجھے دینی یا دنیاوی نقصان برداشت کرنا پڑے گا اور میرا قیمتی وقت لایعنی امور میں ضائع ہوگا کہ وہ اس شخص سے کنارہ کشی اختیار کرے اور اس سے دور رہنے کی کوشش کرے لیکن یہ کنارہ کشی اور دوری اختیار کرنا اچھے انداز میں ہونا چاہئے یہ نہیں کہ اس کی غیبت کی جائے۔ اس پر عیب لگائے جائیں اور اس کے تئیں کینہ وعداوت کو ظاہر کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے زمانہ کے ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں مسلمانوں کا دینی مصالح کے پیش نظر ایک دوسرے سے تین دن سے زیادہ بھی ترک ملاقات کئے رہنا ثابت ہے چنانچہ احیاء العلوم میں صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت کے بارے میں منقول ہے کہ ان میں سے بعض مرتے دم تک ترک ملاقات پر قائم رہے ان تین صحابہؓ کا واقعہ تو بہت مشہور ہے جو غزوۂ تبوک میں نہیں گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نفاق کی راہ پا جانے کے خدشہ سے ان کو تمام مسلمانوں سے الگ تھلگ کر دیا

تھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تمام صحابہؓ ان تینوں کی ازواج اوران کے عزیز واقارب کو ان سے ترک ملاقات اورترک سلام و کلام کا حکم دیا تھا' یہ حکم اوراس پرعمل پچاس دنوں تک جاری رہا' خود آنحضرت ﷺ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مہینہ تک اپنی ازواج مطہراتؓ سے ملنا جلنا چھوڑے رکھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مدت تک حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا سے ترک ملاقات اختیار کررکھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹے حضرت بلالؓ سے ایک دینی معاملہ میں اس درجہ ناراض ہوئے کہ ان سے بات چیت کرنا چھوڑ دی تھی۔ غرضیکہ ایسے بہت سے واقعات منقول ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دینی معاملات میں خفگی وناراضگی تین دن سے زیادہ بھی جاری رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نیت صادق رکھی جائے اوراس میں کسی نفسانی خواہش اوردنیاوی غرض کا دخل نہ ہو۔

''جوسلام کے ذریعہ ابتداء کرے'' کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں میں سے جوشخص خفگی وناراضگی کوختم کرنے کے لئے پہلے سلام کرے گا۔ اس کا درجہ دوسرے کے مقابلہ پر بڑا ہوگا۔ نیز اس میں اسی طرف بھی اشارہ ہے کہ سلام میں پہل کرنا ترک ملاقات کے گناہ کو زائل کردیتا ہے اور یہ کم سے کم ترک سلام کو توختم کرہی دینا چاہئے تا کہ اخوۃ اسلامی کا یہ بنیادی حق ضائع نہ ہونے پائے۔

۱۴۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ۔

۱۴۸۲: محمد بن مثنیٰ' محمد بن خالد' عبداللہ' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لیے اپنے بھائی کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا درست نہیں پھر جب وہ اس شخص سے ملے تو وہ اس کو تین مرتبہ سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو تمام گناہ اسی شخص پر رہا۔

۱۴۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔

۱۴۸۳: محمد بن صباح' یزید' سفیان' منصور' ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا درست نہیں۔ جس شخص نے تین روز سے زیادہ چھوڑے رکھا پھر اس کا اسی حالت میں انتقال ہوگیا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔

۱۴۸۴: ابن سرح' ابن وہب' حیوۃ' ابوعثمان' عمران' حضرت ابوخراش سلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے جو آدمی اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑ دے تو گویا اس نے اس کو قتل کردیا۔

بلا وجہ شرعی ترکِ تعلق کرنا:

یعنی بلا وجہ شرعی ایک سال تک ترکِ تعلق کرنا شدید گناہ ہے اور یہ گناہ تقریباً اتنا ہی شدید ہے کہ جتنا دوسرے کو قتل کر دینا۔ واضح رہے کہ یہ فرمان نبوی بطور تنبیہ کے ہے۔

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا قَالَ أَبُو دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا كَانَتْ الْهِجْرَةُ لِلَّهِ فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بِشَيْءٍ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطَّى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ۔

۱۴۸۵: مسدد' ابوعوانہ' سہیل' ان کے والد' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کے دن کھول دیئے جاتے ہیں پھر ان دونوں دنوں میں ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا لیکن وہ بندہ جو اپنے مسلمان بھائی سے بغض و عناد رکھتا ہو (اس کی مغفرت نہیں کی جاتی) پھر کہا جاتا ہے کہ ان کو رہنے دو جب تک کہ وہ ایک دوسرے سے صلح کر لیں۔ ابوداؤد نے فرمایا ان احادیث میں وہ ترکِ تعلق داخل نہیں جو اللہ کے لئے ہو۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنا چہرہ ایک شخص سے ڈھانپ لیا تھا (یعنی ان کو جس شخص سے ملنا پسند نہیں تھا اس سے انہوں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا)۔

بَاب فِي الظَّنِّ

باب: بدگمانی کرنے کے بارے میں

۱۴۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا۔

۱۴۸۶: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے اور نہ خود تجسس کرو اور نہ دوسرے کو تجسس کرنے دو (یعنی نہ تم کسی کے عیب کی ٹوہ لگاؤ اور نہ دوسرے کو اپنے عیب کی ٹوہ لگانے دو)۔

خُلاصۃُ البَاب: اس حدیث میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان کا معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بھاؤ سے براہ راست تعلق ہے ان باتوں سے اگر اجتناب کیا جائے تو معاشرہ میں پھیلنے والی بہت سی خرابیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

بدگمانی کو باتوں کا سب سے بدتر جھوٹ فرمایا گیا ہے چنانچہ جب کوئی شخص کسی کے بارے میں بدگمانی کرتا ہے تو وہ یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ وہ شخص ایسا ایسا ہے اور چونکہ وہ شخص حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اس لئے اس فیصلہ کو جھوٹ ہی کہا جائے گا۔ واضح رہے کہ ''باتوں'' سے مراد وہ باتیں ہیں جو نفس پیدا کرتا ہے اور حقیقت میں وہ شیطان کی طرف سے نفس میں ڈالی جاتی ہیں۔ اسی اعتبار سے بدگمانی کو ''بدترین جھوٹ'' کہا گیا ہے یا یہ کہ اس کو ''بدترین جھوٹ'' کا نام دینا گویا اس کی برائی کو زیادہ سے زیادہ کر کے بیان کرنا مقصود ہے! قرآن کریم میں یوں فرمایا گیا ہے: اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ چنانچہ ان الفاظ میں جس ظن کو گناہ قرار دیا گیا ہے اس

سے بدگمانی مراد ہے اور جیسا کہ علماء نے وضاحت کی ہے جس سے بدگمانی کے بارے میں ممانعت منقول ہے۔ اس سے وہ بدگمانی مراد ہے جو ذہن میں بیٹھ جائے اور اس پر یقین کرلیا وہ بدگمانی مراد نہیں ہے جو محض خیال کے طور پر دل میں گزر جائے اور بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ ''بدگمانی'' گناہ گار اس وقت کرتی ہے جب کہ اس کا ذکر کیا جائے اور اس کو زبان پر لایا جائے۔ نیز بہرصورت اس بدگمانی کے موجب گناہ ہونے کی شرط یہ بھی ہے کہ اس بدگمانی کو قائم کرنے کے لئے کوئی معقول وجہ اور دلیل نہ ہو یا اگر بدگمانی کی بھی معقول وجہ اور دلیل ہو تو بدگمانی نہ کرنے کی بھی کوئی معقول وجہ اور دلیل ہو اور دونوں دلیلیں باہم متعارض ہوں ہاں اگر اس بدگمانی کو درست ثابت کرنے کے لئے کوئی ایسا واضح قرینہ اور معقول دلیل ہو جس کو تسلیم کرنے کے علاوہ اور کوئی چارۂ کار نہ ہو تو ایسی بدگمانی پر مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ اس کو حقیقی معنی میں ''بدگمانی'' کہیں گے۔

تحسس اور تجسس (یعنی ٹوہ اور جاسوسی) بظاہر ایک ہی مفہوم کے حامل دو الفاظ ہیں لیکن علماء نے کئی وجوہ سے ان دونوں کے درمیان فرق ظاہر کیا ہے اس سلسلے میں مختلف اقوال منقول ہیں چنانچہ صاحب قاموس نے جیم کی فصل میں لکھا ہے کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں خبروں کی تلاش میں رہنا جیسا کہ تجسس کے معنی ہیں اور ''جاجوس'' ''وجس'' اسی سے مشتق ہیں جن کے معنی ہیں ایسی پوشیدہ خبریں رکھنے والا جو اچھی نہ ہوں۔ پھر انہوں نے حاء کی فصل میں لکھا ہے کہ ''حاسوس'' کے وہی معنی ہیں جو جاسوس کے ہیں یا یہ کہ ''حاسوس'' خاص طور پر ایسی پوشیدہ خبریں رکھنے والے کو کہتے ہیں جو اچھی ہوں۔ بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں اچھی خبروں کو ہوشیاری اور نرمی کے ساتھ دریافت کرنا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں ان خبروں کو قوت حاسہ کے ذریعہ دریافت کرنا جیسے کوئی شخص کسی بات کو چوری چھپے سنتا اور دیکھتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں کسی شخص کی برائیوں اور عیوب کی تفتیش کرنا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں ان برائیوں اور عیوب کو سننا۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ''تجسس'' کے معنی ہیں دوسروں کے لئے خبر کی ٹوہ میں رہنا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں اپنے لئے کسی خبر کی ٹوہ لگانا! اور طیبیؒ نے یہ کہا ہے کہ اس ارشاد گرامی میں ''تجسس'' مراد ہے خود اپنے طور پر یا کسی کی مدد سے دوسرے لوگوں کے عیوب اور ان کے پوشیدہ ذاتی احوال و معاملات کی ٹوہ لگانا اور ''تحسس'' کے معنی ہیں کسی کی مدد کے بغیر خود اپنے طور پر ٹوہ لگانا! بہر حال اگر حدیث کی مراد لوگوں کے ایسے احوال و معاملات کی لگانے اور ایسی خبروں کی تلاش میں رہنے سے منع کرنا ہے جن کا تعلق عیب و برائی اور کردار و احوال کی کمزوریوں سے ہو تو اس کی ممانعت بالکل ظاہر ہے اور اگر اچھی خبر کی تلاش میں رہنے اور اچھے احوال و معاملات کی ٹوہ میں رہنے سے بھی منع کرنا مراد ہے تو اس صورت میں اس ممانعت کی وجہ یہ بیان کی جائے گی کہ ہوسکتا ہے کہ کسی کے بارے میں کوئی اچھی خبر پانے کے بعد اپنے اندر حسد کا جذبہ پیدا ہو جائے یا طمع و حرص جاگ اٹھے جو کوئی اچھی چیز نہیں ہے لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ کسی کی اچھی خبر کی ٹوہ میں بھی نہ رہا جائے۔

بَاب فِي النَّصِيحَةِ

باب: خیر خواہی کرنے کا بیان

۱۴۸۷: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي

۱۴۸۷: ربیع بن سلیمان' ابن وہب' سلیمان' کثیر' ولید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان شخص دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی

هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ۔

ہے وہ اس کا نقصان روکتا اور غائبانہ طور پر (بھی) اس کی حفاظت کرتا ہے۔

بَاب فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باب: تعلق درست کرانے کی فضیلت

۱۴۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ۔

۱۴۸۸: محمد بن علاء' ابومعاویہ' اعمش' عمرو' سالم' اُمّ درداء' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تم لوگوں کو وہ بات نہ بتلاؤں جو کہ درجہ کے اعتبار سے نماز' روزہ اور زکوۃ سے بہتر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا آپس میں صلح کرا دینا آپس کی لڑائی اور اختلاف مونڈ دینے والی ہے (یعنی دین کو ختم کر دینے والی ہے)

۱۴۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا۔

۱۴۸۹: نصر بن علی' سفیان' زہری (دوسری سند) مسدد' اسمعیل (تیسری سند) احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت حمید بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص نے جھوٹ نہیں بولا کہ جس نے دو شخصوں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے بات بنائی۔ احمد اور مسدد کی روایت میں یہ مذکور ہے کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو کہ لوگوں کے درمیان مصالحت کرائے پھر وہ شخص نیک بات بیان کرے (یا دوسرے کی طرف سے) بات بنائے۔

۱۴۹۰: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِي أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا

۱۴۹۰: ربیع بن سلیمان' ابوالاسود' نافع' ابن الہاد' عبدالوہاب' ابن شہاب' حضرت حمید بن عبدالرحمن اپنی والدہ حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا لیکن تین مواقع میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اس آدمی کو جھوٹا نہیں سمجھتا جو کہ لوگوں کے درمیان صلح کرائے بات بنا کر کہے جس سے میل جول کرانا منظور ہو یا لڑائی کے دوران کوئی بات بنا کر بیان کرے یا شوہر اپنی بیوی سے کہے یا بیوی اپنے شوہر سے کہے۔

الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا۔

توریہ اور جھوٹ:

مطلب یہ ہے کہ صاف طور پر جھوٹ بول دینا تو کسی طرح بھی جائز نہیں البتہ ایسے الفاظ میں بات کہہ دے کہ جس سے بات واقعیت کے خلاف بھی نہ ہو لیکن سننے والا شخص اس کے ظاہری مفہوم سے دوسرے معنی سمجھے ایسا طریقہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جائز ہے شریعت میں اس کو توریہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بَاب فِي الْغِنَاءِ

باب: گانے سے متعلق

۱۴۹۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي الْغَدِ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ۔

۱۴۹۱: مسدد بشر خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ بنت عفراءؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس نبیؐ تشریف لائے اس شب کی صبح کو جس شب میں مَیں اپنے شوہر کے پاس رہی (یعنی میری شادی کی صبح کو آپ میرے پاس تشریف لائے) تو آپ میرے بستر پر جس طریقہ سے تم بیٹھے ہو اسی طرح بیٹھ گئے۔ پھر ہمارے یہاں کی لڑکیوں نے ڈھول بجانا اور گانا شروع کر دیا وہ ہمارے باپ دادا جو کہ غزوۂ بدر میں قتل کر دیئے گئے تھے انکے بارے میں بیان کرنے لگیں۔ یہاں تک کہ ان لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کہنے لگی کہ ہم میں ایک اللہ کے رسول ہیں جو کہ آئندہ کی بات سے واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

شادی میں دَف کا استعمال:

مذکورہ حدیث سے شادی میں دَف بجانے کی گنجائش ثابت ہوتی ہے لیکن اس سے وہ دف مراد ہے کہ جس کی آواز میں گانے کی طرح اُتار چڑھاؤ نہ ہو اور نکاح کے اعلان کے لئے معمولی طور پر دف بجایا جائے اور یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے جس کی مکمل بحث بوادر النوادر میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل طور پر فرمائی ہے۔

۱۴۹۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتْ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ۔

۱۴۹۲: حسن بن علی عبدالرزاق معمر ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حبشی لوگ آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں اپنے نیزے لے کر کھیلے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ

باب: گانے بجانے کی ممانعت کا بیان

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ

۱۴۹۳: احمد بن عبید اللہ ولید بن مسلم سعید سلیمان حضرت نافع سے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک باجے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں دے لیں اور راستہ سے دور ہو گئے (تا کہ گانے کی آواز نہ سن سکیں) اور مجھ سے فرمایا اے نافع اب تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے اُنگلیاں کانوں سے نکال لیں اور فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ ﷺ کو بھی ایسی آواز آئی اور آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔

بَابٌ فِي الْحُكْمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ

باب: ہیجڑوں کے بارے میں

۱۴۹۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَّبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَالُ هَذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ۔

۱۴۹۴: ہارون بن عبداللہ' محمد بن علاء' ابواُسامہ' مفضل' اوزاعی' ابویسار' ابوہاشم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ہیجڑا (یعنی مخنث) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگ لئے تھے آپ نے فرمایا اس کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص عورت بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا اور اسے شخص کو (مقام) نقیع کی طرف نکال دیا گیا (یعنی اس کو شہر بدر کر دیا گیا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس شخص کو قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا مجھے نمازی لوگوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا گیا ہے ابواُسامہ نے کہا نقیع مدینہ منورہ سے باہر ایک مقام کا نام ہے اور یہ بقیع نہیں ہے۔

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِيهَا إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ۔

۱۴۹۵: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' ہشام' ان کے والد عروہ' زینب' اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ انکے پاس تشریف لائے اور انکے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا وہ انکے بھائی عبداللہ سے کہہ رہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کل (شہر) طائف کو فتح فرما دیں گے تو میں تم کو ایک عورت بتلاؤں گا کہ جب وہ عورت سامنے آتی ہے تو چار تہیں لے کر سامنے آتی ہے اور جس وقت وہ پشت پھیرتی ہے تو وہ آٹھ تہیں لے کر جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا ان ہیجڑوں کو اپنے گھروں سے نکال دو (اسلئے کہ وہ عورتوں کی اچھائی برائی سے واقف ہیں اور انکو عورتوں کی طرف رغبت ہوتی ہے)۔

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ شَيْخٍ شَهِدَ أَبَا وَائِلٍ فِي وَلِيمَةٍ فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ يَتَلَعَّبُونَ يُغَنُّونَ فَحَلَّ أَبُو وَائِلٍ حَبْوَتَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ۔

۱۴۹۶: مسلم بن ابراہیم ہشام یحییٰ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی مخنث اور ہیجڑوں پر اور ان عورتوں پر جو مردانہ رنگ ڈھنگ اختیار کریں اور ارشاد فرمایا تم انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ۔

۱۴۹۷: مسلم بن ابراہیم ہشام یحییٰ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہیجڑوں پر اور مردانہ عورتوں پر اور ارشاد فرمایا ہیجڑوں کو اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں ہیجڑے کو نکال دو۔

خلاصۃ الباب: مُخَنَّثْ یا مُخَنِّثْ (زیادہ صحیح مُخَنَّثْ ہی ہے) اصل "خنث" ہے جس کے لغوی معنی نرمی اور شکستگی کے ہیں۔ مخنث اس مرد کو کہتے ہیں جو عورتوں کا سا لباس پہنے عورتوں کی طرح ہاتھ پیروں کو مہندی کے ذریعہ رنگین کرے بات چیت میں عورتوں کا لب ولہجہ اختیار کرے اور اسی طرح جملہ حرکات وسکنات میں عورتوں کا انداز اپنائے ایسے مرد کو ہماری بول چال میں ہیجڑہ یا زنانہ بھی کہا جاتا ہے۔ مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ ان کے اعضاء جسم اور انداز میں خلقی اور جبلی طور پر عورتوں کی سی نرمی و لچک ہوتی ہے گویا ان میں قدرتی طور پر عورتوں کے اوصاف و عادات ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض مرد اگرچہ اپنے اعضاء جسم اور خلقت وجبلت کے اعتبار سے مکمل مرد ہوتے ہیں مگر جان بوجھ کر اپنے کو عورت بنانا چاہتے ہیں چنانچہ وہ بات چیت کے انداز اور رہن سہن کے طور طریقوں میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنے فوطے اور عضو تناسل کٹوا کر نامرد بھی بن جاتے ہیں۔ مخنثوں کی اسی قسم کے حق میں لعنت و مذمت فرمائی گئی ہے۔ اس کے برخلاف پہلی قسم اس لعنت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ تو معذوری کی شکل ہے اس میں اپنے قصد وارادہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

اسی طرح ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی گئی ہے جو اپنے آپ کو وضع قطع رہن سہن اور لباس وغیرہ میں مردوں کے مشابہ بناتی ہیں۔ شرعۃ الاسلام کی شرح میں لکھا ہے کہ مہندی لگانا عورتوں کے لئے تو مسنون ہے اور مردوں کے لئے بلاعذر لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں کی مشابہت لازم آتی ہے۔ اس قول سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے مہندی سے بالکل عاری رہنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں اس کی مردوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ

باب: گڑیوں سے کھیلنے کا بیان

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ

۱۴۹۸: مسدد حماد ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی تو بعض مرتبہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور لڑکیاں بیٹھی ہوتیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ۔

جب آپ تشریف لاتے تو وہ لڑکیاں چلی جاتیں اور جب آپ تشریف لے جاتے تو وہ لڑکیاں آ جاتیں۔

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ۔

۱۴۹۹: محمد بن عوف' سعید بن ابی مریم' یحییٰ بن ایوب' عمارۃ' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لائے اور میرے گھر کے طاق پر پردہ پڑا تھا (اس میں گڑیاں رکھی تھیں) ہوا جو چلی تو پردہ کا ایک کونا ہوا سے اُڑ گیا اور میرے کھیلنے کی گڑیاں نظر آنے لگیں۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا میری گڑیاں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ان گڑیوں میں ایک گھوڑا تھا جس کے دونوں پر کپڑے کے تھے آپ نے فرمایا یہ گڑیوں کے درمیان مجھے کیا نظر آ رہا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا گھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کے اُوپر یہ کیا لگے ہوئے ہیں؟ میں نے عرض کیا اس پر پَر لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا گھوڑے کے بھی پَر ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کیا آپ نے نہیں سنا' حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والے گھوڑے تھے' یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کے مبارک داڑھیں کھل گئیں۔

خلاصۃ الباب: یوں تو ہر طرح کی تصویر اور مورت بنانا ناجائز ہے تاہم اکثر علماء نے لڑکیوں کے لئے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے یعنی ان کے نزدیک لڑکیوں کے حق میں گڑیاں بنانا مباح ہے لیکن امام مالکؒ نے مردوں کو ان کا خریدنا مکروہ قرار دیا ہے اور بعض علماء نے مذکورہ اباحت کو منسوخ قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي الْأُرْجُوحَةِ

باب: جھولے کے بارے میں

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَنِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ أَوْ سِتٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَ نِسْوَةٌ وَقَالَ بِشْرٌ فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ فَذَهَبْنَ بِي وَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي فَأُتِيَ بِي رَسُولُ

۱۵۰۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے اور میں اس وقت جھولا جھول رہی تھی' میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے اور وہ مجھے لے گئیں اور مجھے سنوار کر خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جماع کیا۔ اس وقت میں نو سال کی تھی۔

اللّٰهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ وَأَنَا عَلَى الْأُرْجُوحَةِ وَمَعِي صَوَاحِبَاتِي فَأَدْخَلْنَنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ۔

۱۵۰۱: بشر بن خالد' ابواُسامہ' ہشام بن عروہ سے یہی روایت بیان کی گئی ہے کہ میں ایک جھولے پر تھی اور میرے ہمراہ سہیلیاں تھیں وہ مجھے ایک کوٹھری میں لے گئیں وہاں پر انصار کی کچھ خواتین تھیں انہوں نے کہا آؤ خیر و برکت کے ساتھ۔ (یعنی مبارک ہو)

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَعَلَى أُرْجُوحَةٍ بَيْنَ عِذْقَيْنِ فَجَاءَتْنِي أُمِّي فَأَنْزَلَتْنِي وَلِي جُمَيْمَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۵۰۲: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' محمد بن عمرو' یحییٰ بن عبد الرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم جب مدینہ منورہ آئے اور قبیلہ بنی حارث بنی خزرج کے پاس ٹھہرے تو اللہ کی قسم میں اس وقت جھولے پر تھی تو میری والدہ صاحبہ تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے اُتارا۔ اس وقت میرے سر پر چھوٹے چھوٹے بال تھے پھر راوی نے حدیث کو اخیر تک بیان کیا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

باب: شطرنج کھیلنے کی ممانعت کا بیان

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

۱۵۰۳: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' موسیٰ' سعید' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی شطرنج کھیلے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ۔

۱۵۰۴: مسدد' یحییٰ' سفیان' علقمہ' حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی شطرنج کھیلے (تو وہ شخص ایسا ہے کہ) گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

شطرنج کھیلنا:

مطلب یہ ہے کہ شطرنج کھیلنا ایسا ہے کہ جیسے خنزیر کے گوشت میں ہاتھ ڈالنا' ابن ماجہ شریف کی حدیث میں شطرنج کو نَرْدِ شِیْر سے تعبیر فرمایا گیا ہے بہرحال شطرنج کھیلنے کی سخت ممانعت بیان فرمائی گئی ہے۔ حنفیہ شطرنج کھیلنے کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ایک اور روایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ۔

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے ''شطرنج عجمی لوگوں یعنی غیر مسلم قوموں کا جوا ہے''۔ مطلب یہ

ہے کہ غیر مسلم قوموں کے لوگ شطرنج کے ذریعہ حقیقتاً جوا کھیلتے ہیں یا شطرنج کھیلنا صورۃً ان کے جوئے کی مشابہت رکھتا ہے اور ان کی ہر طرح کی مشابہت اختیار کرنا ممنوع ہے۔

ہدایہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد گرامی ''جس شخص نے شطرنج یا نردشیر کھیلا اس نے گویا سوّر کے خون میں اپنا ہاتھ ڈبویا'' کی بنیاد پر نردشیر اور شطرنج کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔ جامع صغیر میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ شطرنج کھیلنے والا ملعون ہے اور جس شخص نے دلچسپی کے ورغبت کے ساتھ شطرنج کی طرف دیکھا گویا اس نے سوّر کا گوشت کھایا اور بعض کتابوں میں جو یہ نقل کیا گیا ہے کہ امام شافعیؒ نے شطرنج کے کھیل کو کچھ شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے تو نصاب الاحتساب میں امام غزالیؒ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی یہ کھیل مکروہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ شافعیؒ پہلے اس کے جواز کے قائل رہے ہوں گے لیکن پھر انہوں نے اس قول سے رجوع کرلیا۔ درمختار وغیرہ کتابوں میں لکھا ہے کہ اس طرح کے سب کھیل مکروہ ہیں۔

بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

باب: کبوتر بازی کا بیان

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً.

۱۵۰۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو کبوتر کا پیچھا کررہا تھا تو آپ نے فرمایا (یہ شخص) شیطان ہے جو شیطانہ کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔

کبوتر بازی کرنا:

مطلب یہ ہے کہ ہر وہ کھیل یا تفریح جو اللہ کے ذکر سے غافل کرے وہ منع ہے کبوتر بازی میں بھی انسان یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے اس لئے آپ نے اس سے بھی منع فرمایا اور مذکورہ حدیث میں کبوتر کے پیچھے اس شخص کو دیکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے اس شخص کو کبوتر اُڑاتے ہوئے دیکھا۔ بہرحال کبوتر پالنا وحشت دور کرنے اور خوش طبعی کے لئے اگرچہ درست ہے لیکن کبوتر بازی اور کبوتر اُڑانا منع ہے اور اس پر شرط لگانا حرام ہے۔ رسالہ احکام القمار میں حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جائز اور ناجائز کھیل کی تفصیلی بحث بیان فرمائی ہے اس بارے میں رسالہ کھیل کود کے شرعی احکام مصنفہ مفتی محمود اشرف بھی لائق دید ہے۔

خلاصۃ الباب: اس شخص کو شیطان اس لئے فرمایا ہے کہ وہ حق سے بعد اختیار کئے ہوئے تھا اور لایعنی و بے مقصد کام میں مشغول تھا اور ان کبوتروں کو اس بنا پر شیطان فرمایا کہ انہوں نے اس شخص کو بازی اور لہو ولعب میں مشغول کر کے ذکر الٰہی اور دین و دنیا کے دوسرے کاموں سے باز رکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور نوویؒ نے لکھا ہے کہ انڈے سے بچے حاصل کرنے کے لئے دل کو بہلانے کی خاطر اور نامہ بری کے مقصد سے کبوتروں کو پالنا بلاکراہت جائز ہے لیکن ان کو اڑانا مکروہ ہے۔

بَابٌ فِي الرَّحْمَةِ

باب: شفقت کرنا

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي

۱۵۰۶: مسدد' ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان' عمر' حضرت ابوقابوس مولیٰ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ

قَابُوسَ مَوْلَى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ۔

نے ارشاد فرمایا' رحم کرنے والوں پر رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) رحم نازل فرمائے گا۔تم لوگ اہلِ زمین پر رحم کرو' جو آسمان میں ہے وہ تمہارے اُوپر رحم فرمائے گا۔مسدد نے اپنی روایت میں مولیٰ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا۔

رحم کرنے کا مطلب:

مطلب یہ ہے کہ تم زمین والوں پر رحم کرو' اللہ تعالیٰ تم اُوپر رحم کرے گا۔ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے جو شخص اپنے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ فَقَالَ إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔

۱۵۰۷: حفص بن عمر (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' منصور' ابوعثمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کہ سچے تھے اور ان کو لوگ سچا سمجھتے تھے جو اس حجرے میں رہا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شفقت' مہربانی' رحمت اور نرمی نہیں چھینی جاتی ہے مگر بدنصیب شخص سے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۵۰۸: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابن سرح' سفیان' ابن نجیح' ابن عامر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

نصیحت کے بارے میں:

لفظ نصیحت کے مختلف معنی ہیں حدیث مذکور میں نصیحت کے معنی خلوص کے ہیں ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے "الدین النصیحة" یعنی دین نصیحت ہے اور نصیحت کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بھی ہے اور اللہ کی مخلوق اور حکام سے بھی ہے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ نصیحت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور تمام اعمالِ صالحہ اس کی رضامندی کے لئے کرے اور مسلمانوں کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے یعنی اچھائیوں کا حکم اور برائیوں سے روکے اور مسلمان

حکام کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ نیک کاموں میں ان کی فرمانبرداری کرے اور بلاوجہ شرعی ان کی نافرمانی نہ کرے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ آپ کی نبوت کی تصدیق کرے اور آپ کے احکام کی فرمانبرداری کرے اور آپ نے جن اُمور سے منع فرمایا ہے اس سے باز آ جائے۔

١٥٠٩: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

١٥٠٩: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' عطاء' حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے۔ خیر خواہی کا نام ہے خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کس کس کے ساتھ یارسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور مسلمانوں کے امراء اور حکام کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ۔

بَاب فِي النَّصِيحَةِ

باب: خیر خواہی کے بارے میں

١٥١٠: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوْ اشْتَرَاهُ قَالَ أَمَا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ۔

١٥١٠: عمرو بن عون' خالد' یونس' عمرو بن سعید' حضرت ابوزرعہ بن عمر بن جریر' حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سننے اور فرمانبرداری پر بیعت کی (یعنی آپ جس بات کا حکم فرمائیں گے ہم اس کو تسلیم کریں گے) اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی پر (بیعت کی) حضرت جریر جب کوئی شے فروخت کرتے یا خرید تے تو یہ فرماتے کہ بھائی صاحب ہم تم سے جو شے لے رہے ہیں وہ ہمیں اس چیز سے زیادہ پسند ہے جو تمہیں دے رہے ہیں اب تم کو اختیار ہے۔

خلاصۃ الباب: خیر خواہی پر بیعت ...... کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ چیز واجب ہے کہ وہ ہر حالت میں ایک دوسرے کے خیر خواہ و ہمدرد رہیں' جو مسلمان سامنے ہے اس کے ساتھ بھی خیر خواہی کی جائے اور جو نظروں سے دور ہے اس کے ساتھ بھی خیر خواہی کریں' یہ طرز عمل اختیار نہ کرنا چاہئے کہ جب کسی مسلمان کے سامنے آئیں تو اس کے ساتھ تملق یعنی خوشامد چاپلوسی کا رویہ اپنائیں اور جب وہ سامنے نہ ہو تو غیبت کریں یہ خالص منافقانہ رویہ ہے اور منافقوں کی خاصیت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ میں ہر ایک مسلمان کے ساتھ بھلائی کروں گا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤں گا۔

بَاب فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ

باب: مسلمانوں سے تعاون کرنا

١٥١١: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ

١٥١١: ابوبکر' عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' جریر (دوسری سند) واصل'

الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ وَاصِلٌ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ۔

اسباط' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے کوئی دُنیاوی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اُوپر سے قیامت کی تکلیف دُور کرے گا اور جو شخص کسی نادار شخص پر آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دُنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا عوب چھپائے اتو اللہ تعالیٰ اس شخص کا دُنیا اور آخرت میں عیب چھپائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہے گا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عثمان نے (حدیث کی سند میں) ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کو اور (حدیث شریف کے متن میں) وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

۱۵۱۲: محمد بن کثیر' سفیان' ابومعاویہ' ربعی' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ایک نیک کام صدقہ ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اسی کے اجر کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً
''جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے''۔

بَابٌ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

باب: نام تبدیل کرنا

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَائَكُمْ۔

۱۵۱۳: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد' ہشیم' داؤد' عبداللہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے آباء و اجداد کے ناموں سے بلائے جاؤ گے تو تم لوگ اچھے نام رکھا کرو۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۵۱۴: ابراہیم' عباد' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو تمام

عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ ابْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ۔

۱۵۱۵: ہارون بن عبداللہ، محمد بن مہاجر، عقیل، حضرت ابووہب جشمی سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حضرات انبیاء علیہم السلام کے نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں میں زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں اور تمام ناموں سے سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور تمام ناموں میں برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

۱۵۱۶: موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ کو ان کی پیدائش کے وقت خدمت نبوی میں لے گیا اس وقت آپ ایک عبا پہنے ہوئے اپنے اُونٹ کو دوا لگا رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کھجور ہے میں نے عرض کی جی ہاں پھر میں نے چند کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے ان کو اپنے مُنہ میں ڈال لیا اور ان کو چبا کر بچہ کا مُنہ کھولا اور ان کو اس بچہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ بچہ اپنی زبان چلانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھجور انصار کی جان ہے۔ پھر آپ نے اس لڑکے کا نام عبداللہ رکھا۔

خلاصۃ الباب: بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس ارشاد گرامی سے مراد ہے کہ یہ دونوں نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن انبیاء کے ناموں کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ یہ دونوں نام اسم محمد سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہیں بلکہ پسندیدگی میں ان دونوں کا درجہ یا تو اسم محمد کے درجہ سے کم ہے یا برابر ہے۔

بَاب فِي تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ

باب: برے نام کو تبدیل کر لینا چاہئے

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ۔

۱۵۱۷: احمد بن حنبل، مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصیہ کا نام تبدیل فرما دیا اور ارشاد فرمایا تم تو جمیلہ ہو۔

خلاصۃ الباب: عربی زبان میں عاصیہ کے معنی گناہ کرنے والی کے ہیں یہ نام ایک برا نام تھا۔ اس وجہ سے آپ نے اس نام کو تبدیل فرما کر ان کا نام جمیلہ تجویز فرمایا لفظ جمیلہ جمیل سے بنا ہے جس کے معنی خوبصورت کے ہیں ایسا نام عورتوں کے لئے ایک اچھا نام ہے اور یہ عاصیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھی۔ زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کا نام عاصی یا عاصیہ رکھتے تھے اس کے لفظی معنی نافرمان' سرکش' متکبر اور خدا اور اس کے دین کا مخالف ہیں چنانچہ زمانۂ اسلام کے ظہور کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس طرح کے نام رکھنے کو ناپسند فرمایا اور جس کسی کا نام عاصی یا عاصیہ تھا اس کو بدل کر دوسرا نام رکھ دیا اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کو بدل دینا مستحب ہے۔

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا مُرَّةَ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ۔

۱۵۱۸: عیسیٰ بن حماد لیث ' یزید' محمد بن اسحق' حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی صاحبزادی کا کیا نام رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا برہ (یعنی نیک بخت نام رکھا ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے آپ کو پاک باز نہ کہو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے کہ تم میں سے کون نیک بخت ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ۔

۱۵۱۹: مسدد' بشر' بشیر' ان کے چچا' حضرت اُسامہ بن اخدری سے روایت ہے کہ ایک شخص کا نام ان شخصوں میں سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اصرم تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اصرم (یعنی کاٹ دینے والا) آپ نے ارشاد فرمایا نہیں تم زرعہ ہو (زرعہ کے معنی کھیتی اُگانے والے کے ہیں)

خلاصۃ الباب: ''اصرم' صرم سے مشتق ہے جس کے معنی قطع و برید کرنا' ترک سلام و کلام کرنا اور درخت کاٹنا ہیں ان معنی کی مناسبت سے آپ ﷺ نے اصرم نام کو ناپسند فرمایا اور اس کے بجائے مذکورہ نام رکھ دیا یہ لفظ زراعت سے ماخوذ ہے اور اپنے معنی کے اعتبار سے جود و سخاوت اور خیر و برکت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اس حدیث سے قبل اور بعد میں آنے والی احادیث میں امام ابوداؤد نے آنحضرت ﷺ کی طرف سے جن ناموں کے بدلے جانے کا ذکر کیا ہے ان میں عاص' عاصی کا مخفف ہے یہ نام لفظی مفہوم کے اعتبار سے عصیان و سرکشی' عدم اطاعت اور نافرمانی پر دلالت کرتا ہے جب کہ مؤمن کی خصوصیت اطاعت و فرمانبرداری ہے اس لئے کسی مؤمن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ عاص یا عاصیہ نام رکھے۔

عزیز چونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم پاک ہے اس لئے عبدالعزیز نام رکھنا تو مناسب ہے لیکن صرف ''عزیز'' نام غیر موزوں ہے۔ علاوہ ازیں یہ لفظ غلبہ و قوت عزت اور زور آوری پر دلالت کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان ہے جب کہ بندے کی

شان ذلت وانکساری' خضوع اور فروتنی ہے۔ اسی طرح حمید نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کی صفات میں سے ایک اسم ہے اور بطریق مبالغہ اس کی ایک صفت ہے اس اعتبار سے کسی شخص کا نام عبدالحمید موزوں ہے کریم وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

''عتلہ'' نام کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ناپسند فرمایا کہ اس میں غلظت وشدت اور سختی کے معنی نکلتے ہیں جب کہ مؤمن کو نرم و ملائمت کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے۔

شیطان نام رکھنا نہ صرف اس ذات کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے بلکہ اس کے لفظی مفہوم کے اعتبار سے بھی نہایت غیر موزوں ہے کیونکہ لفظ شیطان یا تو ''شیط'' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں جل جانا ہلاک ہو جانا یا ''شطن'' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں خدا کی رحمت سے دور ہونا۔

''حکم'' حاکم کا مبالغہ ہے اور حقیقی حاکم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ بس اسی کا حکم قابل نفاذ بھی ہے اور لائق اطاعت بھی اس اعتبار سے حکم نام بھی غیر موزوں ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالحکم کی کنیت کو پسند نہیں فرمایا جیسا کہ پیچھے روایت گزری ہے تو حکم نام کا تغیر بطریق اولیٰ مناسب ہے۔

غراب نام کی ناپسندیدگی کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ غراب کوے کو کہتے ہیں جو جانوروں میں پلید جانور ہے وہ مردار اور نجاست کھاتا ہے دوسرے یہ کہ اس کے معنی دوری کے ہیں۔

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ هَانِءٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ۔

۱۵۲۰: ربیع' یزید' ان کے والد' ان کے دادا' حضرت شریح' اپنے والد ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ خدمت نبوی میں اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ان کی قوم کے لوگ ان کو ابو الحکم کے نام سے پکارتے ہیں آپ نے ان کو طلب فرمایا اور فرمایا کہ حکم تو (صرف) اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے تمہارا نام ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میری قوم کے لوگ جب کسی معاملہ میں اختلاف کرتے ہیں تو میرے پاس آتے ہیں میں اس معاملہ کا اس طرح فیصلہ کرتا ہوں کہ فریقین رضامند ہو جاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا عمدہ بات ہے؟ پھر دریافت فرمایا تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ میں نے عرض کیا شریح' مسلم' عبداللہ۔ آپ نے فرمایا ان تمام میں بڑا بیٹا کون ہے؟ میں نے عرض کیا شریح' آپ نے فرمایا بس تم ابوشریح ہو۔

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۱۵۲۱: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' زہری' حضرت سعید بن مسیّب اپنے والد اور وہ ان کے دادا حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ قَالَ سَعِيدٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمَّى حَرْبًا سَلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ وَشَعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شَعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رِشْدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ۔

کہ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حزن' آپ نے فرمایا تم سہل ہو۔ اس شخص نے عرض کیا سہل کو تو لوگ (پاؤں) میں روند دیتے ہیں اور رُسوا کرتے ہیں۔ سعید نے بیان کیا میں سمجھا کہ ہم لوگوں کے خاندان میں کچھ شدت اور تکلیف پیش آنے والی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عاص' عزیز' عتلہ' شیطان' حکم' غراب' حباب' شہاب کا نام تبدیل فرما دیئے اور آپ نے شہاب کا نام (تبدیل فرما کر) ہشام نام رکھ دیا' اور حرب (نام تبدیل فرما کر) سلم نام رکھ دیا اور مضطجع کے بدلہ منبعث نام رکھ دیا اور جس زمین کا نام عفرہ تھا آپ نے اس نام کو تبدیل فرما کر خضرہ نام رکھ دیا اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنوالزنیہ کا نام بنورشدہ رکھا اور اور بنی مغویہ کا نام بنی رشدہ تجویز فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا میں نے ان ناموں کی تبدیلی کی اسناد بوجہ اختصار بیان نہیں کیں۔

درست اور غیر درست نام:

مذکورہ حدیث میں بعض ایسے نام مذکور ہیں کہ جن سے کسی کو موسوم کرنا درست نہیں۔ حزن دُشوار گزار اور سخت زمین کو کہا جاتا ہے۔ آپ نے اس کے بجائے سہل نام تجویز فرمایا۔ سہل کے معنی آسانی کے بھی ہیں اور نرم اور عمدہ زمین کو بھی سہل کہا جاتا ہے اور عاص کے معنی نافرمان اور گنہگار کے ہیں اور عزیز اللہ تعالیٰ کا نام ہے اس لئے اس نام سے منع فرمایا البتہ عبدالعزیز نام میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عتلہ کے معنی شدت اور سختی کے ہیں اور غراب کوے کو کہتے ہیں اور اس کے معنی دُوری کے بھی ہیں اور حباب شیطان کا دوسرا نام ہے اور شہاب' شیطان کو مار بھگانے کے لئے ایک شعلہ ہے حرب کے معنی لڑائی' جنگ کے ہیں آپ نے اس کے بدلے سلم نام رکھا اس کے معنی صلح کے ہیں اور مضطجع کے معنی لیٹنے والے کے ہیں اور منبعث کے معنی اُٹھنے والا ہیں۔ عفرہ بنجر زمین کو کہتے ہیں اور خضرہ سرسبز و شاداب کو۔

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔

۱۵۲۲: ابوبکر بن ابی شیبہ' ہاشم' ابوعقیل' مجالد' سعید' شعبی' حضرت مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی انہوں نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا مسروق بن الاجدع۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے۔

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ۔

۱۵۲۳: نفیلی' زہیر' منصور' بلال' ربیع' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے غلام کا نام رباح نہ رکھو اور نہ ہی یسار نام رکھو اور نہ نجیح اور نہ افلح نام رکھو کیونکہ جب تم معلوم کرو گے کیا (وہ) وہاں ہے؟ پھر دوسرا شخص کہے گا نہیں ہے۔ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ یہ صرف چار نام ہیں اب مجھ پر زیادہ کی تہمت نہ لگاؤ۔

تشریح: رباح کے معنی نفع کے ہیں اور یسار کے معنی مالداری' نجیح کے معنی نجات' افلح کامیابی۔ آپ نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ جب ان میں سے کسی کے متعلق دریافت کیا جائے اور کوئی جواب دے کہ وہ یہاں نہیں ہے تو دریافت کرنے والا بدفالی کا شکار ہوسکتا ہے اور بدفالی سے تو ہم پرستی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا۔

۱۵۲۴: احمد بن حنبل' معتمر' رکین' ان کے والد' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو اپنے غلاموں کا چار ناموں میں سے نام رکھنے سے منع فرمایا۔ (وہ نام یہ ہیں) افلح' یسار' نافع' رباح۔

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَدْرِي ذَكَرَ نَافِعًا أَمْ لَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَثَمَّ بَرَكَةُ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ۔

۱۵۲۵: ابوبکر بن ابی شیبہ' محمد بن عبید' اعمش' ابوسفیان' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں زندہ رہا تو میں ان شاء اللہ اپنی اُمت کو منع کروں گا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے' اعمش نے بیان کیا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ ابوسفیان نے نافع بھی بیان کیا یا نہیں؟ کیونکہ ایک آدمی معلوم کرتا ہے کہ اس جگہ برکت ہے وہ کہتا ہے نہیں ہے (اس لئے یہ ایک بری فال ہوئی) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابوزبیر نے جابر سے انہوں نے' آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں لفظ برکت کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِإِسْنَادِهِ

۱۵۲۶: احمد بن حنبل' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کو لوگ (دُنیا میں) بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں گے۔ (حالانکہ شہنشاہ تو اللہ تعالیٰ ہیں) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شعیب نے ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں اخنع کے بجائے

قَالَ أَخْنَى اسْمٍ۔

اخنا اسم ہے۔

بَاب فِي الْأَلْقَاب

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي بَنِي سَلِمَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا فُلَانُ فَيَقُولُونَ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ۔

باب: برے القاب

۱۵۲۷: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' داؤد' عامر' حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کی یعنی قبیلہ بنی سلمہ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا﴾ یعنی ایک دوسرے کو برے ناموں سے نہ پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام اچھا نہیں ہے ابوجبیرہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم میں سے کوئی شخص نہیں تھا کہ جس کے دو تین نام نہ ہوں (لیکن وہ شخص بعض نام لینے سے خوش ہوتا ہے اور بعض نام لینے سے ناراض ہوتا تھا) تو آنحضرت ﷺ پکارتے اے فلاں! تو لوگ آپ سے عرض کرے یارسول اللہ ﷺ آپ خاموش رہیں۔ اس لئے وہ شخص اس نام سے غصہ ہوتا ہے اس پر یہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ نازل ہوئی۔

بَاب فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنَّى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ۔

باب: جو شخص ابوعیسیٰ کنیت رکھے

۱۵۲۸: ہارون' ان کے والد' ہشام' حضرت زید بن اسلم اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادہ کو اس بات پر مارا کہ اس نے ابوعیسیٰ اپنی کنیت رکھی تھی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم کو ابوعبداللہ کنیت رکھنا کافی نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا میری کنیت آنحضرت ﷺ نے رکھی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے گئے تھے اور ہم لوگ تو ایک جھنجھناہٹ میں ہیں یا یہ فرمایا کہ ہم لوگ تو اپنے جیسے لوگوں میں ہیں پھر حضرت مغیرہ ہمیشہ ابوعبداللہ کی کنیت سے پکارے جاتے تھے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تواضع:

مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری اور آنحضرت ﷺ کی کیا مثال۔ آپ کے تمام گناہ یعنی لغزشیں معاف فرما دی گئیں اور ہم تو عام آدمی ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو ابوعیسیٰ کنیت رکھنے سے اس وجہ سے منع فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں مسلمانوں کا مشرکین سے کافی میل جول تھا ایسا نہ ہو کہ جہالت کی وجہ سے کفریہ عقیدہ دل میں آجائے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی باپ تھے جیسا کہ عیسائی کہتے تھے نعوذ باللہ۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ۔

باب: کوئی شخص دوسرے کے بیٹے کو کہے اے میرے بیٹے!

۱۵۲۹: عمرو بن عون (دوسری سند) مسدد' ابن محبوب' ابوعوانہ' ابوعثمان' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو فرمایا اے میرے بیٹے! (آپ ﷺ نے شفقت و محبت سے ان کو بیٹا کہہ کر پکارا اور اس طرح پکارنا درست ہے)۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کا بیان

۱۵۳۰: مسدد' ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان' ایوب سختیانی' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طریقہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوصالح نے روایت کیا ہے اور اسی طریقہ سے ابوسفیان کی جابر سے اور ابن منکدر کی حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بِهَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي

باب: جس کی رائے میں نام محمد رکھنا اور کنیت ابو القاسم رکھنا درست نہیں اس کی دلیل

۱۵۳۱: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو شخص میری کنیت رکھے وہ میرا نام نہ رکھے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عجلان نے اسی طریقہ سے' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور حضرت ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

هُرَيْرَةَ مُخْتَلِفًا عَلَى الرِّوَايَتَيْنِ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِيهِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ۔

تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے کچھ اختلاف روایات کے ساتھ نقل کیا ہے اور اسی طریقہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عبد الرحمٰن کی' کچھ اختلاف کے ساتھ روایت ہے اس روایت کو ثوری' ابن جریج نے ابوزبیر کی طرح روایت کیا ہے اور معقل نے ابن سیرین کی طرح اور موسیٰ بن یسار اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے اس میں حماد بن خالد اور ابن فدیک نے اختلاف کیا ہے۔

بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا

باب: کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت کا بیان

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۳۲: عثمان' ابوبکر' ابو اُسامہ' فطر' منذر' حضرت محمد بن الحنفیہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا یارسول اللہ! اگر آپ کے (وصال کے) بعد میرے یہاں کسی لڑکے کی پیدائش ہوتو میں اس لڑکے کا نام آپ کے نام پر رکھوں گا اور اس کی کنیت بھی وہی رکھوں گا جو کہ آپ کی کنیت ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے (حضرت) ابوبکر صدیق بن شیبہ نے لفظ قُلْتُ نہیں فرمایا بلکہ بیان فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي۔

۱۵۳۳: نفیلی' محمد بن عمران' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ میرے ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی ہے۔ میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابو القاسم رکھی ہے پھر مجھ سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس کو برا سمجھتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کیا وجہ ہے کہ میرا نام رکھنا تو صحیح ہو اور میری کنیت رکھنا صحیح نہ ہو؟ یا فرمایا میری کنیت حرام ہو اور میرا نام رکھنا جائز ہو۔

خلاصۃ الباب: کنیت اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ذات کی نسبت باپ یا بیٹے کی طرف کر کے اپنے کو مشہور و متعارف کرائے جیسے ابن فلاں یا ابوفلاں یعنی فلاں کا بیٹا فلاں کا باپ وغیرہ یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کنیت اس نام کو کہتے ہیں جو باپ' بیٹا یا بیٹی' ماں کے تعلق سے بولا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اور حدیث مبارکہ میں تقسیم کرنے والا بھی کہا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ یہ صفت تمہارے اندر موجود نہیں ہے اور تم اس مقام پر فائز نہیں ہو اس لئے تم میری کنیت کو اختیار کرنے کے مجاز نہیں البتہ اپنا نام یا اپنی اولاد کا نام لفظ اور

صورۃً میرے نام پر رکھ سکتے ہو۔ حاصل یہ کہ میں محض اس سب سے ابوالقاسم نہیں ہوں کہ میرے بیٹے کا نام قاسم ہے بلکہ مجھ میں قاسمیت کے معنی کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے بایں اعتبار کہ مجھ کو دینی و دنیاوی امور و دولت کا تقسیم کنندہ قرار دیا گیا ہے لہٰذا جب میں نہ تو ذات کے اعتبار سے اور نہ صفات کے اعتبار سے تم میں سے کسی بھی شخص کی مانند ہوں تو تم کو میری کنیت پر اپنی کنیت مقرر نہ کرنی چاہئے۔ واضح رہے کہ اس صورت میں ابو کے معنی باپ کے نہیں ہوں گے بلکہ اس وصف کے مالک ہوں گے جیسا کہ کسی شخص کو ابوالفضل کہا جائے درآنحالیکہ اس کے بیٹے کا نام فضل نہ ہو۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ محمد نام رکھنا تو جائز ہے لیکن ابوالقاسم کنیت مقرر کرنا درست نہیں ہے خواہ یہ صورت ہو کہ جس شخص کا نام محمد ہو وہ ابوالقاسم کو اپنی کنیت قرار دینا چاہے اور خواہ یہ صورت ہو کہ نام کچھ اور ہو اور محض کنیت ابوالقاسم مقرر کرنا چاہے۔ حاصل یہ کہ کسی بھی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ابوالقاسم کو اپنی کنیت قرار دے خواہ اس کا نام محمد ہو یا کچھ اور ہو۔ چنانچہ حضرت امام شافعیؒ اور اصحاب ظواہر کا یہی قول ہے اور وہ انہیں حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں۔ دوسرا قول محمد شیبانیؒ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ نام اور کنیت کو ایک ساتھ جمع کرنا درست نہیں ہے یعنی جس کا نام محمد ہو وہ اپنی کنیت ابوالقاسم نہ رکھے البتہ جس کا نام محمد نہ ہو اس کو صرف ابوالقاسم کہنا کہلانا جائز ہے۔ ان کے نزدیک ان دونوں حدیثوں کا مطلب یہی ہے کہ کوئی شخص اپنی ذات کے لئے اس نام و کنیت کو ایک ساتھ اختیار نہ کرے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرنا بھی جائز ہے یعنی جس شخص کا نام محمد ہو وہ بھی اپنی کنیت ابوالقاسم رکھ سکتا ہے اس قول کی نسبت حضرت امام مالکؒ کی طرف کی جاتی ہے ان کا کہنا ہے کہ جن احادیث میں اس کی ممانعت منقول ہے وہ منسوخ ہیں۔ چنانچہ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ اس ممانعت کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ جائز ہے۔ اس جماعت کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا تو میں اس کا نام اور کنیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام و کنیت کی طرح رکھوں گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ حضرت محمد بن الحنفیہؒ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی۔ ایک اور جماعت کہ جس کا قول ناقابل اعتماد ہے یہ کہتی ہے کہ کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا تمام اقوال کی روشنی میں جو قول سب سے صحیح اور حنفی مسلک کے مطابق ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنا تو جائز بلکہ مستحب ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر اپنی کنیت رکھنا اگرچہ اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے ہو ممنوع ہے۔ اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ ممنوع تر تھا اسی طرح نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنا بطریق اولیٰ ممنوع ہوگا۔ جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکورہ بالا روایت کا تعلق ہے تو وہ ان کے ساتھ ایک مخصوص معاملہ تھا۔ جیسا کہ حدیث کے سیاق سے واضح ہوتا ہے لہٰذا ان کے علاوہ کسی اور کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر اپنی کنیت رکھے۔ اس کی تائید ابن عساکرؒ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو جمع الجوامع میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن اسی مسئلہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے اپنے لڑکے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر ابوالقاسم رکھی ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک شخص کے لئے ان دونوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

قریشی صحابہؓ کو بلوایا ان سب نے حاضر ہو کر گواہی دی کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخصوص طور پر اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد اپنے ہونے والے بچے کا نام و کنیت آپ ﷺ کے نام و کنیت پر رکھ لیں۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ

باب: کوئی آدمی کنیت تو رکھے مگر اس کے بیٹا نہ ہو

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ قَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

۱۵۳۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لایا کرتے تھے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی اور اس کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا۔ اتفاقاً وہ چڑیا مرگئی پھر ایک دن آنحضرت ﷺ تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ وہ (یعنی ابوعمیر میرا بھائی) رنجیدہ ہے۔ آپ نے اس کی وجہ دریافت فرمائی' لوگوں نے عرض کیا کہ اس کی پالتو چڑیا مرگئی (اس لئے رنجیدہ بیٹھا ہے) آپ نے فرمایا اے ابوعمیر' (تمہارا) نغیر کیا ہوا؟ (نغیر عربی زبان میں ایک چڑیا کا نام ہے جو کہ کبوتر سے چھوٹی اور چڑیا سے بڑی ہوتی ہے)۔

خلاصۃ الباب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چھوٹے بھائی کا ذکر کیا ہے ان کا نام کبشہ تھا اور وہ ان کے اخیافی یعنی ماں شریک بھائی تھے ان کے باپ کا نام ابوطلحہ زید بن سہیل انصاری رضی اللہ عنہ تھا۔

"نُغَیرٌ" تصغیر ہے نُغَرٌ کی جو ایک چھوٹے پرندے کا نام ہے اور چھوٹی چڑیا کی طرح ہوتا ہے اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ پرندہ چڑیا کی طرح سرخ سر والا ہوتا ہے نیز بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اہل مدینہ اس پرندے کو بلبل کہتے تھے ہوسکتا ہے کہ یہ وہی پرندہ ہو جس کو ہمارے ہاں لال کہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی کبشہ اس پرندے کو لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آتے تھے جیسا کہ چھوٹے بچوں کو جب کوئی چڑیا وغیرہ مل جاتی ہے تو اس کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں اور اس کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں پھر ایک دن اچانک وہ پرندہ مرگیا اس کے بعد جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ﷺ ان کو از راہِ مذاق چھیڑتے اور پوچھتے کہ ارے ابوعمیر تمہارا نغیر کیا ہوا؟ گویا ان کو مخاطب کرتے وقت ظرافت کے ساتھ تفنن کلام کا اسلوب بھی اختیار فرماتے یعنی نغیر کی مناسبت سے اور اس لفظ کے قافیہ کے طور پر ان کو ابوعمیر کی کنیت کے ذریعہ مخاطب فرماتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کو چڑیا وغیرہ سے دل بہلانا اور ان کے ساتھ کھیل کود کرنا جائز بشرطیکہ اس کو تکلیف وایذا نہ پہنچائیں نیز اس سے معلوم ہوا کہ کسی چھوٹے اور کمسن بچے کی کنیت مقرر کرنا جائز ہے اور یہ جھوٹ میں داخل نہیں ہے نیک فالی ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ اخْتِهَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ۔

باب: عورت کی کنیت رکھنے کا بیان

۱۵۳۵: مسدد' سلیمان' حماد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تمام سہیلیوں کی کنیت ہے۔ آپ ﷺ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم بھی اپنے بیٹے عبداللہ کے نام سے کنیت رکھ لو (حضرت عبداللہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے لڑکے ہیں) مسدد نے بیان کیا عبداللہ بن زبیر' اس لئے ان کی کنیت اُمّ عبداللہ تھی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن اور معمر نے ہشام سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے اور ابو اُسامہ نے ہشام' عباد بن حمزہ سے اس کو روایت کیا ہے اور حماد اور مسلمہ نے ہشام سے ابواُسامہ کی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الْمَعَارِيضِ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ حِمْصَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ۔

باب: ذومعنی گفتگو کرنا

۱۵۳۶: حیواۃ بن شریح' بقیہ' ضبارہ' ان کے والد' عبدالرحمن بن جبیر' ان کے والد' حضرت سفیان بن اُسید حضرمی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے اس قسم کی بات بیان کرو جس کو وہ سچ سمجھے اور تم اس سے جھوٹ بیان کرو۔

بَاب فِي قَوْلِ الرَّجُلِ زَعَمُوا

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو

باب: لفظ زَعموا یعنی لوگوں کا گمان ہے کہنا

۱۵۳۷: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' اوزاعی' یحییٰ' حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوعبداللہ سے کہا یا ابوعبداللہ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ سے لفظ زَعَمُوْا کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے انسان کا 'زَعَمُوْا' تکیہ کلام مذموم ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں ابوعبداللہ کا نام حذیفہ ہے۔

دَاوُد أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حُذَيْفَةُ۔

گفتگو سے متعلق ایک ہدایت:

بہت سے لوگ گفتگو میں ایسے موقعہ پر کہ جہاں پر بات کا یقینی ہونا معلوم نہ ہو وہاں زَعَمُوْا بولتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا گمان کیا ہے آپ نے اس طرح بات کو بیان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ جو بات یقینی نہ ہو اس کو بیان بھی نہ کرنا چاہئے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ

باب: خطبہ میں اَمابعد کہنے کا بیان

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

۱۵۳۸: ابوبکر بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل' ابوحیان' یزید' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خطبہ میں) فرمایا: ((اَمَّا بَعْدُ))۔

اَمابعد پڑھنا:

اَمابعد اس جگہ پڑھا جاتا ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی تعریف بیان کرنے سے فراغت ہوتی ہے اور بات کا آغاز ہوتا ہے۔

بَاب فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ

باب: انگور کو کرم کہنے اور زبان کو مشتبہ اور مشکوک الفاظ سے روکنے کی ممانعت

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ۔

۱۵۳۹: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' لیث' جعفر بن ربیعہ' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص (انگوروں کو) کرم نہ کہے اس لئے کہ کرم مسلمان شخص ہے (بلکہ) اس طرح کہو کہ ''انگور کے باغات''

خلاصۃ الباب: انگور کو کرم کہنا: اہلِ عرب انگور کو کرم کہتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ عرب کے خیال میں انگور سے جو شراب تیار ہوتی ہے اس کو پینے سے انسان میں کرم یعنی مہربانی' سخاوت وغیرہ صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں۔ اسلام میں جب حرمت شراب کا حکم ہوا تو آنحضرت ﷺ نے انگور کو کرم کہنے سے منع فرمایا تاکہ شراب کا کوئی اچھا پہلو خیال میں نہ آئے کیونکہ لفظ کرم سے بری بات (یعنی شراب) کا بہتر پہلو سامنے آسکتا تھا اس لئے اسلام میں ایسے مبہم الفاظ کے استعمال سے منع فرمایا۔

بَاب لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ

باب: باندی یا غلام اپنے مالک کو اے میرے

رَبِّي وَرَبَّتِي

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ۔

ربّ نہ کہے

۱۵۴۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' حبیب' ہشام' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص (اپنی باندی یا غلام کو) اس طریقہ سے نہ کہے اے میرے عبد اور میری امہ اور نہ باندی اور غلام میرا ربّ اور ربہ کہیں (یعنی آقا کو ربّ اور مالکہ کو ربہ نہ کہیں) مالک اپنے غلام کو میرا جوان اور باندی کو میری جوان کہے اور غلام اور باندی کہے میرے میاں اور اے میری بی بی' کیونکہ تم سب لوگ خود غلام ہو اور ماتحت ہو اور مالکِ حقیقی اور پالن ہار اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۴۱: ابن سرح' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابویونس' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ غلام' باندی اس طریقہ سے کہیں سیّدی اور میرے مولیٰ۔

۱۵۴۲: عبید اللہ بن عمر' معاذ' ان کے والد' قتادہ' حضرت عبد اللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ منافق شخص کو سردار نہ کہو کیونکہ اگر وہ منافق سردار ہوا تو تم نے اپنے ربّ کو ناراض کیا۔

بَابُ لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

باب: اِس طرح نہ کہو کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے

۱۵۴۳: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت ابوامامہ' سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ میرا دِل خبیث ہو گیا۔ بلکہ (اگر ضرورت پڑے تو) یوں کہے کہ میرا دِل پریشان ہو گیا' ویران ہو گیا۔

۱۵۴۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

لوگوں میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے کہ میرا دِل جوش مار رہا ہے (بلکہ اس طریقہ سے کہے کہ میرا قلب پریشان ہے ویران ہے)

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ۔

۱۵۴۵: ابوولید' شعبہ' منصور' عبداللہ بن یسار' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا یوں نہ کہو جو اللہ اور فلاں شخص چاہے بلکہ اس طرح کہو جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر فلاں شخص چاہے۔

ایک تعلیم بابت عقیدہ:

پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کر دیا حالانکہ ہر ایک کام میں رضائے الٰہی ضروری ہے چاہے دوسرے کی رضامندی ہو یا نہ ہو اور دوسری صورت میں رضائے الٰہی کے ساتھ دوسرے شخص کا چاہنا بھی شامل کر دیا اس لئے اس میں حرج نہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو چاہیں گے تو اس کے مقرب بندے بھی وہ کام چاہیں گے اگرچہ اللہ کے نزدیک نیک بندوں کا چاہنا بھی مرضی الٰہی کی وجہ سے ہی ہوگا۔

۱۵۴۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ۔

۱۵۴۶: مسدد' یحییٰ' سفیان' عبدالعزیز' تمیم طائی' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کے سامنے خطبہ پڑھا تو کہنے لگا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی تو اس کو ہدایت ملی اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی (صرف یہ بات سن کر) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چلو جاؤ' تم بدترین خطیب ہو۔

برا خطیب:

آپ نے اس شخص کو اس وجہ سے خطبہ دینے سے منع فرمایا کیونکہ اس شخص نے نافرمانی میں اللہ اور رسول کو ساتھ ساتھ بیان کیا اس کو یہ چاہئے تھا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کو ذکر کرتا پھر رسول ﷺ کو بعض حضرات نے اس کی دوسری وجہ بھی بیان کی ہے۔

۱۵۴۷: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ دَابَّةٌ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي وَلَكِنْ قُلْ

۱۵۴۷: وہب' خالد بن عبداللہ' حضرت خالد حذاء' ابوتمیمہ سے اور وہ ابو الملیح سے اور وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی بیان کرتا تھا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ کی سواری پھسل گئی تو میں نے کہا بیڑا غرق ہو شیطان کا۔ آپ نے فرمایا یہ مت کہو کہ بیڑا غرق ہو شیطان کا۔ اس لئے کہ اس طرح کہنے سے شیطان (خوشی سے) پھول جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے وہ (خوشی سے) کہتا ہے کہ میری طاقت کو مان لیا بلکہ یوں کہو

بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔

بسم اللہ جب تم بسم اللہ کہتے ہو تو شیطان سکڑ کر اس قدر چھوٹا ہو جاتا ہے کہ جس قدر مکھی۔

۱۵۴۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوسَى إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ يَعْنِي فِي أَمْرِ دِينِهِمْ فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ۔

۱۵۴۸: قعنبی' مالک (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ برباد ہو گئے تو وہ شخص تمام لوگوں سے زیادہ برباد ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مالک نے بیان کیا جب کوئی شخص یہ کلمہ رنج وغم سے کہے لوگوں کے (دین کی حالت دیکھ کر تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب کوئی شخص تکبر وغرور کی بنا پر دوسروں کو کمتر سمجھ کر کہے تو مکروہ ہے اور اسی کی ممانعت ہے)

بَاب فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا؟

۱۵۴۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلٰكِنَّهُمْ يَعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ۔

۱۵۴۹: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان' ابن ابی لبید' ابوسلمہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ عرب کے دیہاتی باشندے تم لوگوں پر اس نماز (عشاء) کے نام میں غالب آ جائیں خبردار! اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن وہ لوگ اُونٹنیوں کے دودھ نکالنے میں اندھیرا کرتے ہیں (اس لئے اس کو عتمہ کہتے ہیں)۔

عتمہ کی تشریح:

عربی زبان میں 'عتمہ' اندھیرے کو کہتے ہیں چونکہ عشاء کی نماز اندھیرے میں پڑھی جاتی ہے اس لئے اس کو اہلِ دیہات عرب عتمہ کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس نماز کو بوضاحت نمازِ عشاء فرمایا گیا ہے اس وجہ سے اس کو عشاء ہی کہنا چاہئے مذکورہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم لوگ عرب کے دیہات کے لوگوں کو اتباع نہ کرو اور عشاء کو عشاء ہی کہو اس کو عتمہ نہ کہو۔

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۵۵۰: مسدد' عیسیٰ' مسعر' عمرو بن مرہ' حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کاش میں نماز ادا کرتا تو مجھے آرام نصیب ہو جاتا۔ لوگوں نے اس شخص کی اس بات کو معیوب سمجھا اس شخص نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے اے بلال رضی اللہ عنہ تم نماز پڑھنے کے لئے تکبیر کہو ہم کو نماز سے آرام

اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا۔

پہنچاؤ۔

١٥٥١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ يَا جَارِيَةُ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ قَالَ فَأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ۔

۱۵۵۱: محمد بن کثیر' اسرائیل' عثمان' سالم بن ابی الجعد' حضرت عبداللہ بن محمد الحنفیہ سے روایت ہے کہ مَیں اور میرے والد اپنے سسر کے گھر اس کی عیادت کے لئے چلے جو انصار میں سے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس نے اپنے گھر میں ایک لڑکی سے کہا کہ تم وضو کا پانی لے کر آؤ تا کہ میں نماز پڑھوں اور آرام حاصل کروں۔ کہتے ہیں کہ یہ بات' ہمیں بری لگی۔ تو اس شخص نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے بلال رضی اللہ عنہ اُٹھو اور ہم کو آرام دو نماز کے ذریعے۔

١٥٥٢: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ۔

۱۵۵۲: ہارون' ان کے والد' ہشام' زید بن اسلم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو کسی کی نسبت دین کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف کرتے نہیں دیکھا۔

دینداری سے محبت:-

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ دنیوی اشیاء یا آباء واجداد کی جانب نسبت نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ ہر ایک کام میں دین کا ہی خیال رکھتے تھے۔ اور آپ نسبت بھی دین ہی کی طرف فرماتے تھے اور جو شخص دینداری میں جس قدر زیادہ ہوتا اس کو دوسروں سے مقدم فرماتے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ

باب: جھوٹ بولنے کی وعید

١٥٥٣: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى

۱۵۵۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' اعمش (دوسری سند) مسدد' عبداللہ' اعمش' ابووائل' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جھوٹ سے بچو۔ اس لئے کہ جھوٹ (انسان کو) گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ (انسان کو) دوزخ کی طرف لے جاتا ہے اور انسان جھوٹ بولتا ہے پھر وہ جھوٹ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ سچ بولنے کو لازم کرلو کیونکہ سچ انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی (انسان کو) جنت میں لے جاتی ہے اور انسان سچ بولتا ہے پھر سچ بولتے بولتے انسان اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھ دیا

الصِّدْقَ حَتّٰی يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا۔

جاتا ہے۔

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔

۱۵۵۴: مسدد بن مسرہد' یحییٰ' حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو کہ لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔

۱۵۵۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ۔

۱۵۵۵: قتیبہ' لیث' ابن عجلان' ایک شخص' حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھے ایک دن بلایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے تو انہوں نے کہا اس طرف آؤ۔ میں تم کو کوئی شے دوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے اس کو کیا دینے کی نیت کی ہے؟ اس نے کہا میں کھجور دوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتی تو تم پر ایک جھوٹ کا گناہ لکھ دیا جاتا۔

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصٌ أَبَا هُرَيْرَةَ۔

۱۵۵۶: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) محمد بن حسین' علی بن حفص' شعبہ' حبیب' حفص بن عاصم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اس کو بیان کر دے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حفص بن عمر نے اپنی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان نہیں کیا۔

بَاب فِيمَا يُرْوَى مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ!

باب: اس کے متعلق اجازت کا بیان

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

۱۵۵۷: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں (کسی دشمن کا) خوف محسوس ہوا تو آنحضرت ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے ڈر کی کوئی بات نہیں محسوس کی اور ہم نے اس گھوڑے کو (رفتار کے اعتبار سے) دریا پایا یعنی بہت زیادہ دوڑنے والا۔

بَاب فِي حُسْنِ الظَّنِّ

۱۵۵۸ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُهَنَّا أَبِي شِبْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ أَفْهَمْهُ مِنْهُ جَيِّدًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرٍ قَالَ نَصْرٌ ابْنُ نَهَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَصْرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔

باب: ہر ایک شخص کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کا حکم

۱۵۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) نصر بن علی' مہناء ابی شبیل' حماد بن سلمہ' محمد بن واسع سہیر یا شتیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (مسلمان سے) حسن ظن رکھنا بہترین عبادت ہے۔

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ وَقُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا۔

۱۵۵۹: احمد بن محمد' عبدالرزاق' معمر' زہری' علی بن حسین' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ کی خدمت میں رات کو آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں جانے کے لیے کھڑی ہوئی۔ آپ بھی میرے ساتھ مجھ کو پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ان دنوں حضرت صفیہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مکان میں رہتی تھیں۔ اسی دوران انصار میں سے دو آدمی گزرے۔ انہوں نے جس وقت آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنا شروع کر دیا۔ آپ نے ان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا تم لوگ اپنی رفتار سے چلو یہ خاتون صفیہ بنت حیی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا سبحان اللہ! یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا انسان کے اندر شیطان اس طرح گردش کرتا ہے جس طرح خون مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دِل میں شیطان بری بات نہ ڈال دے۔

بَاب فِي الْعِدَةِ

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِءْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ۔

باب: وعدہ کا بیان

۱۵۶۰: ابن مثنیٰ' ابو عامر' ابراہیم' علی بن عبد الاعلیٰ' ابو النعمان' ابو وقاص' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے تو اس شخص کی یہ نیت ہو کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا پھر وہ شخص وعدہ وفا نہ کر سکے اور وعدے پر نہ آئے تو اسے کوئی گناہ نہ ہوگا۔

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيسَابُورِيُّ

۱۵۶۱: محمد بن یحییٰ' محمد بن سنان' ابراہیم' بدیل' عبدالکریم' ان کے والد'

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتًى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ بِشْرَ بْنَ السَّرِيِّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ۔

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ کی نبوت سے قبل کوئی شے خریدی۔ اس شے کی کچھ قیمت میری طرف باقی رہ گئی تھی تو میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں کل اسی جگہ آ کر قیمت ادا کروں گا۔ پھر میں بھول گیا اور مجھے تین روز کے بعد یاد آیا۔ میں وہاں گیا اور دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا اے نوجوان شخص! تم نے مجھے اذیت پہنچائی میں تین دن سے اسی جگہ پر ہوں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ نے بیان فرمایا کہ ہم لوگوں کے پاس عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہیں۔

بَاب فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب: جو شخص بطور فخر یا دوسرے شخص کو تکلیف پہنچانے کے لئے وہ چیزیں بیان کرے جو اس کے پاس نہیں

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَةً تَعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطِ زَوْجِي قَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

۱۵۶۲: سلیمان بن حرب' حماد' ہشام' فاطمہ' حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے کیا مجھے گناہ ملے گا اگر میں اسے بتلاؤں کہ شوہر نے مجھے یہ دی ہیں حالانکہ اس نے مجھے نہیں دی۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے پاس وہ اشیا بیان کرے کہ جو اس کو نہیں ملیں تو اس کی مثال ایسے ہے کہ جیسے کسی شخص نے فریب اور جھوٹ کے دو کپڑے پہن لئے ہوں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

باب: خوش طبعی کرنے کا بیان

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ

۱۵۶۳: وہب بن بقیہ' خالد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سواری عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہم تم کو اُونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے۔ اس شخص نے عرض کیا میں اُونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا آخر اُونٹوں کو بھی تو اُونٹنیاں ہی جنتی ہیں۔ یعنی

ﷺ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ۔

اونٹ بھی تو بچے ہی ہوتے ہیں۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا۔

۱۵۶۴: یحییٰ بن معین، حجاج، یونس، ابواسحق، عیز ار، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آواز بلند ہوئی ہے۔ جب وہ اندر تشریف لائے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو طمانچہ مارنے کے لئے پکڑا اور فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم آنحضرت ﷺ پر اپنی آواز بلند کر رہی ہو؟ آپ نے ان کو روکنا شروع کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصہ ہو کر باہر نکل گئے۔ جب وہ باہر تشریف لے گئے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم نے دیکھ لیا کہ میں نے تم کو اس شخص سے (یعنی تمہارے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے) کس طرح بچایا؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کئی دن تک نہ آئے اس کے بعد جب تشریف لائے اور نبیؐ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انہوں نے دیکھا کہ دونوں (ایک دوسرے سے) رضا مند ہو گئے ہیں (یعنی آپ اور عائشہ صدیقہؓ کا ملاپ ہو گیا) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگ مجھے اپنی صلح میں (بھی) شامل کرو جس طریقہ سے کہ مجھے لڑائی میں شامل کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم نے شامل کیا، ہم نے شامل کیا۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ۔

۱۵۶۵: مؤمل، ولید، عبداللہ، بشر، ابوادریس، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور ارشاد فرمایا اندر آجاؤ۔ میں نے عرض کیا پورا اندر آجاؤں؟ آپ نے فرمایا پورا تو میں اندر داخل ہو گیا۔

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ إِنَّمَا قَالَ

۱۵۶۶: صفوان بن صالح، ولید، حضرت عثمان بن ابی عاتکہ نے فرمایا کہ عوف نے یہ اس لئے دریافت فرمایا کہ وہ خیمہ چھوٹا

أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ۔

تھا۔

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ۔

۱۵۶۷: ابراہیم‘ شریک‘ عاصم‘ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے دو کان والے شخص۔

آپ کی خوش طبعی:

آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا مذکورہ ارشاد بطور خوش طبعی کے تھا۔ ویسے تو ہر ایک شخص کے دو ہی کان ہوتے ہیں۔ شمائل ترمذی میں آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے خوش طبعی فرمانے کی متعدد روایات تفصیلی طور پر مذکور ہیں۔ جمع الوسائل شرح شمائل ترمذی میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

بَابِ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ عَلَى الْمِزَاحِ

باب: تفریح طبع میں کسی کی کوئی شے لے لینا

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلِ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنَ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۔

۱۵۶۸: محمد بن بشار‘ یحییٰ (دوسری سند) سلیمان‘ شعیب‘ ابن ابی ذئب‘ حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ان کے دادا سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی شے نہ لے نہ سچے دِل سے اور نہ ہنسی مذاق میں اور جو شخص اپنے بھائی کی لکڑی لے تو اس کو واپس کر دے۔ محمد بن بشار نے اپنی روایت میں ابن یزید کا تذکرہ نہیں کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عاریت کا حکم:

مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت کی بنا پر کسی سے کوئی شے بطور عاریت لے تو اس کو واپس کر دے اور عاریت سے متعلق تفصیلی احادیث اس سے قبل بیان ہو چکی ہیں۔

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى

۱۵۶۹: محمد بن سلیمان‘ ابن نمیر‘ اعمش‘ عبداللہ‘ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو ان حضرات رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو نیند آ گئی کسی نے اس کے پاس سے اس کی ایک رسّی لے لی تو وہ شخص پریشان ہو گیا۔

حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے (دوسرے) مسلمان کو پریشان کرنا درست نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَدِّقِ فِي الْكَلَامِ

باب: تر تر باتیں بنانا (چپڑ چپڑ گفتگو کرنا)

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ الْعَوَقَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا۔

۱۵۷۰: محمد بن سنان' نافع' بشر' ان کے والد' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے بہت چبا چبا کر گفتگو کرنے والے سے جو کہ اپنی زبان کو اس طریقہ سے گھمائے کہ جس طریقہ سے گائے چپڑ چپڑ کرتی ہے۔

باتیں بنانا:

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے چبا چبا کر گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے جس طریقہ سے گائے گھاس کھاتے وقت چپڑ چپڑ کرتی ہے اس طریقہ سے انسان کو گفتگو کرنے باتیں بنانے سے منع فرمایا یعنی بغیر سوچے سمجھے دِل میں جو آیا وہ کہہ دیا اس کی ممانعت ہے۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

۱۵۷۱: ابن سرح' ابن وہب' عبد اللہ بن میتب' ضحاک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی آدمی لوگوں کے دِل پھیرنے کے لئے بہترین گفتگو سیکھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کے نفل اور فرض کچھ قبول نہیں فرمائے گا۔

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔

۱۵۷۲: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' حضرت زید بن اسلم' حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص مشرق کی جانب سے آئے۔ انہوں نے خطبہ دیا لوگوں کو ان کے بیان سے حیرت ہوئی۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کچھ بیان جادو ہوتا ہے کچھ بیان جادو کی تاثیر رکھتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ جادو ہی جیسا اشعار اور بیان کا بھی اثر ہوتا ہے)۔

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنُهُ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۵۷۳: سلیمان بن عبدالحمید' اسمٰعیل محمد بن اسماعیل' ان کے والد' ضمضم' شریح' حضرت ابوظبیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی سے کہا کہ جس نے بہت لمبی تقریر کی تھی

أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔

اگر وہ درمیانہ طریقہ سے گفتگو کرتا تو بہت اچھا ہوتا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مجھے حکم ہوا یا فرمایا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں گفتگو کرنے میں درمیان کا طریقہ اختیار کروں کیونکہ (تمام کاموں میں) درمیان کی چال بہتر ہوتی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ

باب: شعر کے بارے میں

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هَذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَأَنَّ الْمَعْنَى أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذَلِكَ۔

۱۵۷۴: ابوولید' شعبہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگوں میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے اچھا ہے کہ اس شخص کا پیٹ اشعار سے بھرے۔ ابوعلی نے بیان کیا کہ مجھے ابوعبید سے معلوم ہوا کہ انہوں نے بیان کیا کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اس شخص کا پیٹ اشعار سے اتنا بھر جائے کہ وہ قرآن کریم اور ذکر الٰہی سے محروم رہے۔ جب قرآن کریم یا علمِ دین زیادہ ہو اور اشعار کم ہوں تو اشعار سے پیٹ کو بھرا ہوا نہیں کہا جائے گا اور (جملہ حدیث) ((وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا)) کا مفہوم یہ ہے کہ جس آدمی کا بیان اس درجہ کو پہنچ جائے کہ وہ جب کسی کی تعریف کرے تو اس خوش اسلوبی سے بیان کرے کہ لوگوں کے قلوب اس طرف متوجہ ہو جائیں پھر جب کسی شخص کی برائی بیان کرے تو اس طرح بیان کرے کہ دل پھر اسی کی طرف آ جائیں تو اس شخص نے سامعین پر جادو کر دیا۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

۱۵۷۵: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابن مبارک' یونس' زہری' ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام' مروان بن حکم' عبدالرحمٰن بن الاسود بن یغوث' حضرت اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۱۵۷۶: مسدد' ابوعوانہ' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا۔

عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (غیر معمولی فصاحت وبلاغت سے) گفتگو کرنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ بیان جادو ہوتے ہیں اور کچھ اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُكَ۔

۱۵۷۷: محمد بن یحییٰ' سعید' ابوتمیلہ' ابوجعفر' حضرت عبد اللہ بن ثابت' حضرت صخر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کچھ بیان جادو ہوتے ہیں اور کچھ علم جہل ہوتا ہے اور کچھ شعر حکمت ہوتے ہیں اور کچھ گفتگو بوجھ ہوتی ہے۔ صعصہ بن صوحان نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے سچ فرمایا کہ جو بیان فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی کا کسی شخص پر روپیہ واجب ہو وہ شخص اپنے مقروض شخص سے زبان میں تیز ہو اور لوگوں کے سامنے اس قسم کی باتیں کر کے دوسرے شخص کا روپیہ غصب کر لے اور حدیث میں جو یہ فرمایا ہے بعض علم جہل ہے وہ یہ ہے کہ عالم شخص ایسی باتوں میں اپنے علم کو لے جائے کہ جن کا اس شخص کو علم نہیں تو وہ شخص جاہل بن جائے گا اور یہ جو فرمایا کہ بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں تو وہ یہی نصائح اور امثال کے اشعار ہیں جن سے لوگوں کو نصیحت حاصل ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ بعض بات بوجھ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس شخص کے سامنے اپنا کلام پیش کرو کہ جو اس کلام کا خواہش مند نہ ہو یا اس کلام کے لائق نہ ہو۔

آداب وعظ وتقریر:

مطلب یہ ہے کہ مخاطب کو دیکھ کر بات کرو اور جاہل یا کم پڑھے لکھے کے سامنے ایسی باتیں بیان نہ کرو کہ جس کو وہ نہ سمجھ سکے گویا جاہل شخص کے سامنے باریک باتیں بیان کرنا اس پر بوجھ ڈالنا ہے اس لئے عربی کی مشہور مثال ہے: كَلِّمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ ۔ یعنی لوگوں کی عقل کے مطابق ان سے گفتگو کرو۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ

۱۵۷۸: ابن ابی خلف' احمد بن عبدہ' سفیان' زہری' سعیدؒ سے روایت ہے کہ عمرؓ کا حسان بن ثابتؓ کے پاس سے گزر ہوا اور وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو عمرؓ نے ان کی جانب دیکھا۔ حسانؓ نے بیان کیا کہ میں

يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

تو مسجد میں اس وقت اشعار پڑھتا تھا جب کہ یہاں آپ سے بہترین صاحب (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما ہوتے تھے۔

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَهُ۔

۱۵۷۹: احمد بن صالح' عبدالرزاق' معمر' زہری' سعید بن مسیب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندیشہ ہوا کہ اگر میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو (اشعار پڑھنے سے) منع کر دوں تو وہ نبی کی اجازت کی دلیل پیش کریں گے اس وجہ سے ان کو اجازت عطا فرمائی گئی۔

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ۔

۱۵۸۰: محمد بن سلیمان' ابن ابی الزناد' ان کے والد' عروہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بچھاتے تھے وہ کھڑے ہو کر ہجو (یعنی اشعار میں کفار کی مذمت بیان کرتے تھے) ان لوگوں کی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں بے ادبی کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسان کے ساتھ رُوح القدس (یعنی حضرت جبریل امین) ہیں جب تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کرتے رہیں۔

مددالٰہی:

مطلب یہ ہے کہ جب تک حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہیں اور آپ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کی اشعار کے ذریعہ مذمت کرتے رہیں تو اس وقت تک حضرت جبریل امین علیہ السلام ان کے ساتھ ہیں اور ان کے ساتھ مددِ الٰہی بھی شامل ہے۔

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا۔

۱۵۸۱: احمد بن محمد' علی بن حسین' ان کے والد' یزید نحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے: ﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ یعنی شعراء کی وہ لوگ اتباع کرتے ہیں جو کہ گمراہ ہیں۔ اس حکم میں سے وہ لوگ مستثنیٰ ہو گئے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ میں بیان فرمایا۔ یعنی مگر وہ لوگ جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا

باب: خواب کے بارے میں

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

۱۵۸۲: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' اسحٰق' زفر' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ

عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ فجر سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے کیا تم لوگوں میں سے کسی شخص نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے (وصال کے) بعد نیک خواب کے علاوہ نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہے گا۔

سچے خواب:

مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد نہ نبوت کے حصے پائے جائیں گے اور نہ نبوت رہے گی صرف نبوت کا ایک حصہ یعنی سچے خواب باقی رہ جائیں گے۔ مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ سچے خواب نبوت کے اجزاء میں سے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے اور بالکل درست ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب دیکھتے' اس کی تعبیر صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتی۔ اسی طریقہ سے سیّدنا یوسف علیہ السلام کا چاند' سورج اور گیارہ ستاروں کا خواب میں ان کو سجدہ کرنا اور اس کی تعبیر کا واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے اور خواب کی حقیقت اور اس کے متعلق تفصیلی بحث حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی میں بیان فرمائی ہے۔ مزید تفصیلی بحث وہاں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔ کتاب ''تعبیر نامہ خواب'' میں بھی تفصیل مذکور ہے۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۵۸۳: محمد بن کثیر' شعبہ' قتادہ' انس' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ

۱۵۸۴: قتیبہ' عبدالوہاب' ایوب' محمد' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب زمانہ قریب آ جائے گا (یعنی قیامت قریب آ جائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور سب سے زیادہ اس شخص کا خواب سچا ہوگا کہ جس کی گفتگو سب سے زیادہ سچی اور صحیح ہوگی اور خواب تین قسم کے ہیں ایک تو بہتر خواب ہے وہ تو من جانب اللہ بشارت ہے۔ دوسرا خواب رنج و اذیت جو شیطان کی جانب سے ہوتا ہے۔ تیسرے اپنے دِل کے خیالات۔ پھر تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص خواب میں بری بات دیکھے تو (اس کو چاہئے کہ) کھڑے ہو کر نماز ادا کرے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا خواب میں گلے میں زنجیر دیکھنا میں برا سمجھتا ہوں اور پیر میں بیڑی

أَبُو دَاوُد إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ۔

دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اسلئے کہ اسکے دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص دین میں ثابت قدم رہے گا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جملہ حدیث إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت شب و روز برابر ہوں یعنی بہار کا موسم جو کہ اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے۔

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ۔

۱۵۸۵: احمد بن حنبل، ہشیم، یعلی، وکیع، ان کے چچا، حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خواب پرندے کے پیر پر ہوتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب اس کی تعبیر بیان کر دی گئی تو اسی طرح سامنے آئے گا یعنی جیسے تعبیر دی گئی اسی کے مطابق ہوگا۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا خواب صرف دوست یا عقلمند آدمی کو بتاؤ۔

پرندہ کے پاؤں پر خواب ہونے کا مطلب:

پرندہ کے پیر پر خواب کے ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ ابھی خواب ٹھیک طرح نہیں جما اور نہ کی تعبیر قرار پائی اور خواب کی جیسی تعبیر دے دی جائے تو اسی کے مطابق پیش آسکتا ہے۔ اس لئے ایسے ہی شخص سے تعبیر حاصل کی جائے جو اس فن سے اچھی طرح واقف ہو اور صاحب فہم و فراست ہو اور دوست سے خواب بیان کرنے کا اس لئے حکم فرمایا گیا کیونکہ وہ دوست سے خیر خواہی کرے گا اور عقلمند شخص سے تعبیر معلوم کرنے کی بھی یہ وجہ ہے کہ وہ تمام نشیب و فراز سمجھ کر اور خواب دیکھنے والے شخص کے حالات پر غور کر کے ہی خواب کی تعبیر بیان کرے گا اور خواب کے سلسلہ میں مزید تحقیقی مباحث کتاب "تعطیر الانام فی تعبیر المنام" از علامہ شیخ عبد الغنی نابلسی میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

۱۵۸۶: نفیلی، زہیر، یحیی بن سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سچے خواب اللہ کی جانب سے اور خراب خیالات اور پریشان کن خواب شیطان کی طرف سے ہیں اس لئے تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص خواب میں برائی دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور اس کے بعد اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ برا خواب اس شخص کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا

۱۵۸۷: یزید بن خالد، قتیبہ بن سعید، لیث، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ اپنی

رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

بائیں جانب تھوک دے اور اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ شیطان سے پناہ مانگے اور جس کروٹ پر (سو رہا تھا) اسے بدل کر دوسری کروٹ لے لے۔

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي۔

۱۵۸۸: احمد بن صالح' عبداللہ' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے جو آدمی خواب میں مجھے دیکھے تو قریب ہے کہ وہ شخص بیداری کی حالت میں دیکھے گا یا آپ نے اس طرح فرمایا (یہ راوی کو شک ہے) گویا اس نے مجھے جاگنے کی حالت میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل وصورت نہیں بنا سکتا۔

خواب میں آپ ﷺ کی زیارت:

جس شخص نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا درحقیقت اس نے خواب میں آپ کو ہی دیکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ آپ کی شکل وصورت بنا سکے اور بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دیگر انبیاء اور فرشتوں کا بھی یہی حکم ہے کہ شیطان ان کی بھی شکل وصورت نہیں بنا سکتا۔ لیکن پہلا قول زیادہ قوی اور علماء محققین کا مسلک ہے مزید تفصیل کے لئے خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی از حضرت شیخ الحدیث سہارنپوری اور جمع الوصائل شرح شمائل ترمذی میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۵۸۹: مسدد' سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی (جاندار) کی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عذاب دے گا جب تک کہ وہ اس میں روح نہ پھونک دے مگر وہ نہیں پھونک سکے گا اور جو شخص لوگوں کو جھوٹے خواب سنائے تو اسے کہا جائے گا کہ وہ جَو کے دو دانوں کو گرہ لگائے اور جو شخص دوسروں کی بات پر کان لگائے جبکہ وہ اپنی گفتگو اسے نہ سنانا چاہتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ العیاذ باللہ

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي

۱۵۹۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ جیسے ہم لوگ عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں اور ہم لوگوں کے پاس ابن طاب کی تر و تازہ کھجوریں لائی گئیں تو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہم لوگوں کے لئے دُنیا میں بلندی ہے اور ہمارا دین عمدہ اور

الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔

بہتر ہوگا۔ (ابن طاب عرب کی اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّثَاؤُبِ

باب: جمائی لینے کا بیان

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

۱۵۹۱: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' ابن ابی سعید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص جمائی لے تو وہ اپنا منہ بند کر لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۵۹۲: ابن علاء' وکیع' سفیان' سہیل سے اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اپنا منہ بند کر لے۔

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

۱۵۹۳: حسن بن علی' یزید' ابن ابی ذئب' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی لینے کو برا سمجھتے پھر تم لوگوں میں جب کوئی شخص جمائی لے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے اور ہاء ہاء نہ کرے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے وہ انسان کی یہ حالت دیکھ کر ہنستا ہے۔

چھینک' اللہ کو پسند ہے:

چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چھینک لینے کے بعد انسان کا جسم ہلکا ہو جاتا ہے مسامات کھل جاتے ہیں اور طبیعت میں فرحت محسوس ہوتی ہے جس سے عبادت میں لذت آتی ہے اور جمائی کو ناپسند ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمائی لینا سستی کی علامت ہے۔

بَاب فِي الْعُطَاسِ

باب: چھینکنا

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيَى۔

۱۵۹۴: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' سمی' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھینک لیتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑے کو منہ پر رکھ لیتے اور آپ ہلکی آواز سے چھینک لیتے۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

۱۵۹۵: محمد بن داؤد' حشیش' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ۔

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں ہر ایک مسلمان شخص پر دوسرے مسلمان بھائی کے لئے واجب ہیں: (۱) ایک تو سلام کا جواب دینا (۲) چھینک کا جواب دینا (۳) دعوت منظور کرنا (۴) مریض کی عیادت کرنا (۵) جنازہ کے پیچھے چلنا۔ (تدفین کے لئے)

باب كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ!

باب: چھینکنے والے شخص کا کس طرح جواب دینا چاہیے؟

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔

۱۵۹۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم لوگ سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی نے چھینکا اور کہا السّلام علیکم۔ سالم نے جواب دیا تم پر اور تمہارے ماں باپ پر سلام۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہیں میری بات ناگوار لگی ہے۔ اس نے جواب دیا میں تو یہ چاہتا تھا کہ آپ میری والدہ صاحبہ کا نہ بھلائی اور نہ برائی سے تذکرہ کرتے۔ سالم نے جواب دیا تم سے میں نے وہی کہا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ ہم لوگ ایک دن آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگوں میں سے کسی ایک نے چھینکا تو کہا السّلام علیکم آپ نے ارشاد فرمایا تم پر اور تمہاری والدہ پر سلام ہو۔ پھر ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص چھینکے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور جو شخص اس کے پاس بیٹھا ہوا ہو تو وہ یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا شخص اس کا جواب دے يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُجَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۵۹۷: تمیم بن منتصر' اسحق بن یوسف' ابوبشر' منصور' ہلال بن یساف' خالد بن عرفجہ' حضرت سالم بن عبید اشجعی نے اسی طرح آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى

۱۵۹۸: موسیٰ بن اسماعیل' عبدالعزیز' عبداللہ' عبداللہ بن دینار' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص چھینکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے اور اس شخص کا بھائی یا ساتھی

كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَيَقُولُ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے پھر وہ چھینکنے والا شخص یَهْدِيكُمُ اللّٰہُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔

بَاب كَمْ مَرَّةً يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب: کتنی مرتبہ چھینک کا جواب دیا جائے؟

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ۔

۱۵۹۹: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین مرتبہ تک چھینک کا جواب دو پھر اگر کوئی شخص اس سے زیادہ چھینکے تو نزلہ اور زکام ہے۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۶۰۰: عیسیٰ بن حماد' لیث' ابن عجلان' سعید بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طریقہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابونعیم موسیٰ بن قیس' محمد بن عجلان' سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُشَمِّتَهُ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَكُفَّ۔

۱۶۰۱: ہارون بن عبداللہ' مالک بن اسماعیل' عبدالسّلام بن حرب' یزید بن عبدالرحمٰن' یحییٰ بن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ ان کی والدہ حمیدہ یا عبیدہ' ان کے والد حضرت عبید بن رفاعہ زرقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم چھینکنے والے شخص کو تین مرتبہ تک جواب دو اس کے بعد اگر تمہارا دِل چاہے تو جواب دو چاہے جواب نہ دو (یعنی تین مرتبہ کے بعد جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ۔

۱۶۰۲: ابراہیم بن موسیٰ' ابن ابی زائدہ' عکرمہ بن عمار' ایاس بن سلمہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے چھینکا آپ نے یَرْحَمُكَ اللّٰہُ فرمایا پھر وہ شخص چھینکا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو (ایسا محسوس ہوتا ہے کہ) زکام ہے۔

بَاب كَيْفَ يُشَمَّتُ

باب: کافر ذمی کی چھینک کا کس طریقہ سے جواب

الذِّمِّيّ

١٦٠٣: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

دینا چاہئے؟

١٦٠٣: عثمان بن ابی شیبہ وکیع' سفیان' حکیم' حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہودی چھینکا کرتے تھے اس توقع سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فرمائیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور تمہارا قلب ٹھیک کر دے۔

بَاب فِيمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللَّهَ

١٦٠٤: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ أَوْ فَسَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ۔

باب: جس شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ نہ کہے تو؟

١٦٠٤: احمد بن یونس' زہیر (دوسری سند) محمد بن کثیر' سفیان' سلیمان' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے ایک کو جواب یعنی یَرْحَمُكَ اللَّهُ فرمایا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ایک شخص کو تو جواب عنایت فرمایا اور دوسرے کو نہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص نے چھینکنے کے وقت الحمد للہ کہا تھا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا (اس لئے میں نے دوسرے شخص کو جواب نہیں دیا)۔

أَبْوَابُ النَّوْمِ

نیند کے بارے میں

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْبَطِحُ عَلَى بَطْنِهِ

١٦٠٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ

باب: اگر کوئی پیٹ کے بل لیٹے تو کیسا ہے؟

١٦٠٥: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' یحییٰ بن ابی کثیر' ابو سلمہ' حضرت یعیش بن طخفہ' ان کے والد طخفہ بن قیس الغفاری سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ہمارے ہمراہ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلو تو ہم گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو کھانا کھلا دو وہ ساگ کی قسم کا کھانا لے کر تشریف لائیں وہ ہم نے کھایا۔ پھر آپ

عَائِشَةَ فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو کھانا کھلاؤ۔ وہ جہ یا کے برابر خیس (عرب کا خاص کھانا) لے کر تشریف لائیں ہم نے وہ بھی کھایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو پلاؤ' سو وہ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے کر آئیں ہم نے پیا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہم کو پلاؤ۔ وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں ہم نے پیا۔ پھر آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا تمہارا دل چاہے تو سو جاؤ ورنہ مسجد میں چلو۔ میرے والد نے کہا ہے کہ میں صبح کے وقت مسجد میں سینے کے درد کی وجہ سے اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلایا اور یہ کہنے لگا کہ ایسا لیٹنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) جب میں نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

بَاب فِي النَّوْمِ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ

باب: جو آدمی کسی چھت پر سوئے کہ جس پر کوئی رکاوٹ نہ ہو

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَابِرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

۱۶۰۶: محمد بن مثنیٰ' سالم بن نوح' عمرو بن جابر' حضرت عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد حضرت علی بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر کی چھت پر سوئے کہ جس پر رکاوٹ نہ ہو تو اس شخص کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے (اگر گر کر مر گیا تو کوئی ذمہ داری نہیں)

ذمہ سے آزاد شخص:

مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کی ذمہ داری نہیں رہی وہ خود ہی اپنی ہلاکت اپنے ہاتھوں کر رہا ہے۔ شریعت نے انسان کو اپنی حفاظت کا حکم دیا ہے اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ یعنی تم لوگ خود اپنے کو ہلاکت میں مبتلا نہ کرو۔

بَاب فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ

باب: باوضو ہونا

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۶۰۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عاصم' شہر بن حوشب' ابوظبیہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص یادِ الٰہی کر کے باوضو سوئے پھر رات میں

قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا۔

چونک کر اللہ تعالیٰ سے دُنیا یا آخرت کی بھلائی مانگتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو وہ عنایت فرمائے گا۔ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کے پاس ابوظبیہ (بصرہ میں) تشریف لائے اور انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ثابت بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص نے بیان کیا کہ میں نے بیدار ہوتے وقت ان ذکرواذکار کے پڑھنے کی بہت سعی کی لیکن میں ایسا نہیں کرسکا۔

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بَالَ ۔

۱۶۰۸: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' سلمہ بن کہیل' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کی پھر ہاتھ مُنہ دھو کر سو گئے۔

باب كَيْفَ يَتَوَجَّهُ الرَّجُلُ عِنْدَ النَّوْمِ!

باب: جس وقت انسان سوئے تو کس طرف چہرہ کرے؟

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔

۱۶۰۹: مسدد' حماد' خالد' ابوقلابہ' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رشتہ دار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اس طریقہ سے بچھا کرتا تھا کہ جس طریقہ سے انسان قبر کے اندر لٹایا جاتا ہے اور مسجد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے (سوتے وقت) ہوتی تھی۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت کیا دُعا مانگے؟

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

۱۶۱۰: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' عاصم' معبد' سواء' حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ اپنے رُخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور ارشاد فرماتے: اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ یعنی اے اللہ! مجھے آپ اپنے عذاب سے بچالیں جس روز کہ آپ اپنے بندوں کو اُٹھائیں گے۔ (یعنی قیامت کے دن)

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي

۱۶۱۱: مسدد' معتمر' منصور' سعد بن عبیدہ' براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تم سونے لگو تو وضو کرو جس طریقہ سے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر دائیں کروٹ پر

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

لیٹو اور کہو (یعنی یہ دُعا مانگو) اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ یعنی اے اللہ میں خود کو آپ کا فرمانبردار بنالیا اور میں نے تمام کام آپ کو سونپ دیئے اور میں نے آپ کی ذات سے اپنی پیٹھ کا سہارا حاصل کیا۔ رغبت اور ڈر صرف آپ کا ہے آپ سے بھاگ کر آپ ہی کی طرف ٹھکانہ اور جائے نجات ہے۔ میں آپ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا اور آپ کے نبی مرسل پر بھی ایمان لایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا انتقال ہو جائے گا تو تمہارا انتقال دینِ اسلام پر ہوگا اور تم سب سے اخیر میں یہ دُعا پڑھا کرو۔ براء نے بیان کیا کہ میں اس دُعا کو یاد کر لیتا ہوں تو میری زبان سے نکل گیا وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ آپ نے فرمایا نہیں اس طریقہ سے نہیں (بلکہ اس طریقہ سے ہے) وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

١٦١٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ طَاهِرٌ فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

١٦١٢: مسدد' یحییٰ' فطر' سعد' حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جب تم اپنے بستر پر باوضو جاؤ تو تم اپنے دائیں ہاتھ کا تکیہ کرلو آگے سابقہ حدیث ہے۔

١٦١٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَحَدُهُمَا إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ طَاهِرًا وَقَالَ الْآخَرُ تَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ۔

١٦١٣: محمد بن عبدالملک' محمد بن یوسف' سفیان' اعمش' منصور' سعد بن عبیدہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس طریقہ سے روایت کیا ہے اور اس میں اس طریقہ سے ہے کہ ایک راوی نے یہ بیان کیا کہ جب تم طہارت کی حالت میں بستر پر آؤ دوسرے راوی نے بیان کیا کہ تم نماز جیسا وضو کرو۔

١٦١٤: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

١٦١٤: ابوبکر بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' عبدالملک بن عمیر' ربعی' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب سوتے تو فرماتے (یعنی یہ دُعا مانگتے) اے اللہ میں آپ کے ہی نام پر زندہ ہوں اور آپ ہی کے نام پر مروں گا اور آپ جس وقت بیدار ہوتے تو فرماتے اس اللہ کا شکر و احسان ہے کہ جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور ہم

أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكَ۔

۱۶۱۵: احمد بن یونس' زہیر' عبید اللہ' سعید بن ابی سعید' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے (آرام کرنے کے لئے) تو اس کو اپنے تہبند (وغیرہ) کے کونے سے جھاڑ لے اس لئے کہ اس کو علم نہیں کہ اس کے پیچھے کون آیا ہے۔ پھر وہ شخص دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور (یہ) پڑھے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ الخ یعنی اے میرے ربّ میں آپ کے نام پر اپنی کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور میں آپ کے نام پر (سے کروٹ) اُٹھاؤں گا اگر آپ میری روح کو روک لیں تو اس پر رحم فرمانا اور اگر اس کو چھوڑ دیں تو اس کی حفاظت فرما جس طریقہ سے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ زَادَ وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ۔

۱۶۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب (دوسری سند) وہب بن بقیہ' خالد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے (سونے کے لئے) تو آپ فرماتے (یعنی یہ دُعا مانگتے) اَللّٰهُمَّ رَبُّ لسَّمَاوَاتِ ...... یعنی اے اللہ! آسمانوں' زمین کے مالک اور ہر ایک چیز کے پالن ہار' چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے' تورات' انجیل' قرآن کریم کے نازل فرمانے والے میں آپ سے ہر ایک فتنہ فساد کرنے والے سے پناہ مانگتا ہوں جو کہ آپ کے قبضہ میں ہے آپ سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کچھ نہیں اور آپ سب کے بعد رہیں گے آپ کے بعد کچھ نہیں ہے آپ ظاہر ہیں آپ سے اُونچا کوئی نہیں ہے آپ پوشیدہ ہیں آپ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں آپ میرا قرض ادا فرما دیجئے اور مجھ کو میری محتاجی سے بے نیاز کر دیجئے۔

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ يَعْنِي ابْنَ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

۱۶۱۷: عباس' احوص' عمار' ابو اسحٰق' حارث اور ابو میسرہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دُعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ...... یعنی اے اللہ! میں آپ کے چہرہ کی پناہ مانگتا ہوں جو کہ بزرگی والا ہے اور آپ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ کَانَ یَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْکَرِیمِ وَکَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا یُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو کہ آپ کے قبضہ میں ہے اے اللہ' آپ ہی قرض ادا فرماتے ہیں اور گناہ کی مغفرت فرماتے ہیں اے ربّ' آپ کے لشکر کو شکست نہیں ہوگی اور آپ کا وعدہ خلاف نہیں ہوگا اور آپ کے سامنے کسی مالدار کی مالداری کام نہیں آئے گی آپ پاک اور برگزیدہ ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں۔

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا أَوَی إِلَی فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَآوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهُ وَلَا مُؤْوِیَ۔

۱۶۱۸: عثمان بن ابی شیبہ' یزید' حماد' ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے اس اللہ کا شکر کہ جس نے ہم کو کھلایا پلایا۔ ہماری کفایت کی اور ہم کو ٹھکانہ (رہنے کے لئے) عطا فرمایا اور کتنے ایسے بندے ہیں کہ جن کی کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہے اور نہ ان کو کوئی جگہ دینے والا ہے۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّیسِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِی الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِیِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی وَأَخْسِئْ شَیْطَانِی وَفُكَّ رِهَانِی وَاجْعَلْنِی فِی النَّدِیِّ الْأَعْلَی قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِیُّ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ أَبُو زُهَیْرٍ الْأَنْمَارِیُّ۔

۱۶۱۹: جعفر' یحییٰ بن حسان' یحییٰ بن حمزہ' ثور' خالد' حضرت ابوالازہر سے روایت ہے کہ جب رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِی' الخ یعنی اے اللہ' میرا گناہ معاف فرما دیجئے اور (مجھ سے) میرے شیطان کو دفع کر دیجئے اور میرے رہن کو چھڑا دیجئے اور مجھ کو آپ اُوپر کی مجلس میں کر دیجئے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ہمام نے ثور سے روایت کرتے ہوئے (ابوالازہر کے بجائے) ابوزہیر انماری بیان کیا ہے۔

اُوپر کی مجلس کا مطلب:

مذکورہ دُعا میں اُوپر کی مجلس سے مراد فرشتوں اور حضرات انبیاء علیہم السلام کی مجلس ہے اور گروی کو چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ میرے جسم کے جو اعضاء اس بات پر گروی اور رہن ہیں کہ اگر میں نے اعمالِ صالحہ کئے تو مجھ کو رہائی نصیب ہوگی ورنہ وہ اعضاء دوزخ کی آگ میں قید کئے جائیں گے۔

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِیهِ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ اقْرَأْ قُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَی

۱۶۲۰: نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' فروہ' حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم (سونے سے پہلے سورہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ لو پھر اس کو پورا کر کے سو جاؤ کیونکہ وہ (انسان کو)

خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ۔

شرک سے پاک کرتی ہے۔

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۶۲۱: قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد بن موہب' مفضل' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے ہر ایک رات میں تو (پہلے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے پھر ان میں پھونک مارتے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھتے پھر جہاں تک ممکن ہوتا اپنے تمام بدن پر ہاتھ پھیرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شروع فرماتے تھے اپنے سر اور چہرہ سے اور جسم کے سامنے سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ۔

۱۶۲۲: مؤمل بن فضل' بقیہ' بحیر' خالد' ابن ابی بلال' عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل مسبحات پڑھتے تھے اور فرماتے کہ ان میں ایک آیت کریمہ ہے جو کہ ہزار آیات کریمہ سے بہتر ہے۔

مسبحات کا مفہوم:

مسبحات ان سورتوں کو کہا جاتا ہے کہ جن کی ابتداء میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ ہے۔ احادیث میں مسبحات کے متعدد فضائل مذکور ہیں۔ مثلاً سورۃ الحدید' الحشر' الصف' الجمعہ' التغابن اور سورۃ الاعلیٰ۔

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۲۳: علی بن مسلم' عبدالصمد' ان کے والد' حسین' ابن بریدہ' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعاء پڑھتے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَآوَانِیْ......)) یعنی اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے میری ہر ایک قسم کی آفت سے حفاظت فرمائی اور مجھے ٹھکانہ عطا فرمایا اور کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا تو بڑا احسان کیا اور مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا فرمایا ہر ایک حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جو کہ ہر ایک شے کے پالن ہار ہیں اور ہر ایک شے کے مالک ہیں اور ہر ایک شے کے معبود میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۶۲۴: حامد بن یحییٰ' ابوعاصم' ابن عجلان' مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد نہ کرے تو اس کو قیامت کے دن افسوس ہوگا اور جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے تو قیامت کے روز اس کو شرمندگی اور حسرت ہوگی۔

الحمدللہ و بفضلہ پارہ نمبر: ۳۱ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۳۲

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

باب: انسان کی جب رات میں آنکھ کھل جائے تو کیا دُعا مانگے؟

۱۶۲۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔

۱۶۲۵: عبدالرحمٰن' ولید' اوزاعی' عمیر بن ہانی' جنادہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی رات میں بیدار ہو جائے اور آنکھ کھلنے کے وقت یہ دُعا مانگے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) پھر یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) اے میرے پروردگار میرے گناہ معاف فرما دیجئے تو اس شخص کی دُعا قبول ہوگی اور اگر کھڑا ہوا اور وضو کرے پھر نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

۱۶۲۶: حامد' ابوعبدالرحمٰن' سعید' عبداللہ بن ولید' حضرت سعید بن مسیب' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے: تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اے اللہ تُو پاک ہے' میں تجھ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگتا ہوں' میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما' ہدایت دینے کے بعد میرے دِل کو ٹیڑھا نہ کر اور اپنی طرف سے مجھے رحمت عطا فرما بے شک تُو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔

بَابٌ فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت سبحان اللہ کی فضیلت کا بیان

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

۱۶۲۷: حفص بن عمر، شعبہ (دوسری سند) مسدد، یحییٰ، شعبہ، حکم بن ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس تکلیف کی شکایت فرمائی جو کہ ان کو چکی پیسنے سے پہنچتی تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں (مشرکین کے) قیدی لائے گئے تو ایک خادم مانگنے کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن آپ نہیں ملے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرما کر چلی گئیں۔ جب آپ تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے بیان کیا (کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک خادم مانگنے کے لئے تشریف لائی تھیں) یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم لوگ سونے کے لئے اپنے اپنے بستروں پر جا چکے تھے ہم لوگوں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضروری نہیں تم لوگ اپنی جگہ رہو پھر آپ تشریف لا کر میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ میرے سینہ کو آپ کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ تم لوگ جب سونے کا ارادہ کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہو اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو یہ (عمل) تم لوگوں کے لئے ایک خادم سے بہتر ہے۔

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ

۱۶۲۸: مؤمل، اسماعیل، جریری، ابوالورد بن ثمامہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے بیان کیا کہ میں تم سے اپنا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا صاحبزادی رسول کی حالت ذکر نہ کروں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو تمام اہلِ خانہ سے زیادہ لاڈلی تھیں۔ وہ میری خدمت میں رہیں، انہوں نے چکی پیسی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے اور انہوں نے مشک سے پانی بھرا یہاں تک کہ ان کے سینے پر نشان (زیادہ مشقت کرنے کی وجہ سے) پڑ گئے۔ اور انہوں نے مکان میں جھاڑو دی یہاں تک کہ ان کے تمام کپڑے گرد وغبار میں بھر گئے اور انہوں نے ہانڈی پکائی یہاں تک کہ ان کے کپڑے (دھوئیں

ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتْ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتْ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ۔

سے) سیاہ ہوگئے اور ان کو تکلیف رہنے لگی پھر ہم لوگوں نے یہ بات سنی کہ چند غلام خدمت نبوی میں لائے گئے ہیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میں نے عرض کیا کاش تم اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور ان سے ایک خادم مانگتیں جو تمہاری خدمت کے لئے کافی ہوتا یہ بات سن کر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور دیکھا کہ لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے ہیں انہوں نے بوجہ حیا کچھ عرض نہ کیا اور واپس آ گئیں۔ دوسرے دن صبح کے وقت آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑھے ہوئے تھے آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرہانے تشریف فرما ہوئے انہوں نے والد ماجد کے لحاظ سے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: آپ کو آلِ محمد سے کیا کام تھا جو تم کل آئی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دو مرتبہ یہ سن کر خاموش رہیں۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم' یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ انہوں نے چکی پیسی اس قدر کہ ان کے (مبارک) ہاتھوں میں نشان ہوگئے اور مشکیں بھر بھر کے پانی لائیں یہاں تک کہ سینہ میں اس کا نشان پڑ گیا اور انہوں نے گھر میں جھاڑو دی یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو گئے اور انہوں نے کھانا پکایا یہاں تک کہ ان کے کپڑے سیاہ ہو گئے اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی خدمت میں غلام باندی لائے گئے ہیں۔ اس بنا پر میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ آپ سے ایک خادم مانگ لیں پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا جس طریقہ سے اُوپر حدیث مذکور ہوئی اور وہ روایت زیادہ کامل ہے۔

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا۔

۱۶۲۹: عباس عنبری' عبدالملک' عبدالعزیز' یزید بن ہاد' محمد بن کعب' شبث بن ربعی' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے روایت کیا ہے کہ جس طرح اُوپر مذکور ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پھر میں نے جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس تسبیح کو کبھی ناغہ نہیں کیا مگر صفین کی رات میں مجھ کو آخر شب میں یاد آیا۔ میں نے اسی وقت اس کو پڑھ لیا۔

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۶۳۰: حفص بن عمر' شعبہ' عطاء' ان کے والد' عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا دو قسم کی خصلت و عادتیں ہیں جو

عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا۔

مسلمان شخص ان کو ہمیشہ کرے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ صلت عادتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں۔ ہر ایک نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور دس مرتبہ الحمد للہ کہنا اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا پس یہ کُل ملا کر زبان کے اعتبار سے تو ایک سو پچاس مرتبہ ہوئے اور قیامت کے دن میزان (نامۂ اعمال وزن کرنے کی ترازو) میں ایک ہزار پانچ سو مرتبہ ہوں گے (اس لئے کہ انسان کے ہر نیک عمل کا اَجر دس گنا ہوتا ہے) اور سوتے وقت ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا یہ زبان سے ایک سو مرتبہ ہوئے اور میزان میں ایک ہزار مرتبہ ہوں گے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ تسبیحات کو اُنگلیوں سے شمار فرماتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ دونوں کام آسان ہیں پھر ان پر عمل کرنے والے کم کس طریقہ سے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو شیطان ان کلمات کے پڑھنے سے قبل سلا دیتا ہے اسی طریقہ سے نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ شخص ان تسبیحات کے پڑھنے سے قبل چلا جاتا ہے۔

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنٍ الضَّمْرِيِّ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّسْبِيحِ قَالَ عَلَى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّوْمَ۔

۱۶۳۱: احمد بن صالح، عبد اللہ، عیاش، حضرت فضل بن حسن ضمری کہتے ہیں کہ ابن اُمّ حکم یا ضباعہ بنت زبیر میں سے کسی ایک نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں قیدی حاضر ہوئے تو میں اپنی ہمشیرہ اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ہم نے اپنی محنت و مشقت کی حالت عرض کی اور ہم نے قیدیوں میں سے ایک ایک غلام، باندی مانگے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے غزوۂ بدر کی کچھ یتیم آ گئے تھے اور غلام، باندی ان میں تقسیم ہو گئے اس کے بعد تسبیح کا واقعہ عرض کیا لیکن نماز کے بعد کا ذکر کیا۔ سونے سے قبل نہیں بیان کیا۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

باب: بوقت صبح کیا دُعا مانگے؟

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى

۱۶۳۲: مسدد، ہشیم، یعلی، عمرو بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

سے روایت ہے کہ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھ کو کلمات کا حکم فرمائیں کہ جن کو میں صبح وشام پڑھ لیا کروں۔ آپ نے فرمایا تم ((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَشِرْكِهٖ)) تک پڑھ لیا کرو یعنی اے اللہ' آسمان وزمین کے خالق' حاضر وغیب کے مالک' اور ہر ایک شے کا مالک ومختار' میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شرک سے یا مکروفریب سے پناہ مانگتا ہوں تم ان کلمات کو سوتے وقت اور صبح وشام پڑھ لیا کرو۔

١٦٣٣: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ۔

١٦٣٣: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' سہل' انکے والد' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ صبح کے وقت یہ دُعا فرماتے اے اللہ ہم نے آپ کے نام پر صبح کی اور آپ کے نام پر شام کی اور ہم آپ کے نام پر زندہ ہیں اور آپ کے نام پر مرتے ہیں اور مرنے کے بعد آپ کی ہی طرف لوٹ کر جائینگے اور آپ شام کے وقت یہ پڑھتے اے اللہ ہم نے آپ کے ہی نام پر شام کی اور ہم آپ کے ہی نام پر زندہ ہیں اور آپ کے ہی نام پر مرتے ہیں اور ہم مرنے کے بعد آپ کی ہی طرف لوٹ کر جائینگے۔

١٦٣٤: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللّٰهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔

١٦٣٤: احمد بن صالح' محمد بن ابی فدیک' عبدالرحمٰن' ہشام' مکحول' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام یہ دُعا مانگے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ)) الخ یعنی اے اللہ میں نے صبح کی۔ میں آپ کو اور آپ کے عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو اور باقی فرشتوں کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ آپ اللہ ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا چوتھائی حصہ دوزخ سے آزاد فرما دے گا۔ اگر دو مرتبہ پڑھے تو آدھا حصہ آزاد فرمائے گا۔ اگر تین مرتبہ پڑھے تو تین چوتھائی آزاد فرمائے گا اگر چار مرتبہ پڑھے تو دوزخ سے مکمل آزاد فرمائے گا۔

١٦٣٥: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

١٦٣٥: احمد بن یونس' زہیر' ولید' ابن بریدہ' انکے والد بریدہؓ سے روایت

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمْسِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو صبح یا شام کے وقت یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِلَّا اَنْتَ تک یعنی اے اللہ آپ میرے پروردگار ہیں آپ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ آپ نے مجھ کو پیدا فرمایا میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے ساتھ جو عہد کیا ہے میں اس پر قائم و دائم ہوں اور میں آپ کے وعدے پر مجھ کو جہاں تک قدرت حاصل ہے مضبوط ہوں۔ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے اعمال کی برائی سے میں آپ کے احسان کا اقرار کرتا ہوں جو کہ مجھ پر ہے اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں' آپ میری مغفرت فرما دیجئے آپ کے علاوہ کوئی میرا گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے پھر اگر اس دن یا اس رات میں اس شخص کا انتقال ہو جائے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

١٦٣٦: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَمَّا زُبَيْدٌ كَانَ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ سُوءَ الْكُفْرِ۔

١٦٣٦: وہب بن بقیہ' خالد (دوسری سند) محمد بن قدامہ' جریر' حسن' ابن سوید' عبدالرحمن' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دُعا مانگتے: ((اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ لَا شَرِیْکَ لَہٗ)) تک۔ یعنی ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کی سلطنت نے بھی شام کی ان کا شکر و احسان ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ہے جریر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ بھی کیا ہے۔ اسی کی سلطنت ہے اور تعریف اسی کے شایانِ شان ہے اور وہ ہر ایک پر قدرت رکھتا ہے اے میرے ربّ' میں آپ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد جو رات آئے گی اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کاہلی سے یا برے کفر سے۔ اے پروردگار میں دوزخ کے عذاب سے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور آپ بوقت صبح بھی یہ دُعا مانگتے لیکن (الفاظِ دُعا) ((اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ)) کے بدلے ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ)) فرماتے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شعبہ' سلمہ' ابراہیم نے روایت کرتے ہوئے سوء الکفر کو نقل نہیں کیا بلکہ لفظ سوء الکبر نقل کیا۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ۔

۱۶۳۷: حفص بن عمر' شعبہ' ابوعقیل' سابق بن ناجیہ' ابوسلام' سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک شخص گزرا۔ لوگوں نے عرض کیا یہ شخص آنحضرت ﷺ کا خادم ہے (چنانچہ) اس شخص کے پاس ابوسلام پہنچے اور کہا کہ تم مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو کہ تم نے خاص آنحضرت ﷺ سے سنی ہو درمیان میں کسی (راوی کا) واسطہ نہ ہو۔ اس شخص نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو آدمی صبح و شام یہ دُعا مانگے: ((رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا)) یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کی رسالت پر راضی ہوئے تو یہ اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اسے خوش کردے۔

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَإِسْمَعِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ۔

۱۶۳۸: احمد بن صالح' یحییٰ' اسماعیل' سلیمان' ربیعہ' عبداللہ بن عنبسہ' حضرت عبداللہ بن غنام بیاضیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی صبح کو یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ لَهُ الشُّكْرُ)) تک یعنی اے اللہ میرے پاس صبح کو جو نعمتیں ہیں وہ آپ کی ہی عنایت کی ہوئی ہیں آپ تنہا ہیں آپ کا کوئی شریک و حصہ دار نہیں ہے۔ تمام تعریف آپ کے ہی شایانِ شان ہے میں آپ کا ہی شکر ادا کرتا ہوں' تو اس شخص نے اس روز کا شکر ادا کر دیا پھر جو شخص شام کے وقت یہ پڑھے اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ

۱۶۳۹: یحییٰ بن موسیٰ' وکیع (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' عبادہ' حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا' وہ کہتے تھے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دُعا پڑھتے اور ناغہ نہ فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ)) تک یعنی اے اللہ! میں آپ سے دُنیا اور آخرت میں صحت و عافیت چاہتا ہوں' اے اللہ میں تجھ سے دین و دُنیا خاندان اور مال و دولت میں عفو و درگزر اور عافیت چاہتا ہوں۔ اے اللہ ہماری ستر چھپا دے اور ہمارے قلوب کو امن عطا فرما۔ اے اللہ میرے سامنے سے اور پیچھے سے میری حفاظت فرما اور دائیں اور بائیں جانب اور اُوپر

عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ۔

کی جانب سے اور میں آپ کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں نیچے سے ہلاک ہوں (وکیع نے بیان کیا کہ یعنی میں زمین میں نہ دھنس جاؤں)

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

۱۶۴۰: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو' حضرت عبدالحمید سے جو کہ قبیلہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں' روایت ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی سے روایت کیا جن کی وہ خدمت کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھلایا کہ تم صبح کے وقت یہ پڑھا کرو: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ علمًا)) تک یعنی میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں اور اس کی تعریف کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی میں قوت و طاقت نہیں وہ جو چاہیں گے وہی ہوگا اور وہ جس کام کو نہ چاہیں گے وہ نہیں ہوگا۔ مجھ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شے پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ تمام چیزوں کو جانتے ہیں جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شخص شام کے وقت پڑھے گا وہ صبح تک (ہر ایک قسم کی آفت سے) محفوظ رہے گا۔

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ قَالَ الرَّبِيعُ عَنِ اللَّيْثِ۔

۱۶۴۱: احمد بن سعید (دوسری سند) ربیع بن سلیمان' ابن وہب' لیث' سعید بن بشیر' محمد بن عبدالرحمن' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کہے: ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی شام اور صبح کے وقت پاکی بیان کرو اور اس کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں کہ جس قدر لوگ آسمانوں و زمین میں ہیں اور اس کی پاکی بیان کرو تیسرے پہر اور بوقت دوپہر مذکورہ (اور آیت کریمہ کے جملہ) ﴿تُخْرَجُوْنَ﴾ تک پڑھے تو اس شخص کے ہاتھ سے اس دن جس قدر اجر و ثواب جاتا رہا وہ اس کو حاصل کر لے گا اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا وہ شخص رات کا ثواب جو اس سے ضائع ہو گیا ہو حاصل کر لے گا (یعنی یہ دُعا اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا)

۱۶۴۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۱۶۴۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' وہیب' سہیل' ان کے والد' حضرت

وَوُهَيْبٌ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ۔

ابوعیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی بوقت صبح یہ پڑھے:((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ)) تو اس کو غلام باندی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہو اس کے آزاد کرنے کا اجر ملے گا اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی' دس برائیاں معاف ہوں گی' دس درجات بلند ہوں گے اور وہ شیطان کے شر سے شام تک محفوظ رہے گا۔اور اگر شام کے وقت یہ کہے تو (اس کا) صبح تک یہی حال رہے گی (یعنی وہ صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا) حماد کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوعیاش' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوعیاش سچے ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اسماعیل موسیٰ' عبداللہ نے سہیل' ان کے والد' ابن عائش سے روایت کیا۔

۱۶۴۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفِلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسَرَّهَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَحْنُ نَخُصُّ بِهَا إِخْوَانَنَا۔

۱۶۴۳: اسحٰق بن ابراہیم' محمد بن شعیب' ابوسعید فلسطینی' حارث بن مسلم' ان کے والد حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی فرمائی کہ تم جب نمازِ مغرب سے فراغت حاصل کرلو تو سات مرتبہ ((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ)) یعنی اے اللہ مجھ کو دوزخ سے بچا لیجئے پڑھ لیا کرو تم جب یہ (دُعا) پڑھ لو اور اسی رات میں تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہارے لئے دوزخ سے پناہ لکھی جائے گی اور جب تم نمازِ فجر پڑھ کر یہ پڑھو پھر اس روز تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہاری دوزخ سے پناہ لکھی جائے گی۔محمد بن شعیب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسعید نے بیان کیا کہ حارث بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خاموشی سے ہم سے یہ بیان فرمایا اس وجہ سے ہم لوگ اپنے خاص بھائیوں سے اس (عمل) کو بیان کرتے ہیں۔

۱۶۴۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَمُؤَمَّلُ

۱۶۴۴: عمرو بن عثمان' مؤمل بن فضل' علی بن سہل' محمد بن مصفی تمیمی سے

بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ الْكِنَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ جِوَارٌ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِمَا قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَ أَحَدًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ فِيهِ إِنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ وَقَالَ عَلِيٌّ وَابْنُ الْمُصَفَّى بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي فَسَبَقْتُ أَصْحَابِي وَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِينِ فَقُلْتُ لَهُمْ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ تُحْرَزُوا فَقَالُوهَا فَلَامَنِي أَصْحَابِي وَقَالُوا حَرَمْتَنَا الْغَنِيمَةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَدَعَانِي فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ وَقَالَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنِّي سَأَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِي قَالَ فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لِي ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ و قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ۔

اسی طریقہ سے روایت ہے کہ جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ مغرب اور فجر کی نماز کے بعد کسی شخص سے گفتگو کرنے سے قبل یہ دُعا مانگے اور اسی روایت میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو ایک لشکر کے ٹکڑے میں روانہ فرمایا ہم لوگ جب ہم اس گاؤں میں پہنچے کہ جس کے لوٹنے (جہاد) کرنے کے لئے لڑائی کی جگہ پر پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کر لیا اور میں تمام ساتھیوں سے آگے نکل گیا گاؤں کے لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ (اگر) تم لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو تو بچ جاؤ گے ان لوگوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا میرے ساتھی میرے اُوپر ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے ہم کو غنیمت سے محروم کیا جب وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان لوگوں نے میرے عمل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باخبر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا اور میرے کام پر میری تعریف فرمائی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہر ایک شخص کے بدلے میں اتنا اتنا اَجر عطا فرمایا ہے عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں وہ اَجر وثواب کی مقدار بھول گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے لئے اپنے بعد کا ایک وصیت نامہ لکھتا ہوں چنانچہ آپ نے لکھوایا اور اس پر مُہر لگا کر مجھے دے دیا اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ ابن مصفی کہتے ہیں میں نے حارث بن مسلم بن حارث تمیمی سے سنا وہ یہ حدیث اپنے والد سے بیان کرتے تھے۔

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ أَصَلَّيْتُمْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ

۱۶۴۵: محمد بن مصفیٰ ابن ابی فدیک ابن ابی ذئب ابو اُسید معاذ بن عبد اللہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم لوگ بارش اور اندھیری رات میں نکلے اور ہم لوگ آنحضرت ﷺ کو اس لئے تلاش کرتے تھے کہ آپ نماز پڑھائیں۔ پھر ہم نے آپ کو پا لیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہو۔ میں نے کچھ عرض نہیں کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے کچھ عرض نہیں کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ میں کیا عرض کروں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا شام کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

قُلْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھو یہ (سورتیں) تم کو ہر ایک قسم کی آفت سے کفایت کریں گی۔ (حفاظت کریں گی)۔

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۶۴۶: محمد بن عوف، محمد بن اسماعیل، ان کے والد، ضمضم بن شریح، حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو ایسی دُعا سکھلا دیں کہ جس کو ہم صبح وشام اور لیٹتے وقت پڑھ لیا کریں۔ آپ نے یہ دُعا پڑھنے کا حکم فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ)) تک یعنی اے اللہ، آسمانوں اور زمین کے خالق، حاضر اور غیب کا علم رکھنے والے آپ ہر ایک شے کے مالک ہیں اور فرشتے اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہم اپنے نفوس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں اور شیطان ملعون کے شر سے اور اس کے مکرو فریب سے یا اس کے شر سے اور خود گناہ کرنے یا کسی مسلمان سے گناہ کرانے سے پناہ مانگتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی اسناد کے ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت صبح ہو تو یہ پڑھے: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ)) تک یعنی ہم نے اور اللہ تعالیٰ کی سلطنت نے صبح کی جو کہ تمام جہان کا پالن ہار ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے فلاح وخیر کا خواستگار ہوں اس دن کی اور اس کی فتح اور اس کی مدد اور نور و برکت اور ہدایت کا اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے۔ پھر جب شام ہو جائے تو یہی دُعا پڑھے۔

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جُعْثُمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيقٌ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ

۱۶۴۷: کثیر بن عبید، بقیہ، عمر، ازہر، حضرت شریق ہوزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دُعا مانگتے؟ انہوں نے جواب دیا تم نے مجھ سے ایسی بات دریافت کی کہ جو تم سے قبل کسی نے دریافت نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات میں بیدار

مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمَّدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ۔

ہوتے تو دس مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) فرماتے اور دس مرتبہ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) فرماتے اور استغفار دس مرتبہ کرتے اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) دس مرتبہ پڑھتے پھر دس مرتبہ فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ)) الخ یعنی اے اللہ میں دُنیا کی تنگی سے اور قیامت کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے۔

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا اللَّهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۴۸: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، سلیمان، سہیل، ان کے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دورانِ سفر صبح کا وقت ہوتا تو آپ پڑھتے: ((بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ......)) یعنی سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نعمت اور حسن امتحان کو سن لیا۔ اے اللہ ہماری رفاقت فرما اور ہم پر احسان فرما میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ و قَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا۔

۱۶۴۹: عبداللہ بن مسلمہ، ایک شخص، حضرت ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ آپ فرماتے تھے جو شخص تین مرتبہ (یہ دُعا) ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)) پڑھے تو اس شخص کو صبح تک کسی قسم کی آفت ناگہانی نہیں پہنچے گی اور جو شخص صبح میں اس کو تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کو شام تک کسی قسم کی آفت نہیں پہنچے گی پھر اس حدیث کے راوی حضرت ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تو جس نے یہ حدیث ان سے سنی تھی وہ شخص ان کی طرف دیکھنے لگا۔ ابان نے کہا تم میری طرف کیا دیکھ رہے ہو اللہ کی قسم میں نے نہ عثمان کی طرف جھوٹ منسوب کیا اور نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب سمجھا لیکن جس دن مجھ کو یہ مرض لاحق ہوا میں اس دن غصہ میں تھا اور اس دُعا کا پڑھنا بھول گیا تھا۔

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا

۱۶۵۰: نصر بن عاصم، انس بن عیاض، ابومودود، محمد بن کعب، ابان بن

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالِجِ۔

عثمان' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ سے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں فالج کے واقعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ۔

۱۶۵۱: عباس بن عبدالعظیم' محمد بن مثنیٰ' عبدالملک بن عمرو' عبدالجلیل بن عطیہ' حضرت جعفر بن میمون کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان! میں آپ کو ہر ایک صبح کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں: ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) صبح کو تین مرتبہ اور شام کو تین مرتبہ تو انہوں نے جواب دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا پڑھتے دیکھا تو مجھے سنت نبوی پر عمل کرنا پسندیدہ ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) صبح کو تین مرتبہ اور تین مرتبہ شام کو پڑھو مجھے پسند ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کروں۔ پھر فرمایا کہ جو شخص پریشان ہو اس کے لئے دُعا یہ ہے:((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ)) بعض راویوں نے (اس دُعا کے الفاظ میں) کمی بیشی کی ہے۔

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ لَمْ يُوَافِ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى ـ

۱۶۵۲: محمد بن منہال' یزید بن زریع' روح بن قاسم' سہیل' سمی' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ایک سو مرتبہ صبح اور ایک سو مرتبہ شام کو پڑھے تو اس شخص کے برابر مخلوق میں کسی شخص کا مرتبہ نہیں ہوسکتا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا

باب: جب چاند دیکھے تو کیا

رَأَى الْهِلَالَ

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ۔

دُعا پڑھے؟

۱۶۵۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے' یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے میں اسی ذات پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا۔ یہ جملہ آپ تین مرتبہ ارشاد فرماتے پھر فرماتے اس اللہ کا شکر واحسان ہے کہ فلاں مہینہ (بخیر وعافیت) گزر گیا اور فلاں مہینہ شرع ہوا یعنی گزرہوا مہینہ لے گیا اور (اللہ) اگلا مہینہ لے آیا۔

۱۶۵۴: محمد بن علاء' زید' ابو بلال' حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو (تو دُعا کرتے وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چہرہ پھیر لیتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔

باب: گھر سے نکلتے وقت کی دُعا

۱۶۵۵: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' منصور' شعبی' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب اپنی آنکھ اُٹھائی اور فرمایا اے اللہ میں گمراہ ہونے' گمراہ کئے جانے' پھل جانے یا پھلائے جانے' ظلم سے اور ظلم کئے جانے سے اور جہل سے اور جہل کئے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۱۶۵۶: ابراہیم بن حسن' حجاج' ابن جریج' اسحٰق' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے اور ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) پڑھتا ہے تو اس وقت ملائکہ اس شخص سے کہتے ہیں کہ تم نے راہ (ہدایت) حاصل کر لی اور تم ہر ایک قسم کی آفت سے بچالئے گئے اور تم کو یہ دُعا کافی ہے پھر اس شخص سے شیطان علیحدہ ہو جاتا ہے اور اس سے دوسرا شیطان کہتا ہے اب تم اس شخص کا کیا کر سکتے ہو جس کو راستہ مل گیا اور وہ دُعا اس شخص کے لئے کافی ہوگئی اور وہ شخص ہر ایک قسم کی آفت سے محفوظ کر دیا گیا۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ۔

باب: گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

۱۶۵۷: ابن عوف' محمد بن اسماعیل' ان کے والد' ضمضم' شریح' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوَكَّلْنَا)) تک یعنی اے اللہ میں آپ سے اندر داخل ہونے کی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری مانگتا ہوں اللہ کے نام پر ہم اندر داخل ہوتے ہیں اور اللہ ہی کے نام پر ہم باہر نکلتے ہیں اور ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں جو کہ ہمارا پروردگار ہے پھر (وہ شخص) اندر داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتْ الرِّيحُ

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَوْحُ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللَّهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا۔

باب: آندھی طوفان کے وقت کی دُعا؟

۱۶۵۸: احمد بن محمد' سلمہ' عبدالرزاق' معمر' زہری' ثابت' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہوا اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان ہے کبھی رحمت لاتی ہے کبھی عذاب لاتی ہے۔ جب تم لوگ ہوا کو دیکھو تو اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا

۱۶۵۹: احمد بن صالح' عبد اللہ' عمرو' ابونضر' حضرت سلیمان بن یسار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کبھی آنحضرت ﷺ کو اس قدر کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ کا کوا (تالو میں لٹکا ہو ٹکڑا) دیکھ سکوں بلکہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ تبسم فرماتے تھے (یعنی مسکراتے تھے) اور آپ جب بادل یا ہوا کو دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرۂ انور پر معلوم ہوتا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب لوگ ابر دیکھتے ہیں تو اس توقع سے خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی اور آپ جب بادل کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرۂ انور پر ناگواری معلوم ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ اس میں عذاب

عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا۔

الٰہی (پوشیدہ) نہ ہو۔ایک قوم کو ہوا سے عذاب دیا جاچکا ہے اور اس قوم نے جب عذاب کو دیکھا تو وہ کہنے لگے تھے یہ تو برسنے والا بادل ہے اور وہ تمام لوگ ہلاک ہوگئے۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا۔

۱۶۶۰: ابن بشار' عبدالرحمٰن' سفیان' مقدام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب آسمان کے کنارے سے بادل اُٹھتا ہوا دیکھتے تو آپ جس کام میں مشغول ہوتے اس کو چھوڑ دیتے اگرچہ آپ نماز میں بھی مشغول ہوتے اور ارشاد فرماتے اے اللہ میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں پھر اگر وہ بادل برسنے لگتا تو ارشاد فرماتے اے اللہ اچھے طریقہ سے بارش برسایئے بابرکت۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَطَرِ

باب: بارش کے بارے میں

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ۔

۱۶۶۱: مسدد' قتیبہ بن سعید' جعفر' ثابت' انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنا جسم مبارک کھول دیا یہاں تک کہ بارش آپ کے جسم پر گری ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسا کس وجہ سے کیا؟ ارشاد فرمایا اس وجہ سے کہ وہ ابھی تازہ دم اپنے پروردگار کے پاس سے آئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ

باب: مرغ اور چوپاؤں کے بارے میں

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ۔

۱۶۶۲: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز' صالح' عبیداللہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرغ کو بُرا نہ کہو اس لئے کہ وہ نماز (فجر) کے لئے بیدار کرتا ہے۔

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللَّهَ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا۔

۱۶۶۳: قتیبہ بن سعید' لیث' جعفر' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ جب مرغ کی اذان سنو تو فضل الٰہی طلب کرو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جس وقت تم لوگ گدھے کی آواز سنو تو شیطان ملعون سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ۔

۱۶۶۴: ہناد بن سری' عبدۃ' محمد بن اسحٰق' محمد بن ابراہیم' عطاء بن یسار' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا آواز نکالنا سنو تو تم اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ جن کو تم نہیں دیکھ سکتے (یعنی عذاب وثواب وغیرہ کو اور دُنیا میں نازل ہونے والی آفات کو)۔

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَإِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ فَإِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ الْحَاجِبُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۶۶۵: قتیبہ بن سعید' لیث' خالد بن یزید' سعید بن ابی ہلال' سعید بن زیاد' حضرت جابر بن عبداللہ (دوسری سند) ابراہیم بن مروان' ان کے والد' لیث بن سعد' یزید بن عبداللہ' حضرت علی بن عمر بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بلاضرورت رات کو) آمدورفت موقوف ہونے کے بعد نہ نکلا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ہیں کہ جن کو وہ زمین میں پھیلا دیتا ہے پھر کتوں اور گدھوں کے شور کرنے کو بیان کیا جس طریقہ سے اُوپر مذکور ہے۔ اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے ابن الہاد نے بیان کیا کہ شرحبیل بن حاجب نے مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اسی طریقہ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الصَّبِيِّ يُولَدُ فَيُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ

باب: بچے کے کان میں (اس کی پیدائش کے بعد) اذان دینا

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ۔

۱۶۶۶: مسدد' یحییٰ' سفیان' عاصم بن عبید اللہ' عبید اللہ' ان کے والد حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پیدا ہوئے' ایسی اذان دی کہ جیسی نماز کے لئے اذان دیتے ہیں۔

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ

۱۶۶۷: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل (دوسری سند) یوسف بن موسیٰ' ابواُسامہ' ہشام' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ يُوسُفُ وَيُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ۔

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے برکت کی دُعا فرماتے اور کھجور چبا کران کے مُنہ میں دیتے۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رُئِيَ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ۔

۱۶۶۸: محمد بن مثنیٰ' ابراہیم' داؤد بن عبدالرحمٰن' ابن جریج' ان کے والد' اُمّ حمید' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص نے مُغَرّبین دیکھے ہیں میں نے عرض کیا مغربین کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مُغَرِّبین وہ ہیں کہ) جن میں جنات کی شرکت ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ

باب: کوئی شخص کسی شخص سے پناہ مانگے تو کیسا ہے؟

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ نَصْرٌ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْطُوهُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ۔

۱۶۶۹: نصر بن علی' عبیداللہ بن عمر' خالد بن حارث' سعید' نصر بن ابی عروبہ' قتادہ' ابونہیک' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی پناہ مانگے اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اس کو دے دو۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا اللّٰهَ لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

۱۶۷۰: مسدد' سہل' ابوعوانہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مجاہد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں جو شخص اللہ کی پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو اور تم سے جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے تو اس کو دے دیا کرو سہل اور عثمان نے بیان کیا کہ جو شخص تمہاری دعوت کرے تو تم اس کو قبول کرو اور تم پر جو شخص احسان کرے تو اس کا صلہ دو۔ مسدد اور عثمان نے بیان کیا کہ اگر تم اس کا عوض نہ دے سکو تو اس شخص کے لئے دُعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ اس شخص کے احسان کا بدلہ تم نے چکا دیا ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ قَالَ وَضَحِكَ قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ۔

باب: وسوسہ رفع کرنے کا طریقہ

۱۶۷۱: عباس' نضر بن محمد' عکرمہ بن عمار' ابوزمیل سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا (نہ معلوم) میرے دِل کو کیا ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا کیا بات ہے' کیا ہو گیا؟ میں نے کہا واللہ میں ان باتوں کو بیان نہیں کر سکتا انہوں نے فرمایا کیا کوئی شبہ ہے اور پھر ہنسنے لگے اور فرمایا اس سے کوئی شخص محفوظ نہیں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اگر تم کو اس کلام میں شبہ ہے جو ہم نے آپ پر نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے دریافت کر لیں جو کتاب (یعنی توریت' انجیل) پڑھتے ہیں آپ سے پہلے۔ آخر آیت تک۔ پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب تمہارے دِل میں اس قسم کے خیالات آئیں تو تم یہ آیت پڑھو: ((هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ))۔

۱۶۷۲: احمد بن یونس' زہیر' سہیل' ان کے والد' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اپنے دِلوں میں اس قسم کے وسوسے محسوس کرتے ہیں کہ جن کو بیان کرنا ہمارے پر بہت گراں ہے اور ہم ان کو نقل کرنا نہیں چاہتے آپ نے دریافت فرمایا کیا تم واقعی لوگوں کو وسوسے پیش آتے ہیں؟ ان حضرات نے عرض کیا جی ہاں' آپ نے فرمایا یہ بات تو خاص ایمان کی علامت ہے۔

۱۶۷۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابن قدامہ' جریر' منصور' زر' عبد اللہ بن شداد' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سے کسی کے دِل میں اس طرح کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کو بیان کرنے سے راکھ بن جانا یا جل کر کوئلہ بن جانا اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: اللہ اکبر اللہ اکبر اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے شیطان کے مکر و فریب کو وسوسہ میں بدل دیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

باب: جوغلام اپنے آزاد کرنے والے کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا آزاد کرنے والا بتلائے؟

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَالْآخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِي بِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّهِ إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَعْنِي قَوْلَهُ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانُوا تَعَلَّمُوهُ مِنْ شُعْبَةَ۔

۱۶۷۴: نفیلی' زہیر' عاصم احول' ابوعثمان' حضرت سعد بن مالک سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دِل نے یاد رکھا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے والد کے علاوہ قصداً خود کو دوسرے کسی کا بیٹا قرار دے تو اس پر جنت حرام ہے۔ ابوعثمانؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث سن کر میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی انہوں نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دِل نے یاد رکھا کہ آنحضرت ﷺ نے اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا۔ عاصم نے بیان کیا کہ میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ کے ہاں دو مردوں نے گواہیاں دیں تو وہ دو مرد کون کونسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ایک تو ایسے مرد ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے راہ اللہ میں تیر پھینکا دوسرے وہ ہیں کہ جو کہ (مقام) طائف سے بیس سے زیادہ افراد کے ساتھ پیدل آئے پھر ان کی فضیلت بیان کی۔ ابوعلی بیان کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد سے میں نے فرماتے ہوئے سنا نفیلی نے جب یہ حدیث بیان کی تو فرمایا اللہ کی قسم مجھے یہ حدیث شہد سے زیادہ میٹھی معلوم ہوتی ہے یعنی لفظ حدثنا اور حدثنی' ابوعلی بیان کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے احمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ کوفہ کے حضرات کی حدیث میں نور نہیں موجود ہے۔ احمد نے فرمایا میں نے بصرہ کے حضرات کی طرح کسی کو نہیں دیکھا جنہوں نے حضرت شعبہ سے پڑھا ہے۔

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ۔

۱۶۷۵: حجاج' معاویہ' زائدہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے ولاء کرے تو اس پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے قیامت کے روز نہ اس کے فرض قبول ہوں گے اور نہ نفل۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۶۷۶: سلیمان' عمر' عبدالرحمٰن' جابر' سعید' حضرت انس بن مالک رضی

الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُتَتَابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا والد قرار دے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کو آقا قرار دے تو اس پر لگاتار قیامت تک اللہ کی لعنت۔

بَاب فِي التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ

باب: حسب ونسب پر ناز کرنا

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنْ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ۔

۱۶۷۷: موسیٰ بن مروان' معافی (دوسری سند) احمد بن سعید' ابن وہب' ہشام' سعید' ان کے والد' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دورِ جاہلیت کے تکبر اور غرور اور اپنے آباء و اجداد پر فخر کرنے کو دور کر دیا۔ اب انسان دو قسم کے ہیں یا مومن متقی ہیں یا فاجر بدبخت ہیں (یاد رکھو) تم سب آدم کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ السلام کی خاک سے پیدائش ہوئی (تو تمام انسانوں کی اصل برابر ہے) تم لوگوں کو چاہئے کہ اپنی اپنی قوم پر فخر کرنا ترک کر دو وہ تو دوزخ کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہیں (اگر تکبر و فخر نہ چھوڑا تو) اللہ تعالیٰ کے ہاں گوبر کے کیڑے سے (زیادہ) ذلیل ہیں وہ گوبر کا کیڑا جو کہ گندگی کو اپنی ناک سے دھکیل کر لے جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے فخر کرنا نہ چھوڑا تو دُنیا اور آخرت میں ذلیل ہو جاؤ گے)

بَاب فِي الْعَصَبِيَّةِ

باب: تعصب کرنا

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ۔

۱۶۷۸: نفیلی' زہیر' سماک' عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے اُونٹ کنویں میں گر گیا اب اس کی دُم کو پکڑ کر اُسے کھینچا جائے۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۶۷۹: ابن بشار' ابو عامر' سفیان' سماک بن حرب' عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ (اس وقت) ایک قبہ کے اندر تھے جو کہ کھال کا تیار کردہ تھا۔ پھر آپ نے یہی ارشاد فرمایا جو کہ اُوپر مذکور ہے۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔

۱۶۸۰: محمود بن خالد' فریابی' سلمہ' بنت واثلہ' حضرت واثلہ بنت اسقع سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ عصبیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم ناحق اپنی قوم کی مدد کرو (یہ عصبیت ہے)۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ۔

۱۶۸۱: احمد بن عمرو' ایوب' اُسامہ' سعید بن مسیب' حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ اپنی قوم کا دفاع کرے جب تک کہ گناہ نہ ہو۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيِّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ۔

۱۶۸۲: ابن سرح' ابن وہب' سعید' محمد بن عبد الرحمٰن' عبداللہ' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کو تعصب کی دعوت دے اور تعصب کی وجہ سے لڑائی کرے اور تعصب پر مرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

۱۶۸۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابواُسامہ' عوف' زیاد' ابو کنانہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجہ اسی قوم میں سے ہے۔

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ

۱۶۸۴: محمد بن عبدالرحیم' حسین بن محمد' جریر' محمد بن اسحٰق' داؤد' عبدالرحمٰن' حضرت ابوعقبہ سے روایت ہے کہ وہ ملک فارس کے باشندہ تھے اور عرب کے آزاد کردہ غلام تھے کہ میں غزوۂ احد میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا میں نے مشرکین میں سے ایک شخص کو مارا اور میں نے کہا کہ لو یہ ہے میرا وار اور میں فارسی غلام ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ لو میرا وار اور میں انصاری غلام ہوں۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ۔

بَاب إِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ إِيَّاهُ

باب: جس سے محبت کرے تو کہہ دے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ۔

۱۶۸۵: مسدد' یحییٰ' ثور' حبیب' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس سے کہہ دے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ۔

۱۶۸۶: مسلم بن ابراہیم' مبارک بن فضالہ' ثابت بنانی' انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت ایک آدمی نبیؐ کے پاس سے گزرا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کو اطلاع دی ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو بتلا دو یہ بات سن کر وہ اُٹھا اور اس سے مل کر کہا کہ میں تم سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں اس شخص نے جواب دیا تم سے بھی وہ محبت کرے کہ تم نے جس کی وجہ سے مجھ سے محبت کی (یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ کی) وجہ سے۔

بَاب الرَّجُلِ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرٍ يَرَاهُ!

باب: ایک شخص کا دوسرے سے کسی نیک کام کی وجہ سے محبت رکھنا

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۶۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' سلیمان' حمید' عبداللہ' ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا کام نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تم اسی شخص کے ساتھ ہو گے کہ جس سے محبت کرتے ہو۔ ابوذرؓ نے عرض کیا میں تو اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہو گے کہ جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت ابوذر نے پھر یہی عرض کیا آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

۱۶۸۸: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' ثابت' حضرت انس بن مالک رضی

يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرِحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس قدر خوش کبھی نہیں دیکھا کہ جس قدر اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص دوسرے سے محبت کرتا ہے نیک اعمال کی وجہ سے لیکن وہ خود اس طرح کے اعمال نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا انسان اسی کے ساتھ ہوگا کہ جس سے وہ محبت و تعلق رکھتا ہو گا۔

بَابٌ فِي الْمَشُورَةِ

باب: مشورہ کا بیان

١٦٨٩: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

١٦٨٩: ابن مثنیٰ' یحییٰ' شیبان' عبدالملک' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ شخص امین ہے۔

بَابٌ فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ

باب: نیک کام کی رہنمائی کرنے والا نیک کام کرنے والے کے برابر ہے

١٦٩٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنْ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔

١٦٩٠: محمد بن کثیر' سفیان' اعمش' ابوعمرو شیبانی' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سواری موجود نہیں مجھے آپ سواری عنایت فرما دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے پاس تو سواری ہے نہیں' البتہ تم فلاں آدمی کے پاس جاؤ ہوسکتا ہے کہ وہ تم کو سواری دے دے۔ وہ شخص اس کے پاس پہنچا اس نے سواری دے دی پھر خدمت نبوی میں واپس آیا اور آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا جو کوئی نیک کام کی رہبری کرے تو اس کو اسی قدر اجر ہے کہ جس قدر کہ اس کام کے انجام دینے والے کو ہے۔

بَابٌ فِي الْهَوَى

باب: خواہشِ نفس

١٦٩١: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ

١٦٩١: حیوۃ بن شریح' بقیہ' ابوبکر' خالد بن محمد' بلال' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شے کی محبت تم کو بہرا اور نابینا بنا دیتی ہے۔

ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔

بَاب فِي الشَّفَاعَةِ

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

باب: سفارش سے متعلق

۱۶۹۲: مسدد، سفیان، بریدہ، حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے سفارش کروتا کہ تم کو اجر وثواب ملے نبی کی زبان سے فیصلہ تو وہی ہوگا کہ جو اللہ کو منظور ہوگا۔

بَاب فِيمَنْ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْعَلَاءِ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔

باب: خط لکھتے وقت اپنا نام پہلے

۱۶۹۳: احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، ابن سیرین، احمد، حضرت علاء بن حضرمی کے کسی بیٹے سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بحرین کے گورنر تھے۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھتے تو اپنے نام سے ابتداء کرتے۔

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ۔

۱۶۹۴: محمد بن عبد الرحیم، معلیٰ، ہشیم، منصور، ابن سیرین، ابن العلاء، حضرت علاء بن حضرمی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو انہوں نے خط تحریر کیا تو پہلے اپنا نام تحریر کیا۔

بَاب كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى قَالَ ابْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ

باب: کافر مشرک کو کس طریقہ سے خط تحریر کیا جائے؟

۱۶۹۵: حسن بن علی، محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کو اس طریقہ سے تحریر فرمایا: محمد (ص) کی جانب سے جو کہ رسول اللہ ہیں ہرقل شاہ روم کو اس شخص پر سلام ہو جو راہِ ہدایت پر عامل پیرا ہوا ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت ہے کہ ان سے حضرت ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہم لوگ ہرقل کے پاس پہنچے ہمیں اس نے اپنے روبرو بٹھایا۔ پھر اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ۔

مکتوب گرامی طلب کیا اس میں یہ تحریر تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ محمد اللہ کے رسول کی جانب سے ہرقل عظیم الروم کو سلام اس شخص پر کہ جو راہِ ہدایت پر چلے۔ اَمابعد

بَاب فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین سے حسن سلوک

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔

۱۶۹۶: محمد بن کثیر' سفیان' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا لڑکا اپنے والد کے احسان کا عوض ادا نہیں کر سکتا مگر صرف ایک صورت میں کہ اپنے والد کو کسی شخص کا غلام دیکھے اور خرید کر اس کو آزاد کر دے۔

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَلِّقْهَا۔

۱۶۹۷: مسدد' یحییٰ' ابن ابی ذئب' حارث' حمزہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے نکاح میں تھی میں اس سے محبت کرتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا تم اس کو طلاق دے دو۔ میں نے انکار کر دیا۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اس کو طلاق دے دو (یعنی والد کی فرمانبرداری کرو)

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ۔

۱۶۹۸: محمد بن کثیر' سفیان' حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ اپنے والد سے انہوں نے سنا' انہوں نے انکے دادا سے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کس کے ساتھ احسان کا معاملہ کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ۔ پھر اپنے والد کے ساتھ پھر جو سب سے نزدیکی رشتہ دار ہو پھر اسکے بعد جو اس سے نزدیکی رشتہ دار ہو اسی طریقہ سے پھر جو اس سے نزدیکی رشتہ دار ہو اور آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے آزاد کئے ہوئے غلام سے اس مال کا مطالبہ کرے جو کہ اسکی ضرورت سے زائد ہو پھر وہ اسے مال نہ دے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی شکل وصورت میں اسکے سامنے آئیگا۔

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ

۱۶۹۹: محمد بن عیسیٰ' حارث بن مرہ' حضرت کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا بکر بن حارث سے سنا وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں کس کے ساتھ بھلائی کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنی والدہ اور والد اور بہن بھائی کے ساتھ اور اپنے آزاد

وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِى يَلِى ذَاكَ حَقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ۔

کرنے والے شخص کے ساتھ جن کا حق ادا کرنا لازمی ہے اور جس سے رشتہ کو قائم رکھنا اور صلہ رحمی کرنا ضروری ہے۔

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ۔

۱۷۰۰: محمد بن جعفر بن زیاد (دوسری سند) عباد بن موسیٰ' ابراہیم' ان کے والد' حمید' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے والدین پر انسان کس طرح لعنت بھیج سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے والد پر لعنت بھیجے اور وہ جواب میں اس کے والد پر لعنت بھیجے یا وہ اس کی والدہ پر لعنت بھیجے اور وہ جواب میں اس کی والدہ پر لعنت بھیجے۔

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا۔

۱۷۰۱: ابراہیم' عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن علاء' ابوعبداللہ' عبدالرحمٰن' اُسید' ان کے والد حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ قبیلہ بنی مسلمہ میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین کا انتقال ہو گیا ہے۔ کیا اب بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کوئی طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ضرور۔ ان کے لئے دُعا و استغفار کرنا' ان کی وصیت یا ان کے معاہدہ کو پورا کرنا اور اس رشتہ کو ملانا جو ان ہی سے قائم تھا اور ان کے دوست کی خاطر مدارات کرنا۔

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ۔

۱۷۰۲: احمد بن منیع' ابوالنضر' لیث' یزید' عبداللہ بن دینار' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا حسن سلوک یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے دوستوں کی خاطر مدارات کرے جب والد کا انتقال ہو جائے۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

۱۷۰۳: ابن مثنیٰ' ابوعاصم' جعفر' عمارہ بن ثوبان' حضرت ابوطفیل رضی اللہ

قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَائَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (مقام) جعرانہ پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت تقسیم فرما رہے تھے میں ان دنوں ایک لڑکا تھا جو اُونٹ کی ہڈی اُٹھایا کرتا تھا اسی وقت ایک عورت آئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو آپ نے اپنی چادر اس کے لئے بچھا دی وہ اس پر بیٹھ گئی میں نے دریافت کیا یہ کون عورت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ وہ عورت ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۱۷۰۴: احمد بن سعید' ابن وہب' عمرو بن حارث' حضرت عمر بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھایا وہ اس پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اپنے کپڑے کا دوسرا کونہ بچھا دیا وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر آپ کے دودھ شریک بھائی آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنے ساتھ بٹھایا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى

باب: یتیم بچوں کی پرورش کرنے کا ثواب

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ۔

۱۷۰۵: عثمان' ابوبکر بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' ابو مالک' ابن حدیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے بیٹی ہو پھر وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے نہ اس کو ذلیل و خوار سمجھے نہ لڑکے کو اس پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔ عثمان نے لڑکوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ

۱۷۰۶: مسدد' خالد' سہیل' سعید اعشیٰ' امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وہ سعید بن عبدالرحمن بن مکمل تھے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین لڑکیوں کو پرورش کرے پھر ان کو تعلیم دے اور ان کا نکاح کر دے اور

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ۔

۱۷۰۷: یوسف' جریر' سہیل سے اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ کسی کے تین بہنیں یا تین لڑکیاں ہوں یا دو بہنیں یا دولڑکیاں ہوں۔

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا۔

۱۷۰۸: مسدد' یزید' نہاس' شداد' حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اور سیاہ رخسار کی بدہیئت خاتون اس طرح ہوں گے (یہ فرما کر) آپ نے شہادت کی اُنگلی اور درمیان کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا اس سے وہ خاتون مراد ہے کہ جو شوہر کے انتقال کے بعد یتیم بچوں کی پرورش کرنے کی وجہ سے اپنے کو روکے رکھے دوسرا نکاح نہ کرے۔ یہاں تک کہ وہ بچے بالغ ہو جائیں یا ان کا انتقال ہو جائے۔

بَاب فِي مَنْ ضَمَّ الْيَتِيمَ

باب: یتیم بچے کی پرورش کی ذمہ داری لینے والا شخص

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ۔

۱۷۰۹: محمد بن صباح' عبدالعزیز' ان کے والد' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح نزدیک ہوں گے (یہ فرما کر) آپ نے کلمہ اور درمیان کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا (یعنی ہم دونوں ایک دوسرے کے بہت نزدیک ہوں گے)

بَاب فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب: پڑوسی کا حق

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ۔

۱۷۱۰: مسدد' حماد' یحییٰ' ابوبکر' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے حضرت جبریل امین ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرماتے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اس کو وراثت میں حق دلوائیں گے۔

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ

۱۷۱۱: محمد بن عیسیٰ' سفیان' بشیر' مجاہد' حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور کہا کہ تم نے میرے یہودی پڑوسی کے پاس حصہ بھیجا ہے اس لئے کہ میں نے

لِجَارِي الْيَهُودِيِّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جبریل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتے یہاں تک کہ میں سمجھا وہ اس کو وارث قرار دیں گے۔

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللّٰهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ۔

۱۷۱۲: ربیع بن نافع' سلیمان بن حیان' محمد بن عجلان' ان کے والد' ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور صبر سے کام لو وہ شخص دو تین مرتبہ پھر آیا۔ آپ نے فرمایا تم اپنا سامان گھر سے نکال کر راستہ میں ڈال دو اس شخص نے اپنا سامان راستہ میں ڈال دیا۔ لوگوں نے وجہ دریافت کرنا شروع کر دی۔ اس شخص نے اپنے پڑوسی کے تکلیف پہنچانے کی کیفیت بیان کی تو لوگوں نے اس شخص کے پڑوس پر لعنت بھیجنا اور بددعا کرنا شروع کر دی کہ اللہ اس شخص کو ایسا بنا دے ویسا بنا دے اس بات پر اس شخص کا پڑوسی آیا اور اس نے کہا کہ اپنے گھر میں چلو اب آئندہ میں کوئی اس قسم کی بات نہیں کروں گا کہ جو تم کو نا گوار ہو۔

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۱۷۱۳: محمد بن متوکل' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو تو اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ زبان سے خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۱۷۱۴: مسدد' سعید بن منصور' حارث' ابوعمران' طلحہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کے ساتھ پہلے احسان کا معاملہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے جس شخص کا دروازہ قریب ہو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے اس حدیث میں فرمایا کہ طلحہ قریش میں سے تھے۔

بَاب فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ

باب: غلام باندی کے حقوق

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

۱۷۱۵: زہیر' عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل' مغیرہ' اُمّ موسیٰ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر گفتگو یہ تھی کہ نماز کا دھیان رکھو' نماز کا دھیان رکھو اور باندی (غلام) کے بارے میں خوف الٰہی اختیار کرو۔

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَاذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي عَلَى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هَذَا فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ۔

۱۷۱۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' معرور بن سوید سے روایت ہے کہ میں نے ربذہ میں ابوذرؓ کو دیکھا موٹی چادر اوڑھے ہوئے اور انکا غلام بھی اسی قسم کی چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوذر! تم غلام کی چادر کیوں نہیں لیتے تاکہ تمہارا جوڑا مکمل ہو جائے۔ تم اس کو ایک دوسرا کپڑا لے کر دے دینا۔ ابوذرؓ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو برا بھلا کہا اس کی ماں عرب میں سے نہیں تھی تو میں نے اسکی ماں کو گالی دی۔ اس نے نبیؐ سے میری شکایت کر دی۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تم اس قسم کے آدمی ہو کہ جس میں دورِ جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ آپ نے فرمایا غلام باندی تمہارے بھائی' بہن ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے تم کو فضیلت عطا کی ہے۔ تو تم کو جس سے مفاہمت نہ ہو اس کو فروخت کر دو (اور یہ نہ کرو کہ بلاوجہ ظلم و زیادتی کر کے اس کو رکھو) اور اللہ کی مخلوق کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَ غُلَامِكَ إِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ الْأَعْمَش

۱۷۱۷: مسدد' عیسیٰ' اعمش' حضرت معرور سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس (مقام) ربذہ میں گئے وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی اسی طرح کی چادر اوڑھے ہوئے تھا ہم لوگوں نے کہا تم اپنے غلام کی چادر کس وجہ سے نہیں لیتے۔ تمہارا ایک جوڑا بن جائے گا اور تم اس کو دوسرا کپڑا دے دینا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یہ تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے پھر جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو وہ شخص خود جو کچھ کھائے وہ ہی اس کو کھلائے اور خود جو پہنے وہی اس کو پہنائے اور اس سے ایسے کام کو نہ کہے کہ جیسے وہ نہ کر سکے اگر کہے تو خود بھی اس کی امداد کرے امام ابوداؤد

نَحْوَهُ۔

فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابن نمیر نے اعمش سے روایت کیا۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى مَرَّتَيْنِ لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَعَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔

۱۷۱۸: محمد بن علاء (دوسری سند) ابن مثنیٰ' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' ان کے والد' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا اسی وقت پیچھے سے ایک آواز آئی۔ اے ابومسعود! خوب یاد رکھو اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے کہ جس قدر تم اس پر اختیار رکھتے ہو۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس طرح نہ کرتے تو تم کو دوزخ کی آگ گھیر لیتی۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي أَسْوَدَ بِالسَّوْطِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْعِتْقِ۔

۱۷۱۹: ابوکامل' عبدالواحد' اعمش سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس میں یہ مروی ہے کہ میں کوڑے سے اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا اور اس روایت میں آزاد کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ۔

۱۷۲۰: محمد بن عمرو' جریر' منصور' مجاہد' مورق' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو غلام باندی تمہارے مزاج کے مطابق ہو تو جو تم کھاؤ اس کو کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اس کو پہناؤ۔ اگر وہ تمہارے موافق نہ ہو تو اس کو فروخت کر دو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

۱۷۲۱: ابراہیم بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' عثمان بن زفر' بنو رافع کا بیٹا' حارث' حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باندی غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنا باعث خیر و برکت ہے اور برا سلوک کرنا باعث نحوست ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

۱۷۲۲: ابن مصفیٰ' بقیہ' عثمان' حضرت محمد بن خالد بن رافع' رافع قبیلہ جہینہ میں سے تھے اور صلح حدیبیہ میں شامل تھے ان سے روایت ہے کہ

رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام باندی کے ساتھ حسن سلوک کرنا خیر و برکت کا سبب ہے اور بدسلوکی کرنا نحوست ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا حَدِيثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

۱۷۲۳: احمد بن سعید' احمد بن عمرو' ابن وہب' ابوہانی' عباس' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ خادم کی غلطی کو کتنی مرتبہ معاف کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر اس شخص نے (دوبارہ) دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستّر مرتبہ معاف کیا کرو۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ ﷺ قَالَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا قَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْفُضَيْلِ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ۔

۱۷۲۴: ابراہیم بن موسیٰ (دوسری سند) مؤمل بن فضل' عیسیٰ' فضیل ابو نعیم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو القاسم نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام یا باندی پر زنا کا الزام لگائے حالانکہ وہ غلام یا باندی اس فعل سے پاک ہو تو اگرچہ دُنیا میں اس آقا پر حد قذف نہیں لگے گی (لیکن) قیامت کے دن اس کے حد قذف میں کوڑے مارے جائیں گے۔

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نُزُولًا فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَفِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَّةٌ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَمَا رَأَيْتُ سُوَيْدًا أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ ذَاكَ الْيَوْمَ قَالَ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ

۱۷۲۵: مسدد' فضیل' حصین' ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم لوگ سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُترے تھے اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک ضعیف العمر گرم مزاج شخص تھا اس کی ایک باندی تھی۔ اس نے اس باندی کے طمانچہ مار دیا تو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ سوید اس قدر غصہ ہوئے ہوں جس قدر اس دن غصہ ہوئے اور فرمایا اب تم اس کے تدارک سے عاجز ہو علاوہ اس کے کہ تم اس کو آزاد کر دو اور میں نے خود اپنے کو دیکھا کہ میں

مِنْ وَلَدِ مُقَرِّنٍ وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَ أَصْغَرُنَا وَجْهَهَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِهَا۔

مقرن کی ساتویں نمبر کی اولاد تھا اور ہم لوگوں کے پاس ایک خدمت گزار تھا ہم میں سے جو سب سے چھوٹا تھا' اس نے اس خدمت گزار کے منہ پر طمانچہ مارا تو رسول اللہ! نے ہمیں اس غلام کے آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي فَقَالَ اقْتَصَّ مِنْهُ فَإِنَّا مَعْشَرَ بَنِي مُقَرِّنٍ كُنَّا سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْتَخْدُمْهُمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا فَلْيُعْتِقُوهَا۔

۱۷۲۶: مسدد' یحییٰ' سفیان' سلمہ' حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ میں نے ایک آزاد کردہ غلام کے طمانچہ رسید کیا تو میرے والد صاحب نے مجھے اور اس کو طلب فرمایا پھر اس غلام سے کہا کہ تم اپنا بدلہ لے لو کیونکہ ہم مقرن کے لڑکے ہیں ہم سات اشخاص تھے دور نبوی میں اور ایک خادم کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں تھا ہم لوگوں میں سے کسی نے اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو آزاد کر دو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی خدمت گزار نہیں ہے (یہ سن کر) آپ نے ارشاد فرمایا جب تک یہ لوگ مالدار نہ ہوں' اس وقت تک یہی خدمت گزار خدمت کرے جب مالدار ہو جائیں تو اس کو آزاد کر دیں۔

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ۔

۱۷۲۷: مسدد' ابوکامل' ابوعوانہ' فراس' ابوصالح' حضرت زاذان سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا۔ انہوں نے زمین سے ایک تنکا یا کوئی اور چیز اُٹھائی اور پھر فرمایا کہ مجھے اس غلام کے آزاد کرنے میں اس قدر بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کے طمانچہ لگائے یا اس کی پٹائی کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس غلام کو آزاد کر دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ

باب: غلام یا باندی جب اپنے مالک کے ساتھ بھلائی کریں تو ان کے لئے کس قدر اجر ہے

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۷۲۸: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور بہتر طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو اس کو دو گنا ثواب ملے گا۔

بَاب فِيمَنْ خَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب: جوشخص کسی شخص کے غلام باندی کو بھڑکائے تو اس کو کس قدر سخت گناہ ملے گا

۱۷۲۹: حسن بن علی' زید' عمار' عبداللہ' عکرمہ' یحییٰ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کی بیوی یا باندی یا غلام کو بھڑکائے اور اس کے شوہر یا مالک سے باغی بنادے تو وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

بَاب فِي الِاسْتِئْذَانِ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ۔

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى

باب: اجازت حاصل کرنے کا بیان

۱۷۳۰: محمد بن عبید' حماد' عبیداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیر اُٹھا کر کھڑے ہوئے گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بے خبری میں ماردیں۔

۱۷۳۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے پھر وہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو اس کی آنکھ ضائع گئی (اور اس سے انتقام نہیں لیا جائیگا)

۱۷۳۲: ربیع بن سلیمان' ابن وہب' سلیمان' کثیر' ولید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب گھر کے اندر نظر ڈال لی تو پھر اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

۱۷۳۳: یحییٰ بن حبیب' روح (دوسری سند) ابن بشار' ابوعاصم' ابن جریج' عمرو بن ابی سفیان' عمرو بن عبداللہ' کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ نے ان کو خدمت نبوی میں دودھ' ہرن اور ککڑیاں دے کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے بالائی حصہ میں تھے' میں گیا اور سلام نہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا أَجْمَعَ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ و قَالَ يَحْيَى أَيْضًا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ الْحَنْبَلِ أَخْبَرَهُ۔

فرمایا واپس جاؤ اور السلام علیکم کہہ کر اندر آؤ اور یہ واقعہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پیش آیا۔ عمرو نے بیان کیا کہ مجھے ابن صفوان نے یہ تمام روایت بتلائی لیکن اس روایت میں سننے کا تذکرہ نہیں ہے۔ اور یحییٰ نے یہ بھی بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل نے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے یہ روایت بیان کی۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ۔

۱۷۳۴: ابوبکر بن ابی شیبہ ابو الاحوص منصور حضرت ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ گھر میں تھے تو وہ کہنے لگا کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ آپ نے خادم سے فرمایا تم جاؤ اور اس کو اجازت کا طریقہ سکھلا دو کہ اور اسے کہو کہ وہ کہے السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ اس شخص نے یہ بات سن لی۔ اس نے کہا السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ آپ نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَالَ عُثْمَانُ سَعْدٌ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ قَالَ عُثْمَانُ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا عَنْكَ أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الِاسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ۔

۱۷۳۵: عثمان بن ابی شیبہ جریر (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ حفص اعمش طلحہ ہزیل سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا۔ عثمان سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر اجازت مانگنے کے لئے کھڑا ہوا اور بالکل دروازے کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان سے ارشاد فرمایا دروازے کے اس طرف کھڑے ہو یا اس طرف اس لئے کہ اجازت حاصل کرنا اسی وجہ سے ضروری ہے کہ گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ۔

۱۷۳۶: ہارون بن عبد اللہ ابوداؤد سفیان اعمش طلحہ بنو سعد کے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي

۱۷۳۷: ہناد بن سری ابو الاحوص منصور ربعی سے روایت ہے قبیلہ بنو

الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ۔

عامر کے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے اجازت مانگی پھر اسی طریقہ سے روایت کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس طریقہ سے مسدد نے ابوعوانہ منصور سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں قبیلہ بنو عامر کے شخص کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ۔

۱۷۳۸: عبید اللہ' ان کے والد' شعبہ' منصور' ربعی قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے اجازت مانگی پھر اسی طریقہ سے بیان کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟

بَاب كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الِاسْتِئْذَانِ

باب: انسان اجازت لینے کے لئے کتنی مرتبہ سلام کرے

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ۔

۱۷۳۹: احمد بن عبدہ' سفیان' یزید بن خصیفہ' بسر بن سعید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مجلس میں انصار کے پاس بیٹھا تھا کہ ابوموسیٰ گھبرائے ہوئے پہنچے۔ ہم نے معلوم کیا کیا پریشانی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلب کیا میں چلا گیا اور میں نے ان سے تین مرتبہ اندر جانے کی اجازت مانگی لیکن مجھے کسی قسم کا جواب نہیں ملا تو میں واپس ہو گیا۔ انہوں نے دریافت فرمایا تم کیوں اندر نہیں آئے؟ میں نے جواب دیا کہ میں آیا' تین مرتبہ اجازت مانگی لیکن کوئی جواب نہ ملا اور نبیؐ نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے پھر اس کو اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے عمرؓ نے فرمایا تمہیں اس بات پر کوئی گواہ پیش کرنا پڑے گا کہتے ہیں کہ ابوسعید نے کہا کہ تمہارے ساتھ وہ شخص جائے گا جو مجلس کے لوگوں میں سب سے چھوٹا ہے۔ پھر حضرت ابوسعید حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ گئے اور شہادت پیش کی۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ

۱۷۴۰: مسدد' عبداللہ بن داؤد' طلحہ بن یحییٰ' ابوبردہ' ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ عمر فاروقؓ کے پاس آئے اور تین مرتبہ اندر داخل ہونے کی اس طریقہ سے اجازت مانگی کہ ایک مرتبہ کہا کہ ابوموسیٰ (اندر

يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ ائْتِنِي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هَذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هَذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنے کی) اجازت چاہتا ہے پھر کہا اشعری اجازت چاہتا ہے پھر کہا عبد اللہ بن قیس اجازت چاہتا ہے لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ وہ واپس ہوئے تو عمرؓ نے ان کے پیچھے ایک شخص روانہ کیا جب وہ واپس ہوئے تو کہا تم کس وجہ سے واپس ہو گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگے اگر اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو ورنہ واپس چلا جائے۔ عمرؓ نے فرمایا تم اس بات پر گواہ پیش کرو۔ وہ واپس آئے اور اُبی بن کعبؓ کو لے کر آئے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ یہ اُبی اس بات پر شاہد ہیں اُبی نے فرمایا اے عمر! رسول اللہؐ کے اصحاب کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ عمرؓ نے کہا میں ہرگز آپ کے اصحاب کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي السَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَلَكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ۔

۱۷۴۱: یحییٰ بن حبیب' روح' ابن جریج' عطاء' حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی پھر یہی واقعہ بیان کیا یہاں تک کہ حضرت ابوموسیٰ ابوسعید کو لے کر آئے۔ انہوں نے شہادت دی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حدیث مجھ سے مخفی رہ گئی مجھے بازار کے لین دین نے غافل بنا دیا اب تم جتنی مرتبہ چاہو سلام کیا کرو اور اندر آنے کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدٌ۔

۱۷۴۲: زید بن اخزم' عبدالقاہر' ہشام' حمید' حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے تم کو جھوٹا نہیں سمجھا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا بڑا مشکل کام ہے۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ

۱۷۴۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ربیعہ اور مدینہ منورہ کے دیگر علماء سے اس واقعہ کے سلسلہ میں یہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ سے فرمایا میں نے تمہیں جھوٹا آدمی نہیں سمجھا لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ لوگ آپ پر باتیں بنانے لگیں گے (یعنی حدیث نقل

يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ۔

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا قَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ اصْحَبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَيْسٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْكَبْ فَأَبَيْتُ ثُمَّ قَالَ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ قَالَ هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ

کرنے میں احتیاط سے کام نہ لیں گے)

۱۷۴۴: محمد بن مثنیٰ، ہشام، ولید، اوزاعی، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمٰن، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ملاقات کے لئے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (باہر سے ہی) السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہلکی آواز سے جواب دیا۔ قیس کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے رہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سلام کر لینے دو۔ آپ نے پھر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پھر ہلکی آواز سے آپ کے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ واپس تشریف لے جانے لگے حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے چل دیئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کا سلام سن رہا تھا لیکن میں ہلکی آواز سے اس تمنا میں جواب دے رہا تھا کہ آپ زیادہ (مرتبہ) ہم لوگوں کو سلام کریں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس تشریف لائے حضرت سعد نے آپ کے لئے غسل کے پانی کے بندوبست کا حکم دیا۔ آپ نے غسل فرمایا پھر حضرت سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چادر پیش کی جو کہ زعفران یا ورس میں رنگی ہوئی تھی۔ آپ نے اس چادر کو لپیٹ لیا اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر ارشاد فرمایا اے اللہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی اولاد پر رحمت و برکت نازل فرما۔ پھر آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ جب واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کے لئے ایک گدھا لے کر حاضر ہوئے جس پر چادر پڑی ہوئی تھی آپ اس پر سوار ہوئے۔ حضرت سعد نے کہا اے قیس تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جاؤ۔ آپ نے مجھ سے فرمایا سوار ہو جاؤ میں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا یا تو تم سوار ہو جاؤ ورنہ واپس ہو جاؤ۔ کہتے ہیں کہ میں واپس آ

قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ۔

گیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد الواحد اور ابن سمعہ نے اس روایت کو مرسلاً اوزاعی سے روایت کیا ہے۔ قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلْ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ۔

۱۷۴۵: مؤمل' بقیہ' محمد بن عبد الرحمٰن' حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کی جانب چہرہ کر کے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوئے اور السلام علیکم السلام علیکم کہتے اس لئے کہ ان دنوں دروازوں پر پردے موجود نہیں ہوتے تھے۔

بَابُ دَقِّ الْبَابِ عِنْدَ الْاِسْتِئْذَانِ

باب: بوقت اجازت دروازہ کھٹکھٹانا

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنِ أَبِيهِ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ۔

۱۷۴۶: مسدد' بشر' شعبہ' حضرت محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے قرضہ کی گفتگو کرنے کے سلسلے میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے دریافت فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں' گویا آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ يَعْنِي الْمَقَابِرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى دَخَلْتُ حَائِطًا فَقَالَ لِي أَمْسِكِ الْبَابَ فَضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ فَدَقَّ الْبَابَ۔

۱۷۴۷: یحییٰ بن ایوب' اسماعیل' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت رافع بن عبد الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ میں ایک باغ میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس کا دروازہ بند رکھنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے دریافت کیا کون؟ پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یعنی ابوموسیٰ کی حدیث کو بیان کیا۔ 'فَدَقَّ الْبَابِ ......' کو

بَاب فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيَكُونُ ذَلِكَ إِذْنَهُ

باب: کیا کسی شخص کا بلایا جانا اس کے لئے اجازت ہوگا؟

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۱۷۴۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب' ہشام' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی

عَنْ حَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی کسی کو بلانے کے لئے بھیجے تو وہی اس کی اجازت ہے۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي رَافِعٍ شَيْئًا۔

۱۷۴۹: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حضرت ابورافع' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مشہور ہے کہ قتادہ کا سماع ابورافع سے ثابت نہیں ہے۔

بَاب الِاسْتِئْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ

باب: علیحدگی کے تین اوقات میں اجازت لینے کا حکم

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ وَإِنِّي لَآمُرُ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهِ

۱۷۵۰: ابن سرح (دوسری سند) ابن صباح' ابن عبدہ' سفیان' عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اجازت لینے کی آیت کریمہ پر زیادہ تر لوگوں نے عمل نہیں کیا لیکن میں نے اپنی اس باندی کو بھی حکم دے دیا کہ میرے پاس اجازت لے کر آئے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے وہ اجازت لینے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ

۱۷۵۱: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز' عمرو' عکرمہؒ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے جو کہ عراق کے باشندے تھے' ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ اس آیت کے سلسلہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جس میں ہمیں حکم ہوا' جو حکم ہوا۔ لیکن کسی نے اس آیت پر عمل نہیں کیا یہ آیت: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ﴾ یعنی ''اہل ایمان! چاہئے کہ تمہارے پاس تمہارے غلام اور تمہاری باندیاں اور جو لڑکے سمجھ دار ہیں لیکن ابھی بالغ نہیں ہوئے (یعنی مراہق اور بلوغت کے قریب لڑکے) تین مرتبہ اجازت لے کر داخل ہوا کریں' نماز فجر سے پہلے' اور جس وقت تم دوپہر کے وقت کپڑے اُتارتے ہو اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات ہیں

الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَ : لَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ إِلَى عَلِيمٌ حَكِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ أَوِ الْوَلَدُ أَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ فَأَمَرَهُمُ اللَّهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَائَهُمُ اللَّهُ بِالسُّتُورِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذَلِكَ بَعْدُ۔

کہ جن میں ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ان تین اوقات کے علاوہ کسی قسم کا گناہ نہیں نہ تم پر اور نہ ان پر (یعنی ان داخل ہونے والوں پر) کہ ایک دوسرے کے پاس جائیں اور اللہ تعالیٰ بہتر طریقہ سے واقف ہیں حکمت والے۔ ابن عباسؓ نے بیان فرمایا اللہ تعالیٰ علم والے اور رحمت کرنے والے ہیں اہلِ ایمان کے ساتھ اور پردہ پوشی کو پسند فرماتے ہیں جس وقت آیت نازل ہوئی تو اس وقت لوگوں کے مکانات میں نہ پردے تھے نہ مسہریاں تھیں تو اکثر خدام یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت میں آجاتا کہ انسان اپنی اہلیہ سے ہمبستری کرتا ہوتا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان اوقات میں اجازت لینے کا حکم فرمایا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پردے عطا فرما دیئے اور تمام کچھ عنایت فرمایا جب سے میں نے کسی شخص کو اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اَبْوَابُ السَّلَامِ

احکام اسلام

بَابٌ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

باب: بوقت ملاقات سلام کرنا

۱۷۵۲: احمد بن ابی شعیب، زہیر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ جنت میں داخل نہ ہو گے جس وقت تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم لوگوں کا ایمان مکمل نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ باہمی طور پر ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو اور میں تم کو ایسا کام نہ بتلاؤں کہ جب تم اس کام کو انجام دو تو باہمی طور پر محبت کرنے لگو وہ کام یہ ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو السلام علیکم کو خوب رواج دو۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ

۱۷۵۳: قتیبہ، لیث، یزید، ابوالخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کا کونسا کام اچھا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ایک شخص کو سلام کرنا چاہے اس سے تمہاری واقفیت ہو یا

لسَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

واقفیت نہ ہو۔

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ نُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ ۔

باب: کس طریقہ سے سلام کیا جائے؟

۱۷۵۴: محمد بن کثیر' جعفر' عوف' ابورجاء' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اورعرض کیا السلام علیکم۔ آپ نے اس کو جواب دیا۔ وہ شخص بیٹھ گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو دس نیکیاں مل گئیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپ نے اس کو جواب عطا فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس شخص کو بیس نیکیاں مل گئیں۔ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب عطا فرمایا وہ شخص بیٹھ گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو تیس نیکیاں مل گئیں۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ قَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ۔

۱۷۵۵: اسحق بن سوید' ابن ابی مریم' نافع' ابومرحوم' حضرت سہل بن معاذ' حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس (نیکیاں مل گئیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسی طریقہ سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ السَّلَامَ

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ۔

باب: سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

۱۷۵۶: محمد بن یحییٰ' ابوعاصم' ابوخالد' ابوسفیان' حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ آدمی سب سے زیادہ فضیلت والا ہے جو کہ سلام کرنے میں پہل کرے۔

بَابُ مَنْ أَوْلَى بِالسَّلَامِ

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ

باب: سلام کس کو کرے؟

۱۷۵۷: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوٹا شخص بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو

وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

سلام کریں۔

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۱۷۵۸: یحییٰ بن حبیب' روح' ابن جریج' زیاد' حضرت ثابت' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا سواری والا شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے پھر اسی حدیث کو بیان کیا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ

باب: جب کوئی شخص دوسرے سے علیحدہ ہو کر دوبارہ ملاقات کرے تو سلام کرنا چاہئے

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا قَالَ مُعَاوِيَةُ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

۱۷۵۹: احمد بن سعید' ابن وہب' معاویہ بن صالح' ابوموسیٰ' ابومریم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے اگر دونوں کے درمیان ایک درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے پھر ملاقات کرے تو پھر سلام کرنا چاہئے۔ معاویہ نے بیان کیا کہ عبدالوہاب نے ابو الزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت اسی طریقہ سے بیان کی ہے۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ۔

۱۷۶۰: عباس عنبری' اسود بن عامر' حسن بن صالح' ان کے والد' سلمہ بن کہیل' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حجرہ میں تشریف فرما تھے انہوں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیکم کیا عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اندر آ سکتا ہے؟

بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

۱۷۶۱: عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان' ثابت' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے پاس سے گزر ہوا جو کہ ایک جگہ کھیل رہے تھے۔ آپ نے ان کو سلام کیا۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ۔

۱۷۶۲: ابن مثنیٰ' خالد بن حارث' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سلام کیا اور پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنا خط دے کر روانہ فرما دیا اور میرے واپس ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے سائے میں تشریف فرما رہے۔

بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: خواتین کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔

۱۷۶۳: ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' ابن ابی حسین' حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

بَاب فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: کفار کو کس طریقہ سے سلام کیا جائے؟

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَئُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَئُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ۔

۱۷۶۴: حفص بن عمر' شعبہ' حضرت سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ ملک شام کے سفر پر گیا تو لوگ نصاریٰ کے گرجوں سے پاس سے گزرنے لگے اور ان کو سلام کرنے لگے تو میرے والد نے فرمایا تم لوگ سلام کرنے میں پہل نہ کرو کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ یہود و نصاریٰ کو سلام نہ کرو اور جب تم انہیں راستوں میں ملو تو ان کو تنگ راستہ پر چلنے پر مجبور کر دو۔

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

۱۷۶۵: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن مسلم' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودی آدمی جب تم لوگوں میں سے کسی کو سلام کرتا ہے تو السلام علیکم کے بجائے السام علیکم کہتا ہے (یعنی تم کو موت آئے) تو تم لوگ اس کے جواب میں وعلیکم کہا کرو (یعنی تم کو ہی موت آئے) امام ابوداؤد فرماتے ہیں عبداللہ بن دینار سے مالک نے اسی طریقہ پر روایت کیا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ وَعَلَيْكُمْ۔

اور ثوری نے عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہوئے وعلیکم کا لفظ بیان کیا۔

١٧٦٦: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ رِوَايَةُ عَائِشَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي بَصْرَةَ يَعْنِي الْغِفَارِيَّ۔

١٧٦٦: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہلِ کتاب ہم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو ہم لوگ کس طریقہ سے ان کو جواب دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیکم کہا کرو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' ابوعبدالرحمٰن' ابوبصری غفاری کی روایت ہے۔

بَاب فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

باب: مجلس سے اُٹھتے وقت سلام کرنا چاہئے

١٧٦٧: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتْ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ۔

١٧٦٧: احمد بن حنبل' مسدد' بشر' ابن عجلان' مقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو السلام علیکم کہے پھر جب مجلس سے اُٹھنے لگے تو سلام کرے اس لئے کہ مجلس کی پہلی حالت اس کی آخری حالت سے زیادہ حقدار نہیں ہے (کہ آتے ہوئے سلام کیا جائے اور جاتے ہوئے نہ کیا جائے)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

باب: لفظ علیک السلام کہنے کی کراہت

١٧٦٨: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى۔

١٧٦٨: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابوخالد' ابوغفار' ابوتمیمہ الجیمی' حضرت ابوجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا علیک السلام یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علیک السلام نہ کہو اس لئے کہ یہ مُردوں کا سلام ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں سے کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے دے تو کافی ہے

١٧٦٩: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ

١٧٦٩: حسن بن علی' عبدالملک بن ابراہیم' سعید بن خالد' عبداللہ بن فضل' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِءُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِءُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ۔

روایت ہے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے مرفوع روایت کہا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر ایک جماعت گزرے اور ان میں سے ایک ہی آدمی سلام کرے تو پوری جماعت کا سلام متصور ہوگا اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بھی ایک کا جواب دینا کافی ہوگا (سب کو جواب نہ دینے کی ضرورت نہیں ہے)

بَاب فِي الْمُصَافَحَةِ

باب: مصافحہ کرنے کا بیان

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

۱۷۷۰: عمرو بن عون' ہشیم' ابی بلج' زید' حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کریں اور مصافحہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں اور اس سے بخشش مانگیں تو ان کی بخشش ہوگی۔

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا۔

۱۷۷۱: ابوبکر بن ابی شیبہ' ابوخالد' ابن نمیر' اجلح' ابواسحق' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان شخص ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو ان کے علیحدہ ہونے سے قبل ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَائَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ۔

۱۷۷۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل یمن حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس یمنی لوگ آئیں ہیں اور یہ وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کیا۔

بَاب فِي الْمُعَانَقَةِ

باب: معانقہ کرنے کا بیان

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۷۷۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابوحسین' ایوب بن بشیر' عنزہ قبیلہ کے ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جب وہ ملک شام سے رخصت ہونے لگے کہ میں تم سے ایک حدیث نبوی ﷺ سے متعلق دریافت کرتا ہوں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بتلا دوں بشرطیکہ کوئی راز نہ ہو۔ اس شخص نے کہا کہ نہیں راز کی بات نہیں ہے۔ (وہ سوال یہ ہے کہ) کیا حضرت رسول کریم ﷺ بوقت ملاقات تم سے

إِذًا أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ لِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔

مصافحہ کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کبھی جب حضرت رسول کریم ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ایک دن آپ نے مجھ کو بلا بھیجا مگر میں اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا جب واپس گھر پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ نے مجھے بلا بھیجا ہے۔ میں حاضر ہوا اس وقت حضرت رسول کریم ﷺ تخت پر تشریف رکھتے تھے آپ نے مجھ کو گلے لگا لیا۔ یہ منظر نہایت عمدہ تھا' نہایت عمدہ تھا۔

خلاصۃ الباب: ''مصافحہ'' کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ دست یکدیگر را گرفتن۔ دو آدمیوں کا باہم ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا۔ معانقہ کے بارے میں یہ کہا گیا ہے دست درگرون یکدیگر درآوردن۔ یعنی دو آدمیوں کا ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈالنا یا دو آدمیوں کا باہم ایک دوسرے کو سینے سے لگانا۔

باہمی ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے' نیز دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہئے' محض ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا غیر مسنون ہے' کسی خاص موقعہ پر یا کسی خاص تقریب کے وقت مصافحہ ضروری سمجھنا غیر شرعی بات ہے' چنانچہ بعض مقامات پر یہ جو رواج ہے کہ کچھ لوگ عصر کی نماز یا جمعہ کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ تخصیص وقت کے سبب اس طرح کا مصافحہ مکروہ ہے اور بدعت مذمومہ ہے ہاں اگر کوئی شخص مسجد میں آئے اور لوگ نماز میں مشغول ہوں یا نماز شروع کرنے والوں ہوں اور وہ شخص نماز ہو جانے کے بعد ان لوگوں سے مصافحہ کرے تو یہ مصافحہ بلاشبہ مسنون مصافحہ ہے بشرطیکہ اس نے مصافحہ سے پہلے سلام بھی کیا ہو' تاہم یہ واضح رہے کہ اگرچہ کسی متعین اور مکروہ وقت میں مصافحہ کرنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اس وقت مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے تو اس کی طرف سے ہاتھ کھینچ لینا اور اس طرح بے اعتنائی برتنا مناسب نہیں ہوگا کیونکہ اس کی وجہ سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھانے والے شخص کو دکھ پہنچے گا اور کسی مسلمان کو دکھ نہ پہنچانا آداب کی رعایت سے زیادہ اہم ہے۔

جوان عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور اس بوڑھی عورت سے مصافحہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جس کی طرف جنسی جذبات مائل نہ ہو سکتے ہوں چنانچہ منقول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ان بوڑھیوں سے مصافحہ کرتے تھے جن کا دودھ انہوں نے پیا تھا' اسی طرح وہ بڈھا مرد جو جنسی جذبات کی فتنہ خیزیوں سے بے خوف ہو چکا ہو اس کو جوان عورت سے مصافحہ کرنا جائز ہے' عورت کی طرح خوش شکل امرد سے بھی مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے۔ واضح رہے کہ جس کو دیکھنا حرام ہے اس کو چھونا بھی حرام ہے' بلکہ چھونے کی حرمت دیکھنے کی حرمت سے بھی زیادہ سخت ہے جیسا کہ مطالب المومنین میں مذکور ہے۔

صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص سلام کرے تو اپنا ہاتھ بھی دے یعنی مصافحہ کے لئے ہاتھ دینا سنت ہے لیکن مصافحہ کا یہ طریقہ ملحوظ رہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھے محض انگلیوں کے سروں کو پکڑنے پر اکتفا نہ کرے کیونکہ محض انگلیوں کے سروں کو پکڑنا مصافحہ کا ایسا طریقہ ہے جس کو بدعت کہا گیا ہے۔

معانقہ یعنی ایک دوسرے کو سینے سے لگانا مشروع ہے خاص طور پر اس وقت جب کوئی شخص سفر سے واپس آیا ہو جیسا کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث منقول ہے' لیکن اس کی اجازت اسی صورت میں ہے جب کہ اس کی وجہ سے کسی برائی میں مبتلا ہو جانے یا کسی شک وشبہ کے پیدا ہو جانے کا خوف نہ ہو۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ دونوں حضرت معانقہ اور تقبیل یعنی ہاتھ کو منہ اور آنکھوں کے ذریعہ چومنے کی کراہت کے قائل ہیں ان کا یہ کہنا کہ معانقہ کے بارے میں نہی منقول ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے یہ نہی ثابت ہے۔ یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ جن روایتوں سے معانقہ کی اجازت ثابت ہوتی ہے ان کا تعلق اس زمانہ سے جب کہ معانقہ کو ممنوع نہیں قرار دیا گیا تھا۔ بہر حال اس سلسلے میں جو احادیث منقول ہیں اور جن کے درمیان بظاہر اختلاف نظر آتا ہے کہ بعض سے ممانعت کی اجازت ثابت ہوتی ہے اور بعض معانقہ کا تعلق محبت واکرام کے جذبہ سے ہو وہ بلا شک وشبہ جائز ہے۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ معانقہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان جو اختلاف ہے وہ اس صورت میں ہے جب کہ جسم پر کپڑے نہ ہوں بدن پر قمیص وجبہ وغیرہ ہونے کی صورت میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ بالاتفاق جائز ہے۔

تقبیل یعنی ہاتھ یا پیشانی وغیرہ چومنا بھی جائز ہے بلکہ بزرگان دین اور متبعین سنت علماء کے ہاتھ پر بوسہ دینے کو بعض حضرات نے مستحب کہا ہے۔ لیکن مصافحہ کے بعد خود اپنا ہاتھ چومنا کچھ اصل نہیں رکھتا بلکہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے اور مکروہ ہے۔

امرائے سلطنت اور علماء مشائخ کے سامنے زمین بوسی کرنا حرام ہے' زمین بوسی کرنے والا اور اس زمین بوسی پر راضی ہونے والا دونوں ہی گنہ گار ہوتے ہیں۔ فقہ ابوجعفرؒ کہتے ہیں کہ سلطان وحاکم کے سامنے زمین بوسی اور سجدہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس کی زمین بوسی وسجدہ عبادت کی نیت سے ہو اور اگر تحیہ سلام کے طور پر ہو تو کافر نہیں ہوتا لیکن آثم اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور بعض علماء کے قول کے مطابق کسی بھی طرح کی نیت نہ ہونے کی صورت میں بھی کافر ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اکثر علماء کے نزدیک زمین بوسی کرنا زمین پر ماتھا ٹیکنے یا رخسارہ رکھنے سے ہلکا فعل ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ کسی عالم یا سلطان وحاکم کے ہاتھ کو چومنا ان کے علم وانصاف کی بنا پر اور دین کے اعزاز واکرام کے جذبہ سے ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر ان کے ہاتھ چومنے کا تعلق کسی دنیاوی غرض ومنفعت سے ہو تو سخت مکروہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی عالم یا کسی بزرگ سے اس کا پیر چومنے کی درخواست کرے تو اس کو ہرگز نہیں ماننا چاہئے بچوں کو بوسہ سے پیار کرنے کی اجازت ہے اگرچہ غیر کا بچہ ہو بلکہ وہاں طفل پر بوسہ دینا مسنون ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ جو بوسہ شرعی طور پر جائز ہے اس کی پانچ صورتیں ہیں ایک تو مودت ومحبت کا بوسہ جیسے والدین کا اپنے بچے کے رخسار کا چومنا' دوسرے احترام واکرام اور رحمت کا بوسہ' جیسے اولاد کا اپنے والدین کے سر پر بوسہ دینا' تیسرے جنسی جذبات کے تحت بوسہ دینا' جیسے شوہر کا بیوی کے چہرہ کا بوسہ لینا' چوتھے تحیہ سلام کا بوسہ جیسے مسلمانوں کا ایک دوسرے کے ہاتھ کو چومنا اور پانچویں وہ بوسہ جو بہن اپنے بھائی کی پیشانی کا لیتی ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ اور چہرہ کا بوسہ دینا مکروہ ہے' بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا بوسہ لینا واجب ہے۔

امام نوویؒ نے یہ لکھا ہے کہ شوہر بیوی کے علاوہ کسی اور جنسی جذبات کے تحت بوسہ لینا بالاتفاق حرام ہے خواہ وہ باپ ہو یا کوئی دوسرا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ

باب: کسی کی عظمت وعزت افزائی کے لئے کھڑے ہونے کا بیان

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۷۴: حفص بن عمر' شعبہ' سعد بن ابراہیم' ابوامامہ بن سہل بن حنیف' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنوقریظہ کے لوگ حضرت سعد کے حکم پر اپنے قلعوں سے نیچے اُترے تو رسول اللہؐ نے انہیں بلا بھیجا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر پہنچے۔ نبیؐ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ یا فرمایا اپنے سے اعلیٰ شخص کی (عزت افزائی کیلئے) کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ۔

۱۷۷۵: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' حضرت شعبہ سے اسی طریقہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار حضرات سے فرمایا تم لوگ اپنے (سربراہ و) سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔

۱۷۷۶: حسن بن علی' ابن بشار' عثمان' اسرائیل' میسرۃ' منہال' حضرت عائشہ بنت طلحہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے گفتگو اور چال چلن میں حسن کہتے ہیں کہ بات اور گفتگو کرنے میں۔ حسن نے چال چلن اور انداز کا تذکرہ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جس وقت وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور شفقت سے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو پیار کرتے اور ان کو اپنی جگہ بٹھاتے۔ اسی طریقہ سے جس وقت آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ (آپ کی تعظیم کے لئے) جگہ سے کھڑی ہو جاتیں اور محبت سے آپ کو پیار کرتیں اور اپنی جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھاتیں۔

خلاصۃ الباب: ''کھڑے ہونے'' سے مراد ہے کسی کے لئے تعظیماً کھڑے ہونا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ مجلس میں یا اپنے پاس آنے والے شخص کی تعظیم و توقیر کے لئے کھڑے ہو جانا مسنون ہے۔ ان حضرات نے آنحضرت ﷺ کے اس ارشادِ

گرامی ﷺ سے استدلال کیا ہے کہ قوموا الی سید کم جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ مکروہ و بدعت ہے اور اس کی ممانعت ثابت ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس طرح عجمی کھڑے ہو جاتے ہیں اس طرح تم نہ اٹھو اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کا دستور ہے لیکن چونکہ یہ معاملہ تفصیل طلب ہے اس لئے یہاں کچھ مفصلاً تحریر کئے دیتا ہوں۔

صحیحین میں ہے کہ ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حکم و ثالث بنانے پر اتر آئے تو رسول کریم ﷺ نے کسی شخص کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (تا کہ وہ ان کو بلا لائے اور وہ آ کر بنو قریظہ کا مطالبہ طے کریں) اس وقت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ (کی قیام گاہ) کے قریب ہی فروکش تھے' چنانچہ وہ خر پر بیٹھ کر آئے اور جب مسجد کے قریب پہنچے تو رسول کریم ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا اے انصار تم اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ''۔

''بنو قریظہ'' مدینہ کے یہودیوں کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ سن ۵ ھ میں غزوہ خندق کے دوران ان یہودیوں نے جو منافقانہ کردار کیا اور باوجودیکہ سابقہ معاہدہ کے تحت مدینہ کے اس دفاعی مورچہ پر ان یہودیوں کو بھی مسلمانوں کے شانہ بشانہ کفار عرب کی جارحیت کا مقابلہ کرنا چاہئے تھا لیکن انہوں نے اپنی روایتی بدعہدی اور شرارت کا مظاہرہ کیا اور مختلف قسم کی سازشوں کے ذریعہ اس دفاعی مورچہ کو توڑنے کے لئے کفار عرب کے آلہ کار بن گئے ان کی اس بدعہدی اور سازشی کارروائیوں کی بناء پر آنحضرت ﷺ نے غزوۂ خندق کی فتح سے فارغ ہوتے ہی ان بنو قریظہ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا اور ان سب یہودیوں کو ان کے قلعہ میں محصور ہونے پر مجبور کر دیا۔ مسلمانوں کی طرف سے بنو قریظہ کے قلعہ کا محاصرہ ۲۵ دن تک جاری رہا آخر کار انہوں نے یہ تجویز رکھی کہ ہمارا معاملہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا جائے جو قبیلہ اوس کے سردار تھے اور قبیلہ اوس و بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ ان یہودیوں نے کہا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو پنچ اور حکم تسلیم کرتے ہیں وہ ہمارے بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اس کو بے چون و چرا مان لیں گے۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ چونکہ ہمارے حلیف قبیلے کے سردار ہیں اور ان کے اور ہمارے درمیان تعلقات کی ایک خاص نوعیت ہے اس لئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ یقیناً ہمارے ہی حق میں فیصلہ دیں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ وہ آ کر اس معاملہ میں اپنا فیصلہ دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اگر چہ اس وقت آنحضرت ﷺ کی قیام گاہ کے قریب ہی فروکش تھے لیکن چونکہ غزوہ خندق میں وہ بہت سخت مجروح ہو گئے تھے اور خاص طور پر رگ ہفت اندام پر ایک زخم پہنچا تھا۔ جس سے خون برابر جاری تھا اس لئے خچر پر بیٹھ کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اس وقت تک ان کے زخم سے خون جاری تھا لیکن یہ آنحضرت ﷺ کا اعجاز تھا کہ جب آپ نے ان کو بلوا بھیجا تو خون رک گیا۔ بہر حال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے پورے معاملہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے اور ان کے جرم بدعہدی و غداری کی بنا پر انہی کی شریعت کے مطابق جو فیصلہ دیا اس کا اصل یہ تھا کہ ان کے لڑ سکنے والے مرد قتل کر دیئے جائیں' عورتیں اور بچے غلام بنا لئے جائیں اور ان کے مال و اسباب کو تقسیم کر دیا جائے۔ اس فیصلہ پر کسی حد تک عمل بھی ہوا۔

یہاں حدیث میں اسی وقت کے واقعہ کا ذکر ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضرت ﷺ نے انصار سے کہا کہ دیکھو تمہارے سردار آ رہے ہیں تو کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ اکثر علماء اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب فضل و قابل تکریم شخص آئے تو اس کے اعزاز و احترام کے لئے کھڑے ہو جانا چاہئے۔ اس کے برخلاف بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ قوموا

الی سید کم سے آنحضرت ﷺ کی یہ مراد نہیں تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتکریم کے لئے کھڑے ہو جاؤ جیسا کہ کسی بڑے آدمی کے آ جانے پر کھڑے ہونے کا رواج ہے اور جس کی ممانعت ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ چیز عجمیوں کے رائج کردہ تکلفات میں سے ہے۔ نیز یہ عمل آنحضرت ﷺ کے نزدیک آخر زمانہ تک ناپسندیدہ رہا۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ اگر اس ارشاد سے آنحضرت ﷺ کی مراد تعظیم وتکریم کے لئے کھڑے ہو جانے کا حکم دینا ہوتا تو آپ ﷺ اس موقع پر قوموا الی سید کم نہ فرماتے بلکہ یہ فرماتے کہ قموا السید کم لہٰذا ان علماء کے مطابق اس حکم سے آنحضرت ﷺ کی مراد یہ تھی کہ دیکھو تمہارے سردار سعد رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں' ان کی حالت اچھی نہیں ہے' جلدی سے اٹھ کر ان کے پاس جاؤ اور سواری سے اترنے میں ان کی مدد کرو تا کہ اترتے وقت ان کو تکلیف نہ ہو اور زیادہ حرکت کی بنا پر زخم سے خون نہ بہنے لگے۔ ان علماء کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ جو روایت ہے کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ جب بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے تھے یا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی جو یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ ﷺ میرے لئے یا تو کھڑے ہو جاتے یا اپنی جگہ سے ہل جایا کرتے تھے تو ان روایتوں سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ محدثین نے ان روایتوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔

جو حضرات اہل فضل وکمال کے آنے پر کھڑے ہونے کو جائز قرار دیتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکورہ بالا روایتیں ضعیف ہیں اور ان سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے تو پھر اس روایت کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے کہ جب آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتی تھیں اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آنحضرت ﷺ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اگر اس روایت کی یہ تاویل کی جائے کہ ان کا کھڑا ہونا اظہار محبت واستقبال کے طور پر ہوتا نہ کہ تعظیم وجلال کے طور پر' تو یہ تاویل بعید از حقیقت سمجھے جانے سے خالی نہیں ہو گی علاوہ ازیں خود طیبیؒ نے محی السنۃ سے نقل کیا ہے کہ جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس حدیث کے پیش نظر اہل فضل وکمال جیسے علماء وصلحاء اور بزرگانِ دین کا اعزاز واکرام کرنا جائز ہے۔ علاوہ ازیں محی الدین نوویؒ نے یہ لکھا ہے کہ یہ کھڑا ہونا اہل فضل کے آنے کے وقت مستحب ہے اور نہ صرف یہ کہ اس سلسلے میں احادیث منقول ہیں' بلکہ اس کی صریح ممانعت کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مطالب المؤمنین میں قنیہ کے حوالہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ آنے والے کی تعظیم کے طور پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا قیام یعنی کھڑے ہو جانے مکروہ نہیں ہے اور یہ کہ قیام بنفسہٖ مکروہ نہیں ہے بلکہ قیام کی طلب وپسندیدگی مکروہ ہے۔ چنانچہ وہ قیام ہرگز مکروہ نہیں ہو گا جو کسی ایسے شخص کے لئے کیا جائے جو نہ تو اپنے لئے قیام کی طلب رکھتا ہو اور نہ اس کو پسند کرتا ہو۔

قاضی عیاض مالکیؒ نے یہ لکھا ہے کہ کھڑے ہونے کی ممانعت کا تعلق اس شخص کے حق میں ہے جو بیٹھا ہوا ہو اور بیٹھے رہنے تک لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جیسا کہ ایک حدیث میں منقول ہے۔

حاصل یہ کہ اگر کوئی ایسا شخص نظر آئے جو علم وفضل اور بزرگی کا حامل ہو تو اس کی تعظیم وتوقیر کے طور پر کھڑے ہو جانا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ ایسے شخص کے آنے پر کھڑے ہونا جو نہ صرف یہ کہ اس اعزاز کا مستحق نہ ہو بلکہ اپنے آنے پر لوگوں

کے کھڑے ہو جانے کی طلب وخواہش بھی رکھتا ہو' مکروہ ہے اور اسی طرح بے جا خوشامد و چاپلوسی کے طور پر کھڑے ہونا بھی مکروہ ہے۔ نیز دنیاداروں کے لئے کھڑے ہونا اور ان کی تعظیم کرنا بھی نہایت مکروہ ہے اور اس بارے میں سخت وعید منقول ہے۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

باب: اپنے بچے کو پیار کرنا

۱۷۷۷: مسدد' سفیان' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہا کو (شفقت سے) پیار کر رہے تھے تو کہنے لگے کہ میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو انسان رحم نہ کرے اس (پر بھی) رحم نہیں ہوگا۔

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا۔

۱۷۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن عروہ' عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (واقعہ افک) بیان فرمایا پھر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمہاری برائت نازل فرمادی ہے اور آپ نے وہ آیات پڑھ کر سنائیں اس وقت میرے والدین نے فرمایا اُٹھو اور تم آنحضرت ﷺ کو سر مبارک کا بوسہ لے لو۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ تمہارا۔

بَاب فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

باب: دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا

۱۷۷۹: ابوبکر بن ابی شیبہ' علی بن مسہر' اجلح' حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو آپ نے ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی دو آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

باب: رخسار پر بوسہ دینا کیسا ہے؟

۱۷۸۰: ابوبکر بن ابی شیبہ' معتمر' ایاس بن دغفل سے روایت ہے میں نے ابونصرہ کو دیکھا انہوں نے حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ عنہما کے رخسار کا بوسہ لیا۔

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

۱۷۸۱: عبداللہ بن سالم' ابراہیم' ان کے والد' ابواسحٰق' حضرت براء رضی

بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا جس وقت کہ وہ پہلی مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا ان کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا آرام فرما رہی ہیں اور ان کو بخار ہو گیا ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ بیٹی تم کیسی ہو؟ اور انہوں نے ان کے رُخسار کا بوسہ لیا۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الْيَدِ

باب: ہاتھ کا بوسہ لینا

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ۔

۱۷۸۲: احمد بن یونس' زہیر' یزید بن ابی زیاد' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ

باب: بدن کی دوسری جگہ کا بوسہ دینا

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي فَقَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

۱۷۸۳: عمرو بن عون' خالد' حصین' عبدالرحمٰن' اُسید بن حضیر سے روایت ہے جو کہ انصار میں سے ایک شخص تھے دو لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے اور ہنسی مذاق کر کے لوگوں کو ہنساتے تھے اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کوکھ میں لکڑی کی ایک ٹھونگ لگائی اُسید نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس کا بدلہ دیں۔ آپ نے فرمایا چلو بدلہ لے لو۔ اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کرتہ زیب تن فرمائے ہوئے ہیں (جب آپ نے مارا تھا) برہنہ تھا۔ آپ نے اپنا کرتہ مبارک اُٹھایا تو آپ سے حضرت اُسید رضی اللہ عنہ لپٹ گئے اور آپ کے پہلو مبارک کا بوسہ لینے لگے اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا یہی مقصد تھا۔

خلاصۃ الباب: لفظ "رجل" جس طرح مذکور ہے یعنی لام کے ساتھ وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ جس شخص کے مزاج میں خوش طبعی و ظرافت تھی اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ کا مطالبہ کیا وہ خود اسید رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ ترجمہ سے واضح ہوا۔ لیکن جامع الاصول میں یہ لفظ نہیں بلکہ رجلا منقول ہے۔ چنانچہ روایت کے الفاظ یوں ہیں عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیه مزاح فبیهما هو یحدث القوم یضحکم اذ طعنه النبی (یعنی حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص تھے جن کے مزاج میں خوش طبعی و ظرافت تھی چنانچہ ایک موقع پر جب لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور ان کو ہنسا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں لکڑی سے ٹھوکا دیا' اس سے یہ واضح ہو کہ خوش طبعی و ظرافت سے ہنسانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لینے کا مطالبہ کرنے والے کوئی دوسرے صاحب تھے۔ خود حضرت

اسید رضی اللہ عنہ نہیں تھے حضرت اسید رضی اللہ عنہ تو ان کے واقعہ کو نقل کرنے والے ہیں۔

چنانچہ طیبیؒ نے جامع الاصول ہی کی روایت کے پیش نظر متن حدیث کی روایت میں توجیہ وتاویل کر کے اس بات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ صاحب واقعہ خود اسید رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ وہ محض اس واقعہ کے راوی ہیں اور انہوں نے کوشش اس بنا پر کی ہے کہ حضرت اسید رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے ان کا تعلق اونچے درجہ کے صحابہ رضی اللہ عنہ کے زمرہ سے تھا لہٰذا ان کی جلالت شان سے یہ مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کا تعلق خود ان کی ذات سے ہو۔ واللہ اعلم۔

آنحضرت ﷺ نے ان کو پہلو میں ایک لکڑی سے ٹھوکا دیا ان الفاظ کا محمول یہ ہے کہ وہ صاحب (خواہ اسید رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی دوسرے صحابیؓ) مزاح وظرافت کی پھلجھڑیاں چھوڑ رہے تھے اور اپنی باتوں سے لوگوں کو ہنسا رہے تھے اس لئے آنحضرت ﷺ نے بھی اس موقع پر خوش طبعی فرمائی اور بطور مزاح ان کے پہلو میں لکڑی سے ٹھوکا دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی وظرافت کی باتیں کرنا اور ان باتوں کو سننا مباح ہے بشرطیکہ ان کی وجہ سے کسی غیر شرعی اور ممنوع بات کا صدور نہ ہو۔

بَاب فِي قُبْلَةِ الرِّجْلِ

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنُ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتَّى أَتَى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمْ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلْ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

باب: پیر کا بوسہ لینا

۱۷۸۴: محمد بن عیسیٰ مطر حضرت اُمّ ابان اپنے دادا زراع سے روایت کرتی ہیں کہ وہ وفد عبدالقیس میں (شامل) تھے۔ عرض کیا کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو ہم لوگ اپنے اُونٹوں سے جلدی جلدی اُترنے لگے اور ہم لوگ آنحضرتؐ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کا بوسہ لینے لگے۔ اشج نے انتظار کیا یہاں تک کہ اپنی گٹھڑی سے دو کپڑے نکال کر پہن لئے پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر آپ نے فرمایا تمہارے میں دو عادتیں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں ایک تو تحمل دوسرے سکون وسنجیدگی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ دو عادتیں جو مجھ میں ہیں میں نے ان کو اختیار کیا یا اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے وقت سے مجھ میں یہ عادتیں (پوشیدہ) رکھی ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے وقت سے تم میں یہ عادتیں رکھی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے اس نے میرے اندر دو اس قسم کی عادتیں بنائیں کہ جن کو اللہ اور رسول پسند فرماتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے پیروں کو چومنا جائز ہے لیکن فقہاء اس کو ممنوع قرار دیتے ہیں چنانچہ وہ اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ یا تو یہ آنحضرت ﷺ کے خصائص میں سے تھا کہ صرف آپ ﷺ کے پاؤں کو بوسہ دینا جائز تھا۔ یا یہ ابتداً جائز تھا مگر پھر ممنوع قرار دے دیا گیا یا وہ لوگ اس مسئلہ سے ناواقف تھے اور اس ناواقفیت کی بنا پر سے انہوں نے آپ ﷺ کے پاؤں کے بوسہ دیا اور یا یہ کہ شوق ملاقات میں اضطراری طور پر ان سے یہ فعل صادر ہو گیا تھا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ۔

باب: کوئی دوسرے سے کہے اللہ تم پر مجھ کو قربان کرے؟

۱۷۸۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) مسلم' ہشام' زید' حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آواز دی۔ اے ابوذر! میں نے عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر اور تیار ہوں اور آپ ﷺ پر قربان ہوں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ۔

باب: کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھیں؟

۱۷۸۶: سلمہ' عبدالرزاق' معمر' قتادہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں یوں کہا کرتے تھے یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھ ٹھنڈی رکھے یا تم صبح کو شاد و آباد رہو۔ جب اسلام آیا تو اس طرح کہنے کی ممانعت ہوگئی۔ عبدالرزاق نے بیان کیا' معمر نے بیان کیا کہ یہ کہنا مکروہ ہے یعنی أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا اور اس طریقہ سے کہنے میں کسی قسم کا حرج نہیں أَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری دونوں آنکھیں ٹھنڈی رکھیں۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللَّهُ

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ۔

باب: کوئی شخص دوسرے سے کہے اللہ تعالیٰ تم کو اپنی حفاظت میں رکھے

۱۷۸۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' عبد اللہ بن رباح' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سفر میں تھے لوگوں کو پیاس لگی۔ وہ تمام لوگ جلدی سے چلے گئے اور میں ساری رات آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی رہا تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جس طریقہ سے تم نے اس کے رسول کی حفاظت کی۔

بَابٌ فِي قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

باب: کسی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کا بیان

۱۷۸۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حبیب' حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن زبیر' اور ابن عامر کے پاس تشریف لائے تو ابن عامر کھڑے ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (اسی طرح) بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ کیونکہ آنحضرتؐ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے لئے (یعنی اسکی تعظیم کیلئے) کھڑے ہوں تو وہ شخص دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

۱۷۸۹: ابوبکر بن ابی شیبہ' عبداللہ بن نمیر' مسعر' ابوالعنبس' ابوالعدبس' ابومرزوق' ابو غالب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر سہارا لگائے تشریف لائے تو ہم تمام لوگ کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس طرح کھڑے نہ ہوا کرو جس طرح اہل عجم ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ۔

باب: کسی کا سلام پہنچانا اور جواب دینا

۱۷۹۰: ابوبکر بن ابی شیبہ' اسماعیل' حضرت غالب سے روایت ہے کہ ہم لوگ حسنؓ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے میرے دادا سے سنا کہ میرے والد ماجد نے مجھے آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں بھیجا اور فرمایا کہ تم جب آپ کی خدمت میں حاضر ہو تو تم میری طرف سے سلام عرض کرنا چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد صاحب نے آپ کو سلام عرض کیا ہے۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا تمہارے اُوپر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ

۱۷۹۱: ابوبکر بن ابی شیبہ' عبدالرحیم' زکریا' شعبی' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم کو حضرت جبریل امین سلام کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ یعنی ان پر سلام اور

السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

اللہ کی رحمت ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ

باب: کسی کی پکار پر لبیک کہنے کا بیان

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ وَلَا بَطَرٌ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۷۹۲: موسیٰ بن اسماعیل حماد یعلی ابو ہمام حضرت عبدالرحمٰن فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا گرمیوں کے ایک سخت دن میں ہم چلے پھر ہم نے درخت کے سایہ میں پڑاؤ کیا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو میں زرہ پہنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ میں قیام پذیر تھے۔ میں نے عرض کیا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اب روانگی کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اُٹھو اُٹھو۔ وہ ایک درخت کے نیچے سے کود کر نکلے ان کا سایہ اس قدر پڑتا تھا کہ جس طرح کہ ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے انہوں نے کہا لبیک وسعدیک میں آپ پر قربان! آپ نے ارشاد فرمایا میرے گھوڑے پر زین کس لو انہوں نے ایک زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کی پوست کے تھے نہ ان میں بڑائی تھی نہ غرور۔ پھر آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی سوار ہو گئے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

باب: ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ تعالیٰ تم کو ہنستا رکھے

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ وَأَنَا لِحَدِيثِ عِيسَى أَضْبَطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۷۹۳: عیسیٰ بن ابراہیم ابوالولید عیسیٰ عبدالقاہر بن سری حضرت ابن کنانہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا مرداس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

باب: مکان تیار کرنا

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أُصْلِحُهُ فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ ۔

۱۷۹۴: مسدد' حفص' اعمش' ابو السفر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا۔ میں اور میری والدہ صاحبہ ایک دیوار پر مٹی لگا رہے تھے آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ اے عبداللہ میں نے عرض کیا' دیوار کو ٹھیک کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا موت تو اس سے بھی جلدی آنے والی ہے۔

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهَى فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا خُصٌّ لَنَا وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۷۹۵: عثمان بن ابی شیبہ' ہناد' ابو معاویہ' اعمش سے اسی طریقہ سے روایت ہے اس روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ہم لوگ اپنے حجرہ کو ٹھیک کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہم لوگوں کا حجرہ ہے جو کہ پرانا ٹوٹا پھوٹا ہو گیا تھا ہم لوگ اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو موت کو اس سے بھی جلدی آنے والی سمجھتا ہوں۔

۱۷۹۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ قَالَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا

۱۷۹۶: احمد بن یونس' زہیر' عثمان' ابراہیم' ابوطلحہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے راستہ میں ایک بلند گنبد دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ فلاں انصاری شخص کا گھر ہے۔ آپ سن کر خاموش ہو گئے اور آپ نے دِل میں اس بات کو رکھا۔ جب وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے مجلس میں آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور چند مرتبہ اسی طریقہ سے کیا یہاں تک کہ اس کو آپ کے غصہ کا علم ہو گیا۔ اس شخص نے اپنے دوستوں سے شکایت کی اور کہا واللہ میں آنحضرت ﷺ کے رویے میں ناگواری محسوس کرتا ہوں لوگوں نے عرض کیا آپ ایک دن باہر نکلے تھے تو آپ نے تمہارا مکان دیکھا تو یہ بات سن کر وہ شخص واپس گیا اور اس کو گرا کر زمین کے برابر کر دیا پھر ایک دن آپ نکلے اور اس مکان کو نہ دیکھا۔ آپ نے فرمایا اس مکان کا کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم سے اس مکان کے مالک نے آپ کی بے توجہی کی

صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

شکایت کی تو ہم نے اس کو بتلا دیا۔ اس لئے اس نے اس کو گرا دیا تو آپ نے فرمایا ہر ایک گھر اس کے مالک پر باعث وبال ہے مگر یہ کہ اس کے بغیر کام نہ چلے (گزارا نہ ہو سکے)۔

بَاب فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ

باب: بالا خانہ بنانا

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ۔

۱۷۹۷: عبدالرحیم، عیسیٰ، اسماعیل، قیس، حضرت دکین بن سعید مزنی سے روایت ہے کہ ہم لوگ غلّہ مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! جاؤ اور ان کو دے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ سن کر) ہم کو ایک بالا خانہ پر لے کر چڑھے پھر اپنے کمرے سے چابی لے کر اس کو کھولا۔

بَاب فِي قَطْعِ السِّدْرِ

باب: بیری کے درخت کاٹنا

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ۔

۱۷۹۸: نصر بن علی، ابواُسامہ، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، سعید بن محمد، حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی بیری کا درخت کاٹے تو اس نے اپنا سر دوزخ میں ڈال دیا۔

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۷۹۹: مخلد بن خالد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن ابی سلیمان قبیلہ ثقیف کا ایک شخص حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ

۱۸۰۰: عبید اللہ، حمید، حسین بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن عروہ سے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور حضرت عروہ کے گھر سے سہارا لگائے ہوئے تھے تو ہشام نے کہا تم ان دروازوں اور چوکھٹوں کو کیا سمجھتے ہو یہ تمام بیری کے بنے ہوئے ہیں اور حضرت عروہ اس کو زمین سے کاٹ کر لائے تھے اور فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں حمید نے اضافہ کیا کہ پھر ہشام نے کہ اے عراقی تم یہ بدعت لے کر آئے ہو۔ ہشام نے جواب دیا میں نے کہا یہ بدعت تو تم لوگوں کی طرف سے ہے میں نے سنا کوئی شخص مکّہ معظمہ میں کہتا تھا کہ

اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

آنحضرت ﷺ نے بیری کے درخت کاٹنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بَاب فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ

باب: راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنْ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ۔

۱۸۰۱: احمد بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، عبداللہ بن بریدہ، حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اس کو چاہئے کہ ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کرے تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس میں اس قدر قوت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوک (وغیرہ) دفنانا (دبانا) اور ایذا پہنچانے والی شے کو راستہ سے ہٹا دینا (اس میں بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے) اگر یہ نہ ہو سکے تو (کم از کم) نماز چاشت کی دو رکعت تم کو کافی ہیں۔

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِي شَهْوَةً وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ قَالَ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى۔

۱۸۰۲: مسدد، حماد (دوسری سند) احمد بن منیع، عباد، واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے ہر ایک پورے پر صبح کے وقت ایک صدقہ ہوتا ہے۔ اپنے ملنے والے شخص کو سلام کرنا صدقہ ہے اور خیر کی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی اہلیہ سے ہمبستری کرنا صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو اپنی شہوت پوری کرے گا تو بھلا یہ صدقہ کیسے ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ شخص اس شہوت کو غلط جگہ پر پوری کرتا تو گنہگار ہوتا یا نہیں؟ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ان تمام کی طرف نماز چاشت (یعنی اشراق کی دو رکعت) کافی ہیں۔

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ فِي وَسَطِهِ۔

۱۸۰۳: وہب بن بقیہ، خالد بن واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابو الاسود، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ سے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۱۸۰۴: عیسیٰ بن حماد، لیث، محمد بن عجلان، زید، ابوصالح، حضرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے کسی قسم کا کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا علاوہ اس کے کہ ایک کانٹے کی شاخ راستہ میں تھی اس کو راستہ سے ہٹا دیا تھا جو کہ درخت میں تھی اور اسے کاٹ دیا یا راستہ میں پڑی تھی اور اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا یہی نیک عمل قبول فرما لیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

بَاب فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ

باب: سوتے وقت چراغ بجھا دینا چاہئے

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رِوَايَةً وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ۔

۱۸۰۵: احمد بن محمد بن حنبل' سفیان' زہری' سالم' ان کے والد' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب (رات کو) تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى هٰذَا فَتُحْرِقُكُمْ۔

۱۸۰۶: سلیمان بن عبد الرحمٰن' عمرو بن طلحہ' اسباط' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چوہیا ایک بتی کھینچتی ہوئی آئی اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بوریا پر ڈال دیا کہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اس میں سے ایک درہم کے برابر جلا دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ سونے لگو تو اپنے چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اسی قسم کی چیزوں کو یہ باتیں سکھلاتا ہے اور وہ تمہیں جلا دیتے ہیں۔

بَاب فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

باب: سانپوں کو مار ڈالنا

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۸۰۷: اسحٰق' سفیان' ابن عجلان' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم لوگوں نے سانپوں سے دوستی نہیں کی جب سے ان سے لڑائی شروع کی تو جو شخص خوف کی وجہ سے کسی سانپ کو چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ

۱۸۰۸: عبد الحمید' اسحٰق' شریک' ابو اسحٰق' قاسم' ان کے والد' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرمایا سانپوں کو قتل کر ڈالو اور جو شخص انتقام سے ڈر جائے تو وہ ہم میں سے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي۔

نہیں ہے۔

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أُرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ۔

۱۸۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ' موسیٰ' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سانپوں کو ان کے انتقام کے خوف سے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم نے اُن سے جب سے لڑائی شروع کی ہے کوئی صلح نہیں کی۔

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ۔

۱۸۱۰: احمد بن منیع' مروان بن معاویہ' موسیٰ' عبدالرحمٰن' حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا ہم لوگ زمزم کے نزدیک جھاڑو دینا چاہتے ہیں لیکن وہاں پر چھوٹے قسم کے سانپ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مار دینے کا حکم فرمایا۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ۔

۱۸۱۱: مسدد' سفیان' زہری' حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سانپوں کو قتل کر ڈالو اور اس سانپ کو (قتل کر ڈالو) کہ جس کے پیٹ پر دو سفید لائن ہوں اور جو بغیر دُم کا ہو اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی ختم کر دیتے ہیں اور حمل ساقط کر دیتے ہیں راوی نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جو سانپ ملتا وہ اس کو مار دیتے ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ یا حضرت زید بن خطاب نے ان کو ایک سانپ پر حملہ آور ہوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ آنحضرتؐ نے گھروں کے سانپ قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ۔

۱۸۱۲: قعنبی' مالک' نافع' حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں ہوتے ہیں مگر یہ کہ وہ سانپ دو دُم کا ہو یا دُم کٹا سانپ ہو اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی خراب کر دیتے ہیں اور خواتین کے حمل (دہشت کی وجہ سے) ساقط کر دیتے ہیں۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۱۸۱۳: محمد بن عبید' حماد' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ يَعْنِي إِلَى الْبَقِيعِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد یعنی حضرت ابولبابہ کی حدیث سننے کے بعد اپنے گھر میں ایک سانپ دیکھا تو انہوں نے اس کو بقیع (نامی قبرستان) میں پھنکوا دیا۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ فِي بَيْتِهِ۔

۱۸۱۴: ابن سرح' احمد بن سعید' ابن وہب' اُسامہ' نافع نے اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ میں نے پھر اس سانپ کو ان کے گھر میں دیکھا۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودَانِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَنَا صَاحِبٌ لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۔

۱۸۱۵: مسدد' یحییٰ' محمد بن ابی یحییٰ' ان کے والد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض (قسم کے) سانپ جنات ہوتے ہیں جس وقت کوئی شخص اپنے گھر میں سانپ پائے تو اس سے تین مرتبہ کہہ دے کہ آئندہ پھر نہ نکلنا ورنہ تجھ کو اذیت ہوگی پھر اگر وہ سانپ (دوبارہ) باہر نکلے تو اس کو قتل کر دے۔ اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا لَكَ قُلْتُ حَيَّةٌ هَاهُنَا قَالَ فَتُرِيدُ مَاذَا قُلْتُ أَقْتُلُهَا فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ تِلْقَاءَ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ اسْتَأْذَنَ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۶: یزید' لیث' ابن عجلان' صیفی' حضرت ابوالسائب سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ان کے تخت کے نیچے سے سرسراہٹ محسوس ہوئی دیکھا تو سانپ ہے۔ میں کھڑا ہوا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ایک سانپ ہے انہوں نے فرمایا تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں سانپ کو مارے دیتا ہوں اور کہا کہ انہوں نے اپنے گھر میں ایک کوٹھڑی بتلائی اور بتلایا کہ اس کوٹھڑی میں میرا چچا زاد بھائی رہتا تھا جب غزوۂ احزاب کا واقعہ پیش آیا تو اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگی اور اس نے نئی نئی شادی کی تھی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو اجازت عطا فرما دی اور حکم فرمایا کہ اسلحہ لے کر جاؤ۔ وہ گھر پہنچا تو

وَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ فَأَتَى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ تَرْتَكِضُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ أَوْ الْحَيَّةُ فَأَتَى قَوْمُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ صَاحِبَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدُ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ۔	اس نے اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا تو نیزہ سے اس کی طرف اشارہ کیا تو اس کی اہلیہ نے اس سے کہا کہ جلدی نہ کرو اور یہ دیکھو کہ میں کس وجہ سے نکلی ہوں وہ شخص گھر میں داخل ہوا تو اس نے ایک بری شکل وصورت کا سانپ دیکھا اس نے اس کو نیزہ سے مارا پھر اس سانپ کو نیزہ میں چبھو کر باہر لے کر آیا جبکہ وہ تڑپ رہا تھا۔ مجھ کو علم نہیں کہ اس شخص اور سانپ میں سے کون جلدی مرا (پھر) اس شخص کی قوم والے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ ہمارے دوست کو واپس فرما دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس کے لئے دُعاءِ مغفرت کرو پھر ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ میں جنات کی ایک جماعت نے اسلام قبول کیا ہے۔ پس تم لوگ جب ان سے میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین مرتبہ ڈراؤ کہ اب نہ نکلنا ورنہ تم کو قتل کر دیا جائے گا پھر اگر وہ نکلے تو تم اس کو قتل کر دو۔
۱۸۱۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا قَالَ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ ۔	۱۸۱۷: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان سے مختصر طور پر اسی طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ تم اس کو تین مرتبہ خبردار کرو پھر اگر وہ نکلے تو تم اس کو قتل کر دو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔
۱۸۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔	۱۸۱۸: احمد بن سعید' ابن وہب' مالک' صیفی' ابوالسائب' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریقہ سے روایت ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ اس کو تین دن تک خبردار کرو اگر وہ اس کے بعد بھی نکلے تو تم اس کو قتل کر دو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔
۱۸۱۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ	۱۸۱۹: سعید' علی' ابن ابی لیلیٰ' ثابت بنانی' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے گھروں میں (رہنے والے) سانپوں کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا جب تم لوگ کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو تم اس طرح کہو ہم تم کو اس اقرار کی قسم کھلاتے ہیں جو کہ تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور ہم تم کو اس اقرار کی قسم کھلاتے ہیں جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے

عَلَيْكُنَّ نُوحٌ أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ۔

لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر اس کے بعد بھی وہ نکلیں تو تم ان کو قتل کر دو۔

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ۔

۱۸۲۰: عمرو بن عون' ابوعوانہ' مغیرہ' ابراہیم' حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا تمام قسم کے سانپوں کو قتل کر دو مگر جو بالکل سفید ہوں جیسے کہ چاندی کی چھڑی۔

بَاب فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ

باب: گرگٹ کو مار ڈالنا

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

۱۸۲۱: احمد بن محمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' عامر' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا اور اس کو آپ نے چھوٹے قسم کا فاسق فرمایا۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ۔

۱۸۲۲: محمد بن صباح' اسماعیل' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پہلے وار میں ہی گرگٹ کو قتل کر ڈالے تو اس کو اس قدر نیکیاں ملیں گی اور جو شخص دوسرے وار میں اس کو قتل کرے تو اس کو اِس اِس قدر نیکیاں ملیں گی جو کہ پہلے کے مقابلہ میں کم ہوں گی اور جو شخص اس کو تیسرے وار میں قتل کرے تو اس کو اِس اِس قدر نیکیاں ملیں گی جو کہ دوسری مرتبہ سے (درجہ کے اعتبار سے) کم ہوں گی۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً۔

۱۸۲۳: محمد بن صباح' اسماعیل' سہیل' ان کے بھائی یا بہن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پہلے وار میں قتل کرنے پر ستر نیکیاں ملیں گی۔

بَاب فِي قَتْلِ الذَّرِّ

باب: چیونٹی مارنا

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ

۱۸۲۴: قتیبہ بن سعید' مغیرہ' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا۔ ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ انہوں نے اس درخت کے نیچے سے سامان

نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

نکالنے کا حکم فرمایا اس کے بعد اس میں آگ لگا دی (تو تمام چیونٹیاں جل گئیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ تم نے (صرف) ایک چیونٹی کو سزا کیوں نہیں دی۔

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

۱۸۲۵: احمد بن صالح' عبداللہ' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ' سعید بن میسب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی علیہ السلام کے ایک چیونٹی نے کاٹا تو انہوں نے چیونٹیوں کے بل کو آگ میں جلا ڈالا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ تمہیں ڈسا تو ایک چیونٹی نے تھا اور تم نے ایک اُمت کو ہلاک کر دیا جو کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی تھی۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ۔

۱۸۲۶: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' زہری' عبید اللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا چیونٹی' شہد کی مکھی' ہدہد اور چڑیا۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

۱۸۲۷: ابوصالح' ابواسحق فزاری' ابواسحق شیبانی' ابن سعد' حضرت عبد الرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم لوگوں نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے بچے اُٹھا لئے۔ اس کی ماں (یعنی چڑیا) گرنے اور تڑپنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دریافت فرمایا اس چڑیا کا بچہ لے کر کس نے اس کو اذیت میں مبتلا کیا ہے؟ اس کا بچہ اس کو واپس کر دو اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جو ہم نے جلا ڈالا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کس نے جلایا؟ ہم نے عرض کیا ہم نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ مناسب نہیں کہ آگ کے رب کے علاوہ کوئی شخص کسی مخلوق کو جلائے۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الضِّفْدَعِ

باب: مینڈک مار ڈالنا

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

۱۸۲۸: محمد بن کثیر' سفیان' ابن ابی ذئب' سعید بن خالد' سعید بن مسیّب' حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طبیب نے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي الْخَذْفِ

باب: کنکریاں مارنا

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

۱۸۲۹: حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' عقبہ' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (کھیل کے طور پر بچوں کو بہلانے کے لئے) چھوٹی چھوٹی کنکریاں پتھر مارنے سے منع فرمایا کہ نہ اس سے شکار مرتا ہے نہ دشمن مگر یہ آنکھ پھوڑ سکتی اور دانت توڑ سکتی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ

باب: ختنہ کرنے کا بیان

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ۔

۱۸۳۰: سلیمان' عبدالوہاب' مروان' محمد بن حسان' عبدالوہاب کوفی' عبدالملک بن عمیر' حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت عورتوں کا ختنہ کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا تم بہت گہرا ختنہ نہ کیا کرو اس لئے کہ اس میں عورت کو مزہ محسوس ہوتا ہے اور پسندیدہ ہوتا ہے مرد کو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طریقہ سے عبدالملک سے روایت کیا ہے لیکن یہ سند قوی نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: وروایہ مجھول (اوراس کے راوی مجہول ہیں) میں جس طرح یہ احتمال ہے کہ یہاں جنس راوی مراد ہے یعنی اس حدیث کے سب راوی مجہول ہیں' اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ اس جملہ سے اصل میں یہ مراد ہے کہ کوئی ایک راوی مجہول ہے جیسا کہ ایک دوسرے صحیح نسخے میں منقول ہے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے وفی روایۃ مجھول بہرحال اس روایت کو طبرانیؒ نے صحیح سند کے ساتھ اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: احفضنی ولا تنھکی فانہ انضر للزوجۃ واحظی عند الزوج۔

بَاب فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ

باب: راستہ میں خواتین کس طریقہ سے چلیں

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ۔

۱۸۳۱: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' ابوالیمان' شداد' ان کے والد' حمزہ بن ابی اُسید' حضرت ابواُسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جب کہ آپ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے جب خواتین کے ساتھ راستہ میں مرد مل گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے فرمایا تم سب پیچھے ہٹ جاؤ تم کو راستہ کے درمیان میں نہیں چلنا چاہئے بلکہ سب ایک کونہ پر چلو۔ پھر عورت دیوار سے اس قدر لگ کر چلا کرتی کہ اس کا کپڑا اس کے لگ کر چلنے کی وجہ سے دیوار سے اَٹک جاتا تھا۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ۔

۱۸۳۲: محمد بن یحییٰ' ابوقتیبہ' داؤد بن ابی صالح' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مرد کو دو خواتین کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ

باب: زمانہ کو برا کہنے کے بارے میں

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ۔

۱۸۳۳: محمد بن صباح' سفیان' ابن سرح' زہری' سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں تمام کام میرے دست قدرت میں ہیں۔ میں شب و روز کو گردش دیتا ہوں۔ راوی ابن سرح نے سعید کی جگہ ابن المسیّب بیان کیا ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: زمانہ جاہلیت میں عام طور پر لوگوں کی عادت تھی کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی یا وہ کسی آفت و

مصیبت میں مبتلا ہوتے تو یوں کہتے: یا خیبة الدھر۔

اور درحقیقت اس لفظ کے ذریعہ گویا وہ زمانہ کو برابر کہتے تھے جیسا کہ اب بھی جاہلوں کی عادت ہے کہ وہ بات بات پر زمانہ کو برا کہتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو اس سے منع فرمایا کیونکہ زمانہ بذات خود کوئی چیز نہیں ہے۔ حالات میں الٹ پھیر اور زمانہ کے انقلابات مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں کہ جس بھلائی و برائی اور مصیبت و راحت کی نسبت زمانہ کی طرف کی جاتی ہے حقیقت میں وہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے اور وہی فاعل حقیقی ہے پس زمانہ کو برا کہنا دراصل اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور اسی وجہ سے اس کی احادیث مبارکہ میں اتنی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔

تَمَّ وَ كَمُلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۳۲ مکمل ہوا اور اسی پر ''سنن ابوداؤد شریف'' کا ترجمہ مکمل ہوا

خورشید حسن قاسمی

رفیق دارالافتاء ورکن رؤیت ہلال کمیٹی دارالعلوم دیوبند یوپی انڈیا

۱۵/اکتوبر ۲۰۰۰ء بوقت مغرب